جلد پنجم
کتاب الوافی مُترجم
مؤلف
المحدث الکبیر والفقیہ الخبیر المولیٰ محمد محسن بن مرتضیٰ
الفیض الکاشانی (م سنہ ۱۰۹۱)
ترجمہ و تحقیق
آصف علی رضا (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)
مکتبہ احیاء الاحادیث الامامیہ

جلد پنجم

کتاب الوافی (مترجم)

مؤلف

المحدث الکبیر والفقیہ الخبیر المولیٰ محمد محسن بن مرتضیٰ الفیض الکاشانی (م ۱۰۹۱ھ)

ترجمہ و تحقیق

آصف علی رضا (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

مکتبہ احیاء الاحادیث الامامیہ
لاہور، پاکستان 3017691868 (0) 92+
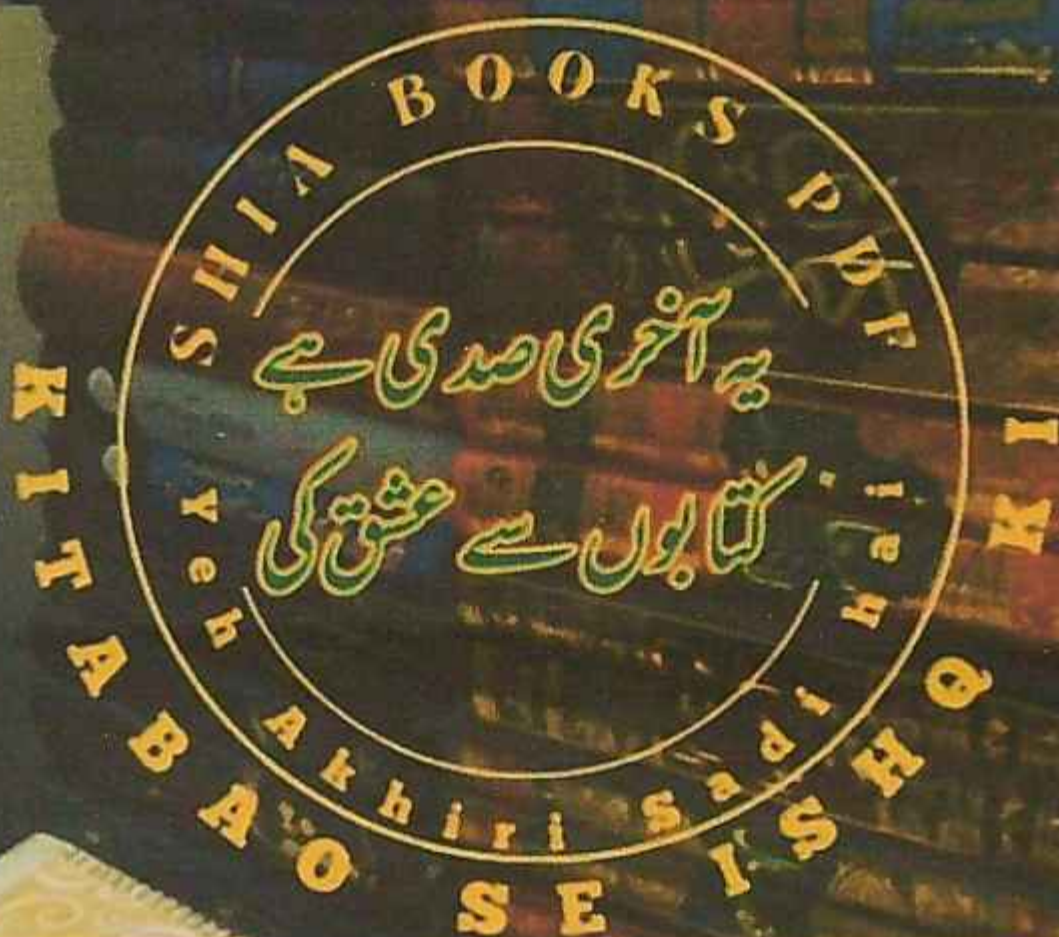
نام کتاب : کتاب الوافی (مترجم) جلد پنجم

مؤلف : المحدث الکبیر والفقیہ الخبیر المولیٰ محمد محسن بن مرتضیٰ الفیض الکاشانی (م ۱۰۹۱ھ)

ترجمہ و تحقیق : آصف علی رضا (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

نظر ثانی : علامہ ندیم عباس حیدری علوی (فاضل دمشق)

پروف ریڈنگ : خادم العلماء خادم حسین جعفری (چیئرمین: ادارہ القائمؑ پبلی کیشنز لاہور)

ٹائٹل/کمپوزنگ: عرفان اشرف (0321-4700355)

اشاعت : اگست 2024

ہدیہ :

ناشر:

www.shia.im

اسٹاکسٹ

★ تراب پبلیکیشنز: دکان نمبر 4 فسٹ فلور الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔
فون: 0323-8512972

★ القائم بکڈ پو: دوکان نمبر 6 اندرون گامے شاہ لاہور۔ 0336-4761012

★ مکتبہ نور العلم: پوسٹ آفس میر پور برڑو تحصیل ٹھل ڈسٹرکٹ جیکب آباد سندھ
0342-3771560, 0342-4900028

★ القائمؑ پبلی کیشنز لاہور پاکستان 0306-4908683

فہرست

نمبر شمار	تفصیلات	صفحہ نمبر
۱	انتساب	10
۲	یاداشت	11
۳	مقدمہ مترجم	13
	تتمة كتاب الايمان والكفر معاشرتی حقوق جو مومن پر واجب ہیں اس کے ابواب	14
۱	والدین سے نیکی کرنا	20
۲	رشتہ داروں سے صلہ رحمی	38
۳	پڑوسیوں سے حسن سلوک اور پڑوس کی حد اور پڑوسیوں پر احتجاج	61
۴	عوام الناس کے ساتھ معاشرتی حقوق	75
۵	معاشرتی حسن سلوک اور لوگوں کی طرف محبت ہونا	84
۶	مسلمانوں کے امور کے لیے اہتمام کرنا اور ان کے لیے نصیحت کرنا اور ان کو نفع پہنچانا	92
۷	لوگوں کے درمیان صلح کرانا	99
۸	سفید بالوں والے مسلمان کی عزت وتکریم	103
۹	رحمدلی اور ہمدردی	108
۱۰	مومنین کا آپس میں بھائی چارہ	113
۱۱	بھائی کے حقوق	122
۱۲	اس بھائی کی صفت جس کا حق ادا کرنا واجب ہے	139
۱۳	جس کی دوستی اور صحبت واجب ہے	144
۱۴	جس کی صحبت اور مشاورت مکروہ ہے	152
۱۵	مودت کی پہچان اور اس کی تعریف اور اس کے آداب	162
۱۶	بھائیوں کی زیارت کرنا	170
۱۷	سلام کرنا اور اس کا جواب	181
۱۸	اہل ملت پر سلام کرنا اور ان کے لیے دعا کرنا	195
۱۹	مصافحہ (ہاتھ ملانا)	201
۲۰	گلے ملنا اور بوسہ دینا	215
۲۱	بیٹھنے کے آداب	219

صفحہ نمبر	تفصیلات	نمبر شمار
225	بیٹھنے کا طریقہ	۲۱
230	مذاح	۲۲
236	ہنسنا	۲۳
240	چھینک اور دعا کرنا	۲۴
256	مومن پر مہربانی کرنا اور اس کی عزت کرنا	۲۵
262	برادران کا مذاکرہ	۲۶
269	مومن کو خوش کرنا	۲۷
279	مومن کی ضرورت پوری کرنا	۲۸
289	مومن کی ضرورت میں کوشش کرنا	۲۹
297	مومن کی تکلیف دور کرنا	۳۰
300	مومن کو کھانا اور پلانا	۳۱
313	مومن کا لباس دینا	۳۲
315	مومن کو نصیحت کرنا اور اسے ہدایت کی دعوت دینا	۳۳
321	تقیہ	۳۴
342	بات کو چھپانا	۳۵
357	مومن کی طرف ضرورت کا شکوہ کرنا	۳۶
360	تحریر	۳۷
366	جملہ حقداروں کے حقوق کی تفصیلات	۳۸
379	متفرقات	۳۹
384	أبو اب خصائص المؤمن ومکارمہ (مومن کی خصوصیات اور اس کے مکارم کے ابواب)	
385	مومن کی تعداد کا کم ہونا	۴۰
395	مومن کی عزت	۴۱
402	مومن کا انتخاب	۴۲
405	مومن کا ایمان سے انس اور مومن کی طرف اس کی سکونت	
410	مومن کے دین میں فتنہ نہیں ہے اور یہ کہ دین غنی ہونے کا نام ہے	۴۳
415	اللہ مومن کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ خود کو ذلیل کرے	۴۴
419	مومن دو مومن ہوتے ہیں، شفاعت کرنے والا اور جس کی شفاعت کی جائے	۴۵
420	اللہ مومن کے ذریعے کیا دور کرتا ہے	۴۶

نمبر شمار	تفصیلات	صفحہ نمبر
۴۷	آزمائشوں پر مومن سے میثاق لیا گیا	422
۴۸	مومن کی آزمائش اس کے ایمان کی مقدار پر ہے	432
۴۹	جو اللہ کا محب ہے وہ آزمائش میں ہے	436
۵۰	اس کے لیے بھلائی نہیں ہے جو آزمایا نہیں جاتا	438
۵۱	اللہ کی کرامت آزمائش کے ساتھ (مشروط) ہے	441
۵۲	آزمائش سے عافیت پانے والے	445
۵۳	مومن جس سے آزمایا جاتا ہے اور جس سے نہیں آزمایا جاتا	447
۵۴	مومن کی ابلیس کے ذریعے آزمائش	453
۵۵	تنہائی اور بخل وغیرہ کے ذریعے مومن کی آزمائش	456
۵۶	فقر کے ذریعے مومن کی آزمائش	457
۵۷	فقر کی فضیلت اور اس کا چھپانا	462
۵۸	مومن کے لیے خوشخبریاں	473
۵۹	اللہ مومن کے علاوہ کسی سے قبول نہیں کرے گا۔	508
۶۰	مومن کا اپنے دین میں ٹھوس (سخت) ہونا	513
۶۱	مومن انسان ہے اور وہ جو کچھ ہے اسی پر نجات پانے والا ہے	516
۶۲	مومن کا لوگوں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا	527
۶۳	متفرقات	531
	ابواب جنود الکفر من الرذائل والمھلکات	534
۶۴	جملہ برائیاں	535
۶۵	حکومت کا طلب کرنا	539
۶۶	دین کے ذریعے دنیا طلب کرنا	544
۶۷	عدل کا وصف اور اس کے بغیر عمل	547
۶۸	ریاکاری	554
۶۹	حسد	564
۷۰	غضب	569

نمبر شمار	تفصیلات	صفحہ نمبر
۷۱	تعصب	577
۷۲	تکبر کرنا	580
۷۳	فخر کرنا	591
۷۴	خود پسندی	595
۷۵	بغاوت	600
۷۶	افعال میں ناہمواری اور بد خلقی	605
۷۷	دنیا کی محبت اور اس پر حریص ہونا	608
۷۸	لالچ	623
۷۹	خواہشات کی پیروی	625
۸۰	متفرقات	629
	ان چیزوں کے ابواب جن سے سماجی معاملات میں اجتناب کرنا مومن پر واجب ہے	631
۸۱	والدین کی نافرمانی	635
۸۲	قطع رحمی	640
۸۳	قطع کلامی	646
۸۴	مکر، دھوکا اور وعدہ خلافی	651
۸۵	جھوٹ	655
۸۶	باطن اور ظاہر کا مختلف ہونا	670
۸۷	جھگڑا، مقدمہ بازی اور مردوں سے عداوت	672
۸۸	راز کھولنا	679
۸۹	حماقت اور گالیاں دینے والا	684
۹۰	بدگوئی اور تند زبانی	689
۹۱	مومن کو تکلیف پہنچانا اور اس کی تحقیر کرنا	700
۹۲	مومن کو ڈرانا اور اسے مارنا	705
۹۳	ظلم	708

صفحہ نمبر	تفصیلات	نمبر شمار
719	مومن کی غلطیاں مانگنا، اس کے راز ڈھونڈنا اور اس کی مذمت کرنا	۹۴
725	مومن پر بات نقل کرنا اور اس پر استہزاء کرنا	۹۵
728	غیبت اور بہتان	۹۶
733	چغل خوری	۹۷
736	تہمت اور بدگمانی	۹۸
738	مومن کو نصیحت کرنا چھوڑ دینا	۹۹
741	مومن کی معاونت کرنا چھوڑ دینا	
745	مومن سے چھپ جانا	۱۰۰
749	خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت	۱۰۱
754	متفرقات	۱۰۲
756	گناہوں اور ان کے تدارک کے ابواب	
758	گناہوں کے فسادات اور ان کے متابعات	۱۰۳
776	گناہ کو چھوٹا سمجھنا اور اس پر اصرار کرنا	۱۰۴
784	روح ایمان سے مومن کی تائید اور گناہ کے وقت اس کا اُس سے الگ ہونا	۱۰۵
795	گنہگار کا استغفار کے لیے مہلت کا ملنا	۱۰۶
797	برائی یا نیکی کا ارادہ کرنا اور ان کو بجالانا	۱۰۷
803	صغیرہ گناہ	۱۰۸
807	جو گناہ بخشے جاتے ہیں اور جو نہیں بخشے جاتے	۱۰۹
812	مصائب کے ساتھ گناہ کی سزا میں تعجیل اور یہ کہ اولیاء کے مصائب زیادہ اجر کے لیے ہوتے ہیں۔	۱۱۰
824	گناہوں کی سزاؤں کی اقسام اور ان کی تفسیر	۱۱۱
829	رفتہ رفتہ عذاب	۱۱۲
832	گناہ گاروں کے ساتھ بیٹھنا	۱۱۳
838	کبیرہ گناہوں کی تفسیر	۱۱۴
852	گناہان کبیرہ کی حرمت کا سبب	۱۱۵
865	جملہ گناہ اور ان کی ممانعت	۱۱۶

نمبر شمار	تفصیلات	صفحہ نمبر
	جس کا مواخذہ نہیں ہوگا	894
۱۱۸	گناہوں کی دوا	898
۱۱۹	توبہ	905
۱۲۰	توبہ کا وقت	918
۱۲۱	متفرقات	924

انتساب

میں کتاب الوافی کے ترجمے کو اپنے شفیق والدِ گرامی میاں غلام قاسم صاحب (مرحوم) کے مبارک نام کرتا ہوں جن کی تربیت سے میں اس قابل بن سکا۔ خدا ان کے درجات بلند فرمائے۔
مومنین کرام کی خدمت میں مرحومین بالخصوص میرے والد مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے تلاوت سورۃ الفاتحہ کی درخواست ہے۔

[مترجم]

یادداشت

[سیّد انصار حسین نقوی (1953-2018) کی محبت بھری یاد میں]

سید انصار حسین نقوی ولد سید حسین نقوی حیدرآباد، ہندوستان میں قطب شاہی دور سے مرثیہ خوانوں کے خاندان میں پیدا ہوئے۔ وہ طلائی تمغہ جیتنے والے معمار، صنعت کار اور دانشور تھے، لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ محمد و آل محمد علیہم السلام کے حبدار تھے۔ انہیں عربی اور انگریزی زبانوں پر عبور حاصل تھا اور کتب الاربعہ کے مطالعہ نے انہیں یہ پہچاننے پر مجبور کیا کہ شیعہ احادیث جو آل محمد علیہم السلام کی میراث ہیں، ان کا اردو اور انگریزی میں ترجمہ کرنے کی سخت ضرورت ہے کیونکہ عوام الناس اپنی روایات کے ذریعے اہلبیت علیہم السلام سے منسلک ہو سکتے ہیں۔ یہ وہ منصوبہ تھا جسے وہ قرآن مجید پر اپنا کام مکمل کرنے کے بعد شروع کرنا چاہتے تھے جس کا نام ''الفرقان فی ترجمہ القرآن'' تھا جو کہ قرآن کا انگریزی ترجمہ تھا لیکن وہ تفسیر اہلبیت علیہم السلام اور عمومی طور پر ان کی احادیث کی لغت پر مبنی تھا۔ تقدیر کے مطابق وہ اپنا کام، جو کہ ہزاروں صفحات پر محیط ترجمے پر مشتمل تھا، برسوں کی محنت کے بعد مکمل کرنے سے پہلے ہی ۲۰۱۸ء میں انتقال کر گئے، جس میں روایات اہلبیت علیہم السلام پر مبنی وضاحتیں بھی شامل ہیں چنانچہ ہم ''کتاب الوافی'' کے اس ترجمے کو ان کی ادھوری امیدوں اور امنگوں کے لیے وقف کرنا چاہیں گے کیونکہ یہیں سے ہمیں اس پروجیکٹ کو شروع کرنے کی تحریک ملی۔

ہم نے الوفی کا انتخاب اس لیے کیا کہ یہ کتب الاربعہ کا مجموعہ ہے جسے عظیم اسکالر محسن فیض کاشانی نے مرتب کیا ہے جہاں ہم آہنگی اور پڑھنے کے تجربے کو اسناد کی زبردست تنظیم، روایات کی نقل، حدیث کے منقسم ہونے کی صورتوں کے ذکر،

متن کی تشریح اور احادیث کے (مشکل) معانی کے بیان اور کتب الاربعہ کے قاری کے لیے مزید بہت سے فوائد کے ذریعے بڑھایا گیا ہے کہ جس کے بعد قاری کو ان چار کتابوں میں درج احادیث کے حوالہ جات کی ضرورت نہیں ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری کوششوں کے نتیجے میں بہت سارے ان عام اعتراضات کا ازالہ ہو جائے گا جو آج اٹھائے جا رہے ہیں کہ کیوں نہ عوام الناس کو روایات اہلبیت علیہم السلام سے دور رکھا جائے اور اس کے ذریعے سے ہم حدیث فوبیا کا تدارک کرنا چاہتے ہیں جو وسیع تر شیعہ کمیونٹی میں عام ہے تاکہ لوگ شکوک وشبہات کو چھوڑ کر اہلبیت علیہم السلام سے تعلق استوار کر سکیں۔

آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ آپ ان کے لیے ایک سورہ فاتحہ پڑھ کر، ان کے لیے دعائے مغفرت کر کے اور ان کے لیے محمد وآل محمد علیہم السلام کی شفاعت کے لیے دعا کر کے شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

والسلام!

تحریر ازاں:

سیّد ذُہیر حسین نقوی (آسٹریلیا)

مقدمہ مترجم

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو اکیلا اور یکتا ہے، اُلوہیت میں تنہا ہے، زبانیں اس کی تعریف بیان نہیں کر سکتیں، آنکھیں اسے دیکھ نہیں سکتیں، وہ مخلوق کی صفات سے بالاتر ہے، حدود و معانی سے بلند ہے، اس کی کوئی مثال نہیں ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں اس کے اکیلے ہونے کا اقرار کرتا ہوں، اس کی کرامت کا خواہش مند ہوں اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اس نے ان کو اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا، ان کو کتاب دے کر بھیجا تا کہ بندوں پر حجت قائم ہو سکے اور دین کے معاملات ان کے سپرد کیے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی علیہ السلام مومنوں کے امیر، اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلافصل خلیفہ وجانشین ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ صدیقہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا ہیں اور کائنات کی عورتوں کی سردار ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام امامین ہدایت اور نشانِ تقویٰ ہیں، جوانانِ جنت کے سردار اور مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے نو امام علیہ السلام معصوم، ہادی، برحق اور مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ انہی میں سے قائم آلِ محمد علیہ السلام اس زمانے کے امام علیہ السلام اور وارث ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ (اللہ ان کے ظہور میں تعجیل فرمائے۔ آمین!)

امابعد! خدائے غنی کی رحمت کا محتاج آصف علی رضا ابن غلام قاسم عرض کرتا ہے کہ مالک ممکنات کے امر و تائید سے یہ ممکن ہوا ہے کہ آپ اس وقت کتاب الوافی ملا فیض کاشانی کی پانچویں جلد مترجم مطالعہ کر رہے ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ کتاب ہماری کتب اربعہ (یعنی الکافی، من لا یحضرہ الفقیہ، تہذیب الاحکام اور الاستبصار) کا مجموعہ ہے اور مؤلف نے جس شاندار انداز میں اس کی جمع آوری کی ہے اسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ بلکہ اسے سمجھنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ جلد (جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے) کتاب الایمان والکفر کا دوسرا اور آخری حصہ ہے۔ میں نے اس کو مکمل کرنے میں اپنی پوری ہمتیں صرف کی ہیں اور ہر ممکن کوشش کی کہ اسے بہترین سے بہترین بناؤں اور غلطیوں سے محفوظ کروں مگر پھر بھی لازمی تقاضا ہے کہ سہواً شاید کوئی غلطی سامنے آجائے لہٰذا گزارش ہے کہ اُس سے صرفِ نظر کیا جائے اور اگر ممکن ہو تو ادارے کو آگاہ کیا جائے تا کہ آئندہ اس کو درست کیا جا سکے۔ اُمید ہے کہ آپ کو ہماری یہ کوشش مایوس نہیں کرے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخشے۔ نیز ہمیں قرآن و حدیث سے متمسک رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

قارئین سے جملہ مرحومین بالخصوص میرے والد گرامی میاں غلام قاسم (مرحوم) کی بلندی درجات کے لیے سورہ فاتحہ کی التماس ہے۔

از قلم:

آصف علی رضا (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

مورخہ: 7 اپریل 2024 بمطابق 27 رمضان المبارک

1445ھ بمقام لاہور۔

تتمة كتاب الايمان و الكفر

ایمان اور کفر کی کتاب

ابواب مايجب على المومن من الحقوق فى المعاشرات

معاشرتی حقوق جومومن پرواجب ہیں اس کےابواب

الآيات:

(۱) :

قال اللہ سبحانہ وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيماً ○ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيراً.

اور تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو، اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف بھی نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور ان سے ادب سے بات کرو۔○ اور ان کے سامنے شفقت سے عاجزی کے ساتھ جھکے رہو اور کہو اے میرے رب جس طرح انہوں نے مجھے بچپن سے پالا ہے اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما۔ [۱]

وقال تعالیٰ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوراً.

اور اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو، اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور قریبی ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھی (نیکی کرو)، بے شک اللہ پسند نہیں کرتا اترانے والے بڑائی کرنے والے شخص کو۔ [۲]

---

[۱] سورۃ الاسراء: ۲۳، ۲۴

[۲] سورۃ النساء: ۳۶

و قال جل اسمہ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِی تَسٰاءَلُونَ بِہِ وَ الْأَرْحامَ إِنَّ اللّٰہَ کانَ عَلَیْکُمْ رَقِیباً [3]

اور رشتہ داری کے تعلقات کو بگاڑنے سے بچو، بے شک اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔ ﴿۱﴾

و قال جل و عز وَ الَّذِینَ یَصِلُونَ ما أَمَرَ اللّٰہُ بِہِ أَنْ یُوصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّہُمْ وَ یَخافُونَ سُوءَ الْحِسابِ. إلی قولہ أُولٰئِکَ لَہُمْ عُقْبَی الدّٰارِ.

اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں جس کے ملانے کو اللہ نے فرمایا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔○ انہیں کے لیے آخرت کا گھر ہے۔ ﴿۲﴾

و قال عز و جل وَ اعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیعاً وَ لا تَفَرَّقُوا وَ اذْکُرُوا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ إِذْ کُنْتُمْ أَعْداءً فَأَلَّفَ بَیْنَ قُلُوبِکُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہِ إِخْواناً وَ کُنْتُمْ عَلی شَفا حُفْرَةٍ مِنَ النّٰارِ فَأَنْقَذَکُمْ مِنْہا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ آیاتِہِ لَعَلَّکُمْ تَہْتَدُونَ.

اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو، اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب کہ تم آپس میں دشمن تھے پھر تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پھر تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پھر تم کو اس سے نجات دی، اس طرح تم پر اللہ اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تا کہ تم ہدایت پاؤ۔ ﴿۳﴾

و قال سبحانہ لا خَیْرَ فِی کَثِیرٍ مِنْ نَجْواہُمْ إِلّٰا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلاحٍ بَیْنَ النّٰاسِ وَ مَنْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ ابْتِغاءَ مَرْضاتِ اللّٰہِ فَسَوْفَ نُؤْتِیہِ أَجْراً عَظِیماً.

ان لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر کوئی بھلائی نہیں ہوتی ہاں مگر ایسا کیا جائے صدقہ کرنے کے لیے یا کوئی نیک کام کرنے کے لیے یا لوگوں میں صلح کرانے کے لیے (تو اچھی بات ہے)، اور جو شخص یہ کام اللہ کی رضا جوئی کے لیے کرے تو ہم اسے بڑا ثواب دیں گے۔ ﴿۴﴾

و قال جل ذکرہ وَ إِذا حُیِّیتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوا بِأَحْسَنَ مِنْہا أَوْ رُدُّوہا إِنَّ اللّٰہَ کانَ عَلی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیباً.

اور جب تمہیں کوئی دعا دے تو تم اس سے بہتر دعا دو یا اس جیسی ہی کہو، بے شک اللہ ہر چیز کا حساب کرنے

﴿۱﴾ سورۃ النساء: ۱

﴿۲﴾ سورۃ الرعد: ۲۱۔۲۲

﴿۳﴾ سورہ آل عمران: ۱۰۳

﴿۴﴾ سورہ النساء: ۱۱۴

والا ہے۔ ﴿۱﴾

و قال سبحانه فَإِذا دَخَلْتُمْ بُيُوتاً فَسَلِّمُوا عَلى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبارَكَةً طَيِّبَةً كَذلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآياتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ. ﴿۲﴾

تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو

و قال تعالى يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَدْخُلُوا بُيُوتاً غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَ تُسَلِّمُوا عَلى أَهْلِها ذلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيها أَحَداً فَلا تَدْخُلُوها حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَ إِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكى لَكُمْ وَ اللَّهُ بِما تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُناحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتاً غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيها مَتاعٌ لَكُمْ وَ اللَّهُ يَعْلَمُ ما تُبْدُونَ وَ ما تَكْتُمُونَ.

اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور اُن کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو○ پھر اگر اُن میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو یہ تمہارے لیے بہت ستھرا ہے اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے○ اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو ﴿۳﴾

بیان:

وَ بِالْوالِدَيْنِ إِحْساناً أي و إن تحسنوا أو و أحسنوا إما إن الشرطية زيدت عليها ما تأكيدا و لهذا صح لحوقها النون المؤكدة وَ لا تَنْهَرْهُما لا تزجرهما عما لا يعجبك بإغلاظ وَ اخْفِضْ لَهُما جَناحَ الذُّلِّ أي تذلل لهما و تواضع فيهما و في الكلام استعارة من الرحمة من فرط الرحمة عليهما لافتقارهما إلى من كان أفقر خلق الله إليهما.

وَ الْجارِ ذِي الْقُرْبى الذي له قرب جوار أو نسب وَ الْجارِ الْجُنُبِ البعيد أو الذي لا قرابة له و في الحديث الجيران ثلاثة فجار له ثلاثة حقوق حق الجوار و حق القرابة و حق الإسلام و جار له حقان حق الجوار و حق الإسلام و جار له حق واحد و هو المشرك من أهل

﴿۱﴾ سورۃ النساء:۸۶

﴿۲﴾ سورۃ النور:۶۱

﴿۳﴾ سورہ النور:۲۷۔۲۹

الكتاب.

وَ الصّاحِبِ بِالْجَنْبِ الرفيق فی أمر حسن كتعلم و تصرف و صناعة و سفر فإنه صحبك و حصل بجنبك و قيل المرأة وابْنِ السَّبِيلِ المسافر أو المنبوذ مُخْتالًا متكبرا يأنف عن أقاربه و جيرانه و أصحابه و لا يلتفت إليهم فَخُوراً يتفاخر عليهم تَسائَلُونَ أی يسأل بعضكم بعضا فيقول أسألك بالله و أصله تتساءلون وَ الْأَرْحامَ إما عطف على الله أی اتقوا الأرحام إن تقطعوها كما ورد فی الحديث أو على محل الجار و المجرور كقولك مررت بزيد و عمرا كما قيل و قرئ بالجر و رحم الرجل قريبه المعروف بنسبه و إن بعدت لحمته و جاز نكاحه بِحَبْلِ اللَّهِ بدين الإسلام أو بكتابه جَمِيعاً مجتمعين عليه وَ لا تَفَرَّقُوا عن الحق بوقوع الاختلاف بينكم.

نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ التی من جملتها التوفيق للإسلام إِذْ كُنْتُمْ أَعْداءً فی الجاهلية متقاتلين فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بالإسلام فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْواناً متحابين مجتمعين على الأخوة فی الله وَ كُنْتُمْ عَلى شَفا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ مشفين على الوقوع فی نار جهنم لكفركم إذ لو أدرككم الموت فی تلك الحال لوقعتم فی النار و الشفا و الشفة الطرف كالجانب و الجانبة مِنْ نَجْواهُمْ من متناجيهم أو من تناجيهم إِلَّا مَنْ أَمَرَ إلا نجوى من أمر و المعروف ما يستحسنه الشرع و لا ينكره العقل و روی أن المراد به القرض و التحية مصدر حياك الله على الإخبار من الحياة ثم استعمل للحكم و الدعاء بذلك ثم قيل لكل دعاء فغلب فی السلام.

و روی أنها السلام و غيره من البر فَسَلِّمُوا عَلى أَنْفُسِكُمْ فی الحديث هو تسليم الرجل على أهل البيت حين يدخل ثم يردون عليه فهو سلامكم على أنفسكم و الاستئناس إما بمعنى الاستعلام و استكشاف الحال هل يؤذن له و إما ضد الاستيحاش فإن المستأذن خائف مستوحش أن لا يؤذن له فإن أذن استأنس و فی الحديث هو وقع النعل و التسليم و فی رواية يتكلم بالتسبيحة و التكبيرة يتنحنح على أهل البيت و تسلموا فی الحديث التسليم أن يقال السلام عليكم أ أدخل ثلاث مرات فإن أذن له دخل و إلا رجع.

و روی أن رجلا قال للنبی ص أستأذن على أمی قال نعم قال إنها ليس لها خادم غيری

أستأذن عليها كلما دخلت قال أ تحب أن تراها عريانة قال لا قال فاستأذن.
فَلا تَدْخُلُوها حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ حتى يأتي من يأذن فإن المانع من الدخول من غير إذن ليس الاطلاع على العورات فقط بل و على ما يخفيه الناس عادة مع أن التصرف في ملك الغير بغير إذنه محظور فَارْجِعُوا و لا تلحوا هُوَ أَزْكىٰ لَكُمْ الرجوع أطهر لكم و أنفع لدينكم و دنياكم من الإلحاح و الوقوف على الباب المستلزم للكراهة و ترك المروءة

وبالوالدين إحساناً

''اور والدین کے ساتھ بھلائی کرو'' یعنی اگر چہ تم حسنِ سلوک سے پیش آؤ یا بھلائی کرو (سورہ الاسراء:۲۳)

''إمّا'' کو اس طرح بنایا گیا ہے ''إن'' شرطیہ پر ''ما'' کو کا اضافہ کیا گیا اس وجہ سے اس کے نون تاکید کالاحق ہونا صحیح ہے۔

''ولا تنھرھما'' ان دونوں کو ڈانٹو مت یعنی غصہ نہ کرو

''واخفض لھما جناح الذل'' اور مہر و محبت کے ساتھ ان کے آگے انکساری کا پہلو جھکائے رکھو، یعنی ان دونوں کے آگے انکساری سے پیش آؤ اور ان دونوں کے بارے میں تواضع اختیار کرو، اس گفتگو میں یہ رحم کرنے کا استعارہ ہے یعنی ان دونوں پر رحم کرو۔

''والجار ذی القربیٰ'' اور قریب ترین رشتہ دار پڑوسیوں پر احسان کرو، وہ پڑوسی جو رشتہ دار ہو جس کی قربت یا نسب ہو۔

''الجار الجنب'' پاس بیٹھنے والے رفیقوں پر، یعنی وہ پڑوسی جو دور رہو یا جس کا کوئی رشتہ دار نہ ہو۔

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ پڑوسی تین قسم کے ہوتے ہیں، پڑوسی کے تین طرح کے حقوق ہیں: (۱) ہمسائیگی کا حق (۲) قرابت داری کا حق (۳) اسلام کا حق

پڑوسی کے دو حق ہیں، ہمسائیگی کا حق اور اسلام کا حق اور پڑوسی کا ایک حق ہے اور وہ اہل کتاب میں سے مشرک ہے۔

''والصاحب بالجنب'' اس سے مراد اچھے کاموں میں ساتھی ہے جیسے علم، سلوک، صنعت اور سفر میں کیونکہ وہ آپ کے ساتھ تھا اور آپ کے ساتھ ہوا اور یہ عورت کے بارے میں کہا گیا ہے۔

''ابن السبیل'' مسافر کو کہا گیا ہے یا نکالا ہوا متکبر اور جو متکبر ہوتا ہے، اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور ساتھیوں سے منہ موڑ لیتا ہے اور ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔

''فخوراً'' فخر کرنے والا، یعنی ان پر بڑائی ظاہر کرنے والا۔

''تسائلون'' تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو، یعنی تم میں سے بعض دوسروں سے سوال کرتے ہیں۔

''الأرحام'' قرابتدار، یا تو یہ ''اللہ'' پر عطف ہے یعنی قرابتداروں جیسا کہ حدیث میں ہے، یا پڑوسی اور کھینچنے والے کی

جگہ، جیسا کہ آپ کہتے ہیں، میں زید اور عمر سے گزرے جیسا کہ کہا گیا ہے اور کرشن کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور اس شخص نے اپنے رشتہ دار پر رحم کیا جو اس کے نسب سے جانا جاتا ہے، اگر چہ اس کا گوشت دور ہی کیوں نہ ہو، اور اس سے نکاح کرنا جائز ہے جس کی رسی خدا میں ہے۔ دین اسلام یا سب کو اس پر اکٹھا کر کے لکھو اور اگر تمہارے درمیان اختلاف ہو تو حق سے الگ نہ ہو جاؤ۔

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ التی من جملتها التوفيق للإسلام إِذْ كُنْتُمْ أَعْداءً فی الجاهلية متقاتلين فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بالإسلام فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْواناً متحابين مجتمعين على الأخوة في الله و كُنْتُمْ عَلى شَفا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ مشفين على الوقوع في نار جهنم لكفركم إذ لو أدركم الموت في تلك الحال لوقعتم في آگ، شفا، اور ہونٹ کی انتہا ان کے جماع سے، یا ان کے ساتھ ان کے جماع کے پہلو اور پہلو کی طرح ہے، سوائے کسی معاملے کے، سوائے کسی نجی بات کے، اور احسان وہی ہے جو شریعت کے مطابق ہو۔ قبول کر لیتا ہے اور دماغ انکار نہیں کرتا۔ اور اس کے لیے دعا، پھر ہر دعا کہی گئی اور وہ سلامتی کے ساتھ غالب ہو گئی۔

اور اس سے مروی ہے کہ یہ سلامتی اور دوسرے نیک اعمال ہیں، لہٰذا حدیث میں ہے کہ جب آدمی گھر میں داخل ہو تو اسے سلام کرے، پھر وہ اس کا جواب دیں، تو یہ تمہاری سلامتی ہے۔ آپ کو، اور واقفیت، یا تو پوچھ گچھ اور صورت حال کی کھوج کے معنی میں، کیا اسے اس کی اجازت ہے، یا مایوسی کے برعکس اجازت مانگنے والا خوفزدہ اور تنہا ہے کہ اسے اجازت نہ دی جائے گی، اس لیے اگر اجازت دی جائے تو وہ اس سے واقف ہے، اور حدیث میں یہ واحد اور سلام کی علامت ہے، اور ایک روایت میں حمد اور تکبیر کہتا ہے، گھر والوں کے سامنے جھکتا ہے اور وہ سلام کرتے ہیں۔ الوافی فیض کاشانی

حدیث میں ہے کہ سلام ہو تم پر میں تین بار داخل ہوتا ہوں اور اگر داخل ہونے کی اجازت ہو تو داخل ہو جائے ورنہ واپس آ جائے۔ اور روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میں اپنی والدہ کے لیے اجازت چاہتا ہوں، آپؐ نے ہاں فرمایا، آپؐ نے فرمایا کہ میرے علاوہ ان کا کوئی خادم نہیں ہے، میں اس کے لیے اجازت چاہتا ہوں۔ ہر بار جب وہ داخل ہوتا ہے۔ اس میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک کہ تمہیں اجازت نہ مل جائے، جب تک کہ کوئی اجازت دینے والا نہ آ جائے، کیونکہ جو چیز بغیر اجازت کے داخل ہونے سے روکی گئی ہے، وہ نہ صرف شرمگاہوں کو دیکھنا ہے، بلکہ وہ چیز بھی ہے جسے لوگ عام طور پر چھپاتے ہیں، حالانکہ دوسروں کے مال میں تصرف کرنا ہے۔ ان کی اجازت ممنوع ہے، پس تم واپس جاؤ اور اصرار نہ کرو، یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے، لوٹنا تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ اور تمہارے دین کے لیے زیادہ فائدہ مند ہے، اور تمہاری دنیا عجلت کی ہے اور اس دروازے پر کھڑی ہے جس میں نفرت اور دشمنی کو چھوڑنا ہے۔

۷۰۔ باب البر بالوالدین

باب: والدین سے نیکی کرنا

1/2414 الکافی، ۲/۱۵۷/۱/۱ محمد عن ابن عیسی و علی عن أبیه جمیعا عن السراد عَنْ أَبِي وَلَّادٍ اَلْحَنَّاطِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ بِالْوٰالِدَيْنِ إِحْسٰاناً) مَا هَذَا اَلْإِحْسَانُ فَقَالَ اَلْإِحْسَانُ أَنْ تُحْسِنَ صُحْبَتَهُمَا وَ أَنْ لاَ تُكَلِّفَهُمَا أَنْ يَسْأَلاَكَ شَيْئاً مِمَّا يَحْتَاجَانِ إِلَيْهِ وَ إِنْ كَانَا مُسْتَغْنِيَيْنِ أَ لَيْسَ يَقُولُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ: (لَنْ تَنٰالُوا اَلْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمّٰا تُحِبُّونَ) قَالَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَمَّا قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (إِمّٰا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ اَلْكِبَرَ أَحَدُهُمٰا أَوْ كِلاٰهُمٰا فَلاٰ تَقُلْ لَهُمٰا أُفٍّ وَ لاٰ تَنْهَرْهُمٰا) قَالَ إِنْ أَضْجَرَاكَ فَلاَ تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَ لاَ تَنْهَرْهُمَا إِنْ ضَرَبَاكَ قَالَ (وَ قُلْ لَهُمٰا قَوْلاً كَرِيماً) قَالَ إِنْ ضَرَبَاكَ فَقُلْ لَهُمَا غَفَرَ اَللَّهُ لَكُمَا فَذَلِكَ مِنْكَ قَوْلٌ كَرِيمٌ قَالَ (وَ اِخْفِضْ لَهُمٰا جَنٰاحَ اَلذُّلِّ مِنَ اَلرَّحْمَةِ) قَالَ لاَ تَمْلَأْ عَيْنَيْكَ مِنَ اَلنَّظَرِ إِلَيْهِمَا إِلاَّ بِرَحْمَةٍ وَ رِقَّةٍ وَ لاَ تَرْفَعْ صَوْتَكَ فَوْقَ أَصْوَاتِهِمَا وَ لاَ يَدَكَ فَوْقَ أَيْدِيهِمَا وَ لاَ تَقَدَّمْ قُدَّامَهُمَا۔

ترجمہ ابوولاد الحناط سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔(الاسراء:۲۳)۔'' کے بارے میں پوچھا کہ اس احسان سے کیا مراد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ ان دونوں سے اچھے انداز میں بات کرو اور ان کو زحمت نہ دو کہ جن کی ان کو ضرورت ہے وہ تم سے طلب کریں اگرچہ وہ بے نیاز ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے: ''ہرگز نیکی میں کمال حاصل نہ کرسکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز سے کچھ خرچ کرو، اور جو چیز تم خرچ کرو گے بے شک اللہ اسے جاننے والا ہے۔(آل عمران:۹۲)۔''

پھر آپؑ نے فرمایا: رہا اللہ تعالی کا یہ فرمان: ''اگر دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو ان کو اُف تک نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو۔(الاسراء:۲۳)۔'' تو فرمایا: مراد ہے کہ اگر وہ دونوں تمہیں بڑھاپے کی وجہ سے تنگ کریں تو بھی ان کے لیے اُف نہ کہو اور اگر وہ تمہیں ماریں بھی تو ان کو نہ جھڑکو۔ اللہ تعالی نے فرمایا: ''اور ان دونوں کے ساتھ بڑے ادب سے بات کیا کرو۔(الاسراء:۲۳)۔'' فرمایا: اگر وہ تجھے ماریں تو بھی ان سے کہو: اللہ آپ دونوں کو بخش دے۔ یہی ان کے لیے قول کریم ہے۔'' ان کے سامنے عاجزی کی وجہ سے کندھے جھکا

کر رکھو۔ (الاسراء: ۲۳)۔'' فرمایا: ان دونوں کی طرف رحمت ونرمی والی نظر سے دیکھو، ان کی آواز سے اپنی آواز کو بلند نہ کرو، ان کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ بلند نہ کرو اور ان کے آگے مت چلو۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۲)

الفقیہ، ۴/۴۰۷/۵۸۵۳ السراد عن الحناط قال: سألت أبا عبد الله علیه السّلام الحدیث علی اختلاف فی ألفاظه۔

حناط سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا: آگے بفرق الفاظ وہی حدیث ہے۔ (۳)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۴)

بیان:

و أن لا تكلفهما يعني اقض حاجتهما قبل أن يسألاك و إن استغنيا عنك فيها و كان وجه الاستشهاد بالآية الكريمة أنه على تقدير استغنائهما عنه لا ضرورة داعية إلى قضاء حاجتهما كما أنه لا ضرورة داعية إلى الإنفاق من المحبوب إذ بالإنفاق من غير المحبوب أيضا يحصل المطلوب إلا أن ذلك لما كان شاقا على النفس فلا ينال البر إلا به فكذلك لا ينال بر الوالدين إلا بالمبادرة إلى قضاء حاجتهما قبل أن يسألاه و إن استغنيا عنه فإنه أشق على النفس لاستلزامه التفقد الدائم و وجه آخر و هو أن سرور الوالدين بالمبادرة إلى قضاء حاجتهما أكثر منه بقضائها بعد الطلب كما أن سرور المنفق عليه بإنفاق المحبوب أكثر منه بإنفاق غيره لا تملأ عينيك من ملأه فامتلأ أي لا تحد نظرك زمانا طويلا

''ان لا تکلّفهما'' یہ کہ آپ ان دونوں پر بوجھ نہ ڈالیں اس کا مطلب ہے کہ ان کی ضروریات آپ کے پوچھنے سے پہلے پوری کر لیں چاہے وہ خود مختار ہو جائیں اور آیت کریمہ کا حوالہ دینے کا مقصد یہ تھا کہ اس سے ان کی آزادی کے اندازے میں کوئی ضرورت ایسی نہیں ہے جو ان کی ضروریات کو پورا کرنے کا مطالبہ کرتی ہو اسی طرح کوئی ضرورت ایسی نہیں ہے جو محبوب سے خرچ کرنے کا مطالبہ کرتی ہو جب کہ غیر محبوب پر خرچ

(۱) تفسیر (للعیاشی) ج ۲، ص ۲۸۵؛ مشکاۃ الانوار، ص ۱۶۳؛ وسائل الشیعہ ج ۲۱، ص ۴۸۷؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۵۱۶؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۳۹؛ تفسیر نور الثقلین ج ۳، ص ۱۴۸؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۷، ص ۳۸۱؛ مستدرک الوسائل ج ۱۵، ص ۱۷۳

(۲) مراۃ العقول: ج ۸، ص ۳۹۲؛ المحجۃ البیضاء: ج ۲، ص ۲۸۴؛ مفاتیح الشرائع: ج ۱، ص ۲۶۴؛ الاخلاق شبر: ج ۱، ص ۲۸۷؛ حدود الشریعہ محسنی: ج ۱، ص ۳۷۴؛ الفقہ وسائل طبیہ محسنی: ج ۲، ص ۹۸؛ روضۃ المتقین: ج ۱۴، ص ۱۹۲

(۳) گزشتہ حوالہ جات دیکھیے

(۴) روضۃ المتقین: ۱۴/۱۹۲

کرنے سے مطلوب بھی حاصل ہوجاتا ہے سوائے اس کے کہ یہ نفس پر سختی ہے اس لیے نیکی اس کے سوا حاصل نہیں ہوتی، والدین کے ساتھ حسن سلوک سوائے اس کے کہ ان کے مانگنے سے پہلے ان کی حاجتیں پوری کرنے میں جلدی کرنے سے حاصل نہیں ہوتا اور اگر وہ اس کے بغیر کریں اور پھر یہ روح کے لیے زیادہ مشکل ہے کیونکہ اس کے لیے مسلسل جانچ پڑتال کی ضرورت ہوتی ہے اس کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ والدین کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں جلدی کرنے کی خوشی مانگنے کے بعد پوری کرنے سے زیادہ ہوتی ہے جس طرح خرچ کرنے والے کی خوشی ہوتی ہے اور اس پر محبوب پر خرچ کرنا اس پر خرچ کرنے سے زیادہ ہے۔

''لا تملأ عينيك'' تم اپنی آنکھوں کو مت بھرو، یعنی زیادہ دیر تک اپنی بینائی کو محدود نہ کرو۔

2/2415 الكافی، ۱/۵/۱۵۸/۲ علی عن العبيدی عن يونس عن درست عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَا حَقُّ اَلْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ قَالَ لاَ يُسَمِّيهِ بِاسْمِهِ وَ لاَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَ لاَ يَجْلِسُ قَبْلَهُ وَ لاَ يَسْتَسِبُّ لَهُ.

درست سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ایک دفعہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: بیٹے پر باپ کا کیا حق ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیٹا اپنے باپ کو اس کے نام سے مخاطب نہ کرے، اس کے آگے نہ چلے، اس کے آگے نہ بیٹھے اور اس کے لیے گالی کا باعث نہیں نہ بنے۔

بیان:

يعنی لا يسب أحدا فيسب المسبوب أباه

یعنی کسی کو گالی نہیں دینی چاہیے ورنہ جس کو گالی دی گئی وہ اس کے والد کو گالی دے گا جس نے پہلے گالی دی تھی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ درست واقفی ثقہ ہے [2] اور ظاہر یہی ہے کہ ہمارے مشائخ نے اس سے واقفی ہونے سے قبل روایات اخذ کی ہیں۔ (واللہ اعلم)

3/2416 الكافی، ۱/۲/۱۵۸/۲ محمد عن ابن عيسى و علی عن أبيه جميعا عن السراد عَنْ خَالِدِ بْنِ نَافِعٍ اَلْبَجَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلاً أَتَى اَلنَّبِيَّ

---

[1] مرآۃ العقول: ج۸، ص۳۹۹

[2] المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۱۸

صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ أَوْصِنِي فَقَالَ (لاَ تُشْرِكْ بِاللهِ) شَيْئاً وَ إِنْ حُرِّقْتَ بِالنَّارِ وَ عُذِّبْتَ إِلاَّ وَ قَلْبُكَ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَ وَالِدَيْكَ فَأَطِعْهُمَا وَ بَرَّهُمَا حَيَّيْنِ كَانَا أَوْ مَيِّتَيْنِ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَافْعَلْ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ اَلْإِيمَانِ ۔

ترجمہ: محمد بن مروان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرماتے تھے: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہؐ! مجھے ایک اچھا مشورہ دیجیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی چیز کو اللہ کا شریک نہ سمجھو اگرچہ تمہیں آگ سے ہی کیوں نہ جلایا جائے مگر یہ کہ تمہارا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ تمہیں اپنے والدین کی اطاعت کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ۔ اگر وہ تمہیں اپنی جائیداد اور خاندان چھوڑنے کا حکم دیتے ہیں تو تم ایسا کرو۔ یہی بات ایمان میں سے ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

4/2417 الكافي، ١/٦/١٥٩/٢ العدة عن البرقي عن أبيه عن عبد الله بن بحر عن ابن مُسْكَانَ عَمَّنْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ وَ أَنَا عِنْدَهُ لِعَبْدِ اَلْوَاحِدِ اَلْأَنْصَارِيِّ: فِي بِرِّ اَلْوَالِدَيْنِ فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ بِالْوالِدَيْنِ إِحْساناً) فَظَنَنَّا أَنَّهَا اَلْآيَةُ اَلَّتِي فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ : (وَ قَضىٰ رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ إِيّاهُ وَ بِالْوالِدَيْنِ إِحْساناً) فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ سَأَلْتُهُ فَقَالَ هِيَ اَلَّتِي فِي لُقْمَانَ : (وَ وَصَّيْنَا اَلْإِنْسانَ بِوالِدَيْهِ حُسْناً) (وَإِنْ جاهَداكَ عَلىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي ما لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلا تُطِعْهُما) .-فَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَأْمُرَ بِصِلَتِهِمَا وَ حَقِّهِمَا عَلَى كُلِّ حَالٍ (وَإِنْ جاهَداكَ عَلىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي ما لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ) .-فَقَالَ لاَ بَلْ يَأْمُرُ بِصِلَتِهِمَا وَإِنْ جَاهَدَاهُ عَلَى اَلشِّرْكِ مَا زَادَ حَقَّهُمَا إِلاَّ عِظَماً ۔

ترجمہ: ابن مسکان نے ایک راوی سے اور اس نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ میں اور عبد الواحد انصاری آپؑ کے پاس موجود تھے تو بات والدین کے ساتھ نیکی کے بارے میں بات ہوئی کہ اللہ تعالی

[1] مشکاۃ الانوار: ص۱۵۹؛ تفسیر الصافی ج۴، ص۱۴۲؛ وسائل الشیعہ: ج۲۱، ص۴۸۹؛ بحار الانوار: ج۷۱، ص۴۳؛ تفسیر نور الثقلین: ج۴، ص۲۰۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ج۱۰، ص۲۴۵؛ مستدرک الوسائل: ج۱۵، ص۱۹۹

[2] مراۃ العقول: ج۸، ص۳۹۷

نے فرمایا ہے: ''والدین کے ساتھ احسان کرو۔(الاسراء: ۲۳)۔''پس ہمارا گمان تھا کہ یہ آیت وہ ہے جو سورہ بنی اسرائیل میں ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ''اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے تم کسی کی عبادت نہ کرو سوائے اس کے اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔(ایضا)۔''پس جب ہم نے آپؑ سے سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: نہیں، یہ سورہ لقمان کی آیت ہے جس میں اللہ تعالی نے فرمایا: ''اور ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ وصیت کی ہے۔(لقمان: ۱۴)۔'' کہ ان سے نیکی کرو۔ ''اور اگر وہ تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ تم میرا شرک کرو کہ جس کا تمہیں علم نہ ہو۔(لقمان: ۱۵)۔''فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ان سے صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اگر چہ وہ شرک پر ہی دباؤ ڈالیں اور ان کا حق اس سے کہیں زیادہ ہے۔ ﴿۱﴾

بیان:

إنما ظنوا أنها التی فی بنی إسرائیل لأن ذکر هذا المعنی بهذه العبارة إنما هو فی بنی إسرائیل دون لقمان و لعله ع إنما أراد ذکر المعنی أعنی الإحسان بالوالدین دون لفظ القرآن فإن الآیة فی لقمان هکذا وَ وَصَّیْنَا الْإِنْسانَ بِوالِدَیْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْناً عَلی وَهْنٍ وَ فِصالُهُ فِی عامَیْنِ أَنِ اشْکُرْ لِی وَ لِوالِدَیْکَ إِلَیَّ الْمَصِیرُ وَ إِنْ جاهَداکَ عَلی أَنْ تُشْرِکَ بِی ما لَیْسَ لَکَ بِهِ عِلْمٌ فَلا تُطِعْهُما قوله ع أن یأمر بصلتهما و حقهما بدل من قوله ذلک یعنی أن یأمر الله بصلتهما و حقهما علی کل حال الذی من جملته حال مجاهدتهما علی الإشراک بالله أعظم و المراد أنه ورد الأمر بصلتهما و إحقاق حقهما فی تلک الحال أیضا و إن لم تجب إطاعتهما فی الشرک و لما استبان له ع من حال المخاطب أنه فهم من قوله سبحانه فَلا تُطِعْهُما أنه لا تجب صلتهما فی حال مجاهدتهما علی الشرک رد علیه ذلک بقوله لا و أضرب عنه بإثبات الأمر بصلتهما حینئذ أیضا و قوله ما زاد حقهما إلا عظما تأکید لما سبق هذا ما خطر بالبال فی معنی هذا الحدیث و الله أعلم ثم قائله ص

ان کا خیال صرف یہ تھا کہ بنی اسرائیل میں بھی یہی ہے کیونکہ اس جملے کے ساتھ اس معنی کا ذکر کرنا صرف بنی اسرائیل میں حضرت لقمانؑ کے بغیر تھا اور شاید آپؑ نے صرف اس معنی کا ذکر کرنا چاہا۔

میرا مطلب اس سے والدین کے ساتھ احسان کرنا ہے یعنی قرآن کے تلفظ کے بغیر۔

بیشک یہ آیت حضرت لقمانؑ کے بارے میں ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا

''اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں نصیحت کی، اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری سہ کر اسے (پیٹ میں) اٹھایا اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت دو سال ہے (نصیحت یہ کہ) میرا شکر بجالاؤ اور اپنے والدین کا بھی (شکر

﴿۱﴾ البرهان فی تفسیر القرآن: ج ۴، ص ۳۰۷؛ بحار الانوار: ج ۷۱، ص ۲۳؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۴، ص ۲۰۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ج ۱۰، ص ۲۵۱

ادا کرو آخر میں) بازگشت میری طرف ہے (۱۴) اور اگر وہ دونوں تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے کو شریک قرار دے جس کا تجھے علم نہیں ہے تو ان کی بات نہ ماننا۔ (سورہ لقمان آیہ ۱۰، ۱۴)۔"

امامؑ کا یہ قول: "أن يأمر بصلتهما و حقهما" آپؑ کے اس قول "أن يأمر الله بصلتهما و حقهما على كل" کا بدل ہے۔ جو مکمل طور پر خدا کے ساتھ شرک کرنے کی ان کی جدوجہد کی حالت ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے تعلق اور اس میں ان کے حق کی ادائیگی کا حکم بیان کیا گیا ہے۔ صورت حال وہی ہے، خواہ شرک میں ان کی اطاعت واجب نہ ہو، اور جب یہ بات آپؑ پر واضح ہوگئی تو آپؑ نے مخاطب کی حالت سے استدلال کیا کہ بیشک اللہ تعالیٰ اس قول "فلا تطعهما" کا مفہوم یہ ہے ان کی شرک کے بارے میں جدوجہد کی صورت میں ان کا حق واجب نہیں ہے۔ اور امامؑ کے اس قول "لا" کے ذریعہ اس کی تردید کی گئی۔

امامؑ کا یہ فرمان "ما زاد حقهما إلا عظماً" یہ اس سے پہلے والے بیان کی تاکید ہے اور اس حدیث کا یہ مفہوم ذہن میں آیا اور باقی خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۱) لیکن میرے نزدیک حدیث مرسل مجہول کالمعتبر ہے کیونکہ عبداللہ بن بحر ایک قول کے مطابق تفسیر قمی کا راوی ہے البتہ بعض کا خیال ہے وہ عبداللہ بن محبوب ہے۔ (واللہ اعلم)

5/2418 الكافی، ۱/۷/۱۵۹/۲ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ اَلْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَا يَمْنَعُ اَلرَّجُلَ مِنْكُمْ أَنْ يَبَرَّ وَالِدَيْهِ حَيَّيْنِ وَ مَيِّتَيْنِ يُصَلِّيَ عَنْهُمَا وَ يَتَصَدَّقَ عَنْهُمَا وَ يَحُجَّ عَنْهُمَا وَ يَصُومَ عَنْهُمَا فَيَكُونَ اَلَّذِي صَنَعَ لَهُمَا وَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَيَزِيدَهُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِبِرِّهِ وَ صِلَتِهِ خَيْراً كَثِيراً ۔

ترجمہ: محمد بن مروان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کسی کو کوئی چیز منع نہیں کرتی کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو جبکہ زندہ ہوں اور مر جائیں تو ان کے لیے نماز پڑھو، ان کی طرف سے صدقہ کرو، ان کی طرف سے حج کرو اور ان کی طرف سے روزہ رکھو۔ پس یہ وہ چیزیں ہیں جو کوئی ان کے لیے کرے گا تو خود اسے بھی اسی طرح کا اجر ملے گا بلکہ والدین کے ساتھ نیکی کرنے اور نماز پڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے اجر و ثواب میں مزید اضافہ کرے گا۔ (۲)

---

(۱) مراۃ العقول: ج۸، ص۴۰۳

(۲) نزھۃ الناظر وتنبیہ الخاطر ج۱، ص۸؛ مشکاۃ الانوار فی غرر الاخبار: ص۱۵۹؛ وسائل الشیعہ ج۸، ص۲۷۶ و ج۲۱، ص۵۰۵؛ بحار الانوار ج۱۷، ص۳۶ و ج۸۵، ص۳۱۳؛ تفسیر نور الثقلین ج۳، ص۳۳۵ و ج۴، ص۲۰۰ و ج۵، ص۱۷۰؛ تفسیر کنز الدقائق وبحر الغرائب ج۸، ص۲۲۰ و ج۱۰، ص۲۴۵ و ج۱۲، ص۵۱۵؛ عوالم العلوم والمعارف والاحوال من الآیات والاخبار والاقوال ج۲۰، ص۸۲۱؛ مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل ج۱۵، ص۱۹۹

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ {۱} لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی یعنی ابوسمینہ اور محمد بن مروان ذھلی کامل الزیارات کے راوی ہیں البتہ ابوسمینہ غیر امامی ہیں اور حکم بن مسکین بھی ثقہ ہے۔ (واللہ اعلم)

6/2419 الکافی،۲/۱۵۸/۲/۱ الاثنان عَنِ اَلْوَشَّاءِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ أَيُّ اَلْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ اَلصَّلاَةُ لِوَقْتِهَا وَ بِرُّ اَلْوَالِدَيْنِ وَ اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

ترجمہ: منصور بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وقت پر نماز، والدین کے ساتھ نیکی اور اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنا۔ {۲}

تحقیق اسناد:

حدیث ضعیف علی المشہور ہے۔ {۳} لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ معلیٰ تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی ہے اور ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2420 الکافی،۲/۱۶۲/۱۷/۱ الاثنان و علی بن محمد عن صالح بن أبی حماد جمیعاً عَنِ اَلْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَ سَأَلَ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنْ بِرِّ اَلْوَالِدَيْنِ فَقَالَ اِبْرَرْ أُمَّكَ اِبْرَرْ أُمَّكَ اِبْرَرْ أُمَّكَ اِبْرَرْ أَبَاكَ اِبْرَرْ أَبَاكَ اِبْرَرْ أَبَاكَ وَ بَدَأَ بِالْأُمِّ قَبْلَ اَلْأَبِ.

ترجمہ: معلیٰ بن خنیس سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کر، اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کر اور اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کر اور اپنے باپ کے ساتھ حسن سلوک کر، اپنے باپ کے ساتھ حسن سلوک کر اور اپنے باپ کے ساتھ حسن سلوک کر اور آپؐ نے باپ سے پہلے ماں سے شروعات کی۔ {۴}

{۱} مرآۃ العقول: ج۸، ص۳۱۷

{۲} وسائل الشیعہ ج۲۱، ص۴۸۸؛ بحارالانوار ج۷۱، ص۴۵

{۳} مرآۃ العقول: ج۸، ص۳۹۹

{۴} وسائل الشیعہ ج۲۱، ص۴۹۱؛ بحارالانوار ج۷۱، ص۵۸؛ تفسیر نورالثقلین ج۴، ص۲۰۱؛ تفسیر کنزالدقائق وبحرالغرائب ج۱۰، ص۲۳۶

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ معلّیٰ بن محمد البصری کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی ہے اور علی بن محمد بن ابراہیم بن ابان رازی علان ثقہ جلیل ہے۔ [۲] سالم بن مکرم ثقہ جلیل ہے [۳] اور معلّیٰ کے بارے گزر چکا کہ وہ ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

8/2421 الکافی،۲/۱۵۹/۱/۹ الثلاثة عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبَاكَ.

ترجمہ: ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک دفعہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟

آپؐ نے فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔

اس نے عرض کیا: پھر کس کا؟

آپؐ نے فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔

اس نے عرض کیا: پھر کس سے؟

آپؐ نے فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔

اس نے عرض کیا: پھر کس سے؟

آپؐ نے فرمایا: اپنے باپ کے ساتھ۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۵] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

9/2422 الکافی،۲/۱۶۰/۱۰/۱ القمی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلنَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ

---

[۱] مرآۃ العقول: ج۸، ص۳۲۸

[۲] المفید من معجم رجال الحدیث: ص۴۰۷

[۳] ایضاً: ص۲۴۲

[۴] الزھد: ص۴۰؛ تفسیر الصافی: ج۳، ص۱۴۴؛ وسائل الشیعہ: ج۲۱، ص۴۹۱؛ بحارالانوار: ج۷۱، ص۴۹ وج۷۱، ص۸۳؛ تفسیر نور الثقلین ج۳، ص۱۵۲ و ج۴، ص۲۰۰؛ تفسیر کنز الدقائق وبحر الغرائب ج۷، ص۳۸۵ وج۱۰، ص۲۴۵

[۵] مرآۃ العقول: ج۸، ص۳۱۹

عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ إِنِّي رَاغِبٌ فِي اَلْجِهَادِ نَشِيطٌ قَالَ فَقَالَ لَهُ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَجَاهِدْ فِي سَبِيلِ اَللَّهِ فَإِنَّكَ إِنْ تُقْتَلْ تَكُنْ حَيّاً عِنْدَ اَللَّهِ تُرْزَقُ وَ إِنْ تَمُتْ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُكَ عَلَى اَللَّهِ وَ إِنْ رَجَعْتَ رَجَعْتَ مِنَ اَلذُّنُوبِ كَمَا وُلِدْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ إِنَّ لِي وَالِدَيْنِ كَبِيرَيْنِ يَزْعُمَانِ أَنَّهُمَا يَأْنَسَانِ بِي وَ يَكْرَهَانِ خُرُوجِي فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقِرَّ مَعَ وَالِدَيْكَ فَوَ اَلَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُنْسُهُمَا بِكَ يَوْماً وَ لَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ جِهَادِ سَنَةٍ.

جابر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ایک دفعہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں جہاد میں دلچسپی رکھتا ہوں اور سرگرم و تیار ہوں؟

رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرو پس اگر تم قتل ہو گئے تو تم اللہ کے ہاں زندہ ہو گے اور رزق پاؤ گے اور اگر تم مر گئے تو تمہیں اللہ کی طرف سے تمہارا اجر ملے گا اور اگر تم واپس لوٹو گے تو تم گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر لوٹو گے جس دن کہ تمہاری پیدائش ہوئی تھی۔

اس شخص نے پھر عرض کیا: یارسول اللہؐ! میرے والدین بوڑھے ہو چکے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ میری موجودگی ان کے لیے باعث تسکین ہے اور وہ میرا باہر جانا پسند نہیں کرتے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے والدین کے ساتھ رہو، میں قسم کھاتا ہوں اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تمہارے والدین کا تمہاری موجودگی سے ایک دن اور رات کی تسلی حاصل کرنا ایک سال کے جہاد سے زیادہ افضل ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند محمد بن سالم کی وجہ سے مجہول ہے اور باقی سب ثقہ ہیں۔ (واللہ اعلم)

10/2423 الکافی ۱/۲۰/۱۶۳/۲ علی عن العبیدی عن یونس عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ نَشِيطٌ وَ أُحِبُّ اَلْجِهَادَ وَ لِي وَالِدَةٌ تَكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اِرْجِعْ فَكُنْ مَعَ وَالِدَتِكَ فَوَ اَلَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيّاً

[1] تنبیہ الخواطر ونزھۃ النواظر (مجموعہ ورّام) ج ۲، ص ۱۹۷؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۵۲

[2] مراۃ العقول: ج ۸، ص ۴۲۳

لَأُنْسُهَا بِكَ لَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ جِهَادِكَ فِي سَبِيلِ اَللَّهِ سَنَةً ۔

ترجمہ: جابر سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: میں ایک جوان اور سرگرم ہوں آدمی ہوں اور جہاد سے محبت کرتا ہوں لیکن میری والدہ کو یہ پسند نہیں ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: واپس جاؤ اور اپنی ماں کے پاس رہو۔ مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے! تمہاری ایک رات کی موجودگی سے ان کا سکون حاصل کرنا اللہ کی راہ میں ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عمرو تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی ہے اور نجاشی کا اسے ضریف کہنا سہو ہے اور جابر جعفی تو ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

11/2424 الكافي ،۲/۱۶۱/۱۲/۱ محمد عن ابن عيسى عن علي بن الحكم و العدة عن البرقي عن إسماعيل بن مهران جميعاً عن سيف بن عميرة عن ابن مُسْكَانَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: خَبَّرْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ بِبِرِّ إِسْمَاعِيلَ اِبْنِي بِي فَقَالَ لَقَدْ كُنْتُ أُحِبُّهُ وَ قَدِ اِزْدَدْتُ لَهُ حُبّاً إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَتَتْهُ أُخْتٌ لَهُ مِنَ اَلرَّضَاعَةِ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا سُرَّ بِهَا وَ بَسَطَ مِلْحَفَتَهُ لَهَا فَأَجْلَسَهَا عَلَيْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ يُحَدِّثُهَا وَ يَضْحَكُ فِي وَجْهِهَا ثُمَّ قَامَتْ وَ ذَهَبَتْ وَ جَاءَ أَخُوهَا فَلَمْ يَصْنَعْ بِهِ مَا صَنَعَ بِهَا فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اَللَّهِ صَنَعْتَ بِأُخْتِهِ مَا لَمْ تَصْنَعْ بِهِ وَ هُوَ رَجُلٌ فَقَالَ لِأَنَّهَا كَانَتْ أَبَرَّ بِوَالِدَيْهَا مِنْهُ ۔

ترجمہ: عمار بن حیان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو بتایا کہ میرا بیٹا اسماعیل مجھ پر کتنا مہربان ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: میں پہلے بھی اس سے محبت کرتا تھا مگر اس بات سے اس سے میری محبت بڑھ گئی ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی بہن آپؐ کے پاس آئی تو اسے دیکھ کر آپؐ بہت خوش ہوئے، اس کے لیے بیٹھک تیار کی، اس سے باتیں کرنے لگے اور اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر مسکراتے رہے۔ پھر وہ اٹھی اور چلی گئی اور اس کا بھائی آ گیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا جیسا آپؐ نے ان کے ساتھ کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپؐ نے اپنی بہن کے ساتھ جو برتاؤ کیا ویسا اس کے ساتھ نہیں کیا جبکہ وہ ایک

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵،ص ۲۰۰؛ بحارالانوار ج۱۷،ص۵۹

[2] مراۃ العقول: ج۸،ص۴۲۹

مرد ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس لیے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ اس سے زیادہ مہربان تھی۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲] یا پھر صحیح ہے۔ [۳] یا پھر صحیح کالموثق ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند عمار کی وجہ سے مجہول ہے۔(واللہ اعلم)

12/2425 الکافی،۲/۱۶۲/۱۳/۱ بالإسناد الأول عن ابن مُسْكَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ أَبِي قَدْ كَبِرَ جِدّاً وَ ضَعُفَ فَنَحْنُ نَحْمِلُهُ إِذَا أَرَادَ اَلْحَاجَةَ فَقَالَ إِنِ اِسْتَطَعْتَ أَنْ تَلِيَ ذَلِكَ مِنْهُ فَافْعَلْ وَلَقِّمْهُ بِيَدِكَ فَإِنَّهُ جُنَّةٌ لَكَ غَداً ۔

ابراہیم بن شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میرے والد بہت بوڑھے اور کمزور ہو گئے ہیں پس ہم اسے اٹھاتے ہیں اور بیت الخلاء کے لیے اس کی مدد کرتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اگر تم کر سکتے ہو تو تم اس کے لیے یہ سب کرو اور اسے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاؤ۔ یہ کل آپ کے لیے جنت (کا سبب) ہے۔ [۵]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۶]

13/2426 الکافی،۲/۱۶۲/۱۴/۱ عنه عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن الكناني عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً يَقُولُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ لِي أَبَوَيْنِ مُخَالِفَيْنِ فَقَالَ بَرَّهُمَا كَمَا تَبَرُّ اَلْمُسْلِمِينَ مِمَّنْ يَتَوَلاَّنَا ۔

جابر سے روایت ہے کہ میں نے ایک آدمی کو امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے والدین

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۲۱،ص۴۸۸؛ بحارالأنوار ج۷۱،ص۵۵

[۲] مراۃ العقول:۸/۴۲۶

[۳] اعیان الشیعہ: ج۱،ص۳۲؛ الکشکول: ج۱،ص۱۳؛ تکملہ الرجال کاظمی: ج۱،ص۲۷۷؛ قاموس الرجال شوشتری: ج۲،ص۹۳؛ تنقیح المقال: ج۲،ص۱۲۹؛ نقد الرجال تفرشی: ج۱،ص۲۲۶؛ الدرر النجفیہ بحرانی: ج۲،ص۱۸۳؛ عدۃ الرجال اعرجی: ج۱،ص۳۱؛ تہذیب المقال موحد ابطحی: ج۲،ص۴

[۴] معدن الفوائد مخزن الفرائد چہارسوقی:۱۷۹

[۵] الزھد ص۳۵؛ وسائل الشیعہ ج۲۱،ص۵۰۵؛ بحارالأنوار ج۷۱،ص۵۶ وص۸۲؛ مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل ج۱۵،ص۲۰۲

[۶] مراۃ العقول: ج۸،ص۴۲۶

ہمارے (عقیدے) کے خلاف ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ان دونوں کے ساتھ اسی طرح حسن سلوک کرو جس طرح تم ان مسلمان سے کرتے ہو جو ہماری ولایت رکھتے ہیں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

14/2427 الکافی، ۱/۹/۱۵۹/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَدْعُو لِوَالِدَيَّ إِذَا كَانَا لاَ يَعْرِفَانِ اَلْحَقَّ قَالَ اُدْعُ لَهُمَا وَ تَصَدَّقْ عَنْهُمَا وَ إِنْ كَانَا حَيَّيْنِ لاَ يَعْرِفَانِ اَلْحَقَّ فَدَارِهِمَا فَإِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ إِنَّ اَللَّهَ بَعَثَنِي بِالرَّحْمَةِ لاَ بِالْعُقُوقِ۔

ترجمہ معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا: کیا میں اپنے والدین کے لیے دعا کر سکتا ہوں جبکہ وہ حق کے عارف نہ ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: ان کے لیے دعا کرو اور ان کی طرف سے صدقہ کرو جبکہ وہ زندہ ہوں اور حق کے عارف نہ ہوں پس ان کے ساتھ مہربانی کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے مجھے رحمت کے ساتھ بھیجا ہے نہ کہ عقوق (عذاب) کے لیے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [4]

15/2428 الکافی، ۱/۱۱/۱۶۰/۲ العدة عن البرقی عن علی بن الحکم عن ابن وَهْبٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنْتُ نَصْرَانِيّاً فَأَسْلَمْتُ وَ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقُلْتُ إِنِّي كُنْتُ عَلَى اَلنَّصْرَانِيَّةِ وَ إِنِّي أَسْلَمْتُ فَقَالَ وَ أَيَّ شَيْءٍ رَأَيْتَ فِي اَلْإِسْلاَمِ قُلْتُ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ (مٰا كُنْتَ تَدْرِي مَا اَلْكِتٰابُ وَ لاَ اَلْإِيمٰانُ وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰاهُ نُوراً نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشٰاءُ)

[1] وسائل الشیعہ ج ۲۱، ص ۴۹۰؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۵۶

[2] مراۃ العقول: ج ۸، ص ۴۲۷

[3] مشکاۃ الانوار فی غرر الاخبار ص ۱۵۹؛ وسائل الشیعہ ج ۲۱، ص ۴۹۰؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۴۷؛ تفسیر نور الثقلین ج ۳، ص ۱۵۱ و ج ۴، ص ۲۰۰؛ تفسیر کنز الدقائق وبحر الغرائب ج ۷، ص ۳۸۵ و ج ۱۰، ص ۲۴۵؛ مستدرک الوسائل ج ۱۵، ص ۱۷۹

[4] مراۃ العقول: ج ۸، ص ۴۱۷

فَقَالَ لَقَدْ هَدَاكَ اَللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِهْدِهِ ثَلاَثاً سَلْ عَمَّا شِئْتَ يَا بُنَيَّ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي وَ أُمِّي عَلَى اَلنَّصْرَانِيَّةِ وَ أَهْلَ بَيْتِي وَ أُمِّي مَكْفُوفَةُ اَلْبَصَرِ فَأَكُونُ مَعَهُمْ وَ آكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ فَقَالَ يَأْكُلُونَ لَحْمَ اَلْخِنْزِيرِ فَقُلْتُ لاَ وَ لاَ يَمَسُّونَهُ فَقَالَ لاَ بَأْسَ فَانْظُرْ أُمَّكَ فَبَرَّهَا فَإِذَا مَاتَتْ فَلاَ تَكِلْهَا إِلَى غَيْرِكَ كُنْ أَنْتَ اَلَّذِي تَقُومُ بِشَأْنِهَا وَ لاَ تُخْبِرَنَّ أَحَداً أَنَّكَ أَتَيْتَنِي حَتَّى تَأْتِيَنِي بِمِنًى إِنْ شَاءَ اَللّٰهُ قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِمِنًى وَ اَلنَّاسُ حَوْلَهُ كَأَنَّهُ مُعَلِّمُ صِبْيَانٍ هَذَا يَسْأَلُهُ وَ هَذَا يَسْأَلُهُ فَلَمَّا قَدِمْتُ اَلْكُوفَةَ أَلْطَفْتُ لِأُمِّي وَ كُنْتُ أُطْعِمُهَا وَ أَفْلِي ثَوْبَهَا وَ رَأْسَهَا وَ أَخْدُمُهَا فَقَالَتْ لِي يَا بُنَيَّ مَا كُنْتَ تَصْنَعُ بِي هَذَا وَ أَنْتَ عَلَى دِينِي فَمَا اَلَّذِي أَرَى مِنْكَ مُنْذُ هَاجَرْتَ فَدَخَلْتَ فِي اَلْحَنِيفِيَّةِ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ نَبِيِّنَا أَمَرَنِي بِهَذَا فَقَالَتْ هَذَا اَلرَّجُلُ هُوَ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لاَ وَ لَكِنَّهُ اِبْنُ نَبِيٍّ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ إِنَّ هَذَا نَبِيٌّ إِنَّ هَذِهِ وَصَايَا اَلْأَنْبِيَاءِ فَقُلْتُ يَا أُمَّهْ إِنَّهُ لَيْسَ يَكُونُ بَعْدَ نَبِيِّنَا نَبِيٌّ وَ لَكِنَّهُ اِبْنُهُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ دِينُكَ خَيْرُ دِينٍ اِعْرِضْهُ عَلَيَّ فَعَرَضْتُهُ عَلَيْهَا فَدَخَلَتْ فِي اَلْإِسْلاَمِ وَ عَلَّمْتُهَا فَصَلَّتِ اَلظُّهْرَ وَ اَلْعَصْرَ وَ اَلْمَغْرِبَ وَ اَلْعِشَاءَ اَلْآخِرَةَ ثُمَّ عَرَضَ لَهَا عَارِضٌ فِي اَللَّيْلِ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ أَعِدْ عَلَيَّ مَا عَلَّمْتَنِي فَأَعَدْتُهُ عَلَيْهَا فَأَقَرَّتْ بِهِ وَ مَاتَتْ فَلَمَّا أَصْبَحَتْ كَانَ اَلْمُسْلِمُونَ اَلَّذِينَ غَسَّلُوهَا وَ كُنْتُ أَنَا اَلَّذِي صَلَّيْتُ عَلَيْهَا وَ نَزَلْتُ فِي قَبْرِهَا ۔

زکریا بن ابراہیم سے روایت ہے کہ میں عیسائی تھا، پھر مسلمان ہوا اور حج کے لیے گیا تو وہاں میری ملاقات امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہوئی اور میں نے آپؑ سے عرض کیا: میں عیسائی تھا اور مسلمان ہو گیا ہوں۔

آپؑ نے پوچھا: تم نے اسلام میں کیا دیکھا؟

میں نے عرض کیا: اللہ کا قول ہے: ''آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے اور لیکن ہم نے قرآن کو ایسا نور بنایا ہے کہ ہم اس کے ذریعہ سے اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں۔(الشوریٰ:۵۲)۔''

آپؑ نے فرمایا: اللہ نے یقیناً تجھے ہدایت عطا کی ہے۔

پھر تین بار فرمایا: اے اللہ! اسے ہدایت دے۔

اے بیٹا! تم جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو۔

میں نے عرض کیا: میرے والدین اور میرے گھر والے عیسائی ہیں اور میری ماں نابینا ہے۔ میں ان کے ساتھ رہتا ہوں۔ کیا میں ان کے ساتھ ان کے برتنوں میں سے کھا سکتا ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: کیا وہ سور کا گوشت کھاتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: نہیں۔وہ اسے ہاتھ تک نہیں لگاتے۔

آپؑ نے فرمایا: تمہارے ان کے ساتھ کھانے میں کوئی حرج نہیں۔اپنی ماں کا اچھا خیال رکھواوران کے ساتھ حسن سلوک کرو۔جب وہ مرجائے تو اسے دوسروں کے لیے مت چھوڑنا بلکہ تم کووہ سب کچھ کرنا چاہیے جس کی اسے ضرورت ہوگی اور مجھ سے اپنی ملاقات کے بارے میں کسی کومت بتانا جب تک کہ تم مجھ سے منیٰ میں نہ مل لوان شاءاللہ۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپؑ سے منیٰ میں ملاقات کی اورلوگ آپؑ کے اردگرد ایسے تھے جیسے وہ بچوں کے استاد ہوں کہ ایک سوال پوچھتا ہے پھر دوسرا سوال کرتا ہے۔پس میں کوفہ واپس آیا اور میں اپنی والدہ کے ساتھ زیادہ لطیف ہوگیا۔میں اپنی ماں کوکھانا کھلاتا،ان کے کپڑے اوران کا سردھوتا اوران کی خدمت کرتا۔پس انہوں نے مجھ سے کہا: اے میرے بیٹے!تم نے میرے لیے یہ سب کچھ نہیں کیا جبکہ تم میرے مذہب کی پیروی کرتے تھے اوراسلام قبول کرنے کے بعد میں آپ سے کیا دیکھ رہی ہوں؟

میں نے کہا: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے ایک شخص نے مجھے یہ سب کرنے کا حکم دیا ہے۔

انہوں نے کہا: کیاوہ شخص نبی ہے؟

میں نے کہا: نہیں بلکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا ہے۔

انہوں نے کہا: اے بیٹا!وہ نبی ہے۔یہ انبیاء کی وصیتیں ہیں۔

میں نے کہا: اے ماں!ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔وہ ہمارے نبی کا بیٹا ہے۔

انہوں نے کہا: تمہارادین بہترین دین ہے پس مجھے بھی سمجھاؤ۔

پس میں نے ان کو سمجھایا تو انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔میں نے ان کومزید سکھایا تو انہوں نے ظہر،عصر،مغرب اورعشاء کی نمازیں پڑھیں۔اس کے بعد رات کوان کے ساتھ کچھ واقعہ ہوا تو انہوں نے کہا: اے میرا بیٹا!مجھے دوبارہ سمجھا دو اور دہراؤ جو تم نے مجھے اسلام کے بارے میں بتایا پس میں نے ان کے لیے دہرایا۔پس انہوں نے اس کا اقرار کیا اور فوت ہوگئیں۔جب صبح ہوئی تو مسلمانوں نے ہی ان کوغسل دیا اور میں نے ان پر نماز پڑھی اوران کی قبر میں اترا۔ [1]

بیان:

لعلہ م إنما نہاہ عن إخبارہ بإتیانہ إلیہ کیلا یصرفہ بعض رؤساء الضلالۃ عنہ م و یدخلہ فی ضلالتہ قبل أن یہتدی للحق و لعلہ إنما طوی حدیث اہتدائہ فی إتیانہ الثانی بمنی کتمانا لأسرارہم أو لعدم تعلق الغرض بذکرہ و الفلی بالفاء البحث عن القمل

شاید آپؑ نے آپ کواپنے پاس آنے کی اطلاع دینے سے منع کیا تھا تا کہ کچھ گمراہیوں کے سردار آپؑ سے دور نہ ہو جائیں اورحق کی طرف رہنمائی سے پہلے انہیں اپنی گمراہی میں داخل کردیں۔منیٰ کے دوسرے دورے کے دوران ان

---

[1] بحارالانوار ج ۷۴، ص ۷۷ و ج ۱۷، ص ۵۳؛ عوالم العلوم والمعارف والاحوال من الآیات والاخبار والاقوال ج ۲۰، ص ۱۱۳۲

کے مذہب تبدیل ہونے کی حدیث کو راز چھپانے کی وجہ سے نظر انداز کر دیا گیا یا اس وجہ سے کہ اس کا مقصد ان کے ذکر سے متعلق نہیں تھا۔ ''الفلي'' فاء کے ساتھ، چھوٹی چیونٹی کے بارے بحث کرنا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۱]

16/2429 الكافي، ۱/۱۵/۱۶۲/۲ علي عن أبيه و محمد عن أحمد جميعا عن السراد عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: ثَلاَثٌ لَمْ يَجْعَلِ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِأَحَدٍ فِيهِنَّ رُخْصَةً أَدَاءُ اَلْأَمَانَةِ إِلَى اَلْبَرِّ وَ اَلْفَاجِرِ وَ اَلْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ لِلْبَرِّ وَ اَلْفَاجِرِ وَ بِرُّ اَلْوَالِدَيْنِ بَرَّيْنِ كَانَا أَوْ فَاجِرَيْنِ.

ترجمہ عنبسہ بن مصعب سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں جن میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کوئی رعایت نہیں دی: امانت کا ادا کرنا خواہ وہ اچھے کی ہو یا برے کی، عہد و پیمان کی پاسداری چاہے اچھے سے ہو یا برے سے اور والدین کے لیے مہربان ہونا خواہ نیک ہوں یا برائی کرنے والے ہوں۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند موثق کالحسن ہے کیونکہ عنبسہ سے البزنطی روایت کرتا ہے۔ [۴] نیز اس سے صفوان بھی روایت کرتا ہے۔ [۵]

17/2430 الكافي، ۱/۱۸/۱۶۲/۲ الاثنان و علي بن محمد عن صالح بن أبي حماد جميعا عن اَلْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ إِنِّي قَدْ وَلَدْتُ بِنْتاً وَ رَبَّيْتُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ فَأَلْبَسْتُهَا وَ حَلَّيْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ

---

[۱] مراۃ العقول: ج۸، ص۳۲۶

[۲] الخصال ج۱، ص۱۲۸؛ تحف العقول عن آل الرسول علیہ السلام ص۳۶۷؛ عیون الحکم والمواعظ ص۲۱۴؛ وسائل الشیعہ ج۲۱، ص۴۹۰؛ بحارالانوار ج۱۷، ص۵۶ وج۷۲، ص۹۲ وج۷۵، ص۲۵۰؛ تفسیر نور الثقلین ج۳، ص۱۵۱؛ تفسیر کنز الدقائق و بحر الغرائب ج۷، ص۳۸۴؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۶۲۷

[۳] مراۃ العقول: ج۸، ص۳۲۷

[۴] وسائل الشیعہ: ج۱۱، ص۸۷؛ بحارالانوار: ج۹۶، ص۱۰۵

[۵] اختیار معرفۃ الرجال (رجال الکشی) ص۲۹۱؛ بحارالانوار ج۲۵، ص۳۲۱؛ الکافی ج۶، ص۱۴۳؛ الوافی ج۲۲، ص۸۸۹ ح۲۲۳۸۴؛ وسائل الشیعہ ج۲۲، ص۲۹۱

بِهَا إِلَى قَلِيبٍ فَدَفَعْتُهَا فِي جَوْفِهِ وَ كَانَ آخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْهَا وَ هِيَ تَقُولُ يَا أَبَتَاهْ فَمَا كَفَّارَةُ ذَلِكَ قَالَ أَلَكَ أُمٌّ حَيَّةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ خَالَةٌ حَيَّةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَابْرَرْهَا فَإِنَّهَا بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ يُكَفِّرْ عَنْكَ مَا صَنَعْتَ قَالَ أَبُو خَدِيجَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَتَى كَانَ هَذَا فَقَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ كَانُوا يَقْتُلُونَ الْبَنَاتِ مَخَافَةَ أَنْ يُسْبَيْنَ فَيَلِدْنَ فِي قَوْمٍ آخَرِينَ۔

ترجمہ: ابوخدیجہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: میری ایک بیٹی پیدا ہوئی اور میں نے اسے پالا یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئی تو میں نے اسے کپڑے اور زیور پہنائے پھر میں اسے کنویں کے دہانے پر لے گیا اور اسے اس کے وسط میں پھینک دیا اور آخری بات جو میں نے اس سے سنی وہ یہ تھی: اے بابا۔ پس اس کا کفارہ کیا ہے؟

آپؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟

اس نے عرض کیا: نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری کوئی خالہ زندہ ہے؟

اس نے عرض کیا: ہاں۔

آپؐ نے فرمایا: اس کے ساتھ حسن سلوک کرو کیونکہ وہ بمنزلہ ماں کے ہے۔ یہ تمہارے کیے کا کفارہ بن جائے گا۔

ابوخدیجہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: یہ کب کا واقعہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ زمانہ جاہلیت کی بات ہے جب لوگ لڑکیوں کو اس خوف سے مار ڈالتے تھے کہ وہ اسیر ہو جائیں گی اور دوسرے لوگوں میں بچے پیدا کریں گی۔ [1]

بیان:

القلیب البئر العادیة القدیمة

''القلیب'' پرانا کنواں،

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ معلّی اور علی بن محمد دونوں ثقہ ہیں اور تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)۔

[1] وسائل الشیعہ ج۲۱،ص۴۹۹؛ بحارالانوار ج۱۵،ص۷۲ وج۷۱،ص۵۸

[2] مراۃ العقول: ج۸،ص۴۲۹

18/2431 الكافى،۲/۱۶۳/۱۹/۱ محمد عن أحمد عن ابن بزيع عن حنان بن سدير عن أبيه قال: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ هَلْ يَجْزِي اَلْوَلَدُ وَالِدَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلاَّ فِي خَصْلَتَيْنِ يَكُونُ اَلْوَالِدُ مَمْلُوكاً فَيَشْتَرِيهِ اِبْنُهُ فَيُعْتِقُهُ أَوْ يَكُونُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَقْضِيهِ عَنْهُ۔

ترجمہ: حنان بن سدیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: کیا کوئی بیٹا اپنے والد کا بدلہ دے سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: دو چیزوں کے سوا اس کا کوئی اجر نہیں ہے: باپ غلام ہو اور بیٹا اسے خرید کر آزاد کر دے یا باپ قرض دار ہو اور بیٹا اسے ادا کر دے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن موثق ہے۔ [۲]

19/2432 الكافى،۲/۱۶۳/۲۱/۱ الاثنان عن الوشاء عن عبد الله بن سنان عن محمد عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْعَبْدَ لَيَكُونُ بَارّاً بِوَالِدَيْهِ فِي حَيَاتِهِمَا ثُمَّ يَمُوتَانِ فَلاَ يَقْضِي عَنْهُمَا دُيُونَهُمَا وَلاَ يَسْتَغْفِرُ لَهُمَا فَيَكْتُبُهُ اَللَّهُ عَاقّاً وَإِنَّهُ لَيَكُونُ عَاقّاً لَهُمَا فِي حَيَاتِهِمَا غَيْرَ بَارٍّ بِهِمَا فَإِذَا مَاتَا قَضَى دَيْنَهُمَا وَاسْتَغْفَرَ لَهُمَا فَيَكْتُبُهُ اَللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَارّاً۔

ترجمہ: محمد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کوئی بندہ اپنے والدین کی زندگی میں ان کے ساتھ نیکی کرتا ہے لیکن جب وہ فوت ہو جائیں تو وہ ان کا قرض ادا نہیں کرتا اور ان کے لیے مغفرت طلب نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اسے عاق لکھ دیتا ہے اور ممکن ہے کہ کوئی اپنی زندگی میں والدین کا عاق ہو لیکن ان کی وفات کے بعد ان کے قرضوں کی ادائیگی کرے اور ان کے لیے استغفار کرے تو اللہ رب العزت اس کو والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا لکھ دیتا ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۴] یا پھر صحیح ہے۔ [۵] اور میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)۔

---

[۱] الامالی (للصدوق) ص ۴۶۲؛ تنبیہ الخواطر ونزھۃ النواظر (مجموعہ ورام) ج۱، ص ۱۳؛ وسائل الشیعہ ج۲۱، ص ۵۰۶ و ج ۲۳، ص ۲۱؛ بحارالانوار ج۷۱، ص ۵۸؛ مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل ج۱۵، ص ۲۰۳

[۲] مراۃ العقول: ج۸، ص ۴۲۹

[۳] الزھد ص ۳۳؛ وسائل الشیعہ ج۲۱، ص ۵۰۶؛ بحارالانوار ج۷۱، ص ۵۹

[۴] مراۃ العقول: ج۸، ص ۴۳۰

[۵] الحدائق الناضرۃ: ج۲۰، ص ۱۹۱

20/2433 الکافی، ۱/۱۶/۱۶۲/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مِنَ اَلسُّنَّةِ وَ اَلْبِرِّ أَنْ يُكَنَّى اَلرَّجُلُ بِاسْمِ أَبِيهِ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ بات سنت اور نیکی میں سے ہے کہ آدمی کی کنیت اس کے باپ کے نام سے ہو۔ [۱]

بیان: يعني يقال له ابن فلان و ذلك لأنه تكريم و تعظيم للوالد بنسبة ولده إليه و إشارة لذكره بين الناس و تذكير له في قلوب المؤمنين و ربما يدعو له من سمع اسمه و في بعض النسخ باسم ابنه بالنون يعني يقال له أبو فلان آتيا باسم ابنه دون اسم نفسه و ذلك لأن ذكر الاسم خلاف التعظيم و لا سيما حال حضور المسمى و على النسختين لا يكون الحديث في بر الوالدين بل يكون في بر المؤمن مطلقا و يكون بر الوالدين داخلا في عمومه كالحديث الآتي إلا أن يقرأ يكني على البناء للفاعل بمعنى تكنيته عن نفسه باسم أبيه فيكون في بر الوالدين

یعنی وہ فلاں کا بیٹا کہلاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو اس کی طرف منسوب کر کے باپ کی تکریم اور تعظیم کر رہا ہے اور لوگوں میں اس کی یاد کی طرف اشارہ ہے، اور اس کی یاددہانی ہے۔ اس لیے کہ اسم کا ذکر تسبیح کے خلاف ہے خاص طور پر جب نام رکھنے والا موجود ہو، دونوں صورتوں میں حدیث اپنے والدین کی تعظیم کے بارے میں نہیں ہے بلکہ یہ مومن کی تعظیم کے بارے میں ہے۔ والدین سے نیکی کرنا اُس کے عموم میں داخل ہے جیسا کہ آگے آنے والی حدیث میں ہے مگر یہ کہ اس کو "یکنّی" پڑھا جائے جو مبنی بر فاعل ہے جس کا معنی اپنی کنیت اپنے باپ کے نام سے رکھنا ہے پس یہ بھی والدین کے ساتھ نیکی کرنے میں شامل ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور پر کئی دفعہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)۔

21/2434 الکافی، ۱/۳/۱۵۸/۲ الثلاثة عَنْ سَيْفٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يَأْتِي يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ شَيْءٌ مِثْلُ اَلْكُبَّةِ فَيَدْفَعُ فِي ظَهْرِ اَلْمُؤْمِنِ فَيُدْخِلُهُ اَلْجَنَّةَ فَيُقَالُ هَذَا اَلْبِرُّ.

ترجمہ سیف سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن گبہ (بگولہ) کی مانند کوئی چیز آ جائے گی پس وہ مومن کو پیچھے سے دھکیل کر جنت داخل کر دے گی۔ پس اس سے کہا جائے گا کہ یہ نیکی ہے۔ [۳]

بیان:

الكبة بالضم الدفعة في القتال و الحملة في الحرب و الصدمة

---

[۱] بحار الانوار ج ۷۱، ص ۵۷ و ج ۱۰۱، ص ۱۳۱؛ وسائل الشیعہ ج ۲۱، ص ۳۹۷؛ مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل ج ۱۵، ص ۱۳۱

[۲] مراۃ العقول: ج ۸، ص ۳۲۷

[۳] بحار الانوار ج ۷۱، ص ۴۴

''الکبّۃ'' ضمہ کے ساتھ لڑائی میں کود پڑنا اور حملہ اور جنگ میں حملہ آور ہونا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ (۱) یا پھر صحیح ہے۔ (۲) اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

۷۱۔ باب صلة الأرحام

باب: رشتہ داروں سے صلہ رحمی

1/2435 الکافی، ۲/۱۵۰/۱/۱ الثلاثة عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (وَ اِتَّقُوا اَللّٰهَ اَلَّذِي تَسٰائَلُونَ بِهِ وَ اَلْأَرْحٰامَ إِنَّ اَللّٰهَ كٰانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً) قَالَ فَقَالَ هِيَ أَرْحَامُ اَلنَّاسِ إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَمَرَ بِصِلَتِهَا وَ عَظَّمَهَا أَ لاَ تَرَى أَنَّهُ جَعَلَهَا مِنْهُ۔

جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ کے قول: ''اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ داری کے تعلقات کو بگاڑنے سے بچو، بے شک اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔ (النساء:۱)'' کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد لوگوں کے رشتہ دار ہیں کہ ان سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حسن سلوک کا حکم دیا ہے اور اس کو عظیم گردانا ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اس نے اسے اس میں سے قرار دیا ہے۔ (۳)

بیان:

تَسَائَلُونَ بِهِ قد مضى تفسيرها في بيان الآيات جعلها منه أي قرنها باسمه في الأمر بالتقوى قال ابن الأثير في نهايته قد تكرر في الحديث ذكر صلة الرحم و هي كناية عن الإحسان إلى الأقربين من ذوي النسب و الأصهار و التعطف عليهم و الرفق بهم و الرعاية لأحوالهم و كذلك إن بعدوا و أساءوا و قطع الرحم ضد ذلك يقال وصل رحمه يصلها وصلا و صلة و الهاء فيها عوض من الواو المحذوفة فكأنه بالإحسان إليهم قد وصل ما بينه و بينهم من علاقة القرابة و الصهر

''تسائلون به'' جس کے بارے میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو، بیشک اس کی تفسیر پہلے آیات کے بیان میں گزر چکی ہے۔

---

(۱) مراۃ العقول: ج۸، ص۳۹۸

(۲) میراث حوزہ اصفہان سجادی: ج۱، ص۹۶

(۳) الزہد ص۳۹؛ وسائل الشیعہ ج۲۱، ص۵۳۳؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۲، ص۱۴؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۱۱۶؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۴۳۷؛ تفسیر کنز الدقائق وبحر الغرائب ج۳، ص۳۱۹

"جعلہا منہ" انہوں نے اس کو اس سے قرار دیا یعنی انہوں نے اس کو تقویٰ کے امر میں اپنے نام کے ساتھ ملایا۔
ابن اثیر اپنی کتاب النھایہ میں بیان کرتے ہیں کہ احادیث میں بار بار آیا ہے کہ صلہ رحمی کا تذکرہ ہے اور یہ خونی رشتہ داروں اور سسرال والوں کے ساتھ حسن سلوک، ان سے ہمدردی، حسن سلوک اور ان کے حالات کا خیال رکھنے کا استعارہ ہے گویا ان کی مہربانی سے اس نے اپنے اور ان کے درمیان رشتہ داری اور بہنوئی کا رشتہ طے کر لیا۔
ان کے ساتھ ہمدردی کا مظاہرہ کریں، ان کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں اور ان کے حالات کا خیال رکھیں خواہ وہ دور اور ناراض کیوں نہ ہوں۔
قطع رحمی اس کی ضد ہے لہٰذا کہا گیا ہے کہ اس نے صلہ رحمی کی اور اس کا ایک ربط اور تعلق ہے اور اس میں "ھاء" عوض ہے "واؤ" محذوفہ کا اور گویا ان کے ساتھ حسن سلوک سے اس کے اور ان کے درمیان رشتہ داری اور سسرال کا رشتہ جڑ گیا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔[۱] یا پھر صحیح ہے۔[۲] یا پھر حسن ہے۔[۳] اور میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

2/2436 الکافی ۲/۱۵۱/۵/۱ محمد عن ابن عیسی عن السراد عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي اَلْمِقْدَامِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أُوصِي اَلشَّاهِدَ مِنْ أُمَّتِي وَ اَلْغَائِبَ مِنْهُمْ وَمَنْ فِي أَصْلاَبِ اَلرِّجَالِ وَأَرْحَامِ اَلنِّسَاءِ إِلَى يَوْمِ اَلْقِيَامَةِ أَنْ يَصِلَ اَلرَّحِمَ وَ إِنْ كَانَتْ مِنْهُ عَلَى مَسِيرَةِ سَنَةٍ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ اَلدِّينِ.

جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اپنی امت میں سے جو حاضر ہیں، جو غائب ہیں، جو قیامت کے دن تک مردوں کی صلبوں اور عورتوں کے رحموں میں ہے، کو وصیت کرتا ہوں کہ اپنے رشتہ داروں سے اچھے تعلقات رکھیں اگرچہ وہ ایک سال کے فاصلے پر ہی کیوں نہ ہو کیونکہ یہ دین کا حصہ ہے۔[۴]

---

[۱] مراۃ العقول: ج۸، ص۳۵۹

[۲] دلیل تحریر الوسیلہ (الاسرا): ۳۴۱؛ حدود الشریعہ محسنی: ج۱، ص۵۸۱

[۳] المحجہ البیضا کاشانی: ج۳، ص۴۳۰

[۴] مشکاۃ الانوار فی غرر الاخبار ص۱۶۵؛ عدۃ الداعی ص۹۰؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۱۰۵؛ مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل ج۱۵، ص۲۳۶

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔[۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عمرو کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔[۲] اور جابر جعفی توثیقِ جلیل ثابت ہے جسے ضعیف کہنا سہو کے سوا کچھ نہیں ہے۔(واللہ اعلم)

3/2437 الکافی،۲/۱۵۱/۷/۱ الاثنان عن الوشاء عن علی عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اَلرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ اَللَّهُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي وَ اِقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي وَ هِيَ رَحِمُ آلِ مُحَمَّدٍ وَ هُوَ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (اَلَّذِينَ يَصِلُونَ مٰا أَمَرَ اَللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ) وَ رَحِمُ كُلِّ ذِي رَحِمٍ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپؑ فرماتے تھے: رحم عرش الٰہی کے ساتھ معلق تھا اور وہ دعا کر رہا تھا: اے اللہ! جو مجھ سے وصل کرے تو اس کے ساتھ وصل کر اور جو مجھ سے قطع تعلق کرے تو اس سے قطع تعلق کر اور وہ آل محمدؐ کا رحم تھا اور اللہ کے اس قول سے یہی مراد ہے: ''اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں جس کے ملانے کو اللہ نے فرمایا ہے۔(النساء:۲۱)'' اور رحم ہر ذی رحم ہے۔[۳]

بیان:

تمثيل للمعقول بالمحسوس و إثبات لحق الرحم على أبلغ وجه و تعلقها بالعرش كناية عن مطالبة حقها بمشهد من الله و معنى ما تدعو به كن له كما كان لي و افعل به ما فعل بي من الإحسان و الإساءة

یہ معقول کے لیے محسوس کے ساتھ اور رشتہ داروں کے حق کو واضح طور پر ثابت کرنے کے لیے تمثیل ہے اور اس کا عرش کے ساتھ تعلق کنایہ ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے حق کا مطالبہ کرنے کے ساتھ جس چیز کو تم پکارتے ہو اس کے لیے وہی ہو جیسا کہ وہ میرے لیے تھا اور اس کے ساتھ وہی کرو جو اس نے میرے ساتھ کیا احسان اور بدی کے اعتبار سے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔[۴] یا پھر معتبر ہے۔[۵] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ علی بن ابوحمزہ

---

[۱] مراۃ العقول: ج۸،ص۳۶۶

[۲] المفید من معجم رجال الحدیث:۴۳۱

[۳] الاصول الستۃ عشر من الاصول الاولیۃ (ط-دار الحدیث)،ص۲۲۴؛ تفسیر (للعیاشی) ج۲،ص۲۰۸؛ تفسیر الصافی ج۳،ص۶۶؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۳،ص۲۴۵؛ بحار الانوار ج۲۳،ص۲۶۸ و ج۷۱،ص۹۸؛ تفسیر نور الثقلین ج۲،ص۴۹۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج۶،ص۴۳۲؛ مستدرک الوسائل ج۱۲،ص۸۳ و ج۱۵،ص۲۳۵

[۴] مراۃ العقول: ج۸،ص۳۶۸

[۵] مفاتیح الشرائع: ج۲،ص۸

واقفی ہے مگر ثقہ اور صاحب کتاب ہے اور یہ تفسیر قمی کا راوی ہے۔ نیز اس سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ (۱) اور واضح رہے کہ ہمارے مشائخ نے اس سے اس وقت روایات اخذ کیں جبکہ وہ واقفی نہیں تھا اور معلی بن محمد کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی ہے اور ثقہ ہے۔ (۲)

4/2438 الكافی، ۱/۸/۱۵۱/۲ محمد عن أحمد عن السراد عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : أَوَّلُ نَاطِقٍ مِنَ ٱلْجَوَارِحِ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ ٱلرَّحِمُ تَقُولُ يَا رَبِّ مَنْ وَصَلَنِي فِي ٱلدُّنْيَا فَصِلِ ٱلْيَوْمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ وَمَنْ قَطَعَنِي فِي ٱلدُّنْيَا فَٱقْطَعِ ٱلْيَوْمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ۔

یونس بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: انسانی جسم کے اعضاء میں سب سے پہلے رحم قیامت کے دن بولے گا اور کہے گا: اے پروردگار! جس نے دنیا میں مجھ سے وصل رکھا تو آج کے دن تو اپنے اور اس کے درمیان وصل رکھ اور جو دنیا میں مجھ سے قطع تعلق رہا تو آج کے دن اپنے اور اس کے درمیان قطع تعلق رکھ۔ (۳)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۴) لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ یونس بن عمار کامل الزیارات کا راوی ہے۔ نیز ابن ابی عمیر اس سے روایت کرتا ہے۔ (۵) (واللہ اعلم)

5/2439 الكافی، ۱/۱۰/۱۵۱/۲ الأربعة عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : إِنَّ ٱلرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ بِٱلْعَرْشِ تَقُولُ ٱللَّهُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي وَٱقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي۔

فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رحم قیامت کے دن عرش الٰہی پر معلق ہوگا اور کہے گا: اے اللہ! جس نے مجھ سے وصل کیا تو اس سے وصل فرما اور اس سے قطع تعلق فرما جس نے مجھ سے قطع تعلق کیا۔ (۶)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ (۷) لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

---

(۱) الکافی ج۵، ص۸۱ ح۳؛ تہذیب الاحکام ج۷، ص۲۶ ح۳؛ وسائل الشیعہ ج۲۱، ص۸۳ ح۲؛ الوافی ج۲۱، ص۱۶۱ ح۲۱۵۳۹

(۲) المفید من معجم رجال الحدیث: ۶۱۳

(۳) الزھد ص۳۶ ح۳؛ مشکاۃ الانوار ص۱۶۵؛ وسائل الشیعہ ج۲۱، ص۵۳۴؛ بحار الانوار ج۷، ص۱۰۱؛ مستدرک الوسائل ج۱۵، ص۲۳۷

(۴) مرآۃ العقول: ج۸، ص۳۶۸

(۵) الکافی ج۲، ص۲۲۲؛ الوافی ج۵، ص۶۹۷ ح۲۹۰۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۳۵؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۷۲

(۶) وسائل الشیعہ ج۲۱، ص۵۳۵؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۱۱۷

(۷) مرآۃ العقول: ج۸، ص۳۶۹

6/2440 الکافی،۱/۲۶/۱۵۶/۲ محمد عن ابن عیسی عَنِ اَلْوَشَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ اَلصَّيْرَفِيِّ عَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ رَحِمَ آلِ مُحَمَّدٍ اَلْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ لَمُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ اَللَّهُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي وَ اِقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي ثُمَّ هِيَ جَارِيَةٌ بَعْدَهَا فِي أَرْحَامِ اَلْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ اَلْآيَةَ: (وَ اِتَّقُوا اَللّٰهَ اَلَّذِي تَسٰاءَلُونَ بِهِ وَ اَلْأَرْحٰامَ) ۔

محمد بن فضیل صیرفی سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: یقیناً رحم آل محمد عرش الٰہی کے ساتھ معلق ہوگا اور کہے گا: اے اللہ! جس نے مجھ سے وصل کیا تو اس سے وصل فرما اور اس سے قطع تعلق فرما۔ پھر اس کے بعد یہ مومنین کے ارحام میں جاری ہے پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ داری کے تعلقات کو بگاڑنے سے بچو۔ (النساء:۱)۔''[۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔[۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن فضیل صیرفی کامل الزیارات کا راوی ہے جو ثقہ ہونے کے لیے کافی ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2441 الکافی،۱/۲۷/۱۵۶/۲ العدة عن البرقی عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (اَلَّذِينَ يَصِلُونَ مٰا أَمَرَ اَللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ) فَقَالَ قَرَابَتُكَ ۔

عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے خدا کے قول: ''وہ لوگ جو ملاتے ہیں جس کے ملانے کو اللہ نے فرمایا ہے۔ (الرعد:۲۱)۔'' کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد تیرے رشتہ دار ہیں۔[۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔[۴] یا پھر صحیح ہے۔[۵] اور میرے نزدیک بھی سند موثق کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

8/2442 الکافی،۱/۲۸/۱۵۶/۲ الثلاثة عن حماد عن هشام بن الحكم و درست عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : (اَلَّذِينَ يَصِلُونَ مٰا أَمَرَ اَللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ) قَالَ نَزَلَتْ فِي

---

[۱] البرهان فی تفسیر القرآن ج۲،ص۱۳؛ بحار الانوار ج۷۱،ص۱۲۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۱،ص۴۳۷

[۲] مراۃ العقول: ج۸،ص۳۸۵

[۳] البرهان فی تفسیر القرآن ج۳،ص۲۴۵؛ بحار الانوار ج۷۱،ص۱۲۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۲،ص۴۹۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج۶،ص۴۳۴

[۴] مراۃ العقول: ج۸،ص۳۸۵

[۵] تنقیح دعا برای فرج حضرت مهدیؑ موسوی اصفہانی:۱۹۵

رَحِمِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَلسَّلاَمُ وَ قَدْ تَكُونُ فِي قَرَابَتِكَ ثُمَّ قَالَ فَلاَ تَكُونَنَّ مِمَّنْ يَقُولُ لِلشَّيْءِ إِنَّهُ فِي شَيْءٍ وَاحِدٍ.

عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے (خدا کے قول): ''وہ لوگ جو ملاتے ہیں جس کے ملانے کو اللہ نے فرمایا ہے۔(الرعد:۲۱)۔'' کے بارے میں عرض کیا تو آپؑ نے فرمایا: یہ آل محمد علیہ السلام کے رشتہ داروں کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ تیرے رشتہ داروں کے بارے میں بھی ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جو کسی چیز کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ صرف ایک چیز کے بارے میں ہے۔ [1]

بیان:

يعني إذا نزلت آية في شيء خاص فلا تخصص حكمها بذلك الأمر بل عممه في نظائره

یعنی جب یہ آیت کسی خاص چیز کے بارے میں نازل ہوئی ہے تو اس کے حکم کو اس امر کے ساتھ خاص نہیں کیا جائے گا بلکہ یہ اس کی تشبیہات میں عمومی حکم رکھتی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [2] یا پھر صحیح ہے۔ [3] یا پھر حسن ہے۔ [4] اور میرے نزدیک سند صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

9/2443 الکافی،۱/۲۹/۱۵۶/۲ العدة عن البرقي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنِ اَلْوَصَّافِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمُدَّ اَللَّهُ فِي عُمُرِهِ وَ أَنْ يَبْسُطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ فَإِنَّ اَلرَّحِمَ لَهَا لِسَانٌ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ ذَلْقٌ تَقُولُ يَا رَبِّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي وَ اِقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي فَالرَّجُلُ لَيُرَى بِسَبِيلِ خَيْرٍ إِذَا أَتَتْهُ اَلرَّحِمُ اَلَّتِي قَطَعَهَا فَتَهْوِي بِهِ إِلَى أَسْفَلِ قَعْرٍ فِي اَلنَّارِ.

وصافی نے امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ اس بات پر خوش ہو کہ اللہ اس کی زندگی کو لمبا کرے اور اس کے رزق میں اضافہ کرے تو اسے چاہیے کہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے کیونکہ قیامت کے دن اس کی زبان تیز ہوگی اور یہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اس سے وصل فرما جس نے مجھ سے وصل

[1] البرھان فی تفسیر القرآن ج ۳،ص ۲۴۶؛ بحارالانوار ج ۷۱،ص ۱۳۰؛ تفسیر نور الثقلین ج ۲،ص ۴۹۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۶،ص ۴۳۴

[2] مراۃ العقول: ج ۸،ص ۳۸۵

[3] کمال الکارم اصفہانی: ج ۱،ص ۵۰۳

[4] نقد الاصول الفقہیہ کاشانی: ۱۰۳؛ علم الیقین کاشانی: ج ۲،ص ۷۸۶

رکھا اور اس سے قطع تعلق فرما جس نے مجھ سے قطع تعلق کیا۔ پس ایک بندہ نیکی کی راہوں پر دیکھا جائے گا لیکن جب رشتہ داری جو اس نے منقطع کر دی تھی، آئے گی تو وہ اس کی وجہ سے آگ کی گہرائی میں پھینک دیا جائے گا۔ [1]

بیان:

فی النهاية الاثيرية جاءت الرحم بلسان ذلق طلق أی فصیح بلیغ

نھایہ اثیریہ میں بیان ہوا ہے کہ رحم کو ایک فصیح وبلیغ زبان کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی یعنی ابوسمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے مگر غیر امامی ہے اور ابو جمیلہ یعنی مفضل بن صالح کامل الزیارات اور تفسیر قمی دونوں کا راوی ہے اور الوصافی یعنی عبد اللہ بن الولید سے صفوان روایت کرتا ہے۔ [3] جس پر اجماع ہے کہ وہ ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت ہی نہیں کرتا۔ (واللہ اعلم)

10/2444 الكافی، ۱/۱۱/۱۵۲/۲ محمد عن ابن عیسی عن ابن بزیع عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: حَافَتَا اَلصِّرَاطِ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ اَلرَّحِمُ وَ اَلْأَمَانَةُ فَإِذَا مَرَّ اَلْوَصُولُ لِلرَّحِمِ اَلْمُؤَدِّي لِلْأَمَانَةِ نَفَذَ إِلَى اَلْجَنَّةِ وَ إِذَا مَرَّ اَلْخَائِنُ لِلْأَمَانَةِ اَلْقَطُوعُ لِلرَّحِمِ لَمْ يَنْفَعْهُ مَعَهُمَا عَمَلٌ وَ تَكَفَّأَ بِهِ اَلصِّرَاطُ فِي اَلنَّارِ .

حنان بن سدیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جناب ابوذر علیہ السلام کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرماتے تھے: بروز قیامت پل صراط کے دونوں کناروں پر رحم اور امانت ہوں گے پس جب صلہ رحمی اور امانت کا ادا کرنے والا گزرے گا تو سیدھا جنت تک پہنچ جائے گا اور جب امانت میں خیانت کرنے والا اور قطع رحمی کرنے والا گزرے گا تو اسے کوئی بھی عمل کچھ فائدہ نہ دے گا اور وہ پل صراط سے پھسل کر جہنم میں گر جائے گا۔ [4]

---

[1] بحار الانوار ج ۷۱، ص ۱۳۰

[2] مراۃ العقول: ج ۸، ص ۳۸٦

[3] الکافی ج ۴، ص ۲۹؛ الوافی ج ۱۰، ص ۵۲۴ ح ۹۸٦۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱٦، ص ۳۰۳

[4] وسائل الشیعہ ج ۱۹، ص ٦۸؛ بحار الانوار ج ۸، ص ٦۷ و ج ۷۱، ص ۱۱۷

بیان:

الحافة ناحية الموضع و جانبه لم ينفعهما معه عمل أي لم ينفع الخائن و لا القطوع مع الخيانة أو القطع عمل تكفأ أي تقلب

"الحافة" کسی جگہ کی ایک طرف اوراس کی جانب۔"لم ینفع معه عمل "اس کے کوئی عمل نفع بخش نہیں ہوگا، یعنی نہ غدار کو فائدہ ہوا، نہ خیانت سے الگ ہونے سے نہ کام قطع کرنے سے۔"تکفأ"یعنی کوئی بھی اتار چڑھاؤ۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن موثق ہے۔ [۱]

11/2445 الكافي ،۲/۱۵۱/۹/۱ محمد عن ابن عيسى عن البزنطي عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : صِلْ رَحِمَكَ وَ لَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَ أَفْضَلُ مَا تُوصَلُ بِهِ اَلرَّحِمُ كَفُّ اَلْأَذَى عَنْهَا وَ صِلَةُ اَلرَّحِمِ مَنْسَأَةٌ فِي اَلْأَجَلِ مَحَبَّةٌ فِي اَلْأَهْلِ .

البزنطی نے امام علی رضاؑ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو چاہے پانی پلانے سے ہی کیوں نہ ہو اور صلہ رحمی میں سب سے افضل یہ ہے کہ رشتہ داروں کو تکلیف دینے والا ہاتھ روک کر رکھو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی موت کے آنے میں تاخیر کرتی ہے اور خاندان والوں میں محبت پیدا کرتی ہے۔ [۲]

بیان:

النساء التأخير نسأه كمنعه و أنساه أخره

"النسأ"عورتوں کو بھولنے میں تاخیر کرنا اسے روکنے اور اس کے انجام کو بھول جانے کے مترادف ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۳]

12/2446 الكافي ،۲/۱۵۷/۳۱/۱ محمد عن أحمد عن السراد عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ صِلَةَ اَلرَّحِمِ وَ اَلْبِرَّ لَيُهَوِّنَانِ اَلْحِسَابَ وَ يَعْصِمَانِ مِنَ اَلذُّنُوبِ فَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَ بَرُّوا بِإِخْوَانِكُمْ وَ لَوْ بِحُسْنِ اَلسَّلاَمِ وَ رَدِّ اَلْجَوَابِ .

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرماتے تھے: صلہ

---

[۱] مرآۃ العقول: ج۸، ص۳۶۹

[۲] وسائل الشیعہ ج۲۱، ص۵۳۹؛ بحارالانوار ج۷۱، ص۱۱۷

[۳] مرآۃ العقول: ج۸، ص۳۶۸؛ مفاتیح الشرائع: ج۲، ص۸

رحمی اور نیکی کرنا حساب میں آسانی پیدا کرتے ہیں اور گناہوں سے بچاتے ہیں۔ پس اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھو اور اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرو خواہ وہ بہترین طریقے سے سلام پیش کرنے یا اس کا جواب دینے کی صورت میں ہی ہو۔ ①

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ ② یا پھر صحیح ہے۔ ③ اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے اس لیے کہ اسحاق بن عمار امامی ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

13/2447 الكافي ۱/۳۲/۱۵۷/۲ علی عن العبیدی عَنْ یُونُسَ عَنْ عَبْدِ اَلصَّمَدِ بْنِ بَشِیرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ : صِلَةُ اَلرَّحِمِ تُهَوِّنُ اَلْحِسَابَ یَوْمَ اَلْقِیَامَةِ وَ هِیَ مَنْسَأَةٌ فِی اَلْعُمُرِ وَ تَقِی مَصَارِعَ اَلسُّوءِ وَ صَدَقَةُ اَللَّیْلِ تُطْفِئُ غَضَبَ اَلرَّبِّ.

عبدالصمد بن بشیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: صلہ رحمی کرنا قیامت کے دن حساب میں آسانی پیدا کرتا ہے، عمر کو بڑھاتا ہے اور مصیبتوں سے حفاظت کرتا ہے اور رات کو صدقہ کرنا رب کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔ ④

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ ⑤

14/2448 الكافي ۱/۱۲/۱۵۲/۲ العدة عن البرقي عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حفص بن قرط عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: صِلَةُ اَلْأَرْحَامِ تُحَسِّنُ اَلْخُلُقَ وَ تُسَمِّحُ اَلْكَفَّ وَ تُطَيِّبُ اَلنَّفْسَ وَ تَزِيدُ فِي اَلرِّزْقِ وَ تُنْسِئُ فِي اَلْأَجَلِ.

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: صلہ رحم اخلاق کو اچھا کرتا ہے، ہاتھوں کو سخی کرتا ہے، نفس کی خوشبو کو پاک کرتا ہے، رزق میں اضافہ کرتا ہے اور موت کو موخر کرتا ہے۔ ⑥

① تحف العقول عن آل الرسول علیہ السلام ص ۳۶۷؛ وسائل الشیعہ ج ۲۱ ص ۵۳۹؛ بحار الانوار ج ۱۷ ص ۱۳۱ و ج ۷۵ ص ۲۶۱؛ عوالم العلوم ج ۲۰ ص ۷۲۷

② مرآۃ العقول: ج ۸، ص ۳۸۷

③ مصباح المنہاج (الاجتہاد والتقلید): ۲۶۷

④ سلوۃ الحزین (الدعوات)، ص ۱۲۶؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۱۰۴

⑤ مرآۃ العقول: ج ۸، ص ۳۸۷

⑥ وسائل الشیعہ ج ۲۱، ص ۵۳۴؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۱۱۴

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ حفص بن ابی قرط سے ابن ابی عمیر روایت کررہا ہے جو اس کے ثقہ ہونے کے لیے کافی ہے۔ (واللہ اعلم)

15/2449 الكافي، ۱/۶/۱۵۱/۲ محمد عن ابن عيسى عن علي بن الحكم عن حفص عن أبي حمزة عن أبي عبد الله عليه السّلام: مثله۔

ترجمہ: ابوحمزہ نے امام جعفر صادقؑ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ حفص بن البختری ثقہ ہے۔ [۴]

16/2450 الكافي، ۱/۳۳/۱۵۷/۲ الثلاثة عن حسين عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ صِلَةَ اَلرَّحِمِ تُزَكِّي اَلْأَعْمَالَ وَ تُنْمِي اَلْأَمْوَالَ وَ تُيَسِّرُ اَلْحِسَابَ وَ تَدْفَعُ اَلْبَلْوَى وَ تَزِيدُ فِي اَلرِّزْقِ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا اعمال کو پاک کرتا ہے، مال میں اضافہ کرتا ہے، حساب کو آسان بناتا ہے، مصیبتوں کو دور کرتا ہے اور رزق میں اضافہ کرتا ہے۔ [۵]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۶]

17/2451 الكافي، ۱/۴/۱۵۰/۲ محمد عن أبي عيسى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ خَطَّابٍ اَلْأَعْوَرِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: صِلَةُ اَلْأَرْحَامِ تُزَكِّي اَلْأَعْمَالَ وَ تُنْمِي اَلْأَمْوَالَ وَ تَدْفَعُ اَلْبَلْوَى وَ تُيَسِّرُ اَلْحِسَابَ وَ تُنْسِئُ فِي اَلْأَجَلِ۔

ترجمہ: ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ارحام سے اچھے تعلقات رکھنا اعمال کو پاک کرتا ہے، مال

---

[۱] مرآۃ العقول: ج۸، ص۳۶۹
[۲] گزشتہ حوالہ جات دیکھیے۔
[۳] مرآۃ العقول: ج۸، ص۳۶۶
[۴] المفید من معجم رجال الحدیث: ۱۸۶
[۵] تنبیہ الخواطر ونزہۃ النواظر (مجموعہ ورام) ج۲، ص۱۹۷؛ بحار الانوار ج۱۷، ص۱۳۲
[۶] مرآۃ العقول: ج۸، ص۳۸۸

میں اضافہ کرتا ہے، بلاء کو دور کرتا ہے، حساب کو آسان بناتا ہے اور موت کو موخر کرتا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲]

18/2452 الکافی،۱/۱۳/۱۵۲/۲ العدة عن البرقی عن عثمان عَنْ خَطَّابٍ اَلْأَعْوَرِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : صِلَةُ اَلْأَرْحَامِ تُزَكِّي اَلْأَعْمَالَ وَ تَدْفَعُ اَلْبَلْوَى وَ تُنْمِي اَلْأَمْوَالَ وَ تُنْسِئُ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَ تُوَسِّعُ فِي رِزْقِهِ وَ تُحَبِّبُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ فَلْيَتَّقِ اَللَّهَ وَ لْيَصِلْ رَحِمَهُ .

ترجمہ: ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: صلہ رحم عمل کو پاک کرتا ہے، بلاؤں کو دور کرتا ہے، اموال میں اضافہ کرتا ہے، اس کی عمر کو بڑھاتا ہے، رزق میں وسعت دیتا ہے اور اس کے خاندان میں محبت پیدا کرتا ہے پس اللہ کے نزدیک تقویٰ اختیار کرو اور صلہ رحمی کرو۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۴]

19/2453 الکافی،۱/۱۴/۱۵۲/۲ الخمسة عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ عَنِ اَلْحَكَمِ اَلْحَنَّاطِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : صِلَةُ اَلرَّحِمِ وَ حُسْنُ اَلْجِوَارِ يَعْمُرَانِ اَلدِّيَارَ وَ يَزِيدَانِ فِي اَلْأَعْمَارِ .

ترجمہ: حکم الحناط سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: صلہ رحمی اور اچھی ہمسائیگی شہروں کو آباد رکھتے ہیں اور زندگیوں میں اضافہ کرتے ہیں۔ [۵]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۶] لیکن میرے نزدیک سند حسن یا موثق ہے۔ کیونکہ ابراہیم بن عبدالحمید ثقہ ہے۔ [۷] (۱)

---

[۱] تحف العقول عن آل الرسول علیہ السلام،ص۲۹۹؛ مشکاۃ الانوار فی غرر الاخبار،ص۱۶۵؛ وسائل الشیعہ ج۲۱،ص۵۳۴؛ بحارالانوار ج۱۷،ص۱۱۱و ج۷۵، ص۱۷۹؛ مستدرک الوسائل ج۱۵،ص۲۴۷

[۲] مراۃ العقول: ج۸،ص۳۶۴

[۳] وسائل الشیعہ ج۲۱،ص۵۳۵؛ بحارالانوار ج۱۷،ص۱۱۸

[۴] مراۃ العقول: ج۸،ص۳۷

[۵] وسائل الشیعہ ج۲۱،ص۵۳۵؛ بحارالانوار ج۱۷،ص۱۲۰

[۶] مراۃ العقول: ج۸،ص۳۷

[۷] المفید من معجم رجال الحدیث:۱۰

البتہ اسے واقفی کہا گیا ہے لیکن میری تحقیق میں وہ امامی ہے اور حکم الحناط کامل الزیارات کا راوی ہے۔(واللہ اعلم)

20/2454 الکافی،۱/۱۵/۱۵۲/۲ العدة عن سهل عن الأشعري عن القداح عن اَلْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنَّ أَعْجَلَ اَلْخَيْرِ ثَوَاباً صِلَةُ اَلرَّحِمِ.

حذاء نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نیکی کا سب سے جلدی ثواب ملتا ہے وہ صلہ رحم ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند جعفر کی وجہ سے مجہول ہے اور باقی راوی ثقہ ہیں۔(واللہ اعلم)

21/2455 الکافی،۱/۱۶/۱۵۲/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ سَرَّهُ اَلنَّسَاءُ فِي اَلْأَجَلِ وَ اَلزِّيَادَةُ فِي اَلرِّزْقِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس بات پر خوش ہے کہ اس کی موت موخر ہو جائے اور رزق میں اضافہ ہو تو وہ اپنے رشتہ داروں سے اچھے تعلقات رکھے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ نوفلی اور سکونی دونوں ثقہ ہیں البتہ سکونی کے بارے میں غیر امامی ہونا مشہور ہے۔ان دونوں کے حالات کئی جگہ ذکر کیے جا چکے ہیں۔(واللہ اعلم)

22/2456 الکافی،۱/۱۷/۱۵۲/۲ علی عن أبيه عن صفوان عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَا نَعْلَمُ شَيْئاً يَزِيدُ فِي اَلْعُمُرِ إِلاَّ صِلَةَ اَلرَّحِمِ حَتَّى إِنَّ اَلرَّجُلَ يَكُونُ أَجَلُهُ ثَلاَثَ سِنِينَ فَيَكُونُ وَصُولاً لِلرَّحِمِ فَيَزِيدُ اَللَّهُ فِي عُمُرِهِ ثَلاَثِينَ سَنَةً فَيَجْعَلُهَا ثَلاَثاً وَ ثَلاَثِينَ سَنَةً وَ يَكُونُ أَجَلُهُ ثَلاَثاً وَ ثَلاَثِينَ سَنَةً فَيَكُونُ قَاطِعاً لِلرَّحِمِ فَيَنْقُصُهُ اَللَّهُ ثَلاَثِينَ سَنَةً وَ يَجْعَلُ أَجَلَهُ إِلَى ثَلاَثِ سِنِينَ.ق

---

[1] وسائل الشیعہ ج۲۱،ص۵۳۵؛ بحارالانوار ج۷۱،ص۱۲۱

[2] مراۃ العقول: ج۸،ص۳۷۳

[3] مسند الامام الصادق: ج۵،ص۲۷۸؛ التفسیر الموضوعی صادقی: ج۲۳،ص۲۱۸

[4] مراۃ العقول: ج۸،ص۳۷۳

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم کسی ایسی چیز کو نہیں جانتے جو کسی کی عمر میں اضافہ کرے سوائے صلہ رحمی کے یہاں تک کہ ایک آدمی کی عمر میں صرف تین سال باقی رہ گئے ہوں لیکن وہ صلہ رحمی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر تیس سال تک بڑھا دے گا اور اس کے تینتیس سال ہو جائیں گے۔ پس اگر قطع رحمی کرے گا تو اللہ اس کے تیس سال کم کر دے گا اور اس کی موت تیس سال میں ہی ہو جائے گی۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن یا موثق ہے۔ [۲] یا پھر موثق ہے۔ [۳] یا پھر معتبر ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

23/2457 الکافی ۲/۱۵۳/۱۷ الاثنان عن اَلْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مِثْلَهُ .

وشاء نے امام رضا علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت ہے۔ [۵]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۶] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ معلی ثقہ جلیل ثابت ہے اور اس پر کئی دفعہ تحقیق گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

24/2458 الکافی ۲/۱۵۰/۳/۱ محمد عن ابن عیسی عن البزنطی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اَللَّهِ قَالَ قَالَ أَبُو اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : يَكُونُ اَلرَّجُلُ يَصِلُ رَحِمَهُ فَيَكُونُ قَدْ بَقِيَ مِنْ عُمُرِهِ ثَلاَثُ سِنِينَ فَيُصَيِّرُهَا اَللَّهُ ثَلاَثِينَ سَنَةً (وَ يَفْعَلُ اَللَّهُ مَا يَشَاءُ) .

محمد بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتا تھا اور اس کی عمر کے صرف تین سال بچ گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ اسے تیس سال تک بڑھا دیا اور اللہ جو چاہتا

---

[۱] تفسیر الصافی ج ۴، ص ۲۳۴؛ وسائل الشیعہ ج ۲۱، ص ۵۳۶؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۴، ص ۵۴۲؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۱۲۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۳۵۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۰، ص ۵۴۸

[۲] مراۃ العقول: ج ۸، ص ۳۷۳

[۳] دلیل تحریر الوسیلہ (الاسراء): ۳۱۷

[۴] حدود الشریعہ: ج ۱، ص ۵۸۱

[۵] گزشتہ حوالہ جات دیکھیے۔

[۶] مراۃ العقول: ج ۸، ص ۳۷۳

ہے کرتا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن عبید سے البزنطی روایت کر رہا ہے جس پر اجماع ہے کہ وہ ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت نہیں کرتا۔ (واللہ اعلم)

25/2459 الکافی،۲/۱۵۰/۲/۱ محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّ رَجُلاً أَتَى اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ أَهْلُ بَيْتِي أَبَوْا إِلاَّ تَوَثُّباً عَلَيَّ وَ قَطِيعَةً لِي وَ شَتِيمَةً فَأَرْفُضُهُمْ قَالَ إِذاً يَرْفُضَكُمُ اَللَّهُ جَمِيعاً قَالَ فَكَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَ تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَ تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ كَانَ لَكَ مِنَ اَللَّهِ عَلَيْهِمْ ظَهِيرٌ.

ترجمہ: اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ مجھے امام جعفر صادقؑ کی طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے خاندان والوں نے مجھ پر حملہ کیا، مجھ سے قطع رحم کیا اور مجھے گالیاں دیں تو میں نے ان سے میل جول ترک کر دیا۔

آپؐ نے فرمایا: اس صورت میں خدا تم سب کو چھوڑ دے گا۔

اس نے عرض کیا: تو میں کیا کروں؟

آپؐ نے فرمایا: جس نے قطع رحم کیا ہے اس سے صلہ رحم کر، جس نے تجھے حق سے محروم کیا ہے اس پر بخشش کر اور جس نے تجھ پر ظلم کیا ہے اس کو معاف کر دے۔ پس اگر تو نے ایسا کیا تو خدا کی طرف سے تیرے لیے ان پر غلبہ حاصل ہوگا۔ [۳]

بیان:

التوثب علی الشیء الاستیلاء علیه ظلما

"التوثب علی الشیء" کسی چیز پر قبضہ کرنا، یعنی اس پر ناجائز طور پر قبضہ کر لینا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے بلکہ صحیح کے زیادہ قریب ہے کیونکہ اسحاق بن عمار

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۲۱،ص۵۳۴؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۴،ص۱۵۴؛ بحارالانوار ج۱۷،ص۱۰۸

[۲] مراۃ العقول: ج۸،ص۳۶

[۳] وسائل الشیعہ ج۲۱،ص۵۳۸؛ بحارالانوار ج۱۷،ص۱۱۳

[۴] مراۃ العقول: ج۸،ص۳۶؛ الاخلاق شبر: ج۱،ص۲۸۲؛ المحجۃ البیضاء: ج۳،ص۴۳

امامی اور ثقہ جلیل ثابت ہے اور فطحی بالکل نہیں ہے۔(واللہ اعلم)

26/2460 الکافی،۲/۱۵۳/۱۸/۱ عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يُرِيدُ اَلْبَصْرَةَ نَزَلَ بِالرَّبَذَةِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ مُحَارِبٍ فَقَالَ يَا أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ إِنِّي تَحَمَّلْتُ فِي قَوْمِي حَمَالَةً وَإِنِّي سَأَلْتُ فِي طَوَائِفَ مِنْهُمُ اَلْمُوَاسَاةَ وَاَلْمَعُونَةَ فَسَبَقَتْ إِلَيَّ أَلْسِنَتُهُمْ بِالنَّكَدِ فَمُرْهُمْ يَا أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ بِمَعُونَتِي وَحُثَّهُمْ عَلَى مُوَاسَاتِي فَقَالَ أَيْنَ هُمْ فَقَالَ هَؤُلاَءِ فَرِيقٌ مِنْهُمْ حَيْثُ تَرَى قَالَ فَنَصَّ رَاحِلَتَهُ فَادْلَفَتْ كَأَنَّهَا ظَلِيمٌ فَادْلَفَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَلَأْياً بِلَأْيٍ مَا لُحِقَتْ فَانْتَهَى إِلَى اَلْقَوْمِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَسَأَلَهُمْ مَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ مُوَاسَاةِ صَاحِبِهِمْ فَشَكَوْهُ وَشَكَاهُمْ فَقَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَصَلَ اِمْرُؤٌ عَشِيرَتَهُ فَإِنَّهُمْ أَوْلَى بِبِرِّهِ وَذَاتِ يَدِهِ وَوَصَلَتِ اَلْعَشِيرَةُ أَخَاهَا إِنْ عَثَرَ بِهِ دَهْرٌ وَأَدْبَرَتْ عَنْهُ دُنْيَا فَإِنَّ اَلْمُتَوَاصِلِينَ اَلْمُتَبَاذِلِينَ مَأْجُورُونَ وَإِنَّ اَلْمُتَقَاطِعِينَ اَلْمُتَدَابِرِينَ مَوْزُورُونَ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ رَاحِلَتَهُ وَقَالَ حَلْ.

جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب امیر المومنین علیہ السلام مدینہ سے بصرہ کے لیے روانہ ہوئے تو راستے میں آپؑ ربذہ کے مقام پر رکے تو محارب (قبیلہ) کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین علیہ السلام! میں نے اپنی قوم کی بہت سی ذمہ داریاں اپنے کندھوں پر ڈالی ہیں اور میں نے ان کے بہت سے لوگوں سے مدد اور تعاون کے لیے کہا ہے تو انہوں نے میری سرزنش میں اپنی زبانیں کھول دیں پس اے امیر المومنین علیہ السلام! انہیں حکم دیجیے کہ وہ میری مدد کریں اور انہیں میرے ساتھ تعاون کرنے کی ترغیب دیجیے؟

آپؑ نے پوچھا: وہ کہاں ہیں؟

اس نے عرض کیا: ان میں سے ایک گروہ سامنے جسے آپؑ دیکھ رہے ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ آپؑ نے اپنے گھوڑے کو ان کی طرف بڑھایا جو شتر مرغ سے زیادہ تیز چلنے لگا۔ پس جب نے دیکھا کہ آپؑ کے بعض صحابی آپؑ کے پیچھے آرہے ہیں تو آپؑ نے اپنی سواری کو آہستہ کرلیا تا کہ وہ آپؑ کے ساتھ مل جائیں۔ چنانچہ آپ ایک گروہ کے پاس پہنچے، ان کو سلام کیا اور ان سے پوچھا کہ انہیں اپنے ساتھی کی معاونت سے کس چیز نے منع کیا؟

پس انہوں نے آپؑ سے اس کی شکایت کی اور اس نے ان کے خلاف شکایت کی تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: آدمی کو رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنا چاہیے کیونکہ وہ اس کے نیک اعمال اور کارناموں سے مستفید

ہونے کے زیادہ مستحق ہیں اور رشتہ داروں کو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ اچھے تعلقات رکھیں اگر چہ حالات اس کے خلاف ہوں اور دنیا اس سے منہ موڑ چکی ہو۔ پس رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے اور مالی مدد کرنے والوں کو انعام دیا جاتا ہے اور جو لوگ رشتہ داروں سے اچھے تعلقات منقطع کرتے ہیں اور منہ موڑ لیتے ہیں وہ گناہ کرتے ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر آپؑ نے اپنی سواری کو موڑا اور اسے چلنے کا حکم دیا۔ [1]

بیان:

الربذة محركة موضع قرب المدينة مدفن أبي ذر الغفاري و محارب قبيلة و الحمالة كسحابة تحمل القوم حملا من قوم و النكد الاشتداد و العسر و الشؤم فنص راحلته بالنون و المهملة أي حركها و استقصى سيرها فأدلفت كأنها ظليم أي مشت مشي المقيد و فوق الدبيب كأنها الذكر من النعام فدلف أي تقدم في طلبها أي طلب الجماعة المشهودين أو طلب بقية القوم و إلحاقهم بالمشهودين و اللأي كالسعي الإبطاء و الاحتباس و ما مصدرية يعني فأبطأ م و احتبس بسبب إبطاء لحوق القوم و في بعض النسخ فلأيا على التثنية بضم الرجل معه م أو بالنصب على المصدر وصل امرؤ عشيرته أي ليصل نزل متوقع الوقوع منزلة الواقع كقولهم في الدعاء غفر الله له و قال حل حل بالمهملة مسكنة و تثنى منونتين كلمة زجر للناقة إذا حثت على السير يقال حلحل بالإبل إذا قال له ذلك و حلحلهم أزالهم عن مواضعهم و حركهم

''الربذۃ'' مدینہ منورہ کے ایک مقام ہے جہاں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک ہے۔ ''محارب'' یہ ایک قبیلہ ہے۔ ''الحمالۃ'' جیسے ''سحابۃ'' عوام کا بوجھ عوام ہی اٹھاتے ہیں۔ ''النکدۃ'' اضطراب، مشقت، منحوس اور نا مبارک ہونا۔ ''فنص راحلتہ'' نون اور مہملہ کے ساتھ، یعنی اسے منتقل کرنا اور اس کا راستہ دریافت کرنا۔ ''فأدلفت کأنہا ظلیم''یعنی وہ ممنوعہ کے ساتھ چلتی تھی اور ریچھ کے اوپر اس طرح چلتی تھی جیسے وہ شتر مرغ کا نر ہو۔ ''فدلف'' اس کی طلب میں کوئی پیش رفت، یعنی گواہوں کے گروہ کی طلب یا باقی لوگوں کی طلب اور ان کو گواہوں کے ساتھ شامل کرنا۔ ''واللأی'' جیسے سعی، یعنی سست ہونے اور رو کے رہنے کے مترادف ہے۔ ''وما'' یہ حرف مصدریہ ہے یعنی چنانچہ انہوں نے لوگوں کے حقوق کو سست کرنے کی وجہ سے سست کیا اور روک دیا، بعض نسخوں میں ''فلأیا'' ہے تثنیہ کی بنا پر، ''الرجل'' کی ضمہ کے ساتھ یا نصب کے ساتھ مصدر ہونے کی بنا پر۔ ''وصل امرؤ عشیرتہ'' یعنی ایک منزل تک پہنچنے کے لیے جس کی توقع حقیقت میں پڑ جائے گی جیسے کہ ان کا قول دعاء میں ہوتا ہے، غفر اللہ لہ یعنی اللہ تعالیٰ اس کے بخشش کرے۔ ''قال حل'' یہ ''حل'' مہملہ اور ساکن ہے یعنی اونٹنی کو چلانے کا لفظ ہے اگر اسے چلنے کا کہا

[1] بحارالانوار ج ۴۲،ص ۱۳۲ و ج ۱۷،ص ۱۰۵

جائے۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے اونٹوں کو ڈھیلے کر دیا اور اگر اس نے اسے بتایا اور انہیں ڈھیلا کر دیا تو اس نے ان کو ان کی جگہ سے ہٹا کر منتقل کر دیا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے۔ (واللہ اعلم)

27/2461 الکافی، ۱/۱۹/۱۵۴/۲ محمد عن ابن عیسی عن عثمان عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : لَنْ يَرْغَبَ ٱلْمَرْءُ عَنْ عَشِيرَتِهِ وَإِنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَ وَلَدٍ وَعَنْ مَوَدَّتِهِمْ وَ كَرَامَتِهِمْ وَدِفَاعِهِمْ بِأَيْدِيهِمْ وَ أَلْسِنَتِهِمْ هُمْ أَشَدُّ ٱلنَّاسِ حِيطَةً مِنْ وَرَائِهِ وَأَعْطَفُهُمْ عَلَيْهِ وَ أَلَمُّهُمْ لِشَعَثِهِ إِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ أَوْ نَزَلَ بِهِ بَعْضُ مَكَارِهِ ٱلْأُمُورِ وَ مَنْ يَقْبِضْ يَدَهُ عَنْ عَشِيرَتِهِ فَإِنَّمَا يَقْبِضُ عَنْهُمْ يَداً وَاحِدَةً وَ تُقْبَضُ عَنْهُ مِنْهُمْ أَيْدٍي كَثِيرَةٍ وَمَنْ يُلِنْ حَاشِيَتَهُ يَعْرِفْ صَدِيقُهُ مِنْهُ ٱلْمَوَدَّةَ وَمَنْ بَسَطَ يَدَهُ بِالْمَعْرُوفِ إِذَا وَجَدَهُ يُخْلِفِ ٱللَّهُ لَهُ مَا أَنْفَقَ فِي دُنْيَاهُ وَ يُضَاعِفْ لَهُ فِي آخِرَتِهِ وَ لِسَانُ ٱلصِّدْقِ لِلْمَرْءِ يَجْعَلُهُ ٱللَّهُ فِي ٱلنَّاسِ خَيْراً مِنَ ٱلْمَالِ يَأْكُلُهُ وَ يُوَرِّثُهُ لاَ يَزْدَادَنَّ أَحَدُكُمْ كِبْراً وَ عِظَماً فِي نَفْسِهِ وَ نَأْياً عَنْ عَشِيرَتِهِ إِنْ كَانَ مُوسِراً فِي ٱلْمَالِ وَ لاَ يَزْدَادَنَّ أَحَدُكُمْ فِي أَخِيهِ زُهْداً وَ لاَ مِنْهُ بُعْداً إِذَا لَمْ يَرَ مِنْهُ مُرُوَّةً وَ كَانَ مُعْوِزاً فِي ٱلْمَالِ وَ لاَ يَغْفُلْ أَحَدُكُمْ عَنِ ٱلْقَرَابَةِ بِهَا ٱلْخَصَاصَةُ أَنْ يَسُدَّهَا بِمَا لاَ يَنْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَهُ وَ لاَ يَضُرُّهُ إِنِ اسْتَهْلَكَهُ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: آدمی کو اپنے رشتہ داروں سے کبھی منہ نہیں پھیرنا چاہیے خواہ وہ مالدار ہی کیوں نہ ہو اور اس کی بہت سی اولاد ہو اور اسے ان سے محبت کرنے میں ناکام نہیں ہونا چاہیے، ان کی عزت اور ان کے دفاع کو اپنے ہاتھ اور زبان سے نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ وہ اس کے پیچھے سب سے مضبوط دفاع کرنے والی طاقت ہیں اور اس کے ساتھ سب سے زیادہ مہربان ہیں۔ اگر اس پر کوئی مصیبت آ جائے یا اس پر بعض مشکل امور آن پڑیں تو وہ سب سے زیادہ پرواہ کرتے ہیں۔ جو اپنے رشتہ داروں سے پیچھے ہٹتا ہے وہ صرف ایک ہاتھ روکتا ہے جبکہ وہ اس سے بہت سے ہاتھ روک لیتے ہیں۔ جو اپنے دوستوں پر مہربانی کرتا ہے وہ ان کی محبت پاتا ہے۔ جو کسی کے ساتھ نیکی کرتا ہے تو جو وہ اس نیکی کے لیے دنیا میں خرچ کرتا ہے اللہ اس کا بدلہ دنیا میں بھی دیتا ہے اور آخرت میں دوگنا کر کے دیتا ہے اور انسان کی سچی زبان ایک ایسی چیز

---

[۱] مرآۃ العقول: ج۸، ص۳۷۶

ہے جسے اللہ تعالیٰ لوگوں میں اس کی خدمت کو اس مال سے بہتر بنا دیتا ہے جو وہ کھاتا ہے یا چھوڑتا ہے۔ تم میں سے کوئی بھی شخص اپنے دل میں غرور اور تکبر نہ کرے اور اپنے رشتہ داروں سے دور نہ رہے چاہے وہ مالدار ہی کیوں نہ ہو۔ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے دستبرداری یا اس سے دوری نہ کرے اگرچہ وہ غریب ہو۔ تم میں سے کوئی بھی رشتہ داروں کو کبھی نظر انداز نہ کرے۔ قرابت داری کی یہ خصوصیت ہے کہ اس سے باز رہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور اس پر خرچ کرنے سے نقصان نہیں ہوتا۔ [1]

بیان:

لما كان ذو المال و الولد أكثر ما يكون مستغنيا عن غيره راغبا عنه جعله الفرد الأخفى و دفاعهم يعني لن يرغب عن دفاعهم عنه حيطة أي محافظة و حماية و ذبا عنه ألمهم لشعثه أي أجمعهم لتفرقته يلن حاشيته أي يخفض جناحه

جب مال اور اولاد والا دوسروں سے زیادہ بے نیاز ہو اور اس کی خواہش رکھتا ہو تو اس نے اسے پوشیدہ فرد قرار دیا۔

''ودفاعهم'' میرا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کا دفاع نہیں کرنا چاہے گا۔

''حيطة'' یعنی اس کے لیے تحفظ، حمایت اور دفاع۔

''المّهم لشعثه'' یعنی اس نے انہیں الگ کرنے کے لیے جمع کیا۔

''يلن حاشيته'' یعنی وہ اپنا بازو نیچے کرتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند یحیی کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ عثمان بن عیسی ثقہ ہے۔ (واللہ اعلم)

28/2462 الکافی، ۲/۱۵۴/۲۰/۱ العدة عن البرقي عن عثمان عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ آلَ فُلاَنٍ يَبَرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَ يَتَوَاصَلُونَ فَقَالَ إِذاً تَنْمِي أَمْوَالُهُمْ وَ يَنْمُونَ فَلاَ يَزَالُونَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يَتَقَاطَعُوا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ اِنْقَشَعَ عَنْهُمْ.

ترجمہ: سلیمان بن ہلال سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: فلاں کے خاندان کے بعض دوسرے بعضوں کی مدد کرتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: جب تک ایسا کرتے رہیں گے ان کے مال بڑھیں گے اور وہ نمو پاتے رہیں گے۔ وہ اس وقت

[1] بحار الانوار ج ۷۱، ص ۱۲۱

[2] مراۃ العقول: ج ۸، ص ۳۷۹

تک رہیں گے جب تک وہ قطع تعلقی نہیں کریں گے پس جب ایسا کریں گے تو وہ ضائع ہو جائیں گے۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۲﴾

29/2463 الکافی، ۱/۲۱/۱۵۵/۲ عَنْهُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ زِيَادٍ اَلْقَنْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : إِنَّ اَلْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فَجَرَةً وَ لاَ يَكُونُونَ بَرَرَةً فَيَصِلُونَ أَرْحَامَهُمْ فَتَنْمِي أَمْوَالُهُمْ وَ تَطُولُ أَعْمَارُهُمْ فَكَيْفَ إِذَا كَانُوا أَبْرَاراً بَرَرَةً۔

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بعض لوگ بدکار ہوتے ہیں اور نیک لوگوں میں سے نہیں ہوتے لیکن صلہ رحمی کرتے ہیں تو ان کے مال میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ لمبی عمر پاتے ہیں۔ پس اگر وہ نیک بھی ہوتے تو ان کے لیے کیا بہتر ہوتا۔ ﴿۳﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل کالموثق ہے۔ ﴿۴﴾

30/2464 الکافی، ۱/۲۲/۱۵۵/۲ عنه عن القاسم عن جده عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : صِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَ لَوْ بِالتَّسْلِيمِ يَقُولُ اَللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: (وَ اِتَّقُوا اَللّٰهَ اَلَّذِي تَسٰائَلُونَ بِهِ وَ اَلْأَرْحٰامَ إِنَّ اَللّٰهَ كٰانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً)۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: صلہ رحمی کرو خواہ ایک سلام کرنے کے ساتھ ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: "اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ داری کے تعلقات کو بگاڑنے سے بچو، بے شک اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔ (النساء:۱)" ﴿۵﴾

﴿۱﴾ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۱۲۵؛ الزھد ص ۳۸

﴿۲﴾ مرآۃ العقول: ج ۸، ص ۳۸

﴿۳﴾ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۱۲۵

﴿۴﴾ مرآۃ العقول: ج ۸، ص ۳۸

﴿۵﴾ جامع الاخبار ص ۱۰۶؛ وسائل الشیعہ ج ۲۱، ص ۵۳۹؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۱۳؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۹۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۴۳۷؛ تفسیر کنز الدقائق وبحر الغرائب ج ۳، ص ۳۱۹

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ قاسم بن یحیی کامل الزیارات کا راوی ہے اور شیخ صدوق نے اس کی وثاقت کا حکم لگایا ہے۔ [۲] اور حسن بن راشد تفسیر قمی اور کامل الزیارات دونوں کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۳] (واللہ اعلم)

31/2465 الکافی،۱/۳/۱۰/۴ الأربعة عن أبي عبد الله عليه السلام قال الفقيه،۱۶۳۸/۶۷/۲ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: اَلصَّدَقَةُ بِعَشَرَةٍ وَ اَلْقَرْضُ بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ وَ صِلَةُ اَلْإِخْوَانِ بِعِشْرِينَ وَ صِلَةُ اَلرَّحِمِ بِأَرْبَعَةٍ وَ عِشْرِينَ.

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ کے عوض دس، قرض کے عوض اٹھارہ، عام صلہ رحمی کے عوض بیس اور برادران سے صلہ رحمی کے عوض چوبیس نیکیاں ملتی ہیں۔ [۴]

بیان:

يأتي بيان هذا الحديث في كتاب الزكاة إن شاء الله

اس حدیث کا بیان ان شآء اللہ "کتاب الزکاۃ" میں آئے گا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۵] یا قوی ہے۔ [۶] لیکن میرے نزدیک یہ سند موثق ہے اور اس مشہور سند پر کئی دفعہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

32/2466 الکافی،۱/۲۳/۱۵۵/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ صَفْوَانَ اَلْجَمَّالِ قَالَ: وَقَعَ بَيْنَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ بَيْنَ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْحَسَنِ كَلاَمٌ حَتَّى وَقَعَتِ اَلضَّوْضَاءُ بَيْنَهُمْ وَ اِجْتَمَعَ اَلنَّاسُ فَافْتَرَقَا عَشِيَّتَهُمَا بِذَلِكَ وَ غَدَوْتُ فِي حَاجَةٍ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ

---

[۱] مرآۃ العقول: ج۸،ص۳۸۱

[۲] المفید من معجم رجال الحدیث:۳۶۶

[۳] ایضا:۱۳۹

[۴] الجعفریات (الاشعثیات)،ص۱۸۸؛ تہذیب الاحکام ج۴،ص۱۰۶؛ مکارم الاخلاق،ص۱۳۵؛ عوالی اللئالی العزیزیۃ فی الاحادیث الدینیۃ ج۱،ص۳۷۸؛ وسائل الشیعہ ج۹،ص۴۱۱ وج۱۶،ص۳۱۸؛ بحارالانوار ج۱۷،ص۳۱۱ وج۱۰۰،ص۱۴۰؛ مستدرک الوسائل ج۷،ص۱۹۴ وج۱۲،ص۳۶۳

[۵] مرآۃ العقول: ج۱۶،ص۱۳۵

[۶] لوامع صاحبقرانی: ج۶،ص۱۱۴

اَلسَّلاَمُ عَلَى بَابِ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْحَسَنِ وَ هُوَ يَقُولُ يَا جَارِيَةُ قُولِي لِأَبِي مُحَمَّدٍ يَخْرُجُ قَالَ فَخَرَجَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ مَا بَكَّرَ بِكَ فَقَالَ إِنِّي تَلَوْتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَلْبَارِحَةَ فَأَقْلَقَتْنِي قَالَ وَ مَا هِيَ قَالَ قَوْلُ اَللَّهِ جَلَّ وَ عَزَّ ذِكْرُهُ (اَلَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اَللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخافُونَ سُوءَ اَلْحِسابِ) . فَقَالَ صَدَقْتَ لَكَأَنِّي لَمْ أَقْرَأْ هَذِهِ اَلْآيَةَ مِنْ كِتَابِ اَللَّهِ جَلَّ وَ عَزَّ قَطُّ فَاعْتَنَقَا وَ بَكَيَا .

صفوان الجمال سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اور عبداللہ بن حسن کے درمیان گفتگو ہوئی حتی کہ ان کے درمیان کافی شور مچ گیا اور لوگ ارد گرد جمع ہو گئے پس اسی شام وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ اگلی صبح میں ایک کام کے لیے باہر نکلا تو میں نے عبداللہ بن حسن کے دروازے پر امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا جو فرما رہے تھے: اے کنیز! ابو محمد سے کہو کہ وہ باہر آ جائیں۔

پس وہ باہر نکلے اور کہا: اے ابو عبداللہ علیہ السلام! آپ کو اتنی جلدی کس چیز نے نکالا ہے (کہ میرے پاس آئے ہیں)؟

آپؑ نے جواب دیا: کل رات میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب عظیم الشان کی ایک آیت پڑھی تو اس نے مجھے پریشان کر دیا۔

اس نے کہا: یہ کون سی آیت ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وہ لوگ جو تعلقات برقرار رکھتے ہیں جن کے برقرار رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور وہ اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور وہ بُرے حساب سے ڈرتے ہیں۔ (الرعد: ۲۱)۔''

اس نے کہا: آپؑ نے سچ فرمایا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ میں نے یہ آیت اللہ کی کتاب میں کبھی نہیں پڑھی۔

پھر وہ دونوں رو پڑے اور ایک دوسرے کے گلے لگ گئے۔ [۱]

بیان:

الضوضاء أصوات الناس و غلبتهم ما بكر بك من البكور

''الضوضاء'' ان پر لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں۔

''ما بکر بک'' آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے اور یہ ''البکور'' سے ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

---

[۱] البرھان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۲۴۵؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۱۲۶؛ تفسیر نور الثقلین ج ۲، ص ۴۹۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۶، ص ۴۳۵؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۹۴۹

[۲] مراۃ العقول: ج ۸، ص ۳۸۲؛ تکمیل الکرام اصفہانی: ج ۱، ص ۶۰۵

33/2467 الکافی،۲/۱۵۶/۲۵/۱ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ اَللَّهُ أَنِّي قَدْ أَذْلَلْتُ رَقَبَتِي فِي رَحِمِي وَ أَنِّي لَأُبَادِرُ أَهْلَ بَيْتِي أَصِلُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَسْتَغْنُوا عَنِّي.

ترجمہ: داؤد بن فرقد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ میرا خدا جان لے کہ میں اپنے رشتہ داروں کے لیے اپنی گردن جھکا کر رکھتا ہوں اور یہ کہ میں خاندان والوں سے صلہ رحمی کرنے میں جلدی کرتا ہوں قبل اس سے کہ وہ مجھ سے مستغنی ہو جائیں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

34/2468 الکافی،۲/۱۵۵/۲۴/۱ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ لِي اِبْنَ عَمٍّ أَصِلُهُ فَيَقْطَعُنِي وَ أَصِلُهُ فَيَقْطَعُنِي حَتَّى لَقَدْ هَمَمْتُ لِقَطِيعَتِهِ إِيَّايَ أَنْ أَقْطَعَهُ أَ تَأْذَنُ لِي قَطْعَهُ قَالَ إِنَّكَ إِذَا وَصَلْتَهُ وَ قَطَعَكَ وَصَلَكُمَا اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ جَمِيعاً وَ إِنْ قَطَعْتَهُ وَ قَطَعَكَ قَطَعَكُمَا اَللَّهُ.

ترجمہ: عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میرا ایک چچا زاد بھائی ہے جس سے میں صلہ رحمی کرتا ہوں مگر وہ مجھ قطع رحمی کرتا ہے۔ میں پھر اس سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع رحمی کرتا ہے حتی کہ اب میں بھی سوچ رہا ہوں کہ اس سے قطع تعلق کر لوں تو کیا آپؑ مجھے اس سے قطع تعلق کرنے کی اجازت دیتے ہیں؟

آپؑ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم نے اس سے صلہ رحمی کی اور وہ تجھ سے قطع تعلق کرے تو اللہ تعالیٰ تم دونوں کے لیے صلہ رحمی کرے گا اور اگر تم نے اس سے قطع رحمی کی اور وہ بھی تجھ سے قطع تعلق کرے تو اللہ تم دونوں سے قطع تعلق کرے گا۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۱۹۷؛ بحارالانوار ج ۱۷، ص ۱۲۹

[2] مراۃ العقول: ج ۸، ص ۳۸۴

[3] تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۱۹۷؛ وسائل الشیعہ ج ۲۱، ص ۵۳۸؛ بحارالانوار ج ۱۷، ص ۱۲۸

[4] مراۃ العقول: ج ۸، ص ۳۸۴؛ التحفہ السنیہ جزائری: ۵۲؛ حدود الشریعہ: ج ۱، ص ۵۸۱؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الاسراء): ۳۶۸

35/2469 الکافی،۲/۱۵۷/۳۰/۱ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْجَهْمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ تَكُونُ لِيَ اَلْقَرَابَةُ عَلَى غَيْرِ أَمْرِي أَ لَهُمْ عَلَيَّ حَقٌّ قَالَ نَعَمْ حَقُّ اَلرَّحِمِ لاَ يَقْطَعُهُ شَيْءٌ وَإِذَا كَانُوا عَلَى أَمْرِكَ كَانَ لَهُمْ حَقَّانِ حَقُّ اَلرَّحِمِ وَحَقُّ اَلْإِسْلاَمِ۔

جہم بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میرا ایک رشتہ دار ہے جو میرے امر (عقیدے) کے علاوہ پر ہے تو کیا اس کا مجھ پر کوئی حق ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، رشتے داروں کے حق کو کوئی چیز منقطع نہیں کرتی پس اگر وہ تمہارے طریقے (عقیدے) پر ہوں تو ان کے دو حق ہوتے ہیں: رشتہ داری کا حق اور اسلام کا حق۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق حسن ہے کیونکہ حسن بن علی کو فطحی کہا گیا ہے مگر موت سے پہلے اس نے رجوع کرلیا تھا اور جہم بن حمید بھی ثقہ ہے کیونکہ صفوان اس سے روایت کررہا ہے۔ (واللہ اعلم)

36/2470 الکافی،۲/۱۹۹/۵/۱ محمد عن أحمد عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: صُحْبَةُ عِشْرِينَ سَنَةً قَرَابَةٌ۔

حسین بن علوان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بیس سال کی صحبت قرابت داری ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے اور حسین بن علوان الکلبی ثقہ ہے البتہ عامی ہے۔ [5]

---

[1] بحارالانوار ج۱۷، ص۱۳۱
[2] مراۃ العقول: ج۸، ص۳۸٦
[3] قرب الاسناد، ص۵۱؛ تحف العقول، ص۲۹۳؛ وسائل الشیعہ ج۲۳، ص۵۹؛ بحارالانوار ج۱۷، ص۱۵۷ و ج۷۵، ص۱۷۲
[4] مراۃ العقول: ج۳۱، ص۳۳۰
[5] المفید من معجم رجال الحدیث: ۱۷۳

۷۲۔ باب حسن المجاورۃ وحد الجوار والاحتجاج بالجار

باب: پڑوسیوں سے حسن سلوک اور پڑوس کی حد اور پڑوسیوں پر احتجاج

1/2471 الکافی،۲/۶۶۶/۱/۳ العدۃ عن البرقی عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: حُسْنُ الْجِوَارِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ۔

ترجمہ: ابراہیم بن ابو رجاء سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے: اچھی ہمسائیگی سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ [1]

بیان:

''الجوار'' کسرہ کے ساتھ، پڑوسی، جیسے ''جاورہ'' یعنی اس نے ہمسایہ بننا چاہا اور وہ ہمسایہ ہو گیا اور ''الجار'' کو فارسی زبان میں ہمسایہ بھی کہتے ہیں اور ہمنشین بھی بولا جاتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

2/2472 الفقیہ،۴/۱۳/۴۹۶۸/۱ قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ: مَا زَالَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يُوصِينِي بِالسِّوَاكِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ أُحْفِيَ أَوْ أُدْرِدَ وَ مَا زَالَ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ وَ مَا زَالَ يُوصِينِي بِالْمَمْلُوكِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَضْرِبُ لَهُ أَجَلاً يُعْتَقُ فِيهِ۔

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیلؑ مجھے مسواک کی مسلسل وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خدشہ ہوا کہ میرے دانتوں کی جڑیں کمزور ہو جائیں گی اور گر جائیں گے اور پڑوسی کے بارے میں مجھے مسلسل وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ شاید اسے وارث بنا دیں گے اور غلام کے بارے میں مسلسل وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اس کی آزادی کے لیے کچھ مدت مقرر کر دیں گے جس کے بعد وہ (خود بخود) آزاد ہو جائے گا۔ [3]

---

[1] الزھد، ص ۴۳؛ تفسیر الصافی ج ۱، ص ۴۴۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۲۳؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۱۵۳

[2] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۲

[3] مکارم الاخلاق، ص ۴۸؛ الاعتقادات صدوق: ۸۵

تحقیق اسناد:

یہ جملے حدیث مناہی کا حصہ ہیں جسے شیخ صدوق نے حسین بن زید سے روایت کیا ہے اور اس تک سند مشیخہ میں ذکر کی ہے جسے مجلسی اول نے حسن کالصحیح قرار دیا ہے۔ ﴿۱﴾ نیز حدیث مناہی امالی صدوق میں بھی درج ہے۔ (واللہ اعلم)

3/2473 الفقیہ،۴۴۰/۳،۱/۴۵۲۵ وَ فِي خَبَرٍ آخَرَ: وَ مَا زَالَ يُوصِينِي بِالْمَرْأَةِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لاَ يَنْبَغِي طَلاَقُهَا.

ترجمہ: دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے: اور عورت کے بارے میں مسلسل وصیت کرتے رہے حتی کہ مجھے گمان ہوا کہ شاید اسے طلاق ہی نہیں دی جاسکے گی۔ ﴿۲﴾

بیان:

الإحفاء بالمهملة و الفاء الاستقصاء في الأمر و الدرد بدالين مهملتين بينهما راء سقوط الأسنان أراد حتى خفت ذهاب أسناني من كثرة السواك

''الاحفاء'' مھملہ اور فاء کے ساتھ، معاملے کی تحقیقات کرنا، ''والدرد'' دو مھمل دالوں کے ساتھ اور ان کے درمیان راء ہے یعنی دانتوں کا گرنا، اس نے چاہا یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ مسواک کی زیادتی سے میرے دانت نکل جائیں گے۔

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق نے یہاں سند ذکر نہیں کی ہے مگر یہ الفاظ صحیح سند کے ساتھ حدیث نمبر 22166 پر موجود ہیں البتہ اس کے آخر پر یہ شرط درج ہے کہ جب تک وہ ظاہر بظاہر فحاشی نہ کرنے لگے۔ (واللہ اعلم)

4/2474 الکافی،۶۶۶/۲،۱/۳ العدة عن سهل عن ابن أسباط عن عمه عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَمَّا ذَهَبَ مِنْهُ بِنْيَامِينُ نَادَى يَا رَبِّ أَ مَا تَرْحَمُنِي أَذْهَبْتَ عَيْنَيَّ وَ أَذْهَبْتَ ابْنَيَّ فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَوْ أَمَتُّهُمَا لَأَحْيَيْتُهُمَا لَكَ حَتَّى أَجْمَعَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُمَا وَ لَكِنْ تَذْكُرُ الشَّاةَ الَّتِي ذَبَحْتَهَا وَ شَوَيْتَهَا وَ أَكَلْتَ وَ فُلاَنٌ وَ فُلاَنٌ إِلَى جَانِبِكَ صَائِمٌ لَمْ تُنِلْهُ مِنْهَا شَيْئاً.

ترجمہ: کاہلی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا فرما رہے تھے: جب بنیامین کو بھی یعقوب سے چھین لیا گیا تو انہوں نے ندا دی: اے پروردگار! مجھ پر رحم فرما۔ تو نے میری بینائی اور میرے بیٹے کو

﴿۱﴾ روضۃ المتقین: ج۲، ص۷۳۱

﴿۲﴾ وسائل الشیعہ ج۲، ص۷

چھین لیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اگر میں انہیں مار بھی دوں تو میں انہیں تمہارے لیے دوبارہ زندہ کروں گا یہاں تک کہ انہیں تمہارے سامنے جمع کر دوں گا البتہ ان بھیڑوں کو یاد رکھنا جنہیں تم نے ذبح کیا تھا اور اس کو کھانے کے لیے استعمال کیا اور فلاں فلاں تمہارے محلے میں روزہ تھا لیکن اسے تم نے اس میں سے کچھ کھانے کو نہیں دیا تھا۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۲) لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ غیر امامی ہے اور اس پر مفصل گفتگوئی بارگز رچکی ہے کہ وہ کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی ہے اور علی بن اسباط ثقہ مگر فطحی ہے البتہ کہا گیا ہے کہ اس نے رجوع کر لیا تھا (۳) اور یعقوب بن سالم بھی ثقہ ہے۔ (۴)

5/2475 الکافی،۲/۶۶۷/۱/۵ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ: فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يُنَادِي مُنَادِيهِ كُلَّ غَدَاةٍ مِنْ مَنْزِلِهِ عَلَى فَرْسَخٍ أَلاَ مَنْ أَرَادَ اَلْغَدَاءَ فَلْيَأْتِ إِلَى يَعْقُوبَ وَ إِذَا أَمْسَى نَادَى أَلاَ مَنْ أَرَادَ اَلْعَشَاءَ فَلْيَأْتِ إِلَى يَعْقُوبَ.

ترجمہ ایک دوسری روایت میں ہے: اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام صبح اپنے گھر کے اردگرد تین میل کے فاصلے تک یہ اعلان کرتے تھے کہ جس کو کھانے کی ضرورت ہو وہ یعقوب علیہ السلام کے گھر آئے اور شام کو بھی اعلان فرماتے کہ جس کو کھانے کی ضرورت ہو وہ یعقوب کے گھر آئے۔ (۵)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ (۶) لیکن برقی نے اس کی دو اسناد ذکر کی ہیں جن میں سے اول موثق ہے کیونکہ اس میں محمد بن علی یعنی ابو سمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے اور میثمی سے مراد احمد بن حسن بن اسماعیل بن شعیب بن میثم التمار ہے جو

---

(۱) مشکاۃ الانوار، ص۲۱۵؛ تفسیر الصافی ج۳، ص۳۹؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۳۰ و ج۲۴، ص۳۱۷؛ تفسیر نور الثقلین ج۲، ص۴۵۵؛ تفسیر کنز الدقائق ج۲، ص۳۶۲؛ مستدرک الوسائل ج۸، ص۳۲۸

(۲) مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۷۲

(۳) المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۸۵

(۴) ایضاً: ۶۷۳

(۵) المحاسن ج۲، ص۴۲۱؛ مشکاۃ الانوار، ص۲۱۵؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۳۰ و ج۲۴، ص۳۲۸؛ بحار الانوار ج۱۲، ص۳۴۳؛ تفسیر نور الثقلین ج۲، ص۴۵۵

(۶) مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۷۲

ثقہ ہے اور امام موسیٰ کاظمؑ کے اصحاب میں سے ہے۔ [۱] لیکن اگر یہاں کوئی اور میثمی مراد ہو تو سند مجہول ہوگی۔ نیز برقی کی دوسری سند عبدالرحمٰن بن سلیمان ہاشمی کی وجہ سے مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

6/2476 الکافی، ۲/۶۶۷/۱/۶ الثلاثة عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ تَشْكُو إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَعْضَ أَمْرِهَا فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كُرَيْسَةً وَقَالَ تَعَلَّمِي مَا فِيهَا فَإِذَا فِيهَا (مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ) فَلاَ يُؤْذِي جَارَهُ وَ (مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ) فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَ (مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ) فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَسْكُتْ۔

ترجمہ زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور بعض امور کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پڑھنے کے لیے ایک لوح عطا فرمائی اور فرمایا: جو کچھ اس میں ہے اسے سیکھو: "جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ [۲]

بیان:

الكريسة مصغر الكراسة وهو الجزء من الصحيفة

"الکریسۃ" یہ "الکراسۃ" کی تصغیر ہے اور اس سے مراد صحیفے کا ایک جزء ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ اسحاق بن عبدالعزیز تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۴] نیز یہ کہ ابن ابی عمیر اس سے روایت کر رہا ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2477 الکافی، ۲/۶۶۷/۱/۷ العدة عن البرقي عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: حُسْنُ الْجِوَارِ زِيَادَةٌ فِي الْأَعْمَارِ وَ عِمَارَةُ الدِّيَارِ۔

ترجمہ ابومسعود سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اچھی ہمسائیگی رکھنے سے عمروں میں اور

[۱] المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۴

[۲] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۲۶؛ بحارالانوار ج ۴۳، ص ۶۱؛ عوالم العلوم ج ۱۱، ص ۹۰۹

[۳] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۲

[۴] المفید من معجم رجال الحدیث: ۵۶

گھروں کی آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۲)

8/2478 الکافی،۲/۱/۸/۶۶۶ عَنْهُ عَنِ ٱلنَّهِيكِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ ٱلْحَمِيدِ عَنِ ٱلْحَكَمِ ٱلْخَيَّاطِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : حُسْنُ ٱلْجِوَارِ يَعْمُرُ ٱلدِّيَارَ وَيَزِيدُ فِي ٱلْأَعْمَارِ .

ترجمہ: الحکم الخیاط سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اچھی ہمسائیگی گھروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتی ہے۔ (۳)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول کالحسن ہے اور النہیکی سے مراد محمد عبداللہ ہے جو ثقہ ہے اور حکم بن الحناط کی اصل ہے۔ (۴) یا پھر سند صحیح ہے۔ (۵) لیکن میرے نزدیک سند موثق کالصحیح ہے کیونکہ ابراہیم بن عبدالحمید واقفی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

9/2479 الکافی،۲/۱/۹/۶۶۶ عَنْهُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ عَبْدٍ صَالِحٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ: لَيْسَ حُسْنُ ٱلْجِوَارِ كَفَّ ٱلْأَذَى وَلَكِنَّ حُسْنَ ٱلْجِوَارِ صَبْرُكَ عَلَى ٱلْأَذَى .

ترجمہ: حسن بن عبداللہ سے روایت ہے امام عبدالصالح (موسیٰ کاظم) علیہ السلام نے فرمایا: اچھی ہمسائیگی یہ نہیں ہے کہ اذیت والے ہاتھ کو روکا جائے بلکہ اچھی ہمسائیگی اذیت پر تیرا صبر کرنا ہے۔ (۶)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول یا مرسل ہے۔ (۷)

---

(۱) مشکاۃ الانوار، ص ۲۱۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۲۹؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۶۶؛ مستدرک الوسائل ج ۸، ص ۴۲۷

(۲) مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۳

(۳) تفسیر الصافی ج ۱، ص ۴۴۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۲۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۴۰۳

(۴) مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۳

(۵) تہذیب المقال موحد ابطحی: ج ۵، ص ۱۸۷

(۶) تحف العقول، ص ۴۰۹؛ مشکاۃ الانوار، ص ۲۱۳؛ تفسیر الصافی ج ۱، ص ۴۴۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۲۲؛ بحار الانوار ج ۷۵، ص ۳۲۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۴۰۳؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۱۰

(۷) مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۳

10/2480 الکافی، ۱/۱۰/۶۶۷/۲ القمی عن الکوفی عن عبیس بن هشام عن ابن عمّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: حُسْنُ اَلْجِوَارِ يَعْمُرُ اَلدِّيَارَ وَ يُنْسِئُ فِي اَلْأَعْمَارِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اچھی ہمسائیگی گھروں کو آباد کرتی ہے اور عمروں کو بڑھاتی ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

11/2481 الکافی، ۱/۱۱/۶۶۸/۲ العدۃ عن البرقی عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي اَلرَّبِيعِ اَلشَّامِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ وَ اَلْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ: اِعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَهُ.

ابو ربیع شامی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جبکہ گھر آپؑ کے اہل خانہ سے بھرا ہوا تھا: تم جان لو کہ جو اپنے پڑوسی سے حسن سلوک نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ [3]

بیان:

غاص بالمعجمة ثم المهملة أي ممتلئ

"غاص" معجمہ کے ساتھ اور پھر مہملہ ہے یعنی مکمل۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4]

12/2482 الکافی، ۱/۱۲/۶۶۸/۲ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ قُلْتُ وَ مَا بَوَائِقُهُ قَالَ ظُلْمُهُ وَ غَشْمُهُ.

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپؑ فرمار ہے تھے: مومن وہ ہے

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۲۸

[2] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۳

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۲۹

[4] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۳

جس کا پڑوسی اس کے بوائق سے محفوظ ہے۔
میں نے عرض کیا: بوائق سے کیا مراد ہے؟
آپؑ نے فرمایا: اس کا ظلم اور زیادتی۔ [1]

بیان:

الغشم بالمعجمتين الظلم فالعطف تفسيري
''الغشم''، دونوں معجمہ کے ساتھ، اس سے مراد ظلم ہے اور یہ عطفِ تفسیری ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی یعنی ابو سمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے اور محمد بن فضیل بھی اس کا راوی ہے لہٰذا دونوں ثقہ ہے البتہ اول الذکر غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

13/2483 الكافی، ۱/۱۳/۶۶۸/۲ القميان عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَشَكَا إِلَيْهِ أَذًى مِنْ جَارِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اِصْبِرْ ثُمَّ أَتَاهُ ثَانِيَةً فَقَالَ لَهُ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اِصْبِرْ ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ فَشَكَاهُ ثَالِثَةً فَقَالَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِلرَّجُلِ اَلَّذِي شَكَا إِذَا كَانَ عِنْدَ رَوَاحِ اَلنَّاسِ إِلَى اَلْجُمُعَةِ فَأَخْرِجْ مَتَاعَكَ إِلَى اَلطَّرِيقِ حَتَّى يَرَاهُ مَنْ يَرُوحُ إِلَى اَلْجُمُعَةِ فَإِذَا سَأَلُوكَ فَأَخْبِرْهُمْ قَالَ فَفَعَلَ فَأَتَاهُ جَارُهُ اَلْمُؤْذِي لَهُ فَقَالَ لَهُ رُدَّ مَتَاعَكَ فَلَكَ اَللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لاَ أَعُودَ.

ترجمہ: حنان بن سدیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اپنے پڑوسی کے خلاف شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: صبر کرو۔ پھر وہ شخص دوسری بار آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صبر کرو۔ چنانچہ وہ شخص تیسری بار شکایت کرنے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن جب لوگ مسجد میں جائیں تو اپنا سامان نکال کر سڑک پر رکھ دینا تاکہ جو مسجد کی طرف آئے وہ دیکھ لے۔ پس اگر وہ تم سے پوچھیں تو انہیں اپنی کہانی بتانا۔

اس نے ویسا ہی کیا۔ پس اس کو اذیت دینے والا اس کا پڑوسی بھی آیا اور اس نے اس سے کہا: اپنا سامان گھر واپس لے

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۲۶؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۸۲۳؛ مشکاۃ الانوار، ص۲۱۳
[2] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۷۴

جاو۔اگر میں دوبارہ ایسا کروں تو اللہ تمہارے حق میں میرے خلاف ہو۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن یا موثق ہے۔ ﴿۲﴾

14/2484 الکافی،۲/۶۶۸/۱۳/۱ القمیان عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْبَجَلِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَا آمَنَ بِي مَنْ بَاتَ شَبْعَانَ وَ جَارُهُ جَائِعٌ قَالَ وَ مَا مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ يَبِيتُ وَ فِيهِمْ جَائِعٌ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پیٹ بھر کر رات گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو وہ مجھ پر ایمان نہیں رکھتا۔ نیز فرمایا: جو قریہ (آبادی) کے لوگ رات کو پیٹ بھر کر سوتے ہیں جبکہ ان میں بھوکے لوگ ہوں تو ایسے لوگوں کی طرف اللہ قیامت کے دن نظر کرم نہیں کرے گا۔ ﴿۳﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۴﴾

15/2485 الکافی،۲/۶۶۸/۱۵/۱ العدة عن أحمد عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مِنَ الْقَوَاصِمِ الْفَوَاقِرِ الَّتِي تَقْصِمُ الظَّهْرَ جَارُ السَّوْءِ إِنْ رَأَى حَسَنَةً أَخْفَاهَا وَ إِنْ رَأَى سَيِّئَةً أَفْشَاهَا۔

سعد بن طریف سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کمر توڑ دینے والے بدبختوں میں سے ایک برا پڑوسی ہے جو اپنے پڑوسی کی اچھی بات کو دیکھے تو چھپائے اور اگر برائی کو دیکھے تو افشاء کرے۔ ﴿۵﴾

بیان:

الفواقر جمع الفاقرة وهي الداهية التي تقصم فقار الظهر

﴿۱﴾ بحار الانوار ج ۲۲، ص ۱۲۲

﴿۲﴾ مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۴

﴿۳﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۲۹

﴿۴﴾ مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۴

﴿۵﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۳۱؛ بحار الانوار ج ۷۵، ص ۲۷۳؛ مستدرک الوسائل ج ۸، ص ۴۳۰؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۱۵

"الفواقر" یہ جمع ہے "الفاقرۃ" کی اور اس سے مراد وہ چیز ہے جو ریڑھ کی ہڈی کو توڑ دیتی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔[1] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ ابو جمیلہ یعنی مفضل بن صالح کامل الزیارت اور تفسیر قمی کا راوی ہے اور سعد بن طریف بھی دونوں کتابوں کا راوی اور ثقہ ہے۔[2] البتہ غیر امامی کہا گیا ہے۔(واللہ اعلم)

16/2486 الکافی،۱/۱۶/۶۶۹/۲ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْفُضَيْلِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ جَارِ اَلسَّوْءِ فِي دَارِ إِقَامَةٍ تَرَاكَ عَيْنَاهُ وَ يَرْعَاكَ قَلْبُهُ إِنْ رَآكَ بِخَيْرٍ سَاءَهُ وَ إِنْ رَآكَ بِشَرٍّ سَرَّهُ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس برے پڑوسی سے جو ایسی رہائش گاہ میں ہو جہاں اس کی آنکھیں تمہیں دیکھتی ہوں اور اس کا دل تیری طرف متوجہ ہو۔ اگر وہ تجھے خیر کے ساتھ دیکھے تو اسے مایوسی ہو اور اگر وہ تجھے شر میں دیکھے تو خوش ہو۔[3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔[4] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی یعنی ابو سمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے مگر غیر امامی ہے اور محمد بن فضیل بھی کامل الزیارات کا راوی ہے۔(واللہ اعلم)

17/2487 الکافی،۱/۲/۶۶۶/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَتَبَ بَيْنَ اَلْمُهَاجِرِينَ وَ اَلْأَنْصَارِ وَ مَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ أَنَّ اَلْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرَ مُضَارٍّ وَ لاَ آثِمٍ وَ حُرْمَةُ اَلْجَارِ عَلَى اَلْجَارِ كَحُرْمَةِ أُمِّهِ اَلْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ.

ترجمہ: طلحہ بن زید امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

---

[1] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۷۴

[2] المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۴۳۶

[3] الزھد ص۴۳؛ مشکاۃ الانوار ص۲۱۴؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۳۱؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۱۵۲؛ مستدرک الوسائل ج۸، ص۴۳۰

[4] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۷۵

میں نے حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں پڑھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار و مہاجرین اور ان سے تعلق رکھنے والے یثرب کے لوگوں کے لیے لکھا (اور اس پر دستخط کرائے): پڑوسی کسی کی جان کی مانند ہے جس کو نہ نقصان پہنچایا جاسکتا ہے اور نہ اس سے گناہ کیا جاسکتا ہے۔ پڑوسی کی پڑوسی پر عزت ماں کی عزت کی طرح ہے۔ یہ حدیث مختصر درج کی گئی ہے۔ [1]

بیان:

لعل المراد بالحديث أن الرجل كما لا يضار نفسه و لا يوقعها في الإثم أو لا يعد عليها الأمر إثما كذلك ينبغي أن لا يضار جاره و لا يوقعه في الإثم أو لا يعد عليه الأمر إثما يقال إثمه أوقعه في الإثم و إثمه الله في كذا عده عليه إثما من باب نصر و منع

شاید اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس کو نقصان نہیں پہنچاتا اور اسے گناہ میں مبتلا نہیں کرتا یا وہ اس معاملے کو اس کے خلاف گناہ نہ سمجھے، اسی طرح کوئی اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے، اور اسے گناہ میں مبتلا نہ کرے۔

وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور اس سے گناہ نہ کرے یا اس کے خلاف گناہ نہ سمجھا جائے۔

''آثمہ اللہ'' میں ''اثم'' باب ''نصر'' اور ''منع'' ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ طلحہ بن زید کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی ہے اور اس کی کتاب بھی قابل اعتماد ہے۔ [3] البتہ یہ غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

18/2488 الكافي، ۱/۱/۶۶۶/۲ الثلاثة و محمد عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقُلْتُ لَهُ لِي جَارٌ يُؤْذِينِي فَقَالَ اِرْحَمْهُ فَقُلْتُ لاَ رَحِمَهُ اَللَّهُ فَصَرَفَ وَجْهَهُ عَنِّي قَالَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُ فَقُلْتُ يَفْعَلُ بِي كَذَا وَ كَذَا وَ يَفْعَلُ بِي وَ يُؤْذِينِي فَقَالَ أَ رَأَيْتَ إِنْ كَاشَفْتَهُ اِنْتَصَفْتَ مِنْهُ فَقُلْتُ بَلَى أُرْبِي عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ ذَا مِمَّنْ يَحْسُدُ (اَلنَّاسَ عَلىٰ مٰا آتٰاهُمُ اَللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ) فَإِذَا رَأَى نِعْمَةً عَلَى أَحَدٍ فَكَانَ لَهُ أَهْلٌ جَعَلَ بَلاَءَهُ عَلَيْهِمْ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ

[1] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۲۶

[2] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۷۱

[3] المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۹۲

أَهْلٌ جَعَلَهُ عَلَى خَادِمِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ أَسْهَرَ لَيْلَهُ وَ أَغَاظَ نَهَارَهُ إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ اَلْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنِّي اِشْتَرَيْتُ دَاراً فِي بَنِي فُلاَنٍ وَ إِنَّ أَقْرَبَ جِيرَانِي مِنِّي جِوَاراً مَنْ لاَ أَرْجُو خَيْرَهُ وَ لاَ آمَنُ شَرَّهُ قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلِيّاً عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ سَلْمَانَ وَ أَبَا ذَرٍّ وَ نَسِيتُ آخَرَ وَ أَظُنُّهُ اَلْمِقْدَادَ أَنْ يُنَادُوا فِي اَلْمَسْجِدِ بِأَعْلَى أَصْوَاتِهِمْ بِأَنَّهُ لاَ إِيمَانَ لِمَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارُهُ بَوَائِقَهُ فَنَادَوْا بِهَا ثَلاَثاً ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى كُلِّ أَرْبَعِينَ دَاراً مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ.

عمرو بن عکرمہ سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا اور آپؑ سے عرض کیا: میرا پڑوسی مجھے تکلیف دیتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اس پر رحم کرو۔

میں نے عرض کیا: اللہ اس پر کوئی رحم نہ کرے۔ پس آپؑ نے مجھ سے منہ موڑ لیا اور میں نے آپؑ کو وداع کرنا پسند نہیں کیا اور میں نے عرض کیا: وہ میرے ساتھ ایسا اور ایسا کرتا ہے اور مجھے تکلیف پہنچاتا رہتا ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم گمان کرتے ہو کہ اس سے انتقام لو تو اس سے انصاف کر سکو گے؟

میں نے عرض کیا: ہاں، میں یقیناً اس پر غالب رہوں گا۔

آپؑ نے فرمایا: درحقیقت، وہ ان لوگوں میں سے ہے جو لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے۔ پس اگر وہ کسی کے لیے نعمت کو دیکھتا ہے اور اس (نعیم) کا خاندان ہے تو وہ (حاسد) ان پر اپنی مصیبت نازل کرتا ہے اور اگر اس کا خاندان نہ ہو تو وہ اس کے نوکر کے لیے مصیبت بناتا ہے اور اگر اس کے پاس نوکر نہ ہو تو وہ (حاسد) رات بھر جاگتا ہے اور دن کو غصہ کرتا ہے۔ ایک مرتبہ انصار کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: میں نے فلاں قبیلہ کے پڑوس میں ایک مکان خریدا ہے مگر قریب ترین پڑوسی ایسا ہے کہ نہ صرف مجھے اس سے کسی خیر کی امید نہیں ہے بلکہ میں اس سے خود کو محفوظ بھی نہیں سمجھتا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ، حضرت سلمان، حضرت ابوذر اور میں آخری کو بھول گیا ہوں البتہ میرے خیال میں آپؑ نے مقداد کا ذکر فرمایا، کو حکم دیا کہ مسجد میں جاو اور اپنی بلند آواز کے ساتھ یہ اعلان کر دو کہ جس کے ظلم و زیادتی سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں۔

پس انہوں نے تین بار اس کا اعلان کیا۔ پھر آپؑ نے اپنے ہاتھوں کے اشارہ کیا کہ سامنے کی طرف، پیچھے کی طرف،

دائیں طرف اور بائیں طرف ہر چالیس گھر پڑوسی ہیں۔ [1]

بیان:

المكاشفة المعاداة جهارا يعني أن جاهرته بالإيذاء قدرت على الانتقام منه و هضمه و دفع شره عنك أو إن جاهرته بعد إساءته فهل لك أن تتم حجتك عليه و تثبيت ظلمه إياك بحيث يقبل منك ذلك أربي عليه أي أزيد و أطلب الزيادة و ذا إشارة إلى الجار المؤذي و البلاء العناء و التعب يعني أنه لفرط غيظه الناشئ من حسده على من أنعم الله عليه و عجزه عن الانتقام يجعل عناءه و تعبه على أهله بأن يؤذيها بشكاسة خلقه و يكلفها ما لا تطيق فإن لم يكن له أهل فعل ذلك مع خادمه و إن لم يكن له خادم فعل ذلك مع نفسه ليستريح من شدة ما يقاسيه من الغيظ

''المكاشفة'' کھلی دشمنی، اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس سے بدلہ لینے، اسے ہضم کرنے اور اس کی برائی کو اپنے آپ سے دور کرنے کے قابل تھے یا اگر آپ اس کے ناراض ہونے کے بعد اس سے کھلم کھلا بات کرتے ہیں تو کیا آپ کے لیے یہ ممکن ہے کہ آپ اس کے خلاف اپنی حجت پوری کر سکیں اور اس کی دلیل قائم کر سکیں؟ آپ کے ساتھ ناانصافی ہو تا کہ وہ آپ سے اسے قبول کرے؟

''أربي عليه'' یعنی میں زیادتی کرتا ہوں اور زیادہ طلب کرتا ہوں اور ''ذا'' اشارہ ہے ''الجار'' کی طرف،

''المؤذي و البلاء العناء و التعب'' نقصان دہ، بلاء، مشقت اور تھکاوٹ، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے غضب کی زیادتی کی وجہ سے، اس کے حسد کی وجہ سے جس پر خدا نے اسے انعام دیا ہے اور اس سے بدلہ لینے کی اس کی عاجزی کی وجہ سے اس کے اہل و عیال پر مصیبت اور تھکاوٹ اس کے کردار کی سختی سے اسے نقصان پہنچانا اور اس پر وہ بوجھ ڈالنا جو وہ برداشت نہ کر سکے اور اگر یہ اس کے بس میں نہ ہو تو لوگ اس کے خادم کے ساتھ ایسا کرتے ہیں اور اگر اس کے پاس کوئی نوکر نہیں ہے تو وہ کرتا ہے اپنے آپ کے ساتھ، اپنے آپ کو اس کی شدت سے نجات دلانے کے لیے جو وہ غصے میں مبتلا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

19/2489 الكافی ۲/۶۶۹/۱/۱ الثلاثة عن ابن عمار عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: كُلُّ أَرْبَعِينَ دَاراً جِيرَانٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ۔

---

[1] الزھد ص ۴۲؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۱۵۲

[2] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۱

ترجمہ: امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں ہر چالیس گھر پڑوسی ہیں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

2490/20 الکافی، ۲/۱/۶۶۹/۲ الثلاثة عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: حَدُّ اَلْجِوَارِ أَرْبَعُونَ دَاراً مِنْ كُلِّ جَانِبٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ.

ترجمہ: جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: پڑوس کی حدود سامنے، پیچھے، دائیں اور بائیں ہر طرف چالیس گھر ہیں۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [4] یا پھر حسن یا صحیح ہے۔ [5] یا پھر صحیح ہے۔ [6] اور میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

21/2491 الکافی، ۱/۴۲/۸۳/۸ علی عن أبيه عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ اَلْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَا أَلْقَى مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مِنِ اِسْتِخْفَافِهِمْ بِالدِّينِ فَقَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ لاَ تُنْكِرْ ذَلِكَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ فَإِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى جَعَلَ لِكُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ حُجَّةً يَحْتَجُّ بِهَا عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ فِي اَلْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُمْ أَ لَمْ تَرَوْا فُلاَناً فِيكُمْ أَ لَمْ تَرَوْا هَدْيَهُ فِيكُمْ أَ لَمْ تَرَوْا صَلاَتَهُ فِيكُمْ أَ لَمْ تَرَوْا دِينَهُ فَهَلاَّ اِقْتَدَيْتُمْ بِهِ فَيَكُونُ حُجَّةً عَلَيْهِمْ فِي اَلْقِيَامَةِ.

ترجمہ: فضل بن اسماعیل ہاشمی نے اپنے والد سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے گھر والوں کی طرف سے میرے قرض کی وجہ سے ان کے استخفاف (کمزور سمجھنے) کی شکایت کی تو آپؑ نے

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۳۲؛ تفسیر الصافی ج ۱، ص ۴۴۹؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۴۸۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۴۰۲

[2] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۵

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۳۲؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۴۸۰؛ تفسیر الصافی ج ۱، ص ۴۴۹

[4] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۵؛ العروۃ الوثقیٰ: ج ۶، ص ۳۳۵؛ جامع المدارک: ج ۴، ص ۱۸؛ احکام واقف طباطبائی: ۵۶

[5] جواہر الکلام: ج ۲۸، ص ۴۳؛ ذخیرۃ الصالحین: ج ۵، ص ۴۶۳؛ فقہ الصادق: ج ۲۰، ص ۳۱۳؛ الحدائق الناضرۃ: ج ۲۲، ص ۲۱۱؛ مفتاح الکرامہ: ج ۲۱، ص ۵۹۵

[6] انوار الفقاہۃ: ج ۱۷، ص ۶۹؛ لوامع الانوار: ج ۳، ص ۵۰۲؛ ریاض المسائل: ج ۲، ص ۲۷

فرمایا: اے اسماعیل! اپنے اہل وعیال کی طرف سے اس کو منکر نہ سمجھو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر خاندان کے لیے ایک حجت بنائی ہے جس سے وہ اپنے اہل وعیال کے خلاف قیامت کے دن حجت کرے گا۔ پس وہ ان سے فرمائے گا: کیا تم نے اپنے درمیان فلاں فلاں کو نہیں دیکھا؟ کیا تم نے اپنے درمیان اس کی ہدایت نہیں دیکھی؟ کیا تم نے اپنے درمیان اس کی نماز نہیں دیکھی؟ کیا تم نے اس کا دین نہیں دیکھا؟ پس کیوں تم نے اس کی اقتداء نہیں کی؟ چنانچہ وہ قیامت کے دن ان کے خلاف حجت بنے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] یا مجہول ہے۔ [3] اور میرے نزدیک بھی سند مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

22/2492 الکافی ،۸/۸۴/۴۳/۱ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثَيْمٍ اَلنَّخَّاسِ عَنِ ابْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ اَلرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَكُونُ فِي اَلْمَحَلَّةِ فَيَحْتَجُّ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ عَلَى جِيرَانِهِ [بِهِ] فَيُقَالُ لَهُمْ أَ لَمْ يَكُنْ فُلاَنٌ بَيْنَكُمْ أَ لَمْ تَسْمَعُوا كَلاَمَهُ أَ لَمْ تَسْمَعُوا بُكَاءَهُ فِي اَللَّيْلِ فَيَكُونُ حُجَّةَ اَللَّهِ عَلَيْهِمْ ۔

ابن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: تم میں سے ایک آدمی ایک محلے میں رہتا ہے تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کے پڑوسیوں کے خلاف اس کی طرف سے احتجاج کرے گا۔ پس وہ (عزوجل) فرمائے گا: کیا تم میں فلاں نہیں تھا؟ کیا تم نے اس کا کلام نہیں سنا؟ کیا تم نے رات کو اس کا رونا نہیں سنا؟ پس وہ ان پر اللہ کی حجت ہوگا۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [5]

---

[1] حبیب الخواطر ج ۲، ص ۱۳۵؛ الفصول المہمہ ج ۳، ص ۲۶۹
[2] مراۃ العقول: ج ۲۵، ص ۱۹۲
[3] الیضاً المرجاۃ: ج ۲، ص ۶۸
[4] حبیب الخواطر ج ۲، ص ۱۳۵؛ بحار الانوار ج ۷، ص ۲۸۵
[5] مراۃ العقول: ج ۲۵، ص ۱۹۲؛ الیضاً المرجاۃ: ج ۳، ص ۶۹

۴۳۷۔باب حقوق المعاشرة مع عامة الناس

باب: عوام الناس کے ساتھ معاشرتی حقوق

1/2493 الکافی،۲/۶۳۵/۱/۱ العدة عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ مُرَازِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : عَلَيْكُمْ بِالصَّلاَةِ فِي اَلْمَسَاجِدِ وَ حُسْنِ اَلْجِوَارِ لِلنَّاسِ وَ إِقَامَةِ اَلشَّهَادَةِ وَ حُضُورِ اَلْجَنَائِزِ إِنَّهُ لاَ بُدَّ لَكُمْ مِنَ اَلنَّاسِ إِنَّ أَحَداً لاَ يَسْتَغْنِي عَنِ اَلنَّاسِ حَيَاتَهُ وَ اَلنَّاسُ لاَ بُدَّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ۔

ترجمہ: مرازم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم مساجد میں نماز پڑھو، لوگوں کے ساتھ اچھی ہمسائیگی کا مظاہرہ کرو، گواہی قائم کرو، اور جنازوں میں شرکت کرو کیونکہ لوگوں کا تمہارے لیے ہونا ضروری ہے۔تم میں سے کوئی ایسا نہیں جسے اپنی زندگی میں لوگوں کی ضرورت نہ ہو اور لوگوں کا ایک دوسرے کے لیے ہونا ضروری ہے۔[1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔[2] یا پھر صحیح ہے۔[3] یا پھر معتبر ہے۔[4] اور میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ علی بن حدید کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی ہے جو توثیق کے لیے کافی ہے اور شیخ کی تضعیف پر توثیق راجح ہے۔(واللہ اعلم)

2/2494 الکافی،۲/۶۳۵/۲/۱ الأربعة عن صفوان عن ابن وَهْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كَيْفَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَصْنَعَ فِيمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا وَ فِيمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ اَلنَّاسِ قَالَ فَقَالَ تُؤَدُّونَ اَلْأَمَانَةَ إِلَيْهِمْ وَ تُقِيمُونَ اَلشَّهَادَةَ لَهُمْ وَ عَلَيْهِمْ وَ تَعُودُونَ مَرْضَاهُمْ وَ تَشْهَدُونَ جَنَائِزَهُمْ۔

ترجمہ: ابن وہب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ہمیں اپنے اور اپنے لوگوں کے

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۶؛الفصول المہمہ ج۳،ص ۳۵۳

[2] مرآۃ العقول: ج۱۲،ص۵۲۷

[3] فی ضیافۃ الرحمٰن ۲صفی:۲۲۱؛المشروع السیاسی لاھل البیت ۲صفی: ج۶،ص۴۳؛الامام زین العابدین علی بن حسین ۲صفی: ج۶،ص۲۰۵؛میقات الحج جمع از نویسندگان: ج۲۸،ص۹۱؛الامۃ الواحدہ ۲صفی:۸۳

[4] عین الحیاۃ مجلسی: ج۱،ص۳۴۹

درمیان اور اپنے اور اپنے ہم وطنوں کے درمیان کیسے عمل کرنا چاہیے؟

آپؑ نے فرمایا: تم ان کی امانتیں واپس کرو، تم ان کے حق میں اور ان کے خلاف اپنی گواہی پیش کرو، ان کے بیماروں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں شرکت کرو۔ [۱]

بیان:

سأل عن الحقوق المشتركة فيما بين الخاصة المعبر عنهم بالقوم و العامة المعبر عنهم بالخلطاء من الناس كما يظهر من الحديث الآتي

انہوں نے ان حقوق کے بارے میں سوال کیا جو خاصہ یعنی جنہیں قوم کہا جاتا ہے، اور عامہ یعنی جنہیں مخلوط لوگ کہا جاتا ہے۔ کے درمیان مشترک ہیں جیسا کہ آگے آنے والی حدیث سے ظاہر ہوگا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

3/2495 الكافي، ۱/۴/۶۳۶/۲ محمد عن أحمد عن علي بن الحكم عن ابن وَهْبٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ كَيْفَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَصْنَعَ فِيمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا وَ بَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ اَلنَّاسِ مِمَّنْ لَيْسُوا عَلَى أَمْرِنَا قَالَ تَنْظُرُونَ إِلَى أَئِمَّتِكُمُ اَلَّذِينَ تَقْتَدُونَ بِهِمْ فَتَصْنَعُونَ مَا يَصْنَعُونَ فَوَ اَللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَعُودُونَ مَرْضَاهُمْ وَ يَشْهَدُونَ جَنَائِزَهُمْ وَ يُقِيمُونَ اَلشَّهَادَةَ لَهُمْ وَ عَلَيْهِمْ وَ يُؤَدُّونَ اَلْأَمَانَةَ إِلَيْهِمْ.

ابن وہب سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: ہمارا اپنے اور اپنے لوگوں کے درمیان اور اپنے اور ان لوگوں کے درمیان معاملہ کیسے ہونا چاہیے جو ہمارے امر پر نہیں ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: تم اپنے ائمہؑ کی طرف دیکھو جن کی تم پیروی کرتے ہو پس تم وہی کرو جو وہ کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! وہ ان کے بیماروں کی عیادت کرتے ہیں، ان کے جنازوں میں شرکت کرتے ہیں، ان کے حق میں اور ان کے خلاف گواہی دیتے ہیں اور ان کی امانت کو واپس کرتے ہیں۔ [۳]

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۵؛ الفصول المہمہ ج ۳، ص ۵۳ ۳؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۵۳ ۷؛ مشکاۃ الانوار ص ۱۸۹

[۲] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۲۷؛ الوحدہ الاسلامیہ: ۱۵۷؛ الولاء لاهل البیتؑ صفی: ۸۳؛ المحجۃ البیضاء: ج ۲، ص ۲۶۱؛ التحدیات المعاصرۃ صفی: ۱۳۷؛ الامام زین العابدین صفی: ۵۰۲؛ مرشد المغترب طباطبائی حکیم: ۹۳؛ شیعہ اهل البیتؑ صفی: ۵۷؛ المشروع السیاسی صفی: ج ۱، ص ۴۵ ۳؛ کیف نقراء القرآن صفی: ۲۲۵؛ فی رحاب القرآن صفی: ج ۱۳، ص ۲۲۵؛ لله وللحقیقۃ آل محسن: ج ۲، ص ۳۴۵؛ فی سبیل الوحدہ خسروشاہی: ۲۰۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ج ۷، ص ۳۵۲؛ دراسات فی الولایۃ منتظری: ج ۲، ص ۸۰۹؛ فی ضیافۃ الرحمٰن صفی: ۲۲۱؛ دلیل تحریر الوسیلۃ (الامراء): ۳۶۰؛ کشف الحقائق: ۲۰۵؛ تکمیل المکارم: ج ۲، ص ۴۳۹؛ المعجم التقریبی السلیم پاشا: ۲۲؛ شرح العروۃ حائری: ج ۶، ص ۳۲۵

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۶

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ ①

4/2496 الفقیہ ۳: ۴۷۲ رقم ۴۶۶۲ سَأَلَ اَلْعَلاَءُ بْنُ رَزِينٍ أبا جعفر عليه السّلام [أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ] : عَنْ جُمْهُورِ اَلنَّاسِ فَقَالَ هُمُ اَلْيَوْمَ أَهْلُ هُدْنَةٍ تُرَدُّ ضَالَّتُهُمْ وَ تُؤَدَّى أَمَانَتُهُمْ وَ تُحْقَنُ دِمَاؤُهُمْ وَ تَجُوزُ مُنَاكَحَتُهُمْ وَ مُوَارَثَتُهُمْ فِي هَذَا اَلْحَالِ۔

علاء بن زرین نے امام محمد باقر علیہ السلام (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے عوام الناس (عام لوگوں) کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: آج کل ان کا شماران لوگوں میں ہے جن سے نہ جنگ ہے اور نہ صلح ہے لہٰذا ان کی گم شدگی ان کو واپس کرو، ان کی امانتیں انہیں پلٹاؤ، ان کے خون کی حفاظت کرو اور اس حال میں ان کے ساتھ نکاح کرو اور ان وراثت کو جائز سمجھو۔ ②

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ ③

5/2497 اَلْكَافِي ۲/۶۳۵/۳/۱ مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً عَنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَبِيبٍ اَلْخَثْعَمِيِّ اَلْكَافِي ۸/۱۳۶/۱۲۱ مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً عَنِ اَلنَّضْرِ عَنْ يَحْيَى اَلْحَلَبِيِّ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالْوَرَعِ وَ اَلاِجْتِهَادِ وَ اِشْهَدُوا اَلْجَنَائِزَ وَ عُودُوا اَلْمَرْضَى وَ اُحْضُرُوا مَعَ قَوْمِكُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَ أَحِبُّوا لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّونَ لِأَنْفُسِكُمْ أَ مَا يَسْتَحْيِي اَلرَّجُلُ مِنْكُمْ أَنْ يَعْرِفَ جَارُهُ حَقَّهُ وَ لاَ يَعْرِفَ حَقَّ جَارِهِ.

حبیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: تم پر پرہیزگاری اور اجتہاد (عمل میں کوشش)، جنازوں میں شرکت اور بیماروں کی عیادت کرنا لازم ہے۔ تم اپنے لوگوں کے ساتھ اپنی مسجد میں حاضر ہوا کرو اور لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ کیا تم میں سے کسی

---

① مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۲۸؛ تکمیل المکارم: ج۲، ص۳۹۳؛ شیعہ اھل البیت آصفی: ۵۷؛ شروع الوحدۃ الاسلامیہ آصفی: ۲۷؛ الامۃ الوحدۃ آصفی: ۸۹؛ للہ وللحقیقۃ: ج۲، ص۴۴۵

② وسائل الشیعہ ج۲۰، ص۵۶۱؛ الوافی ج۲۱، ص۱۰۶ ح۲۰۸۹۳

③ روضۃ المتقین: ج۸، ص۵۳۲؛ سند العروۃ (النکاح): ج۲، ص۳۲۰؛ کفایۃ الفقہ: ج۲، ص۳۳۱؛ حدود الشریعۃ: ج۱، ص۷۳۰؛ ریاض المسائل: ج۱۱، ص۲۸۷؛ انوار الفقاہیۃ: ج۱۹، ص۱۳۷؛ فقہ الصادق: ج۳۲، ص۳۴۹

کے لیے شرمناک نہیں ہوگا کہ اس کا پڑوسی اس کے حق کو پہچانتا ہے لیکن تم اپنے پڑوسی کے حقوق کو نہیں پہچانتے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی پہلی سند ضعیف ہے۔ [2] اور دوسری سند مجہول ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک پہلی سند موثق ہے کیونکہ قاسم بن محمد جوہری کامل الزیارات کا راوی ہے البتہ واقفی ہے اور دوسری سند صحیح ہے کیونکہ تمام راوی ثقہ جلیل ہیں اور مجھے نہیں معلوم کہ علامہ مجلسی اور رقار یا غدی نے سند کو کیوں مجہول کہا ہے۔شاید حبیب خثعمی کی وجہ سے کہا ہے مگر بہر حال وہ ثقہ جلیل ہیں۔(واللہ اعلم)

6/2498 الکافی،۲/۶۳۶/۵/۱ الأربعة عن صفوان عن اَلشَّحَّامِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: اِقْرَأْ عَلَى مَنْ تَرَى أَنَّهُ يُطِيعُنِي مِنْهُمْ وَ يَأْخُذُ بِقَوْلِيَ اَلسَّلاَمَ وَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَلْوَرَعِ فِي دِينِكُمْ وَ اَلاِجْتِهَادِ لِلَّهِ وَ صِدْقِ اَلْحَدِيثِ وَ أَدَاءِ اَلْأَمَانَةِ وَ طُولِ اَلسُّجُودِ وَ حُسْنِ اَلْجِوَارِ فَبِهَذَا جَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَدُّوا اَلْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ اِئْتَمَنَكُمْ عَلَيْهَا بَرّاً أَوْ فَاجِراً فَإِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ يَأْمُرُ بِأَدَاءِ اَلْخَيْطِ وَ اَلْمِخْيَطِ صِلُوا عَشَائِرَكُمْ وَ اِشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَ عُودُوا مَرْضَاهُمْ وَ أَدُّوا حُقُوقَهُمْ فَإِنَّ اَلرَّجُلَ مِنْكُمْ إِذَا وَرِعَ فِي دِينِهِ وَ صَدَقَ اَلْحَدِيثَ وَ أَدَّى اَلْأَمَانَةَ وَ حَسُنَ خُلُقُهُ مَعَ اَلنَّاسِ قِيلَ هَذَا جَعْفَرِيٌّ فَيَسُرُّنِي ذَلِكَ وَ يَدْخُلُ عَلَيَّ مِنْهُ اَلسُّرُورُ وَ قِيلَ هَذَا أَدَبُ جَعْفَرٍ وَ إِذَا كَانَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيَّ بَلاَؤُهُ وَ عَارُهُ وَ قِيلَ هَذَا أَدَبُ جَعْفَرٍ فَوَ اَللَّهِ لَحَدَّثَنِي أَبِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّ اَلرَّجُلَ كَانَ يَكُونُ فِي اَلْقَبِيلَةِ مِنْ شِيعَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَيَكُونُ زَيْنَهَا آدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ وَ أَقْضَاهُمْ لِلْحُقُوقِ وَ أَصْدَقَهُمْ لِلْحَدِيثِ إِلَيْهِ وَصَايَاهُمْ وَ وَدَائِعُهُمْ تُسْأَلُ اَلْعَشِيرَةُ عَنْهُ فَتَقُولُ مَنْ مِثْلُ فُلاَنٍ إِنَّهُ لَآدَانَا لِلْأَمَانَةِ وَ أَصْدَقُنَا لِلْحَدِيثِ۔

ترجمہ شحام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: لوگوں میں سے جو میرے قول پر عمل کرتے اور میری اطاعت کرتے ہیں ان میں سے جسے دیکھو اسے میرا اسلام کہو اور میں تمہیں تقوائے خداوندی اختیار کرنے، اپنے دین میں ورع (حرام سے اجتناب کرنے)، اجتہاد (نیکی بجالانے میں جدوجہد کرنے)، سچ بولنے،

[1] وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۶؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۸۴۷

[2] مراۃ العقول: ج۱۲،ص۵۲۸

[3] مراۃ العقول: ج۲۵،ص۳۵۴؛ البضاعۃ المزجاۃ: ج۶،ص۴۲۴

امانت ادا کرنے، سجدہ کو طول دینے اور پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ انہی چیزوں کے ساتھ رسول اللہؐ آئے ہیں اور جو شخص بھی تمہارے پاس امانت رکھ جائے اسے ادا کرو خواہ رکھنے والا نیک ہو یا بد ہو کیونکہ رسول اللہؐ دھاگہ اور سلا ہوا کپڑے واپس کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ اپنے قبیلوں سے صلہ رحمی کرو، ان کے جنازوں میں شرکت کرو، ان کے بیماروں کی مزاج پرسی کرو اور ان کے حقوق ادا کرو کیونکہ تم میں سے جب کوئی شخص اپنے دین میں ورع و تقویٰ اختیار کرے گا، سچ بولے گا، امانت کو ادا کرے گا اور لوگوں سے حسن اخلاق سے پیش آئے گا تو کہا جائے گا کہ یہ جعفری ہے۔ پس اس سے مجھے خوشی ہوگی اور کہا جائے گا کہ یہ جعفر (صادقؑ) کا ادب اور ان کی تہذیب ہے اور جب (ہمارے نام لیوا) کی روش ورفتار اس کے خلاف ہوگی تو اس کی عار وشنار مجھے لاحق ہوگی اور کہا جائے گا کہ یہ جعفر (صادق علیہ السلام) کا ادب ہے؟ بخدا! میرے والد ماجدؑ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ (ایک زمانے میں) پورے قبیلہ میں جو شخص حضرت علیؑ کا شیعہ ہوتا تھا وہ اس قبیلہ کی زینت ہوتا تھا اور سب سے بڑھ کر امانت کا ادا کرنے والا، سب سے زیادہ ان کے حقوق ادا کرنے والا اور سب سے بڑھ کر سچا ہوتا تھا۔ وہ لوگوں کی وصیتوں اور امانتوں کا مرکز ہوتا تھا۔ جب قبیلہ سے اس کے بارے میں پوچھا جاتا تو وہ کہتا تھا کہ فلاں جیسا بھلا کون ہے؟ وہ ہم سب سے زیادہ امانت کا ادا کرنے والا اور ہم سب سے زیادہ سچا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

7/2499 الکافی ۱/۵۳۶/۳۳۱/۸، الثلاثة عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَا أَيْسَرَ مَا رَضِيَ بِهِ ٱلنَّاسُ عَنْكُمْ كُفُّوا أَلْسِنَتَكُمْ عَنْهُمْ.

ترجمہ: ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کس قدر آسان چیز پر لوگ تم سے راضی ہو سکتے ہیں؟ بس اپنی زبانوں کو ان سے روکے رکھو۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [۴] یا پھر صحیح ہے۔ [۵] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۵

[۲] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۲۹

[۳] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۵۴

[۴] مراۃ العقول: ج۲۶، ص۲۰۵؛ البضاعة المزجاة: ج۴، ص۱۹۱

[۵] البحوث الہامۃ فی المکاسب المحرمۃ خرازی: ج۶، ص۱۱۳

8/2500 الكافى ۱/۶/۶۴۳/۲ العدة عن ابن عيسى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ كَفَّ يَدَهُ عَنِ اَلنَّاسِ فَإِنَّمَا يَكُفُّ عَنْهُمْ يَداً وَاحِدَةً وَ يَكُفُّونَ عَنْهُ أَيْدِياً كَثِيرَةً۔

ترجمہ: حذیفہ بن منصور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا فرمارہے تھے: جس نے لوگوں سے اپنا ہاتھ روکا تو اس نے صرف ایک ہاتھ روکا مگر اس سے بہت سے ہاتھ رک جائیں گے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ہے اور اس کی تضعیف پر کوئی دلیل نہیں ہے جبکہ ثقہ ہونے پر کثیر دلائل موجود ہیں مجملہ ان کے یہ بھی ہے کہ صفوان بن یحیی اس سے روایت کرتا ہے جس پر اجماع ہے کہ وہ ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت ہی نہیں کرتا۔ [3] نیز یہ کہ شیخ طوسی نے ان کے بارے میں امام محمد تقیؑ کے تعریفی و دعائیہ کلمات نقل کیے ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں: علی بن حسین بن داود سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفر الثانیؑ کو محمد بن سنان کا خیر کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے سنا، آپؑ فرمارہے تھے کہ میرے اس سے راضی ہونے کی وجہ سے اللہ اس سے راضی ہے پس اس نے کبھی میری مخالفت نہیں کی اور نہ کبھی میرے والد گرامیؑ کی مخالفت کی۔ [4] اور شیخ مفید اور شیخ حر نے بھی توثیق کی ہے نیز یہ کہ یہ کثیر الروایت بھی ہیں۔ (واللہ اعلم)

9/2501 الكافى ۱/۴/۱۰۹/۲ ابن عيسى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ ثَابِتٍ مَوْلَى آلِ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَظْمُ اَلْغَيْظِ عَنِ اَلْعَدُوِّ فِي دَوْلاَتِهِمْ تَقِيَّةً حَزْمٌ لِمَنْ أَخَذَ بِهِ وَ تَحَرُّزٌ مِنَ اَلتَّعَرُّضِ لِلْبَلاَءِ فِي اَلدُّنْيَا وَ مُعَانَدَةُ اَلْأَعْدَاءِ فِي دَوْلاَتِهِمْ وَ مُمَاظَّتُهُمْ فِي غَيْرِ تَقِيَّةٍ تَرْكُ أَمْرِ اَللَّهِ فَجَامِلُوا اَلنَّاسَ يَسْمَنْ ذَلِكَ لَكُمْ عِنْدَهُمْ وَ لاَ تُعَادُوهُمْ فَتَحْمِلُوهُمْ عَلَى رِقَابِكُمْ فَتَذِلُّوا۔

ترجمہ: ثابت مولی آل حریز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دشمنوں کی حکومت کے دور میں بطور تقیہ

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۵۳؛ مشکاۃ الانوار، ص ۱۷۷؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۴۲؛ مستدرک الوسائل ج ۸، ص ۳۵۵

[2] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۳۸

[3] المحاسن: ج ۲، ص ۳۲۷؛ وسائل الشیعہ: ج ۲۳، ص ۳۶۵؛ بحار الانوار: ج ۷۷، ص ۲۲۲

[4] غیبت طوسی (ترجمہ از مترجم): ۲۰۵، ح ۳۰۲؛ بحار الانوار: ج ۴۹، ص ۲۷۵ ح ۲۳؛ عوالم العلوم ج ۲۲، ص ۴۳۱؛ ج ۲۳، ص ۵۷۵؛ فلاح السائل ص ۱۲

ان سے غصہ کوضبط کرنا خردمندی ہے اور دار دنیا میں بلاء ومصیبت سے بچنے کا ذریعہ ہے اور دشمنوں کی حکومت کے دورے میں ان سے کھلم کھلا دشمنی کرنا اوران سے لڑنا جھگڑنا حکم خدا کی خلاف ورزی ہے۔ پس تم لوگوں سے خوش معاملگی کرو کہ ایسا کرنا تمہیں ان کی نظروں میں بڑا بنائے گا اوران سے دشمنی نہ کرو ورنہ ان کو اپنی گردنوں پر مسلط کرو گے اوراس طرح ذلیل ورسوا ہوجاو گے۔ [۱]

بیان:

تقية حزم إما برفع تقية على الخبرية و الإضافة إلى الحزم و إما بنصبها على التمييز و يكون الخبر حزم و الحزم ضبط الأمر و المماظة بالمعجمة المنازعة و المشارة و المجاملة المعاملة بالجميل و السمو العلو و الحمل على الرقاب كناية عن تمكينهم من الاستيلاء عليهم

''تقیہ حزم'' یا لفظِ ''تقیہ'' خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے یا پھر لفظ ''حزم'' کی طرف مضاف ہو رہا ہے اور یا پھر تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور ''حزم'' خبر ہوگی۔ اوراس سے مراد کسی کام کو درستگی کے ساتھ انجام دینا ہے۔

''المماظۃ'' معجمہ کے ساتھ، تنازعہ اور مشارہ،

''المجاملۃ'' یعنی خوبصورتی کے ساتھ کوئی معاملہ کرنا،

''السمو'' بلند

''الحمل علی الرقاب'' یہ کنایہ ہے ان کو ضبط کرنے کے قابل بنانے کا،

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند ثابت کی وجہ سے مجہول ہے اور محمد بن سنان ثقہ ہے جیسا کہ گزشتہ حدیث کے تحت تفصیل گزر چکی۔ (واللہ اعلم)

10/2502 الکافی،۱۵۵/۱۵۹/۸ علی عَنْ صَالِحِ بْنِ اَلسِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: خَالِطُوا اَلنَّاسَ فَإِنَّهُ إِنْ لَمْ يَنْفَعْكُمْ حُبُّ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ فِي اَلسِّرِّ لَمْ يَنْفَعْكُمْ فِي اَلْعَلاَنِيَةِ.

عنبسہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کوفرماتے ہوئے سنا، آپ فرمارہے تھے: لوگوں کے ساتھ میل جول رکھا کرو کیونکہ اگر وہ تمہیں حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کی خفیہ محبت پر نفع نہیں دیں گے تو اعلانیہ محبت پر بھی نفع نہیں دیں گے۔ [۳]

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۷۹؛ بحارالانوار ج ۶۸، ص ۴۰۹؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۹۰

[۲] مرآۃ العقول: ج ۸، ص ۲۰۰

[۳] مسند الامام الصادق: ج ۴، ص ۲۴۱

بیان:

معنى نفع حبهما في السر أتباعهما و إطاعتهما فإن من أحب أحدا أطاعه و اتبع أمره و نهيه و فعاله و مقاله لا محالة و المراد أنكم تدعون محبتنا أهل البيت في الظاهر و هي لا تنفعكم حتى تنتفعوا بمحبتنا في السر باتباعنا و الاقتداء

پوشیدہ طور پر ان دونوں کی محبت کے فائدے کا مطلب ان دونوں کی پیروی اور ان کی اطاعت ہے کیونکہ جو کسی سے محبت کرتا ہے وہ اس کی اطاعت کرتا ہے اور اس کے امر، اس کی نہی، اس کے افعال اور اس کے اقوال پر لازماً عمل کرتا ہے۔ ہم کو چاہئے کہ ہم لوگوں کے ساتھ گھل مل جائیں اور اللہ تعالی کی خاطر ان کی طرف سے نقصان برداشت کریں یا حدیث کا مفہوم ہے کہ لوگوں کے ساتھ گھل مل جاؤ اور ان سے جدا نہ ہو، ایسا نہ ہو کہ وہ تنہائی کی وجہ سے تم پر مولا علیؑ اور جناب سیّدہ عالیہ فاطمہ زہرا آ کی محبت کا الزام لگائیں اور پھر تم سے دشمنی اختیار کریں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] یا پھر مجہول ہے اور ضعیف بھی کہا گیا ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ صالح کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

11/2503 الكافي، ٨/١٦٧/١٩٦ العدة عن سهل عَنِ ٱلْحَجَّالِ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: خَالِطِ ٱلنَّاسَ تَخْبُرْهُمْ وَمَتَى تَخْبُرْهُمْ تَقْلِهِمْ.

حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں سے ان کے بارے میں معلوم کرنے کے لیے ملتے رہو اور جب تمہیں ان کے بارے میں پتہ چل جائے تب (ہی) ان کے ساتھ سفر کرو۔ [۳]

بیان:

الخبر بالضم و الخبرة بالكسر و الاختبار التجربة و الامتحان و القلاء البغض و الوجه فيه أن بالتجربة يظهر ما يكره غالبا و عن أمير المؤمنين ع أخبر تقله أي جرب تبغض و الهاء للسكت و عن مأمون الخليفة لو لا أن عليا ع قال أخبر تقله لقلت أنا أقله تخبر و ذلك لأن الحب يعمى عن رؤية المساوي

''الخُبر'' ضمہ کے ساتھ اور ''الخِبرۃ'' کسرہ کے ساتھ، اس سے مراد امتحان آزمائش اور امتحان ہے۔

''القلی'' اس میں نفرت اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جس چیز سے وہ نفرت کرتا ہے وہ اکثر ظاہر ہوتا ہے۔

---

[۱] مرآۃ العقول: ج۲۶، ص۲۱

[۲] البضاعۃ المزجاۃ: ج۲، ص۳۷۷

[۳] تنبیہ الخواطر ج۲، ص۱۵۰؛ عدۃ الداعی ص۲۳۲؛ بحار الانوار ج۶۷، ص۱۱۱

امیر المؤمنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے اس کی نفرت کی خبر دی یعنی اس نے بغض رکھا اور ''ھاء'' سکوت کے لیئے ہے۔

خلیفہ مامون سے مروی ہے کہ اگر حضرت علی علیہ السلام نے نہ فرمایا ہوتا ''أخبر تقله'' تو میں کہتا کہ میں اس سے نفرت کرتا ہوں جو آپ نے خبر دی اور یہ اس لیئے ہے کہ محبت برابری کے نظریہ سے اندھا کر دیتی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ غیر امامی ہے اور اس کی تفصیل قبل ازیں گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

12/2504 الکافی،۲۷/۸۶/۸ محمد عن أحمد عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَنْ يَتَفَقَّدْ يُفْقَدْ وَمَنْ لاَ يُعِدَّ الصَّبْرَ لِنَوَائِبِ الدَّهْرِ يَعْجِزْ وَمَنْ قَرَضَ النَّاسَ قَرَضُوهُ وَمَنْ تَرَكَهُمْ لَمْ يَتْرُكُوهُ قِيلَ فَأَصْنَعُ مَا ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَقْرِضْهُمْ مِنْ عِرْضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ.

ترجمہ: امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو (لوگوں کا) معائنہ کرے گا تو اس کا بھی معائنہ کیا جائے گا اور جو زمانے کی آفات کے لیے صبر کو تیار نہیں کرے گا وہ ناکام ہو جائے گا اور جو لوگوں کو برا کہے گا تو وہ بھی اسے برا کہیں گے اور جو ان کو چھوڑے گا تو بھی وہ اسے نہیں چھوڑیں گے۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تو میں کیا کروں؟

آپؐ نے فرمایا: تم ان کو اپنی عزت و آبرو میں سے اپنی ضرورت کے دن تک قرض دیا کرو۔ [2]

بیان:

يعني من يتفقد أحوال الناس و يتعرفها فإنه لا يجد ما يرضيه لأن الخير في الناس قليل كذا في النهاية و قال في حديث أقرض من عرضك ليوم فقرك أي من عابك و ذمك فلا تجازه و اجعله قرضا في ذمته لتستوفيه منه يوم حاجتك في القيامة

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص لوگوں کے حالات کا جائزہ لے اور انہیں جانتا ہے تو اسے وہ چیز نہیں ملتی جو اسے خوش کرتی ہے کیونکہ لوگوں میں بھلائی بہت کم ہے جیسا کہ کتاب النھایہ میں ایک حدیث کے ضمن میں بیان ہوا:

أقرض من عرضك ليوم فقرك

---

[1] مرآۃ العقول: ج ۲۶، ص ۶۳؛ البضاعۃ المزجاۃ: ج ۲، ص ۵۸

[2] تحفۃ الخواطر ج ۲، ص ۹۳

اس کو قرض دو جو تم سے تمہاری فقیری کے دن تم سے عرض کرے
یعنی جو شخص تمہیں گالی دے اور تمہاری توہین کرے تو تم اس پر تجاوز نہ کرو اور اس کو اپنی زندگی میں اپنا مقروض بنا لو تا کہ قیامت کے دن تم اپنی ضرورت کے دن اس سے وصول کر سکو۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ ابن سنان ثقہ ہے جیسا کہ ابھی تفصیل گزری ہے اور ابوالجارود یعنی زیاد بن منذر بھی ثقہ ہے البتہ زیدی المذہب ہے۔ [۲] ۔(واللہ اعلم)

۷۴۔باب حسن المعاشرة والتودد إلى الناس

باب: معاشرتی حسن سلوک اور لوگوں کی طرف محبت ہونا

1/2505 الکافی،۲/۶۳۷/۱/۱ الأربعة عن محمد قال قال أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ خَالَطْتَ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ يَدُكَ اَلْعُلْيَا عَلَيْهِ فَافْعَلْ.

ترجمہ: محمد سے روایت ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: جس کے ساتھ تم مخلوط رہتے ہو تو اگر تم استطاعت رکھتے ہو کہ تمہارا ہاتھ ان پر عطا کرنے والا ہو تو ایسا ہی کرو۔ [۳]

بیان:

یعنی تکون یدك المعطية مستعلية عليهم في إيصال النفع و البر و الصلة
یعنی تمہارا ہاتھ ان کے لیے نفع، نیکی اور صلہ پہنچانے میں عطاء کرنے والا بلند ہونا چاہیے

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [۴] یا حسن کالصحیح ہے۔ [۵] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ ابراہیم اور حماد دونوں ثقہ

---

[۱] مرآة العقول: ج۲۵، ص۱۹۷؛ البضاعة المزجاة: ج۲، ص۷۷

[۲] المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۳۵

[۳] المحاسن ج۲، ص۳۵۸؛ الکافی ج۲، ص۶۲۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ ج۲، ص۲۷۵؛ مکارم الاخلاق ص۲۵۰؛ مشکاة الانوار ص۱۹۰؛ الوافی ج۱۲، ص۳۸۷ ح۱۲۱۵۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۹؛ بحارالانوار ج۱۷، ص۵۹ و ج۷۳، ص۲۷۲

[۴] مرآة العقول: ج۱۲، ص۵۳۹؛ میقات الحج جمعی از نویسندگان: ج۱۵، ص۲۹

[۵] روضة المتقین: ج۴، ص۲۱۶؛ لوامع صاحبقرانی: ج۷، ص۳۲۴

جلیل ہیں اور المحاسن کی سند بھی صحیح ہے۔ (۱) (واللہ اعلم)

2/2506 الکافی،۲/۶۶۹/۱/۲ محمد عن أحمد عن محمد بن سنان عن الفقیه،۲/۲۷۴/۲۴۲۶ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ أَوْصَانِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ: أُوصِيكَ بِتَقْوَى اَللَّهِ وَ أَدَاءِ اَلْأَمَانَةِ وَ صِدْقِ اَلْحَدِيثِ وَ حُسْنِ اَلصَّحَابَةِ لِمَنْ صَحِبْتَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ.

ترجمہ: عمار بن مروان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: میں تجھے تقوی الٰہی، ادائے امانت، سچی گفتگو اور جس سے صحبت ہو اس سے اچھی صحبت کی وصیت کرتا ہوں اور کوئی قوت نہیں سوائے اللہ کے۔ (۲)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ (۳) یا پھر سند صحیح ہے۔ (۴) لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ہے جس کی تفصیل گزر چکی ہے اور عمار بھی ثقہ ہے مگر دونوں ثقہ جلیل نہیں ہیں۔ (واللہ اعلم)

3/2507 الکافی،۲/۱۲۰/۱۵/۱ الأربعة عن أبي عبد الله علیه السلام قال الفقیه،۲/۲۷۸/۲۴۳۴ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَا اِصْطَحَبَ اِثْنَانِ إِلاَّ كَانَ أَعْظَمُهُمَا أَجْراً وَ أَحَبُّهُمَا إِلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَرْفَقَهُمَا لِصَاحِبِهِ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو شخصوں میں سے جس نے بھی سفر میں ہمراہی اختیار کی وہ ان دونوں میں سب سے زیادہ ثواب پائے گا اور ان دونوں میں سب سے زیادہ اللہ کا محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھ نرمی اور رفاقت برتے۔ (۵)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ (۶) لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ نوفلی وسکونی دونوں ثقہ ہیں البتہ

---

(۱) روضۃ المتقین: ج ۴، ص ۲۱۶

(۲) المحاسن ج ۲، ص ۵۸ ح ۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۱؛ مکارم الاخلاق ص ۲۵۰؛ الوافی ج ۱۲، ص ۳۸۶ ح ۱۲۱۵۱؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۶۰ و ج ۷۳، ص ۲۷۲

(۳) مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۵

(۴) روضۃ المتقین: ج ۴، ص ۲۱۶؛ لوامع صاحبقرانی: ج ۷، ص ۳۲۴

(۵) المحاسن ج ۲، ص ۵۷ ح ۳؛ مکارم الاخلاق ص ۲۵۱؛ النوادر (للراوندی) ص ۴؛ تحفۃ الخواطر ج ۲، ص ۱۹۰؛ الوافی ج ۴، ص ۳۶۵ ح ۲۳۶۰ و ج ۱۲، ص ۳۸۶ ح ۱۲۱۵۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۱، ص ۳۱۲ و ج ۱۲، ص ۳۳ و ج ۱۵، ص ۲۷۱؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۵۴ و ج ۷۳، ص ۲۶۸

(۶) مراۃ العقول: ج ۸، ص ۲۳۳

سکونی کو غیر امامی کہا گیا ہے جس کی تفصیل قبل ازیں گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

4/2508 الکافی ۲/۶۳۸/۱/۲ العدة عن البرقی عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي اَلرَّبِيعِ اَلشَّامِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ اَلْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فِيهِ اَلْخُرَاسَانِيُّ وَ اَلشَّامِيُّ وَ مِنْ أَهْلِ اَلْآفَاقِ فَلَمْ أَجِدْ مَوْضِعاً أَقْعُدُ فِيهِ فَجَلَسَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ كَانَ مُتَّكِئاً ثُمَّ قَالَ يَا شِيعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ اِعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَمْلِكْ نَفْسَهُ عِنْدَ غَضَبِهِ وَ مَنْ لَمْ يُحْسِنْ صُحْبَةَ مَنْ صَحِبَهُ وَ مُخَالَقَةَ مَنْ خَالَقَهُ وَ مُرَافَقَةَ مَنْ رَافَقَهُ وَ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَهُ وَ مُمَالَحَةَ مَنْ مَالَحَهُ يَا شِيعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ اِتَّقُوا (اَللَّهَ مَا اِسْتَطَعْتُمْ) وَ لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ.

ترجمہ: ابو ربیع شامی سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ گھر مجمع سے بھرا ہوا تھا جس میں خراسان، شام اور مختلف افقوں کے لوگ تھے۔ پس مجھے بیٹھنے کی جگہ نہ ملی تو میں وہاں بیٹھ گیا جہاں امام جعفر صادق علیہ السلام تکیے سے ٹیک لگائے ہوئے تشریف فرما تھے۔ آپؑ نے فرمایا: اے آل محمد علیہم السلام کے شیعو! یاد رکھو کہ جو شخص غصے کی حالت میں اپنے نفس پر قابو نہ رکھے، جو جس سے رفاقت رکھتا ہے اس سے اپنی رفاقت کو بہتر نہ بنائے، جو جس سے مخالقت کرتا ہے اس سے اچھی مخالقت نہ کرے، جو اس کا رفیق ہے اس سے رفاقت نہ کرے، جو اس کا پڑوسی ہے اس سے اچھا پڑوس نہ رکھے اور جو اس کے ساتھ کھانا کھائے اس کے ساتھ کھانا نہ کھائے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اے آل محمد علیہم السلام کے شیعو! جتنی تم استطاعت رکھتے ہو اس قدر اللہ سے ڈرو اور اللہ کے بغیر نہ کوئی طاقت ہے اور نہ کوئی قوت ہے۔ [1]

بیان:

المخالقة المعاشرة بخلق حسن و الممالحة المؤاكلة

"المخالقة" حسنِ اخلاق کے ذریعہ معاشرت اختیار کرنا۔

"الممالحۃ" ایک دوسرے کی وکالت کرنا

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے [2]

---

[1] نہج السعادة: ج۸، ص۲۹؛ مسند الامام الصادق: ج۲، ص۱۸۹

[2] مرآة العقول: ج۱۲، ص۵۳

5/2509 الکافی، ۱/۳/۶۳۶/۲ الثلاثة عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنّٰا نَرٰاكَ مِنَ اَلْمُحْسِنِينَ) قَالَ كَانَ يُوَسِّعُ اَلْمَجْلِسَ وَ يَسْتَقْرِضُ لِلْمُحْتَاجِ وَ يُعِينُ اَلضَّعِيفَ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ''ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں سے دیکھ رہے ہیں۔(الیوسف: ۷۸)۔'' کے بارے میں فرمایا: وہ (حضرت یوسفؑ) اجتماع میں دوسروں کے لیے جگہ بناتے تھے، ضرورت مندوں کو قرض دیتے تھے اور کمزور کی مدد کرتے تھے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

6/2510 الکافی، ۱/۴/۶۳۶/۲ محمد عن ابن عيسى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَلاَءِ بْنِ اَلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: عَظِّمُوا أَصْحَابَكُمْ وَ وَقِّرُوهُمْ وَ لاَ يَتَهَجَّمْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ وَ لاَ تَضَارُّوا وَ لاَ تَحَاسَدُوا وَ إِيَّاكُمْ وَ اَلْبُخْلَ كُونُوا عِبَادَ اَللَّهِ اَلْمُخْلَصِينَ اَلصَّالِحِينَ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے تھے: اپنے دوستوں کی عزت کرو اور ان کا احترام کرو، تم ایک دوسرے پر ہجوم نہ کرو، ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچاو، حسد نہ کرو اور بخل سے بچو بلکہ اللہ کے مخلص اور نیک بندے بنو۔ [۳]

بیان:

و لا يتهجم بعضكم على بعض كذا في كتاب العشرة من الكافي أي لا يدخل عليه بغتة أو بغير إذن و في كتاب الإيمان و الكفر منه و لا يتهجم بعضكم بعضا بدون لفظة على أي لا يطرده و في بعض النسخ بتقديم الجيم على الهاء أي لا يستقبله بوجه كريه

''و لا یتھجم بعضکم علی بعض ''ایک دوسرے پر حملہ نہ کریں۔یعنی اس میں اچانک یا بغیر اجازت داخل نہ ہو۔

اسی طرح کتاب الکافی کی ''کتاب العشرۃ'' میں ہے۔

''کتاب الایمان والکفر'' میں اس طرح ہے: ''و لا یتھجم بعضکم بعضا'' یعنی اسے باہر نہ نکالو۔

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۳؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۱۹۰؛ تفسیر نور الثقلین ج ۲، ص ۴۲۵

[۲] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۳

[۳] محاسبۃ النفس ص ۹۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۵؛ الفصول المہمہ ج ۳، ص ۳۵۴؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۲۵۴

اس میں لفظِ "علیٰ" نہیں ہے۔

بعض نسخوں میں "جیم" پہلے ہے "حاء" سے، یعنی وہ اسے ناگوار چہرے سے قبول نہ کرو۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ہے جیسا کہ تفصیل گزر چکی ہے اور علاء بھی ثقہ ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2511 الکافی، ۱/۴/۶۴۳/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ٱلتَّوَدُّدُ إِلَى ٱلنَّاسِ نِصْفُ ٱلْعَقْلِ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں سے محبت کرنا نصف عقل ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ نوفلی اور سکونی دونوں ثقہ ہیں البتہ سکونی غیر امامی ہے جس کی تفصیل کئی بار گزر چکی اور یہ مشہور سند ہے۔ (واللہ اعلم)

8/2512 الکافی، ۱/۵/۶۴۳/۲ العدة عن سهل عن علي بن حسان عن موسى بن بكر عن أبي الحسن عليه السّلام: مثله.

ترجمہ: موسیٰ بن بکر نے امام موسیٰ کاظمؑ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ [۴]

بیان:

لعل نصفه الآخر أن يكون مع ذلك متبتلا إلى الله تعالى في باطنه متيقنا بأن الناس لو اجتمعوا بحذافيرهم على أن ينفعوه مثقال ذرة أو يضروه ما قدروا على ذلك إلا أن يشاء الله

شاید اس کا دوسرا نصف یہ ہے کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ باطنی طور پر خدائے بزرگ و برتر کے لئے وقف ہے، اس بات کا یقین ہے کہ اگر لوگ متحد ہو کر اسے ایک ذرہ کے برابر سے فائدہ پہنچاتے ہیں یا اسے نقصان پہنچاتے ہیں تو وہ ایسا نہیں کر سکتے جب تک کہ خدا نہ چاہے۔

---

[۱] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۳

[۲] تحف العقول ص ۴۳؛ کنز الفوائد ج ۲، ص ۱۸۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۵۲؛ الفصول المہمہ ج ۳، ص ۳۵۶؛ بحار الانوار ج ۳۲، ص ۶۸؛ مستدرک الوسائل ج ۸، ص ۳۵۳؛ نہج البلاغہ ص ۴۹۵؛ خصائص الائمہ علیہ السلام ص ۱۰۴

[۳] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۳۷

[۴] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ غیر امامی ہے کہ وہ کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی ہے اور موسی بن بکر ثقہ مگر واقفی ہے۔ [2]

9/2513 الکافی،۱/۲/۶۴۳/۲ العدۃ عن البرقی عن عثمان عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مُجَامَلَةُ اَلنَّاسِ ثُلُثُ اَلْعَقْلِ.

ترجمہ سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا ایک تہائی عقل ہے۔ [3]

بیان:

و ذلك لأن المجاملة وهى المعاملة بالجميل لا تستلزم التودد و التودد يستلزم المجاملة فهما مع التبتل في الباطن إلى الله تعالى تمام العقل

اس کی وجہ یہ ہے کہ شائستگی، جو کہ حسن سلوک کا علاج ہے، صحبت کی ضرورت نہیں ہے اور صحبت شائستگی کی ضرورت نہیں ہے لہٰذا خدا تعالی کے ساتھ باطنی عقیدت کے ساتھ عقل مکمل ہوتی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [4] یا پھر صحیح ہے۔ [5] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے کیونکہ سماعہ کے بارے میں امامی اور ثقہ جلیل ہونا ثابت ہے اور اس کے واقفی ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ البتہ زیادہ مشہور یہی ہے کہ وہ واقفی ہے۔ (واللہ اعلم)

10/2514 الکافی،۱/۱/۶۴۲/۲ محمد عن أحمد و علی عن أبيه جميعاً عن السراد عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ أَعْرَابِيّاً مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أَتَى اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ لَهُ أَوْصِنِي فَكَانَ مِمَّا أَوْصَاهُ تَحَبَّبْ إِلَى اَلنَّاسِ يُحِبُّوكَ.

ترجمہ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک عرب آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا: مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔

---

[1] مرآۃ العقول: ج۱۲،ص۵۳۷

[2] المفید من معجم رجال الحدیث:۶۲۵

[3] تحف العقول ص۲۶ ۳؛ وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۵۳؛ بحارالانوار ج۷۵،ص۲۵۰؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۸۲۳

[4] مرآۃ العقول: ج۱۲،ص۵۳۷

[5] مہذب الاحکام: ج۱۵،ص۳۹۶

پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے جو نصیحت فرمائی اس میں یہ بھی تھا کہ تم لوگوں سے محبت کرو تم سے بھی محبت کی جائے گی۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

11/2515 الفقیه، ۴/۴۰۳/۵۸۷۲/۱ اِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ اَلصَّادِقُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : يَا إِسْحَاقُ صَانِعِ اَلْمُنَافِقَ بِلِسَانِكَ وَ أَخْلِصْ وُدَّكَ لِلْمُؤْمِنِ وَ إِنْ جَالَسَكَ يَهُودِيٌّ فَأَحْسِنْ مُجَالَسَتَهُ.

ترجمہ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اے اسحاق! تم منافق سے زبانی طور پر بنائے رکھو اور مومن سے تمہاری محبت پر خلوص ہو اور اگر کوئی یہودی بھی تمہارے پاس بیٹھے تو اس سے بھی صحبت اچھی رکھو۔ [۳]

بیان:

المصانعة المداراة والمداهنة
''المصانعۃ'' شائستگی اور ذہانت

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ اسحاق ثقہ جلیل ہے اور اسے فطحی کہنا سہو ہے۔ (واللہ اعلم)

12/2516 الکافی، ۲/۶۴۰/۵/۱ علی عن الاثنین عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ : أَنَّ أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ صَاحَبَ رَجُلاً ذِمِّيّاً فَقَالَ لَهُ اَلذِّمِّيُّ أَيْنَ تُرِيدُ يَا عَبْدَ اَللَّهِ فَقَالَ أُرِيدُ اَلْكُوفَةَ فَلَمَّا عَدَلَ اَلطَّرِيقُ بِالذِّمِّيِّ عَدَلَ مَعَهُ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ اَلذِّمِّيُّ أَ لَسْتَ زَعَمْتَ أَنَّكَ تُرِيدُ اَلْكُوفَةَ فَقَالَ لَهُ بَلَى فَقَالَ لَهُ اَلذِّمِّيُّ فَقَدْ تَرَكْتَ اَلطَّرِيقَ

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۵۱؛ الفصول المہمہ ج۳،ص۳۵۶

[۲] مرآۃ العقول: ج۱۲،ص۵۳۷؛ منہاج الصالحین وحید: ج۱،ص۵۲؛ اضاءات الفکر والدین: ج۲،ص۵۶۵

[۳] الزہد ص۲۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۲۰۱؛ الامالی (للصدوق) ص۶۲۸؛ الاختصاص ص۲۳۰؛ الامالی (للمفید) ص۱۸۵؛ نزہۃ الناظر ص۹۹؛ روضۃ الواعظین ج۲،ص۳۷۱؛ مشکاۃ الانوار ص۸۲؛ أعلام الدین ص۳۰۱؛ بحار الانوار ج۱۷،ص۱۵۲ و ج۷۵،ص۱۸۸؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۶۸۷؛ مستدرک الوسائل ج۸،ص۳۱۶

[۴] روضۃ المتقین: ج۱۳،ص۱۶۳

فَقَالَ لَهُ قَدْ عَلِمْتُ قَالَ فَلِمَ عَدَلْتَ مَعِي وَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ هَذَا مِنْ تَمَامِ حُسْنِ الصُّحْبَةِ أَنْ يُشَيِّعَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ هُنَيْئَةً إِذَا فَارَقَهُ وَ كَذَلِكَ أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ هَكَذَا قَالَ قَالَ نَعَمْ قَالَ الذِّمِّيُّ لاَ جَرَمَ أَنَّمَا تَبِعَهُ مَنْ تَبِعَهُ لِأَفْعَالِهِ الْكَرِيمَةِ فَأَنَا أُشْهِدُكَ أَنِّي عَلَى دِينِكَ وَ رَجَعَ الذِّمِّيُّ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَلَمَّا عَرَفَهُ أَسْلَمَ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرامؑ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام ایک ذمی شخص کے ساتھ (سفر میں) تھے تو ذمی نے آپؑ سے عرض کیا: اے اللہ کے بندے! آپ کہاں جانا چاہتے ہو؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں کوفہ جانا چاہتا ہوں۔

پس ذمی کا راستہ بدل گیا مگر امیر المومنین علیہ السلام بھی ان کے ساتھ چلتے رہے تو اس نے پوچھا: کیا آپ نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ کوفہ جانا چاہتے ہو؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

ذمی نے کہا: آپ نے کوفہ کا راستہ تو چھوڑ دیا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: میں جانتا ہوں۔

ذمی نے کہا: جب آپ کو راستہ معلوم ہے تو آپ میرے ساتھ کیوں آ رہے ہیں؟

امیر المومنین علیہ السلام نے اس سے فرمایا: یہ حسن صحبت کے تمام میں سے ہے کہ بندہ اپنے ساتھ سے جب الگ ہونے لگے تو زمی سے کچھ اس کے ساتھ چلے اور یہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں یہی حکم دیا ہے۔

ذمی نے آپؑ سے کہا: کیا ایسا حکم دیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

ذمی نے کہا: جس نے بھی ان (ص) کی پیروی کی ہے اس نے ان (ص) کے نیک اعمال کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔ پس میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آپ کا دین قبول کر لیا ہے۔

چنانچہ ذمی امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ پلٹ آیا اور جب اس نے آپؑ کی معرفت کر لی تو وہ مسلمان ہو گیا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ مسعدہ تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے البتہ عامی ہے۔ [3]

---

[1] تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۴۸۰؛ تفسیر کنز الدقائق و بحر الغرائب ج۳، ص۴۰۳؛ قرب الاسناد ص۱۰؛ بحار الانوار ج۴۱، ص۵۳ و ج۷۱، ص۱۵۷

[2] مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۷٦

[3] المفید من معجم رجال الحدیث: ٦۰۱

13/2517 الکافی،۲/۶۳۷/۱/۵ محمد عن ابن عیسی عَنِ اَلْحَجَّالِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ وَ ثَعْلَبَةَ وَ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلاِنْقِبَاضُ مِنَ اَلنَّاسِ مَكْسَبَةٌ لِلْعَدَاوَةِ.

ترجمہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امامؑ نے فرمایا: لوگوں سے پیچھے پیچھے ہٹنا (یعنی ان کو دوستی سے روکنا) دشمنی کو جنم دیتا ہے۔ ①

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ ②

۷۵۔ باب الاهتمام بامور المسلمين و النصيحة لهم و نفعهم

باب: مسلمانوں کے امور کے لیے اہتمام کرنا اور ان کے لیے نصیحت کرنا اور ان کو نفع پہنچانا

1/2518 الکافی،۲/۱۶۳/۱/۱ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ أَصْبَحَ لاَ يَهْتَمُّ بِأُمُورِ اَلْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کرے مگر مسلمانوں کے امور کا اہتمام نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ ③

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ ④ لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/2519 الکافی،۲/۱۶۳/۴/۱ محمد عن ابن عیسی عن السراد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْقَاسِمِ اَلْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ لَمْ يَهْتَمَّ بِأُمُورِ اَلْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

ترجمہ محمد القاسم ہاشمی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے امور کا اہتمام نہ کرے

---

① وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۵

② مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۳

③ الفقہ المنسوب الی الامام الرضا علیہ السلام ص۳۶۹؛ السرائر ج۳، ص۶۳۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۳۶؛ بحار الانوار ج۱۷، ص۳۳۷

④ مراۃ العقول: ج۹، ص۱

وہ مسلمان نہیں ہے۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۲﴾

3/2520 الکافی، ۱/۵/۱۶۴/۲ عَنْهُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَلْخَطَّابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَمِّهِ عَاصِمٍ اَلْكُوزِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ لاَ يَهْتَمُّ بِأُمُورِ اَلْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ وَ مَنْ سَمِعَ رَجُلاً يُنَادِي يَا لَلْمُسْلِمِينَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: جو شخص صبح کرے مگر مسلمانوں کے امور کا اہتمام نہ کرے تو وہ ان میں سے نہیں ہے اور جو شخص کسی آدمی کو پکارتے ہوئے سنے کہ اے مسلمانو! (مدد کرو) پس کوئی جواب نہ دے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ ﴿۳﴾

بیان:

اللام المفتوحة فی للمسلمین للاستغاثة

''مسلمین'' میں لام مفتوح ہے اور یہ استغاثہ کے لیئے ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۴﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ سلمہ کامل الزیارات کا راوی ہے جسے ہم نجاشی کی تضعیف پر ترجیح دیتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

4/2521 الکافی، ۱/۲/۱۶۳/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْسَكُ اَلنَّاسِ نُسُكاً أَنْصَحُهُمْ جَيْباً وَ أَسْلَمُهُمْ قَلْباً لِجَمِيعِ اَلْمُسْلِمِينَ ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ پرہیزگار وہ ہے جو سب سے بڑھ کر ان کو نصیحت کرے اور جو سب سے بڑھ کر جملہ مسلمانوں سے صلح و صفائی رکھے۔ ﴿۵﴾

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۳۳۶؛ بحارالانوار ج۷۱،ص۳۳۸

﴿۲﴾ مرآۃ العقول: ج۹،ص۳

﴿۳﴾ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۳۳۷؛ بحارالانوار ج۷۱،ص۳۳۹

﴿۴﴾ مرآۃ العقول: ج۹،ص۳

﴿۵﴾ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۳۴۰؛ بحارالانوار ج۷۱،ص۳۳۸؛ مستدرک الوسائل ج۱۲،ص۳۸۶

بیان:

یعنی أشدهم عبادة أكثرهم أمانة يقال رجل ناصح الجيب أي أمين و في بعض النسخ أنصحهم حبا و لعل الأول هو الصواب و أصل النصح الخلوص يقال نصحته و نصحت له و معنى نصيحة الله صحة الاعتقاد في وحدانيته و إخلاص النية في عبادته و النصيحة لكتاب الله هو التصديق له و العمل بما فيه و نصيحة رسول الله ص التصديق بنبوته و رسالته و الانقياد بما أمر به و نهى عنه و نصيحة أئمة الحق ص التصديق بإمامتهم و وصايتهم و خلافتهم من عند الله و إطاعتهم فيما أمروا به و نهوا عنه و نصيحة عامة المسلمين إرشادهم إلى مصالحهم

یعنی سب سے زیادہ عبادت گزار اور امانت دار جیسا کہ کہا گیا ہے: ''رجل ناصح الجیب'' یعنی امانت دار۔

بعض نسخوں میں ہے ''انصحھم حبا'' اور شاید پہلا جو وہ درست ہے اور ''النصح'' کی اصل ''الخلوص'' ہے جیسا کہ کہا گیا ہے ''نصحتہ ونصحت لہ'' اور ''نصیحۃ اللہ'' کا معنی اس کی وحدانیت کے بارے عقیدے کا صحیح ہونا ہے، اس کی عبادت میں نیت کا خالص ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے لیئے نصیحت سے مراد اس کی تصدیق اور اس میں موجود احکام کی پر عمل کرنا ہے اور رسولِ خدا ص کے لیئے نصیحت سے مراد آپ ص کی نبوت اور رسالت کی تصدیق کرنا ہے اور آپ ص کے امر و نہی کا انعقاد کرنا ہے اور آئمہ حق علیہم السلام کے بارے میں نصیحت سے مراد ان کی امامت، وصایت اور خلافت جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کی تصدیق کرنا ہے اور ان کے امر و نہی میں ان کی اطاعت کرنا ہے اور عام مسلمانوں کے بارے میں نصیحت سے مراد ان کو راہِ راست کی طرف گامزن کرنا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے جو مشہور ہے اور اس کی تفصیل کئی دفعہ بیان کی جا چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

5/2522 الكافي، ۱/۳/۱۶۳/۲ علي عن القاساني عن القاسم بن محمد عن الْمِنْقَرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: عَلَيْكَ بِالنُّصْحِ لِلَّهِ فِي خَلْقِهِ فَلَنْ تَلْقَاهُ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ۔

ترجمہ: سفیان بن عیینہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: تجھ پر اللہ کی خاطر اس کی مخلوق کو اچھی نصیحت کرنی لازم ہے پس تو اس سے بہتر کسی عمل کے ساتھ اس سے نہیں ملے گا۔ [2]

[1] مراۃ العقول: ج۹، ص۲

[2] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۸۲؛ بحارالانوار ج۷۱، ص۳۳۸

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1]

6/2523 الکافی، ۱/۵/۲۰۸/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنَّ أَعْظَمَ اَلنَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اَللَّهِ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ أَمْشَاهُمْ فِي أَرْضِهِ بِالنَّصِيحَةِ لِخَلْقِهِ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے بڑے مرتبے والے لوگوں میں سے قیامت کے دن وہ ہوگا جو زمین پر سب سے زیادہ اس کی مخلوق کو اچھی نصیحت کرنے کے لیے چلنے والا ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس کی تفصیل مئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2524 الکافی، ۱/۶/۱۶۴/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: اَلْخَلْقُ عِيَالُ اَللَّهِ فَأَحَبُّ اَلْخَلْقِ إِلَى اَللَّهِ مَنْ نَفَعَ عِيَالَ اَللَّهِ وَ أَدْخَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ سُرُوراً۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مخلوق اللہ کے کنبے ہیں پس اللہ کے نزدیک سب سے پیاری مخلوق وہ ہے جو اللہ کے کنبوں کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو اور خاندان کو سب سے زیادہ خوشی فراہم کرے۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [5] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے جس کی تفصیل وہی ہے جو قبل ازیں گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

8/2525 الکافی، ۱/۷/۱۶۴/۲ العدة عن البرقی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ

[1] مراۃ العقول: ج۹، ص۳

[2] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۸۲؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۳۵۸

[3] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۴۳

[4] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۴۱؛ الفصول المہمہ ج۳، ص۳۸۲؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۳۳۹؛ مستدرک الوسائل ج۱۲، ص۳۸۸

[5] مراۃ العقول: ج۹، ص۳

سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَنْ أَحَبُّ اَلنَّاسِ إِلَى اَللَّهِ قَالَ أَنْفَعُ اَلنَّاسِ لِلنَّاسِ۔

ترجمہ: سیف بن عمیرہ نے اس شخص سے روایت کی ہے جس نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو سنا تھا، آپ فرمارہے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اللہ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو سب سے زیادہ نفع دینے والا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [2]

9/2526 الکافی، ۲/۱۶۴/۸/۱ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ مُثَنًّى بْنِ اَلْوَلِيدِ اَلْحَنَّاطِ عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ رَدَّ عَنْ قَوْمٍ مِنَ اَلْمُسْلِمِينَ عَادِيَةَ [مَاءٍ] أَوْ نَارٍ أُوجِبَتْ لَهُ اَلْجَنَّةُ۔

ترجمہ: فطر بن خلیفہ امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں سے حد سے بڑھنے والے پانی یا آگ کو روکے اس کے لیے جنت واجب ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند مجہول کالمعتبر ہے کیونکہ فطر پر امام محمد باقر علیہ السلام نے دو مرتبہ ترحم فرمایا ہے۔ [5]

10/2527 الکافی، ۲/۱۶۴/۹/۱ عَنْهُ عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ اِبْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ قُولُوا لِلنّٰاسِ حُسْناً) قَالَ قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً وَ لاَ تَقُولُوا إِلاَّ خَيْراً حَتَّى تَعْلَمُوا مَا هُوَ۔

ترجمہ: ابن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ''لوگوں کے لیے اچھی بات

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۴۱؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۳۳۹؛ مستدرک الوسائل ج۱۲، ص۳۹۰

[2] مراۃ العقول: ج۹، ص۴

[3] مشکاۃ الانوار ص۱۸۲؛ الوافی ج۵، ص۱۹۵ ح۲۶۹۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۱۴۲؛ الفصول المہمہ ج۲، ص۲۱۳

[4] مراۃ العقول: ج۱۸، ص۳۹۸

[5] المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۶۰

کہو۔(البقرۃ:۸۳)۔" کے بارے میں فرمایا: لوگوں کے بارے میں اچھی بات کہو اور خیر کے سوا کچھ نہ کہو یہاں تک کہ تم اس کی حقیقت کے بارے میں جان لو۔ [۱]

بیان:

یعنی لا تقولوا لهم إلا خيرا ما تعلمون فيهم الخير و ما لم تعلموا فيهم الخير فأما إذا علمتم أنه لا خير فيهم و انكشف لكم عن سوء ضمائرهم بحيث لا تبقى لكم مرية فلا عليكم أن لا تقولوا خيرا و ما يحتمل الموصولية و الاستفهام و النفي

یعنی ان کے ساتھ بھلائی کے سوا کچھ نہ کہو، جب تک کہ تم ان کے بارے میں اچھا جانو، اور جب تک تم ان کے بارے میں اچھا نہیں جانتے لیکن اگر تم جانتے ہو کہ ان میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور ان کے برے ضمیر تم پر ظاہر کیے گئے ہیں۔ایک ایسا طریقہ جس سے آپ کو اب کوئی شک نہ رہے پھر آپ کو اچھا کہنے کی ضرورت نہیں اور جو ممکن ہے وہ ہے تعلق، استفہام اور نفی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [۲] یا پھر معتبر ہے۔ [۳]

11/2528 الکافی،۲/۱۶۵/۱۰/۱ عنه عن التميمي عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ قُولُوا لِلنّٰاسِ حُسْناً) قَالَ قُولُوا لِلنَّاسِ أَحْسَنَ مَا تُحِبُّونَ أَنْ يُقَالَ فِيكُمْ.

ترجمہ: جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول:"اور لوگوں کے لیے اچھی بات کہو۔(البقرۃ:۸۳)۔" کے بارے میں فرمایا: لوگوں سے وہ سب سے اچھا کہو جو تم پسند کرتے ہو کہ تمہارے بارے میں کہا جائے۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۵] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ابو جمیلہ یعنی مفضل بن صالح تفسیر قمی اور کامل

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۳۴۰؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۱،ص ۲۶۲؛ بحارالانوار ج۱۷،ص ۳۴۰؛ تفسیر نور الثقلین ج۱،ص ۹۴؛ تفسیر کنز الدقائق و بحر الغرائب ج۲،ص ۶۸

[۲] مرآۃ العقول: ج۹،ص ۵

[۳] موسوعہ البلاغی: ۲۰۹/۱؛ آلاء الرحمٰن بلاغی: ج۱،ص ۱۰۳

[۴] معجم الخواطر ج۲،ص ۱۹۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۳۴۱؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۱،ص ۲۶۲؛ بحارالانوار ج۱۷،ص ۳۴۱؛ تفسیر نور الثقلین ج۱،ص ۹۴؛ مستدرک الوسائل ج۱۲،ص ۳۸۷

[۵] مرآۃ العقول: ج۹،ص ۶

الزیارات کا راوی ہے اور جابر ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

12/2529 الکافی، ۱/۱۱/۱۶۵/۲ العدۃ عن سھل عَنْ يَحْيَى بْنِ اَلْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جَبَلَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ جَعَلَنِي مُبٰارَكاً أَيْنَ مٰا كُنْتُ) قَالَ نَفَّاعاً۔

ترجمہ: ابن جبلہ نے ایک شخص سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ''اس نے مجھے برکت دی ہے خواہ میں جہاں بھی رہوں۔ (مریم:۳۱)۔'' کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد لوگوں کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند ہے۔ [۱]

بیان:

حكاية عن كلام عيسى على نبينا و آله و عليه السلام حيث أشارت إليه أمه حين كان في المهد فقال إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ آتٰانِيَ الْكِتٰابَ وَ جَعَلَنِي نَبِيًّا وَ جَعَلَنِي مُبٰارَكاً أَيْنَ مٰا كُنْتُ وَ أَوْصٰانِي بِالصَّلاٰةِ وَ الزَّكٰاةِ مٰا دُمْتُ حَيًّا وَ بَرًّا بِوٰالِدَتِي وَ لَمْ يَجْعَلْنِي جَبّٰاراً شَقِيًّا

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کلام کی حکایت ہے کہ جب وہ اپنی کی والدہ محترمہ کی گود میں تھے اور ان کی والدہ محترمہ نے ان کے طرف اشارہ کیا تھا تو انہوں نے فرمایا:

اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ﴿۳۰﴾

وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ﴿۳۱﴾ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ ۫ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا۔

میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے (۳۰) اور میں جہاں بھی رہوں مجھے بابرکت بنایا ہے اور زندگی بھر نماز اور زکوۃ کی پابندی کا حکم دیا ہے (۳۱) اور اپنی والدہ کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا قرار دیا ہے اور اس نے مجھے سرکش اور شقی نہیں بنایا۔ (سورہ مریم: ۳۲،۳۱،۳۰)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے جبکہ راوی سارے ثقہ ہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] تصحیح الحج اطرح ج۲، ص۱۹۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۴۱؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۱، ص۲۶۲؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۳۴۱؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۹۴؛ مستدرک الوسائل ج۱۲، ص۳۸۷

[۲] مراۃ العقول: ج۹، ص۶

٧٦۔باب الإصلاح بين الناس

باب: لوگوں کے درمیان صلح کرانا

1/2530 الكافى، ١/١/٢٠٩/٢ محمد عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حَبِيبٍ اَلْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: صَدَقَةٌ يُحِبُّهَا اَللَّهُ إِصْلاَحٌ بَيْنِ اَلنَّاسِ إِذَا تَفَاسَدُوا وَ تَقَارُبٌ بَيْنِهِمْ إِذَا تَبَاعَدُوا.

ترجمہ: حبیب الاحوال سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے: وہ صدقہ جسے اللہ پسند کرتا ہے، وہ لوگوں کے درمیان صلح کرانا ہے جبکہ وہ فساد میں ہوں اور ان کے درمیان قربت کروانا ہے جبکہ وہ ایک دوسرے سے دور ہو گئے ہوں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] یا پھر معتبر ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند حبیب کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ باقی راوی ثقہ ہیں اور جو سند شیخ مفید نے ذکر کی ہے وہ حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

2/2531 الكافى، ١/١/٢٠٩/٢ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: مِثْلَهُ.

ترجمہ: حذیفہ بن منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل حدیث نقل کی ہے۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [5] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے جس پر تفصیلی گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

3/2532 الكافى، ١/٢/٢٠٩/٢ عنه عن السراد عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ:

---

[1] الامالی (للمفید) ص ١٢؛ مشکوۃ الانوار ص ١٧٦؛ تفسیر الصافی ج ۵، ص ۵٢؛ وسائل الشیعہ ج ١٨، ص ۴٣٩؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ٢، ص ٦۴٧؛ بحار الانوار ج ٧٣، ص ۴٣؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ٨٨؛ تفسیر کنز الدقائق ج ١٢، ص ٣٣٧؛ عوالم العلوم ج ٢٠، ص ٧٧٨؛ مستدرک الوسائل ج ٧، ص ٢٦٣

[2] مرآۃ العقول: ج ٩، ص ١۴۴

[3] عین الحیاۃ مجلسی: ج ٢، ص ٣٧٩

[4] گزشتہ حوالہ جات دیکھیے۔

[5] مرآۃ العقول: ج ٩، ص ١۴۴

لَأَنْ أُصْلِحَ بَيْنَ اِثْنَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِدِينَارَيْنِ.

ترجمہ: ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا میرے نزدیک دو دینار صدقہ دینے سے زیادہ محبوب ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

4/2533 الکافی، ۱/۳/۲۰۹/۲ عنه عن أحمد عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِذَا رَأَيْتَ بَيْنَ اِثْنَيْنِ مِنْ شِيعَتِنَا مُنَازَعَةً فَافْتَدِهَا مِنْ مَالِي.

ترجمہ: مفضل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم ہمارے دو شیعوں کے درمیان جھگڑا دیکھو تو اسے میرے مال سے حل کر دو۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ابن سنان ثقہ ہے جس کی تفصیل گزر چکی ہے اور مفضل تو ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

5/2534 التهذيب، ۱/۷۰/۳۱۲/۶ الصفار عن الزيات عن الكافي، ۱/۴/۲۰۹/۲ محمد بن سنان عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ سَابِقِ اَلْحَاجِّ قَالَ: مَرَّ بِنَا اَلْمُفَضَّلُ وَ أَنَا وَ خَتَنِي نَتَشَاجَرُ فِي مِيرَاثٍ فَوَقَفَ عَلَيْنَا سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لَنَا تَعَالَوْا إِلَى اَلْمَنْزِلِ فَأَتَيْنَاهُ فَأَصْلَحَ بَيْنَنَا بِأَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْنَا مِنْ عِنْدِهِ حَتَّى إِذَا اِسْتَوْثَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا مِنْ صَاحِبِهِ قَالَ أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ مَالِي وَ لَكِنْ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَمَرَنِي إِذَا تَنَازَعَ رَجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِنَا فِي شَيْءٍ أَنْ أُصْلِحَ بَيْنَهُمَا وَ

---

[1] مشکاۃ الانوار ص ۱۹۰؛ تفسیر الصافی ج ۵، ص ۵۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۸، ص ۴۳۹؛ الفصول المھمہ ج ۲، ص ۲۸۰؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۶۴۷؛ بحارالانوار ج ۷۳، ص ۴۴؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۸۸؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۳۳۷

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۴۵؛ فقہ الصادق: ج ۲۰، ص ۱۹؛ مستند الشیعہ: ج ۱۷، ص ۱۲۷؛ القضاء والشہادات انصاری: ۱۲۲؛ الحدائق الناضرۃ: ج ۲۱، ص ۸۴؛ الانوار اللوامع: ج ۱۲، ص ۲۳۲؛ الاخلاق شبر: ۱۰۱؛ الاربعین ابو معاش: ج ۹، ص ۱۶۷

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۸، ص ۴۴۰؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۶۴۸؛ بحارالانوار ج ۷۳، ص ۴۴؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۸۸؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۳۳۷

[4] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۴۵

أَفْتَدِيَهَا مِنْ مَالِهِ فَهَذَا مِنْ مَالِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ۔

ترجمہ: ابو حنیفہ سابق الحاج سے روایت ہے کہ مفضل ایک دفعہ ہمارے قریب سے گزرے جبکہ میں اور میری بہو میراث کے بارے میں جھگڑ رہے تھے۔ وہ کچھ دیر کھڑا رہے اور پھر ہم سے کہا: میرے گھر چلو۔ چنانچہ ہم وہاں گئے اور اس نے ہمارے درمیان چار سو درہم طے کر دیئے جو اس نے اپنی جیب سے ادا کیے یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک دوسرے سے خوش ہو گیا۔ پھر انہوں نے کہا: یہ میرے مال میں سے نہیں ہے بلکہ یہ امام جعفر صادقؑ نے مجھے حکم دیا تھا کہ جب بھی ہمارے دو اصحاب کے درمیان کسی مسئلے پر جھگڑا ہو جائے تو میں آپؑ کے مال سے ادائیگی کر سکتا ہوں۔ پس یہ امام جعفر صادقؑ کے مال سے تھا۔ [1]

تحقیق اسناد:

پہلی سند ضعیف معتبر ہے۔ [2] اور دوسری سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک دونوں اسناد حسن ہیں کیونکہ محمد بن سنان کے بارے میں گزر چکا کہ وہ ثقہ ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)۔

6/2535 الکافی ۱/۵/۲۰۹/۲ علی عن أبیه عن ابن المغیرة عن ابن عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَاذِبٍ۔

ترجمہ: ابن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: صلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہوتا۔ [4]

بیان:

یعنی أنه إذا تکلم بما لا یطابق الواقع فیما یتوقف علیه الإصلاح لم یعد کلامه کذبا

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ کوئی ایسی بات کہے جو اس حقیقت کے مطابق نہ ہو جس پر اصلاح کا انحصار ہے تو اس کی باتیں جھوٹ نہیں رہیں گی۔

---

[1] تحفۃ الخوارج ۲، ص ۲۰۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۸، ص ۴۴۰؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۷۹۴؛ بحار الانوار ج ۷۴، ص ۵۷ و ج ۷۳، ص ۴۵؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۸۹؛ تفسیر کنز الدقائق وبحر الغرائب ج ۱۲، ص ۳۳۸؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۱۹۴

[2] ملاذ الاخیار: ج ۱، ص ۲۳۱

[3] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۳۶

[4] بحار الانوار ج ۷۳، ص ۴۶؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۸۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۳۳۸

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [1] یا پھر حسن ہے۔ [2] یا پھر صحیح ہے۔ [3] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

7/2536 الکافی،۲/۲۱۰/۷/۱ العدة عن البرقی عن السراد عن ابن وھب أو ابن عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ: أَبْلِغْ عَنِّي كَذَا وَ كَذَا فِي أَشْيَاءَ أَمَرَ بِهَا قُلْتُ فَأُبَلِّغُهُمْ عَنْكَ وَ أَقُولُ عَنِّي مَا قُلْتَ لِي وَ غَيْرَ اَلَّذِي قُلْتَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ اَلْمُصْلِحَ لَيْسَ بِكَذَّابٍ إِنَّمَا هُوَ اَلصُّلْحُ لَيْسَ بِكَذِبٍ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میری طرف سے فلاں فلاں کو ان اشیاء کے بارے میں پہنچا دو جن کا حکم دیا گیا ہے۔

میں نے عرض کیا: آپؑ کی طرف سے ان کو پہنچا دوں اور میں وہ کہوں جو آپؑ کی طرف سے ہے اور کچھ اس کے علاوہ اپنی طرف سے بھی کہہ دوں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، صلح کروانے والا کبھی جھوٹا نہیں ہوتا کیونکہ وہ اصلاح کرنے والا ہوتا ہے جو کبھی جھوٹا نہیں ہوتا۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [5]

8/2537 الکافی،۲/۲۱۰/۶/۱ الثلاثة التھذیب،۸/۲۸۹/۵۸/۱ الحسین عن التمیمی اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ لاَ تَجْعَلُوا اَللّٰهَ عُرْضَةً لِأَيْمانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَ تَتَّقُوا وَ تُصْلِحُوا بَيْنَ اَلنّٰاسِ) قَالَ إِذَا دُعِيتَ لِصُلْحٍ بَيْنَ اِثْنَيْنِ فَلاَ تَقُلْ عَلَيَّ يَمِينٌ أَلاَّ أَفْعَلَ.

ترجمہ: اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ نیکی اور پرہیزگاری اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے سے۔(البقرة:۲۲۴)۔“ کے بارے میں فرمایا: جب

---

[1] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۳۶

[2] الاربعین ابو معاش: ج۹، ص۱۶۷؛ الاخلاق شبر:۱۰۱؛ المحجۃ البیضاء: ج۲، ص۲۴۵

[3] الاخوۃ الایمانیۃ قاسم:۸۱؛ محراب التقوی قاسم: ج۸، ص۵۹۷

[4] وسائل الشیعہ ج۱۸، ص۴۴۲؛ بحارالانوار ج۷۳، ص۴۸؛ تفسیر نورالثقلین ج۵، ص۸۹؛ تفسیر کنزالدقائق ج۱۲، ص۳۳۸

[5] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۴۸؛ حدود الشریعہ: ج۱، ص۶۰۸

تمہیں دولوگوں کے درمیان صلح کے لیے بلایا جائے تو یہ مت کہو کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ ایسا نہیں کروں گا۔ [1]

بیان:

یعنی لا تقل حلفت باللہ إلا أصلح بین الناس
یعنی تم یہ نہ کہو کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں مگر یہ کہ تم کہو کہ میں لوگوں کے درمیان اصلاح کروں گا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی دونوں اسناد حسن موثق ہیں۔ [2] یا پھر اسناد حسن ہیں۔ [3] اور میرے نزدیک بھی دونوں اسناد حسن ہیں۔ (واللہ اعلم)

۷۷۔ باب توقیر ذی الشیبة المسلم والكرم

باب: سفید بالوں والے مسلمان کی عزت وتکریم

1/2538 الكافی،۱/۱/۶۵۸/۲ محمد عن أحمد و علی عن أبیه جمیعاً عن السراد عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ مِنْ إِجْلاَلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِجْلاَلَ اَلشَّيْخِ اَلْكَبِيرِ .

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: بڑی عمر کے بزرگ کا احترام اللہ کے احترام میں سے ہے۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [5]

2/2539 الكافی،۱/۲/۶۵۸/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ عَرَفَ فَضْلَ كَبِيرٍ لِسِنِّهِ فَوَقَّرَهُ آمَنَهُ اَللَّهُ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ اَلْقِيَامَةِ .

---

[1] الوافی ج۱۱،ص۵۹۹ ح ۱۱۴۳۳؛ وسائل الشیعه ج۱۸،ص۴۴۰ وج۲۳،ص۲۸۲؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۱،ص۴۶۶؛ بحارالانوار ج۷۳،ص۴۶؛ تفسیر نورالثقلین ج۱،ص۲۱۷؛ تفسیر کنزالدقائق ج۲،ص۳۴۷

[2] مراۃ العقول: ج۹،ص۱۴۸؛ ملاذ الاخیار: ج۱۴،ص۳۴

[3] الانوار اللوامع: ج۱۲،ص۲۳۲

[4] وسائل الشیعه ج۱۲،ص۹۷

[5] مراۃ العقول: ج۱۲،ص۵۵۹؛ المنازل الثلاثۃ صفحہ: ۶۷؛ تکمیل المکارم: ج۱،ص۵۳۳؛ روش جدید محسنی: ۲۹۸

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی بزرگ کی فضیلت کو اس کی سن و سال کی وجہ سے پہچانا پس اس کی عزت کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ہولناکیوں سے امان میں رکھے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

3/2540 الکافی،۲/۶۵۸/۳/۱ بِهٰذَا ٱلْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللّٰهِ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ وَقَّرَ ذَا شَيْبَةٍ فِي ٱلْإِسْلاَمِ آمَنَهُ ٱللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ ٱلْقِيَامَةِ.

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی سفید بالوں بزرگ مسلمان کے ساتھ عزت کے ساتھ پیش آئے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی ہولناکی سے تحفظ فراہم کرے گا۔ [2]

تحقیق اسناد:

ایضاً۔

4/2541 الکافی،۲/۶۵۸/۴/۱ العدة عن البرقی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْفُضَيْلِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ٱلْخَطَّابِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: ثَلاَثَةٌ لاَ يَجْهَلُ حَقَّهُمْ إِلاَّ مُنَافِقٌ مَعْرُوفٌ بِالنِّفَاقِ ذُو ٱلشَّيْبَةِ فِي ٱلْإِسْلاَمِ وَ حَامِلُ ٱلْقُرْآنِ وَ ٱلْإِمَامُ ٱلْعَادِلُ.

ترجمہ اسحاق بن عمار سے ہے کہ میں نے ابو الخطاب کو امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہوئے سنا، آپؑ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کے حقوق کو نظر انداز نہیں کیا سکتا مگر یہ کہ وہ نفاق میں مشہور منافق ہو: سفید بالوں والا مسلمان، حامل قرآن اور عادل امام۔ [3]

بیان:

سیأتی تفسیر حامل القرآن فی أبواب القرآن و فضائله من کتاب الصلاة و لعل المراد بالإمام العادل المعصوم ع

---

[1] مشکاۃ الانوار ص ۱۶۹؛ النوادر (للراوندی) ص ۷؛ صحیفۃ الرضا ج ۱، ص ۳۴؛ ارشاد القلوب ج ۱، ص ۱۸۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۹۹؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۱۳۷

[2] الجعفریات ص ۱۹۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۹۹؛ بحار الانوار ج ۷، ص ۳۰۲ و ج ۷۲، ص ۱۳۷؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۱۰۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۹، ص ۶۰۲؛ مستدرک الوسائل ج ۸، ص ۳۹۱

[3] مشکاۃ الانوار ص ۱۷۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۹۸

حامل القرآن کی تفسیر ''کتاب الصلاۃ کے باب ''ابواب القرآن وفضائلہ'' میں آئے گی اور شاید اس سے مراد عادل امام معصومؑ ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [1] یا پھر معتبر ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی یعنی ابوسمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے لہٰذا ہم توثیق کو ترجیح دیتے ہیں البتہ یہ غیر امامی ہے اور محمد بن فضیل تو ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

5/2542 الکافی،۱/۵/۶۵۸/۲ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مِنْ إِجْلاَلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِجْلاَلُ اَلْمُؤْمِنِ ذِي اَلشَّيْبَةِ وَ مَنْ أَكْرَمَ مُؤْمِناً فَبِكَرَامَةِ اَللَّهِ بَدَأَ وَ مَنِ اِسْتَخَفَّ بِمُؤْمِنٍ ذِي شَيْبَةٍ أَرْسَلَ اَللَّهُ إِلَيْهِ مَنْ يَسْتَخِفُّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: سفید بالوں والے مومن کا احترام (دراصل) اللہ کے احترام میں سے ہے۔ جس نے کسی سفید بالوں والے مومن کی تعظیم کی تو اصل میں اس نے اللہ کی تعظیم کی اور جو شخص کسی سفید بالوں والے مومن کی تخفیف کی تو اللہ اس کے پاس ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس کی موت سے پہلے اس کی تخفیف کرے گا۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4]

6/2543 الکافی،۱/۶/۶۵۸/۲ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ: مِنْ إِجْلاَلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِجْلاَلُ ذِي اَلشَّيْبَةِ اَلْمُسْلِمِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سفید بالوں والے مسلمان کا احترام اللہ کے احترام میں سے ہے۔ [5]

[1] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۔ ۵۶

[2] عین الحیاۃ مجلسی: ج۲، ص۱۶۹

[3] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۹۸

[4] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۔ ۵۶

[5] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۹۸

تحقیق اسناد:

میرے نزدیک حدیث کی سند حسن ہے کیونکہ سعدان ثقہ ہے جبکہ باقی راوی ثقہ جلیل ہیں۔(واللہ اعلم)

7/2544 الكافي، ١/١/١٦٥/٢ الثلاثة عن بعض أصحابه عن أبي عبد الله عليه السّلام قال قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: مثله.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۲]

8/2545 الكافي، ١/٢/١٦٥/٢ العدة عن أحمد رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے بزرگوں کا احترام نہیں کرتا اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [۴]

9/2546 الكافي، ١/٣/١٦٥/٢ الثلاثة عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْوَصَّافِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : عَظِّمُوا كِبَارَكُمْ وَ صِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَ لَيْسَ تَصِلُونَهُمْ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ كَفِّ الْأَذَى عَنْهُمْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے بزرگوں کا احترام کرو اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھو اور اپنے رشتہ داروں رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم رکھنے کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں کہ ان کو ذیت دینے والا ہاتھ ان سے دور رکھا جائے۔ [۵]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۶] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے۔(واللہ اعلم)

---

[۱] گزشتہ حدیث کے حوالاجات دیکھیے۔

[۲] مراۃ العقول: ج۹،ص۷

[۳] تنبیہ الخواطر ج۲،ص۱۹۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۹۸؛ بحارالانوار ج۷۲،ص۱۳۸؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۸۱۲

[۴] مراۃ العقول: ج۹،ص۷

[۵] مشکاۃ الانوار ص۱۷۰؛ بحارالانوار ج۷۲،ص۱۳۹

[۶] مراۃ العقول: ج۹،ص۸

10/2547 الکافی، ۱/۱/۶۵۹/۲ العدة عن سهل عن الأشعري عن اَلْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلاَنِ عَلَى أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَأَلْقَى لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وِسَادَةً فَقَعَدَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا وَ أَبَى اَلْآخَرُ فَقَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اُقْعُدْ عَلَيْهَا فَإِنَّهُ لاَ يَأْبَى اَلْكَرَامَةَ إِلاَّ حِمَارٌ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دو آدمی امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پس آپؑ نے ہر ایک کو ایک ایک نشست پیش کی۔ پس ان میں سے ایک نشست پر بیٹھ گیا لیکن دوسرے نے انکار کر دیا تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اپنی جگہ پر بیٹھو۔ گدھے کے علاوہ کوئی بھی عزت کرانے سے انکار نہیں کرتا۔

پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جب کسی قوم کا معزز آدمی تمہارے پاس آئے تو تم اس کا اکرام کرو۔ [1]

تحقیق اسناد:

میرے نزدیک حدیث کی سند جعفر کی وجہ سے مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

11/2548 الکافی، ۱/۲/۶۵۹/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی قوم کا کوئی معزز شخص تمہارے پاس آئے تو تم اس کا اکرام کرو۔ [2]

تحقیق اسناد:

میرے نزدیک حدیث کی سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر گفتگو کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

12/2559 الکافی، ۱/۳/۶۵۹/۲ العدة عن البرقي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ اَلْعَلَوِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: لَمَّا قَدِمَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ إِلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَدْخَلَهُ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بَيْتَهُ وَ لَمْ يَكُنْ فِي اَلْبَيْتِ غَيْرُ خَصَفَةٍ وَ وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَطَرَحَهَا رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب عدی بن حاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو آپؐ انہیں اپنے گھر لے آئے اور

---

[1] بحار الانوار ج ۲۴، ص ۵۳

[2] الجعفریات: ص ۱۶۸؛ شہاب الاخبار: ص ۳۳۰؛ مشکاۃ الانوار: ص ۱۷۶؛ وسائل الشیعہ: ج ۱۲ ص ۱۰۰؛ مستدرک الوسائل: ج ۸ ص ۳۹۳

آپؐ کے گھر میں ایک (کھجور کی) موٹی بوری اور رنگے ہوئے چمڑے سے بنے تکیے کے علاوہ بیٹھنے کے لیے کچھ نہیں تھا پس ان چیزوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے عدی بن حاتم کے لیے نشست تیار کی۔ ﴿۱﴾

بیان:

الخصفة بالمعجمة ثم المهملة محركة الجلة تعمل من الخوص للتمر و الثوب الغليظ جدا و المعنيان محتملان و في بعض النسخ حفصة بتوسط الفاء بين المهملتين و كأنه تصحيف و الأدم اسم جمع الأديم و هو الجلد أو أحمرة أو مدبوغة

"الخصفة" معجمہ کے ساتھ اور پھر مھملہ، جلّہ کی حرکت کھجور اور بہت موٹے کپڑوں کے لیے اختر سے بنی ہے اور اس کے دونوں معنی ممکن ہیں۔

بعض نسخوں میں "حفصة" ہے، دونوں مھملوں کے درمیں فاء ہے، گویا کہ اصلاح کی طرح،

"الأدم" "یہ "ادیم" کی جمع ہے اور اس کا معنی چمڑہ ہے یا اس کا سرخ ہونا اور یا اس کا رنگا ہوا ہونا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۲﴾

۷۸۔ باب التراحم و التعاطف

باب: رحم دلی اور ہمدردی

1/2550 الكافي ،۱/۱/۱۷۵/۲ العدة عن البرقي عن السراد اَلْعَقَرْقُوفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: اِتَّقُوا اَللَّهَ وَ كُونُوا إِخْوَةً بَرَرَةً مُتَحَابِّينَ فِي اَللَّهِ مُتَوَاصِلِينَ مُتَرَاحِمِينَ تَزَاوَرُوا وَ تَلاَقَوْا وَ تَذَاكَرُوا أَمْرَنَا وَ أَحْيُوهُ۔

ترجمہ: عقرقوفی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو اپنے صحابیوں سے فرماتے ہوئے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور نیک بھائی بنو جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور نرمی کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے سے زیارت کرو، ملاقات کرو اور ہمارے امر کے بارے میں

﴿۱﴾ مشکاۃ الانوار ص ۱۷۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۰۱

﴿۲﴾ مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۶

گفتگو کرو اور اسے زندہ رکھو۔ [۱]

بیان:

أريد بتذاكر أمرهم و إحيائه مذاكرة العلوم الدينية المأخوذة عنهم

آئمہ علیہم السلام کے امر کے تذاکرہ سے مراد ان سے حاصل کئے ہوئے علومِ دینیہ کو یاد کر کے اس کو زندہ کرنا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲] اور شیخ کی سند میں عقرقوفی کے بعد ابو عبیدہ واقع ہوا ہے جو مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

2/2551 الكافي، ١/٢/١٧٥/٢ محمد عن ابن عيسى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ كُلَيْبٍ اَلصَّيْدَاوِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: تَوَاصَلُوا وَ تَبَارُّوا وَ تَرَاحَمُوا وَ كُونُوا إِخْوَةً بَرَرَةً كَمَا أَمَرَكُمُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آپس میں اچھے تعلقات رکھو، ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کرو، ایک دوسرے سے ہمدردی کرو، ایک دوسرے پر رحم کرو اور آپس میں نیک بھائی بنو جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور کلیب بھی ثقہ ہے۔ [۵] (واللہ اعلم)

3/2552 الكافي، ١/٣/١٧٥/٢ عنه عن محمد بن سنان عن اَلْكَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: تَوَاصَلُوا وَ تَبَارُّوا وَ تَرَاحَمُوا وَ تَعَاطَفُوا.

الکاہلی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: آپس میں اچھے تعلقات رکھو، ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرو، ایک دوسرے پر رحم کرو اور نرمی سے پیش آؤ۔ [۶]

---

[۱] مصادقۃ الاخوان ص ۳۴؛ الامالی (للطوسی) ص ۶۰؛ مشکاۃ الانوار ص ۱۸۲؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۱۷۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۲؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۵۱؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۶۹۹

[۲] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۵؛ الاخلاق شبر: ۹۶

[۳] الزہد ص ۲۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۱۶؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۹۹؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۸۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۳۱۱؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۵۶۷؛ مستدرک الوسائل ج ۹، ص ۵۳

[۴] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۵۱

[۵] المفید من معجم رجال الحدیث: ۴۷۴

[۶] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۱۶؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۴۰۱

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے۔(واللہ اعلم)

4/2553 الکافی،۱/۲/۱۷۵/۲ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي اَلْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يَحِقُّ عَلَى اَلْمُسْلِمِينَ اَلاِجْتِهَادُ فِي اَلتَّوَاصُلِ وَ اَلتَّعَاوُنُ عَلَى اَلتَّعَاطُفِ وَ اَلْمُوَاسَاةُ لِأَهْلِ اَلْحَاجَةِ وَ تَعَاطُفُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى تَكُونُوا كَمَا أَمَرَكُمُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ (رُحَمٰاءُ بَيْنَهُمْ) مُتَرَاحِمِينَ مُغْتَمِّينَ لِمَا غَابَ عَنْكُمْ مِنْ أَمْرِهِمْ عَلَى مَا مَضَى عَلَيْهِ مَعْشَرُ اَلْأَنْصَارِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسلمانوں پر حق ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنے، مہربانی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرنے، ضرورت مندوں سے مواسات کرنے اور بعض کا دوسرے بعض کے ساتھ مدد کرنے کی کوشش کریں یہاں تک کہ تم ایسے ہو جاو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے: ''(مسلمان) آپس میں رحمدل ہوتے ہیں۔(الفتح:۲۹)'' ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور عہد رسالتؐ میں جس حالت پر انصار تھے اس حالت کے فوت ہوجانے پر غمناک رہتے ہیں۔ [2]

بیان:

حکی أن رسول اللہ ص قسم أموال بنی النضیر علی المهاجرین و لم یعط الأنصار منها شیئا إلا ثلاثة نفر کانت بهم حاجة و قال للأنصار إن شئتم قسمتم للمهاجرین من أموالکم و دیارکم و شارکتموهم فی هذه الغنیمة و إن شئتم کانت لکم دیارکم و أموالکم و لم یقسم لکم شیء من الغنیمة فقالت الأنصار بل نقسم لهم من دیارنا و أموالنا و نؤثرهم بالقسمة و لا نشارکهم فیها فنزلت فیهم قول اللہ سبحانه وَ الَّذِينَ تَبَوَّؤُا الدّٰارَ وَ الْإِيمٰانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هٰاجَرَ إِلَيْهِمْ وَ لاٰ يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حٰاجَةً مِمّٰا أُوتُوا وَ يُؤْثِرُونَ عَلىٰ أَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كٰانَ بِهِمْ خَصٰاصَةٌ أی حاجة

حکایت بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنونضیر کا مال مہاجرین میں تقسیم کردیا اور انصار کو سوائے تین ضرورت مندوں کے کچھ نہ دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار سے فرمایا: اگر تم چاہو تو اپنا مال اور اپنے گھر مہاجرین میں تقسیم کردو اور اس لوٹ مار میں ان کے ساتھ شریک ہو جاؤ اور اگر چاہو تو تمہارے گھر اور تمہارا مال تمہارا ہو جائے گا اور تم میں سے کچھ بھی نہیں تقسیم کیا جائے گا۔

---

[1] مرآۃ العقول: ج۹،ص۵۱

[2] وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۲۱۵؛ تفسیر نور الثقلین ج۵،ص۲۷۷

انصار نے عرض کیا: بلکہ ہم اپنے گھر اور اپنے مال ان کو تقسیم کرتے ہیں اور ان کو تقسیم پر ترجیح دیتے ہیں اور ان کے ساتھ حصہ نہیں لیتے۔

پس ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان نازل ہوا:

وَ الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

اور جو پہلے سے اس گھر (دارالہجرت یعنی مدینہ) میں مقیم اور ایمان پر قائم تھے، وہ اس سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آیا ہے اور جو کچھ ان (مہاجرین) کو دے دیا گیا اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی خلش نہیں پاتے اور وہ اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود محتاج ہوں۔ (سورہ الحشر: ۹)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [1]

5/2554 الكافي،۱/۱۵/۱۶۳/۲ العدة عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَ لاَ يَخْذُلُهُ وَ لاَ يَخُونُهُ وَ يَحِقُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الحديث۔

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اس کو رسوا کرتا ہے اور نہ اس کے مال میں خیانت کرتا ہے اور مسلمانوں پر حق ہے۔ آگے وہی حدیث ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [3]

6/2555 الكافي،۴/۵۰/۱۶/۱ العدة عن البرقي عن عثمان عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قُلْتُ قَوْمٌ عِنْدَهُمْ فُضُولٌ وَ بِإِخْوَانِهِمْ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَ لَيْسَ تَسَعُهُمُ الزَّكَاةُ أَ يَسَعُهُمْ أَنْ يَشْبَعُوا وَ يَجُوعَ إِخْوَانُهُمْ فَإِنَّ الزَّمَانَ شَدِيدٌ فَقَالَ اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يَخْذُلُهُ او لا يذله ولا يخونه الحديث إلى قوله متراحمين۔

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک گروہ کے پاس زائد از ضرورت

[1] مراۃ العقول: ج۹،ص۵۱؛ المکاسب المحرمہ خمینی: ج۱، ص ۳۶۸؛ المحجۃ البیضاء: ج۲، ص۲۳۵؛ مرشد المغترب: ۳۲

[2] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص ۲۰۳؛ بحارالانوار ج۷۱، ص ۲۵۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲، ص۳۱۱

[3] مراۃ العقول: ج۹، ص۴۹

مال موجود ہے جبکہ ان کے (دینی) بھائیوں کو سخت مالی ضرورت ہے اور ان کے لیے زکوٰۃ بھی کافی نہیں ہے۔ آیا یہ جائز ہے کہ وہ (مالدار) پیٹ بھر کر روٹی کھائیں اور ان کے (دینی بھائی) بھوکے رہیں کیونکہ زمانہ بڑا سخت ہے؟

آپؑ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے تنہا چھوڑتا ہے (نہ رسوا کرتا ہے اور نہ اس سے خیانت کرتا ہے۔ آگے امامؑ کے قول "مُتَرَاحِمِينَ" تک وہی حدیث ہے۔ ﴿۱﴾

بیان:

شدة الزمان كناية عن ضيق المعاش و عسر حصوله

"شدۃ الزمان" کنایہ ہے معیشت کی تنگی اور اس کے حصول کے مشکل ہونے کا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ ﴿۲﴾

7/2556 الكافی ،۲/۱۷۵/۲/۲ محمد عن ابن عيسى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أُوَدِّعُهُ فَقَالَ يَا خَيْثَمَةُ أَبْلِغْ مَنْ تَرَى مِنْ مَوَالِينَا اَلسَّلاَمَ وَ أَوْصِهِمْ بِتَقْوَى اَللَّهِ اَلْعَظِيمِ وَ أَنْ يَعُودَ غَنِيُّهُمْ عَلَى فَقِيرِهِمْ وَ قَوِيُّهُمْ عَلَى ضَعِيفِهِمْ وَ أَنْ يَشْهَدَ حَيُّهُمْ جِنَازَةَ مَيِّتِهِمْ وَ أَنْ يَتَلاَقَوْا فِي بُيُوتِهِمْ فَإِنَّ لُقِيَّا بَعْضِهِمْ بَعْضاً حَيَاةٌ لِأَمْرِنَا رَحِمَ اَللَّهُ عَبْداً أَحْيَا أَمْرَنَا يَا خَيْثَمَةُ أَبْلِغْ مَوَالِيَنَا أَنَّا لاَ نُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اَللَّهِ شَيْئاً إِلاَّ بِعَمَلٍ وَ أَنَّهُمْ لَنْ يَنَالُوا وَلاَيَتَنَا إِلاَّ بِالْوَرَعِ وَ أَنَّ أَشَدَّ اَلنَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ خَالَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

ترجمہ: خیثمہ سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آپؑ کو وداع کرنے حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا: اے خیثمہ! ہمارے موالیوں کو ہمارا سلام کہو اور ان کو وصیت کرو کہ وہ تقوائے الٰہی اختیار کریں اور یہ کہ ان کے غنی ان کے فقیروں سے اور ان کے طاقتور ان کے کمزوروں سے نیکی کریں اور یہ کہ ان کے زندہ ان کے مُردوں کے جنازوں میں شریک ہوں اور تم ان کے گھروں میں ان سے ملاقات کرو کیونکہ ان کے بعض کی دوسرے بعض سے ملاقات کرنے میں ہمارے امر کی حیات ہے۔ خدا اس بندے پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرتا ہے۔

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۳۸۵

﴿۲﴾ مرآۃ العقول: ج۱۶،ص۱۸۰

اے خیثمہ! ہمارے موالیوں کو (ہمارا) پیغام پہنچادو کہ ہم نیک عمل کے بغیر ان کو خدا سے کسی چیز کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے اور ان کو ہماری ولایت ورع (پرہیزگاری) بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور بروز قیامت سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب اس شخص کو کیا جائے گا جو عدل کا وصف تو بیان کرے مگر پھر (عملاً) اس کی خلاف کرے۔ ﴿۱﴾

بیان:

خیثمة بتقدیم التحتانیة و أن یعود أی یعطف من العائدة و لقیا بتشدید الیاء بمعنی اللقاء

''خیثمۃ'' تحتانیہ کا مقدم ہونا،

''ان یعود'' یعنی واپسی سے کوئی ہمدردی نہیں۔

''لقیاً'' یاء کی ے شدید کے ساتھ، اس کا معنی ملاقات ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے اور اسے حسن بھی شمار کیا جا سکتا ہے کیونکہ خیثمہ اس درجہ میں ہے جس کی بازگشت ممدوح میں ہوتی ہے۔ ﴿۲﴾ یا پھر سند معتبر ہے۔ ﴿۳﴾ یا پھر سند صحیح ہے۔ ﴿۴﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

۷۹۔ باب أخوة المؤمنین بعضهم لبعض

باب: مومنین کا آپس میں بھائی چارہ

1/2557 الکافی، ۲/۱۶۵/۱/۲ العدة عن البرقی عن عثمان عَنِ اَلْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : «إِنَّمَا اَلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ» بَنُو أَبٍ وَ أُمٍّ وَ إِذَا ضَرَبَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ عِرْقٌ سَهِرَ لَهُ اَلْآخَرُونَ.

ترجمہ: مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''بے شک مومن بھائی بھائی ہیں۔ (الحجرات: ۱۰)۔'' ایک باپ اور ماں کے بیٹے (یعنی سگے بھائی) ہیں اور اگر ان میں سے کسی ایک کی رگ میں چوٹ لگ جائے تو دوسرے اس کے لیے رات بھر جاگتے رہیں۔ ﴿۵﴾

﴿۱﴾ محاسبۃ النفس ص ۹۶، بحار الانوار ج ۱۷، ص ۳۴۳

﴿۲﴾ مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۵۴

﴿۳﴾ منتہی الآمال قمی: ج ۲، ص ۲۰۸؛ عین الحیاۃ مجلسی: ج ۱، ص ۳۵۱

﴿۴﴾ معرفۃ الحدیث بہبودی: ۱۷؛ اضاءات فی الفکر حب اللہ: ج ۲، ص ۶۰۳؛ مکیال المکارم اصفہانی: ج ۱، ص ۴۰۰

﴿۵﴾ المومن ص ۳۸؛ تفسیر الصافی ج ۵، ص ۵۱؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۲۶۴؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۸۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۳۳۴

بیان:

أريد بالأب روح الله الذي نفخ منه في طينة المؤمن و بالأم الماء العذب و التربة الطيبة الذين مضى شرحهما في أوائل هذا الكتاب كما يظهر من الأخبار الآتية لا آدم و حواء كما يتبادر إلى الأذهان لعدم اختصاص الانتساب إليهما بالإيمان

''ابٌ''باپ،اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی روح ہے جس کو اس نے مؤمن کی طینت میں پھونکا اور''امٌّ'' سے مراد شفاف پانی اور پاک مٹی ہے اوران دونوں کی شرح اس کتاب کی ابتداء میں گزرچکی ہے جیسا کہ آگے آنے والی اخبار سے ظاہر ہوگا لہٰذا ان سے مراد حضرت آدمؑ اور جناب حواؑ نہیں ہیں جیسا کہ یہ بات بھی ذہنوں میں آتی ہے کہ ایمان کے اعتبار سے ان سے تعلق رکھنے کی کوئی اہلیت نہیں ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ مفضل ثقہ جلیل ثابت ہے اوراس کو ضعیف کہنا سہو ہے اور کئی محققین مفضل کی سند کو صحیح کہتے ہیں۔ [2] نیز خود علامہ مجلسی بھی مفضل کی سند کو معتبر کہتے ہیں۔ [3] اور ضعیف صرف شہرت کی بنا پر کہتے ہیں۔(واللہ اعلم)

2/2558 الكافي ۲/۱۶۶/۲ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ جَابِرٍ اَلْجُعْفِيِّ قَالَ: تَقَبَّضْتُ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ رُبَّمَا حَزِنْتُ مِنْ غَيْرِ مُصِيبَةٍ تُصِيبُنِي أَوْ أَمْرٍ يَنْزِلُ بِي حَتَّى يَعْرِفَ ذَلِكَ أَهْلِي فِي وَجْهِي وَ صَدِيقِي فَقَالَ نَعَمْ يَا جَابِرُ إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ اَلْمُؤْمِنِينَ مِنْ طِينَةِ اَلْجِنَانِ وَ أَجْرَى فِيهِمْ مِنْ رِيحِ رُوحِهِ فَلِذَلِكَ اَلْمُؤْمِنُ أَخُو اَلْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَ أُمِّهِ فَإِذَا أَصَابَ رُوحاً مِنْ تِلْكَ اَلْأَرْوَاحِ فِي بَلَدٍ مِنَ اَلْبُلْدَانِ حُزْنٌ حَزِنَتْ هَذِهِ لِأَنَّهَا مِنْهَا.

ترجمہ: جابر الجعفی سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے افسردہ ہوگیا اور آپؑ سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! ایسا کیوں ہوتا ہے کہ میں کسی ظاہری وجہ یا واقعہ کے بغیر افسردہ ہو جاتا ہوں یہاں تک کہ میرے اہل و عیال اور دوست بھی میرے چہرے پر اس کو محسوس کرتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں، اے جابر! اللہ تعالیٰ نے جنان کی مٹی سے مؤمنین کو خلق کیا اور اس میں اپنی روح کی خوشبو میں سے کچھ کو

---

[1] مرآۃ العقول: ج۹،ص۹

[2] مرشد المغترب: ۴۳

[3] مرآۃ العقول: ج۹،ص۹۳

جاری کر دیا پس اسی وجہ سے مومن اپنے والد اور والدہ کی طرف سے مومن کا بھائی ہے۔لہٰذا جب ان روحوں میں سے کسی بھی روح کو کسی بھی شہر میں کوئی غم لاحق ہوتا ہے تو دوسری اس کی وجہ سے غمگین ہو جاتی ہیں کیونکہ یہ بھی اس میں سے ہے۔ [1]

بیان:

تقبضت أي حصل لي قبض وحزن والمجرور في روحه عائد إلى الله وفيه إشارة إلى قوله سبحانه ﴿وَ نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي﴾

''تقبضت''یعنی میرے لیے قبض اور حزن حاصل ہوا اور''روحہ''میں جو ضمیر مجرور ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ رہی ہے اور اس میں اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان کی طرف:

وَ نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي

اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں۔(سورہ الحجر:۲۹)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2] یا پھر معتبر ہے۔ [3] اور میری نزدیک سند صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

3/2559 الكافي،١/٤/١٦٦/٢ محمد عن ابن عيسى و العدة عن سهل جميعا عن السراد عن ابن رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلْمُؤْمِنُ أَخُو اَلْمُؤْمِنِ كَالْجَسَدِ اَلْوَاحِدِ إِنِ اِشْتَكَى شَيْئاً مِنْهُ وَجَدَ أَلَمَ ذَلِكَ فِي سَائِرِ جَسَدِهِ وَ أَرْوَاحُهُمَا مِنْ رُوحٍ وَاحِدَةٍ وَ إِنَّ رُوحَ اَلْمُؤْمِنِ لَأَشَدُّ اِتِّصَالاً بِرُوحِ اَللَّهِ مِنِ اِتِّصَالِ شُعَاعِ اَلشَّمْسِ بِهَا۔

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا،آپ علیہ السلام فرما رہے تھے:مومن مومن کا بھائی ہے جیسے کہ ایک ہی جسم ہو کہ اگر ایک حصہ درد کی شکایت کرتا ہے تو باقی سارا جسم بھی اسے محسوس کرتا ہے اور ان دو کی روحیں ایک ہی روح سے ہیں۔بے شک اللہ کی روح کے ساتھ مومن کی روح سورج کے ساتھ شعاعوں کے اتصال سے بھی شدید متصل ہے۔ [4]

بیان:

وذلك لأن المؤمن محبوب الله عزوجل كما قال سبحانه ﴿يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّونَهُ﴾ ومن أحبه الله تعاليى كان سمعه وبصره ويده ورجله فبالله يسمع وبه يبصر وبه يبطش وبه يمشي كما يأتي بيانه في الحديث وأي

[1] بحار الانوار ج ۵۸،ص ۱۴۷ و ج ۶۴،ص ۷۵ و ج ۷۱،ص ۲۶۵؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵،ص ۸۶؛ تفسیر کنز الدقائق و بحر الغرائب ج ۱۲،ص ۳۳۴

[2] مراۃ العقول: ج ۹،ص ۱

[3] روح از نظر دین محسنی: ۳۰۰؛ شرعۃ بحار الانوار: ج ۲،ص ۳۳۶

[4] المؤمن ص ۳۸؛ الاختصاص ص ۳۲؛ بحار الانوار ج ۵۸،ص ۱۴۸ و ج ۷۱،ص ۲۶۸؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵،ص ۸۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲،ص ۳۳۴

اتصال أشد من هذا:

یہ اس لیئے ہے کہ کیونکہ مؤمن محبوب پروردگار ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّونَهُ

جن سے اللہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں گے۔(سورہ: ٥٤)۔"

پس جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے تو وہ اس کا کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں ہوجاتا ہے لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ سنتا ہے، دیکھتا ہے، پکڑتا ہے اور چلتا ہے جیسا کہ اس کا بیان اس حدیث میں ہے اور اس سے مراد شدید اتصال ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک اس کی ایک سند صحیح اور دوسری سہل کی وجہ سے موثق ہے کیونکہ اسے غیر امامی کہا گیا ہے۔(واللہ اعلم)

4/2560 الکافی، ۱/۷/۱۶۶/۲ القمی عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَلْمُؤْمِنُ أَخُو اَلْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَ أُمِّهِ لِأَنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ اَلْمُؤْمِنِينَ مِنْ طِينَةِ اَلْجِنَانِ وَ أَجْرَى فِي صُوَرِهِمْ مِنْ رِيحِ اَلْجَنَّةِ فَلِذَلِكَ هُمْ إِخْوَةٌ لِأَبٍ وَ أُمٍّ.

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپ فرمارہے تھے: مومن اپنے ماں باپ کی طرف سے مؤمن کا بھائی ہے کیونکہ اللہ نے مومنوں کو جنان کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان کی صورتوں میں جنت کی خوشبو جاری کی ہے پس اسی لیے وہ مادری پدری (یعنی سگے) بھائی ہیں۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے اور باقی سب راوی ثقہ ہیں۔(واللہ اعلم)

5/2561 الکافی، ۱/۷/۶۶۳/۲ العدۃ عن البرقی عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ اَلتَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : اَلْقَرِيبُ مَنْ قَرَّبَتْهُ اَلْمَوَدَّةُ وَ إِنْ بَعُدَ نَسَبُهُ وَ اَلْبَعِيدُ مَنْ بَعَّدَتْهُ اَلْمَوَدَّةُ وَ إِنْ قَرُبَ نَسَبُهُ لاَ شَيْءَ أَقْرَبُ إِلَى شَيْءٍ مِنْ يَدٍ إِلَى جَسَدٍ وَ إِنَّ اَلْيَدَ تَغُلُّ فَتُقْطَعُ وَ تُقْطَعُ فَتُحْسَمُ.

[1] روح از نظر دین محسنی: ۸۳؛ روش جدید اخلاق اسلامی محسنی: ۲۸۶؛ گونا گون محسنی: ج۱، ص ۲۱۸

[2] تفسیر الصافی ج۵، ص ۵۱؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۲۷۱؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص ۸۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۳۳۵

[3] مراۃ العقول: ج۹، ص ۱۵

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی علیہما السلام نے فرمایا: قریب وہ ہے جسے اس کی مودت نے قریب کر دیا ہو اگر چہ اس کا نسب بہت دور ہو اور دور وہ ہے جسے اس کی مودت نے دور کیا ہو اگر چہ اس کا نسب قریب ہو۔ ہاتھ سے زیادہ جسم کے قریب کوئی چیز نہیں ہے لیکن جب وہ خیانت (چوری) کرتا ہے تو کاٹ دیا جاتا ہے اور کاٹ کر داغ دیا جاتا ہے تا کہ خون بند ہو جائے۔ [1]

بیان:

الغلول الخیانة و الحسم الکی بعد القطع لئلا یسیل الدم یعنی أن القرب الجسمانی لا وثوق به و لا بقاء له و إنما الباقی النافع القرب الروحانی ألا تری إلی قرب الید الصوری من الجسد کیف یتبدل بالبعد الصوری الذی لا یرجی عوده إلی القرب لاکتواء محلها المانع لها من المعاودة و ذلك بسبب خیانتها التی هی البعد المعنوی

''الغلول''خیانت۔

''الحسم''یعنی''القطع''کے بعد''الکی''تا کہ کا معنی ہے تا کہ خون جاری نہ ہو یعنی جسمانی قربت قابل اعتبار نہیں ہے اور اس کی بقا نہیں ہے لیکن فائدہ مند آرام روحانی قربت ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جسم کے ساتھ ہاتھ کی رسمی قربت کو رسمی جہت سے کیسے بدلا جاسکتا ہے جس کی قربت کی طرف واپسی کی امید نہیں اس کے مقام کی وجہ سے جو اسے واپس آنے سے روکتی ہے اور وہ اس کی خیانت کی وجہ سے ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند مرسل مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

6/2562 الکافی،۱/۱۱/۱۶۷/۲ علی عن أبیه و النیسابوریان جمیعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِیسَی عَنْ رِبْعِیٍّ عَنْ فُضَیْلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ یَقُولُ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو اَلْمُسْلِمِ لاَ یَظْلِمُهُ وَ لاَ یَخْذُلُهُ وَ لاَ یَغْتَابُهُ وَ لاَ یَخُونُهُ وَ لاَ یَحْرِمُهُ قَالَ رِبْعِیٌّ فَسَأَلَنِی رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا بِالْمَدِینَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ فُضَیْلاً یَقُولُ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنِّی سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ یَقُولُ اَلْمُسْلِمُ أَخُو اَلْمُسْلِمِ لاَ یَظْلِمُهُ وَ لاَ یَغُشُّهُ وَ لاَ یَخْذُلُهُ وَ لاَ یَغْتَابُهُ وَ لاَ یَخُونُهُ وَ لاَ یَحْرِمُهُ.

فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: مسلمان مسلمان کا

[1] تحف العقول ص ۲۳۴؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۵۲؛ بحار الانوار ج ۷۵، ص ۱۰۶

[2] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۳۸

بھائی ہے کہ نہ اس کے ساتھ ناانصافی کرتا ہے، نہ اس کے ساتھ خیانت کرتا ہے، نہ اس کی غیبت کرتا ہے، نہ اس کی امانت میں خیانت کرتا ہے اور نہ اسے محروم کرتا ہے۔

ربعی کا بیان ہے کہ ہمارے بعض دوستوں نے مدینہ میں مجھ سے سوال کیا اور اس نے کہا کہ میں نے فضیل کو اسی طرح کہتے سنا ہے۔

میں نے اس سے کہا: جی ہاں۔

اس نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرماتے تھے: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے کہ وہ نہ اس کے ساتھ ظلم کرتا ہے، نہ اسے دھوکہ دیتا ہے، نہ اس کے ساتھ خیانت کرتا ہے، نہ اس کی غیبت کرتا ہے، نہ اس سے خیانت کرتا ہے اور نہ اسے محروم کرتا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۲] یا پھر سند صحیح ہے۔ [۳] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2563 الکافی،۲/۱۶۷/۸/۱ محمد عن ابن عیسی عن ابن فضال و اَلْحَجَّالِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ أَخُو اَلْمُؤْمِنِ عَيْنُهُ وَ دَلِيلُهُ لاَ يَخُونُهُ وَ لاَ يَظْلِمُهُ وَ لاَ يَغُشُّهُ وَ لاَ يَعِدُهُ عِدَةً فَيُخْلِفَهُ.

علی بن عقبہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن مومن کا بھائی ہے۔ وہ اس کی آنکھ اور اس کی دلیل ہے کہ نہ اس کی کرتا ہے، نہ اس کے ساتھ ناانصافی کرتا ہے، نہ اسے دھوکہ دیتا ہے اور نہ اس کے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ اس کی خلاف ورزی کرے۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی صحیح ہے۔ [۵]

8/2564 الکافی،۲/۱۶۶/۵/۱ العدۃ عن سهل عن التمیمی عَنْ مُثَنًّى اَلْحَنَّاطِ عَنِ اَلْحَارِثِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : اَلْمُسْلِمُ أَخُو اَلْمُسْلِمِ هُوَ عَيْنُهُ وَ مِرْآتُهُ وَ دَلِيلُهُ لاَ يَخُونُهُ وَ

[۱] بحارالانوار ج ۷۱، ص ۲۷۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۳۳۵

[۲] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۷

[۳] المکاسب المحرمہ خمینی: ج ۱، ص ۳۶۸؛ دعوۃ الی الاصلاح جواہری: ۲۰۹

[۴] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۰۵؛ بحارالانوار ج ۷۱، ص ۲۶۸؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۸۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۳۳۴

[۵] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۵؛ الدین الصحیہ: ۵۸؛ مصباح المنہاج (التجارۃ): ج ۱، ص ۳۲۸

لاَ یَخْدَعُهُ وَ لاَ یَظْلِمُهُ وَ لاَ یَکْذِبُهُ وَ لاَ یَغْتَابُهُ۔

ترجمہ: حارث بن مغیرہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس کی آنکھیں، اس کا آئینہ اور اس کا رہنما ہے کہ نہ اس سے خیانت کرتا ہے، نہ اسے دھوکہ دیتا ہے، نہ اس کے ساتھ ناانصافی کرتا ہے، نہ اسے جھٹلاتا ہے اور نہ اس کی غیبت کرتا ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ غیر امامی ہے اور تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

9/2565 الکافی ،۲/۱۶۶/۶/۱ الثلاثة عَنْ حَفْصِ بْنِ اَلْبَخْتَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لِي تُحِبُّهُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِي وَ لِمَ لاَ تُحِبُّهُ وَ هُوَ أَخُوكَ وَ شَرِيكُكَ فِي دِينِكَ وَ عَوْنُكَ عَلَى عَدُوِّكَ وَ رِزْقُهُ عَلَى غَيْرِكَ۔

ترجمہ: حفص بن البختری سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک آدمی آپؑ کے پاس داخل ہوا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپؑ نے مجھ سے فرمایا: تو اس سے کیسے محبت نہیں کرے گا جبکہ وہ تیرا بھائی ہے، تیرے دین میں تیرا شریک ہے، تیرے دشمن کے خلاف تیرا حامی ہے حالانکہ اس کا رزق تیرے علاوہ کے ذمے ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [4]

10/2566 الکافی ،۲/۱۶۷/۱۰/۱ الثلاثة و محمد عن ابن عيسى عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ اَلْبَصْرِيِّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ نَفَراً مِنَ اَلْمُسْلِمِينَ خَرَجُوا إِلَى سَفَرٍ لَهُمْ فَضَلُّوا اَلطَّرِيقَ فَأَصَابَهُمْ عَطَشٌ شَدِيدٌ فَتَكَفَّنُوا وَ لَزِمُوا أُصُولَ

[1] مصباح الخواطر ج ۲، ص ۱۹۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۰۴؛ بحارالانوار ج ۷۱، ص ۲۷۰؛ تفسیر نورالثقلین ج ۵، ص ۸۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۳۳۴؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۲۴

[2] مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۱۴ و ۱۵

[3] بحارالانوار ج ۷۱، ص ۲۷۱؛ تفسیر نورالثقلین ج ۵، ص ۸۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۳۳۴

[4] مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۱۴

اَلشَّجَرِ فَجَاءَهُمْ شَيْخٌ وَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيضٌ فَقَالَ قُومُوا فَلاَ بَأْسَ عَلَيْكُمْ فَهَذَا اَلْمَاءُ فَقَامُوا وَ شَرِبُوا وَ اِرْتَوَوْا فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اَللَّهُ فَقَالَ أَنَا مِنَ اَلْجِنِّ اَلَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ اَلْمُؤْمِنُ أَخُو اَلْمُؤْمِنِ عَيْنُهُ وَ دَلِيلُهُ فَلَمْ تَكُونُوا تَضِيعُوا بِحَضْرَتِي.

ترجمہ: فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے سنا، آپؑ فرماتے تھے: چند مسلمان سفر پر نکلے لیکن راستہ بھول گئے اور شدید پیاس کا سامنا کرنا پڑا پس انہوں نے موت کو تسلیم کرتے ہوئے کفن باندھ لیے اور ایک درخت کی جڑوں سے چمٹ گئے۔ اچانک سفید کپڑوں میں ایک بوڑھا شخص ان کے پاس نمودار ہوا اور انہیں کہا: اٹھو کہ تم پر کوئی حرج نہیں ہے اور انہیں پانی پلایا۔ انہوں نے اطمینان سے پانی پیا اور کہنے لگے: اللہ تم پر رحم کرے! تم کون ہو؟

اس نے کہا: میں جنوں میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپؐ فرما رہے تھے: مومن مومن کا بھائی، اس کی آنکھ اور اس کا رہنما ہے۔ پس تم میری موجودگی میں اپنی جان کیسے گنوا سکتے ہو؟ [1]

بیان:

فتکنفوا أحاطوا و اجتمعوا وفی بعض النسخ بتقدیم الفاء علی النون أی لبسوا أکفانهم و تهیئوا للموت

"فتکنفوا" وہ گھیر کر جمع ہو گئے۔

بعض نسخوں میں فاء پہلے ہے نون سے یعنی انہوں نے اپنے کفن پہنے اس سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو موت کے لیے تیار کیا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ اسماعیل بصری سے ابن ابی عمیر روایت کر رہا ہے جس پر اجماع ہے کہ وہ ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت ہی نہیں کرتا لہٰذا یہاں اسماعیل ہو یا ابو اسماعیل ہو ہر حال معتبر نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

11/2567 الكافی،۲/۱۶۷/۹/۱ محمد عن ابن عیسی عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَلْمُؤْمِنُونَ خَدَمٌ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قُلْتُ وَ كَيْفَ

[1] بحار الانوار ج ۶۰، ص ۷۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۸۷؛ تفسیر کنز ج ۱۲، ص ۳۳۵

[2] مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۱۶

يَكُونُونَ خَدَماً بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَالَ يُفِيدُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً اَلْحَدِيثَ.

جمیل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرمارہے تھے: مومنین ایک دوسرے کے خادموں ہیں۔

میں نے عرض کیا: وہ ایک دوسرے کے خادم کیسے ہوسکتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: وہ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتے ہیں، الحدیث۔ [1]

بیان:

يحتمل أن يكون المراد به الخبر و أن يكون أمرا في صورة الخبر و المعنى أن الإيمان يقتضي التعاون بأن يخدم بعض المؤمنين بعضا في أمورهم هذا يكتب لهذا و هذا يشتري لهذا و هذا يبيع لهذا إلى غير ذلك بشرط أن يكون بقصد التقرب إلى الله و لرعاية الإيمان و أما إذا كان لجر منفعة دنيوية إلى نفسه فليس من خدمة المؤمن في شيء بل هو خدمة لنفسه

احتمال یہ پایا جاتا ہے کہ اس سے مراد خبر ہے اور وہ خبر کی صورت میں امر ہو اور اس کا معنی یہ ہے ایمان بعض مومنین کے لیے اپنے معاملات میں ایک دوسرے کی خدمت کے لیے تعاون کا تقاضا کرتا ہے، ایک اس کے لیے لکھتا ہے، دوسرا اس کے لیے خریدتا ہے اور یہ اس کے لیے بیچتا ہے وغیرہ اس شرط پر کہ وہ خدا کا قرب حاصل کرنے کی نیت سے ہو ایمان کی حفاظت لیکن اگر دنیاوی فائدے کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے تو یہ مومن کی کسی چیز میں خدمت نہیں بلکہ اپنی خدمت ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

12/2568 الكافي، ۸/۱۶۲/۱۶۸ سهل عَنْ مَنْصُورِ بْنِ اَلْعَبَّاسِ عَنْ سُلَيْمَانَ اَلْمُسْتَرِقِّ عَنْ صَالِحٍ اَلْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: آخَى رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بَيْنَ سَلْمَانَ وَ أَبِي ذَرٍّ وَ اِشْتَرَطَ عَلَى أَبِي ذَرٍّ أَنْ لاَ يَعْصِيَ سَلْمَانَ.

صالح الاحول سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام ے سنا، آپ فرمارہے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمان اور ابوذر کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ اور ابوذر رضی اللہ عنہ پر یہ شرط رکھی کہ وہ سلمان رضی اللہ عنہ کی

[1] مصادقة الاخوان ص ۴۸؛ وسائل الشیعہ ج ۲۷، ص ۸۷؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۲۷۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۸۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۳۳۵؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۴۲۷

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۵

نافرمانی نہیں کرے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] یا پھر مجہول ضعیف ہے۔ [3]

۸۰۔باب حقوق الأخوة

باب: بھائی کے حقوق

1/2569 الکافی،۱/۱/۱۶۹/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مِنْ حَقِّ اَلْمُؤْمِنِ عَلَى أَخِيهِ اَلْمُؤْمِنِ أَنْ يُشْبِعَ جَوْعَتَهُ وَيُوَارِيَ عَوْرَتَهُ وَيُفَرِّجَ عَنْهُ كُرْبَتَهُ وَيَقْضِيَ دَيْنَهُ فَإِذَا مَاتَ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ وَوُلْدِهِ.

جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مومن کے اپنے مومن بھائی پر حق میں سے (یہ حق) ہے کہ وہ اس کی بھوک مٹائے، اس کے ستر کو چھپائے، اس کی مشکلات کو آسان کرے اور اس کا قرض ادا کرے پس جب وہ مرجائے تو اس کے گھر والوں اور بچوں میں اس کا جانشین بنے۔ [4]

بیان:

خلف فلانا فی قومه كان خليفته

''خلف فلانا فی قومه'' اس نے فلاں کو اپنی قوم میں خلیفہ قرار دیا یعنی وہ اس کا خلیفہ تھا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [5] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عمرو تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی ہے اور جابر تو ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] بحارالانوار ج ۲۲، ص ۳۳۵

[2] مراۃ العقول: ج ۲۶، ص ۲۶

[3] الیضاحۃ المرجاۃ: ج ۲، ص ۳۸۸

[4] مشکاۃ الانوار ص ۱۹۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۰۳؛ بحارالانوار ج ۷۱، ص ۲۳۷

[5] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۲۷

2/2570 الکافی،۲/۱۶۹/۱/۲ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ اَلْهَجَرِيِّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَا حَقُّ اَلْمُسْلِمِ عَلَى اَلْمُسْلِمِ قَالَ لَهُ سَبْعُ حُقُوقٍ وَاجِبَاتٍ مَا مِنْهُنَّ حَقٌّ إِلاَّ وَهُوَ عَلَيْهِ وَاجِبٌ إِنْ ضَيَّعَ مِنْهَا شَيْئاً خَرَجَ مِنْ وِلاَيَةِ اَللَّهِ وَطَاعَتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِلَّهِ فِيهِ مِنْ نَصِيبٍ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا هِيَ قَالَ يَا مُعَلَّى إِنِّي عَلَيْكَ شَفِيقٌ أَخَافُ أَنْ تُضَيِّعَ وَلاَ تَحْفَظَ وَتَعْلَمَ وَلاَ تَعْمَلَ قَالَ قُلْتُ لَهُ (لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ) قَالَ أَيْسَرُ حَقٍّ مِنْهَا أَنْ تُحِبَّ لَهُ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ وَاَلْحَقُّ اَلثَّانِي أَنْ تَجْتَنِبَ سَخَطَهُ وَتَتَّبِعَ مَرْضَاتَهُ وَتُطِيعَ أَمْرَهُ وَاَلْحَقُّ اَلثَّالِثُ أَنْ تُعِينَهُ بِنَفْسِكَ وَمَالِكَ وَلِسَانِكَ وَيَدِكَ وَرِجْلِكَ وَاَلْحَقُّ اَلرَّابِعُ أَنْ تَكُونَ عَيْنَهُ وَدَلِيلَهُ وَمِرْآتَهُ وَاَلْحَقُّ اَلْخَامِسُ أَنْ لاَ تَشْبَعَ وَيَجُوعُ وَلاَ تَرْوَى وَيَظْمَأُ وَلاَ تَلْبَسَ وَيَعْرَى وَاَلْحَقُّ اَلسَّادِسُ أَنْ يَكُونَ لَكَ خَادِمٌ وَلَيْسَ لِأَخِيكَ خَادِمٌ فَوَاجِبٌ أَنْ تَبْعَثَ خَادِمَكَ فَيَغْسِلَ ثِيَابَهُ وَيَصْنَعَ طَعَامَهُ وَيَمْهَدَ فِرَاشَهُ وَاَلْحَقُّ اَلسَّابِعُ أَنْ تُبِرَّ قَسَمَهُ وَتُجِيبَ دَعْوَتَهُ وَتَعُودَ مَرِيضَهُ وَتَشْهَدَ جَنَازَتَهُ وَإِذَا عَلِمْتَ أَنَّ لَهُ حَاجَةً تُبَادِرُهُ إِلَى قَضَائِهَا وَلاَ تُلْجِئُهُ أَنْ يَسْأَلَكَهَا وَلَكِنْ تُبَادِرُهُ مُبَادَرَةً فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ وَصَلْتَ وَلاَيَتَكَ بِوَلاَيَتِهِ وَوَلاَيَتَهُ بِوَلاَيَتِكَ۔

ترجمہ معلی بن خنیس سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: مسلمان کے مسلمان پر کیا حقوق ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے سات قسم کے حقوق واجب ہیں کہ جن میں سے ہر ایک واجب ہے۔ اگر وہ ان میں سے کسی ایک کو بھی ضائع کرے تو وہ اللہ کی ولایت اور اس کی اطاعت سے خارج ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

میں نے آپؑ سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! یہ حقوق کیا ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اے معلی! میں تجھ پر شفقت کرتا ہوں مگر مجھے ڈر ہے کہ تم ان کو ضائع کرو گے اور ان کی حفاظت نہیں کرو گے اور انہیں سیکھ کر ان پر عمل نہ کرو گے؟

میں نے عرض کیا: کوئی قوت نہیں سوائے اللہ کے۔ آپؑ نے فرمایا: ان میں سے آسان ترین حق یہ ہیں:

۱. تم جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی اس کے لیے کرو اور جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو وہ اس کے لیے بھی ناپسند کرو۔
۲. دوسرا حق یہ ہے کہ اس کو غضبناک کرنے سے بچو، اس کی مرضیوں کے پیچھے چلو اور اس کے حکم کی تعمیل کرو۔
۳. تیسرا حق یہ ہے کہ اپنی جان، مال، زبان، ہاتھوں اور پاوں سے اس کی مدد کرو۔
۴. چوتھا حق یہ ہے کہ اس کی آنکھیں، اس کا رہنما اور اس کا آئینہ بن جاو۔

۵. پانچواں حق یہ ہے کہ جب وہ بھوکا ہو تو کھانے سے سیر نہ ہو، وہ پیاسا ہو تو پانی نہ پیو، اور جب اس کے پاس کپڑے نہ ہوں تو تم نفیس لباس نہ پہنو۔

۶. چھٹا حق یہ ہے کہ تم نوکر نہ رکھو جبکہ تمہارے بھائی کے پاس کوئی نوکر نہ ہو۔ پس (اگر رکھو تو) واجب ہے کہ اپنے خادم کو اس کے کپڑے دھونے، اس کے لیے کھانا بنانے اور اس کا بستر تیار کرنے کے لیے بھیجو۔

۷. ساتواں حق یہ ہے کہ (اپنی چیزوں میں) اس کا حصہ خوش اسلوبی سے رکھو، اس کی دعوت قبول کرو، اس کے مریض کی عیادت کرو، اس کے جنازے میں شرکت کرو اور جب معلوم ہو جائے کہ اسے کسی چیز کی ضرورت ہے تو اسے پورا کرنے کے لیے پہل کرو اور اس وقت تک تاخیر نہ کرو کہ وہ تم سے سوال کرے بلکہ تم حاجت روائی میں جلدی کرو۔ پس جب تم نے ایسا کر دیا تو تم نے اپنی دوستی کا اس کی دوستی سے اور اس کی دوستی کا اپنی دوستی سے حق ادا کر دیا۔ [1]

بیان:

بر القسم و إبراره إمضاؤه على الصدق و في هذا الحديث و ما يأتي مما في معناه دليل على أن الجاهل معذور في ترك ما يجهل

''برّالقسم وابرارہ'' حلف کی صداقت اور اس کی تکمیل ایمانداری سے وابستگی ہے اور یہ حدیث اور وہ کہ جو اس کے معنی میں آئے گی اس بات پر دلیل ہے کہ بیشک جاہل اپنی جہالت کو ترک کرنے کے بارے میں معذور ہوتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

3/2571 الفقیه، ۴/۳۹۸/۵۸۵۰ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لِلْمُؤْمِنِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ سَبْعَةُ حُقُوقٍ وَاجِبَةٍ مِنَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ اَلْإِجْلاَلُ لَهُ فِي عَيْنِهِ وَ اَلْوُدُّ لَهُ فِي صَدْرِهِ وَ اَلْمُوَاسَاةُ لَهُ فِي مَالِهِ وَ أَنْ يُحَرِّمَ غِيبَتَهُ وَ أَنْ يَعُودَهُ فِي مَرَضِهِ وَ أَنْ يُشَيِّعَ جَنَازَتَهُ وَ أَنْ لاَ يَقُولَ فِيهِ بَعْدَ مَوْتِهِ إِلاَّ خَيْراً۔

ترجمہ: مسعدہ بن صدقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مومن کے دوسرے مومن پر سات حق اللہ کی طرف سے واجب ہیں:

۱. اپنی نظروں میں اس کے لیے بزرگی۔

۲. اپنے دل میں اس کے لیے محبت۔

---

[1] مصادقۃ الاخوان ص ۴۰؛ محاسبۃ النفس ص ۸۳؛ منیۃ المرید ص ۳۳۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۰۵؛ بحارالانوار ج ۷۱، ص ۲۳۸

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۳۶

۳۔ اپنے مال کے ساتھ اس کی مدد۔

۴۔ اس کی غیبت کو حرام سمجھنا۔

۵۔ وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرنا۔

۶۔ وہ مرے تو اس کے جنازے کی مشایعت کرنا۔

۷۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے متعلق بھلائی کے سوا اور کچھ نہ کہنا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند قوی کالصحیح ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ مسعدہ ثقہ ہے۔ [3] مگر غیر امامی ہے

4/2572 الکافی،۱/۱۴/۱۷۴/۲ علی عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ رَفَعَهُ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ سَبْعُونَ حَقّاً لاَ أُخْبِرُكَ إِلاَّ بِسَبْعَةٍ فَإِنِّي عَلَيْكَ مُشْفِقٌ أَخْشَى أَلاَّ تَحْتَمِلَ فَقُلْتُ بَلَى إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لاَ تَشْبَعُ وَ يَجُوعُ وَ لاَ تَكْتَسِي وَ يَعْرَى وَ تَكُونُ دَلِيلَهُ وَ قَمِيصَهُ الَّذِي يَلْبَسُهُ وَ لِسَانَهُ الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِهِ وَ تُحِبُّ لَهُ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَ إِنْ كَانَتْ لَكَ جَارِيَةٌ بَعَثْتَهَا لِتَمْهَدَ فِرَاشَهُ وَ تَسْعَى فِي حَوَائِجِهِ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ وَصَلْتَ وَلاَيَتَكَ بِوَلاَيَتِنَا وَ وَلاَيَتَنَا بِوَلاَيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ۔

ترجمہ: معلی بن خنیس سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مومن کے حق کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: حقوق کی ستر قسمیں ہیں لیکن میں تمہیں صرف سات بتاتا ہوں۔ چونکہ میں تم پر بہت زیادہ شفیق ہوں لہٰذا مجھے ڈر ہے کہ تم اسے برداشت نہیں کر سکو گے۔

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، اگر اللہ نے چاہا (برداشت کر لوں گا)۔

آپؑ نے فرمایا:

۱۔ تم سیر ہو کر نہ کھاؤ جبکہ اسے بھوک ہو۔

۲۔ تم عمدہ لباس نہ پہنو جبکہ وہ بے لباس ہو۔

۳۔ تم اس کے رہنما بنو۔

---

[1] الامالی (للصدوق) ص ۳۲؛ روضۃ الواعظین ج ۲، ص ۲۹۲؛ مشکاۃ الانوار ص ۷۷؛ جامع الاخبار ص ۸۵؛ سلوۃ الحزین (الدعوات) ص ۲۲۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۰۸؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۲۲۲

[2] روضۃ المتقین: ج ۱۳، ص ۱۰۵

[3] المفید من معجم رجال الحدیث: ۶۰۱

۴. تم اس کی قمیص بن جاو جو وہ پہنتا ہے (یعنی اس کے محافظ بنو)۔
۵. تم اس کی زبان بن جاو جس سے وہ بولتا ہے۔
۶. تم اس کے لیے وہی پسند کرو جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو۔
۷. اگر تیری کوئی کنیز ہو تو اسے اس کی طرف بھیجو تا کہ وہ اس کا بستر تیار کرے اور دن ہو یا رات وہ اس کی حاجت براری کرنے کی کوشش کرے۔

پس اگر تم نے ایسا کر لیا تو تم نے اپنی دوستی کو ہماری دوستی سے اور ہماری دوستی کو اللہ کی دوستی سے متصل کر دیا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثوق ہے کیونکہ محمد بن اورمہ کامل الزیارات کا راوی ہے اور اس پر غلو کا الزام درست نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

5/2573 الکافی،۲/۱۷۰/۳ محمد عن ابن عِیسَی عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَیْفٍ عَنْ أَبِیهِ سَیْفٍ عَنْ عَبْدِ اَلْأَعْلَی بْنِ أَعْیَنَ قَالَ: کَتَبَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا یَسْأَلُونَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ أَشْیَاءَ وَ أَمَرُونِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ حَقِّ اَلْمُسْلِمِ عَلَی أَخِیهِ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ یُجِبْنِي فَلَمَّا جِئْتُ لِأُوَدِّعَهُ فَقُلْتُ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُجِبْنِي فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَکْفُرُوا إِنَّ مِنْ أَشَدِّ مَا اِفْتَرَضَ اَللَّهُ عَلَی خَلْقِهِ ثَلاَثاً إِنْصَافَ اَلْمَرْءِ مِنْ نَفْسِهِ حَتَّی لاَ یَرْضَی لِأَخِیهِ مِنْ نَفْسِهِ إِلاَّ بِمَا یَرْضَی لِنَفْسِهِ مِنْهُ وَ مُوَاسَاةَ اَلْأَخِ فِي اَلْمَالِ وَ ذِکْرَ اَللَّهِ عَلَی کُلِّ حَالٍ لَیْسَ سُبْحَانَ اَللَّهِ وَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَکِنْ عِنْدَ مَا حَرَّمَ اَللَّهُ عَلَیْهِ فَیَدَعُهُ۔

ترجمہ عبدالاعلی بن اعین سے روایت ہے کہ ہمارے بعض دوستوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خط لکھ کر کچھ چیزوں کے بارے میں پوچھا اور انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں امامؑ سے ایک مسلمان کے مسلمان بھائی پر حقوق کے بارے میں پوچھوں۔ پس میں نے آپؑ سے سوال کیا مگر آپؑ نے مجھے جواب نہیں دیا۔ چنانچہ جب میں آپؑ سے وداع کرنے گیا تو میں نے عرض کیا: میں نے آپؑ سے سوال کیا تھا لیکن آپؑ نے مجھے جواب نہیں دیا تو آپؑ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ تم ان کا انکار کرو گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر جو کچھ فرض کیا، ان میں سے سب سے زیادہ شدید تین چیزیں ہیں:

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۰۷؛ بحارالانوار ج ۷۱، ص ۲۵۵
[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۴۸

(۱) آدمی کا اپنی ذات کے خلاف انصاف کرنا یہاں تک کہ وہ اپنے کے لیے اپنی ذات کے مطابق راضی نہ ہو بلکہ اس کے لیے اس کی ذات کے مطابق راضی ہو۔

(۲) مال سے بھائی کی مدد کرنا۔

(۳) ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا۔ اس سے سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (پڑھتے رہنا) مراد نہیں بلکہ اللہ نے جس چیز کو اس پر حرام کیا ہے اس سے دور رہنا ہے۔ [۱]

بیان:

قد مضت أخبار أخر في هذا المعنى في باب الإنصاف و المواساة

بیشک اس معنی میں دیگر اخبار "باب الانصاف والمواساۃ" میں گزر چکی ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲] یا پھر سند صحیح ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عبدالاعلیٰ بن اعین تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۴] (واللہ اعلم)

6/2574 الكافی،۲/۱۷۰/۵/۱ علی عن أبیه عن حماد عن اَلْيَمَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: حَقُّ اَلْمُسْلِمِ عَلَى اَلْمُسْلِمِ أَنْ لاَ يَشْبَعَ وَ يَجُوعُ أَخُوهُ وَ لاَ يَرْوَى وَ يَعْطَشُ أَخُوهُ وَ لاَ يَكْتَسِيَ وَ يَعْرَى أَخُوهُ فَمَا أَعْظَمَ حَقَّ اَلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ اَلْمُسْلِمِ وَ قَالَ أَحِبَّ لِأَخِيكَ اَلْمُسْلِمِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَ إِذَا اِحْتَجْتَ فَسَلْهُ وَ إِنْ سَأَلَكَ فَأَعْطِهِ لاَ تَمَلَّهُ خَيْراً وَ لاَ يَمَلَّهُ لَكَ كُنْ لَهُ ظَهْراً فَإِنَّهُ لَكَ ظَهْرٌ إِذَا غَابَ فَاحْفَظْهُ فِي غَيْبَتِهِ وَ إِذَا شَهِدَ فَزُرْهُ وَ أَجِلَّهُ وَ أَكْرِمْهُ فَإِنَّهُ مِنْكَ وَ أَنْتَ مِنْهُ فَإِنْ كَانَ عَلَيْكَ عَاتِباً فَلاَ تُفَارِقْهُ حَتَّى تَسْأَلَ سَمِيحَتَهُ وَ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ فَاحْمَدِ اَللّٰهَ وَ إِنِ اُبْتُلِيَ فَاعْضُدْهُ وَ إِنْ تُمُحِّلَ لَهُ فَأَعِنْهُ وَ إِذَا قَالَ اَلرَّجُلُ لِأَخِيهِ أُفٍّ اِنْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ اَلْوَلاَيَةِ وَ إِذَا قَالَ أَنْتَ عَدُوِّي كَفَرَ أَحَدُهُمَا فَإِذَا اِتَّهَمَهُ اِنْمَاثَ اَلْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَنْمَاثُ اَلْمِلْحُ فِي اَلْمَاءِ وَ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ لَيَزْهَرُ نُورُهُ لِأَهْلِ اَلسَّمَاءِ كَمَا تَزْهَرُ نُجُومُ اَلسَّمَاءِ لِأَهْلِ اَلْأَرْضِ وَ قَالَ إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ وَلِيُّ اَللّٰهِ يُعِينُهُ وَ يَصْنَعُ لَهُ وَ لاَ يَقُولُ عَلَيْهِ إِلاَّ اَلْحَقَّ وَ

---

[۱] مصادقۃ الاخوان ص ۴۰؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۲۴۲

[۲] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۳۲

[۳] التعوی وودورھا راضی: ۴۴۵

[۴] المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۰۳

لَا یَخَافُ غَیْرَہٗ۔

ابراہیم بن عمر الیمانی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان پر مسلمان کا حق ہے کہ وہ پیٹ بھر کر کھانا نہ کھائے جبکہ اس کا بھائی بھوکا ہو، پیاس نہ بجھائے جبکہ اس کا بھائی پیاسا ہو اور نیا لباس نہ پہنے جبکہ اس کا بھائی بے لباس ہو۔ پس مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی پر اس بڑا حق کیا ہو سکتا ہے۔

نیز فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، جب اس کو کوئی حاجت ہو تو اس سے پوچھو اور اگر تجھ سے سوال کرے تو اسے عطا کرو، کسی بھلائی کے لیے اسے پریشان نہ کرو اور نہ وہ تیرے لیے پریشان ہو، تو اس کے لیے پشت پناہ بن جا تا کہ وہ تیرے لیے پشت پناہ بن جائے، جب وہ تیرے پاس موجود موجود نہ ہو تو تو اس کی غیر موجودگی میں اس کی حفاظت کر اور جب وہ وہ تیرے پاس موجود ہو تو اس کی عزت کر، اسے بزرگ شمار کر اور اس کا اکرام کر کیونکہ تو اس میں سے ہے اور وہ تجھ سے ہے اور اگر تو اس سے ناراض ہو جائے تو اس سے جدا نہ ہونا یہاں تک کہ تو اس سے عذر خواہی کر لے اور اگر اس کو کوئی اچھائی حاصل ہو تو خدا کی حمد کر اور اگر وہ کسی پریشانی میں مبتلا ہو جائے تو اس کی پشت پناہی کرو، اگر وہ قحط زدہ ہو تو اس کی اعانت کرو۔ جب کوئی اپنے بھائی کو اف کہے تو ان کی باہمی ولایت ختم ہو جاتی ہے اور اس سے یہ کہہ دے کہ تو میرا دشمن ہے تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو جائے اور اگر وہ اس پر کوئی تہمت لگائے تو اس کے دل میں ایمان اس طرح پگھل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ آپؑ نے مزید فرمایا: ایک مومن کا نور آسمان والوں کے لیے ایسے چمکتا ہے جیسے زمین والوں کے لیے ستارے چمکتے ہیں۔

نیز فرمایا: مومن خدا کا دوست ہے اور خدا اپنے دوست کی مدد کرتا ہے اور اس کے کام انجام دیتا ہے۔ مومن خدا کے بارے میں سوائے حق کے اور کچھ نہیں کہتا ہے اور وہ خدا کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا۔ [1]

بیان:

لعل المراد بقوله لا تمله خيرا و لا يمل لك لا تسأمه من جهة إكثارك الخير له و لا يسأم هو من جهة إكثاره الخير لك يقال مللته و مللت منه إذا سأمه و السل انتزاعك الشيء و إخراجه في رفق كالإسلال و السخيمة الحقد تمحل له أي كيد يقال رجل محل أي ذو كيد و محل بفلان إذا سعى به إلى السلطان و المحال بالكسر الكيد

شاید ان کے اس قول ''لا تمله خیرا ولا یمل لک'' اسے بھلائی سے نہ بھرو اور یہ تمہیں خیر سے نہیں بھرے گا، سے مراد یہ ہے کہ اس کے لیئے سستی کا مظاہرہ نہ کریں اس لیئے کہ وہ آپ کے لیے بہت اچھا کر رہا ہے اور وہ آپ کے لیے بہت

[1] الاختصاص ص ۲۷؛ مسند الامام الصادق: ۲۹۲/ ۵

کچھ کر کے بھی سست نہیں ہوا۔

''السخیمة'' نفرت۔

''تمحل له'' یعنی اس کو دھوکہ دینا، جیسا کہ کہا گیا ہے کہ ''رجل محل'' یعنی دھوکے باز۔

''المحال'' کسرہ کے ساتھ اور اس سے مراد دھوکہ ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔[1] یا پھر سند صحیح ہے۔[2] اور میرے نزدیک سند حسن ہے۔(واللہ اعلم)

7/2575 الکافی، ۱/۶/۱۷۱/۲ القمیان عن ابن فضال الکافی، ۱/۶/۱۷۱/۲ العدة عن البرقی عن ابن فضال عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ اَلْمُسْلِمِ مِنَ اَلْحَقِّ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَ يَعُودَهُ إِذَا مَرِضَ وَ يَنْصَحَ لَهُ إِذَا غَابَ وَ يُسَمِّتَهُ إِذَا عَطَسَ وَ يُجِيبَهُ إِذَا دَعَاهُ وَ يَتْبَعَهُ إِذَا مَاتَ۔

ترجمہ: علی بن عقبہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان پر اس کے مسلمان بھائی کے حق میں سے یہ ہے کہ اس سے ملاقات پر اسے سلام کرے، جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے، جب وہ غائب ہو تو اس کے مفاد کی حفاظت کریں، جب اسے چھینک آئے تو اللہ کا نام لے، جب وہ دعوت دے تو قبول کرے اور جب فوت ہو جائے اس کے جنازے کے پیچھے چلے۔[3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی دونوں سندیں موثق ہیں۔[4] لیکن میرے نزدیک سند موثق کالصحیح ہے البتہ جاننا چاہیے کہ ہم ابن فضال کو فطحی صرف شہرت کی بنا پر کہتے ہیں ورنہ ان کا اس سے رجوع ثابت ہے تو ایسی صورت میں دونوں سندیں صحیح ہو گی۔(واللہ اعلم)

(8/2576) الکافی، ۱/۷/۱۷۱/۲ الثلاثة عن بزرج عَنْ أَبِي اَلْمَأْمُونِ اَلْحَارِثِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَا حَقُّ اَلْمُؤْمِنِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ قَالَ إِنَّ مِنْ حَقِّ اَلْمُؤْمِنِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ اَلْمَوَدَّةَ لَهُ فِي صَدْرِهِ وَ اَلْمُوَاسَاةَ لَهُ فِي مَالِهِ وَ اَلْخَلَفَ لَهُ فِي أَهْلِهِ وَ اَلنُّصْرَةَ لَهُ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ وَ إِنْ كَانَ نَافِلَةٌ فِي

---

[1] مراۃ العقول: ج۸، ص۳۷

[2] کمیال المکارم: ج۱، ص۳۶۳

[3] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۰۷؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۲۴۳

[4] مراۃ العقول: ج۹، ص۳۸

اَلْمُسْلِمِينَ وَ كَانَ غَائِباً أَخَذَ لَهُ بِنَصِيبِهِ وَ إِذَا مَاتَ اَلزِّيَارَةَ إِلَى قَبْرِهِ وَ أَنْ لاَ يَظْلِمَهُ وَ أَنْ لاَ يَغُشَّهُ وَ أَنْ لاَ يَخُونَهُ وَ أَنْ لاَ يَخْذُلَهُ وَ أَنْ لاَ يُكَذِّبَهُ وَ أَنْ لاَ يَقُولَ لَهُ أُفٍّ وَ إِذَا قَالَ لَهُ أُفٍّ فَلَيْسَ بَيْنَهُمَا وَلاَيَةٌ وَ إِذَا قَالَ لَهُ أَنْتَ عَدُوِّي فَقَدْ كَفَرَ أَحَدُهُمَا وَ إِذَا اِتَّهَمَهُ اِنْمَاثَ اَلْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَنْمَاثُ اَلْمِلْحُ فِي اَلْمَاءِ ۔

ابو مامون حارثی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: مومن کا مومن پر کیا حق ہے؟ آپؑ نے فرمایا: مومن کے مومن پر حق میں سے یہ ہے کہ اس کے لیے اپنے دل میں محبت رکھے، اپنے مال سے اس کے ساتھ ہمدردی کرے، (جب وہ موجود نہ ہو تو) اس کے اہل وعیال میں اس کی جانشینی کرے، جو اس پر ظلم کرے یہ اس کے برخلاف اس کی امداد کرے، اگر مسلمانوں میں کچھ مالی اعانت تقسیم کی جائے اور وہ موجود نہ ہو تو یہ اس کا وصول کرے (اور اس تک پہنچائے)، جب وہ مر جائے تو قبر تک اس کے جنازہ کی مشایعت کرے، نہ اس پر ظلم نہ کرے، اسے دھوکہ دے، نہ اس سے خیانت کرے، اسے تنہا نہ چھوڑے، نہ اس کی تکذیب کرے اور نہ اس کے لیے اف کہے اور اگر اف کہہ دے تو پھر ان کے درمیان کوئی ولایت نہیں رہتی اور جب اس سے کہے کہ تو میرا دشمن ہے تو ان میں سے ایک ضرور کافر ہو جاتا ہے اور جب اس پر تہمت لگائے تو اس کے دل میں ایمان اس طرح پگھل جاتا ہے جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ [1]

بیان:

النافلة الغنيمة و العطية

''النافلۃ'' غنیمت اور عطیہ

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

9/2577 الکافی، ۱/۸/۳۶۱/۲ القمی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ [حَسَّانَ] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا قَالَ اَلرَّجُلُ لِأَخِيهِ اَلْمُؤْمِنِ أُفٍّ خَرَجَ مِنْ وَلاَيَتِهِ وَ إِذَا قَالَ أَنْتَ عَدُوِّي كَفَرَ أَحَدُهُمَا وَ لاَ يَقْبَلُ اَللَّهُ مِنْ مُؤْمِنٍ عَمَلاً وَ هُوَ مُضْمِرٌ عَلَى أَخِيهِ اَلْمُؤْمِنِ سُوءاً ۔

ابو حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جب کوئی شخص اپنے مومن

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۰۷؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۲۴۸

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۳۹

بھائی کو اف کہہ دے تو وہ اس کی دوستی سے نکل گیا ہے اور جب وہ کہے کہ تو میرا دشمن ہے تو ان میں سے ایک کافر ہو گیا اور اللہ کسی مومن کی نیکی قبول نہیں کرتا جبکہ وہ اپنے باطن میں اپنے مومن بھائی کے لیے برا خیال رکھے۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ (۲)

10/2578 الکافی،۲/۱۷۱/۱۰/۱۸ محمد عن ابن عیسی عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ اَلْكِلَلِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: كُنْتُ أَطُوفُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَعَرَضَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا كَانَ سَأَلَنِي اَلذَّهَابَ مَعَهُ فِي حَاجَةٍ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَذْهَبَ إِلَيْهِ فَبَيْنَا أَنَا أَطُوفُ إِذْ أَشَارَ إِلَيَّ أَيْضاً فَرَآهُ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ يَا أَبَانُ إِيَّاكَ يُرِيدُ هَذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمَنْ هُوَ قُلْتُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالَ هُوَ عَلَى مِثْلِ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبْ إِلَيْهِ قُلْتُ فَأَقْطَعُ اَلطَّوَافَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ إِنْ كَانَ طَوَافَ اَلْفَرِيضَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَذَهَبْتُ مَعَهُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَقِّ اَلْمُؤْمِنِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ فَقَالَ يَا أَبَانُ دَعْهُ لاَ تَرِدْهُ قُلْتُ بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ فَلَمْ أَزَلْ أُرَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَانُ تُقَاسِمُهُ شَطْرَ مَالِكَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَرَأَى مَا دَخَلَنِي فَقَالَ يَا أَبَانُ أَ مَا تَعْلَمُ أَنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ ذَكَرَ اَلْمُؤْثِرِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ قُلْتُ بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا أَنْتَ قَاسَمْتَهُ فَلَمْ تُؤْثِرْهُ بَعْدُ إِنَّمَا أَنْتَ وَ هُوَ سَوَاءٌ إِنَّمَا تُؤْثِرُهُ إِذَا أَنْتَ أَعْطَيْتَهُ مِنَ اَلنِّصْفِ اَلْآخَرِ.

ترجمہ: ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ طواف کر رہا تھا کہ ہمارے ہم مذہب لوگوں میں سے ایک شخص سامنے آیا جس نے مجھے اپنے ایک کام کے سلسلہ میں ہمراہ جانے کو کہا تھا۔ پس اس نے مجھے اشارہ کیا اور امامؑ نے اسے دیکھ لیا تو مجھ سے پوچھا: ابان! کیا اس شخص کا تم سے کچھ کام ہے؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپؑ نے پھر پوچھا: کیا وہ تمہارا ہم خیال ہے؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

(۱) المحاسن ج ۱، ص ۹۹؛ منیۃ المرید ص ۳۲۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۹۹؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۱۳۶

(۲) مراۃ العقول: ج ۱۱، ص ۱۲

آپؑ نے فرمایا: پھر طواف قطع کر دے اور اس کے ہمراہ جا۔

میں نے عرض کیا: اگرچہ طواف فریضہ بھی ہو؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

چنانچہ میں (طواف قطع کر کے) اس کے ہمراہ گیا اور جب واپس امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ سے عرض کیا: مومن کا حق کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اسے رہنے دو۔

پس جب میں نے بار بار اصرار کیا تو آپؑ نے فرمایا: اے ابان! (پہلا حق یہ ہے کہ) اپنا مال تقسیم کر کے آدھا اس کو دو۔

پھر امامؑ نے دیکھا کہ یہ سن کر میری کیا کیفیت ہوئی ہے؟

پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ خدا نے ان لوگوں کا تذکرہ کیا ہے جو اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپؑ نے فرمایا: جب تم اس طرح مال تقسیم کرو گے تو تم نے ایثار نہیں کیا۔ ایثار تو یہ ہے (کہ اس کا نصف اسے دینے کے بعد) اپنے نصف سے بھی کچھ اسے دے دو۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ابی علی سے ابن ابی عمیر روایت کر رہا جس پر اجماع ہے کہ وہ ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت ہی نہیں کرتا۔ (واللہ اعلم)

11/2579 الكافي،١/٩/١٧٢/٢ العدة عن البرقي عن أبيه عن فضالة عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَا وَ اِبْنُ أَبِي يَعْفُورٍ وَ عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ طَلْحَةَ فَقَالَ اِبْتِدَاءً مِنْهُ يَا اِبْنَ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سِتُّ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ بَيْنَ يَدَيِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَنْ يَمِينِ اَللَّهِ فَقَالَ اِبْنُ أَبِي يَعْفُورٍ وَ مَا هُنَّ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ يُحِبُّ اَلْمَرْءُ اَلْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِأَعَزِّ أَهْلِهِ وَ يَكْرَهُ اَلْمَرْءُ اَلْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ مَا يَكْرَهُ لِأَعَزِّ أَهْلِهِ وَ يُنَاصِحُهُ اَلْوَلاَيَةَ فَبَكَى اِبْنُ أَبِي يَعْفُورٍ وَ قَالَ كَيْفَ يُنَاصِحُهُ اَلْوَلاَيَةَ قَالَ يَا اِبْنَ أَبِي يَعْفُورٍ إِذَا كَانَ مِنْهُ بِتِلْكَ اَلْمَنْزِلَةِ بَثَّهُ هَمَّهُ فَفَرِحَ لِفَرَحِهِ إِنْ هُوَ فَرِحَ وَ حَزِنَ لِحُزْنِهِ إِنْ هُوَ

---

[1] مصادقۃ الاخوان ص ۳۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۰۹؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۲۴۸

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۴

حَزِنَ وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُ مَا يُفَرِّجُ عَنْهُ فَرَّجَ عَنْهُ وَإِلَّا دَعَا اللّٰهَ لَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلَاثٌ لَكُمْ وَ ثَلَاثٌ لَنَا أَنْ تَعْرِفُوا فَضْلَنَا وَ أَنْ تَطَئُوا عَقِبَنَا وَ أَنْ تَنْتَظِرُوا عَاقِبَتَنَا فَمَنْ كَانَ هٰكَذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَيَسْتَضِيءُ بِنُورِهِمْ مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُمْ وَ أَمَّا الَّذِينَ عَنْ يَمِينِ اللّٰهِ فَلَوْ أَنَّهُمْ يَرَاهُمْ مَنْ دُونَهُمْ لَمْ يُهَنِّئْهُمُ الْعَيْشُ مِمَّا يَرَوْنَ مِنْ فَضْلِهِمْ فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَعْفُورٍ وَ مَا لَهُمْ لَا يَرَوْنَ وَ هُمْ عَنْ يَمِينِ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ إِنَّهُمْ مَحْجُوبُونَ بِنُورِ اللّٰهِ أَ مَا بَلَغَكَ الْحَدِيثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ يَقُولُ إِنَّ لِلّٰهِ خَلْقاً عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ عَنْ يَمِينِ اللّٰهِ وُجُوهُهُمْ أَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ وَ أَضْوَأُ مِنَ الشَّمْسِ الضَّاحِيَةِ يَسْأَلُ السَّائِلُ مَا هٰؤُلَاءِ فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ تَحَابُّوا فِي جَلَالِ اللّٰهِ.

ترجمہ عیسیٰ بن ابی منصور سے روایت ہے کہ میں، ابن ابی یعفور اور عبداللہ طلحہ، امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ امامؑ نے ابن ابی یعفور کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا: ابن ابی یعفور! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس میں چھ خصلتیں ہوں گی وہ حضور خدا میں اور پر اور دائیں طرف کے لوگوں میں ہو گا۔

ابن ابی یعفور نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! وہ کونسی خصلتیں ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: مسلمان اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اس کو اپنے عزیز ترین گھر والے کے لیے محبوب ہو، مرد مسلمان اپنے بھائی کے لیے وہ بات پسند نہ کرے جو اپنے عزیز ترین رشتہ دار کے لیے پسند نہ ہو اور اس سے پر خلوص محبت رکھے۔

پس ابن ابی یعفور رونے لگے اور عرض کیا: پر خلوص محبت کیوں کر رکھی جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی تین صورتیں ہیں: اس کی فکر میں فکر کرے، اس کی خوشی میں خوش ہو، اس کے غم میں غمگین ہو، اگر دوست کو خوشی ہو تو اس کی خوشی میں مسرور رہو ورنہ دوست کے لیے مسرت کی دعا کرے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: تین باتیں تم سے متعلق ہیں اور تین ہم سے: ہمارے شرف سے باخبر رہو، ہماری اولاد کا خیال رکھو اور ہمارے مستقبل کا انتظار کرو۔ پس جو مومن اس انداز کا ہو گا وہ حضور خدا میں سامنے حاضر ہو گا، اس سے کم درجہ کے لوگ اس کی روشنی سے نور حاصل کریں گے لیکن وہ لوگ دائیں طرف ہوں گے لیکن ان کا بھی عالم یہ ہو گا کہ ان سے کمتر درجے کے لوگ اگر ان کا مرتبہ دیکھ لیں تو اپنی زندگی سے بیزار ہو جائیں (اور جلد سے جلد موت کی تمنا کر کے وہ مرتبہ حاصل کریں)۔

ابن ابی یعفور نے عرض کیا: تو کمتر درجے کے لوگ انہیں دائیں طرف ہوتے ہوئے دیکھتے کیوں نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: وہ لوگ نورِ الٰہی کے پردوں میں ہیں۔ اے ابن ابی یعفور! تمہیں رسول اللہؐ کی یہ حدیث نہیں پہنچی کہ مومنین خدا کے مقربین میں عرش کے دائیں سمت اور نورِ خدا کے سامنے حاضر ہیں، ان کے چہرے برف سے زیادہ سفید اور دوپہر کے سورج سے زیادہ منور ہیں۔ پوچھنے والا پوچھے گا: یہ لوگ کون ہیں؟ جواب میں کہا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رضائے خدا کے لیے ایک دوسرے سے محبت رکھی تھی۔ [1]

بیان:

کان بین یدی الله تعالی و عن یمین الله یعنی کان مع کونه بین یدی الله عن یمین الله فهما صفتان لقوم واحد و هم أصحاب الیمین و أما قوله ع فی آخر الحدیث و أما الذین عن یمین الله فلیس یعنی به انفصالهم عن الذین بین یدی الله بل وصفهم تارة بالوصفین و أخری بأحدهما کما یدل علیه استشهاده بالحدیث النبوی و لعل المراد بقوله ع إذا کان منه بتلك المنزلة أنه إذا كانت منزلة أخیه عنده بحیث یحب له ما یحب لأعز أهله علیه و یکره له ما یکره لأعز أهله علیه بثه همه أی نشره و أظهره فإذا بثه همه فرح لفرحه و حزن لحزنه و فرج عنه أو دعا له و هذا معنی مناصحته الولایة و یحتمل أن یکون المراد بتلك المنزلة صلاحیته للأخوة و الولایة کما یأتی بیانه فی الباب الآتی ثلاث لکم یعنی هذه الثلاث المذکورات لکم و فیما بینکم و هی ما ذکره أولا و المراد بوطء العقب المتابعة و المشایعة فی الأعمال و الأخلاق و المراد بالعاقبة ظهور دولتهم و قیام قائمهم ع

"کان بین یدی الله تعالی و عن یمین الله" وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اور اسکے دائیں طرف تھا یعنی اس کا خدا کے سامنے ہونا، خدا کے داہنے ہاتھ میں اور یہ ایک قوم کی دو خصوصیات ہیں اور وہ اصحاب الیمین ہیں یعنی حق کے ساتھی ہیں۔

بہرحال! اس حدیث کے آخر میں امامؑ کا فرمان ہے:

أما الذین عن یمین الله

بہرحال! وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی دائیں طرف سے ہیں۔

اس سے ان کا خدا سے پہلے والوں سے جدائی مراد نہیں ہے بلکہ اس نے انہیں کبھی دو وصفوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور کبھی ان میں سے ایک کے ساتھ جیسا کہ اس پر حدیثِ نبویؐ کی شہادت دلالت کرتی ہے۔

شاید امامؑ کے فرمان سے مراد یہ ہے کہ اگر اس کے اندر یہ درجہ ہے کہ اگر اس کے بھائی کا درجہ اس کے ساتھ اس طرح ہو کہ وہ اس کے لیے وہی پسند کرے جو اس کے لیے اپنے عزیز ترین گھر والوں کے لیے پسند کرتا ہے اور اس سے نفرت کرتا ہے۔ اسے اپنے عزیز ترین گھر والوں کے لیے جس چیز سے وہ نفرت کرتا ہے، وہ اس کی فکر کو پھیلاتا ہے، یعنی اسے پھیلاتا ہے اور اسے ظاہر کرتا ہے، اور یہ اس کے ولایت کی نصیحت کرنے کا معنی ہے اور ممکن ہے کہ اس درجہ سے

---

[1] المومن ص ۴۱؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۲۳۲ و ج ۱۷، ص ۲۵۱؛ مستدرک الوسائل ج ۹، ص ۴۴

مراد اس کی اپنے بھائیوں اور ولایت کے لیے موزوں ہو جیسا کہ آگے آنے والے باب میں اس کا بیان آئے گا۔

''ثلاث لکم'' تمہارے لیئے تین ہیں، یعنی یہ تین مذکور چیزیں تمہارے لیئے ہیں اور یہ ان کے بارے میں ہیں جو تمہارے درمیان ہیں اور یہ وہ ہیں جن پہلے ذکر ہوا اور ایڑی کو ست کرنے سے مراد عمل اور اخلاق میں شریک ہونا ہے اور عاقبت سے مراد ان کی حکومت کا ظہور اور ان کے قائم کا قیام ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [1]

12/2580 الکافی، ۲/۱۷۳/۱۰/۱ عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ كَيْفَ مَنْ خَلَّفْتَ مِنْ إِخْوَانِكَ قَالَ فَأَحْسَنَ اَلثَّنَاءَ وَ زَكَّى وَ أَطْرَى فَقَالَ لَهُ كَيْفَ عِيَادَةُ أَغْنِيَائِهِمْ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَقَالَ قَلِيلَةٌ قَالَ وَ كَيْفَ مُشَاهَدَةُ أَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ قَالَ قَلِيلَةٌ قَالَ فَكَيْفَ صِلَةُ أَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ فِي ذَاتِ أَيْدِيهِمْ فَقَالَ إِنَّكَ لَتَذْكُرُ أَخْلاَقاً قَلَّ مَا هِيَ فِيمَنْ عِنْدَنَا قَالَ فَقَالَ فَكَيْفَ تَزْعُمُ هَؤُلاَءِ أَنَّهُمْ شِيعَةٌ .

ترجمہ محمد بن عجلان سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی داخل ہوا پس اس نے سلام کیا تو امام علیہ السلام نے اس سے پوچھا: تمہارے وہ بھائی کیسے ہیں جنہیں تم نے پیچھے چھوڑا ہے؟

پس اس نے ان کی خوب تعریف، اچھائی اور توصیف کی تو امام علیہ السلام نے پوچھا: ان کے مالدار ان کے غریبوں کی کس قدر عیادت کرتے ہیں؟

اس نے عرض کیا: بہت کم۔

آپ نے فرمایا: ان کے امیر غریبوں کا کس قدر مشاہدہ کرتے ہیں؟

اس نے عرض کیا: بہت کم۔

آپ نے فرمایا: ان کے امیر ان کے غریبوں کے ساتھ کس قدر صلہ رحمی کرتے ہیں؟

اس نے عرض کیا: آپ جس اخلاق کی بات فرما رہے ہیں وہ ہمارے ہاں ان میں بہت کم پایا جاتا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا: پھر تم کیسے گمان کرتے ہو کہ وہ ہمارے شیعہ ہیں۔ [2]

---

[1] مرآۃ العقول: ج۹، ص۴۴؛ الآراء الفقہیہ نجفی: ج۲، ص۴۲۳

[2] وسائل الشیعہ ج۹، ص۴۲۸؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۲۵۳

بیان:

الإطراء مجاوزة الحد في المدح و العيادة العائدة و هي المعروف و العطف و المنفعة مشاهدة أغنيائهم أي شهودهم لديهم و مجالستهم معهم ذات أيديهم أي أموالهم

''الاطراء'' تعریف میں حد سے بڑھنا۔

''العیادة'' یعنی واپسی احسان، مہربانی اور فائدہ ہے۔

''مشاھدة أغنیائهم'' یعنی ان کے گواہ ان کے پاس ہی ہیں اور وہ ان کے پاس بیٹھتے ہیں۔

''ذات ایدیهم'' یعنی ان کے اموال۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۱﴾

13/2581 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ الشِّيعَةَ عِنْدَنَا كَثِيرٌ فَقَالَ فَهَلْ يَعْطِفُ الْغَنِيُّ عَلَى الْفَقِيرِ وَ هَلْ يَتَجَاوَزُ الْمُحْسِنُ عَنِ الْمُسِيءِ وَ يَتَوَاسَوْنَ فَقُلْتُ لاَ فَقَالَ لَيْسَ هَؤُلاَءِ شِيعَةً الشِّيعَةُ مَنْ يَفْعَلُ هَذَا۔

ترجمہ: ابو اسماعیل سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! ہمارے علاقے میں بڑی تعداد میں شیعہ ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا ان کے امیر اپنے غریبوں پر مہربان ہیں اور کیا ان کے نیک لوگ اپنے گناہگاروں کو معاف کر دیتے ہیں اور کیا وہ ایک دوسرے کی (مالی) مدد کرتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: وہ شیعہ نہیں ہیں۔ شیعہ تو وہ ہیں جو یہ کام کرتے ہیں۔ ﴿۲﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۳﴾

14/2582 الکافی، ۲/۱۷۳/۱۳/۱ القمیان عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ

﴿۱﴾ مرآۃ العقول: ج۹، ص۳۵

﴿۲﴾ تنبیہ الخواطر ج۲، ص۱۹۸؛ وسائل الشیعہ ج۹، ص۴۲۸؛ بحارالانوار ج۷۱، ص۲۵۴

﴿۳﴾ مرآۃ العقول: ج۹، ص۳۵

أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَ يَجِيءُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي كِيسِهِ فَيَأْخُذُ حَاجَتَهُ فَلاَ يَدْفَعُهُ فَقُلْتُ مَا أَعْرِفُ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَلاَ شَيْءَ إِذاً قُلْتُ فَالْهَلاَكُ إِذاً فَقَالَ إِنَّ اَلْقَوْمَ لَمْ يُعْطَوْا أَحْلاَمَهُمْ بَعْدُ.

ترجمہ: سعید بن حسن سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کا بھائی تمہارے پاس آتا ہے کہ وہ تمہاری جیب میں ہاتھ ڈالے اور اپنی ضرورت کی چیز لے لے اور تم اسے نہ روکو؟

میں نے عرض کیا: مجھے نہیں معلوم کہ ہم میں ایسی باتیں ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: پھر کچھ بھی نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: پھر تو تباہی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ابھی ان لوگوں کو عقلیں عطا نہیں ہوئی ہیں۔ [۱]

بیان:

الاحلام جمع الحلم بالکسر وهو الاناة والعقل

''الحلام''، یہ حلم کی جمع ہے جو کسرہ کے ساتھ ہے اور اس سے مراد ذہانت اور عقل ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲]

15/2583 الکافی ،۲/۲۰۷/۱/۸ محمد مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ [أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ سَبْعِينَ كَبِيرَةً.

ترجمہ: ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مومن پر دوسرے مومن کے لیے واجب ہے کہ وہ اس کے ستر کبیرہ گناہوں کی پردہ پوشی کرے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن فضیل تفسیر قمی کا راوی ہے جو ثقہ ہونے

---

[۱] المومن: ص ۴۴؛ وسائل الشیعہ: ج۵، ص ۱۲۰ و ج۹ ص ۴۲۸؛ بحارالانوار: ج۷۱ ص ۲۵۴؛ مستدرک الوسائل: ج۷ ص ۲۱۰

[۲] مراۃ العقول: ج۹، ص ۴۶

[۳] تنبیہ الخواطر ج۲، ص ۲۰۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص ۹۷ ۳؛ البرهان في تفسیر القرآن ج۴، ص ۵۶ و ج۵، ص ۱۱۲؛ بحارالانوار الجامعہ لدرر اخبار الائمہ اطہار علیہ السلام ج۷۱، ص ۳۰۱

[۴] مراۃ العقول: ج۹، ص ۱۴

کے لیے کافی ہے اور اسے ہم ترجیح دیتے ہیں اور اس پر غلو کا الزام بلاوجہ ہے۔(واللہ اعلم)

16/2584 الکافی،۱/۱۶/۱۷۳/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: حَقٌّ عَلَى اَلْمُسْلِمِ إِذَا أَرَادَ سَفَراً أَنْ يُعْلِمَ إِخْوَانَهُ وَحَقٌّ عَلَى إِخْوَانِهِ إِذَا قَدِمَ أَنْ يَأْتُوهُ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر یہ حق ہے کہ وہ جب سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو خبر دے اور اس کے بھائیوں پر یہ حق ہے کہ جب وہ واپس آئے تو اس کے پاس آئیں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

7/2585 الکافی،۱/۴/۱۷۰/۲ محمد عن أحمد عن السراد عَنْ جَمِيلٍ عَنْ مُرَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا عُبِدَ اَللَّهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَاءِ حَقِّ اَلْمُؤْمِنِ۔

ترجمہ: مرازم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی عبادت مومن کے حق کو انجام دینے سے بہتر کسی چیز سے نہیں کی جاسکتی۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند کا حسن ہونا تحقیق کے زیادہ قریب ہے کیونکہ مرازم کا ثقہ جلیل ہونا مشکل ہے۔(واللہ اعلم)

---

[1] الکافی ج۸،ص۱۵۱ح۱۳۵؛ الوافی ج۱۲،ص۱۵۳ح۱۲۰۷۹؛ وسائل الشیعہ ج۱۱،ص۴۳۸؛ الفصول المہمہ فی أصول الائمہ (تکملۃ الوسائل) ج۳،ص۳۴۷؛ بحار الانوار ج۷۱،ص۲۵۷

[2] مرآۃ العقول: ج۹،ص۵

[3] المؤمن ص۴۳؛ مشکاۃ الانوار ص۲۲۴؛ سلوۃ الحزین (الدعوات) ص۲۷۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۲۰۳؛ بحار الانوار ج۷۱،ص۲۲۲؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۸۱۶؛ مستدرک الوسائل ج۹،ص۳۹

[4] مرآۃ العقول: ج۹،ص۳۳؛ مہذب الاحکام: ج۱۶،ص۱۳۸؛ المحجۃ البیضاء: ج۳،ص۳۵۵؛ المکاسب انصاری: ج۴،ص۷۲؛ تحریر التحریر: ج۳،ص۱۹؛ مفاتیح الشرائع: ج۱،ص۳۴۳؛ مصباح الفقاہۃ خوئی: ج۱،ص۳۶۵؛ مصباح الفقاہۃ روحانی: ج۲،ص۸۱؛ الآراء الفقہیہ: ج۲،ص۴۲؛ تشریح المطالب: ج۳،ص۸۲۶؛ ایصال الطالب: ج۳،ص۱۲۹

۱۸۔باب صفة الأخ الذی یجب أداء حقه

باب: اس بھائی کی صفت جس کا حق ادا کرنا واجب ہے

1/2586 الکافی، ۱/۱/۱۶۸/۲ علی عن الاثنین قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: وَ سُئِلَ عَنْ إِيمَانِ مَنْ يَلْزَمُنَا حَقُّهُ وَ أُخُوَّتُهُ كَيْفَ هُوَ وَ بِمَا يَثْبُتُ وَ بِمَا يَبْطُلُ فَقَالَ إِنَّ اَلْإِيمَانَ قَدْ يُتَّخَذُ عَلَى وَجْهَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَهُوَ اَلَّذِي يَظْهَرُ لَكَ مِنْ صَاحِبِكَ فَإِذَا ظَهَرَ لَكَ مِنْهُ مِثْلُ اَلَّذِي تَقُولُ بِهِ أَنْتَ حَقَّتْ وَلاَيَتُهُ وَ أُخُوَّتُهُ إِلاَّ أَنْ يَجِيءَ مِنْهُ نَقْضٌ لِلَّذِي وَصَفَ مِنْ نَفْسِهِ وَ أَظْهَرَهُ لَكَ فَإِنْ جَاءَ مِنْهُ مَا تَسْتَدِلُّ بِهِ عَلَى نَقْضِ اَلَّذِي أَظْهَرَ لَكَ خَرَجَ عِنْدَكَ مِمَّا وَصَفَ لَكَ وَ أَظْهَرَ وَ كَانَ لِمَا أَظْهَرَ لَكَ نَاقِضاً إِلاَّ أَنْ يَدَّعِيَ أَنَّهُ إِنَّمَا عَمِلَ ذَلِكَ تَقِيَّةً وَ مَعَ ذَلِكَ يُنْظَرُ فِيهِ فَإِنْ كَانَ لَيْسَ مِمَّا يُمْكِنُ أَنْ تَكُونَ اَلتَّقِيَّةُ فِي مِثْلِهِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ ذَلِكَ لِأَنَّ لِلتَّقِيَّةِ مَوَاضِعَ مَنْ أَزَالَهَا عَنْ مَوَاضِعِهَا لَمْ تَسْتَقِمْ لَهُ وَ تَفْسِيرُ مَا يُتَّقَى مِثْلُ أَنْ يَكُونَ قَوْمُ سَوْءٍ ظَاهِرُ حُكْمِهِمْ وَ فِعْلِهِمْ عَلَى غَيْرِ حُكْمِ اَلْحَقِّ وَ فِعْلِهِ فَكُلُّ شَيْءٍ يَعْمَلُ اَلْمُؤْمِنُ بَيْنَهُمْ لِمَكَانِ اَلتَّقِيَّةِ مِمَّا لاَ يُؤَدِّي إِلَى اَلْفَسَادِ فِي اَلدِّينِ فَإِنَّهُ جَائِزٌ.

ترجمہ: الاثنین سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے جبکہ آپؑ سے پوچھا گیا کہ جس کا حق اور اس کا بھائی چارہ ہم پر لازم ہے اس کا ایمان کیسا ہو اور کن طریقوں سے ثابت اور باطل ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ایمان کے دو ہوتے ہیں: ایک وہ ہے جو تجھ پر تیرے ساتھی سے ظاہر ہوتا ہے پس اگر اس سے تیرے لیے اسی طرح ظاہر ہوتا ہے جیسا تو کہتا ہے تو اس کی دوستی اور اس کا بھائی چارہ بھی قائم ہو جائے گا جب تک کہ وہ اس کے برعکس ظاہر نہ کرے جو اس نے پہلے ظاہر کیا تھا۔ پس اگر اس میں سے کوئی ایسی چیز آ جائے جس سے تم اس کے برعکس ہونے پر استدلال کر سکو تو پھر وہ تیرے حقوق سے باہر ہو جائے گا جو تیرے لیے وصف تھے اور جو وہ بعد میں ظاہر کرتا ہے وہ اس کے حقوق کو معطل کر دیتا ہے جب تک کہ وہ یہ دعویٰ نہ کرے کہ اس نے ایسا تقیہ کی وجہ سے کیا ہے۔ اس کے باوجود دیکھنا یہ ہے کہ اگر یہ ان صورتوں میں ہے جہاں ممکن نہیں ہوتا کہ تقیہ کا استعمال کیا جائے تو اس کا دعویٰ قبول نہیں ہوگا کیونکہ تقیہ کے اپنے مقامات ہیں اور جو اسے اپنے مقامات سے ہٹائے گا تو اس کے لیے یہ درست نہیں ہوگا۔ جو بھی ان کا غلط استعمال کرے گا اسے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ایسی مثالوں میں سے ایک یہ ہے کہ جب برے لوگ ہوتے ہیں جن کے احکام اور فیصلے حق کے

فیصلے اور اعمال کے خلاف ہوتے ہیں تو ایسے حالات میں اگر مومن تقیہ کو اس حد تک استعمال کر سکے کہ جس سے مذہب کوئی فساد نہ ہو تو ایسا استعمال جائز ہے۔ [1]

بیان:

إنما اكتفى بذكر أحد الوجهين عن الآخر لأن الآخر كان معلوما و هو ما يعرف بالصحبة المتأكدة و المعاشرة المتكررة الموجبة لليقين و إنما ذكر الفرد الأخفى و هو ما يظهر منه بدون ذلك حقت بفتح الحاء و ضمها لأنه لازم و متعد ولايته أي مودته و إخوته أي في الدين و يستفاد من ظاهر هذا الحديث وجوب المؤاخاة و أداء الحقوق بمجرد ثبوت التشيع و هو على إطلاقه مشكل كيف و لو كان ذلك كذلك للزم الحرج و صعوبة المخرج إلا أن يخصص التشيع بما مضى من الشروط في باب صفات المؤمن و علاماته و في الباب السابق و قد وقعت الإشارة إلى ذلك في الحديث الثالث من هذا الباب كما يأتي إن شاء الله تعالى

بیشک دو وجہوں میں سے دوسری کو چھوڑ کر ایک کا ذکر کر کے اکتفاء کیا کیونکہ دوسری معلوم ہے اور وہ وہ ہے کہ جو صحبت اور راسخ معاشرت سے پہچانی جاتی ہے جو موجبِ یقین ہے۔ یہ صرف مخفی فرد ذکر ہے اور یہ وہی ہے جو اس کے بغیر ظاہر ہوتا ہے۔

''حقت'' حاء کی فتح اور ضمہ کے ساتھ ہے کیونکہ یہ لازم اور متعدی ہے۔

''ولایتہ'' یعنی اس کی محبت و مودت۔

''اخوتہ'' اس کا بھائی ہونا، یعنی دین میں،

اس حدیث کے ظاہری مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ مذہب کے قائم ہوتے ہی اخوت اور حقوق کی تکمیل واجب ہے اور وہ اس کے اطلاق پر ہے اور اگر ایسا ہوتا تو شرمندگی اور اس سے نکلنے کے راستے کی دشواری ضروری ہوگی جب تک کہ وہ شیعیت کو بیان نہ کرے جیسا کہ اس کی شرائط 'باب صفات المؤمن وعلاماتہ' اور سابقہ باب میں گزر چکی ہیں اور بیشک اس باب کی تیسری حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جیسا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ آگے بیان ہوگا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] یا پھر معتبر ہے۔ [3] یا پھر موثق ہے۔ [4] اور میرے نزدیک بھی سند موثق

---

[1] بحارالانوار ج۶۹ ص۱۲۸

[2] مرآۃ العقول: ج۹ ص۱۹

[3] رسائل فی الفقہ والاصول لنکرانی: ۳۰؛ اضواء علی العقائد الشیعہ سبحانی: ۴۲۳؛ علی مائدۃ العقیدہ سبحانی: ج۴ ص۱۱۱؛ الفوائد البہیہ حمود: ج۲ ص۳۵۹؛ بحث فی الملل والنحل سبحانی: ج۶ ص۳۱۳؛ الانصاف فی مسائل سبحانی: ج۳ ص۳۲۲؛ رسائل ومقالات سبحانی: ج۵ ص۶۲۲؛ التقیہ عند مفکری المسلمین فتلاوی: ۵۷؛ التقیہ سبحانی: ۶۹؛ سلسلۃ المسائل سبحانی: ج۲۳ ص۶۹؛ الاعتصام با لکتاب سبحانی: ۳۳۷؛ مع الشیعہ الامامیہ سبحانی: ۹۷؛ محاضرات فی الالہیات سبحانی: ۴۹۰

[4] الاحکام کاشف الغطاء: ج۳ ص۳۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ج۳ ص۵۰۴؛ المکاسب انصاری: ۳۲۳؛ الخلل فی الصلاۃ خمینی: ۸؛ التقیہ بین الاعلام علوی: ۲۰۰؛ فقہ الصادق: ج۱۷ ص۳۶۲؛ بحوث فی القواعد الفقہیہ سند: ج۱ ص۸۹؛ المکاسب شہیدی: ج۵ ص۳۶۷؛ المکاسب مامقانی: ج۳ ص۲۰۳؛ مبانی الفقہ سیفی: ج۲ ص۲۰۸؛ رسالۃ القلم طلاب البحرین: ج۳۶ ص۱۹۷؛ رسائل فقہیہ انصاری: ۹۲

ہے کیونکہ مسعدہ ثقہ غیر امامی ہے۔(واللہ اعلم)

2/2587 الکافی،۲/۱۶۸/۱/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلطَّيَّارِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَمْ تَتَوَاخَوْا عَلَى هَذَا اَلْأَمْرِ وَإِنَّمَا تَعَارَفْتُمْ عَلَيْهِ.

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ اس امر پر بھائی نہیں بنے لیکن تم نے اس کی وجہ سے ایک دوسرے کو پہچان لیا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے اور میرے (یعنی علامہ مجلسی) کے نزدیک معتبر ہے۔ [2] لیکن میرے میرے نزدیک سند محمد الطیار کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ حمزہ بن محمد الطیار کا ثقہ ہونا واضح ہے کہ اس سے صفوان بن یحیی روایت کرتا ہے [3] جس پر اجماع ہے کہ وہ ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت نہیں کرتا۔(واللہ اعلم)

3/2588 الکافی،۲/۱۶۹/۲/۱ عنه عن أحمد عن عثمان عن ابن مسكان و سماعة جميعا عن أبي عبد الله عليه السّلام: مثله.

ترجمہ: ابن مسکان اور سماعہ دونوں نے امام جعفر صادقؑ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ [4]

بیان:

لعل المراد بهذا الحديث أنكم معاشر الشيعة لم تتآخوا على التشيع إذ لو كنتم متواخين على التشيع لجرت بينكم جميعا المؤاخاة و أداء الحقوق و يعم ذلك كل من كان على التشيع و ليس كذلك بل إنما أنتم متعارفون على التشيع يتعارف بعضكم بعضا عليه من دون مؤاخاة و على هذا يجوز أن يكون الحديث واردا مورد الإنكار و أن يكون واقعا موقع الإخبار و يحتمل أن يكون المراد من الحديث أن مجرد القول بالتشيع لا يوجب التآخي بينكم و إنما يوجب التعارف بينكم و أما التآخي فإنما يوجبه أمور أخر غير ذلك لا يجب بدونها و عنوان الباب لهذا الحديث في الكافي هكذا باب في أن التآخي لم يقع في الدين و إنما وقع على التعارف و في بعض النسخ و إنما هو التعارف و معناه كما يتبادر من اللفظ أن سبب التآخي بين المسلمين ليس هو الدين و لا هو مبتن عليه بل إنما سببه التعارف بينهم و ابتناؤه على ذلك و هذا معنى آخر غير المعنيين اللذين ذكرناهما لا يكاد يستفاد من الحديث إلا أن يتكلف في النسختين بإرجاعهما إلى المعنى الأول

شاید اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ تم شیعوں کی جماعت شیعیت میں بھائی بھائی نہیں بنی کیونکہ اگر تم شیعوں میں بھائی

---

[1] بحارالانوار ج۶۵، ص۲۰۴

[2] مرآۃ العقول: ج۹، ص۲۰

[3] اختیار معرفۃ الرجال (رجال الکشی) ص۳۸۰؛ مدینۃ معاجز ج۵، ص۱۹۶؛ بحارالانوار ج۴۶، ص۱۷۲؛ عوالم العلوم ج۱۹، ص۱۲۵

[4] گزشتہ حوالہ جات دیکھیے۔

ہوتے تو تم سب کے درمیان اخوت اور حقوق کی تکمیل ہوتی اور اس کا اطلاق ہر اس شخص پر ہوتا ہے جو شیعہ مذہب پر تھا حالانکہ ایسا نہیں ہوا ہے بلکہ تم بھائی چارے کے بغیر بطور شیعہ پہچانے جاتے ہو اور آپس میں تم ایک دوسرے کے سامنے متعارف ہوتے ہو لہٰذا اس بنیاد پر اس حدیث کا انکار کے مورد میں وارد ہونا جائز ہے اور اس کا اخبار کے مقام پر واقع ہونا بھی جائز ہے اور اس حدیث سے یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ شیعیت کا صرف زبان سے اقرار کرنا تمہارے آپس میں بھائی چارے کا موجب نہیں ہو سکتا بلکہ تمہارے درمیان تعارف ہی موجب قرار پائے گا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔[1] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

4/2589 الكافي، ۲/۲۳۹/۲۸/۱ العدة عن البرقي عن عثمان عن سماعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ عَامَلَ اَلنَّاسَ فَلَمْ يَظْلِمْهُمْ وَ حَدَّثَهُمْ فَلَمْ يَكْذِبْهُمْ وَ وَعَدَهُمْ فَلَمْ يُخْلِفْهُمْ كَانَ مِمَّنْ حُرِّمَتْ غِيبَتُهُ وَ كَمَلَتْ مُرُوءَتُهُ وَ ظَهَرَ عَدْلُهُ وَ وَجَبَتْ أُخُوَّتُهُ.

ترجمہ: سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص لوگوں سے معاملہ کرے تو ان پر ظلم نہ کرے، ان سے گفتگو کرے تو ان سے جھوٹ نہ بولے اور ان سے وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ کرے تو یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی غیبت حرام ہے، جس کی جواں مردانگی مکمل ہے، جس کا عدل ظاہر ہے اور اس سے اخوت (بھائی چارہ) واجب ہے۔[2]

بیان:

يستفاد من هذا الحديث من جهة المفهوم أن من لم يكن بهذه الصفات لم تجب أخوته و لا أداء حقوق الأخوة معه و يؤيده الحديث الآتي و حديث الاختبار بصدق الحديث و أداء الأمانة كما مضى و عليه العمل و به يندفع الحرج و يسهل سبيل المخرج و بالله العون و التوفيق

اس حدیث سے مفہوم کے اعتبار سے معلوم ہوا کہ جس میں یہ صفات نہ ہوں اس کے بھائیوں پر واجب نہیں اور اس پر بھائیوں کے حقوق ادا نہیں ہوتے اور اس مفہوم کی تائید آگے آنے والی حدیث سے ہوگی۔ حدیث کے اخلاص کے ساتھ امتحان لینے اور پہلے کی طرح امانت کو پورا کرنے کا حکم ہے اور اس پر عمل کرنا اس کے ذمہ ہے اور اس سے مشقت

---

[1] مرآۃ العقول: ج۹، ص۲۶

[2] صحیفة الامام الرضا علیہ السلام ص۴۷؛ الخصال ج۱، ص۲۰۸؛ عیون أخبار الرضا علیہ السلام ج۲، ص۳۰؛ نزھة الناظر ص۲۴؛ شرح فارسی شہاب الاخبار ص۲۳۰؛ عدۃ الداعی ص۱۸۸؛ أعلام الدین ص۱۱۳؛ تفسیر الصافی ج۵، ص۵۳؛ وسائل الشیعه ج۸، ص۳۱۵ و ج۱۲، ص۲۷۸ و ج۲۷، ص۳۹۶؛ بحار الانوار ج۶۷، ص۱ و ج۷۲، ص۹۲ و ج۷۴، ص۱۶۰ و ج۸۵، ص۳۵؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۹۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲، ص۳۴۵؛ مستدرک الوسائل ج۱۷، ص۴۳۰

کو دور کیا جاتا ہے اور اس سے نکلنے کا راستہ آسان ہوتا ہے اور خدا کی مدد اور اس کی توفیق کے ساتھ۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [1] یا پھر سند صحیح ہے۔ [2] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے کیونکہ سماعہ ثقہ جلیل اور امامی ہے البتہ مشہور یہی ہے کہ وہ غیر امامی ہے۔ نیز شیخ صدوق نے جو تین اسناد ذکر کی ہیں ان کو شیخ محسنی نے معتبر شمار کیا ہے اور اسی وجہ سے اس حدیث کو معتبر احادیث میں درج کیا ہے۔ [3] (واللہ اعلم)

5/2590 الکافی،۲/۲۴۸/۳/۱ العدۃ عن البرقی عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ ٱلْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ بِٱلْبَصْرَةِ إِلَى أَمِيرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنَا عَنِ ٱلْإِخْوَانِ فَقَالَ ٱلْإِخْوَانُ صِنْفَانِ إِخْوَانُ ٱلثِّقَةِ وَ إِخْوَانُ ٱلْمُكَاشَرَةِ فَأَمَّا إِخْوَانُ ٱلثِّقَةِ فَهُمُ ٱلْكَفُّ وَ ٱلْجَنَاحُ وَ ٱلْأَهْلُ وَ ٱلْمَالُ فَإِذَا كُنْتَ مِنْ أَخِيكَ عَلَى حَدِّ ٱلثِّقَةِ فَٱبْذُلْ لَهُ مَالَكَ وَ بَدَنَكَ وَ صَافِ مَنْ صَافَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ ٱكْتُمْ سِرَّهُ وَ عَيْبَهُ وَ أَظْهِرْ مِنْهُ ٱلْحَسَنَ وَ ٱعْلَمْ أَيُّهَا ٱلسَّائِلُ أَنَّهُمْ أَقَلُّ مِنَ ٱلْكِبْرِيتِ ٱلْأَحْمَرِ وَ أَمَّا إِخْوَانُ ٱلْمُكَاشَرَةِ فَإِنَّكَ تُصِيبُ لَذَّتَكَ مِنْهُمْ فَلاَ تَقْطَعَنَّ ذَلِكَ مِنْهُمْ وَ لاَ تَطْلُبَنَّ مَا وَرَاءَ ذَلِكَ مِنْ ضَمِيرِهِمْ وَ ٱبْذُلْ لَهُمْ مَا بَذَلُوا لَكَ مِنْ طَلاَقَةِ ٱلْوَجْهِ وَ حَلاَوَةِ ٱللِّسَانِ.

ترجمہ: ابو مریم انصاری سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک آدمی بصرہ میں امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! ہمیں بھائیوں کے بارے میں خبر دیجیے۔

آپؑ نے فرمایا: بھائیوں کی دو قسمیں ہیں: قابل اعتماد بھائی اور مسکراتے ہوئے بھائی۔ قابل اعتماد بھائی انسان کی ہتھیلیاں، پر، خاندان اور مال ہوتے ہیں، پس جب تیرا بھائی ثقہ کی منزل پر ہے تو تو اس کے لیے اپنے مال اور اپنے جسم کو خرچ کرو، جو اس کے لیے مخلص ہیں ان کے لیے مخلص رہو، اس کے دشمنوں کے دشمن بنو، اس کے رازوں اور عیبوں کو چھپاؤ اور اس کی خوبیوں کو ظاہر کرو۔ اے سائل! تمہیں معلوم ہوگا کہ وہ کبریت احمر (کیمیاء)

---

[1] مرآۃ العقول: ج۹، ص۲۷۳؛ مستند الشیعہ: ج۱۸، ص۷۸؛ مشارق الاحکام: ۱۸۷؛ مصباح المنہاج (التجارۃ): ج۱، ص۳۲۸؛ تنقیح مبانی الاحکام: ج۱، ص۳۵۳؛ ارشاد الطالب: ج۱، ص۲۰۰؛ النور المبین جزائری: ۲۹۳؛ ایضاح الفرائد تنکابنی: ج۲، ص۸۸۵؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ج۱، ص۲۸۳؛ المناہل طباطبائی: ۲۶۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ج۱، ص۱۳۴؛ اسس القضاء والشہادۃ: ۳۵۴

[2] کتاب القضاء عراقی: ۱۱۹

[3] معجم احادیث المعتبرہ: ج۳، ص۲۳۸

کی طرح نایاب ہیں۔

دوسرے مسکراتے ہوئے بھائی ہیں تو تو ان کی رفاقت سے لطف اندوز ہو سکتا ہے پس تو ان سے قطع تعلقی نہ کر لیکن ان کے ضمیر سے زیادہ کوئی چیز طلب نہ کر اور جتنا وہ تیرے لیے خوش روئی اور میٹھی زبان رکھتے ہیں تو بھی ان کے لیے وہی رکھ۔ [1]

بیان:

الکشر التبسم کاشرۃ کشف له عن أنیابه

''الکشر'' دل کش مسکراہٹ، ایسی مسکراہٹ کہ جس سے اُس کے دانت ظاہر ہوں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک حسن ہے کیونکہ اسماعیل بن مہران امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

۸۲۔باب من تجب مصادقته و مصاحبته

باب: جس کی دوستی اور صحبت واجب ہے

1/2591 الکافی،۲/۶۳۸/۱/۱ العدۃ عن أحمد عَنْ حُسَيْنِ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : لاَ عَلَيْكَ أَنْ تَصْحَبَ ذَا اَلْعَقْلِ وَ إِنْ لَمْ تَحْمَدْ كَرَمَهُ وَ لَكِنِ اِنْتَفِعْ بِعَقْلِهِ وَ اِحْتَرِسْ مِنْ سَيِّئِ أَخْلاَقِهِ وَ لاَ تَدَعَنَّ صُحْبَةَ اَلْكَرِيمِ وَ إِنْ لَمْ تَنْتَفِعْ بِعَقْلِهِ وَ لَكِنِ اِنْتَفِعْ بِكَرَمِهِ بِعَقْلِكَ وَ اِفْرِرْ كُلَّ اَلْفِرَارِ مِنَ اَللَّئِيمِ اَلْأَحْمَقِ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کسی عقلمند کے ساتھ میل جول رکھنا تمہارے خلاف نہیں ہے اگرچہ تم اس کی سخاوت کی مدح نہ کرو لیکن تم اس کی عقل سے فائدہ اٹھا سکتے ہو اور تم اس کی بد اخلاقی سے بچو اور ایک کریم (باوقار) شخص کی رفاقت کو ترک نہ کرو اگرچہ تمہیں اس کی سمجھداری سے فائدہ نہیں پہنچے گا لیکن تم اپنی سمجھداری سے اس کی عظمت سے فائدہ اٹھا سکتے ہو اور کمینے احمق سے مکمل فرار کرو۔ [3]

---

[1] الخصال ج۱، ص۴۹؛ الاختصاص ص۲۵۱؛ أعلام الدین ص۱۱۲؛ بحارالانوار ج۶۴، ص۱۹۳ و ج۷۱، ص۲۸۱؛ مستدرک الوسائل ج۸، ص۳۱۸

[2] مرآۃ العقول: ج۹، ص۲۰۹

[3] تحف العقول ص۲۰۶؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۹؛ بحارالانوار ج۷۵، ص۴۳

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ عمار فطحی المذہب ہے مگر ثقہ ہے اور محمد بن سنان ثقہ ہے جیسا کہ تفصیل گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/2592 الکافی،۲/۶۳۸/۲/۱ عنه عن التميمي التهذيب،۶/۳۷۷/۲۲۵/۱ الصفار عن عبد الله بن عامر عن التميمي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلصَّلْتِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي اَلْعُدَيْسِ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: يَا صَالِحُ اِتَّبِعْ مَنْ يُبْكِيكَ وَ هُوَ لَكَ نَاصِحٌ وَ لاَ تَتَّبِعْ مَنْ يُضْحِكُكَ وَ هُوَ لَكَ غَاشٌّ وَ سَتَرِدُونَ عَلَى اَللَّهِ جَمِيعاً فَتَعْلَمُونَ.

ابو عدیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: اے صالح! اس کی پیروی کر جو تجھے رلائے مگر وہ تیرا ناصح ہو اور اس کی پیروی نہ کر جو تجھے ہنسائے مگر تیرے لیے دھوکہ باز ہو۔ تم سب عنقریب اللہ کی طرف لوٹ جاؤ گے تو تم جان لو گے۔ [۲]

بیان:

يعنى عند الورود على الله تعالى يظهر صدق هذا القول و حقيته و أما هاهنا فإنما هو مختف تحت جلابيب الغرور

یعنی جب اللہ تعالیٰ کی بات آتی ہے تو اس سے مراد اس قول کی صداقت کو ظاہر ہونا ہے اور اس کا سچا ہونا ہے اور بہر حال یہاں پر جو معاملہ ہے وہ یہ ہے کہ وہ "جلابیب الغرور" کے تحت چھپا ہوا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۳]

3/2593 الکافی،۲/۶۳۸/۳/۱ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ اَلْقَطَّانِ عَنِ اَلْمَسْعُودِيِّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَخْرَةَ عَنْ أَبِي اَلزَّعْلِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: اُنْظُرُوا مَنْ تُحَادِثُونَ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَنْزِلُ بِهِ اَلْمَوْتُ إِلاَّ مُثِّلَ لَهُ أَصْحَابُهُ إِلَى اَللَّهِ إِنْ كَانُوا خِيَاراً فَخِيَاراً وَ إِنْ كَانُوا شِرَاراً فَشِرَاراً وَ لَيْسَ أَحَدٌ يَمُوتُ إِلاَّ تَمَثَّلْتُ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ.

[۱] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۳۱

[۲] المحاسن ج۲، ص۶۰۳؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۴؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۱۰۲

[۳] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۳۱؛ ملاذ الاخیار: ج۱۰، ص۳۹۲

امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غور کرو کہ تم کس سے بات کرتے ہو کیونکہ جو شخص بھی مرتا ہے اس کے سامنے اس کے دوستوں کی تصویریں پیش کی جاتی ہیں۔ پس اگر اچھے ہوں تو اچھی صورت میں اور اگر برے ہوں تو بری صورت میں اور جو کوئی بھی مرتا ہے تو وہ اپنی موت کے وقت میری کامل تمثیل (تصویر) دیکھتا ہے۔ ﴿۱﴾

بیان:

مثل بالبناء للمفعول و تشدید المثلثة أی صور له بصورة مثالیة قوله و لیس أحد یموت إلا تمثلت له علی صیغة المتکلم یحتمل أن یکون من تتمة کلام رسول الله ص و أن یکون من کلام أمیر المؤمنین ع

''مثل''مبنی بر مفعول اور تشدید المثلثہ کے ساتھ، یعنی کامل انداز میں اس کی تصویریں، اس کا قول، اور کوئی بھی شخص پہلے شخص میں اس کی نمائندگی کیے بغیر نہیں مرتا اور احتمال یہ بھی ہے کہ یہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کا تتمہ ہے اور امیر المؤمنینؑ کے کلام سے ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول یا ضعیف ہے۔ ﴿۲﴾ لیکن میرے نزدیک سند مجہول ہے اور محمد بن علی یعنی ابو سمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

4/2594 الکافی، ۱/۲/۶۳۸/۲ الثلاثة عَنْ بَعْضِ اَلْحَلَبِیِّینَ عَنِ اِبْنِ مُسْکَانَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ : عَلَیْكَ بِالتِّلاَدِ وَ إِیَّاكَ وَ کُلَّ مُحْدَثٍ لاَ عَهْدَ لَهُ وَ لاَ أَمَانَةَ وَ لاَ ذِمَّةَ وَ لاَ مِیثَاقَ وَ کُنْ عَلَی حَذَرٍ مِنْ أَوْثَقِ اَلنَّاسِ عِنْدَكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تجھ پر اپنے پرانے احباب کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنا لازم ہیں اور کسی بھی نئے (دوست) کے بارے میں محتاط رہ جس کے نہ کوئی عہد ہو، نہ کوئی امانت ہو اور نہ کوئی ذمہ داری ہو اور لوگوں میں سب سے قابل وثوق آدمی سے بھی چوکس رہ۔ ﴿۳﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ ﴿۴﴾

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۲

﴿۲﴾ مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۳۱

﴿۳﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۳

﴿۴﴾ مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۳۲

5/2595 الكافى،٣٥٠/٢٣٩/٨ محمد عن ابن عيسى عن يحيى الحلبى عن ابن مسكان: الحديث إلا أنه قال فى آخره وَ كُنْ عَلَى حَذَرٍ مِنْ أَوْثَقِ اَلنَّاسِ فِي نَفْسِكَ فَإِنَّ اَلنَّاسَ أَعْدَاءُ اَلنِّعَمِ ۔

ترجمہ ابن مسکان نے اسی کے مثل روایت کی ہے مگراس کے آخر میں اس طرح ہے: جو شخص لوگوں میں سب سے زیادہ قابل وثوق ہو اس سے بھی اپنی ذات کو محتاط رکھ کیونکہ لوگ نعمتوں کے دشمن ہوتے ہیں۔ [۱]

بیان:

التلاد القديم يعنى احذر من وثقت به غاية الوثوق و لا تأمن عليه أن يكيدك و يحسدك إذا أحس منك بنعمة فكيف من لا تثق به فإن الناس كلهم أعداء النعم لا يستطيعون أن يروا نعمة على عبد من عباد الله لا يتغيروا عليه

''التلاد'' قدیم یعنی اس سے بچو جس پر تم سب سے زیادہ بھروسہ کرتے ہو اور اس سے خود کو محفوظ نہ سمجھو کہ وہ تمہارے خلاف سازش کرے اور تم سے حسد کرے اگر وہ تمہاری طرف سے کوئی نعمت محسوس کرے تو اس کا کیا حال ہے جس پر تم بھروسہ نہیں کرتے کیونکہ تمام لوگ نعمتوں کے دشمن ہیں وہ خدا کے بندے پر برکت نہیں دیکھ سکتے جو اسے تبدیل نہیں کرتا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے [۲]

6/2596 الفقيه، ٢٣٣٠/٢٧٨/٢ إِسْحَاقُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ كَانَ يَقُولُ: اِصْحَبْ مَنْ تَتَزَيَّنُ بِهِ وَ لاَ تَصْحَبْ مَنْ يَتَزَيَّنُ بِكَ ۔

ترجمہ اسحاق بن جریر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: اس شخص کی صحبت اختیار کرو جو تمہارے لیے باعث زینت بنے اور اس کی صحبت اختیار نہ کرو جس کے لیے تم باعث زینت بنو۔ [۳]

بیان:

يعنى اصحب من تنتفع به و تستفيد منه المكارم بأن يكون ناصحا لك ناقلا إليك عيوبك و مع ذلك يغتنم صحبتك فإنه ما لم يغتنم صحبتك لا يكون زينة لك و لا يمكنك أن تتزين به لا من هو بخلاف ذلك ممن أراد الانتفاع بك من دون نفع لك منه و لا اغتنام لصحبتك منه

---

[۱] گزشتہ حوالہ جات دیکھیے۔

[۲] مراۃ العقول: ج ۲۶، ص ۲۲۵

[۳] الوافی ج ۱۲، ص ۸۶ ۳ ح ۱۲۱۳۹؛ مکارم الاخلاق ص ۲۵۱؛ عوالی اللئالی ج ۳، ص ۱۳۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۱، ص ۳۱۲؛ المحاسن ج ۲، ص ۳۵۷؛ بحار الانوار ج ۷۳، ص ۲۶۷

اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کا ساتھ دو جس سے تم فائدہ اٹھاتے ہو اور جس سے تمہیں اعزازات حاصل ہوتے ہیں، جیسے کہ وہ تمہارا مشیر ہو اور تمہارے عیب تم تک پہنچاتا ہو اور اس کے باوجود وہ تمہاری صحبت سے فائدہ اٹھاتا ہے، کیونکہ اگر وہ تمہاری صحبت سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ وہ تمہارے لیے زینت نہیں ہے اور تم اس کی زینت نہیں بن سکتے، اس کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں جو تم سے فائدہ اٹھائے بغیر اس سے فائدہ اٹھانا چاہے اور اس سے اپنی صحبت کا فائدہ نہ اٹھاؤ۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۱] لیکن شیخ صدوق نے مشیخہ میں اسحاق تک طرق کا ذکر نہیں اور ظاہر یہی ہے کہ انہوں نے اسے اسحاق کی کتاب سے نقل کیا ہے اور اسی بنا پر مجلسی اول نے اسے موثق کہا ہے لیکن اگر یہ بات مانی جائے تو پھر سند حسن ہے کیونکہ اسحاق امامی ثابت ہے اور اسے واقفی کہنا سہو ہے۔ نیز اس کی محاسن والی سند بھی حسن ہے اور اس میں محمد بن سنان ثقہ ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ (واللہ علم)

7/2597 الكافی، ۱/۵/۶۳۹/۲ العدة عن أحمد رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَحَبُّ إِخْوَانِي إِلَيَّ مَنْ أَهْدَى إِلَيَّ عُيُوبِي.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے نزدیک میرے بھائیوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو میری عیبوں کا مجھے اشارہ کرتا ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [۳]

8/2598 الكافی، ۱/۶/۶۳۹/۲ العدة عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلدِّهْقَانِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ عُبَيْدِ اَللَّهِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَكُونُ اَلصَّدَاقَةُ إِلاَّ بِحُدُودِهَا فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ هَذِهِ اَلْحُدُودُ أَوْ شَيْءٌ مِنْهَا فَانْسُبْهُ إِلَى اَلصَّدَاقَةِ وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْهَا فَلاَ تَنْسُبْهُ إِلَى شَيْءٍ مِنَ اَلصَّدَاقَةِ فَأَوَّلُهَا أَنْ تَكُونَ سَرِيرَتُهُ وَ عَلاَنِيَتُهُ لَكَ وَاحِدَةً وَ اَلثَّانِي أَنْ يَرَى زَيْنَكَ زَيْنَهُ وَ شَيْنَكَ شَيْنَهُ وَ اَلثَّالِثَةُ أَنْ لاَ تُغَيِّرَهُ عَلَيْكَ وِلاَيَةٌ وَ لاَ مَالٌ وَ اَلرَّابِعَةُ أَنْ

---

[۱] روضۃ المتقین: ج۴، ص۲۲۴

[۲] تحف العقول ص۳۶۶؛ الاختصاص ص۲۴۰؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۵؛ بحار الانوار ج۱۷، ص۲۸۲ وج۷۵، ص۲۴۹؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۷۰۰؛ مستدرک الوسائل ج۸، ص۳۲۹

[۳] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۳۲

لاَ يَمْنَعَكَ شَيْئاً تَنَالُهُ مَقْدُرَتُهُ وَ اَلْخَامِسَةُ وَ هِيَ تَجْمَعُ هٰذِهِ اَلْخِصَالَ أَنْ لاَ يُسْلِمَكَ عِنْدَ اَلنَّكَبَاتِ۔

ترجمہ: عبیداللہ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دوستی نہیں ہوتی مگر حدود و قیود کے ساتھ۔ پس جس میں یہ تمام یا ان میں سے بعض پائے جائیں تو اسے دوستی سے نسبت دو اور جس میں ان میں سے کوئی چیز بھی نہ پائی جائے تو اسے دوستی سے منسوب نہ کرو: پہلی حد یہ ہے جس کا ظاہر و باطن تمہارے لیے یکساں ہو۔ دوسری یہ ہے کہ جو تمہاری زینت کو اپنی زینت اور تمہارے عیب کو اپنا عیب سمجھے۔ تیسری یہ ہے کہ اس کی امارت اور اس کا مال و منال اسے تبدیل نہ کردے۔ چوتھی یہ ہے کہ وہ تمہارے لیے جو کچھ کر سکتا ہے اس سے دریغ نہ کرے۔ پانچویں جو کہ تمام حدود کی جامع ہے وہ یہ ہے کہ وہ تمہیں مصائب و شدائد کے وقت تنہا نہ چھوڑ جائے۔ (۱)

بیان:

الإسلام الخذلان

''الاسلام'' یہاں پر اس سے مراد تنہا چھوڑنا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۲)

9/2599 الكافي، ١/٧/٦٤٢/٢ محمد عن أحمد عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اَلْعَزِيزِ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ وَ عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ اَلنَّخَّاسِ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ وَ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالاَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: اِخْتَبِرُوا إِخْوَانَكُمْ بِخَصْلَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتَا فِيهِمْ وَ إِلاَّ فَاعْزُبْ ثُمَّ اُعْزُبْ ثُمَّ اُعْزُبْ مُحَافَظَةٍ عَلَى اَلصَّلَوَاتِ فِي مَوَاقِيتِهَا وَ اَلْبِرِّ بِالْإِخْوَانِ فِي اَلْعُسْرِ وَ اَلْيُسْرِ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے بھائیوں (دوستوں) کو دو خصلتوں کے ذریعے آزماؤ پس اگر وہ ان میں ہوں تو ٹھیک ورنہ ان سے دور رہو، ان سے دور رہو، ان سے دور رہو: نماز کو اس کے وقت مین ادا کرنا اور اچھے اور برے وقت میں اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔ (۳)

بیان:

العزوب بالعين المهملة و الزاي البعد و الغيبة

(۱) تحف العقول ص ۳۶۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۵؛ بحار الانوار ج ۷۵، ص ۲۳۹

(۲) مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۳۶

(۳) وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۴۸؛ الخصال ج ۱، ص ۴۷؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۹۱ و ج ۸۰، ص ۱۲؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۶۹

''العزوب'' عین اور زاء مھملہ ہیں اور اس سے مراد دوری اور غیبت ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ {۱} لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ معلی ثقہ جلیل ہے اور مفضل بن عمر اور یونس بن ظبیان بھی دونوں ثقہ ہیں۔ (واللہ اعلم)

10/2600 الكافی، ۲/۱/۶۵۱/۲ العدة عن أحمد عن اَلْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ عِنْدَهُ قَوْمٌ يُحَدِّثُهُمْ إِذْ ذَكَرَ رَجُلٌ مِنْهُمْ رَجُلاً فَوَقَعَ فِيهِ وَ شَكَاهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَنَّى لَكَ بِأَخِيكَ كُلِّهِ وَ أَيُّ اَلرِّجَالِ اَلْمُهَذَّبُ.

ثعلبہ بن میمون ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امامؑ کی موجودگی میں لوگ آپؑ سے باتیں کر رہے تھے کہ ان میں سے ایک آدمی نے دوسرے آدمی کا نام لیا اور وہ اس کی شکایت کرنے لگا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تجھے تیرا کامل بھائی کہاں سے ملے گا؟ انسانوں میں سے ایسا کون ہے جو مکمل مہذب ہو۔ {۲}

بیان:

وقع فيه أي اغتابه و ذكره بما يسوؤه و أنى لك بأخيك كله يعني من أين لك بأخ يكون حقيقا بالأخوة لك من جميع الجهات لا تجد فيه ما لا ترتضيه و أي رجل هذب نفسه غاية التهذيب بحيث لا يبقى فيه عيب و تمام البيت هكذا

و لست بمستبق أخا لا تلمه

على شعث أي الرجال المهذب

لا تلمه بتشديد الميم من اللم بمعنى الجمع و الشعث بالمعجمة ثم المهملة ثم المثلثة بمعنى انتشار الأمر يعني إن لم تجمع تفرق أخيك و انتشار أمره بالمسامحة عنه و الإغماض لم يبق لك أخ في الناس إذ لا مهذب في الرجال كل التهذيب

''وقع فیہ'' یعنی اس کی غیبت کرنا اور اسے وہ چیز یاد دلانا جو اسے برا بناتی ہے۔

''و أنی لك بأخيك كله'' اور میں آپ کو آپ کے تمام بھائیوں کے ساتھ چاہتا ہوں یعنی یہ کہ آپ کو ایسا بھائی کہاں سے ملے گا جو ہر طرف سے آپ کے بھائی چارے کا سچا ہو، آپ اس میں وہ چیز نہیں پاتے جو آپ کو پسند نہیں ہے اور کوئی بھی ایسا آدمی جو اپنے آپ کو اس حد تک پاک کرلے کہ وہ آپ کو اس میں باقی نہ رہنے دے۔

مکمل شعر:

{۱} مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۔ ۵۸

{۲} وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۸۵

ولست بمستبق أخا لا تلمه

علی شعث أي الرجال المهذب

اور میں ایسے بھائی کو چلانے نہیں جا رہا ہوں جس پر آپ الزام نہ لگائیں۔

کسی بھی شریف آدمی کے شگفتہ پر

''لا تلمّہ''اللم سے میم کی تشدید کے ساتھ،اس سے مراد جمع کا معنی ہے۔

''الشعث''معجمہ کے ساتھ اور پھر مھملہ اور مثلثہ کے ساتھ،اس سے مراد کسی کام کا منتشر ہونا ہے،یعنی اگر تم نے اپنے بھائی کو معاف کر کے اور آنکھیں بند کر کے اس کے حکم کو پھیلانے کو متحد نہ کیا تو لوگوں میں تمہارا کوئی بھائی نہیں ہوگا کیونکہ مردوں میں شائستگی بالکل نہیں ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔[1]

11/2601 الکافی،۲/۲/۶۵۱/۲ محمد عن ابن عیسی عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : لاَ تُفَتِّشِ اَلنَّاسَ فَتَبْقَى بِلاَ صَدِيقٍ .

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں کے خلاف جاسوس نہ بنو ورنہ دوست کے بغیر رہ جاو گے۔[2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق یا ضعیف ہے۔[3] اور میرے نزدیک سند موثق ہے اور بطائنی بہر حال ثقہ ہے اور ظاہر یہی ہے کہ ہمارے مشائخ نے اس سے اس وقت روایات اخذ کیں جبکہ وہ راہ راست پر تھا۔(واللہ اعلم)

12/2602 الکافی،۸/۱۶۲/۱۶۶ سهل عَنْ مَنْصُورِ بْنِ اَلْعَبَّاسِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ جَلَّ ذِكْرُهُ لَيَحْفَظُ مَنْ يَحْفَظُ صَدِيقَهُ .

عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے جو اپنے دوست کی حفاظت کرتا ہے۔[4]

---

[1] مراۃ العقول: ج۱۲،ص۵۵

[2] وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۸۶

[3] مراۃ العقول: ج۱۲،ص۵۵

[4] مسند الامام الصادق: ج۲،ص۶۰۳

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے جبکہ باقی راوی ثقہ ہیں اور سہل اور منصور بن عباس کامل الزیارات کے راوی ہیں۔ (واللہ اعلم)

13/2603 الفقیه، ۴/۴۰۲/۵۸۶۶ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ عَنِ اَلْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ اَلصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَاعِظٌ مِنْ قَلْبِهِ وَ زَاجِرٌ مِنْ نَفْسِهِ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ قَرِينٌ مُرْشِدٌ اِسْتَمْكَنَ عَدُوُّهُ مِنْ عُنُقِهِ.

ترجمہ: مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص کے اندر واعظ، اس کے اندر زجر و توبیخ کرنے والا نہ ہو اور اس کا کوئی مصاحب اس کو ہدایت کرنے والا نہ ہو تو اس کا دشمن اس کی گردن پر سوار ہو جائے گا۔ [۲]

تحقیق اسناد:

میرے نزدیک حدیث کی سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی یعنی ابو سمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے البتہ غیر امامی ہے اور محمد بن سنان تو ثقہ ثابت ہے جبکہ مفضل ثقہ جلیل ہے۔ نیز دوسری سند جو الامالی میں درج ہے وہ حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

۸۳۔ باب من تکره مصاحبة و مشاورته

باب: جس کی صحبت اور مشاورت مکروہ ہے

1/2604 الکافی، ۲/۶۳۹/۱ العدة عن البرقی عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ اَلْكِنْدِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ إِذَا صَعِدَ اَلْمِنْبَرَ قَالَ يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَجْتَنِبَ مُوَاخَاةَ ثَلاَثَةٍ اَلْمَاجِنِ وَ اَلْأَحْمَقِ وَ اَلْكَذَّابِ فَأَمَّا اَلْمَاجِنُ فَيُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهُ وَ يُحِبُّ أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ وَ لاَ يُعِينُكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ وَ مَعَادِكَ وَ

---

[۱] مرآۃ العقول: ج ۲۶، ص ۲۵؛ البضاعۃ المزجاۃ: ج ۲، ص ۳۸۷

[۲] الامالی (للصدوق) ص ۳۴۱؛ روضۃ الواعظین ج ۲، ص ۴۲۰؛ مشکاۃ الانوار ص ۸۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۳۱ و ج ۱۵، ص ۱۹۴؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۱۸۷؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۶۸۰

مُقَارَنَتُهُ جَفَاءٌ وَ قَسْوَةٌ وَ مَدْخَلُهُ وَ مَخْرَجُهُ عَلَيْكَ عَارٌ وَ أَمَّا اَلْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ لاَ يُشِيرُ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ وَ لاَ يُرْجَى لِصَرْفِ اَلسُّوءِ عَنْكَ وَ لَوْ أَجْهَدَ نَفْسَهُ وَ رُبَّمَا أَرَادَ مَنْفَعَتَكَ فَضَرَّكَ فَمَوْتُهُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاتِهِ وَ سُكُوتُهُ خَيْرٌ مِنْ نُطْقِهِ وَ بُعْدُهُ خَيْرٌ مِنْ قُرْبِهِ وَ أَمَّا اَلْكَذَّابُ فَإِنَّهُ لاَ يَهْنِئُكَ مَعَهُ عَيْشٌ يَنْقُلُ حَدِيثَكَ وَ يَنْقُلُ إِلَيْكَ اَلْحَدِيثَ كُلَّمَا أَفْنَى أُحْدُوثَةً مَطَّهَا بِأُخْرَى حَتَّى إِنَّهُ يُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ فَمَا يُصَدَّقُ وَ يُغْرِي بَيْنَ اَلنَّاسِ بِالْعَدَاوَةِ فَيُنْبِتُ اَلسَّخَائِمَ فِي اَلصُّدُورِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ انْظُرُوا لِأَنْفُسِكُمْ ۔

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام جب منبر پر تشریف لے جاتے تھے تو فرماتے تھے: مسلمان کے لیے یہ بہت مناسب ہے کہ وہ تین قسم کے لوگوں کے ساتھ بھائی چارہ قائم نہ کرے: (۱) فاسق و فاجر سے۔ (۲) احمق و بے وقوف سے۔ (۳) کذاب سے۔

جہاں تک فاسق کا تعلق ہے تو وہ اپنے فعل بد کو زینت دے کر بیان کرے گا اور چاہے گا کہ تم بھی اس کی مانند ہو جاؤ اور وہ تمہارے دینی اور اخروی امور میں تمہاری اعانت نہیں کرے گا۔ اس سے قرابت داری جور و جفا اور قساوت قلبی ہے اور اس کا تمہارے پاس آنا جانا تمہارے لیے باعث ننگ و عار ہے اور جہاں تک احمق کا تعلق ہے تو وہ کبھی تمہیں کار خیر کا مشورہ نہیں دے گا اور نہ ہی اس سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ تم سے کسی برائی کو دور کرے گا بلکہ بعض اوقات وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا جو اپنی حماقت کی وجہ سے الٹا نقصان پہنچا بیٹھے گا۔ پس اس کا مر جانا اس کے زندہ رہنے سے بہتر ہے اور اس کا خاموش رہنا اس کے بولنے سے بہتر ہے اور اس کی دوری اس کی نزدیکی سے بہتر ہے اور جہاں تک کذاب کا تعلق ہے تو اس کے ساتھ تمہاری زندگی خوشگوار نہیں گزرے گی، وہ تمہاری باتیں دوسروں کو بتائے گا اور دوسروں کی تم کو بتائے گا۔ جب کوئی قصہ ختم ہونے لگے گا تو اسے دوسرے کے ساتھ ملا دے گا حتی کہ وہ سچ بولنے کی کوشش بھی کرے گا مگر وہ سچ نہیں بولے گا، وہ (غلط بیانی کر کے) لوگوں کے درمیان تفریق پیدا کرے گا (یا ان کے درمیان) دشمنی بھڑکائے گا اور لوگوں کے دلوں میں کینے پیدا کرے گا۔ پس خدا سے ڈرو اور اپنے لیے غور و فکر کرو۔ [۱]

بیان:

الماجن من لا يبالي قولا و لا فعلا لصلابة وجهه من المجون بمعنى الصلابة و الغلظة لا يهنؤك بتخفيف النون أي لا يصير لك هنيئا و المط المد و القوة و السخيمة الضغينة

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۸

''الماجن'' جو شخص اپنے چہرے کی سختی کی وجہ سے قول وفعل کی پرواہ نہ کرے وہ سختی کے لحاظ سے بے حیائی میں سے ہے۔

''لایھنأك'' نون کی تخفیف کے ساتھ، یعنی آپ خوش نہیں ہوں گے۔

''المط'' لہراور قوت۔

''السخیمة'' رنجش

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱]

2/2605 الکافی،۲/۶۴۰/۲/۱ وَ فِي رِوَايَةِ عَبْدِ ٱلْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : لاَ يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ ٱلْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ ٱلْفَاجِرَ فَإِنَّهُ يُزَيِّنُ لَهُ فِعْلَهُ وَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِثْلَهُ وَ لاَ يُعِينُهُ عَلَى أَمْرِ دُنْيَاهُ وَ لاَ أَمْرِ مَعَادِهِ وَ مَدْخَلُهُ إِلَيْهِ وَ مَخْرَجُهُ مِنْ عِنْدِهِ شَيْنٌ عَلَيْهِ .

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی فاجر شخص سے مواخات کرے کیونکہ وہ اپنا فعل اس کے لیے پرکشش بناتا ہے اور پسند کرتا ہے کہ وہ بھی اسی جیسا ہو جائے اور نہ اس کے دنیاوی معاملے میں اس کی مدد کرتا ہے اور نہ آخرت کے معاملے میں اور اس کا اسے پاس آنا اور اس کے پاس سے جانا اس کے لیے رسوائی ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے۔ (واللہ اعلم)

3/2606 الکافی،۲/۳۷۵/۵/۱ ؛الکافی،۲/۶۴۰/۳/۱ ؛ العدة عن البرقی عن عثمان عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مُيَسِّرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ ٱلْفَاجِرَ وَ لاَ ٱلْأَحْمَقَ وَ لاَ ٱلْكَذَّابَ .

ترجمہ: میسر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی فاجر، احمق

---

[۱] مراۃ العقول: ج۱۱، ص۸۴

[۲] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۹

[۳] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۳۳

یا جھوٹے سے اخوت قائم کرے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے لیکن ظاہری طور پر میسر سے مراد ابن عبدالعزیز ہے جو کہ موثق ہے۔ [۲] یا پھر سند موثق ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ میسر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

4/2607 الکافی، ۱/۱۴/۳۴۱/۲ البرقی عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَجْتَنِبَ مُوَاخَاةَ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ يَكْذِبُ حَتَّى يَجِيءَ بِالصِّدْقِ فَلاَ يُصَدَّقُ.

ترجمہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان آدمی کے لیے جھوٹے سے دوستی اور بھائی چارے سے گریز کرنا بہت مناسب ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے اور اگر وہ سچائی کے ساتھ بھی آئے گا تو اس پر یقین نہیں کیا جاسکتا۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [۵]

5/2608 الکافی، ۱/۴/۶۴۰/۲ العدۃ عن سهل عن ابن أَسْبَاطٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ صَاحِبَ الشَّرِّ يُعْدِي وَ قَرِينَ السَّوْءِ يُرْدِي فَانْظُرْ مَنْ تُقَارِنُ.

ترجمہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے فرمایا کہ شریر ساتھی شرارت کو آگے بڑھاتا ہے اور برا دوست تباہی لاتا ہے پس غور کرو کہ کس کو دوست بنا رہے ہو۔ [۶]

بیان:

یعدی أی یجاوز شرہ إلی صاحبه من الأعداء یردی أی یهلك

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۹؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۲۰۵

[۲] مرآۃ العقول: ج ۱۱، ص ۸۱

[۳] عوائد الایام: ۲۲۸

[۴] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۳۴؛ تحف العقول ص ۲۱۶؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۵۰ و ج ۷۵، ص ۵۵

[۵] مرآۃ العقول: ج ۱، ص ۳۳۳

[۶] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۳؛ الکافی ج ۸، ص ۱۳۱ ح ۱۰۳؛ الوافی ج ۲۶، ص ۱۳۰ ح ۸۲ ۲۵۳؛ الامالی (للصدوق) ص ۵۱۴؛ کلیات حدیث قدسی ص ۱۹۷؛ بحار الانوار ج ۱۴، ص ۲۸۹

''یعدی''یعنی اس کے شر کا دشمنوں کی طرف سے اپنے ساتھی کی طرف تجاوز کرنا۔

''یردی''یعنی اس کا ہلاک ہونا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح علی الظاہر ہے۔ [1] لیکن لگتا ہے کہ یہاں کتابت کی غلطی ہوئی ہے کیونکہ علامہ مجلسی سہل بن زیاد کو شہرت کی بنا پر ضعیف کہتے ہیں۔نیز حدیث کو صحیح کہنا کسی صورت ممکن بھی نہیں ہے چنانچہ میرے نزدیک سند مرسل ہے اور جو سند روضہ میں ہے وہ حسن یا موثق ہے مگر اس میں ظاہری ارسال بھی ہے۔ [2] اور میرے نزدیک بھی یہ سند موثق ہے۔اور جو سند شیخ صدوق نے ذکر کی ہے وہ بھی ظاہرا موثق ہے۔ [3] اور میرے نزدیک بھی موثق ہے۔(واللہ اعلم)

6/2609 الکافی،۲/۶۴۰/۱/۵ الکافی،۲/۶۴۰/۱/۶ محمد عن أحمد وَ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : يَا عَمَّارُ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تَسْتَتِبَّ لَكَ اَلنِّعْمَةُ وَ تَكْمُلَ لَكَ اَلْمُرُوءَةُ وَ تَصْلُحَ لَكَ اَلْمَعِيشَةُ فَلاَ تُشَارِكِ اَلْعَبِيدَ وَ اَلسَّفِلَةَ فِي أَمْرِكَ فَإِنَّكَ إِنِ اِئْتَمَنْتَهُمْ خَانُوكَ وَ إِنْ حَدَّثُوكَ كَذَبُوكَ وَ إِنْ نُكِبْتَ خَذَلُوكَ وَ إِنْ وَعَدُوكَ أَخْلَفُوكَ۔

ترجمہ: عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا: اے عمار! اگر تو چاہتا ہے کہ تیری نعمت مکمل، مروت کامل اور تیری معیشت اور روزی خوشگوار ہو تو غلاموں اور سفلہ فطرت لوگوں کو اپنے کاروبار میں شریک نہ کر کیونکہ اگر تم ان کو امین بناؤ گے تو وہ تمہاری امانت میں خیانت کریں گے اور اگر کچھ بیان کریں گے تو جھوٹ بولیں گے اور اگر تم گرفتار بلا ہو گے تو وہ تمہیں چھوڑ جائیں گے اور اگر وعدہ کریں گے تو خلاف ورزی کریں گے۔ [4]

بیان:

تستتب تستقیم و إنما کان حب الفجار للأبرار فضیلة للأبرار لأن حبهم إیاهم مع عدم مجانستهم لهم

---

[1] مراۃ العقول: ج۱۲،ص ۵۳۴

[2] مراۃ العقول: ج۲۵،ص ۳۴

[3] ایضاً

[4] وسائل الشیعہ ج۱۲،ص ۳۰

دلیل علی أن برهم بلغ الغایة و إنما کان بغضهم إیاهم زینا لهم لأنه دلیل علی صلابتهم فی الدین و إنما کان بغض الأبرار للفجار خزیا علیهم لأنه دلیل علی أن فجورهم بلغ الغایة أو هو بالخاصیة یخزیهم

''مستجب'' بیشک نیکوں کے لیے بدکاروں کی محبت نیک لوگوں کے لیے ایک خوبی تھی کیونکہ ان کے لیے ان کی محبت ان کے ساتھ یکسانیت نہ ہونے کے باوجود اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی راستبازی اپنے انجام کو پہنچ چکی ہے لیکن ان سے نفرت ان کے لیے زینت تھی کیونکہ یہ ان کے دین پر ثابت قدمی کا ثبوت ہے۔ نیک لوگوں کی بے دینوں سے نفرت اُن کے لیے ذلت کا باعث کیونکہ یہ اس بات کا ثبوت کہ اُن کی بے حیائی انتہا کو پہنچ چکی یا یہ خاص طور پر اُن کو رسوا کرتی ہے۔

تحقیق اسناد:

میرے نزدیک حدیث کی سند عمار کی وجہ سے موثق ہے کیونکہ وہ فطحی المذہب ہیں اور محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2610 الکافی، ۱/۷/۶۴۱/۲ العدة عن سهل و علی عن أبیه جمیعا عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ قَالَ لِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا: يَا بُنَيَّ انْظُرْ خَمْسَةً فَلاَ تُصَاحِبْهُمْ وَ لاَ تُحَادِثْهُمْ وَ لاَ تُرَافِقْهُمْ فِي طَرِيقٍ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ مَنْ هُمْ عَرِّفْنِيهِمْ قَالَ إِيَّاكَ وَ مُصَاحَبَةَ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ السَّرَابِ يُقَرِّبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَ يُبَعِّدُ لَكَ الْقَرِيبَ وَ إِيَّاكَ وَ مُصَاحَبَةَ الْفَاسِقِ فَإِنَّهُ بَائِعُكَ بِأُكْلَةٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ وَ إِيَّاكَ وَ مُصَاحَبَةَ الْبَخِيلِ فَإِنَّهُ يَخْذُلُكَ فِي مَالِهِ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ وَ إِيَّاكَ وَ مُصَاحَبَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ وَ إِيَّاكَ وَ مُصَاحَبَةَ الْقَاطِعِ لِرَحِمِهِ فَإِنِّي وَجَدْتُهُ مَلْعُوناً فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي ثَلاَثَةِ مَوَاضِعَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ (فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَ تُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَ أَعْمَى أَبْصَارَهُمْ) وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ (الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوءُ الدَّارِ) وَ قَالَ فِي الْبَقَرَةِ: (الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ).

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد گرامی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے والد ماجد امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: بیٹا! دیکھو پانچ شخصوں سے نہ ہمنشینی کرنا، نہ کلام کرنا اور نہ ہی راستہ میں ہمراہی کرنا۔ میں نے عرض کیا: باباجان! وہ کون ہیں؟ مجھے ان کا تعارف کرائیں۔

آپؑ نے فرمایا: ایک تو کذاب ہے۔ پس اس سے صحبت نہ کرنا جو بمنزلہ سراب (چمکیلی ریت) کے ہے، جو دور کو نزدیک اور نزدیک کو دور کرے گا۔ دوسرا فاسق ہے اس سے ہمنشینی نہ کرنا، جو تمہیں ایک لقمہ بلکہ اس سے بھی کم قیمت پر فروخت کردے گا۔ تیسرا بخیل ہے کہ اس سے صحبت نہ کرنا کیونکہ جب تمہیں اس کے مال کی ضرورت ہو گی تو وہ تمہیں بے سہارا چھوڑ دے گا۔ چوتھا احمق ہے۔ پس اس کی صحبت سے بچنا کہ جو تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا مگر اپنی حماقت سے تمہیں نقصان پہنچا بیٹھے گا اور پانچواں قاطع الرحم ہے۔ پس اس کی ہمنشینی سے اجتناب کرنا کیونکہ میں نے اسے کتاب خدا میں تین مقامات پر اسے ملعون پایا ہے۔ چنانچہ: خدا فرماتا ہے:''پھر تم سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر تم ملک کے حاکم ہو جاؤ تو ملک میں فساد مچانے اور قطع رحمی کرنے لگو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے پھر انہیں بہرا اور اندھا بھی کردیا ہے۔ (محمد: ۲۲۔ ۲۳)۔''

نیز فرمایا:''اور جو لوگ اللہ کا عہد مضبوط کرنے کے بعد توڑتے ہیں اور اس چیز کو توڑتے ہیں جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم فرمایا اور ملک میں فساد کرتے ہیں، ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے برا گھر ہے۔ (الرعد: ۲۵)۔''

نیز سورہ البقرہ میں فرمایا:''جو اللہ کے عہد کو پختہ کرنے کے بعد توڑتے ہیں اور جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اسے توڑتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے ہیں، وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ (البقرۃ: ۲۷)۔''[۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔[۲]

8/2611 الکافی، ۱/۸/۶۴۱/۲ العدة عن أحمد مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ اَلْمُحَارِبِيَّ يَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: ثَلاَثَةٌ مُجَالَسَتُهُمْ تُمِيتُ اَلْقَلْبَ اَلْجُلُوسُ مَعَ اَلْأَنْذَالِ وَاَلْحَدِيثُ مَعَ اَلنِّسَاءِ وَاَلْجُلُوسُ مَعَ اَلْأَغْنِيَاءِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے میل جول دل کو مردہ کردیتا ہے: گھٹیا لوگوں کے ساتھ بیٹھنا، عورتوں سے باتیں کرنا اور مالداروں کے ساتھ بیٹھنا۔[۳]

بیان:

النذل الخسیس

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۳۲؛ بحارالانوار ج۷۱، ص۱۹۶؛ الاختصاص ص۲۳۹؛ مستدرک الوسائل ج۸، ص۳۳۵

[۲] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۳۴

[۳] تحف العقول ص۵۱؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۵۳؛ بحارالانوار ج۷۴، ص۱۵۵

''النذل'' گھٹیا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [1]

9/2612 الکافی،۱/۹/۶۴۱/۲ علی عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي اَلْبِلاَدِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ قَالَ لُقْمَانُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لاِبْنِهِ: يَا بُنَيَّ لاَ تَقْتَرِبْ فَتَكُونَ أَبْعَدَ لَكَ وَ لاَ تَبْعُدْ فَتُهَانَ كُلُّ دَابَّةٍ تُحِبُّ مِثْلَهَا وَ إِنَّ اِبْنَ آدَمَ يُحِبُّ مِثْلَهُ وَ لاَ تَنْشُرْ بَزَّكَ إِلاَّ عِنْدَ بَاغِيهِ كَمَا لَيْسَ بَيْنَ اَلذِّئْبِ وَ اَلْكَبْشِ خُلَّةٌ كَذَلِكَ لَيْسَ بَيْنَ اَلْبَارِّ وَ اَلْفَاجِرِ خُلَّةٌ مَنْ يَقْتَرِبْ مِنَ اَلزِّفْتِ يَعْلَقْ بِهِ بَعْضُهُ كَذَلِكَ مَنْ يُشَارِكِ اَلْفَاجِرَ يَتَعَلَّمْ مِنْ طُرُقِهِ مَنْ يُحِبَّ اَلْمِرَاءَ يُشْتَمْ وَ مَنْ يَدْخُلْ مَدَاخِلَ اَلسُّوءِ يُتَّهَمْ وَ مَنْ يُقَارِنْ قَرِينَ اَلسَّوْءِ لاَ يَسْلَمْ وَ مَنْ لاَ يَمْلِكْ لِسَانَهُ يَنْدَمْ۔

ترجمہ: ابراہیم بن ابوالبلاد نے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے روایت کی ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! (لوگوں کے) بہت زیادہ قریب نہ ہو مبادا دوری کا باعث بن جائے اور بہت دور بھی نہ ہو مبادا تیری اہانت کی جائے۔ ہر جانور اپنے جیسے سے محبت کرتا ہے اور فرزند آدم بھی اپنے جیسے سے پیار کرتا ہے۔ اپنی نیکی کو اسی پر صرف کر جو اس کا طلب گار ہے جس طرح بھیڑیا اور بھیڑ میں دوستی نہیں ہے اسی طرح نیکوکار اور بدکار میں بھی کوئی دوستی نہیں ہے۔ جو شخص برائی کے قریب جائے گا تو کچھ برائی اس کے دامن پر بھی لگ جائے گی، اسی طرح جو شخص فاسق و فاجر کے ساتھ شرکت کرے گا وہ بھی کچھ نہ کچھ اس سے برائی سیکھ لے گا۔ جو شخص جھگڑے کو پسند کرتا ہے اسے گالی دی جائے گی اور جو شخص برے مقامات میں داخل ہوگا اسے متہم کیا جائے گا اور جو شخص برے ساتھی کی ہمراہی اختیار کرے گا وہ سلامت نہیں رہے گا اور جو شخص اپنی زبان پر قابو نہیں کرے گا وہ پشیمان ہوگا۔ [2]

بیان:

لا تقترب یعنی من الناس بکثرۃ المخالطۃ و المعاشرۃ فیسأموك و یملوك فتکون أبعد من قلوبھم و لا تبعد کل البعد فلم یبالوا بك فتصیر مھینا مخذولا و البز بالزای المتاع

''لاتقترب'' ایسے لوگوں کے قریب نہ جاؤ جو بہت زیادہ اختلاط اور مل جل کر رہتے ہیں کیونکہ وہ تمہیں مایوس کر کے قبضہ میں لے لیں گے اس لیے تم ان کے دلوں سے دور ہو جاؤ گے۔

---

[1] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۳۳

[2] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۳۱؛ بحارالانوار ج ۱۳، ص ۴۲۶

"لاتبعد" تم بہت دور نہ ہو جاؤ ورنہ وہ تمہاری پرواہ نہ کریں گے اور تم ذلیل وخوار ہو کاؤ گے۔

"البز" زاء کے ساتھ، اس سے مراد سامان ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۱]

10/2613 الكافی ۱/۳/۳۷۵/۲ القمیان عن التمیمی عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تَصْحَبُوا أَهْلَ اَلْبِدَعِ وَ لاَ تُجَالِسُوهُمْ فَتَصِيرُوا عِنْدَ اَلنَّاسِ كَوَاحِدٍ مِنْهُمْ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَلْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ وَ قَرِينِهِ.

ترجمہ: عمر بن یزید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اہل بدعت سے دوستی نہ کرو اور نہ ان کے ساتھ بیٹھو ورنہ لوگ سمجھیں گے کہ تم بھی انہی میں سے ایک ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے دوست اور ساتھی کے دین پر ہوتا ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۳]

11/2614 الكافی ۱/۱۱/۶۴۲/۲ القمیان عَنِ اَلْحَجَّالِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ اَلْهَاشِمِيِّ عَنْ مروان [هَارُونَ] بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِيَّاكَ وَ مُصَادَقَةَ اَلْأَحْمَقِ فَإِنَّكَ أَسَرَّ مَا تَكُونُ مِنْ نَاحِيَتِهِ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ إِلَى مَسَاءَتِكَ.

ترجمہ: عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بیوقوف سے دوستی کرنے بچو کیونکہ وہ اپنی طرف سے سب سے زیادہ جس چیز سے خوش کرنے گا وہی کام تمہاری بے آرامی کا باعث بن جائے گا۔ [۴]

تحقیق اسناد:

میرے نزدیک حدیث کی سند علی بن یعقوب اور مروان کی وجہ سے مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

12/2615 الفقیہ ۵۹۰۷/۴۱۷/۴ ابن عیسی عن علی المیثمی عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي

---

[۱] مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۳۵

[۲] الوافی ج۵، ص۱۰۴۶ ح ۳۵۷۳؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۳۸ و ج۱۶، ص۲۵۹

[۳] مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۳۵؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ج۲، ص۹۹؛ عین الحیاۃ مجلسی: ج۲، ص۳۵۹؛ المحجۃ البیضاء: ج۲، ص۲۰۹؛ مسالک الافہام: ج۲، ص۳۹۶؛ شرح نہج البلاغہ موسوی: ج۳، ص۲۵۶

[۴] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۹

عَبْدِ اَللَّهِ اَلصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَرْبَعٌ يَذْهَبْنَ ضَيَاعاً مَوَدَّةٌ تُمْنَحُ مَنْ لاَ وَفَاءَ لَهُ وَ مَعْرُوفٌ يُوضَعُ عِنْدَ مَنْ لاَ يَشْكُرُهُ وَ عِلْمٌ يُعَلَّمُ مَنْ لاَ يَسْتَمِعُ لَهُ وَ سِرٌّ يُودَعُ مَنْ لاَ حَصَانَةَ لَهُ.

ترجمہ: ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار چیزیں ضائع چلی جاتی ہیں: وہ محبت جو ایسے شخص سے کی جائے جس میں وفا نہ ہو، وہ احسان جو ایسے شخص پر کیا جائے جو شکر گزار نہیں ہوتا، وہ علم جو ایسے شخص کو سکھایا جائے جو سنتا نہیں ہے اور وہ راز جو ایسے شخص کو ودیعت کیا جائے جو اس کی حفاظت نہیں کرتا۔ [1]

بیان:

الحصانة بالمهملتين الحفظ و الإحكام

''الحصانۃ'' دونوں مھملوں کے ساتھ، اس سے مراد حفظ کرنا اور حکم لگانا

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند علی بن اسماعیل اور عبداللہ بن ولید کی وجہ سے مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

13/2616 الفقيه، ۴/۴۰۹/۵۸۸۹ محمد بن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ آدَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : يَا عَلِيُّ لاَ تُشَاوِرَنَّ جَبَاناً فَإِنَّهُ يُضَيِّقُ عَلَيْكَ اَلْمَخْرَجَ وَ لاَ تُشَاوِرَنَّ بَخِيلاً فَإِنَّهُ يَقْصُرُ بِكَ عَنْ غَايَتِكَ وَ لاَ تُشَاوِرَنَّ حَرِيصاً فَإِنَّهُ يُزَيِّنُ لَكَ شَرَهاً وَ اِعْلَمْ أَنَّ اَلْجُبْنَ وَ اَلْبُخْلَ وَ اَلْحِرْصَ غَرِيزَةٌ يَجْمَعُهَا سُوءُ اَلظَّنِّ.

ترجمہ: امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرامؑ سے اور انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علی علیہ السلام! تم کسی بزدل سے ہرگز مشورہ نہ کرنا اس لیے کہ وہ تمہارے لیے مشکل سے نکلنے کا راستہ تنگ کردے گا اور کبھی کسی لالچی اور حریص سے مشورہ نہ کرنا اس لیے کہ وہ برائی کو خوبصورت بنا کر پیش کرے گا اور یہ جان لو کہ بزدلی، بخل اور حرص وہ جبلت ہے کہ جس کو بدگمانی جمع کرتی ہے۔ [3]

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۹۸؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۶۸۳

[2] روضۃ المتقین: ج۱۳، ص۲۹۹

[3] الخصال ج۱، ص۱۰۱؛ علل الشرائع ج۲، ص۵۵۹؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۴۶؛ بحار الانوار ج۶۷، ص۳۸۶ و ج۷۰، ص۳۰۴ و ج۷۲، ص۹۹

بیان:

الشرہ غلبة الحرص و أريد بسوء الظن سوء الظن بالله

''الشرہ'' اس کا معنی ہے حرص کا غلبہ، مراد اس سے سوءظن کا پایا جانا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں برا گمان رکھنا (معاذ اللہ)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند قوی کالصحیح ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند محمد بن آدم اور اس کے باپ کی وجہ سے مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

۸۴۔باب تعرّف المودة وتعریفها و آدابها

باب: مودت کی پہچان اور اس کی تعریف اور اس کے آداب

1/2617 الكافي، ۱/۲/۶۵۲/۲ العدة عن البرقي عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَلْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً يَسْأَلُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ اَلرَّجُلُ يَقُولُ أَوَدُّكَ فَكَيْفَ أَعْلَمُ أَنَّهُ يَوَدُّنِي فَقَالَ اِمْتَحِنْ قَلْبَكَ فَإِنْ كُنْتَ تَوَدُّهُ فَإِنَّهُ يَوَدُّكَ.

ترجمہ: صالح بن حکم سے روایت ہے کہ میں نے ایک آدمی کو امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھتے ہوئے سنا، پس اس نے عرض کیا: ایک آدمی کہتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے تو میں کیسے جان سکتا ہوں کہ وہ واقعی مجھ سے محبت کرتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اپنے دل کو جانچو۔ اگر تم اس سے محبت کرتے ہو تو وہ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ زکریا بن محمد اور صالح بن حکم دونوں کامل الزیارات کے راوی ہیں لہٰذا ان کا مجہول ہونا مضر نہیں ہے اور ضعیف کہنا تعارض ہے تو ایسی صورت میں ہم کامل الزیارات کی توثیق کو ترجیح دیتے ہیں اور زکریا غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/2618 الكافي، ۱/۳/۶۵۲/۲ أَبُو بَكْرٍ اَلْحَبَّالُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى اَلْقَطَّانِ اَلْمَدَائِنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ

---

[1] روضۃ المتقین: ج۱۳، ص۲۰۱

[2] المحاسن ج۱، ص۲۶۶؛ مشکاۃ الانوار ص۱۲۲؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۲۱۷

[3] مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۵۱

حَدَّثَنَا مَسْعَدَةُ بْنُ اَلْيَسَعِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنِّي وَ اَللَّهِ لَأُحِبُّكَ فَأَطْرَقَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ صَدَقْتَ يَا أَبَا بِشْرٍ سَلْ قَلْبَكَ عَمَّا لَكَ فِي قَلْبِي مِنْ حُبِّكَ فَقَدْ أَعْلَمَنِي قَلْبِي عَمَّا لِي فِي قَلْبِكَ.

مسعدہ بن یسع سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: خدا کی قسم! میں آپؑ سے محبت کرتا ہوں۔ پس آپؑ نے تھوڑی دیر نیچے دیکھا، پھر سر اٹھایا اور فرمایا: اے ابو بشر! تم نے سچ کہا ہے۔ اپنے ہی دل سے پوچھو کہ میرے دل میں تمہاری محبت کس قدر ہے؟ پس میرے دل نے مجھے بتا دیا ہے کہ تیرے دل میں میرے لیے کیا ہے۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۲﴾

3/2619 الكافي، ۱/۴/۶۵۲/۲ العدة عن سهل عن ابن أَسْبَاطٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ اَلْجَهْمِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لاَ تَنْسَنِي مِنَ اَلدُّعَاءِ قَالَ أَوَ تَعْلَمُ أَنِّي أَنْسَاكَ قَالَ فَتَفَكَّرْتُ فِي نَفْسِي وَ قُلْتُ هُوَ يَدْعُو لِشِيعَتِهِ وَ أَنَا مِنْ شِيعَتِهِ قُلْتُ لاَ لاَ تَنْسَانِي قَالَ وَ كَيْفَ عَلِمْتَ ذَلِكَ قُلْتُ إِنِّي مِنْ شِيعَتِكَ وَ إِنَّكَ لَتَدْعُو لَهُمْ فَقَالَ هَلْ عَلِمْتَ بِشَيْءٍ غَيْرِ هَذَا قَالَ قُلْتُ لاَ قَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ مَا لَكَ عِنْدِي فَانْظُرْ إِلَى مَا لِي عِنْدَكَ.

حسن بن جہم سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا: مجھے دعا میں نہ بھولیے گا۔

آپؑ نے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم کہ میں تمہیں بھول گیا ہوں؟

راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے دل میں سوچا اور اپنے آپ سے کہا: وہ (امامؑ) اپنے شیعوں کے لیے دعا کرتے ہیں اور میں بھی شیعوں میں سے ہوں۔

پھر عرض کیا: نہیں، آپؑ مجھے نہیں بھولتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلا؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ کے شیعوں میں سے ہوں اور آپؑ ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔

﴿۱﴾ مسند الامام الصادقؑ: ج۶، ص۷۸؛ دارالسلام نوری: ج۳، ص۳۷۱

﴿۲﴾ مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۵۱

آپؑ نے فرمایا: کیا تمہیں اس کا کسی اور ذریعہ سے پتہ چلا؟

میں نے عرض کیا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ تمہارے لیے میرے ہاں کیا (مرتبہ) ہے تو دیکھو کہ تمہارے ہاں میرے لیے کیا (مرتبہ) ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور ابن اسباط بھی غیر امامی ثقہ ہے مگر کہا گیا ہے کہ انہوں نے فطحی مذہب سے رجوع کر لیا تھا۔ (واللہ اعلم)

4/2620 الکافی، ۱/۵/۶۵۳/۲ علی عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ اَلْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اُنْظُرْ قَلْبَكَ فَإِنْ أَنْكَرَ صَاحِبَكَ فَاعْلَمْ أَنَّ أَحَدَكُمَا قَدْ أَحْدَثَ.

ترجمہ جراح مدائنی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے دل کو دیکھو پس اگر یہ تیرے دوست کو ناپسند کرتا ہے تو جان لو کہ تم دونوں میں سے کسی ایک نے کوئی گل کھلایا ہے۔ [۳]

بیان:

يعنى أحدث ما يوجب خللا فى المودة

یعنی انہوں وہ چیز بیان کی جو مودت میں خلل کا موجب بنتی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ قاسم بن سلیمان اور جراح المدائنی دونوں کامل الزیارات کے راوی ہیں اور ان کے ثقہ ہونے کے لیے یہی کافی ہے۔ (واللہ اعلم)

5/2621 الکافی، ۱/۱/۶۵۴/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ اَلْفُضَيْلِ وَ حَمَّادِ بْنِ

---

[۱] مسند الامام الکاظمؑ: ج۱، ص۳۹۶؛ مسند الامام الرضاؑ: ج۱، ص۳۰۱

[۲] (۱) مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۵۱

[۳] الاصول الستہ عشر من الاصول الاولیہ ص۲۳۲؛ الامالی (للمفید) ص۱۱؛ مشکاۃ الانوار ص۱۰۵؛ بحار الانوار ج۱۷، ص۱۸۲؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۷۲۲؛ مستدرک الوسائل ج۹، ص۱۵۶

[۴] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۵۲

عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: أُنْظُرْ قَلْبَكَ فَإِذَا أَنْكَرَ صَاحِبَكَ فَإِنَّ أَحَدَكُمَا قَدْ أَحْدَثَ.

ترجمہ: علاء بن فضیل اور حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرماتے تھے: اپنے دل میں دیکھو پس اگر وہ تمہارے دوست کو ناپسند کرتا ہے تو یقیناً تم میں سے کسی نے ایک کوئی گل کھلایا ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے اور اس کو ضعیف کہنا سہو ہے۔ (واللہ اعلم)

6/2622 الكافي،۲/۶۴۴/۱/۱ العدة عن البرقي عن أبيه عن محمد بن عمر عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَصْرِ بْنِ قَابُوسَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِذَا أَحْبَبْتَ أَحَداً مِنْ إِخْوَانِكَ فَأَعْلِمْهُ ذَلِكَ فَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ اَلْمَوْتىٰ قٰالَ أَ وَلَمْ تُؤْمِنْ قٰالَ بَلىٰ وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي).

ترجمہ: نصر بن قابوس سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اگر تم اپنے کسی بھائیوں میں سے کسی سے محبت کرتے ہو تو اسے اس کے بارے میں بتاؤ۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "پروردگار! مجھ کو دکھا کہ تو مردے کو کس طرح زندہ کرے گا بفرمایا کہ کیا تم یقین نہیں لاتے؟ کہا کیوں نہیں لیکن اس واسطے چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تسکین ہو جائے۔ (البقرة: ۲۶۰)۔" [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4]

7/2623 الكافي،۲/۶۴۴/۲/۱ البرقي و محمد عن ابن عيسى جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَحْبَبْتَ رَجُلاً فَأَخْبِرْهُ بِذَلِكَ فَإِنَّهُ أَثْبَتُ

[1] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

[2] مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۵۱

[3] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۵۴؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۱، ص۵۳۶؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۲۸۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۲، ص۴۲۹

[4] مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۳۸

لِلْمَوَدَّةِ بَيْنَكُمَا۔

ترجمہ: ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم کسی آدمی سے محبت کروتو اسے اس کے بارے میں خبر دو کیونکہ یہ تم دونوں کی ایک دوسرے کے لیے محبت کو مضبوط کرتا ہے۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۲)

8/2624 الکافی،۲/۱/۳/۶۴۳ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: ثَلاَثٌ يُصْفِينَ وُدَّ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَلْقَاهُ بِالْبِشْرِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُوَسِّعُ لَهُ فِي الْمَجْلِسِ إِذَا جَلَسَ إِلَيْهِ وَيَدْعُوهُ بِأَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَيْهِ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جو آدمی کی محبت کو اس کے مسلمان بھائی کے لیے خالص کرتی ہیں: ملاقات کے وقت اس سے خوشگوار انداز میں ملنا، جب وہ بیٹھنا چاہے تو اس کے لیے جگہ کشادہ کرنا اور اسے اس کے پسندیدہ نام سے پکارنا۔ (۳)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ (۴) لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر تفصیلی گفتگو کئی مرتبہ کی جا چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

9/2625 الکافی،۲/۱/۲/۶۷۱ محمد عن أحمد عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَ الرَّجُلُ حَاضِراً فَكَنِّهِ وَإِذَا كَانَ غَائِباً فَسَمِّهِ۔

ترجمہ: معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی آدمی حاضر ہو تو اسے اس کی کنیت (باپ کی نسبت) سے پکارو اور جب موجود نہ ہو تو اسے اس کے نام سے پکارو۔ (۵)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۶)

---

(۱) وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۵۴

(۲) مرآۃ العقول: ج۱۲،ص۵۳۹

(۳) مشکاۃ الانوار ص۲۰۴؛ وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۵۳؛ مستدرک الوسائل ج۸،ص۳۵۴

(۴) (۱) مرآۃ العقول: ج۱۲،ص۵۳۷

(۵) مشکاۃ الانوار ص۱۹۱؛ وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۱۵

(۶) مرآۃ العقول: ج۱۲،ص۵۷۸

10/2626 الکافی،۱/۳/۶۷۱/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ اَلْمُسْلِمَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنِ اِسْمِهِ وَ اِسْمِ أَبِيهِ وَ اِسْمِ قَبِيلَتِهِ وَ عَشِيرَتِهِ فَإِنَّ مِنْ حَقِّهِ اَلْوَاجِبِ وَ صِدْقِ اَلْإِخَاءِ أَنْ يَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ وَ إِلاَّ فَإِنَّهَا مَعْرِفَةُ حُمْقٍ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے محبت کرے تو وہ اس سے اس کے نام، اس کے والد کے نام، اس کے قبیلے کا نام اور اس کے خاندان کے نام کے بارے میں پوچھے کیونکہ اس سے یہ سوالات پوچھنا اس کا واجب حق اور سچا بھائی چارہ ہے ورنہ یہ ایک احمقانہ پہچان ہوگی۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر تفصیلی گفتگو کئی مرتبہ کی جاچکی ہے۔ (واللہ اعلم)

11/2627 الکافی،۱/۴/۶۷۱/۲ العدة عن البرقی عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اَلْمَلِكِ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَوْماً لِجُلَسَائِهِ: تَدْرُونَ مَا اَلْعَجْزُ قَالُوا اَللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ اَلْعَجْزُ ثَلاَثَةٌ أَنْ يَبْدُرَ أَحَدُكُمْ بِطَعَامٍ يَصْنَعُهُ لِصَاحِبِهِ فَيُخْلِفَهُ وَ لاَ يَأْتِيَهُ وَ اَلثَّانِيَةُ أَنْ يَصْحَبَ اَلرَّجُلُ مِنْكُمُ اَلرَّجُلَ أَوْ يُجَالِسَهُ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْ هُوَ وَ مِنْ أَيْنَ هُوَ فَيُفَارِقَهُ قَبْلَ أَنْ يَعْلَمَ ذَلِكَ وَ اَلثَّالِثَةُ أَمْرُ اَلنِّسَاءِ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ أَهْلِهِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ وَ هِيَ لَمْ تَقْضِ حَاجَتَهَا فَقَالَ عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَلْعَاصِ فَكَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ قَالَ يَتَحَوَّشُ وَ يَمْكُثُ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ مِنْهُمَا جَمِيعاً قَالَ وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِنَّ مِنْ أَعْجَزِ اَلْعَجْزِ رَجُلاً لَقِيَ رَجُلاً فَأَعْجَبَهُ نَحْوُهُ فَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنِ اِسْمِهِ وَ نَسَبِهِ وَ مَوْضِعِهِ.

ترجمہ امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن اپنی مجلس میں لوگوں سے فرمایا: تم جانتے ہو کہ کمزوری کیا ہے؟

انہوں نے عرض کیا: اللہ اور رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: کمزوری تین قسم کی ہے: (۱) تم میں سے کوئی کوئی شخص اپنے دوست کے لیے جلدی کھانا تیار

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۴۵

[۲] مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۷۸

کرائے لیکن وہ وہیں چھوڑ جائے اور اس کے پاس نہ لے جائے، (۲) تم میں سے کوئی شخص کسی سے صحبت یا ہمنشینی کرے اور یہ جاننا چاہے کہ وہ کون ہے اور کہاں سے ہے مگر یہ معلوم کیے بغیر اس سے جدا ہو جائے۔ (۳) عورتوں کا معاملہ ہے کہ تم میں کوئی شخص اپنی بیوی کے قریب جائے اور اس کی حاجت پوری ہونے سے پہلے اپنی حاجت پوری کر کے اس سے جدا ہو جائے۔

پس عبداللہ بن عمرو بن عاص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اسے کیا کرنا چاہیے؟

آپؐ نے فرمایا: اس کے ہمراہ جمع رہے اور ٹھہرے تاکہ دونوں فارغ ہو جائیں۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب کمزوریوں سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی سے ملے اور اس کی گفتگو اسے پسند آئے مگر اس سے اس کا نام، اس کا نسب اور اس کی جگہ (علاقہ) نہ پوچھے۔ [1]

بیان:

العجز في الصورة الأولى أن نسبناه إلى البادر فالوجه فيه أنه بدر بتهيئة الطعام قبل أن يستوثق من حضور الضيف و إن نسبناه إلى المخلف كما هو الأظهر فلأنه لم يتمكن من رفع مانعة اللاحق بعد وعده السابق وفي الصورة الثانية منسوب إلى من أحب أن يعلم و الوجه في عجزه ظاهر و التحرش بالمهملتين ثم المعجمة تكلف المجامعة و التمكث تكلف المكث و النحو الطريق

''العجز'' پہلی صورت میں عاجز ہونا یہ ہے کہ ہم اسے جلدی کرنے والے کی طرف منسوب کرتے ہیں پس بات یہ ہے کہ اس نے مہمان کی موجودگی کا یقین ہونے سے پہلے کھانا تیار کرنے میں جلدی کی اگرچہ ہم اسے پیچھے چھوڑنے والے کی طرف منسوب کریں جیسا پہلے والا معنی اظہر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے پچھلے وعدے کے بعد آنے والی رکاوٹ کو اٹھانے سے قاصر تھا۔ دوسری تصویر میں اسے جاننا پسند کرنے والے کی طرف منسوب ہے اور اس کی نااہلی کی وجہ عیاں ہے۔

''التحرش'' دونوں مہملوں اور پھر مُعجمہ کے ساتھ، اس سے مراد مجامعت پر آمادہ کرنا۔

''التمکث'' اس سے مراد قیام کی لاگت ہے۔

''النحو'' راستہ

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

---

[1] مسائل علی بن جعفرؑ و مستدرکاتھا ص ۳۲۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۴۴

[2] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۸

12/2628 الكافي، ١/٥/٦٧٢/٢ عنه عن عثمان عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ تُذْهِبِ اَلْحِشْمَةَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَخِيكَ أَبْقِ مِنْهَا فَإِنَّ ذَهَابَهَا ذَهَابُ اَلْحَيَاءِ ۔

ترجمہ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: اپنے اور اپنے بھائی کے درمیان حشمت کو بالکل ختم نہ کرو پس اگر یہ ختم ہو جائے تو حیا رخصت ہو جاتی ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند کا موثق ہونا صرف شہرت کی بنا پر ہے ورنہ سماعہ کا امامی ہونا ثابت ہے اور سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

13/2629 الكافي، ١/٦/٦٧٢/٢ محمد عن أحمد عن علي الميثمي عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ [عبيد] بْنِ وَاصِلٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : لاَ تَثِقْ بِأَخِيكَ كُلَّ اَلثِّقَةِ فَإِنَّ صَرْعَةَ اَلاِسْتِرْسَالِ لَنْ تُسْتَقَالَ ۔

ترجمہ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے بھائی پر کلی طور پر (یعنی اندھا) بھروسہ نہ کرو کیونکہ ڈھیل دینے کی لغزش کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ [3]

بیان:

الصرع الطرح على الأرض و الاسترسال المبالغة في الانبساط و الاستئناس و الاستقالة طلب إقالة العثرة أراد أن ما يترتب على زيادة الانبساط من الخلل و الشر لا دواء له وفي الكلام استعارة

''الصرع'' زمین پر گھٹاؤ،

''الاسترسال'' سادگی اور گھریلو پن میں مبالغہ آرائی،

''الاستقالۃ'' استعفیٰ، انہوں نے جھکاؤ کو دور کرنے کا کہا اور وہ چاہتے تھے کہ سادگی بڑھنے سے جو عدم توازن اور برائی پیدا ہوتی ہے اس کا کوئی علاج نہیں اور یہ کلام میں استعارہ ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4]

---

[1] تحف العقول ص ۴۰۹؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۲۰؛ وسائل ج ۱۲، ص ۱۳۶؛ بحار الانوار ج ۷۵، ص ۳۲۰

[2] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۹

[3] مصادقۃ الاخوان ص ۸۲؛ الامالی (للصدوق) ص ۲۲۹؛ تحف العقول ص ۳۵۷؛ روضۃ الواعظین ج ۲، ص ۳۸۸؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۱۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۳۵؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۱۷۳ و ج ۷۵، ص ۲۳۹؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۹۳؛ مستدرک الوسائل ج ۸، ص ۳۴۱

[4] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۹

۸۵۔باب تزاور الاخوان

باب: بھائیوں کی زیارت کرنا

1/2630 الکافی،۲/۱۸۳/۱/۱ محمد عن محمد بن الحسین عن ابن بزیع عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالاَ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ خَرَجَ إِلَى أَخِيهِ يَزُورُهُ عَارِفاً بِحَقِّهِ كَتَبَ اَللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً وَ مُحِيَتْ عَنْهُ سَيِّئَةٌ وَ رُفِعَتْ لَهُ دَرَجَةٌ وَ إِذَا طَرَقَ اَلْبَابَ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ اَلسَّمَاءِ فَإِذَا اِلْتَقَيَا وَ تَصَافَحَا وَ تَعَانَقَا أَقْبَلَ اَللَّهُ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ ثُمَّ بَاهَى بِهِمَا اَلْمَلاَئِكَةَ فَيَقُولُ اُنْظُرُوا إِلَى عَبْدَيَّ تَزَاوَرَا وَ تَحَابَّا فِيَّ حَقٌّ عَلَيَّ أَلاَّ أُعَذِّبَهُمَا بِالنَّارِ بَعْدَ هَذَا اَلْمَوْقِفِ فَإِذَا اِنْصَرَفَ شَيَّعَهُ اَلْمَلاَئِكَةُ عَدَدَ نَفَسِهِ وَ خُطَاهُ وَ كَلاَمِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ بَلاَءِ اَلدُّنْيَا وَ بَوَائِقِ اَلْآخِرَةِ إِلَى مِثْلِ تِلْكَ اَللَّيْلَةِ مِنْ قَابِلٍ فَإِنْ مَاتَ فِيمَا بَيْنَهُمَا أُعْفِيَ مِنَ اَلْحِسَابِ وَ إِنْ كَانَ اَلْمَزُورُ يَعْرِفُ مِنْ حَقِّ اَلزَّائِرِ مَا عَرَفَهُ اَلزَّائِرُ مِنْ حَقِّ اَلْمَزُورِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ۔

ترجمہ: عبداللہ بن محمد جعفی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کا حق پہچان کر اس کی زیارت کو نکلتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھتا ہے، ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جب وہ دروازے پر دستک دیتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جب دونوں ملتے ہیں، مصافحہ کرتے ہیں اور معانقہ کرتے ہیں تو خدا اپنا چہرہ ان کی طرف کر دیتا ہے پھر ملائکہ پر ان دونوں کے ذریعے مباہات کرتا ہے، پس فرماتا ہے: میرے ان دونوں بندوں کو دیکھو کہ یہ ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اور آپس میں محبت کرتے ہیں، یہ مجھ پر حق ہے کہ میں انہیں اس موقف کے بعد آگ میں مبتلا نہ کروں۔ پس جب وہ واپس پلٹتا ہے تو اس کی سانس، اس کے قدم اور اس کے کلام کی تعداد میں ملائکہ اس کے پیچھے چلتے ہیں۔ وہ اسے دنیا کی مصیبتوں اور آخرت کی سختیوں سے اس رات کی طرح اگلی رات تک محفوظ رکھتے ہیں۔ پس اگر وہ ان دو کے درمیان مر جاتا ہے تو اسے حساب سے معاف کر دیا جاتا ہے اور اگر مزور (زیارت کیا ہوا) زائر کے حق کو پہچانتا ہے جس قدر کہ زائر مزور کے حق کو پہچانتا ہے تو اس کے لیے بھی اسی کے مثل اجر ہے۔ [۱]

---

[۱] بحارالانوار ج ۷۳، ص ۳۴۴

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۱)

2/2631 الکافی،۲/۱۷۵/۱/۲ محمد عن ابن عیسی عن ابن فضّال عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ لِلَّهِ لاَ لِغَيْرِهِ اِلْتِمَاسَ مَوْعِدِ اَللَّهِ وَ تَنَجُّزَ مَا عِنْدَ اَللَّهِ وَكَّلَ اَللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَهُ أَلاَ طِبْتَ وَ طَابَتْ لَكَ اَلْجَنَّةُ ۔

ترجمہ: ابن ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اللہ کے لیے نہ کہ کسی اور وجہ کے لیے، اپنے مومن بھائی کی زیارت کرے تو وہ اللہ کے وعدے کو طالب کرتا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے اس کا اجر پاتا ہے، اللہ اس کے ذریعے ستر ہزار فرشے مقرر کرتا ہے، وہ اسے پکار کر کہتے ہیں: آگاہ رہ! تو مبارک ہے اور تیرے لیے جنت مبارک ہو۔ (۲)

بیان:

تنجز ما عند الله استنجاحه وسؤال إحضاره والوفاء به

''تنجز ماعنداللہ'' خدا کے پاس جو کچھ ہے اسے حاصل کرنا اس کی کامیابی ہے، اس سے مانگنا اور اسے پورا کرنا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ (۳)

3/2632 الکافی،۲/۱۷۸/۱۵/۱ الثلاثة عن الخراز قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَلْعَبْدَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ اَلْمُؤْمِنَ لِلَّهِ لاَ لِغَيْرِهِ يَطْلُبُ بِهِ ثَوَابَ اَللَّهِ وَ تَنَجُّزَ مَا وَعَدَهُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَكَّلَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ يُنَادُونَهُ أَلاَ طِبْتَ وَ طَابَتْ لَكَ اَلْجَنَّةُ تَبَوَّأْتَ مِنَ اَلْجَنَّةِ مَنْزِلاً ۔

ترجمہ: خراز سے روایت ہے کہ میں نے ابوحمزہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جو شخص اللہ کے لیے نہ کہ کسی اور وجہ کے لیے، اپنے مومن بھائی کی زیارت کرے جبکہ وہ اللہ سے اس

---

(۱) مراۃ العقول: ج۹، ص۷۶

(۲) مصادقۃ الاخوان: ص۵۶۔ اعلام الدین: ص۱۱۵؛ بحارالانوار ج۷۱، ص۳۴۲؛ مستدرک الوسائل ج۱۰، ص۳۷۹

(۳) مراۃ العقول: ج۹، ص۵۲

کے اجر کا طالب ہو تو اسے اجر ملے گا جیسے اللہ نے وعدہ کیا اور اللہ تعالیٰ اس کے گھر سے نکلنے سے لے کر گھر واپس آنے تک ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے، وہ اسے پکار کر کہتے ہیں: آگاہ رہ! تو مبارک ہے اور تیرے لیے جنت مبارک ہو کہ تمہیں جنت میں ٹھکانہ مل گیا ہے۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ (۲) لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

4/2633 الکافی، ۱/۹/۱۷۷/۲ محمد عن ابن عیسی عن محمد بن خالد و الحسین عن النضر عن یحیی اَلْحَلَبِيِّ عَنْ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْعَبْدَ اَلْمُسْلِمَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ زَائِراً أَخَاهُ لِلَّهِ لاَ لِغَيْرِهِ اِلْتِمَاسَ وَجْهِ اَللَّهِ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدَهُ وَكَّلَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَهُ مِنْ خَلْفِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَلاَ طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ اَلْجَنَّةُ ۔

ترجمہ: ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی مسلمان بندہ اللہ کی خاطر، نہ کہ کسی اور کی خاطر، اللہ کی خوشنودی کی تلاش میں، اس میں رغبت کے ساتھ، اپنے بھائی کی زیارت کے لیے گھر سے نکلے تو اللہ تعالی ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے جو اس کے پیچھے اس کے گھر پہنچ جانے تک اسے پکارتے رہتے ہیں کہ آگاہ ہو! تو مبارک ہے اور تجھے جنت کی مبارک ہو۔ (۳)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۴)

5/2634 الکافی، ۱/۱۰/۱۷۷/۲ الحسین بن محمد [عن أحمد] عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا زَارَ مُسْلِمٌ أَخَاهُ اَلْمُسْلِمَ فِي اَللَّهِ وَ لِلَّهِ إِلاَّ نَادَاهُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَيُّهَا اَلزَّائِرُ طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ اَلْجَنَّةُ ۔

ترجمہ: بکر بن محمد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان اللہ کی محبت میں اور اللہ کے لیے، اپنے مسلمان بھائی کی زیارت کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے ندا دیتا ہے: اے زائر! تو مبارک ہے اور تجھے جنت

---

(۱) المومن ص ۶۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۴، ص ۵۸۲؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۵۰؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۵۰۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۱، ص ۴۸ ۳؛ مستدرک الوسائل ج ۱۰، ص ۳۷۲

(۲) مراۃ العقول: ج ۹، ص ۶۱

(۳) المومن ص ۵۸؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۴۸؛ مستدرک الوسائل ج ۱۰، ص ۳۸۲

(۴) مراۃ العقول: ج ۹، ص ۵۸

کی مبارک ہو۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

6/2635 الکافی، ۱/۲/۱۷۶/۲ علی عن أبیه عن حماد بن عیسی عن الیمانیّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: حَدَّثَنِي جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَهْبَطَ إِلَى اَلْأَرْضِ مَلَكاً فَأَقْبَلَ ذَلِكَ اَلْمَلَكُ يَمْشِي حَتَّى وَقَعَ إِلَى بَابٍ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّ اَلدَّارِ فَقَالَ لَهُ اَلْمَلَكُ مَا حَاجَتُكَ إِلَى رَبِّ هَذِهِ اَلدَّارِ قَالَ أَخٌ لِي مُسْلِمٌ زُرْتُهُ فِي اَللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَالَ لَهُ اَلْمَلَكُ مَا جَاءَ بِكَ إِلاَّ ذَاكَ فَقَالَ مَا جَاءَ بِي إِلاَّ ذَاكَ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ اَللَّهِ إِلَيْكَ وَ هُوَ يُقْرِئُكَ اَلسَّلاَمَ وَ يَقُولُ وَجَبَتْ لَكَ اَلْجَنَّةُ وَ قَالَ اَلْمَلَكُ إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ أَيُّمَا مُسْلِمٍ زَارَ مُسْلِماً فَلَيْسَ إِيَّاهُ زَارَ إِيَّايَ زَارَ وَ ثَوَابُهُ عَلَيَّ اَلْجَنَّةُ .

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل نے مجھ سے بیان کیا کہ اللہ رب العزت نے ایک فرشتہ کو زمین پر بھیجا اور وہ فرشتہ چلنے لگا یہاں تک کہ وہ ایک دروازے پر پہنچا جہاں ایک آدمی گھر کے رب (مالک) سے اجازت مانگ رہا تھا۔ پس فرشتے نے اس سے پوچھا: تمہیں اس گھر کے رب (مالک) سے کیا ضرورت ہے؟

اس نے کہا: وہ میرا مسلمان بھائی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کی زیارت کے لیے آیا ہوں۔

فرشتے نے کہا: کیا تمہاری زیارت کی صرف یہی وجہ ہے؟

اس نے کہا: مجھے یہاں صرف اسی وجہ سے آیا ہوں۔

فرشتے نے کہا: میں تمہاری طرف اللہ کا رسول (پیغام رساں) ہوں اور وہ تمہیں سلام بھیج رہا ہے اور فرماتا ہے کہ میں نے تم پر جنت واجب کر دی ہے۔

فرشتے نے مزید کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مسلمانوں میں سے جو کسی دوسرے مسلمان کی زیارت کرے تو درحقیقت اس نے اس کی زیارت نہیں کی بلکہ اس نے میری زیارت کی اور میری طرف سے اس کا بدلہ جنت ہے۔ [۳]

---

[۱] قرب الاسناد ص ۳۶؛ مصادقۃ الاخوان ص ۵۶؛ السرائر ج ۳، ص ۶۲۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۴، ص ۵۸۱؛ بحارالانوار ج ۷۱، ص ۳۴۸

[۲] مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۵۸

[۳] المؤمن ص ۵۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۴، ص ۵۸۳؛ بحارالانوار ج ۵۶، ص ۱۸۸ و ج ۷۱، ص ۳۴۴؛ مستدرک الوسائل ج ۱۰، ص ۳۷۲

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۱]

7/2636 الکافی، ۱/۴/۱۷۶/۲ الثلاثة عَنْ عَلِيٍّ اَلنَّهْدِيِّ عَنِ اَلْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اَللَّهِ قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِيَّايَ زُرْتَ وَ ثَوَابُكَ عَلَيَّ وَ لَسْتُ أَرْضَى لَكَ ثَوَاباً دُونَ اَلْجَنَّةِ.

حصین سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جوشخص اللہ کی رضا کے لیے اپنے بھائی کی زیارت کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے حقیقت میں میری زیارت کی ہے اور تمہارا اجر مجھ پر ہے اور میں تمہارے ثواب میں جنت کے سوا کسی چیز پر راضی نہیں ہوں گا۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۳]

8/2637 الکافی، ۱/۵/۱۷۶/۲ العدة عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي جَانِبِ اَلْمِصْرِ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اَللَّهِ فَهُوَ زَوْرُهُ وَ حَقٌّ عَلَى اَللَّهِ أَنْ يُكْرِمَ زَوْرَهُ.

یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرمارہے تھے: جوشخص شہر کی (دوسری) طرف اپنے بھائی کی زیارت صرف اللہ کو راضی کرنے کے لیے کرے تو گویا وہ اللہ کا زائر ہے اور اللہ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے زائر کی عزت کرے۔ [۴]

بیان:

الزور بالفتح الزائر و البارز فی زوره عائد إلی الله

''الزور'' فتح کے ساتھ، ''زورہ'' میں جو ضمیر بارز ہے وہ اللہ تعالیٰ کی لوٹ رہی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۵]

---

[۱] مراۃ العقول: ج۹،ص۵۴

[۲] وسائل الشیعہ ج۱۴،ص۵۸۴؛ کلیات حدیث قدسی ص۶۲۰؛ بحارالانوار ج۱۷،ص۳۴۵

[۳] مراۃ العقول: ج۹،ص۵۵

[۴] وسائل الشیعہ ج۱۴،ص۵۸۱؛ بحارالانوار ج۱۷،ص۳۴۵

[۵] مراۃ العقول: ج۹،ص۵۵

9/2638 الكافی، ۱/۶/۱۷۶/۲ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ أَنْتَ ضَيْفِي وَ زَائِرِي عَلَيَّ قِرَاكَ وَ قَدْ أَوْجَبْتُ لَكَ اَلْجَنَّةَ بِحُبِّكَ إِيَّاهُ۔

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے بھائی کی اس کے گھر میں زیارت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے فرماتا ہے: تم میرے مہمان اور میرے زائر ہو، تمہاری مہمان نوازی مجھ پر ہے اور میں نے اس شخص سے محبت کی وجہ سے تیرے لیے جنت واجب کر دی ہے۔ [1]

بیان:

القری ما یعد للضیف

''القری'' مہمان کی میزبانی کرنا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

10/2639 الكافی، ۱/۷/۱۷۷/۲ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عزة [غُرَّةَ] قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اَللَّهِ فِي مَرَضٍ أَوْ صِحَّةٍ لاَ يَأْتِيهِ خِدَاعاً وَ لاَ اِسْتِبْدَالاً وَكَّلَ اَللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَ فِي قَفَاهُ أَنْ طِبْتَ وَ طَابَتْ لَكَ اَلْجَنَّةُ فَأَنْتُمْ زُوَّارُ اَللَّهِ وَ أَنْتُمْ وَفْدُ اَلرَّحْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَ مَنْزِلَهُ فَقَالَ لَهُ يَسِيرٌ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ إِنْ كَانَ اَلْمَكَانُ بَعِيداً قَالَ نَعَمْ يَا يَسِيرُ وَ إِنْ كَانَ اَلْمَكَانُ مَسِيرَةَ سَنَةٍ فَإِنَّ اَللَّهَ جَوَادٌ وَ اَلْمَلاَئِكَةُ كَثِيرَةٌ يُشَيِّعُونَهُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ۔

ترجمہ: ابو غرہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرماتے تھے: اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے بھائی کی بیماری یا صحت یابی کے لیے زیارت کرے، نہ اسے دھوکہ دینے کے لیے اور نہ کچھ لینے دینے کے لیے ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے جو اس کے پیچھے پکار پکار کر کہتے ہیں: تو مبارک ہے اور تجھے جنت کی مبارک ہو۔ تم اللہ کے مہمان اور رحمٰن کے نمائندے ہو۔ حتی کہ وہ اپنے گھر آ جاتا ہے۔

بشیر نے آپؑ سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! اگر چہ اس کا مکان دور بھی ہو؟

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۴، ص ۵۸۴؛ کلیات حدیث قدسی ص ۲۵۴؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۳۴۵

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۵۶

آپؑ نے فرمایا: ہاں اے بشیر! اگر چہ اس کا مکان ایک سال کی مسافت پر ہو کیونکہ اللہ کریم ہے اور فرشتے بہت زیادہ ہیں۔ وہ اس وقت تک اس کے ساتھ چلتے ہیں جب تک کہ وہ اپنے گھر نہ پہنچ جائے۔ [1]

بیان:

الاستبدال أن يتخذ منه بدلا يعني لا يأتيه لخداع أو عوض أو غرض دنيويين بل إنما يأتيه لله و في الله و الوفد جمع وافد و هو الوارد القادم قوله فإن كان المكان بعيدا لعله يعني به ينادون بذلك إلى وصوله إلى منزله و إن كان منزله بعيدا كأنه تعجب من نداء الملائكة بالثناء من المسافة البعيدة أو فيها

''الاستبدال''اس سے بدل لینا ہے یعنی یہ اس کے پاس دھوکہ، معاوضہ یا دنیاوی مقصد کے لیے نہیں آتا بلکہ وہ خدا کے لیئے اور خدا کے بارے میں آتا ہے۔

''الوفد''یہ''وافد'' کی جمع ہے یعنی وارد ہونے والا اور پہلے آنے والا۔

امامؑ کے فرمان کا یہ جملہ:

فإن كان المكان بعيدا

پس اگر مکان دور ہے

شاید اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کے گھر کو پکارتے ہیں خواہ اس کا گھر دور ہی کیوں نہ ہو گویا کہ اس نے دور کی مسافت سے یا اس کے بارے میں ملائکہ کی ثناء کے ساتھ ندا ء سے تعجب کیا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

11/2640 الكافي، ۱/۸/۱۷۷/۲ الثلاثة عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اَللَّهِ وَ لِلَّهِ جَاءَ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ يَخْطِرُ بَيْنَ قَبَاطِيَّ مِنْ نُورٍ وَ لاَ يَمُرُّ بِشَيْءٍ إِلاَّ أَضَاءَ لَهُ حَتَّى يَقِفَ بَيْنَ يَدَيِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَيَقُولُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ مَرْحَباً وَ إِذَا قَالَ مَرْحَباً أَجْزَلَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ اَلْعَطِيَّةَ.

ترجمہ: علی بن النہدی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اللہ کی قرابت میں اور اللہ کے لیے اپنے بھائی کی زیارت کرے تو وہ قیامت کے دن نور کی قباطی پر قدم رکھتا ہوا میدان محشر میں وارد ہوگا اور وہ کسی چیز کے پاس سے نہیں گزرے گا مگر یہ کہ وہ اس سے چمکنے لگے گی یہاں تک کہ وہ اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا۔ پس

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۴، ص ۵۸۸؛ بحارالانوار ج ۵۶، ص ۱۸۸ و ج ۱۷، ص ۳۴۵

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۵۷

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: خوش آمدید۔اور جب وہ خوش آمدید کہے تو وہ اس کی عطا کو بہت زیادہ کرتا ہے۔ [1]

بیان:

فی بعض النسخ یخطر مکان یخطو یعنی یتمایل و یمشی مشیۃ المعجب و القبط بالکسر أهل مصر و إلیهم تنسب الثیاب البیض المساۃ بالقباطی

بعض نسخوں میں "یخطو" کی جگہ "یخطر" ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تعجب کی وجہ سے مائل ہونا اور چلنا۔

"القبط" کسرہ کے ساتھ، اس سے مراد اہلِ مصر ہیں اور ان کی طرف سفید لباس منسوب ہے جس کو قباطی کہتے ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ علی سے ابن ابی عمیر روایت کر رہا ہے جو اس کے ثقہ ہونے کے لیے کافی ہے اور اس کا مجہول ہونا مضر نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

12/2641 الکافی،۱/۱۱/۱۷۸/۲ محمد عن أحمد و العدۃ عن سهل جمیعا عن السراد عن الخراز عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ جَنَّةً لاَ يَدْخُلُهَا إِلاَّ ثَلاَثَةٌ رَجُلٌ حَكَمَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْحَقِّ وَ رَجُلٌ زَارَ أَخَاهُ اَلْمُؤْمِنَ فِي اَللَّهِ وَ رَجُلٌ آثَرَ أَخَاهُ اَلْمُؤْمِنَ فِي اَللَّهِ.

ترجمہ: محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پاس ایک جنت ہے جس میں تین کے سوا کوئی نہیں جا سکتا: (۱) وہ شخص جو اپنی ذات کے خلاف حق کا فیصلہ کرے، (۲) وہ شخص جو اللہ کی محبت میں اپنے بھائی کی زیارت کرے، (۳) وہ شخص جو اللہ کی محبت میں اپنے مومن بھائی کو (اپنی ذات پر) ترجیح دیتا ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح علی الظاہر ہے۔ [4] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے اور الخصال والی سند بھی صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

13/2642 الکافی،۱/۱۲/۱۷۸/۲ محمد عن محمد بن الحسین عن ابن بزیع عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ لَيَخْرُجُ إِلَى أَخِيهِ يَزُورُهُ فَيُوَكِّلُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ مَلَكاً فَيَضَعُ جَنَاحاً فِي اَلْأَرْضِ وَ جَنَاحاً فِي اَلسَّمَاءِ يُظِلُّهُ فَإِذَا دَخَلَ إِلَى

---

[1] مصادقۃ الاخوان ص ۵۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱۴، ص ۵۸۴؛ بحار الانوار ج ۷، ص ۱۹۷ و ج ۷۱، ص ۳۴۷؛ مستدرک الوسائل ج ۱۰، ص ۳۸۰

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۵۸

[3] المومن ص ۶۰؛ الخصال ج ۱، ص ۱۳۱؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۰۸؛ منیۃ الخواطر ونزھۃ النواظر (مجموعہ ورّام) ج ۲، ص ۱۹۸؛ عدۃ الداعی ص ۱۸۸؛ أعلام الدین ص ۱۱۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱۴، ص ۵۸۲؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۴۸؛ مستدرک الوسائل ج ۱۰، ص ۳۷۳

[4] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۵۹

مَنْزِلِهِ نَادَى اَلْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَيُّهَا اَلْعَبْدُ اَلْمُعَظِّمُ لِحَقِّي اَلْمُتَّبِعُ لِآثَارِ نَبِيِّي حَقٌّ عَلَيَّ إِعْظَامُكَ سَلْنِي أُعْطِكَ اُدْعُنِي أُجِبْكَ اُسْكُتْ أَبْتَدِئْكَ فَإِذَا اِنْصَرَفَ شَيَّعَهُ اَلْمَلَكُ يُظِلُّهُ بِجَنَاحِهِ حَتَّى يَدْخُلَ إِلَى مَنْزِلِهِ ثُمَّ يُنَادِيهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَيُّهَا اَلْعَبْدُ اَلْمُعَظِّمُ لِحَقِّي حَقٌّ عَلَيَّ إِكْرَامُكَ قَدْ أَوْجَبْتُ لَكَ جَنَّتِي وَ شَفَّعْتُكَ فِي عِبَادِي۔

ترجمہ: عبداللہ بن محمد جعفی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب ایک بندے مؤمن بھائی کی ملاقات کے لیے گھر سے نکلتا ہے تو خداوند عالم آسمان سے ایک فرشتہ کو نازل کرتا ہے جو اپنا ایک پر زمین پر اور دوسرا آسمان پر رکھ کر اس پر سایہ کرتا ہے اور جب اس (بھائی) کے مکان میں داخل ہوتا ہے تو خدا اس سے فرماتا ہے: اے میرا وہ بندہ جو میرے حق کی تعظیم اور میرے نبیؐ کے آثار کی پیروی کرنے والا ہے! مجھ پر تیری تعظیم لازم ہے، تو مجھ سے سوال کر میں تجھے عطا کروں گا، تو مجھے پکار میں لبیک کہوں گا، تو خاموش رہ میں ابتدا کروں گا اور جب وہ واپس (اپنے گھر) جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کی مشایعت کرتا ہے اور اس کے واپس اپنے گھر پہنچنے تک اپنے پروں کا اس پر سایہ کرتا ہے۔ بعدازاں خدا اسے ندا دیتا ہے: اے میرا وہ بندہ جو میرے حق کی تعظیم کرنے والا ہے! مجھ پر تیرا اکرام لازم ہے پس میں نے (تیرا اکرام) کرتے ہوئے تیرے لیے اپنی جنت واجب قرار دی ہے اور اپنے (گناہگار بندوں میں) تمہیں سفارش کرنے کا حق دیا ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2]

14/2643 الکافی،۱/۱۴/۱۷۸/۲ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ اَلْجَمَّالِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَيُّمَا ثَلاَثَةِ مُؤْمِنِينَ اِجْتَمَعُوا عِنْدَ أَخٍ لَهُمْ يَأْمَنُونَ بَوَائِقَهُ وَ لاَ يَخَافُونَ غَوَائِلَهُ وَ يَرْجُونَ مَا عِنْدَهُ إِنْ دَعَوُا اَللَّهَ أَجَابَهُمْ وَ إِنْ سَأَلُوا أَعْطَاهُمْ وَ إِنِ اِسْتَزَادُوا زَادَهُمْ وَ إِنْ سَكَتُوا اِبْتَدَأَهُمْ۔

ترجمہ: صفوان الجمال سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو تین مومن بھائی اپنے کسی بھائی کے پاس جمع ہوں گے جس کی شرارتوں سے محفوظ ہوں اور اس کی فتنہ سامانیوں کا کوئی خوف نہ ہو اور جو کچھ اس کے پاس ہو اس کے امیدوار رہوں تو یہ جب اللہ سے دعا کریں گے تو وہ ان سے قبول کرے گا اور اگر وہ اس سے کچھ مانگیں گے تو

[1] وسائل الشیعہ: ج ۱۴ ص ۵۸۹؛ بحارالانوار: ج ۵۶ ص ۱۸۹ و ج ۷۱ ص ۳۴۸

[2] مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۵۹

وہ انہیں عطا کرے گا اور اگر وہ زیادہ مانگیں گے تو وہ ان کو زیادہ دے گا اور اگر وہ خاموش رہیں گے تو وہ خود پہل کرے گا۔ [1]

بیان:

البائقة الداهية و الشر و تقرب منها الغائلة

"البائقة" ہوشیار اور شریر ہونا اور "الغائلة" اس کے قریب المعنی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ صالح بن عقبہ کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [3]

15/2644 الکافی ۱/۱۳/۱۷۸/۲، صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَزِيَارَةُ اَلْمُؤْمِنِ فِي اَللَّهِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ وَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً وَقَى كُلُّ عُضْوٍ عُضْواً مِنَ اَلنَّارِ حَتَّى إِنَّ اَلْفَرْجَ يَقِي اَلْفَرْجَ.

ترجمہ: عقبہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن بھائی کی اللہ کی محبت میں زیارت کرنا دس مومن غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص ایک مومن غلام کو آزاد کرے تو اس کا ہر ہر عضو اس کے ہر ہر عضو آتش دوزخ سے بچاتا ہے حتی کہ اس کی شرمگاہ اس کی شرمگاہ کو بچاتی ہے۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [5]

16/2645 الکافی ۱/۱۶/۱۷۹/۲، الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: لِقَاءُ اَلْإِخْوَانِ مَغْنَمٌ جَسِيمٌ وَ إِنْ قَلُّوا.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: بھائیوں کی ملاقات بہت بڑی غنیمت ہے

---

[1] تنبیہ الخواطر ونزھۃ النواظر (مجموعہ ورّام) ج ۲، ص ۱۹۸؛ عدۃ الداعی ص ۱۸۸؛ وسائل الشیعہ ج ۷، ص ۱۰۳ و ج ۱۴، ص ۵۸۷؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۴۹؛ مستدرک الوسائل ج ۵، ص ۲۳۹

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۶

[3] المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۸۳

[4] وسائل الشیعہ ج ۱۴، ص ۵۹۰؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۴۹

[5] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۶

خواہ وہ تعداد میں کم ہی ہوں۔ {۱}

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ {۲} لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

17/2646 الکافی،۸/۳۱۵/۴۹۶ العدۃ عن البرقی عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اَلْجَهْمِ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كَمْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اَلْبَصْرَةِ قُلْتُ فِي اَلْمَاءِ خَمْسٌ إِذَا طَابَتِ اَلرِّيحُ وَ عَلَى اَلظَّهْرِ ثَمَانٍ وَ نَحْوُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا أَقْرَبَ هَذَا تَزَاوَرُوا وَ يَتَعَاهَدُ بَعْضُكُمْ بَعْضاً فَإِنَّهُ لاَ بُدَّ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ كُلُّ إِنْسَانٍ بِشَاهِدٍ يَشْهَدُ لَهُ عَلَى دِينِهِ وَ قَالَ إِنَّ اَلْمُسْلِمَ إِذَا رَأَى أَخَاهُ كَانَ حَيَاةً لِدِينِهِ إِذَا ذَكَرَ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ.

ترجمہ: ابوخدیجہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تمہارے (کوفہ) اور بصرہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ میں نے عرض کیا: پانی (کشتی) کے ذریعے سے پانچ دن جبکہ ہوا موافق ہو اور خشکی کے راستہ سے قریباً آٹھ دن۔ آپؑ نے فرمایا: یہ فاصلہ تو بہت قریب ہے۔ تم (کوفہ اور بصرہ والے) باہمی زیارت کیا کرو اور ایک دوسرے کی دیکھ بھال کیا کرو کیونکہ قیامت کے دن ضروری ہوگا کہ ہر انسان ایک گواہ لائے جو اس کے دین (وایمان) کی گواہی دے۔ نیز فرمایا: جب ایک مسلمان اپنے (اسلامی) بھائی کو دیکھتا ہے تو اس میں اس کے دین کی حیات ہے بشرطیکہ خدا کا ذکر کرے۔ {۳}

بیان:

المراد بالخمس و الثمان عدد اللیالی

پانچ اور آٹھ سے مراد راتوں کی تعداد ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے اور اسے ضعیف بھی کہا گیا ہے۔ {۴} یا پھر مجہول ہے۔ {۵} لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے

{۱} وسائل الشیعہ ج ۱۴، ص ۵۸۶؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۳۵۰

{۲} مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۶۱

{۳} وسائل الشیعہ ج ۱۴، ص ۵۸۹

{۴} مرآۃ العقول: ج ۲۶، ص ۳۱۹

{۵} البضاعۃ المزجاۃ: ج ۴، ص ۸۷

کیونکہ ہارون بن جہم ثقہ ہے۔ [1] اور سالم بن مکرم ثقہ ثقہ (یعنی ثقہ جلیل) ہے۔ [2] (واللہ اعلم)

۸۶۔باب التسلیم وردہ

باب: سلام کرنا اور اس کا جواب

1/2647 الکافی، ۲/۶۴۴/۱/۲ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: اَلسَّلاَمُ تَطَوُّعٌ وَ اَلرَّدُّ فَرِيضَةٌ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سلام کرنا نفلی ہے لیکن اس کا جواب دینا واجب ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/2648 الکافی، ۲/۶۴۴/۲/۲ بِهَذَا اَلْإِسْنَادِ قَالَ: مَنْ بَدَأَ بِالْكَلاَمِ قَبْلَ اَلسَّلاَمِ فَلاَ تُجِيبُوهُ وَ قَالَ اِبْدَءُوا بِالسَّلاَمِ قَبْلَ اَلْكَلاَمِ فَمَنْ بَدَأَ بِالْكَلاَمِ قَبْلَ اَلسَّلاَمِ فَلاَ تُجِيبُوهُ.

ترجمہ: انہی اسناد سے مروی ہے کہ فرمایا: اگر کوئی سلام کرنے سے پہلے بولنا شروع کردے تو اس سے بات نہ کرو۔ نیز فرمایا: کلام کرنے سے پہلے سلام کرو پس جو سلام سے پہلے کلام کرے تو اسے جواب نہ دو۔ [5]

بیان:

قبل السلام یحتمل ما إذا سلم بعد الکلام و ما إذا لم یسلم و إن کان ظاهره الأول و کذلك الإجابة تحتمل إجابة الکلام و إجابة السلام و إن کان ظاهرها الأول

---

[1] المفید من معجم رجال الحدیث: ۶۴۸

[2] ایضاً: ۲۴۲

[3] تحف العقول ص ۶۰ ۳؛ الجعفریات (الاشعثیات) ج ۱، ص ۲۲۹؛ تفسیر الصافی ج ۱، ص ۴۷۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۵۸؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۱۴۰؛ بحار الانوار ج ۷۵، ص ۲۴۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۵۲۵؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۴۹۰؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۷۵؛ مستدرک الوسائل ج ۸، ص ۳۵۸

[4] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۳۹

[5] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۵۶؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۱۴۱

''قبل السلام'' سلام کرنے سے پہلے، اس کے بارے میں احتمال یہ پایا جاتا ہے کہ اگر وہ کلام کے بعد سلام کرے اور اگر وہ سلام نہ کرے اگرچہ پہلے والا زیادہ ظاہر ہے اور اسی طرح ''الاجابة'' سے یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ کلام کا اور سلام کا جواب دینا اگرچہ پہلے والا زیادہ ظاہر ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

3/2649 الکافی، ۱/۳/۶۴۴/۲ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَوْلَى اَلنَّاسِ بِاللَّهِ وَ بِرَسُولِهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلاَمِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص لوگوں میں سے اللہ اور اس کے رسولؐ کے زیادہ قریب ہے جو سلام سے ابتدا کرتا ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۳] لیکن مجھے لگتا ہے یہاں کتابت کی غلطی ہوئی ہے کیونکہ علامہ مجلسی اس سند کو ضعیف علی المشہور رکھتے ہیں اور میرے نزدیک یہ سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی دفعہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

4/2650 الکافی، ۱/۸/۶۴۵/۲ محمد عن ابن عیسی عن السراد عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْبَادِي بِالسَّلاَمِ أَوْلَى بِاللَّهِ وَ بِرَسُولِهِ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سلام کی ابتداء کرنے والا اللہ اور اس کے رسولؐ کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۵]

---

[۱] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۳۹

[۲] الجعفریات (الاشعثیات) ص۲۲۹؛ تفسیر الصافی ج۱، ص۴۷۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۵۶؛ بحار الانوار ج۷۳، ص۱۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳، ص۴۹۱؛ مستدرک الوسائل ج۸، ص۳۵۶

[۳] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۳۹

[۴] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۵۷؛ عوالم ج۲۰، ص۷۷۳

[۵] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۷۷؛ ماوراء الفقہ: ج۳، ص۱۵۹؛ آیات الاحکام نجفی: ج۶، ص۵۷؛ موسوعہ کتب الامام الشہید: ج۱۲، ص۸۲؛ العروۃ الوثقی یزدی: ج۳، ص۲۳؛ جواہر الکلام: ج۱۱، ص۱۱۰؛ حدود الشریعہ محسنی: ج۲، ص۳۹۴؛ کشکول حکمت مشکینی: ۱۶۵؛ الحدائق الناضرۃ: ج۹، ص۶۹؛ المناظر الناضرۃ: ج۱۰، ص۳۴۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ج۱۵، ص۴۸۴؛ المنتخب من التفسیر الموضوعی سبحانی: ۱۸۶

5/2651 الکافی، ۲/۶۴۴/۳/۱ العدۃ عن سھل عن التمیمی عن عاصم بن حمید عن محمد عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ سَلْمَانُ رَحِمَهُ اَللَّهُ يَقُولُ أَفْشُوا سَلاَمَ اَللَّهِ فَإِنَّ سَلاَمَ اَللَّهِ لاَ يَنَالُ اَلظَّالِمِينَ ۔

ترجمہ: محمد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جناب سلمان، اللہ ان پر رحم فرمائے، کہا کرتے تھے کہ اللہ کے سلام کو عام کرو کیونکہ اللہ کا سلام ظالمین کو نہیں پہنچتا۔ [1]

بیان:

إفشاء السلام أن يسلم علی من لقی کائنا من کان يعنی سلموا علی من لقيتم فإن لم يكن أهلا للسلام بأن كان ظالما فإنه لا يناله سلام الله

''افشاء السلام'' اس کو سلام کرنا جس سے ملاقات ہو یعنی جس سے تمہاری ملاقات ہو اس کو سلام کرو اگر چہ وہ سلام کا اہل ہی نہ ہو یعنی وہ ظالم ہو کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سلامتی نہیں ملتی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [2] لیکن مجھے لگتا ہے یہاں بھی کتابت کی غلطی ہے کیونکہ علامہ مجلسی سہل بن زیاد کو ضعیف علی المشھور رکھتے ہیں۔ بہر حال میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے۔ (واللہ اعلم)

6/2652 الکافی، ۲/۶۴۵/۵/۱ العدۃ عن أحمد عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُحِبُّ إِفْشَاءَ اَلسَّلاَمِ ۔

محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سلام کو عام کرنا پسند کرتا ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [4] لیکن میرے خیال میں یہاں بھی کتابت کی غلطی ہے۔ اس سند کو علامہ مجلسی کبھی ضعیف نہیں کہہ سکتے۔ بہر حال میرے نزدیک سند موثق کالصحیح ہے اور اگر ابن فضال کا رجوع نظر میں رکھا جائے تو سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2653 الکافی، ۲/۶۴۵/۶/۱ عنہ عن ابن فضال عن ابن وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۵۸؛ مستدرک الوسائل ج۸،ص ۳۶۲

[2] مراۃ العقول: ج۱۲،ص۵۳۹

[3] تحف العقول ص ۳۰۰؛ تفسیر الصافی ج۱،ص ۴۷۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۲،ص ۵۸؛ بحار الانوار ج۷۵،ص ۱۸۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳،ص ۴۹۱

[4] مراۃ العقول: ج۱۲،ص ۵۴۰

اَللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ إِنَّ اَلْبَخِيلَ مَنْ يَبْخَلُ بِالسَّلاَمِ .

ابن وھب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ درحقیقت کنجوس وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [2]

8/2654 الكافي، ۱/۱۲/۶۴۶/۲ العدة عن أحمد عن عثمان عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مِنَ اَلتَّوَاضُعِ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى مَنْ لَقِيتَ .

ترجمہ: ہارون بن خارجہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عاجزی میں سے ہے کہ جس سے بھی ملاقات ہو اسے سلام کیا جائے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [4]

9/2655 الكافي، ۱/۷/۶۴۵/۲ العدة عن سهل عن الأشعري عن اَلْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرْ بِسَلاَمِهِ لاَ يَقُولُ سَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ وَ لَعَلَّهُ يَكُونُ قَدْ سَلَّمَ وَ لَمْ يُسْمِعْهُمْ فَإِذَا رَدَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرْ بِرَدِّهِ وَ لاَ يَقُولُ اَلْمُسْلِمُ سَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ لاَ تَغْضَبُوا وَ لاَ تُغْضِبُوا أَفْشُوا اَلسَّلاَمَ وَ أَطِيبُوا اَلْكَلاَمَ وَ صَلُّوا بِاللَّيْلِ وَ اَلنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا اَلْجَنَّةَ بِسَلاَمٍ ثُمَّ تَلاَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْهِمْ قَوْلَ اَللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (اَلسَّلاٰمُ اَلْمُؤْمِنُ اَلْمُهَيْمِنُ) .

ترجمہ: قدح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سلام کرے تو اونچی آواز میں کرے تا کہ وہ یہ نہ کہے کہ کسی نے بھی اس کے سلام کا جواب نہیں دیا اور ہو سکتا ہے کہ اس نے سلام کیا ہو لیکن کسی نے اسے نہ سنا ہو اور جب تم میں سے کوئی سلام کا جواب دے تو بلند آواز سے دے تا کہ سلام کرنے والا یہ نہ کہے

---

[1] البرھان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۱۳۱

[2] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۴۰

[3] الخصال ج ۱، ص ۱۱؛ جامع الاخبار ص ۸۸؛ تفسیر الصافی ج ۱، ص ۴۷۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۵۹؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۱۲۰ و ج ۷۳، ص ۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۴۹۱؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۳۲؛ مستدرک الوسائل ج ۸، ص ۳۵۷

[4] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۴۲

کہ میں نے انہیں سلام کیا لیکن مجھے کسی نے جواب نہیں دیا۔

امام علیہ السلام نے مزید فرمایا: حضرت علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ غصہ نہ کرو، غصہ نہ کرواور سلام کو پھیلاؤ، اچھی طرح کلام کرواور رات کو نماز پڑھو جبکہ لوگ سو رہے ہوں اور تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ پھر آپؑ نے ان پر یہ آیت تلاوت کی: ''سلامتی والا، امن دینے والا۔ (الحشر: ۲۳)''۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲] لیکن یہاں بھی کتابت کی غلطی معلوم ہورہی ہے کیونکہ علامہ مجلسی سہل کو ضعیف علی المشہور کہتے ہیں۔ بہر حال میرے نزدیک سند جعفر کی وجہ سے مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

10/2656 الکافی، ۱/۹/۶۴۵/۲ العدة عن البرقی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ اَلْمُنْذِرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ قَالَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ فَهِيَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ مَنْ قَالَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ فَهِيَ عِشْرُونَ حَسَنَةً وَ مَنْ قَالَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ فَهِيَ ثَلاَثُونَ حَسَنَةً.

ترجمہ حسن بن منذر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جس نے اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ کہا تو اسے دس نیکیاں ملتی ہیں اور جو اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ کہے تو اسے بیس نیکیاں ملتی ہیں اور جو اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ کہے تو اسے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۴]

11/2657 الکافی، ۱/۱۰/۶۴۵/۲ علی عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَلسِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: ثَلاَثَةٌ تُرَدُّ عَلَيْهِمْ رَدَّ اَلْجَمَاعَةِ وَ إِنْ كَانَ وَاحِداً عِنْدَ اَلْعُطَاسِ يُقَالُ يَرْحَمُكُمُ اَللَّهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ غَيْرُهُ وَ اَلرَّجُلُ يُسَلِّمُ عَلَى اَلرَّجُلِ فَيَقُولُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَ اَلرَّجُلُ يَدْعُو لِلرَّجُلِ فَيَقُولُ عَافَاكُمُ اَللَّهُ وَ إِنْ كَانَ وَاحِداً فَإِنَّ مَعَهُ غَيْرَهُ

---

[۱] مشکاۃ الانوار ص ۱۹۷؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۱۳۱ و ج ۵، ص ۳۳۹

[۲] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۳

[۳] مشکاۃ الانوار ص ۱۹۷؛ تفسیر الصافی ج ۱، ص ۴۷۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۶۶؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۱۳۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۵۲۵؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۴۹۲؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۳۰؛ مستدرک الوسائل ج ۸، ص ۳۶۶

[۴] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۳۱

منصور بن حازم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ اگر وہ تنہا بھی ہوں تو ان کو جمع کے صیغہ سے خطاب کرنا چاہیے: (۱) چھینک کے وقت کہو: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ اگر چہ اس کے ہمراہ کوئی اور نہ ہو۔ (۲) سلام کرتے وقت کہو: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ۔ (۳) جب کوئی کسی کو دعا دے تو کہے: عَافَاكُمُ اللّٰهُ اگر چہ وہ تنہا ہو اور کوئی ہمراہ نہ ہو۔ [1]

بیان:

أريد بالرد ما يشمل الابتداء و بالغير في آخر الحديث الملائكة الموكلون الحافظون و الكاتبون و غيرهم

جواب دینے سے مراد وہ ہے جس میں ابتداء بھی شامل ہے اور اس حدیث میں "غیر" سے مراد ملائکہ ہیں جن کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے، وہ حافظ ہیں اور لکھنے والے ہیں وغیرہ۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2] لیکن یہاں بھی کتابت کی غلطی واضح ہے کیونکہ علامہ مجلسی صالح بن سندی کو مجہول کہتے ہیں اور ابراہیم کو حسن، لہٰذا حدیث کا یہاں صحیح لکھا ہونا خطا ہے۔ بہر حال میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ صالح کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

12/2658 الكافي، ۱/۱۳/۶۴۶/۲ أحمد عن السراد عن جميل بن صالح عن الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِقَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا عَلَيْكَ السَّلاَمُ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ وَ مَغْفِرَتُهُ وَ رِضْوَانُهُ فَقَالَ لَهُمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ تُجَاوِزُوا بِنَا مِثْلَ مَا قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ لِأَبِينَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّمَا قَالُوا (رَحْمَتُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ)۔

حذاء سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک بار امیر المومنین علیہ السلام ایک قوم کے پاس سے گزرے اور ان کو سلام کیا تو انہوں نے جواب میں کہا: عَلَيْكَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ وَ مَغْفِرَتُهُ وَ رِضْوَانُهُ۔

امیر المومنین علیہ السلام نے ان سے فرمایا: جو کچھ فرشتوں نے ہمارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا تھا، اس سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً انہوں نے (سلام کے ساتھ صرف یہ کہا تھا: رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ

[1] تفسیر الصافی ج۱،ص ۴۷۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۲،ص ۶۸؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج۲،ص ۱۳۱؛ تفسیر کنز الدقائق وبحر الغرائب ج۳،ص ۴۹۱

[2] مراۃ العقول: ج۱۲،ص ۵۴۱

اَلْبَيْتِ۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

13/2659 الكافي، ۱/۱۵/۶۴۶/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ حَيَّاكَ اَللَّهُ ثُمَّ يَسْكُتَ حَتَّى يَتْبَعَهَا بِالسَّلاَمِ .

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: مرد کے لیے ناپسندیدہ ہے کہ وہ یہ کہے: حَيَّاكَ اَللَّهُ (اللہ تجھے زندہ رکھے) پھر اس کے بعد سلام کیے بغیر خاموش ہو جائے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

14/2660 الكافي، ۱/۱/۶۴۶/۲ محمد عن أحمد عن الحسين عن النضر عَنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ اَلْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يُسَلِّمُ اَلصَّغِيرُ عَلَى اَلْكَبِيرِ وَ اَلْمَارُّ عَلَى اَلْقَاعِدِ وَ اَلْقَلِيلُ عَلَى اَلْكَثِيرِ .

ترجمہ جراح مدائنی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑا زیادہ کو سلام کرے۔ [5]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [6] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ قاسم بن سلیمان ثقہ ہے۔ [7] اور جراح

---

[1] تفسیر الصافی ج۱،ص۴۷۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۷۰؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۲،ص۱۴۱ و ج۳،ص۱۲۵؛ تفسیر نور الثقلین ج۱،ص۵۲۵ و ج۲،ص۸۶ ۳؛ تفسیر کنز الدقائق وبحر الغرائب ج۳،ص۴۹۲ و ج۶،ص۱۹۹

[2] مدارک العروۃ: ج۱۶،ص۸۶

[3] الجعفریات (الاشعثیات) ص۱۴۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۶۶؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۲،ص۱۴۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳،ص۴۹۴

[4] مراۃ العقول: ج۱۲،ص۵۴۲

[5] وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۷۳؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۲،ص۱۴۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۱،ص۵۲۵

[6] مراۃ العقول: ج۱۲،ص۵۴۳

[7] المفید من معجم رجال الحدیث: ۴۶۳

مدائنی کامل الزیارات کا راوی ہے لہٰذا اس کا مجہول ہونا مضر نہیں بلکہ یہ توثیق کافی ہے۔ (واللہ اعلم)

15/2661 الکافی، ۱/۲/۶۴۶/۲ علی عَنْ صَالِحِ بْنِ اَلسِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْقَلِيلُ يَبْدَءُونَ اَلْكَثِيرَ بِالسَّلاَمِ وَ اَلرَّاكِبُ يَبْدَأُ اَلْمَاشِيَ وَ أَصْحَابُ اَلْبِغَالِ يَبْدَءُونَ أَصْحَابَ اَلْحَمِيرِ وَ أَصْحَابُ اَلْخَيْلِ يَبْدَءُونَ أَصْحَابَ اَلْبِغَالِ۔

عنبسہ بن مصعب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں پر سلام کرنے میں پہل کریں، سوار پیدل پر پہل کرے، خچر والا گدھے والے پر پہل کرے اور گھوڑے والا خچر والے کو پہل کرے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ صالح کامل الزیارات کا راوی ہے جو توثیق کے لیے کافی ہے اور عنبسہ سے البزنطی اور صفوان روایت کرتے ہیں البتہ یہ غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

16/2662 الکافی، ۱/۳/۶۴۷/۲ العدة عن سهل عن ابن أَسْبَاطٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يُسَلِّمُ اَلرَّاكِبُ عَلَى اَلْمَاشِي وَ اَلْمَاشِي عَلَى اَلْقَاعِدِ وَ إِذَا لَقِيَتْ جَمَاعَةٌ جَمَاعَةً سَلَّمَ اَلْأَقَلُّ عَلَى اَلْأَكْثَرِ وَ إِذَا لَقِيَ وَاحِدٌ جَمَاعَةً سَلَّمَ اَلْوَاحِدُ عَلَى اَلْجَمَاعَةِ۔

ترجمہ: ابن بکیر نے اپنے کسی ساتھی سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرماتے تھے: سواری والا چلنے والے کو اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور کوئی جماعت کسی جماعت سے ملے تو کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام پیش کریں اور ایک شخص کسی جماعت کو ملے تو وہ جماعت کو سلام کرے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے اور سہل ثقہ ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] مشکاۃ الانوار فی غرر الاخبار ص ۱۹۷؛ تفسیر الصافی ج ۱، ص ۴۷۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۷۴؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۱۳۲؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۵۲۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۴۹۱؛ مستدرک الوسائل ج ۸، ص ۳۷۲

[2] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۴۳

[3] مشکاۃ الانوار ص ۱۹۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۷۴؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۱۳۲؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۵۴؛ مستدرک الوسائل ج ۸، ص ۳۷۱

[4] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۴۳

17/2663 الكافى، ۱/۴/۶۴۷/۲ سهل عن الأشعرى عن اَلْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يُسَلِّمُ اَلرَّاكِبُ عَلَى اَلْمَاشِي وَ اَلْقَائِمُ عَلَى اَلْقَاعِدِ.

ترجمہ: قداح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سواری والا پیدل چلنے والے پر اور کھڑا ہوا بیٹھے ہوئے پر سلام کرے۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۲﴾ لیکن میرے نزدیک سند جعفر کی وجہ سے مجہول ہے اور سہل ثقہ ہے۔ (واللہ اعلم)

18/2664 الكافى، ۱/۱/۶۴۷/۲ العدة عن سهل عن ابن أَسْبَاطٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا مَرَّتِ اَلْجَمَاعَةُ بِقَوْمٍ أَجْزَأَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ وَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى اَلْقَوْمِ وَ هُمْ جَمَاعَةٌ أَجْزَأَهُمْ أَنْ يَرُدَّ وَاحِدٌ مِنْهُمْ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب ایک گروہ دوسرے گروہ کے پاس سے گزرے اور ان میں سے صرف ایک شخص سلام کرے تو یہ ان سب کی طرف سے کافی ہے اور اسی طرح اگر وہ جماعت پر سلام کرے اور ان میں سے صرف ایک شخص جواب دے دے تو ان سب کی طرف سے کافی ہے۔ ﴿۳﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۴﴾ لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے اور سہل ثقہ ہے۔ (واللہ اعلم)

19/2665 الكافى، ۱/۲/۶۴۷/۲ محمد عن أحمد عن السراد عن البجلى قَالَ: إِذَا سَلَّمَ اَلرَّجُلُ مِنَ اَلْجَمَاعَةِ أَجْزَأَ عَنْهُمْ.

ترجمہ: البجلی سے روایت ہے کہ (امامؑ نے) فرمایا: جب کسی جماعت میں سے صرف ایک شخص سلام کردے تو دوسروں سے مجزی ہے۔ ﴿۵﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ ﴿۶﴾

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۷۴

﴿۲﴾ مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۴۳

﴿۳﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۷۵؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۱۴۲

﴿۴﴾ مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۴۴

﴿۵﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۷۵؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۱۴۲

﴿۶﴾ مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۴۴

20/2666 الكافی، ۲/۳/۶۴۷/۲ محمد عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا سَلَّمَ مِنَ اَلْقَوْمِ وَاحِدٌ أَجْزَأَ عَنْهُمْ وَإِذَا رَدَّ وَاحِدٌ أَجْزَأَ عَنْهُمْ.

ترجمہ غیاث بن ابراہیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی (گزرنے والے) گروہ میں سے ایک شخص (کسی گروہ کو) سلام کردے تو سب کی طرف سے مجری ہے اور جب (دوسرے) گروہ کی جانب سے صرف ایک شخص جواب دے دے تو سب کی طرف سے کافی ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۲] یا پھر معتبر ہے۔ [۳]

21/2667 الكافی، ۱/۵/۶۴۷/۲ محمد عن أحمد عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اَلْعَزِيزِ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ ثُمَّ سَبَقَ قَوْمٌ فَدَخَلُوا فَعَلَى اَلدَّاخِلِ أَخِيراً إِذَا دَخَلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ.

ترجمہ جمیل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کچھ لوگ کسی جگہ بیٹھے ہوں اور ان پر کچھ وارد ہوں تو سب سے آخر میں داخل ہونے والے پر لازم ہے کہ وہ ان پر سلام کرے۔ [۴]

بیان:

لعل المراد أنه يسلم أولهم و آخرهم و لا يسلم من دخل بينهما هذا إذا دخل واحد بعد واحد و ما سبق إذا دخلوا معا فلا تنافي أو المراد أنه إذا تفرد من الداخلين أحد فتأخر عنهم و لم يدخل حتى دخلوا و استقروا فعليه أن يسلم إذا دخل و ذلك لأنه لم يجز تسليمهم عن تسليمه حينئذ لانفراده بالدخول

شاید اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان میں سے پہلے اور آخری کو سلام کرتا ہے اور ان کے درمیان آنے والوں کو سلام نہیں کرتا ہے، اسی طرح یہ ہے اگر ایک کے بعد ایک داخل ہوا اور اگر وہ ایک ساتھ داخل ہوں تو اس سے پہلے کیا ہو تو کوئی تضاد نہیں ہے یا اس سے مراد یہ ہے کہ اگر داخل ہونے والوں میں سے کوئی الگ ہوجائے اور ان کے لیے دیر ہوجائے اور وہ داخل نہ ہو جب تک کہ وہ داخل ہو کر آباد نہ ہوجائیں تو جب وہ داخل ہو کر آباد ہوجائے تو اسے پہنچا دینا چاہیے اس لیے کہ ان کو اس کے حوالے کرنا جائز نہیں تھا اس وقت کیونکہ وہ اندر داخل ہونے میں اکیلا تھا۔

---

[۱] تفسیر الصافی ج۱، ص۴۷۶؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۷۵؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۵۲۵؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳، ص۴۹۱

[۲] مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۴۴؛ ذخیرۃ المعاد: ج۲، ص۳۶۵

[۳] تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ج۴، ص۲۷

[۴] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۷۴؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۲، ص۱۴۲

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عمر بن عبدالعزیز الزحل تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [2]

22/2668 الكافي، ۱/۱/۶۴۸/۲ علی عن أبیه عن حماد عن ربعی عن أبي عبد الله علیه السّلام قال:

الفقیه، ۴۶۳۴/۴۶۹/۳ كَانَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يُسَلِّمُ عَلَى اَلنِّسَاءِ وَ يَرْدُدْنَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمَ وَ كَانَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يُسَلِّمُ عَلَى اَلنِّسَاءِ وَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى اَلشَّابَّةِ مِنْهُنَّ وَ يَقُولُ أَتَخَوَّفُ أَنْ يُعْجِبَنِي صَوْتُهَا فَيَدْخُلَ عَلَيَّ أَكْثَرُ مِمَّا أَطْلُبُ مِنَ اَلْأَجْرِ.

ترجمہ: ربعی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں پر سلام کرتے تھے اور عورتیں ان کے سلام کا جواب بھی دیتی تھیں اور امیر المومنین علیہ السلام بھی عورتوں پر سلام کرتے تھے۔ ہاں البتہ وہ جوان عورت کو سلام کرنا مکروہ (ناپسند) جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں ڈرتا ہوں کہ اس کی آواز مجھے پسند آ جائے اور اس کی وجہ سے مجھے جو نقصان پہنچ جائے وہ کہیں اس اجر و ثواب سے زیادہ نہ ہو جو میں سلام کر کے حاصل کرنا چاہتا ہوں ہے۔ [3]

بیان:

قال في الفقيه إنما قال ع لغيره و إن عبر عن نفسه و أراد بذلك أيضا التخوف من أن يظن ظان أنه يعجبه صوتها فيكفر قال و لكلام الأئمة ع مخارج و وجوه لا يعقلها إلا العالمون

شیخ صدوق اپنی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں بیان کرتے ہیں امامؑ نے اس کے غیر کے لیئے فرمایا اور اگر وہ اپنے آپ کو ظاہر کرے اور اس سے وہ یہ بھی خوف رکھتا ہو کہ ایک گمان کرنے والا یہ سمجھے کہ اس کی آواز نے اس کو تعجب میں ڈالا ہے تو اس نے کفر کیا۔

شیخ صدوق بیان کرتے ہیں کہ آئمہ طاہرین علیہم السلام کے کلام کے کئی مخارج اور اقسام ہوتی ہیں جن کو سوائے علم رکھنے والوں کے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

---

[1] مراۃ العقول: ج۱۲، ص ۵۴۳

[2] المفید من معجم رجال الحدیث: ۴۲۶

[3] الکافی ج۵، ص ۵۳۵؛ الوافی ج۲۲، ص ۸۴۵ ح ۲۲۳۰۴؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص ۷۶ و ج۲۰، ص ۲۳۴؛ بحار الانوار ج۴۰، ص ۳۳۵؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص ۵۲۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳، ص ۴۹۳؛ مستدرک الوسائل ج۸، ص ۳۷۳ و ج۱۴، ص ۲۹۰

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [1] یا پھر سند صحیح ہے۔ [2] اور میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔(واللہ اعلم)

23/2669 الکافی ۵:۵۳۵ محمد عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تُسَلِّمْ عَلَى اَلْمَرْأَةِ.

ترجمہ: غیاث بن ابراہیم سے روایت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورت کو سلام نہ کرو۔ [3]

بیان:

ينبغي أن يحمل ما إذا كانت شابة يتخوف أن يعجبه صوتها دون المحارم و العجائز توفيقا بينه و بين سابقة

یہاں پر یہ احتمال مناسب ہوگا کہ اگر کوئی جوان عورت ہو جس کی آواز سے کسی کے مائل ہونے کا اندیشہ ہو سوائے محرم اور بوڑھی عورتوں کے تو اس کے اور پہلے والے کے درمیان موافقت ہوگی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [4]

24/2670 الفقیہ ۳/۴۷۰/۴۶۳۴ سَأَلَ عَمَّارٌ اَلسَّابَاطِيُّ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : عَنِ اَلنِّسَاءِ كَيْفَ يُسَلِّمْنَ إِذَا دَخَلْنَ عَلَى اَلْقَوْمِ قَالَ اَلْمَرْأَةُ تَقُولُ عَلَيْكُمُ اَلسَّلاَمُ وَ اَلرَّجُلُ يَقُولُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

ترجمہ: عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب عورتیں مردوں کی بزم میں وارد ہوں تو کس طرح سلام کریں؟

آپؑ نے فرمایا: عورت کہے: عَلَيْكُمُ اَلسَّلاَمُ اور مرد (جواب میں) کہے: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ۔ [5]

---

[1] مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۳۵؛ مستند الشیعہ: ج۱۶، ص۶۱؛ سند العروۃ (النکاح): ج۱، ص۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ج۲، ص۳۶۵؛ بحوث فی القواعد سند: ج۲، ص۴۳۷

[2] مستمسک العروۃ: ج۱۴، ص۵۱؛ الموسوعۃ الفقہیہ المیسرۃ: ج۷، ص۱۸؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ج۳، ص۹۰۲؛ فقہ الصادق: ج۲۱، ص۱۲۱؛ الانوار اللوامع: ج۱، ص۳۸۱؛ جواہر الکلام: ج۱، ص۱۱۷؛ مہذب الاحکام: ج۲۴، ص۵۲؛ المعلقات علی العروۃ گرامی: ج۲، ص۳۳۵؛ دراسات فقہیہ تجلی: ۸۰، ۳؛ المناظر الناضرۃ: ج۱، ص۴۰۶

[3] مشکاۃ الانوار ص۲۰۳؛ الوافی ج۲۲، ص۸۳۵ ح۲۲۳۰۳؛ وسائل الشیعہ ج۲۰، ص۲۳۴

[4] مرآۃ العقول: ج۲۰، ص۳۷۴

[5] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۶؛ بحار الانوار ج۷۳، ص۷؛ مکارم الاخلاق ص۲۳۶؛ مستدرک الوسائل ج۸، ص۳۶۲ و ج۱۴، ص۲۹۰

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۱] یا پھر قوی ہے۔ [۲]

25/2671 الكافى ،۲/۶۴۵/۱۱/۱ محمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ رَفَعَهُ قَالَ كَانَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: ثَلاَثَةٌ لاَ يُسَلَّمُونَ اَلْمَاشِي مَعَ اَلْجَنَازَةِ وَ اَلْمَاشِي إِلَى اَلْجُمُعَةِ وَ فِي بَيْتِ اَلْحَمَّامِ.

ترجمہ: محمد بن حسین نے مرفوعاً امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ فرماتے تھے: تین شخصوں پر سلام نہیں کرنا چاہیے: (۱) جو جنازہ کے ہمراہ چل رہا ہو۔ (۲) جو نماز جمعہ کی طرف جا رہا ہو۔ (۳) جو حمام میں ہو۔ [۳]

بیان:

و ذلك لأن هؤلاء فى شغل من الخاطر و فى هم من البال فلا عليهم أن لا يسلموا و سيأتى فى كتاب الطهارة ذكر تسليم أبى الحسن ع فى الحمام قال فى الفقيه بعد نقل ذلك فى هذا إطلاق فى التسليم فى الحمام لمن عليه مئزر و النهى الوارد عن التسليم فيه هو لمن لا مئزر عليه انتهى كلامه و قد ورد النهى عن التسليم على أقوام فى رواية رواها فى الخصال عن الباقر ع أنه قال لا تسلموا على اليهود و لا النصارى و لا على المجوس و لا على عبدة الأوثان و لا على موائد شراب الخمر و لا على صاحب الشطرنج و النرد و لا على المخنث و لا على الشاعر الذى يقذف المحصنات و لا على المصلى و ذلك أن المصلى لا يستطيع أن يرد السلام لأن التسليم من المسلم تطوع و الرد عليه فريضة۔ و لا على آكل الربا و لا على رجل جالس على غائط و لا على الذى فى الحمام۔ و لا على الفاسق المعلن بفسقه و قد ورد فى معنى السلام و رده حديث لا بأس بإيراده هاهنا و هو ما رواه فى كتاب الفردوس عن الفضل بن عباس قال قال رسول الله ص يا فضل هل تدرى ما تفسير السلام عليكم إذا قال الرجل للرجل السلام عليكم و رحمة الله فمعناه إلى عهد الله و ميثاقه أن لا أغتابك۔ و لا أعيب عليك مقالتك و لا أريد فإذا رد عليه و عليكم السلام و رحمة الله و بركاته يقول لك مثل الذى عليك و رحمة الله و الله شهيد على ما يقولون

یہ اس لیے کہ یہ لوگ اپنے خیالات میں مشغول ہیں اور اپنے دماغ سے بے چین ہیں پس ان پر کوئی حرج نہیں ہے کہ یہ سلام نہ کریں۔

عنقریب آگے جا کر "کتاب الطہارت" میں امام ابوالحسن علیہ السلام کا حمام میں سلام کرنے کا بیان آئے گا۔

شیخ صدوق نے اپنی کتاب من لایحضرہ الفقیہ میں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد بیان کیا ہے کہ حمام میں سلام کرنے کا اطلاق ان کے لیئے ہے جنہوں نے کپڑا باندھا ہوا ہو اور ان کو سلام کرنے منع کیا گیا ہے جنہوں نے کوئی بھی

---

[۱] روضۃ المتقین: ج۸، ص۵۲۳

[۲] انوار الفقاہۃ (مکارم۔ نکاح): ج۱، ص۱۴۳

[۳] الخصال ج۱، ص۹۱؛ وسائل الشیعہ ج۲، ص۳۰۶ و ج۱۲، ص۶۹؛ بحار الانوار ج۷۳، ص۸؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۵۲۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳، ص۴۹۴؛ تحف العقول ص۲۹۴

کپڑا باندھا ہوا نہ ہو۔

بیشک انہوں نے اپنی کتاب الخصال میں ایک روایت نقل کی ہے جس میں بعض لوگوں سلام کرنے سے منع وارد ہوا ہے، امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

لاَ تُسَلِّمُوا عَلَى الْيَهُودِ وَ لاَ عَلَى النَّصَارَى وَ لاَ عَلَى الْمَجُوسِ وَ لاَ عَلَى عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَ لاَ عَلَى مَوَائِدِ شُرْبِ الْخَمْرِ وَ لاَ عَلَى صَاحِبِ الشِّطْرَنْجِ وَ النَّرْدِ وَ لاَ عَلَى الْمُخَنَّثِ وَ لاَ عَلَى الشَّاعِرِ الَّذِي يَقْذِفُ الْمُحْصَنَاتِ وَ لاَ عَلَى الْمُصَلِّي وَ ذَلِكَ لِأَنَّ الْمُصَلِّيَ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرُدَّ السَّلاَمَ لِأَنَّ التَّسْلِيمَ مِنَ الْمُسَلِّمِ تَطَوُّعٌ وَ الرَّدَّ عَلَيْهِ فَرِيضَةٌ وَ لاَ عَلَى آكِلِ الرِّبَا وَ لاَ عَلَى رَجُلٍ جَالِسٍ عَلَى غَائِطٍ وَ لاَ عَلَى الَّذِي فِي الْحَمَّامِ وَ لاَ عَلَى الْفَاسِقِ الْمُعْلِنِ بِفِسْقِهِ.

یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں اور بتوں کی پوجا کرنے والوں کو سلام نہ کرو، نہ ان کو جو ایسے دسترخوان پر موجود ہوں جس پر شراب رکھی ہو، نہ شطرنج و نرد کھیلنے والوں کو، نہ مخنث کو، نہ اس شاعر کو جو محصنات پر تہمت لگاتا ہو اور نہ ہی نماز پڑھنے والے کو سلام کرو وہ اس لیئے کہ نمازی سلام کا جواب دینے کی استطاعت نہیں رکھتا کیونکہ سلام کرنا سنّت ہے اور اس کا جواب دینا فرض ہے اور نہ سود کھانے والے کو سلام کرو اور نہ ہی اس شخص کو جو رفع حاجت کے لیئے بیٹھا ہو اور اس شخص کو جو حمام میں ہو اور نہ ہی ایسے فاسق کو سلام کرو جو اپنے فسق کا اعلان کرتا ہو۔

بیشک سلام اور اس کا جواب دینے کے معنی کے بارے میں ایک حدیث وارد ہوئی ہے جس کو یہاں پر وارد کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ وہ حدیث ہے جس کو کتاب الفردوس میں نقل کیا گیا ہے: فضل بن عباس سے مروی ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فضل! کیا تم "السلام علیکم" کی تفسیر کو جانتے ہو کہ وہ کیا ہے؟ جب کوئی شخص دوسرے شخص کو کہتا ہے:

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ

تم پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو

پس اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے عہد اور میثاق لیا ہے کہ میں تیری غیبت نہ کروں اور نہ ہی تیری باتوں کی وجہ سے تجھ پر عیب وارد کروں اور نہ ہی میں اس کا ارادہ کروں۔

پس جب وہ شخص اس کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے:

وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں

وہ بھی تیرے لیئے وہ کچھ کہتا ہے جو اس کے لیئے کہا گیا یعنی "علیك ورحمۃ اللہ" اور اللہ تعالیٰ ان چیزوں پر گواہ

ہوتا ہے جو وہ کہتے ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [۱]

۸۷۔ باب التسليم على أهل الملل و الدعاء لهم

باب: اہل ملت پر سلام کرنا اور ان کے لیے دعا کرنا

1/2672 الکافی، ۲/۶۴۸/۱/۲ الثلاثة عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ عَائِشَةُ عِنْدَهُ فَقَالَ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلَيْكُمْ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبَيْهِ فَغَضِبَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ اَلسَّامُ وَ اَلْغَضَبُ وَ اَللَّعْنَةُ يَا مَعْشَرَ اَلْيَهُودِ يَا إِخْوَةَ اَلْقِرَدَةِ وَ اَلْخَنَازِيرِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اَلْفُحْشَ لَوْ كَانَ مُمَثَّلاً لَكَانَ مِثَالَ سَوْءٍ إِنَّ اَلرِّفْقَ لَمْ يُوضَعْ عَلَى شَيْءٍ قَطُّ إِلاَّ زَانَهُ وَ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُ قَطُّ إِلاَّ شَانَهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَ مَا سَمِعْتَ إِلَى قَوْلِهِمُ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ بَلَى أَ مَا سَمِعْتِ مَا رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ فَإِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ مُسْلِمٌ فَقُولُوا سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ وَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ كَافِرٌ فَقُولُوا عَلَيْكَ.

ترجمہ: زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک بار ایک یہودی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ عائشہ بھی آپ کے پاس موجود تھیں اور اس نے آ کر کہا: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ۔

آپؐ نے جواب دیا: عَلَيْكُمْ۔

پھر ایک اور یہودی آیا اور اس نے بھی اسی طرح کہا تو آپؐ نے اسے بھی اسی طرح جواب دیا۔ پھر ایک اور آیا اور اس نے بھی ایسا کیا اور آپؐ نے اسے بھی ویسا ہی جواب دیا۔ ان کی اس روش پر عائشہ کو سخت غصہ آیا اور بولیں: عَلَيْكُمُ اَلسَّامُ (تم پر موت ہو) اور اس کا غضب اور خدا کی لعنت اے گروہ یہود! اے برادران بندر و خنزیر!

---

[۱] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۴۱

آپؐ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر فحش کلامی کوئی شکل اختیار کرتی تو بہت ہی بدشکل ہوتی۔ نرمی جب بھی کسی چیز پر رکھی جاتی ہے تو اسے زینت دیتی ہے اور جب کسی چیز سے اٹھائی جاتی ہے تو اسے عیب لگاتی ہے۔
عائشہ نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! آپ نہیں سن رہے کہ وہ برابر کہہ رہے ہیں: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ۔
آپؐ نے فرمایا: ہاں سن رہا ہوں مگر کیا تو نے نہیں سنا کہ میں جواب کیا دے رہا ہوں؟ میں بھی تو کہہ رہا ہوں کہ علیکم (تم پر موت واقع ہو)۔ جب کوئی مسلمان تمہیں سلام کرے تو کہو: سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ اور جب کوئی کافر سلام کرے تو کہو: عَلَيْكَ۔ [1]

بیان:

يستفاد من هذا الحديث جواز رد السلام بتقديم لفظ السلام
اس حدیث سے سلام کا جواب لفظِ سلام کے مقدم کرنے کے ساتھ دینے کے جواز کا استفادہ ہوتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [2] یا پھر سند صحیح ہے۔ [3] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

2/2673 الكافي، ۱/۲/۶۴۸/۲ محمد عن ابن عيسى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : لاَ تَبْدَءُوا أَهْلَ اَلْكِتَابِ بِالتَّسْلِيمِ وَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ .

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: اہل کتاب کو سلام کرنے کی پہل نہ کرو اور جب وہ تم پر سلام کریں تو صرف وعلیکم کہو۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [5]

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۷۸؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۳۱۴؛ بحارالانوار ج ۱۶، ص ۲۵۸

[2] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۴۵

[3] معجم احادیث المعتبر: ج ۱، ص ۴۶۳؛ مہذب الاحکام: ج ۷، ص ۱۹۹؛ المناظر الناضرۃ: ج ۱۰، ص ۳۶۳؛ مدارک العروۃ: ج ۱۶، ص ۸۱؛ منہاج الصالحین وحید: ج ۱، ص ۳۲۳؛ التقوی وو رحا راضی: ۵۱۳؛ مستمسک العروۃ: ج ۶، ص ۵۶۹

[4] تفسیر الصافی ج ۱، ص ۴۷۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۷۷؛ الفصول المہمہ ج ۳، ص ۳۵۷؛ بحارالانوار ج ۵۹، ص ۹۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۵۲۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۴۹۳

[5] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۴۶

3/2674 الکافی، ۱/۳/۶۴۹/۲ العدۃ عن البرقی عن عثمان عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْيَهُودِيِّ وَ اَلنَّصْرَانِيِّ وَ اَلْمُشْرِكِ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى اَلرَّجُلِ وَ هُوَ جَالِسٌ كَيْفَ يَنْبَغِي أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ ۔

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہودی، عیسائی اور مشرک کے بارے میں پوچھا کہ جب وہ کسی شخص پر سلام کریں جبکہ وہ بیٹھا ہو تو وہ ان کو کیسے جواب دے گا؟

آپؑ نے فرمایا: وہ کہے گا: عَلَيْكُمْ ۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۲] لیکن سماعہ کا واقفی ہونا صرف مشہور ہے اور تحقیق یہ ہے کہ وہ امامی اور ثقہ جلیل ہیں اور اس صورت میں سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

4/2675 الکافی، ۱/۴/۶۴۹/۲ محمد عن أحمد عن ابن فضال عن ابن بکیر عن العجلی عن محمد عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ اَلْيَهُودِيُّ وَ اَلنَّصْرَانِيُّ وَ اَلْمُشْرِكُ فَقُلْ عَلَيْكَ ۔

محمد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی یہودی، عیسائی یا مشرک تجھ پر سلام کرے تو تو صرف عَلَيْكَ کہہ۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۴]

5/2676 الکافی، ۱/۶/۶۴۹/۲ محمد عن عبد اللہ بن محمد عن علی بن الحکم عن أبان عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: تَقُولُ فِي اَلرَّدِّ عَلَى اَلْيَهُودِيِّ وَ اَلنَّصْرَانِيِّ سَلاَمٌ ۔

زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی یہودی یا عیسائی کے جواب میں تم کہو:

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۷۹؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۵۲۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۴۹۳

[۲] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ج ۲، ص ۳۶۶؛ مدارک العروۃ: ج ۱۶، ص ۸۲؛ جواہر الکلام: ج ۶، ص ۹۰؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الاسرا): ۳۵۲؛ الحدائق الناضرۃ: ج ۹، ص ۸۵؛ آیات الاحکام محقق: ج ۳، ص ۳۸۵

[۳] مشکاۃ الانوار ص ۱۹۸؛ السرائر ج ۳، ص ۳۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۷۷؛ بحار الانوار ج ۷۳، ص ۱۱؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۰۹

[۴] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۴۳؛ مستمسک العروۃ: ج ۶، ص ۵۶۹؛ مفتاح الکرامہ: ج ۸، ص ۱۴۹؛ الحدائق الناضرۃ: ج ۹، ص ۸۵؛ حدود الشریعہ: ج ۱، ص ۳۷۷

سَلاَمٌ ۔ [۱]

بیان:

سلام كتبه أكثر النساخ بلا ألف فأوهم أنه بكسر السين بمعنى الصلح أو هو بمعنى السلام و الظاهر أنه كتب على الرسم و ليس إلا سلام بالألف كما يوجد في بعض النسخ

''سلام'' اکثر نساخ نے اس لفظ کو الف کے بغیر لکھا ہے اور اس کی سین کو کسرہ دیا گیا جس کا معنی صلح ہے یا اس کا معنی سلام ہے اور ظاہر ہے کہ اس کو لکھائی کی وجہ سے لکھا جاتا ہے اور یہ صرف سلام ہے الف کے بغیر جیسا کہ بعض نسخوں میں پایا جاتا ہے

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲] یا پھر سند موثق ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند محمد بن عبد اللہ کی وجہ سے مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

6/2677 الكافي، ۱/۵/۶۳۹/۲ القمي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَحْمَدَ [بن مُحَمَّدٍ] بْنِ النضر [أَبِي نَصْرٍ] عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَقْبَلَ أَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ وَ مَعَهُ قَوْمٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلُوا عَلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا إِنَّ اِبْنَ أَخِيكَ قَدْ آذَانَا وَ آذَى آلِهَتَنَا فَادْعُهُ وَ مُرْهُ فَلْيَكُفَّ عَنْ آلِهَتِنَا وَ نَكُفُّ عَنْ إِلَهِهِ قَالَ فَبَعَثَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَدَعَاهُ فَلَمَّا دَخَلَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَمْ يَرَ فِي اَلْبَيْتِ إِلاَّ مُشْرِكاً فَقَالَ (اَلسَّلاَمُ عَلىٰ مَنِ اِتَّبَعَ اَلْهُدىٰ) ثُمَّ جَلَسَ فَخَبَّرَهُ أَبُو طَالِبٍ بِمَا جَاءُوا لَهُ فَقَالَ أَ وَ هَلْ لَهُمْ فِي كَلِمَةٍ خَيْرٍ لَهُمْ مِنْ هَذَا يَسُودُونَ بِهَا اَلْعَرَبَ وَ يَطَئُونَ أَعْنَاقَهُمْ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ نَعَمْ وَ مَا هَذِهِ اَلْكَلِمَةُ فَقَالَ تَقُولُونَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ قَالَ فَوَضَعُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَ خَرَجُوا هُرَّاباً وَ هُمْ يَقُولُونَ: (مٰا سَمِعْنٰا بِهٰذٰا فِي اَلْمِلَّةِ اَلْآخِرَةِ إِنْ هٰذٰا إِلاَّ اِخْتِلاٰقٌ) فَأَنْزَلَ اَللَّهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِمْ: (ص وَ اَلْقُرْآنِ ذِي اَلذِّكْرِ) إِلَى قَوْلِهِ (إِلاَّ اِخْتِلاٰقٌ).

ترجمہ: جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ابوجہل بن ہشام اور اس کے ساتھ قریش کے دوسرے افراد حضرت ابوطالبؑ کے پاس آئے اور کہا: اے ابوطالبؑ! آپ کے بھائی کے بیٹے نے ہمیں اور ہمارے

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۷۷؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۵۲۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۴۹۳

[۲] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۳۷

[۳] حدود الشریعہ: ج ۱، ص ۳۷۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۹۸

معبودوں کو اذیت دی ہے۔ پس آپ ان کو بلائیں اور اُن کو حکم دیں کہ وہ ہمارے معبودوں کو بُرا بھلا کہنے سے رُک جائے اور ہم اس کے معبود سے رک جاتے ہیں۔ پس ابو طالبؑ نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا تا کہ وہ ان کو بلائیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ گھر مشرکوں سے بھرا ہوا تھا تو آپؐ نے یوں سلام کیا: ''سلام ہو اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے۔(طٰہٰ:۴۷)۔'' اور اس کے بعد آپ بیٹھ گئے اور حضرت ابو طالبؑ نے آپؐ کو ان لوگوں کے آنے کے مقصد کے بارے میں بتایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا ان کو وہ کلمہ خیر بتاؤں جو ان کی باتوں سے زیادہ بہتر ہے جس کی وجہ سے یہ عربوں پر سرداری کریں گے اور لوگوں کی گردنیں ان کے سامنے جھک جائیں گی؟

ابو جہل نے کہا: ہاں بتاؤ وہ کلمہ کون سا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: تم سب کہو: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ۔

یہ سنتا تھا کہ مشرکوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور وہاں سے نکل کر بھاگ گئے۔ اس وقت انھوں نے کہا: ''ہم نے یہ بات اپنے پچھلے دین میں نہیں سنی، یہ تو ایک بنائی ہوئی بات ہے۔(ص:۷)۔'' پس اس وقت ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''ص، قرآن کی قسم ہے جو سراسر نصیحت ہے۔۔۔۔۔ یہ تو ایک بنائی ہوئی بات ہے۔(ص:۱-۷)۔''[1]

بیان:

إلا مشركا يعني بحسب الظاهر فإن أبا طالب كان يخفي إسلامه أو هل لهم من كلمة الظاهر أن أو حرف عطف يعني إما هذا الذي قلت أو كلمة أخرى هي خير لهم من هذا و هل لهم من ذاك فاعترض الاستفهام بين حرف العطف و المعطوف و جعل الهمزة حرف استفهام و الواو حرف عطف لا يخلو من تكلف و يسودون من السؤدد بمعنى السيادة

''إلّا مشركاً''، مگر مشرک، یعنی ظاہر کے لحاظ سے کیونکہ جناب ابو طالبؑ اپنے اسلام کو مخفی رکھتے تھے۔

''أوهل لهم من كلمة یا ان کے پاس کوئی لفظ ہے؟'' ظاہر ہے کہ بیشک ''أوْ'' حرفِ عطف ہے یعنی یا تو آپ نے یہی کہا یا کوئی اور لفظ جو ان کے لیے اس سے بہتر ہے اور کیا ان کے پاس یہ ہے؟

پس حرفِ استفہام کو عطف اور معطوف کے درمیان لایا گیا اور ہمزہ کو حرفِ استفہام قرار دیا اور واؤ حرفِ عطف

[1] تفسیر الصافی ج ۴، ص ۲۹۲؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۴، ص ۶۴۲؛ بحار الانوار ج ۱۸، ص ۲۳۸؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۴۴۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۱، ص ۲۰۵

ہے جو تکلف سے خالی نہیں ہے۔

"یسودون" یہ السؤدد سے نکلا ہے اور یہ سیادت کے معنی میں ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند محمد بن سالم کی وجہ سے مجہول ہے اور عمرو ثقہ ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2678 الكافى، ۱/۹/۶۵۰/۲ العدة عن البرقى عن العبيدى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كَيْفَ أَدْعُو لِلْيَهُودِيِّ وَ اَلنَّصْرَانِيِّ قَالَ تَقُولُ لَهُ بَارَكَ اَللَّهُ لَكَ فِي اَلدُّنْيَا.

ترجمہ محمد بن عرفہ سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا یہودی یا عیسائی کے لیے کیسے دعا کی جائے؟

آپؑ نے فرمایا: تم کہو: اللہ تجھے (تیری) دنیا میں برکت عطا فرمائے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۳]

8/2679 الكافى، ۱/۷/۶۵۰/۲ الثلاثة عن البجلى الكافى، ۱/۸/۶۵۰/۲ محمد عن ابن عيسى عن السراد عن البجلى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي اَلْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَ رَأَيْتَ إِنِ اِحْتَجْتُ إِلَى مُتَطَبِّبٍ وَ هُوَ نَصْرَانِيٌّ أُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَ أَدْعُو لَهُ قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ لاَ يَنْفَعُهُ دُعَاؤُكَ.

ترجمہ البجلی سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا: اگر مجھے کسی عیسائی طبیب کی ضرورت پڑ جائے تو کیا میں اس پر سلام کر سکتا ہوں اور اس کے لیے دعا کر سکتا ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، لیکن تیری دعا اس کو کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ [۴]

---

[۱] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۴۸

[۲] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۸۳؛ تفسیر نور الثقلین ج۲، ص۷۶۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۵، ص۵۵۹

[۳] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۴۹

[۴] قرب الاسناد ص۳۱۱؛ مشکاۃ الانوار ص۳۳۰؛ السرائر ج۳ ص۵۷۹؛ وسائل الشیعہ ج۷، ص۱۱۸ و ج۱۲، ص۸۳؛ بحار الانوار ج۵۹، ص۹۳ و ج۷۲، ص۳۸۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۲، ص۷۵۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۵، ص۵۵۹

تحقیق اسناد:

حدیث کی پہلی سند حسن ہے۔ (۱) اور دوسری سند صحیح ہے۔ (۲)

۸۸۔ باب المصافحة

باب: مصافحہ (ہاتھ ملانا)

1/2680 الکافی، ۲/۱۸۳/۲۱/۱ علی عن العبیدی عَنْ یُونُسَ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ یَقُولُ: مُصَافَحَةُ اَلْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ مِنْ مُصَافَحَةِ اَلْمَلاَئِكَةِ.

ترجمہ رفاعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: مومن کا مصافحہ کرفرشتوں کے مصافحہ سے افضل ہے۔ (۳)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۴)

2/2681 الکافی، ۲/۱۸۳/۱۸/۱ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: تَصَافَحُوا فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِالسَّخِيمَةِ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم مصافحہ کیا کرو کیونکہ اس سے حسد دور ہو جاتا ہے۔ (۵)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی الاشہر ہے۔ (۶) لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

3/2682 الکافی، ۲/۱۶۹/۱/۱ العدة عن أحمد عن ابن فضال عن ثعلبة بن میمون عن یحیی بن زکریا عن

---

(۱) مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۴۷

(۲) مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۴۸؛ ذخیرۃ المعاد: ج۲، ص۳۶۶؛ مہذب الاحکام: ج۴، ص۲۱۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ج۲۴، ص۳۳۹؛ مدارک العروۃ: ج۱۶، ص۵۶؛ منہاج الصالحین وحید: ج۲، ص۲۳۴؛ الموسوعہ الفقہیہ انصاری: ج۸، ص۱۸۴؛ حدود الشریعہ: ج۱، ص۳۷۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ج۴، ص۲۷۲؛ منہاج الصالحین تبریزی: ج۱، ص۱۲۴؛ المناظر الناضرۃ: ج۱، ص۳۹۸؛ کفایۃ الفقہ: ج۱، ص۱۱۶؛ مستمسک العروۃ: ج۶، ص۵۶۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ج۱۵، ص۸۴۴؛ سند العروہ (الصلاۃ): ۲۹۷؛ منہاج الصالحین خوئی: ج۱، ص۳۹۹

(۳) وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۱۹؛ بحار الانوار ج۷۳، ص۳۳

(۴) مراۃ العقول: ج۹، ص۷۴؛ معجم الاحادیث المعتبرہ: ج۳، ص۱۹۴

(۵) تحف العقول ص۳۶۰؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۱۹؛ بحار الانوار ج۷۳، ص۲۳ و ج۷۵، ص۲۴۳؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۷۵۵

(۶) مراۃ العقول: ج۹، ص۷۳

الحذاء قَالَ: كُنتُ زَمِيلَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ كُنتُ أَبْدَأُ بِالرُّكُوبِ ثُمَّ يَرْكَبُ هُوَ فَإِذَا إِسْتَوَيْنَا سَلَّمَ وَ سَاءَلَ مُسَاءَلَةَ رَجُلٍ لاَ عَهْدَ لَهُ بِصَاحِبِهِ وَ صَافَحَ قَالَ وَ كَانَ إِذَا نَزَلَ نَزَلَ قَبْلِي فَإِذَا إِسْتَوَيْتُ أَنَا وَ هُوَ عَلَى اَلْأَرْضِ سَلَّمَ وَ سَاءَلَ مُسَاءَلَةَ مَنْ لاَ عَهْدَ لَهُ بِصَاحِبِهِ فَقُلْتُ يَا اِبْنَ رَسُولِ اَللَّهِ إِنَّكَ لَتَفْعَلُ شَيْئاً مَا يَفْعَلُهُ أَحَدٌ مَنْ قِبَلَنَا وَ إِنْ فَعَلَ مَرَّةً فَكَثِيرٌ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ مَا فِي اَلْمُصَافَحَةِ إِنَّ اَلْمُؤْمِنَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيُصَافِحُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَلاَ تَزَالُ اَلذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ اَلْوَرَقُ عَنِ اَلشَّجَرِ وَ اَللَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا حَتَّى يَفْتَرِقَا.

ترجمہ: الحذاء سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کا ردیف تھا اور میں پہلے سوار ہوتا تھا اور امامؑ بعد میں سوار ہوتے تھے۔ پس جب ہم برابر ہو کر بیٹھ جاتے تو امامؑ سلام کرتے اور اس طرح آدمی کی مزاج پرسی کرتے جیسے پہلے اپنے ساتھی سے سابقہ ہی نہ پڑا ہو اور مصافحہ کرتے۔

راوی کا بیان ہے کہ جب اترنے کا وقت آتا تو امامؑ مجھ سے پہلے اترتے۔ پس جب وہ اور میں اتر کر پوری طرح زمین پر قرار پکڑتے تو پھر سلام کرتے اور حسب سابق مزاج پرسی کرتے (اور مصافحہ کرتے)۔

میں نے عرض کیا: اے فرزند رسولؐ! جس طرح آپ کرتے ہیں ویسا ہماری طرف تو لوگ نہیں کرتے اور اگر کریں بھی تو صرف ایک بار کرنے کو بہت زیادہ سمجھتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ مصافحہ کرنے کا کیا ثواب ہے؟ جب دو مومن باہم ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے اس طرح گناہ گرتے ہیں جس طرح درخت کے پتے گرتے ہیں اور ان کے الگ ہونے تک خداوند عالم برابر ان پر نظر (کرم) کرتا ہے۔ [1]

بیان:

الزميل العديل الذى حمله مع حملك على البعير و المزاملة المعادلةعلى البعير و الزميل أيضا الرفيق فى السفر الذى يعينك على أمورك و الرديف أيضا تتحات تتساقط

''الزمیل'' اس سے مراد وہ عدیل (سواری پر پیچھے سوار ہونے والا) جسے اس نے اونٹ پر تیرے ساتھ اُٹھایا۔

''المزاملۃ'' وہ کہ جو اونٹ پر اور سفر میں ساتھی کے طور پر آپ کے معاملات میں آپ کی مدد کرتا ہے۔

''الردیف'' ردیف بھی ایسا ہی ہے۔

''تتحات'' گرنا

تحقیق اسناد:

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۲۳؛ بحارالانوار ج ۷۳، ص ۲۰ و ج ۷۳، ص ۲۳؛ عوالم العلوم ج ۱۹، ص ۲۳۱

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۱)

4/2683 الکافی،۲/۱۷۹/۲/۱ عَنْهُ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا وَ تَصَافَحَا أَدْخَلَ اللَّهُ يَدَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَصَافَحَ أَشَدَّهُمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ.

ترجمہ: ابو خالد قماط سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب دو مومن آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ ان کے دونوں کے ہاتھوں کے درمیان اپنا ہاتھ ڈالتا ہے اور جس کی اپنے ساتھی سے محبت زیادہ ہوتی ہے اس سے مصافحہ کرتا ہے۔ (۲)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ (۳) لیکن ابن فضال کا رجوع کرنا تحقیق سے ثابت ہے لہذا سند حسن کالصحیح ہوگی۔(واللہ اعلم)

5/2684 الکافی،۲/۱۷۹/۳/۱ ابْنُ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ السَّمَيْدَعِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَدَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا وَ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى أَشَدِّهِمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ فَإِذَا أَقْبَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا الذُّنُوبُ كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ.

ترجمہ: مالک بن اعین جہنی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب دو مومن ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے درمیان ڈالتا ہے اور جو شخص اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب اللہ رب العزت ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ان کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے درختوں کے پتے گرتے ہیں۔ (۴)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۵)

6/2685 الکافی،۲/۱۸۰/۴/۱ الثلاثة عن هشام بن سالم عن الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ:

---

(۱) مرآۃ العقول: ج۹، ص۶۲

(۲) المؤمن ص۳۶؛ تنبیہ الخواطر ج۲، ص۱۹۸؛ عدۃ الداعی ص۱۸۹؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۱۹؛ بحارالانوار ج۷۳، ص۲۴؛ مستدرک الوسائل ج۹، ص۶۲

(۳) مرآۃ العقول: ج۹، ص۶۲

(۴) وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۱۹؛ بحارالانوار ج۷۳، ص۲۴

(۵) مرآۃ العقول: ج۹، ص۶۳

إِنَّ ٱلْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا اِلْتَقَيَا فَتَصَافَحَا أَقْبَلَ ٱللَّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَ تَسَاقَطَتْ عَنْهُمَا ٱلذُّنُوبُ كَمَا يَتَسَاقَطُ ٱلْوَرَقُ مِنَ ٱلشَّجَرِ.

الحذاء سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب دو مومن آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ اپنا چہرہ ان کی طرف پھیر دیتا ہے اور ان دونوں سے گناہ ایسے جھڑنے لگے جیسے درختوں سے پتے گرتے ہیں۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ (۲) یا پھر صحیح ہے۔ (۳) اور میرے نزدیک بھی سند حسن کالصحیح ہے۔ واللہ اعلم)

7/2686 الکافی ۱/۱۷/۱۸۲/۲ محمد عن ابن عيسى عن على بن النعمان عن الفضيل بن عثمان عن الحذاء قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا اِلْتَقَى ٱلْمُؤْمِنَانِ فَتَصَافَحَا أَقْبَلَ ٱللَّٰهُ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا وَ تَحَاتَّتِ ٱلذُّنُوبُ عَنْ وُجُوهِهِمَا حَتَّى يَفْتَرِقَا.

حذاء سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جب دو مومن ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے چہرے سے ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ان کے چہروں سے گناہ جھڑنے لگتے ہیں یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں۔ (۴)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۵) لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

8/2687 الکافی ۱/۵/۱۸۰/۲ العدة عن سهل عن البزنطى عن صفوان الجمال عن الحذاء قَالَ: زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي شِقِّ مَحْمِلٍ مِنَ ٱلْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَنَزَلَ فِي بَعْضِ ٱلطَّرِيقِ فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ وَ عَادَ قَالَ هَاتِ يَدَكَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ فَنَاوَلْتُهُ يَدِي فَغَمَزَهَا حَتَّى وَجَدْتُ ٱلْأَذَى فِي أَصَابِعِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَقِيَ أَخَاهُ ٱلْمُسْلِمَ فَصَافَحَهُ وَ شَبَّكَ أَصَابِعَهُ فِي أَصَابِعِهِ إِلاَّ تَنَاثَرَتْ عَنْهُمَا ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَنَاثَرُ ٱلْوَرَقُ مِنَ ٱلشَّجَرِ فِي ٱلْيَوْمِ ٱلشَّاتِي.

الحذاء سے روایت ہے کہ مدینہ سے مکہ جاتے ہوئے میں محمل کی ایک جانب امام محمد باقر علیہ السلام کا ردیف (شریک

(۱) وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۱۸؛ بحارالانوار ج ۷۳، ص ۲۵

(۲) مراۃ العقول: ج ۹، ص ۶۴

(۳) روش جدید اخلاق اسلامی محسنی: ۲۸۴

(۴) وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۱۸؛ بحارالانوار ج ۷۳، ص ۳۲

(۵) مراۃ العقول: ج ۹، ص ۷۲

کار) تھا۔ راستہ میں امامؑ نیچے اترے اور جب قضاء حاجت سے فارغ ہو کر واپس لوٹے تو مجھے فرمایا: (مصافحہ کے لیے) ہاتھ بڑھاؤ۔ چنانچہ میں نے ہاتھ بڑھایا تو آپؑ نے اس طرح گرمجوشی سے مصافحہ کیا کہ میں نے اپنی انگلیوں میں تکلیف محسوس کی۔ پھر فرمایا: اے ابوعبیدہ! جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے اور اس سے مصافحہ کرے اور انگلیوں کو دبائے تو ان کے اس طرح گناہ جھڑتے ہیں جس طرح موسم خزاں میں درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند سہل کی وجہ سے ضعیف علی المشہور ہے لیکن میرے (یعنی علامہ مجلسی) کے مطابق اس کا ضعف نقصان دہ نہیں ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ امامی ہے پس اگر وہ امامی ہو تو سند حسن ہوگی۔ (واللہ اعلم)

9/2688 الکافی،۲/۱۸۰/۷ محمد عن ابن عیسی عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اَلْعَزِيزِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَحَطَطْنَا اَلرَّحْلَ ثُمَّ مَشَى قَلِيلاً ثُمَّ جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَغَمَزَهَا غَمْزَةً شَدِيدَةً فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَ وَ مَا كُنْتُ مَعَكَ فِي اَلْمَحْمِلِ فَقَالَ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ اَلْمُؤْمِنَ إِذَا جَالَ جَوْلَةً ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ أَخِيهِ نَظَرَ اَللَّهُ إِلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ فَلَمْ يَزَلْ مُقْبِلاً عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَ يَقُولُ لِلذُّنُوبِ تَحَاتَّ عَنْهُمَا فَتَتَحَاتُّ يَا أَبَا حَمْزَةَ كَمَا يَتَحَاتُّ اَلْوَرَقُ عَنِ اَلشَّجَرِ فَيَفْتَرِقَانِ وَ مَا عَلَيْهِمَا مِنْ ذَنْبٍ.

ترجمہ: ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں (ایک سفر میں) امام محمد باقر علیہ السلام کا ردیف ہوا۔ جب ہم منزل پر اترے اور آپؑ تھوڑا سا چلے تو واپسی پر میرا ہاتھ پکڑ کر اسے زور سے دبایا۔ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! کیا میں محمل میں آپؑ کے ہمراہ نہیں تھا؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مؤمن جب چکر لگائے اور پھر اپنے برادر (مؤمن) کا ہاتھ پکڑے (مصافحہ کرے) تو اللہ ان پر خاص نظر ڈالتا ہے اور (ان کے) گناہوں سے کہتا ہے کہ تم جھڑ جاؤ۔ تو اے ابوحمزہ! وہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں پس وہ اس حالت میں ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں کہ

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۲۴؛ بحار الانوار ج ۷۳، ص ۲۵؛ عوالم العلوم ج ۱۹، ص ۲۱۹

[2] مراۃ العقول: ج ۹ ص ۶۴

ان کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ [۱]

بیان:

الرحل كل شيء يعد للرحيل من وعاء للمتاع و مركب للبعير و رسن وغير ذلك

روانگی کے لیے سب کچھ تیار ہے، بشمول سامان کے لیے ایک محمل ایک اونٹ سواری ایک رسی وغیرہ۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند سہل کی وجہ سے ضعیف علی المشہور ہے لیکن میرے (یعنی علامہ مجلسی) کے مطابق اس کا ضعف نقصان دہ نہیں ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ امامی ہے پس اگر وہ امامی ہو تو سند حسن ہوگی۔ (واللہ اعلم)

10/2689 الكافي، ١/٨/١٨١/٢ الثلاثة عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ حَدِّ اَلْمُصَافَحَةِ فَقَالَ دَوْرُ نَخْلَةٍ .

ترجمہ: ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: یہ مصافحہ کی حد کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: درخت کھجور کا ایک چکر۔ [۳]

بیان:

أريد بحد المصافحة حد تجديدها

میری مراد مصافحہ کی حد سے اس کی تجدید کی حد ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

11/2690 الكافي، ١/٩/١٨١/٢ محمد عن ابن عيسى عن محمد بن سنان عن عمرو الأفرق عن الحذاء عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا تَوَارَى أَحَدُهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ اِلْتَقَيَا أَنْ يَتَصَافَحَا .

ترجمہ: الحذاء سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: دو مومنوں کو چاہیے کہ جب ان میں سے کوئی ایک کسی

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۲۴؛ بحارالانوار ج۷۳، ص۲۷؛ عوالم العلوم ج۱۹، ص۲۲۰

[۲] مرآۃ العقول: ج۹، ص۶۴

[۳] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۲۳؛ بحارالانوار ج۷۳، ص۲۷

[۴] مرآۃ العقول: ج۹، ص۶۶

درخت کی وجہ سے نظر سے اوجھل ہو جائے پھر جب دوبارہ ملیں تو مصافحہ کریں۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے لیکن میرے (یعنی علامہ مجلسی کے) نزدیک معتبر ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند عمرو کی وجہ سے مجہول ہے۔ (واللہ علم)

12/2691 الکافی،۱/۱۰/۱۸۱/۲ العدۃ عن البرقی عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ وَ لْيُصَافِحْهُ فَإِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَكْرَمَ بِذَلِكَ اَلْمَلاَئِكَةَ فَاصْنَعُوا صُنْعَ اَلْمَلاَئِكَةِ.

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اسے چاہیے کہ اس کو سلام کرے اور مصافحہ ضرور کرے کیونکہ اللہ رب العزت نے اس سے فرشتوں کو عزت دی ہے پس تم بھی وہی کرو جو فرشتے کرتے ہیں۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۴]

13/2692 الکافی،۱/۱۱/۱۸۱/۲ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ اِبْنِ بَقَّاحٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : إِذَا اِلْتَقَيْتُمْ فَتَلاَقَوْا بِالتَّسْلِيمِ وَ اَلتَّصَافُحِ وَ إِذَا تَفَرَّقْتُمْ فَتَفَرَّقُوا بِالاِسْتِغْفَارِ.

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی تم آپس میں ملو تو سلام اور مصافحہ کر کے ملو اور جب بھی ایک دوسرے سے جدا ہو تو استغفار کرتے ہوئے جدا ہو۔ [۵]

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۲۲۵؛ بحارالانوار ج۷۳،ص۲۸

[۲] مراۃ العقول: ج۹،ص٦٦

[۳] مصادقۃ الاخوان ص۵۸؛ مشکاۃ الانوار ص۱۹۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۲۲۰؛ بحارالانوار ج۷۳،ص۲۸؛ مستدرک الوسائل ج۹،ص۵۸

[۴] مراۃ العقول: ج۹،ص٦٧

[۵] الامالی (للطوسی) ص۲۱۵؛ مشکاۃ الانوار ص۱۹۶؛ تنبیہ الخواطر ج۲،ص۱۹۸؛ عدۃ الداعی ج۱،ص۱۸۹؛ ارشاد القلوب ج۱،ص۱۳۶؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۲۰؛ بحارالانوار ج۷۳،ص۴

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی یعنی ابوسمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے مگر غیر امامی ہے اور عمرو بن شمر تفسیر قمی اور کامل الزیارات دونوں کا راوی ہے جو توثیق کے لیے کافی ہے۔ (واللہ اعلم)

14/2693 الکافی، ۱/۱۲/۱۸۱/۲ عَنْهُ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ رَزِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ اَلْمُسْلِمُونَ إِذَا غَزَوْا مَعَ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَرُّوا بِمَكَانٍ كَثِيرِ اَلشَّجَرِ ثُمَّ خَرَجُوا إِلَى اَلْفَضَاءِ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَتَصَافَحُوا.

رزین سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان جب رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوات پر جاتے تھے تو جب کبھی ایسی جگہ سے گزرتے جہاں درخت زیادہ ہوتے تھے اور پھر کھلی جگہ پر نکلتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے تھے تو باہم مصافحہ کرتے تھے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ سارے راوی ثقہ جلیل ہیں۔ (واللہ اعلم)

15/2694 الکافی، ۱/۱۳/۱۸۱/۲ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَلْجَهْمِ اَلْهِلاَلِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا صَافَحَ اَلرَّجُلُ صَاحِبَهُ فَالَّذِي يَلْزَمُ اَلتَّصَافُحَ أَعْظَمُ أَجْراً مِنَ اَلَّذِي يَدَعُ أَلاَ وَإِنَّ اَلذُّنُوبَ لَتَتَحَاتُّ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى لاَ يَبْقَى ذَنْبٌ.

مالک بن اعین سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب ایک آدمی اپنے ساتھی سے مصافحہ کرتا ہے تو ہاتھ پکڑے رہنے والے کو جلدی چھوڑنے والے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! گناہ ان سے گر جاتے ہیں یہاں تک کہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [5]

16/2695 الکافی، ۱/۱۴/۱۸۱/۲ العدۃ عن سهل عن يحيى بن المبارك عن ابن جبلة عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ

---

[1] مرآۃ العقول: ج۹، ص۶۷

[2] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۲۵؛ بحارالانوار ج۷۳، ص۲۸

[3] مرآۃ العقول: ج۹، ص۶۷

[4] مشکاۃ الانوار ص۲۰۰؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۴۳؛ بحارالانوار ج۷۳، ص۲۸؛ مستدرک الوسائل ج۹، ص۵۸

[5] مرآۃ العقول: ج۹، ص۶۷

قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَنَظَرَ إِلَيَّ بِوَجْهٍ قَاطِبٍ فَقُلْتُ مَا الَّذِي غَيَّرَكَ لِي قَالَ الَّذِي غَيَّرَكَ لِإِخْوَانِكَ بَلَغَنِي يَا إِسْحَاقُ أَنَّكَ أَقْعَدْتَ بِبَابِكَ بَوَّاباً يَرُدُّ عَنْكَ فُقَرَاءَ الشِّيعَةِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي خِفْتُ الشُّهْرَةَ فَقَالَ أَفَلاَ خِفْتَ الْبَلِيَّةَ أَوَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ الرَّحْمَةَ عَلَيْهِمَا فَكَانَتْ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُونَ لِأَشَدِّهِمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ فَإِذَا تَوَافَقَا غَمَرَتْهُمَا الرَّحْمَةُ فَإِذَا قَعَدَا يَتَحَدَّثَانِ قَالَ الْحَفَظَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ اِعْتَزِلُوا بِنَا فَلَعَلَّ لَهُمَا سِرّاً وَ قَدْ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ أَلَيْسَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: (مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلاَّ لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ) فَقَالَ يَا إِسْحَاقُ إِنْ كَانَتِ الْحَفَظَةُ لاَ تَسْمَعُ فَإِنَّ عَالِمَ السِّرِّ يَسْمَعُ وَ يَرَى.

ترجمہ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو امامؑ نے ترش روئی سے میری طرف دیکھا۔ پس میں نے عرض کیا: کس چیز نے میرے لیے آپؑ میں یہ تبدیلی پیدا کی؟

آپؑ نے فرمایا: جس چیز نے تمہارے اندر اپنے مؤمن بھائیوں کے لیے تبدیلی پیدا کی؟ اے اسحاق! مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم نے اپنے دروازہ پر دربان بٹھا رکھا ہے جو غریب و نادار شیعوں کو وہاں سے واپس لوٹا دیتا ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! میں نے شہرت سے ڈر کر ایسا کیا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: کیا تو بلاء و مصیبت سے نہیں ڈرا؟ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ دو مؤمن جب ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خداوند رحیم ان پر رحمت نازل کرتا ہے۔ تو اس میں ننانوے حصے اس شخص کو ملتے ہیں جو ان میں سے دوسرے بھائی سے سخت محبت کرتا ہے۔ جب وہ باہم موافق ہوتے ہیں تو انہیں رحمت ایزدی ڈھانپ لیتی ہے اور جب بیٹھ کر باہم باتیں کرتے ہیں تو کراماً کاتبین ایک دوسرے سے کہتے ہیں: الگ ہو جاؤ کہ شاید انہوں نے کوئی راز و نیاز کی بات کرنی ہو اور اللہ بھی اسے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہو۔

میں نے عرض کیا: کیا اللہ یہ نہیں فرماتا: "وہ منہ سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک ہوشیار محافظ ہوتا ہے۔(ق:۱۸)۔"؟

آپؑ نے فرمایا: اے اسحاق! اگر اس وقت کراماً کاتبین نہیں سنتے تو عالم السر (اللہ) تو جانتا بھی ہے اور دیکھتا بھی ہے۔ [1]

[1] تنبیہ الخواطر (مجموعہ ورّام) ج ۲، ص ۱۹۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۲۹؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۱۳۷؛ بحار الانوار ج ۷۳، ص ۲۹؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۱۳۳

بیان:

القطوب العبوس و قبض ما بین العینین

''القطوب'' بہت ترش رو، دونوں آنکھوں کے درمیان بل۔۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل کامل الزیارات کا راوی ہے اور یحییٰ بن مبارک اور ابن جبلہ تفسیر قمی کے راوی ہیں۔البتہ سہل اوت ابن جبلہ دونوں غیر امامی ہیں۔(واللہ اعلم)

17/2696 الکافی، ۱/۱۵/۱۸۲/۲ عَنْهُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَا صَافَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ رَجُلاً قَطُّ فَنَزَعَ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْهُ.

ترجمہ: ایمن بن محرز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی شخص سے بھی مصافحہ نہیں کیا کہ اپنا ہاتھ ہٹالیا ہو یہاں تک کہ وہ شخص ہوتا تھا کہ اپنا ہاتھ کھینچ لیتا تھا۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ غیر امامی ہے جیسا کہ گزر چکا ہے اور باقی راوی بھی ثقہ ہیں۔(واللہ اعلم)

182697 الکافی، ۱/۱۹/۱۸۳/۲ العدة عن سهل عن الأشعري عن اَلْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَقِيَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حُذَيْفَةَ فَمَدَّ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَدَهُ فَكَفَّ حُذَيْفَةُ يَدَهُ فَقَالَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَا حُذَيْفَةُ بَسَطْتُ يَدِي إِلَيْكَ فَكَفَفْتَ يَدَكَ عَنِّي فَقَالَ حُذَيْفَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِيَدِكَ اَلرَّغْبَةُ وَ لَكِنِّي كُنْتُ جُنُباً فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ تَمَسَّ يَدِي يَدَكَ وَ أَنَا جُنُبٌ فَقَالَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اَلْمُسْلِمَيْنِ إِذَا اِلْتَقَيَا فَتَصَافَحَا تَحَاتَّتْ ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ اَلشَّجَرِ.

ترجمہ: ابن قداح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حذیفہ سے ملاقات کی اور آپؐ نے اپنا ہاتھ ان کی طرف (مصافحہ کے لیے) بڑھایا مگر حذیفہ نے اپنا ہاتھ روک لیا تو آپؐ

---

[1] مراۃ العقول: ج۹،ص۶۹

[2] مشکاۃ الانوار ص۲۰۱؛ وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۱۴۳؛ بحار الانوار ج۱۶،ص۲۶۹ وج۷۳،ص۳۰؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۸۱۶

[3] مراۃ العقول: ج۹،ص۷۰

نے فرمایا: حذیفہ! میں نے اپنا ہاتھ تمہاری طرف بڑھایا مگر تم نے اپنا ہاتھ روک لیا؟

حذیفہ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! آپؐ کے دست مبارک میں رغبت تو تھی مگر میں جنب تھا۔ اس لیے میں نے نہیں چاہا کہ آپؐ کا دست مبارک مجھے چھوئے جبکہ میں جنب تھا۔

آپؐ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور پھر مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے اس طرح گناہ گرتے ہیں جس طرح درخت کے پتے گرتے ہیں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی الشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند جعفر بن محمد اشعری کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ سہل ثقہ ہے۔ (واللہ اعلم)

19/2698 الکافی، ۱/۲۰/۱۸۳/۲ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لاَ يَقْدِرُ أَحَدٌ قَدْرَهُ وَ كَذَلِكَ لاَ يَقْدِرُ قَدْرَ نَبِيِّهِ وَ كَذَلِكَ لاَ يَقْدِرُ قَدْرَ اَلْمُؤْمِنِ إِنَّهُ لَيَلْقَى أَخَاهُ فَيُصَافِحُهُ فَيَنْظُرُ اَللَّهُ إِلَيْهِمَا وَ اَلذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا حَتَّى يَفْتَرِقَا كَمَا تَتَحَاتُّ اَلرِّيحُ اَلشَّدِيدَةُ اَلْوَرَقَ عَنِ اَلشَّجَرِ ۔

ترجمہ: اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قدرت ومرتبہ کا اندازہ کوئی نہیں کرسکتا اور اسی طرح اس کے نبیؐ کے مرتبہ کا بھی کوئی اندازہ نہیں کرسکتا اوت اسی طرح مومن کے مرتبہ کا اندازہ بھی کوئی نہیں کرسکتا کیونکہ جب وہ اپنے بھائی سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر کرتا ہے اور ان کے جدا ہونے تک ان کے چہروں سے گناہ اس طرح گرنے لگتے ہیں جیسے تیز ہوا درختوں کے پتے گراتی ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ اسحاق بن عمار امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

20/2699 الکافی، ۱/۶/۱۸۰/۲ علی عن العبیدی عَنْ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى اَلْحَلَبِيِّ عَنْ مَالِكٍ اَلْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : يَا مَالِكُ أَنْتُمْ شِيعَتُنَا أَ لاَ تَرَى أَنَّكَ تُفْرِطُ فِي أَمْرِنَا إِنَّهُ لاَ يُقْدَرُ

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۲۰؛ بحارالانوار ج ۱۶، ص ۲۶۹ و ج ۷۳، ص ۳۲

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۷۳

[3] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۱۸۸؛ مصادقۃ الاخوان ص ۵۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۲۱؛ بحارالانوار ج ۷۳، ص ۳۳

[4] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۷۴

عَلَىٰ صِفَةِ اَللَّٰهِ فَكَمَا لاَ يُقْدَرُ عَلَىٰ صِفَةِ اَللَّٰهِ كَذَٰلِكَ لاَ يُقْدَرُ عَلَىٰ صِفَتِنَا وَ كَمَا لاَ يُقْدَرُ عَلَىٰ صِفَتِنَا كَذَٰلِكَ لاَ يُقْدَرُ عَلَىٰ صِفَةِ اَلْمُؤْمِنِ إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ لَيَلْقَى اَلْمُؤْمِنَ فَيُصَافِحُهُ فَلاَ يَزَالُ اَللَّٰهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَ اَلذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا كَمَا يَتَحَاتُّ اَلْوَرَقُ مِنَ اَلشَّجَرِ حَتَّىٰ يَفْتَرِقَا فَكَيْفَ يُقْدَرُ عَلَىٰ صِفَةِ مَنْ هُوَ كَذَٰلِكَ.

ترجمہ مالک جہنی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے مالک! تم ہمارے شیعہ ہو۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم ہمارے امر میں تفریط کرتے ہیں کیونکہ اللہ کی صفت بیان کرنے کی قدرت کوئی نہیں رکھتا پس جس طرح کوئی اللہ کی صفت بیان کرنے پر قادر نہیں اسی طرح کوئی ہماری صفت بیان کرنے پر بھی قادر نہیں ہے اور جس طرح کوئی ہماری صفت بیان کرنے پر قادر نہیں ہے اسی طرح مومن کی صفت بیان کرنے پر بھی کوئی قادر نہیں ہے۔ یقینا جب مومن مومن سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھتا رہتا ہے اور ان کے چہروں سے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے گر جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں۔ پس جو ایسا ہو تو کوئی اس کی صفت بیان کرنے پر قادر کیسے ہوسکتا ہے؟ [1]

بیان:

تفرط في أمرنا من الإفراط يعني أن إفراطك في أمرنا و تعظيمك لشأننا دليل على تشيعك ثم لما كان لقائل أن يقول إن الإفراط في الأمر أمر مذموم فكيف يمدحه به فأزال ذلك الوهم بكلام مستأنف حاصله أنهم كلما وصفوا به من الكمال فهو دون مرتبتهم لأنهم ممن لا يقدر قدرهم كما أن الله سبحانه لن يقدر قدره و ينبغي حمله على ما لم يبلغ الغلو

''تفرط فی امرنا''تم ہمارے امر کے بارے میں تجاوز کرتے ہو، اور اس کا مصدر''الافراط'' ہے یعنی تمھارا ہمارے امر کے بارے میں افراط (تجاوز) کرنا اور تمھارا ہماری شان و منزلت کی وجہ ہماری سے تعظیم کرنا تمھارے شیعہ ہونے کی دلیل ہے۔

اس کے بعد پھر بھی اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ بیشک کسی بھی امر میں افراط (تجاوز) کرنا ایک مذموم امر ہے لھذا اس کے ذریعہ ان کی مدح کیسے کی جاسکتی ہے؟

پس مستانفہ جملے سے اس وہم کا ازالہ ہوجاتا ہے جس کا ماحاصل یہ ہے کہ بیشک جب بھی اس (افراط یعنی تجاوز) کی وجہ سے ان کے کمالات کو بیان کیا جاتا ہے تو وہ (کمال) ان کے مقام و مرتبہ سے کم ہے کیونکہ کوئی بھی ان کی قدر و منزلت بیان کی قدرت نہیں رکھتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی قدر و منزلت بیان نہیں کی جاسکتی لھذا مناسب کہ اس کا حمل اس پر ہوگا کہ جب تک کوئی غلو کی حد تک نہ پہنچ جائے۔

---

[1] عوالی اللئالی ج۱، ص۴۳۶؛ بحارالانوار ج۷۳، ص۲۶

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ {۱}

21/2700 الکافی ۱/۱۶/۱۸۲/۲، علی عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لاَ يُوصَفُ وَ كَيْفَ يُوصَفُ وَ قَالَ فِي كِتَابِهِ (وَمَا قَدَرُوا ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) فَلاَ يُوصَفُ بِقَدْرٍ إِلاَّ كَانَ أَعْظَمَ مِنْ ذَلِكَ وَإِنَّ ٱلنَّبِيَّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لاَ يُوصَفُ وَ كَيْفَ يُوصَفُ عَبْدٌ اِحْتَجَبَ ٱللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعٍ وَجَعَلَ طَاعَتَهُ فِي ٱلْأَرْضِ كَطَاعَتِهِ فِي ٱلسَّمَاءِ فَقَالَ (وَمَا آتَاكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) وَمَنْ أَطَاعَ هَذَا فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِي وَفَوَّضَ إِلَيْهِ وَإِنَّا لاَ نُوصَفُ وَ كَيْفَ يُوصَفُ قَوْمٌ رَفَعَ ٱللَّهُ عَنْهُمُ ٱلرِّجْسَ وَهُوَ ٱلشَّكُّ وَٱلْمُؤْمِنُ لاَ يُوصَفُ وَإِنَّ ٱلْمُؤْمِنَ لَيَلْقَى أَخَاهُ فَيُصَافِحُهُ فَلاَ يَزَالُ ٱللَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَٱلذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا كَمَا يَتَحَاتُّ ٱلْوَرَقُ عَنِ ٱلشَّجَرِ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ کی صفت بیان نہیں کی جاسکتی اور کیسے بیان کی جاسکتی ہے جبکہ وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ”اور انہوں نے اللہ کی وہ قدر نہیں جانی جس طرح کہ قدر جاننے کا حق تھا۔ (الانعام: ۹۱)۔“ پس اس کی بمقدار صفت بیان نہیں کی جاسکتی مگر یہ کہ وہ اس سے عظیم تر ہے اور اسی طرح نبی اکرمؐ کی صفت بھی بیان نہیں کی جاسکتی اور اس بندے کی صفت کیسے بیان کی جاسکتی ہے جس کے لیے خدا نے سات آسمانوں کے پردے اٹھا دیئے ہوں اور زمین پر جس کی اطاعت کو آسمان پر اپنی اطاعت کے مانند قرار دی ہو اور فرمایا ہو: رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔ (الحشر: ۷)۔“ اور جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور اس نے (معاملات) ان کے سپرد کر دیئے ہوں۔

اور ہماری صفت بھی بیان نہیں کی جاسکتی اور ایسے لوگوں کی صفت کیسے بیان کی جاسکتی ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے رجس کو دور کر دیا ہو جو کہ شک ہے۔

اور مومن کی صفت بھی بیان نہیں کی جاسکتی۔ اور جب مومن اپنے بھائی سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھتا رہتا ہے اور ان کے چہروں سے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے گرتے ہیں۔ {۲}

{۱} مراۃ العقول: ج۹، ص۶۵

{۲} بحار الانوار ج۷۳، ص۳۰

بیان:

قد ورد في الحديث أن لله سبعين ألف حجاب من نور و ظلمة لو كشفها لأحرقت سبحات وجهه ما انتهى إليه بصره و على هذا فيحتمل أن يكون معنى قوله ع احتجب الله بسبع أنه ص قد ارتفع الحجب بينه و بين الله سبحانه حتى بقي من السبعين ألف سبع و الله و رسوله و ابن رسوله أعلم

بیشک اس حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نور اور ظلمت کے ستر (۷۰) حجابات ہیں اگر وہ اسے ظاہر کرتا تو وہ اس کے چہرے کے پردوں کو جلا دے جہاں تک اس کی نظر کی انتہاء ہوتی۔

اس پر احتمال کیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس فرمان "احتجب اللہ بسبع" اللہ تعالیٰ کے سات (۷) حجابات ہیں اور بیشک آپؐ نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجابات کو رفع کیا یہاں تک کہ ستر (۷۰) ہزار میں سے سات باقی رہ گئے۔ بہر حال! اللہ تعالیٰ، اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرزندان رسولؐ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۱]

22/2701 الكافی،۱/۱۴/۶۴۶/۲ محمد عن أحمد عن السراد عن ابن رئاب عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ مِنْ تَمَامِ اَلتَّحِيَّةِ لِلْمُقِيمِ اَلْمُصَافَحَةَ وَ تَمَامِ اَلتَّسْلِيمِ عَلَى اَلْمُسَافِرِ اَلْمُعَانَقَةَ۔

ترجمہ ابن رباب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مقیم کے لیے سلام کی تکمیل مصافحہ کرنا ہے اور مسافر پر سلام کرنے کی تکمیل معانقہ کرنا (جپھی ڈالنا) ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۳]

---

[۱] مرآۃ العقول: ج۹، ص۷۲

[۲] تحف العقول ص ۳۶۰؛ تفسیر الصافی ج۱، ص۴۷۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۷۳؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۲، ص۱۴۲؛ بحارالانوار ج۷۵، ص۲۴۳؛ تفسیر نورالثقلین ج۱، ص۵۲۵؛ تفسیر کنزالدقائق ج۳، ص۴۹۱؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۷۲۵

[۳] مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۴۲؛ الموسوعۃ الفقہیہ المیسرۃ انصاری: ج۸، ص۲۱۱

۸۹۔ باب المعانقة والتقبيل

باب: گلے ملنا اور بوسہ دینا

1/2702 الكافی، ۱/۲/۱۸۳/۲ علی عن أبیه عن صفوان عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا اِعْتَنَقَا غَمَرَتْهُمَا اَلرَّحْمَةُ فَإِذَا اِلْتَزَمَا لاَ يُرِيدَانِ بِذَلِكَ إِلاَّ وَجْهَ اَللّٰهِ وَ لاَ يُرِيدَانِ غَرَضاً مِنْ أَغْرَاضِ اَلدُّنْيَا قِيلَ لَهُمَا مَغْفُوراً لَكُمَا فَاسْتَأْنِفَا فَإِذَا أَقْبَلاَ عَلَى اَلْمُسَاءَلَةِ قَالَتِ اَلْمَلاَئِكَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ تَنَحَّوْا عَنْهُمَا فَإِنَّ لَهُمَا سِرّاً وَ قَدْ سَتَرَ اَللّٰهُ عَلَيْهِمَا قَالَ إِسْحَاقُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَلاَ يُكْتَبُ عَلَيْهِمَا لَفْظُهُمَا وَ قَدْ قَالَ اَللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: (مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلاّٰ لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ) قَالَ فَتَنَفَّسَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلصُّعَدَاءَ ثُمَّ بَكَى حَتَّى أَخْضَلَتْ دُمُوعُهُ لِحْيَتَهُ وَ قَالَ يَا إِسْحَاقُ إِنَّ اَللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِنَّمَا أَمَرَ اَلْمَلاَئِكَةَ أَنْ تَعْتَزِلَ عَنِ اَلْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا اِلْتَقَيَا إِجْلاَلاً لَهُمَا وَ إِنَّهُ وَ إِنْ كَانَتِ اَلْمَلاَئِكَةُ لاَ تَكْتُبُ لَفْظَهُمَا وَ لاَ تَعْرِفُ كَلاَمَهُمَا فَإِنَّهُ يَعْرِفُهُ وَ يَحْفَظُهُ عَلَيْهِمَا عَالِمُ اَلسِّرِّ وَ أَخْفَى ۔

ترجمہ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب دو مومن آپس میں ملتے ہیں تو برکت ان کو گھیر لیتی ہے اور جب وہ ایک دوسرے کو اللہ کی رضا کے لیے اور بغیر کسی دنیاوی وجہ کے پکڑتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہیں معاف کر دیا گیا ہے پس اپنے اعمال از سر نو شروع کرو اور جب وہ بات چیت کرنے لگتے ہیں تو ملائکہ آپس میں کہتے ہیں کہ ان کے پاس سے ہٹ جاؤ ممکن ہے کہ دونوں میں کوئی راز کی بات ہو اور خدا چھپانا چاہتا ہو۔

اسحاق نے کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! یہ کیونکر ہے کہ فرشتے ان کی باتوں کو نہیں لکھتے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وہ منہ سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک ہوشیار محافظ ہوتا ہے۔(ق:۱۸)۔''؟

راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک لمبی آہ بھری اور اتنا روئے کہ ان کے آنسوؤں سے ان کی داڑھی بھیگ گئی۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اے اسحاق! اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ مومن لوگوں کو جو ایک دوسرے سے ملتے ہیں، ان کے احترام کی وجہ سے چھوڑ دیں اور دوسری صورت میں اگر فرشتے ان کے الفاظ نہیں لکھتے ہیں یا انہیں نہیں جانتے ہیں تو وہ جانتا ہے اور انہیں بچاتا ہے جو تمام رازوں اور پوشیدہ باتوں کا عالم ہے۔ [1]

[1] البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۱۴۷؛ بحار الانوار ج ۷۳، ص ۳۵؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۱۱۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۳۷۹؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۴۰

بیان:

الصعداء تنفس طویل اخضلت بلت و قد مضی حدیث آخر فی المعانقة فی باب زیارة الإخوان

''الصعداء'' لمبی سانس لیا اور بیشک ایک دوسری حدیث معانقہ کے بارے میں ''باب زیارۃ الإخون'' میں گزر چکی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن موثق ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

2/2703 الكافی، ۱/۱/۱۸۵/۲ القمی عن اَلْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ اَلْمِنْقَرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ لَكُمْ لَنُوراً تُعْرَفُونَ بِهِ فِي اَلدُّنْيَا حَتَّى إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ قَبَّلَهُ فِي مَوْضِعِ اَلنُّورِ مِنْ جَبْهَتِهِ۔

ترجمہ یونس بن ظبیان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے لیے ایک نور ہے جس سے تم اس دنیا میں پہچانے جاتے ہو یہاں تک کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملتا ہے تو اس کی پیشانی پر اس نور والی جگہ پر بوسہ دیتا ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ حسین بن احمد المنقری سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ [4] اور یونس بن ظبیان کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی ہے البتہ یہ امامی نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)۔

3/2704 الكافی، ۱/۵/۱۸۵/۲ محمد عن العمرکی عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ قَبَّلَ لِلرَّحِمِ ذَا قَرَابَةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ قُبْلَةُ اَلْأَخِ عَلَى اَلْخَدِّ وَ قُبْلَةُ اَلْإِمَامِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔

ترجمہ علی بن جعفر سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جو اپنے کسی قرابتدار کو رشتہ داری کی بنا پر بوسہ دے تو اس پر کچھ (گناہ) نہیں ہے اور بھائی کا بوسہ رخسار پر ہوتا ہے اور امام کا بوسہ اس کی آنکھوں کے درمیان ہوتا ہے۔ [5]

---

[1] مراۃ العقول: ج۹، ص۷۷

[2] مشکاۃ الانوار ص ۲۰۲؛ عوالی اللئالی ج۱، ص۳۳۶؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص ۲۳۴؛ بحار الانوار ج ۷۳، ص ۳۷؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۳۱؛ مستدرک الوسائل ج۹، ص ۷۰

[3] مراۃ العقول: ج۹، ص۷۹

[4] الکافی: ج۶، ص۲۷ ح۲؛ تہذیب الاحکام: ج۹، ص۹۲ ح۳۲؛ الوافی: ج۲، ص۵۳ ح۱۹۹۵۲؛ وسائل الشیعہ: ج۲۳، ص۲۳۴

[5] مسائل علی بن جعفر و مستدرکاتھا ص ۳۴۳؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۰۲؛ عوالی اللئالی ج۱، ص۳۴۵؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۳۳؛ بحار الانوار ج۷۳، ص۴۰

بیان:

فلیس علیه شیء أی ذنب و حرج یعنی إذا کان الباعث علی التقبیل المحبة الطبیعیة فأما إذا کان لله و فی الله فهو مثاب علیه و لعل المراد بالأخ الأخ فی النسب إذ الأخ فی الدین إنما یقبل جبهته کما مر و یحتمل الأخ فی الدین أو ما یشملهما فیکون رخصة

''فلیس علیه شیء''پس اس پر کوئی شی نہیں ہے، یعنی کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے یعنی اگر بوسہ لینے کا مقصد فطری محبت ہے لیکن اگر یہ خدا اور خدا کے لئے ہے تو اسے اس کا اجر ملے گا اور شاید اس سے مراد نسبی بھائی کا اپنے بھائی کے ساتھ معاملہ ہے اور اگر دینی بھائی ہیں تو اس کی پیشانی کا بوسہ لیا جائے گا جیسا کہ گزر چکا ہے اور یہاں احتمال دینی بھائی کا ہے یا جوان کو شامل ہے تو پھر اجازت ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [1]

4/2705 الکافی، ۱/۶/۱۸۶/۲ عنه عن البرقی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي اَلصَّبَّاحِ مَوْلَى آلِ سَامٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ اَلْقُبْلَةُ عَلَى اَلْفَمِ إِلاَّ لِلزَّوْجَةِ أَوِ اَلْوَلَدِ اَلصَّغِيرِ.

ابو الصباح مولا آل سام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: منہ پر بوسہ نہیں ہے مگر بیوی یا چھوٹے بچے کے لیے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند ابو الصباح کی وجہ سے مجہول ہے اور محمد بن سنان ثقہ ہے۔ (واللہ اعلم)

5/2706 الکافی، ۱/۳/۱۸۵/۲ الثلاثة عَنْ زَيْدٍ اَلنَّرْسِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَزْيَدٍ صَاحِبِ اَلسَّابِرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَتَنَاوَلْتُ يَدَهُ فَقَبَّلْتُهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّهَا لاَ تَصْلُحُ إِلاَّ لِنَبِيٍّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ.

علی بن مزید صاحب السابری سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے

---

[1] مراۃ العقول: ج۹،ص۸۳؛ حدود الشریعہ: ج۱،ص۵۳۳

[2] تحف العقول ص۴۰۹؛ مشکاۃ الانوار ص۲۰۲؛ عوالی اللئالی ج۱،ص۴۳۶؛ وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۲۳۴؛ الفصول المہمہ ج۳،ص۳۶۲؛ بحار الانوار ج۱۰،ص۲۴۶ و ج۷۳،ص۴۱ و ج۷۵،ص۳۲۱؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۸۱۰؛ مستدرک الوسائل ج۹،ص۷۰

[3] مراۃ العقول: ج۹،ص۸۳

آپؑ کا ہاتھ پکڑا اور اس کو بوسہ دیا تو آپؑ نے فرمایا: یہ دوست نہیں ہے سوائے نبی یا نبی کے وصی کے۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۲)

6/2707 الکافی،۲/۱۸۵/۱/۲ الثلاثة عن رفاعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يُقَبَّلُ رَأْسُ أَحَدٍ وَلاَ يَدُهُ إِلاَّ يَدُ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَوْ مَنْ أُرِيدَ بِهِ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

ترجمہ: رفاعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی کے سر یا ہاتھ کو بوسہ نہیں دیا جاسکتا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا اس کے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں۔ (۳)

بیان:

لعل المراد بمن أريد به رسول الله ص الأئمة المعصومون ع كما يستفاد من الحديث السابق و يحتمل شمول الحكم العلماء بالله و بأمر الله معا العاملين بعلمهم الهادين للناس ممن وافق قوله فعله لأن العلماء الحق ورثة الأنبياء فلا يبعد دخولهم فيمن يراد به رسول الله ص

شاید ان سے مراد جن کا ارادہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے وہ آئمہ معصومین علیہم السلام ہیں جیسا کہ پہلے والی حدیث سے استفادہ ہوتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ حکم ان علماء ربانی کے لیئے بھی ہو جو اللہ تعالی کے حکم اور آئمہ طاہرینؑ کے علوم پر عمل پیرا ہوں اور جن کا قول ان کے فعل کے مطابق ہو کیونکہ علماء حق ہی انبیاءؑ کے وارث ہیں لھذا یہ بعید نہیں ہے کہ ان میں ایسے علماء بھی شامل ہوں جن کا ارادہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ (۴) یا پھر سند صحیح ہے۔ (۵) اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2708 الکافی،۲/۱۸۵/۱/۴ محمد عن ابن عيسى عَنِ اَلْحَجَّالِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ نَاوِلْنِي يَدَكَ أُقَبِّلْهَا فَأَعْطَانِيهَا فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ رَأْسَكَ فَفَعَلَ فَقَبَّلْتُهُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ رِجْلاَكَ فَقَالَ أَقْسَمْتُ أَقْسَمْتُ أَقْسَمْتُ ثَلاَثاً وَبَقِيَ شَيْءٌ وَبَقِيَ

---

(۱) وسائل الشیعہ ج۱۲،ص ۲۳۴؛ الفصول المہمہ ج۳،ص ۳۶۲؛ بحار الانوار ج ۷۳،ص ۳۹

(۲) مرآۃ العقول: ج۹،ص۸۱

(۳) عوالی اللئالی: ج۱،ص ۴۳۵؛ وسائل الشیعہ: ج۱۲،ص ۲۳۴؛ الفصول المہمہ: ج ۳،ص ۳۶۳؛ بحار الانوار: ج ۷۳ ص ۳۷

(۴) مرآۃ العقول: ج۹،ص۷۹

(۵) التبرک احمدی میانجی: ۳۲۹؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الستر والنظر): ۱۵۸

شَيْءٌ وَ بَقِيَ شَيْءٌ۔

ترجمہ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: اپنا ہاتھ میری طرف بڑھائیں تاکہ میں اسے بوسہ دوں۔ چنانچہ امامؑ نے ہاتھ بڑھایا (اور میں نے بوسہ دیا) پھر عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! سر بھی ادھر بڑھائیں۔ امامؑ نے ایسا کیا تو میں نے اسے بھی بوسہ دیا۔

پھر میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! پاؤں بھی بڑھائیں۔

آپؑ نے تین بار فرمایا: میں قسم دیتا ہوں، میں قسم دیتا ہوں، میں قسم دیتا ہوں (یعنی ایسا نہ کر)۔ پھر فرمایا: کوئی چیز باقی رہی ہے؟ کوئی چیز باقی رہی ہے؟ کوئی چیز باقی رہی ہے؟ [1]

بیان:

لعل المراد أنه ع قال ثلاث مرات حلفت أن لا أناول رجلي لأحد يقبلها و هل يبقى مكان السؤال لذلك بعد حلفي عليه

شاید اس سے مراد یہ ہو کہ امامؑ نے فرمایا کہ میں تین مرتبہ قسم کھاتا ہوں کہ میں اپنے پاؤں کسی ایک کے لیئے بھی نہیں اٹھاؤں گا جو ان کا بوسہ لے پس کیا میرے قسم اٹھانے کے بعد اب بھی اس کے لیئے سوال کا کوئی امکان باقی رہ جاتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [2] یا پھر سند صحیح ہے۔ [3] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے کیونکہ یونس امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

۹۰۔ باب آداب المجالسة

باب: بیٹھنے کے آداب

1/2709 الکافی،۲/۶۶۱/۳/۱ الثلاثة عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَازِمٍ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الزَّاهِدِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ رَضِيَ بِدُونِ الشَّرَفِ مِنَ الْمَجْلِسِ لَمْ يَزَلِ اللَّهُ وَ مَلاَئِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۲۳۴؛ بحارالانوار ج۷۳،ص۳۹

[2] مرآۃ العقول: ج۹،ص۸۲

[3] حدود الشریعہ: ج۱،ص۵۳۳

حَتَّى يَقُومَ۔

ابو سلیمان زاہد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنی قدر و منزلت سے پست جگہ پر بیٹھنے پر راضی ہو جائے تو جب تک وہ وہاں سے اٹھتا نہیں ہے برابر خدا اور اس کے فرشتے اس پر درود پڑھتے ہیں۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲]

2/2710 الکافی،۲/۶۶۲/۶/۱ العدة عن البرقی عن أبیه عن ابن الْمُغِيرَةِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِذَا دَخَلَ مَنْزِلاً قَعَدَ فِي أَدْنَى الْمَجْلِسِ إِلَيْهِ حِينَ يَدْخُلُ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی گھر میں داخل ہوتے تو داخل ہوتے وقت قریب ترین نشست پر بیٹھ جاتے۔ [۳]

بیان:

ينبغي أن يخص هذا الحكم بما إذا لم يعين له صاحب المنزل مكانا لما رواه عبد الله بن جعفر الحميري في كتاب قرب الإسناد عن الاثنين عن جعفر بن محمد عن أبيه ع قال إذا دخل أحدكم على أخيه في رحله۔ فليقعد حيث يأمره صاحب الرحل فإن صاحب الرحل أعرف بعورة بيته من الداخل عليه و يؤيده الحديث الآتي على إحدى النسختين

مناسب ہے کہ اس حکم کو خاص کیا جائے اس کے ساتھ جس کو صاحب منزل نے مکان معین نہ کیا ہو جیسا کہ عبداللہ بن جعفر الحمیری نے اپنی کتاب قرب الاسناد میں دو بندوں سے روایت نقل کی ہے اور انہوں نے روایت کی امام جعفر صادق علیہ السلام بن امام محمد باقر علیہ السلام سے اور امام نے اپنے پدر بزرگوار سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ فِي رَحْلِهِ فَلْيَقْعُدْ حَيْثُ يَأْمُرُهُ صَاحِبُ الرَّحْلِ فَإِنَّ صَاحِبَ الرَّحْلِ أَعْرَفُ بِعَوْرَةِ بَيْتِهِ مِنَ الدَّاخِلِ عَلَيْهِ

[۱] تحف العقول ص ۴۸۶؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۰۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۰۷؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۳۱۸؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۴۶۶ و ج ۷۵، ص ۳۷۱؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۳۴؛ مستدرک الوسائل ج ۸، ص ۴۰۳

[۲] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۶۴

[۳] مکارم الاخلاق ص ۲۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۰۸؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۳۱۸؛ بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۴۰؛ مستدرک الوسائل ج ۸، ص ۴۰۳

تم میں سے جب کوئی شخص اپنے بھائی پاس اس کے گھر میں داخل ہوتواس کو چاہیئے کہ وہ اس جگہ بیٹھے جہاں اسے گھر کا مالک بیٹھنے کا حکم دے کیونکہ گھر کا مالک اپنے گھر کی خواتین کواس سے زیادہ جانتا ہے جواس کے پاس داخل ہوا ہے۔

اس کی تائید آگے آنے والی اس حدیث سے ہوتی ہے جو دو نسخوں میں سے ایک ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ ①

3/2711 الکافی،۲/۶۵۹/۱/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : إِنَّ مِنْ حَقِّ اَلدَّاخِلِ عَلَى أَهْلِ اَلْبَيْتِ أَنْ يَمْشُوا مَعَهُ هُنَيْئَةً إِذَا دَخَلَ وَ إِذَا خَرَجَ وَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ اَلْمُسْلِمِ فِي بَيْتِهِ فَهُوَ أَمِيرٌ عَلَيْهِ حَتَّى يَخْرُجَ .

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آنے والے کا صاحب خانہ پر حق ہے کہ وہ اس کے آتے جاتے وقت (اس کے احترام کی خاطر) اس کے ساتھ چلے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے گھر میں داخل ہوتو وہ (صاحب خانہ) اس کے واپس جانے تک اس پر حاکم ہے۔ ②

بیان:

صدر الحديث إشارة إلى حق الداخل من الاستقبال و المشايعة و ذيله إلى حق صاحب البيت من انقياد أوامره و نواهيه و في بعض النسخ فهو أمين عليه يعني لا ينبغي له أن ينقل حديثه إلا حيث يأمن غائلته و على هذا يكون مضمونه مضمون الأخبار الآتية

اوپر والی حدیث اشارہ کررہی ہے داخل ہونے والے کی ذمہ داری کی طرف یعنی اس کے استقبال اور مشایعت کی طرف اور اس ذیل میں گھر کے مالک کے حق کی طرف یعنی اس کا اہتمام کرنا، اس کے اوامر و نواہی کی طرف۔

بعض نسخوں میں ہے:

فهو امين عليه

پس وہ اس پر امین ہے

① مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۶۴

② وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۰۳

اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے لیئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنی گفتگو نقل نہ کرے اس جگہ تک جہاں وہ اس کے سبب سے محفوظ ہو۔

اس بنیاد پر اس کا مضمون آگے آنے والی اخبار کے مضموں کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر گفتگو گئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

4/2712 الکافی، ۱/۳/۶۶۰/۲ العدة عن البرقی عن عثمان عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ يَكْتُمُهُ صَاحِبُهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ ثِقَةً أَوْ ذِكْراً لَهُ بِخَيْرٍ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مجالس امانت کے ساتھ ہوتی ہیں اور کسی کو اس بات کے اظہار کا حق نہیں پہنچتا جسے بات کرنے والا چھپانا چاہتا ہو مگر اس کی اجازت سے یا یہ کہ اس میں اس شخص کا ذکر خیر ہو۔ [۲]

تحقیق اسناد:

5/2713 الکافی، ۱/۱/۶۶۰/۲ العدة عن سهل و أحمد جميعا عن السراد عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَلْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ.

ترجمہ: ابن ابی عوف سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۴]

6/2714 الکافی، ۱/۲/۶۶۰/۲ الثلاثة عن حماد عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: اَلْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ.

---

[۱] مرآة العقول: ج۱۲، ص۵٦١

[۲] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۰۳

[۳] من لا یحضرہ الفقیہ ج۴، ص۳۷۸؛ شرح فارسی شہاب الاخبار ص۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۰۳؛ مستدرک الوسائل ج۸، ص۳۹۹

[۴] مرآة العقول: ج۱۲، ص۵٦٢

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجالس امانت کے ساتھ ہوتی ہیں۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ (۲) لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2715 الکافی، ۲/۶۶۰/۱/۲ محمد عن ابن عیسی عن السراد عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَ اَلْقَوْمُ ثَلاَثَةً فَلاَ يَتَنَاجَى مِنْهُمُ اِثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ فِي ذَلِكَ مَا يَحْزُنُهُ وَ يُؤْذِيهِ.

ترجمہ: ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تین لوگ ہوں تو ان میں سے دو کو چاہیے کہ وہ اپنے ساتھی کے بغیر سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے اس کو ملال پہنچے گا اور اسے اذیت ہوگی۔ (۳)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۴)

8/2716 الکافی، ۲/۶۶۰/۲/۲ العدة عن البرقی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلْأَوَّلِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَ ثَلاَثَةٌ فِي بَيْتٍ فَلاَ يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ مِمَّا يَغُمُّهُ.

ترجمہ: یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جب ایک گھر میں تین افراد ہوں تو ان میں سے دو کو اپنے ساتھی کے بغیر نجی گفتگو نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس سے تیسرے کو غم ہوتا ہے۔ (۵)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۶) لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی یعنی ابوسمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے البتہ غیر امامی ہے اور یونس امامی ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

9/2717 الکافی، ۲/۶۶۰/۳/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

---

(۱) گزشتہ حدیث کے حوالہ جات کی طرف رجوع کیجیے۔

(۲) مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۶۲

(۳) مشکاۃ الانوار ص۱۰۶؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۰۵؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۱۰۷؛ مستدرک الوسائل ج۸، ص۳۹۹

(۴) مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۶۲؛ مہذب الاحکام: ج۵، ص۳۰۳

(۵) وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۰۵

(۶) مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۶۲

وَ آلِهِ: مَنْ عَرَضَ لِأَخِيهِ اَلْمُسْلِمِ اَلْمُتَكَلِّمِ فِي حَدِيثِهِ فَكَأَنَّمَا خَدَشَ وَجْهَهُ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی گفتگو میں اعتراض کرے تو یہ اس کا چہرہ نوچنے کے مترادف ہے۔ [1]

بیان:

عرض لأخيه بتخفيف الراء و فتحها و كسرها أي تعرض له و ظهر عليه يقال مر بي فلان فما عرضت له و ما عرضت له و في بعض النسخ المسلم المتكلم

''عرض لأخیہ'' راء کی تخفیف، اس کی فتح اور کسرہ کے ساتھ، یعنی اس کے پیش کیا گیا اور اس پر ظاہر کیا گیا جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں میرے پاس سے گزرا تو میں اس کے ظاہر نہ تھا۔

بعض نسخوں میں ہے ''المسلم المتکلم''

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور مشہور سند پر گفتگو کئی مرتبہ کی جا چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

10/2718 الكافى، ١/١/٦٧١/٢ محمد عن أحمد عَنِ اَلْوَشَّاءِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقْسِمُ لَحَظَاتِهِ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَيَنْظُرُ إِلَى ذَا وَ يَنْظُرُ إِلَى ذَا بِالسَّوِيَّةِ قَالَ وَ لَمْ يَبْسُطْ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ رِجْلَيْهِ بَيْنَ أَصْحَابِهِ قَطُّ وَ إِنْ كَانَ لَيُصَافِحُهُ اَلرَّجُلُ فَمَا يَتْرُكُ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ اَلتَّارِكَ فَلَمَّا فَطَنُوا لِذَلِكَ كَانَ اَلرَّجُلُ إِذَا صَافَحَهُ قَالَ بِيَدِهِ فَنَزَعَهَا مِنْ يَدِهِ.

ترجمہ جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ اپنے اصحاب میں اپنی التفافات و توجہات برابر برابر تقسیم فرماتے تھے۔ پس وہ کبھی اس کی طرف اور کبھی اس کی طرف برابر نگاہ فرماتے تھے۔

نیز فرمایا: رسول خداؐ نے اپنے اصحاب کے درمیان کبھی پاؤں دراز نہیں فرمائے تھے اور جب کوئی آپؐ سے مصافحہ کرتا تھا تو جب تک وہ شخص اپنا اپنا ہاتھ نہیں کھینچتا تھا آپؐ کبھی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہیں کھینچتے تھے۔ پس جب لوگوں کو آپؐ کی اس عادت کریمہ کا علم ہو گیا تو وہ مصافحہ کرتے ہی فوراً اپنا ہاتھ کھینچ لیتے تھے۔ [3]

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۰۶

[2] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۶۳

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۴۲؛ بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۵۹

بیان:

قال بیده مال بها

''قال بیدہ'' اس نے کہا کہ اس کے ہاتھ میں ہے یعنی اس کا مال۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۱]

11/2719 الکافی، ۲/۶۶۲/۸/۱ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: يَنْبَغِي لِلْجُلَسَاءِ فِي اَلصَّيْفِ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ كُلِّ اِثْنَيْنِ مِقْدَارُ عَظْمِ اَلذِّرَاعِ لِئَلاَّ يَشُقَّ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي اَلْحَرِّ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گرمیوں کی مجلس میں دو آدمیوں کے درمیان ایک بازوجتنا (تقریباً اٹھارہ انچ) فاصلہ ہونا چاہیے تا کہ گرمی میں ان میں سے کسی پر شاق نہ گزرے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور اس مشہور سند پر گفتگو کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۹۔باب هيئة الجلوس

باب: بیٹھنے کا طریقہ

1/2720 الکافی، ۲/۶۶۱/۱/۱ العدة عن البرقي عَنِ اَلنَّوْفَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اَلْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْحَسَنِ اَلْعَلَوِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: كَانَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَجْلِسُ ثَلاَثاً اَلْقُرْفُصَا وَ هُوَ أَنْ يُقِيمَ سَاقَيْهِ وَ يَسْتَقْبِلَهُمَا بِيَدَيْهِ وَ يَشُدَّ يَدَهُ فِي ذِرَاعِهِ وَ كَانَ يَجْثُو عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَ كَانَ يَثْنِي رِجْلاً وَاحِدَةً وَ يَبْسُطُ عَلَيْهَا اَلْأُخْرَى وَلَمْ يُرَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مُتَرَبِّعاً قَطُّ.

ترجمہ عبدالعظیم بن عبداللہ بن حسن علوی نے مرفوع روایت کی ہے کہ (امامؑ نے) فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین طرح

---

[۱] مراۃ العقول: ج۱۲،ص۵۷۷

[۲] وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۱۱۴؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۵،ص۳۱۸

[۳] مراۃ العقول: ج۱۲،ص۵۶۵

بیٹھا کرتے تھے: (۱) قرفصاء یعنی اپنی دونوں پنڈلیاں کھڑی کر کے اوران پر اس طرح دونوں ہاتھ رکھتے تھے کہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کی کہنی پر کس کے رکھتے تھے۔ (۲) دوزانو ہو کر بیٹھتے تھے۔ (۳) ایک پاؤں دوہرا کر کے رکھتے تھے اور دوسرا اس پر پھیلاتے تھے۔ مگر آپ کو آلتی پالتی مار کر بیٹھے ہوئے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ [1]

بیان:

قال في القاموس القرفصى مثلثة القاف و الفاء مقصورة و القرفصى بالضم و القرفصاء بضم القاف و الراء على الإتباع أن يجلس على أليتيه و يلصق فخذيه ببطنه و يحتبي بيديه يضعهما على ساقية أو يجلس على ركبتيه متكئا و يلصق بطنه بفخذيه و يتأبط كفيه انتهى و الاحتباء بالمهملة جمع الظهر و الساقين باليدين أو بعمامة و جثا كدعا و رمى جثوا و جثيا بضمهما جلس على ركبتيه يثني رجلا كيسعى يرد بعضها على بعض و كأن المراد به التورك المذكور في الخبر الآتي و لعل المراد بالتربع معناه المشهور

کتاب القاموس میں بیان ہوا کہ "القرفصی" یہ تین طریقوں سے آتا ہے: (۱) "القرفصی" القاف اورفاء مقصورہ، (۲) القرفصی" ضمہ کے ساتھ۔ (۳) "القرفصاء" قاف اور راء کے ضمہ کے ساتھ، یعنی پیروکار کو اپنے کولہوں پر بیٹھنا چاہیے، اس کی رانیں اس کے پیٹ کو چھوتی ہیں اور اسے اپنے ہاتھوں سے گلے لگاتے ہوئے اپنے پنڈلیوں پر رکھ کر یا اسے گھٹنوں کے بل پیچھے جھک کر بیٹھنا چاہیے، اس کا پیٹ اس کی رانوں کو چھوتا ہے اور اس کی ہتھیلیاں اس کے بازو کے نیچے ہیں۔

"الاحتباء" مھملہ کے ساتھ، ہاتھوں یا عمامہ کے ساتھ پیچھے اور ٹانگوں کو جمع کرنا۔

"جثا" جیسے "دعا، رمی" دونوں کے ضمہ کے ساتھ، وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا، جیسے "یسعی" یعنی بعض کا بعض پر وارد ہونا گویا کہ اس سے مراد تورک ہے۔ جیسا کہ آگے آنے والی خبر میں مذکور ہے اور شاید اس سے مراد تربع ہے جس کا معنی مشہور ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول یا مرسل ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند مجہول مرفوع ہے۔ (واللہ اعلم)

2/2721 الكافي ،۲/۶۶۱/۵/۱ الاثنان عن الوشاء عن حماد قَالَ: جَلَسَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مُتَوَرِّكاً رِجْلُهُ اَلْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ اَلْيُسْرَى فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذِهِ جِلْسَةٌ مَكْرُوهَةٌ فَقَالَ لاَ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قَالَتْهُ اَلْيَهُودُ لَمَّا أَنْ فَرَغَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ خَلْقِ اَلسَّمَاوَاتِ وَ اَلْأَرْضِ وَ اِسْتَوَى عَلَى اَلْعَرْشِ جَلَسَ هَذِهِ اَلْجِلْسَةَ لِيَسْتَرِيحَ فَأَنْزَلَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ: (اَللَّهُ لاٰ إِلٰهَ إِلاّٰ هُوَ اَلْحَيُّ

---

[1] مکارم الاخلاق ص ۲۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۰۶؛ بحارالانوار ج ۱۶، ص ۲۴۱؛ مستدرک الوسائل ج ۸، ص ۴۰۰

[2] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۶۳

اَلْقَيُّومُ لاٰ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاٰ نَوْمٌ) وَبَقِيَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مُتَوَرِّكاً كَمَا هُوَ.

ترجمہ: حماد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ اس طرح بطور تورک بیٹھے کہ آپؑ کا دایاں پاؤں آپؑ کی بائیں ران پر تھا۔ پس ایک شخص نے آپؑ سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! بیٹھنے کا یہ طریقہ تو مکروہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ یہ بات صرف یہود کی اختراع ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا جب زمین و آسمان کی تخلیق سے فارغ ہو کر عرش پر بیٹھا تو اس طرح بیٹھا تا کہ راحت و سکون حاصل کرے۔ اس پر خدا نے یہ آیت نازل کی: ''اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے سب کا تھامنے والا، نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے نہ نیند۔ (البقرة: ۲۵۵)'' اور آپؑ اسی طرح تورک کی حالت میں بیٹھے رہے جس طرح پہلے بیٹھے تھے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ معلّیٰ بن محمد ثقہ ہے۔ [۳]

3/2722 الکافی، ۲/۶۶۱/۲/۱ الثلاثة عمن ذكره عن اَلثُّمَالِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَاعِداً وَاضِعاً إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى فَخِذِهِ فَقُلْتُ إِنَّ اَلنَّاسَ يَكْرَهُونَ هَذِهِ اَلْجِلْسَةَ وَيَقُولُونَ إِنَّهَا جِلْسَةُ اَلرَّبِّ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا جَلَسْتُ هَذِهِ اَلْجِلْسَةَ لِلْمَلاَلَةِ وَاَلرَّبُّ لاَ يَمَلُّ وَ (لاٰ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاٰ نَوْمٌ).

ترجمہ: ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے امام زین العابدین علیہ السلام کو اس طرح بیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپؑ نے اپنا ایک پاؤں (دوسرے پاؤں کی) ران پر رکھا ہوا تھا۔

میں نے عرض کیا: لوگ تو اس طرح بیٹھنے کو مکروہ جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ طریقہ خدا کے بیٹھنے کا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میں اس طرح تھکاوٹ کی وجہ سے بیٹھا ہوں مگر خدا تھکتا نہیں ہے اور نہ ہی اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [۵] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۰۷؛ بحار الانوار ج ۷۴، ص ۷۴؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۲۵۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۲، ص ۳۹۹؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۱۶۴

[۲] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۶۴

[۳] المفید من معجم رجال الحدیث: ۶۱۳

[۴] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۰۶؛ بحار الانوار ج ۴۶، ص ۵۹؛ عوالم العلوم ج ۱۸، ص ۱۳۹

[۵] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۶۳

4/2723 الكافي، ۱/۲/۶۶۲/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: اَلاِحْتِبَاءُ فِي اَلْمَسْجِدِ حِيطَانُ اَلْعَرَبِ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں احتباء [۱] کی حالت میں بیٹھنا عربوں کی دیواریں ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر گفتگو کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

5/2724 الكافي، ۱/۳/۶۶۲/۲ الخمسة عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: اَلاِحْتِبَاءُ حِيطَانُ اَلْعَرَبِ.

ترجمہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: احتباء کی حالت میں بیٹھنا عربوں کی دیواریں ہیں۔ [۴]

بیان:

یعنی أن العرب تتوسل فی الاتکاء بالاحتباء کما یتوسل أصحاب البیوت المبنیة بالجدران

اس کا مطلب ہے کہ عرب پناہ کے لیے تکیہ لگاتے ہیں جس طرح گھروں کے مالک ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۵] لیکن ابراہیم بن عبدالحمید کا واقفی ہونا اختلافی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ وہ امامی ہے پس ایسا ہو تو سند حسن ہوگی۔ (واللہ اعلم)

6/2725 الكافي، ۱/۴/۶۶۳/۲ العدة عن البرقی عن عثمان عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَحْتَبِي بِثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنْ كَانَ يُغَطِّي عَوْرَتَهُ فَلاَ بَأْسَ.

---

[۱] گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ کپڑے کے ٹکڑے یا بازوؤں سے جوڑ کر بیٹھنا۔ اسے ہمارے گاؤں میں "گوٹھ مار کر بیٹھنا" کہا جاتا ہے۔ (واللہ اعلم)

[۲] وسائل الشیعہ ج۵، ص۲۳۶

[۳] مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۶۶

[۴] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۱۱

[۵] مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۶۶

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کا ایک ٹکڑے سے احتباء کی حالت میں بیٹھتا ہے تو امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس کی شرمگاہ چھپی ہوئی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ ﴿۲﴾ لیکن سماعہ کا واقفی ہونا صرف شہرت کی وجہ سے ہے اور تحقیق یہ ہے کہ وہ امامی ہے۔ پس ایسی صورت میں سند حسن کالصحیح ہوگی۔ (واللہ اعلم)

7/2726 الکافی، ۱/۵/۶۶۳/۲ البرقی عن محمد بن علی عن ابن أَسْبَاطٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَجُوزُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَحْتَبِيَ مُقَابِلَ اَلْكَعْبَةِ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی آدمی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ خانہ کعبہ کے سامنے احتباء پر عمل کرے۔ ﴿۳﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۴﴾ لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے اور محمد بن علی کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

8/2727 الکافی، ۱/۲/۶۶۱/۲ علی عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَكْثَرَ مَا يَجْلِسُ تُجَاهَ اَلْقِبْلَةِ.

ترجمہ: طلحہ بن زید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھتے تھے۔ ﴿۵﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۶﴾ لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے اور طلحہ بن زید ثقہ غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

9/2728 الکافی، ۱/۹/۶۶۲/۲ الثلاثة عن حماد قَالَ رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: يَجْلِسُ فِي بَيْتِهِ عِنْدَ بَابِ بَيْتِهِ قُبَالَةَ اَلْكَعْبَةِ.

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۱۱

﴿۲﴾ مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۶۶

﴿۳﴾ الوافی ج۱۲، ص۹۰ ح ۱۱۵۵۳؛ وسائل الشیعہ ج۵، ص۲۳۶

﴿۴﴾ مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۶۶

﴿۵﴾ مکارم الاخلاق ص۲۶؛ مشکاۃ الانوار ص۲۰۳؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۰۹؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۳۱۸؛ بحار الانوار ج۱۶، ص۲۴۰

﴿۶﴾ مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۶۳

حماد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو اپنے گھر کے اندر اپنے گھر کے دروازے کے پاس رو بقبلہ بیٹھے ہوئے دیکھا۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

۹۲۔باب المزاح

باب: مذاح

1/2729 الکافی ،۲/۶۶۳/۱/۱ محمد عن ابن عیسی عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اَلرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ اَلْقَوْمِ فَيَجْرِي بَيْنَهُمْ كَلاَمٌ يَمْزَحُونَ وَ يَضْحَكُونَ فَقَالَ لاَ بَأْسَ مَا لَمْ يَكُنْ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ عَنَى اَلْفُحْشَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ يَأْتِيهِ اَلْأَعْرَابِيُّ فَيُهْدِي لَهُ اَلْهَدِيَّةَ ثُمَّ يَقُولُ مَكَانَهُ أَعْطِنَا ثَمَنَ هَدِيَّتِنَا فَيَضْحَكُ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ كَانَ إِذَا اِغْتَمَّ يَقُولُ مَا فَعَلَ اَلْأَعْرَابِيُّ لَيْتَهُ أَتَانَا ۔

معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: میں آپ پر فدا ہوں! ایک شخص کچھ ایسے لوگوں کے ہمراہ ہے جو آپس میں مذاق کرتے ہیں اور ہنستے ہیں تو؟

آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں جب تک وہ نہ ہو۔

پس میں نے خیال کیا کہ آپ کی "وہ" سے مراد یہ ہے کہ فحش کلامی نہ ہو۔

پھر فرمایا: ایک اعرابی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور جب بھی آتا تو کوئی نہ کوئی ہدیہ بھی لاتا تھا اور پھر اس وقت کہتا تھا کہ ہمارے ہدیہ کی قیمت ادا کرو۔ جس پر آنحضرت ہنس پڑتے تھے اور جب کبھی آنحضرت پریشان ہوتے تھے تو فرماتے: اعرابی کہاں گیا۔ کاش وہ آجاتا۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۴]

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۰۹

[۲] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۶۵

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۱۲؛ بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۵۹

[۴] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۶۷؛ عین الحیاۃ مجلسی: ج ۲، ص ۷۳

2/2730 الكافي، ۱/۲/۶۶۳/۲ العدة عن البرقي عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلاَّ وَفِيهِ دُعَابَةٌ قُلْتُ وَمَا ٱلدُّعَابَةُ قَالَ ٱلْمِزَاحُ.

ترجمہ فضل بن ابوقرہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر مومن دعابہ ہوتا ہے۔

میں نے عرض کیا: دعابہ سے کیا مراد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: مزاح کرنا۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۲﴾

3/2731 الكافي، ۱/۳/۶۶۳/۲ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلاَّمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ يُونُسَ ٱلشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: كَيْفَ مُدَاعَبَةُ بَعْضِكُمْ بَعْضاً قُلْتُ قَلِيلٌ قَالَ فَلاَ تَفْعَلُوا فَإِنَّ ٱلْمُدَاعَبَةَ مِنْ حُسْنِ ٱلْخُلُقِ وَإِنَّكَ لَتُدْخِلُ بِهَا ٱلسُّرُورَ عَلَى أَخِيكَ وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يُدَاعِبُ ٱلرَّجُلَ يُرِيدُ أَنْ يَسُرَّهُ.

ترجمہ یونس شیبانی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم آپس میں مزاح کی قدر کرتے ہو؟

میں نے عرض کیا: بہت کم؟

آپؑ نے فرمایا: ایسا نہ کرو کیونکہ مزاح کرنا حسن خلق میں سے ہے اور یقیناً تم اس کے ذریعہ سے اپنے برادر مؤمن کے دل میں سرور داخل کرتے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک آدمی سے مزاح کرتے تھے جبکہ آپؐ کا مقصد اسے خوش کرنا ہوتا تھا۔ ﴿۳﴾

بیان:

فلا تفعلوا أي فلا تفعلوا ما تفعلون من قلة المداعبة بل كونوا على حد الوسط فيها لما يأتي من ذم كثرتها أيضا

"فلا تفعلوا" یعنی لہٰذا جو کچھ تم کرتے ہو اسے پیش گوئی کی کمی کی وجہ سے نہ کرو، بلکہ اس میں درمیانی جگہ پر رہو کیونکہ اس کی کثرت کی مذمت سے بھی جو ہوتا ہے۔

﴿۱﴾ معانی الاخبار ص ۱۶۴؛ مشکاۃ الانوار ص ۱۹۰؛ السرائر ج ۳، ص ۵۷۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۱۲؛ بحار الانوار ج ۷۳، ص ۶۰؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۲۰

﴿۲﴾ مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۶۷

﴿۳﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۱۳

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۱) لیکن میرے نزدیک سند مجہول ہے۔(واللہ علم)

4/2732 الکافی ۲/۶۶۳/۴/۲، صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْجُعْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُحِبُّ اَلْمُدَاعِبَ فِي اَلْجَمَاعَةِ بِلاَ رَفَثٍ.

ترجمہ: عبداللہ بن محمد جعفی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: خداوند عالم جماعت میں مزاح کو پسند کرتا ہے بشرطیکہ اس میں بخش کوئی نہ ہو۔ (۲)

بیان:

فی بعض النسخ أبا عبد الله ع مکان أبا جعفر و لعل أبا جعفر هو الصحیح لأن الراوی مذکور فی رجاله ع و الرفث الفحش

بعض نسخوں میں ابوجعفر علیہ السلام کی جگہ ابوعبداللہ علیہ السلام ہے اور شاید ابوجعفرؑ ہی صحیح ہے کیونکہ یہ راوی امام ابوجعفر علیہ السلام کے رجال میں سے ہے۔

''الرفث'' اس سے مراد فحش ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۳)

5/2733 الکافی ۲/۶۶۴/۱/۸، الثلاثة عَنْ حَفْصِ بْنِ اَلْبَخْتَرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِيَّاكُمْ وَ اَلْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِمَاءِ اَلْوَجْهِ.

ترجمہ: حفص بن بختری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مذاق سے بچو کیونکہ یہ چہرے کا وقار چھین لیتا ہے۔ (۴)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ (۵)

---

(۱) مراۃ العقول: ج۱۲، ص ۵۶۷

(۲) وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۱۳

(۳) مراۃ العقول: ج۱۲، ص ۵۶۷

(۴) وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۱۶

(۵) مراۃ العقول: ج۱۲، ص ۵۶۸

6/2734 الکافی، ۱/۱۶/۶۶۵/۲ العدة عن البرقی عن عثمان عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَ اَلْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِمَاءِ اَلْوَجْهِ وَمَهَابَةِ اَلرِّجَالِ ـ

محمد بن مروان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مذاق سے بچو کیونکہ اس سے چہرے کا وقار اور مردوں والا رعب ختم ہو جاتا ہے۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۲﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن مروان کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2735 الکافی، ۱/۱۷/۶۶۵/۲ محمد عن أحمد عن البرقی عَنْ أَبِي اَلْعَبَّاسِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: لاَ تُمَارِ فَيَذْهَبَ بَهَاؤُكَ وَلاَ تُمَازِحْ فَيُجْتَرَأَ عَلَيْكَ ـ

عمار بن مروان سے روایت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کج بحثی نہ کرو پس یہ تیری رونق چلی جائے گی اور مذاق مت کر کہ (مخالف) تجھ پر جرأت مند ہو جائے گا۔ ﴿۳﴾

بیان:

المماراة المجادلة

''المارة'' اس سے مراد جھگڑا کرنا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۴﴾

8/2736 الکافی، ۱/۱۸/۶۶۵/۲ علی عن أبیه عن صالح بن السندی عن جعفر بن بشیر عن عمار بن مروان عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُمَازِحْ فَيُجْتَرَأَ عَلَيْكَ ـ

عمار بن مروان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مذاح نہ کر کہ (مخالف) تیرے خلاف جرات کرے گا۔ ﴿۵﴾

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۱۸

﴿۲﴾ مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۶۹

﴿۳﴾ تحف العقول ص ۳۸۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۱۷؛ بحار الانوار ج ۷۵، ص ۳۷۰

﴿۴﴾ مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۷۰

﴿۵﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۱۸

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۱﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ صالح بن سندی کامل الزیارات کا راوی ہے۔(واللہ اعلم)

9/2737 الكافي، ١/١٩/٦٦٥/٢ العدة عن أحمد عن السراد عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّةٍ لَهُ لِبَعْضِ وُلْدِهِ أَوْ قَالَ قَالَ أَبِي لِبَعْضِ وُلْدِهِ: إِيَّاكَ وَ اَلْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِنُورِ إِيمَانِكَ وَ يَسْتَخِفُّ بِمُرُوءَتِكَ.

ترجمہ: سعد بن ابی خلف سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنی وصیت میں اپنی کسی اولاد سے فرمایا یا فرمایا کہ میرے والد گرامیؑ نے اپنی کسی اولاد سے فرمایا: مزاح سے بچ کیونکہ یہ تیرے ایمان کے نور کو ختم کردے گا اور تیری مروت (مردانگی) کو کم کردے گا۔ ﴿۲﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ ﴿۳﴾ اور شیخ صدوق کی سند بھی صحیح ہے۔ ﴿۴﴾

10/2738 الكافي، ١/٩/٦٦٤/٢ الثلاثة عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَحْبَبْتَ رَجُلاً فَلاَ تُمَازِحْهُ وَ لاَ تُمَارِهِ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم کسی شخص سے محبت کرتے ہو تو نہ اس سے مذاح کرو اور نہ اس سے کج بحثی کرو۔ ﴿۵﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ ﴿۶﴾ لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ ابراہیم ثقہ جلیل ہیں۔(واللہ اعلم)

﴿۱﴾ مراۃ العقول: ج۱۲، ص ۵۷

﴿۲﴾ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص ۱۱۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴، ص ۳۰۸ ح ۵۸۸۵؛ الوافی ج ۲۶، ص ۲۷۹ ح ۲۵۴۱۹؛ السرائر ج ۳، ص ۵۹۱؛ تحف العقول ص ۴۰۹؛ بحار الانوار ج ۲۶، ص ۳۹۵ و ج ۷۵، ص ۳۲۰

﴿۳﴾ مراۃ العقول: ج۱۲، ص ۵۷

﴿۴﴾ روضۃ المتقین: ج۱۳، ص ۱۹۵

﴿۵﴾ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص ۱۱۷؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص ۷۰۳

﴿۶﴾ مراۃ العقول: ج۱۲، ص ۵۶۸

11/2739 الکافی،۲/۶۶۴/۱۲/۱ العدة عن سهل عن اَلْأَشْعَرِيِّ عَنِ [ابْنِ] اَلْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِيَّاكُمْ وَ اَلْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَجُرُّ اَلسَّخِيمَةَ وَ يُورِثُ اَلضَّغِينَةَ وَهُوَ اَلسَّبُّ اَلْأَصْغَرُ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: مذاق سے بچو کیونکہ یہ کینہ کو راغب کرتا ہے اور دشمنی کا باعث بنتا ہے اور چھوٹی گالی ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ غیر امامی ہے اور الاشعری کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

12/2740 الکافی،۲/۶۶۵/۱۵/۱ حميد عن ابن سماعة عن اَلْمِيثَمِيِّ عَنْ عَنْبَسَةَ اَلْعَابِدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلْمِزَاحُ اَلسِّبَابُ اَلْأَصْغَرُ.

ترجمہ: عنبسہ عابد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرماتے تھے: مذاح چھوٹی گالی ہے۔ [3]

بیان:

لعل المراد بالمزاح المنهی عنه ما تضمن فحشا كما دل علیه حدیث معمر و حدیث الجعفی السابقان أو ما كثر منه كما یدل علیه الخبر الذی یأتی فیه فی الباب الآتی أو ما تضمن استهزاء كما دل علیه تسمیته سبابا فلا ینافی الترغیب فیه فی الأخبار الأدلة فإن المراد به ما لم یکن أحد هذه

شاید وہ مزاح جس سے روکا گیا ہے اس سے مراد وہ مزاح ہے جو فحش پر مشتمل ہو جیسا کہ اس پر حدیث معمر اور حدیث جعفی دلالت کرتی ہیں جو پہلے بیان ہو چکی ہیں یا اس کی کثرت مراد ہے جیسا کہ اس پر وہ خبر دلالت کرتی ہے جو آگے آنے والے باب میں بیان ہوگی یا اس سے مراد وہ مزاح ہے جو استہزاء پر مشتمل ہو جیسا کہ اس پر گالی دینا دلالت کرتا ہے پس اس میں ترغیب منافی نہیں ہے جو اخبار میں بیان ہوئی ہے کیونکہ اس سے مراد ان میں سے کوئی ایک نہیں ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [4]

---

[1] تحف العقول ص ۳۷۹؛ مشکاة الانوار ص ۱۹۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۱۸؛ بحار الانوار ج ۷۵، ص ۲۶۵؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۴۷

[2] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۶۹

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۱۷

[4] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۶۹

۹۳۔باب الضحک

باب: ہنسنا

1/2741 الکافی،۲/۶۶۴/۶/۱ الثلاثة عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَثْرَةُ اَلضَّحِكِ تُمِيتُ اَلْقَلْبَ وَ قَالَ كَثْرَةُ اَلضَّحِكِ تَمِيثُ اَلدِّينَ كَمَا يَمِيثُ اَلْمَاءُ اَلْمِلْحَ ۔

ترجمہ: حریز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بہت ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

نیز فرمایا: زیادہ ہنسنا دین کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح پانی نمک کو پگھلا دیتا ہے۔ [۱]

بیان:

تميث الدين بالثاء المثلثة الموث الدوف و الإذابة قال في النهاية في حديث أبي أسيد فلما فرغ من الطعام أماثته فسقته إياه هكذا روى أماثته و المعروف ماثته يقال مثت الشيء أميثه و أموثه فانماث إذا دفته في الماء

''تمیث الدین'' ثاء مثلثہ کے ساتھ، دین گھل مل جانا یعنی دین کا ختم ہونا،

''الموث'' گھل مل جانا۔

کتاب النھایہ میں ابواسید کی حدیث میں وارد ہوا ہے کہ پس جب وہ کھانے سے فارغ ہوا جب وہ کھانا کھا چکا تو اس نے اسے کاٹا اور پینے کو دیا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [۲]

2/2742 الکافی،۲/۶۶۴/۱۱/۱ حمید عن ابن سماعة عن اَلْمِيثَمِيِّ عَنْ عَنْبَسَةَ اَلْعَابِدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: كَثْرَةُ اَلضَّحِكِ تَذْهَبُ بِمَاءِ اَلْوَجْهِ ۔

ترجمہ: عنبسہ عابد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: زیادہ ہنسنے سے چہرے کا وقار ختم ہو جاتا ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۴]

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۱۶

[۲] مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۶۸

[۳] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۱۷؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۷۹۰

[۴] مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۶۹

3/2743 الکافی، ۱/۱۳/۶۶۵/۲ محمد عن ابن عیسی عَنِ اَلْحَجَّالِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ وَ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ وَ ثَعْلَبَةَ رَفَعُوهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ وَ أَبِي جَعْفَرٍ أَوْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَثْرَةُ اَلْمِزَاحِ تَذْهَبُ بِمَاءِ اَلْوَجْهِ وَ كَثْرَةُ اَلضَّحِكِ تَمُجُّ اَلْإِيمَانَ مَجّاً ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام میں سے ایک امامؑ نے فرمایا: زیادہ مذاق چہرے کی عظمت کو ختم کر دیتا ہے اور زیادہ ہنسا ایمان کو بری طرح دور پھینک دیتا ہے۔ [۱]

بیان:

المج الرمی من الفم

''المج''، اس سے مراد منہ سے پھینکنا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [۲]

4/2744 الکافی، ۱/۵/۶۶۴/۲ العدۃ عن سھل عن ابن أَسْبَاطٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: ضَحِكُ اَلْمُؤْمِنِ تَبَسُّمٌ ۔

ترجمہ: حسن بن کلیب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کا ہنسنا تبسم ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن بن کلیب کی وجہ سے مجہول ہے اور سہل ثقہ ہے۔ (واللہ اعلم)

5/2745 الکافی، ۱/۱۳/۶۶۴/۲ محمد عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قَهْقَهْتَ فَقُلْ حِينَ تَفْرُغُ اَللَّهُمَّ لاَ تَمْقُتْنِي

ترجمہ: خالد بن طہمان سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب تم قہقہہ لگاؤ تو اس کے بعد کہو: خداوندا! مجھے دشمن نہ رکھ۔ [۵]

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۱۷

[۲] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵٦۹

[۳] تحف العقول ص ٣٦٦؛ مشکاۃ الانوار ص ۱۹۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۱۳؛ بحار الانوار ج ۷۵، ص ۲۵۰؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۷۹

[۴] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵٦۸

[۵] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۱۳

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند عبداللہ بن محمد کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ باقی راوی ثقہ ہیں۔(واللہ اعلم)

6/2746 الفقيه، ۳/۳۷۷/۴۳۲۸ قَالَ اَلصَّادِقُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : كَفَّارَةُ اَلضَّحِكِ أَنْ يَقُولَ: اَللَّهُمَّ لاَ تَمْقُتْنِي.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہنسنے کا کفارہ یہ ہے کہ یہ کہے: میرے اللہ تو مجھ پر غضبناک نہ ہونا۔ [2]

بیان:

يعني لا تغضب علی

یعنی تو مجھ پر غضبناک نہ ہو۔

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق نے حدیث کی سند ذکر نہیں کی ہے۔(واللہ اعلم)

7/2747 الكافي، ۲/۶۶۳/۱۰/۱ الخمسة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْقَهْقَهَةُ مِنَ اَلشَّيْطَانِ.

الخمسہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قہقہہ لگانا شیطان کی طرف سے ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ ابراہیم ثقہ جلیل ثابت ہے۔(واللہ اعلم)

8/2748 الكافي، ۲/۶۶۳/۷/۱ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ مِنَ اَلْجَهْلِ اَلضَّحِكَ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ قَالَ وَ كَانَ يَقُولُ لاَ تُبْدِيَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ وَ قَدْ عَمِلْتَ اَلْأَعْمَالَ اَلْفَاضِحَةَ وَ لاَ يَأْمَنِ اَلْبَيَاتَ مَنْ عَمِلَ اَلسَّيِّئَاتِ.

الاربعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بغیر تعجب کے ہنسنا جہالت ہے۔

---

[1] مرآۃ العقول: ج۱۲،ص۵۶۹

[2] وسائل الشیعہ ج۲۲،ص۳۰۳؛ زاد المعاد ص۳۷۷

[3] وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۱۱۴؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۷۸۹

[4] مرآۃ العقول: ج۱۲،ص۵۶۸

راوی کا بیان ہے کہ امامؑ فرمایا کرتے تھے: جب تم نے اہانت آمیز کام کیا ہو تو ہنستے ہوئے اپنے دانتوں کو ظاہر نہ ہونے دو اور جو شخص برے کام کرتا ہے وہ شبخون سے محفوظ نہیں رہتا۔ [۱]

بیان:

الواضحة الأسنان التي تبدو عند الضحك و تبييت العدو هو أن يقصد في الليل من غير أن يعلم فيؤخذ بغتة وهو البيات

"الواضحة" دانت جو ہنستے وقت ظاہر ہوتے ہیں اور دشمن کا شب خون مارنا اور وہ یہ کہ رات میں قصد کرے بغیر اس کے کہ وہ جانتا ہو تو اس کو اچانک پکڑ لیا جائے پس یہی ہے شب خون مارنا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

9/2749 الكافي، ۱/۲۰/۶۶۵/۲ أحمد عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَانَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَبْكِي وَ لاَ يَضْحَكُ وَ كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَضْحَكُ وَ يَبْكِي وَ كَانَ الَّذِي يَصْنَعُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَفْضَلَ مِنَ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ يَحْيَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ.

ترجمہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام صرف روتے تھے اور ہنستے نہیں تھے اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہنستے بھی تھے اور روتے بھی تھے اور جو کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کرتے تھے وہ اس سے بہتر تھا جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کرتے تھے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۴]

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۱۵

[۲] مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۶۸

[۳] مشکاۃ الانوار ص۱۹۱؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۱۲؛ بحار الانوار ج۱۴، ص۱۸۸؛ النور المبین فی قصص الانبیاء والمرسلین ص۴۰۱؛ قصص الانبیاء (للراوندی) ص۲۷۳؛ مستدرک الوسائل ج۸، ص۴۱۳

[۴] مرآۃ العقول: ج۱۲، ص۵۷۰

۹۴۔باب العطاس و التسمیت

باب: چھینک اور دعا کرنا

1/2750 الکافی، ۲/۶۵۳/۱/۱ محمد عن ابن عیسی عن الحسین عن النضر عَنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ اَلْمَدَائِنِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ مِنَ اَلْحَقِّ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَ يَعُودَهُ إِذَا مَرِضَ وَ يَنْصَحَ لَهُ إِذَا غَابَ وَ يُسَمِّتَهُ إِذَا عَطَسَ يَقُولَ (اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ) لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اَللَّهُ فَيُجِيبَهُ فَيَقُولَ لَهُ يَهْدِيكُمُ اَللَّهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ وَ يُجِيبَهُ إِذَا دَعَاهُ وَ يَتْبَعَهُ إِذَا مَاتَ.

جراح مدینی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان کا مسلمان پر یہ حق ہے کہ جب اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے، جب بیمار ہو تو اس کی مزاج پرسی کرے، جب غیر حاضر ہو تو اسے نصیحت کرے اور جب اسے چھینک آئے تو اسے دعا دے اور کہے: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ لاَ شَرِيكَ لَهُ اور اس کے لیے کہے: يَرْحَمُكَ اَللَّهُ۔ پس وہ جواب میں اسے کہے: يَهْدِيكُمُ اَللَّهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ، جب اسے دعوت دے تو اسے قبول کرے اور جب مرجائے تو اس کے جنازہ کے پیچھے چلے۔ [۱]

بیان:

التسمیت بالمهملة و المعجمة جمیعا ذکر الله تعالی علی الشیء و الدعاء للعاطس و أن یقول له یرحمك الله

''التسمیت'' مھملہ اور معجمہ کے ساتھ، یعنی کسی شیء پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور چھینکنے والے کے لیئے دعاء کرنا اور اس کے لیئے کہنا:

یرحمک اللہ

اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ قاسم بن سلیمان تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۸۶

[۲] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۲

راوی ہے اور ثقہ ہے۔ [۱] اور جراح مدائنی بھی کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/2751 الکافی، ۱/۲/۶۵۳/۲ علی عن أبیه عن الاثنین عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِذَا عَطَسَ ٱلرَّجُلُ فَسَمِّتُوهُ وَلَوْ كَانَ مِنْ وَرَاءِ جَزِيرَةٍ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی بندے کو چھینک آئے تو اس کو جواب دو خواہ وہ جزیرے کے پار ہی کیوں نہ ہو۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ مسعدہ تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۴]

3/2752
الکافی، ۱/۲/۶۵۳/۲ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَلَوْ مِنْ وَرَاءِ ٱلْبَحْرِ۔

اور دوسری روایت میں ہے کہ خواہ وہ سمندر کے پار ہی کیوں نہ ہو۔ [۵]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند درج نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

4/2753 الکافی، ۱/۳/۶۵۳/۲ الاثنان عن الوشاء عَنْ مُثَنَّى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ وَمُعَمَّرِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَابْنِ رِئَابٍ قَالُوا: كُنَّا جُلُوساً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ فَمَا رَدَّ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ ٱلْقَوْمِ شَيْئاً حَتَّى ٱبْتَدَأَ هُوَ فَقَالَ سُبْحَانَ ٱللَّهِ أَلاَ سَمَّتُّمْ إِنَّ مِنْ حَقِّ ٱلْمُسْلِمِ عَلَى ٱلْمُسْلِمِ أَنْ يَعُودَهُ إِذَا ٱشْتَكَى وَأَنْ يُجِيبَهُ إِذَا دَعَاهُ وَأَنْ يَشْهَدَهُ إِذَا مَاتَ وَأَنْ يُسَمِّتَهُ إِذَا عَطَسَ۔

اسحاق بن یزید، معمر بن ابو زیاد اور ابن رئاب سے روایت ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی کو چھینک آئی اور حاضرین میں سے کسی نے اسے دعا نہ دی یہاں تک کہ امامؑ نے فرمایا: سبحان اللہ! تم نے دعائے خیر کیوں نہیں دی؟ مسلمان کا مسلمان پر حق ہے کہ جب بیمار ہو تو اس کی مزاج پرسی کی جائے، جب وہ دعوت دے تو اسے قبول کیا جائے، مرجائے تو اس کے جنازہ کی تشیع کی جائے اور جب اسے چھینک

---

[۱] المفید من معجم رجال الحدیث: ۶۶۳

[۲] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۸۷

[۳] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۳

[۴] المفید من معجم رجال الحدیث: ۶۰۱

[۵] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

آئے تو اسے دعاء خیر دی جائے۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۲﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ معلی ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

5/2754 الكافي،۲/۶۵۴/۷/۱ العدة عن البرقي عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يُونُسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَلْحُصَيْنِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَأَحْصَيْتُ فِي اَلْبَيْتِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَعَطَسَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَمَا تَكَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ اَلْقَوْمِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَلاَ تُسَمِّتُونَ أَلاَّ تُسَمِّتُونَ مِنْ حَقِّ اَلْمُؤْمِنِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ إِذَا مَرِضَ أَنْ يَعُودَهُ وَإِذَا مَاتَ أَنْ يَشْهَدَ جَنَازَتَهُ وَإِذَا عَطَسَ أَنْ يُسَمِّتَهُ أَوْ قَالَ يُشَمِّتَهُ وَإِذَا دَعَاهُ أَنْ يُجِيبَهُ.

داؤد بن حصین سے روایت ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ میں نے شمار کیا تو گھر میں پورے چودہ آدمی تھے۔ پس امام علیہ السلام کو چھینک آئی مگر کسی نے کچھ نہ کہا تو آپؑ نے فرمایا: کیا تم دعاء خیر نہیں کرو گے؟ مؤمن کا (مؤمن پر) فرض (حق) ہے کہ جب بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے، مر جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت کرے، جب اسے چھینک آئے تو دعاء خیر کرے اور جب وہ دعوت دے تو اسے قبول کرے۔ ﴿۳﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ ﴿۴﴾

6/2755 الكافي،۱/۳۱۱/۱/۱ الاثنان عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنِ النخعي قَالَ: عَطَسَ يَوْماً وَ أَنَا عِنْدَهُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا يُقَالُ لِلْإِمَامِ إِذَا عَطَسَ قَالَ يَقُولُونَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْكَ.

نخعی سے روایت ہے کہ ایک دن امام کو چھینک آئی جبکہ میں آپؑ کے پاس موجود تھا۔ پس میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! جب امام کو چھینک آئے تو کیا کہا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: یوں کہا جائے گا: اللہ آپ پر درود بھیجے۔ ﴿۵﴾

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۸۷

﴿۲﴾ مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۳

﴿۳﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۸۷

﴿۴﴾ مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ج ۲، ص ۳۶۷

﴿۵﴾ بحار الانوار ج ۲۷، ص ۲۵۶

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ {۱} لیکن میرے نزدیک سند احمد بن محمد بن عبداللہ کی وجہ سے مجہول ہے اور معلیٰ ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2756 الکافی،۲/۶۵۳/۱/۴ محمد عن ابن عیسی عن صفوان قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَعَطَسَ فَقُلْتُ لَهُ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْكَ ثُمَّ عَطَسَ فَقُلْتُ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْكَ ثُمَّ عَطَسَ فَقُلْتُ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْكَ وَ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِذَا عَطَسَ مِثْلُكَ نَقُولُ لَهُ كَمَا يَقُولُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ يَرْحَمُكَ اَللَّهُ أَوْ كَمَا نَقُولُ قَالَ نَعَمْ أَلَيْسَ تَقُولُ صَلَّى اَللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ قُلْتُ بَلَى قَالَ اِرْحَمْ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ قَالَ بَلَى وَ قَدْ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ رَحِمَهُ وَ إِنَّمَا صَلَوَاتُنَا عَلَيْهِ رَحْمَةٌ لَنَا وَ قُرْبَةٌ .

ترجمہ: صفوان سے روایت ہے کہ میں امام علی رضاؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپؑ کو چھینک آئی۔ پس میں نے آپؑ کے لیے پڑھا: اللہ آپؑ پر درود بھیجے۔ آپؑ کو پھر چھینک آئی تو میں نے پڑھا: اللہ آپؑ پر درود بھیجے۔ نیز آپؑ کو پھر چھینک آئی تو میں نے پڑھا: اللہ آپؑ پر درود بھیجے۔ پھر میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! اگر آپؑ جیسے کسی (امامؑ) کو چھینک آئے تو کیا ہم آپس میں جیسے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہتے ہیں وہی کہیں یا ہمیں وہی کہنا چاہیے جو میں نے ابھی کہا تھا)

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تم یہ نہیں کہتے: اے رب! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپؑ نے فرمایا: (اے رب!) محمدؐ آل محمدؐ پر رحم فرما۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ اللہ تعالیٰ اس پر صلوات نازل فرماتا ہے اور اس پر رحم کرتا ہے اور یقیناً ہمارا اس پر درود بھیجنا ہمارے لیے رحمت اور قرب حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔ {۲}

بیان:

أو كما نقول يعني به صلى الله عليك أو المراد به الاستغفار و الاستهداء و نحو ذلك مما كانوا يقولون بينهم في التسميت و رده قال نعم يعني يقال هذا أو ذاك و لا عليك أن لا تقول صلى الله عليك ثم استشهد

{۱} مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۳۶۹

{۲} البرهان فی تفسیر القرآن ج ۴، ص ۴۸۹؛ بحارالانوار ج ۷۱، ص ۳۰۰ و ج ۷۲، ص ۵۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۳۰۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۰، ص ۴۳۳

علی ذلك بقوله إنك تقول و ارحم محمدا و آل محمد بعد قولك صلی الله علی محمد و آل محمد و هذا ترحم منك علينا ثم قال بلی نقول ذلك و قد صلی الله علی محمد و رحمه و إنما صلواتنا عليه رحمة لنا و قربة فلا بأس بالترحم علينا و نحوه

جیسا کہ ہم آپؐ کے لیئے کہتے ہیں:

صلی اللہ علیک

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے

یا اس سے مراد مغفرت طلب کرنا اور ہدایت طلب کرنا ہے اور اسی طرح اس سے مراد وہ جو آپس میں تسمیت یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کا جواب دیتے ہیں۔

''قال نعم'' اس نے کہا: ہاں، یعنی ایسا کہا گیا یا وہ، اور تیرے لیئے کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر تو نہ کہے:

صلی اللہ علیک

اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام پر درود و سلام بھیجے

اس کے بعد اس پر گواہ رہے۔

اس کا بیان کہ تو اپنے اس قول

صلی اللہ علی محمد و آل محمد

کے بعد کہے:

وارحم محمداً و آل محمد

یہ تمہاری ہمدردی ہے ہمارے اوپر۔

اس کے بعد اس نے کہا: ہاں ہم یہ کہتے ہیں:

قد صلی اللہ علی محمد و رحمہ

بیشک ہمارا ان پر درود بھیجنا ہمارے لیئے باعث رحمت ہے لھذا اپنے اوپر رحمت کا کہنا کوئی حرج نہیں ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [1]

8/2757 الکافی،۲/۶۵۴/۵/۱ عنه عن ابن عیسی عن البزنطی قَالَ سَمِعْتُ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ اَلشَّيْطَانِ وَ اَلْعَطْسَةُ مِنَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ۔

البزنطی سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جمائی شیطان کی طرف سے

[1] مراۃ العقول: ج۱۲،ص ۵۴۵؛ الحدائق الناضرۃ: ج۹،ص ۹۳

ہے۔ چھینک اللہ کی طرف سے ہے۔ [۱]

بیان:

ثأب و تثاءب أصابه كسل و فترة كفترة النعاس و إنما كان من الشيطان لأن منشأه الغفلة الناشئة من الخذلان بأن يكل الله العبد إلى نفسه و إنما كانت العطسة من الله عز و جل لأنه حمل عبده عليها ليذكر الله عندها كما يستفاد من الحديث الآتي

"ثأب تتثاءب" اس نے سستی اور جمائی لی، ایک مدت جیسا کہ نیند کا دور بیشک یہ شیطان کی طرف سے ہے کیونکہ اس کی اصل ترک کرنے سے پیدا ہونے والی غفلت ہے کہ خدا بندے کو اس کے نفس کے سپرد کرتا ہے اور بیشک چھینک خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے کیونکہ اس نے اپنے بندے کو اس پر حمل کیا تا کہ وہ اس وقت خدا کو یاد کرے جیسا کہ آگے آنے والی حدیث سے استفادہ ہوتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

9/2758 الكافی، ۱/۶/۶۵۴/۲ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ اَلْعَالِمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْعَطْسَةِ وَ مَا اَلْعِلَّةُ فِي اَلْحَمْدِ لِلَّهِ عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ لِلَّهِ نِعَماً عَلَى عَبْدِهِ فِي صِحَّةِ بَدَنِهِ وَ سَلاَمَةِ جَوَارِحِهِ وَ إِنَّ اَلْعَبْدَ يَنْسَى ذِكْرَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى ذَلِكَ وَ إِذَا نَسِيَ أَمَرَ اَللَّهُ اَلرِّيحَ فَتَجَاوَزَ فِي بَدَنِهِ ثُمَّ يُخْرِجُهَا مِنْ أَنْفِهِ فَيَحْمَدُ اَللَّهَ عَلَى ذَلِكَ فَيَكُونُ حَمْدُهُ عِنْدَ ذَلِكَ شُكْراً لِمَا نَسِيَ.

صالح بن ابو حماد سے روایت ہے کہ میں نے عالم (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے چھینک اور اس کے آنے پر حمد خدا کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: بندہ کی صحت بدنی اور اعضاء کی سلامتی میں خدائے منان کے کئی احسان ہیں مگر بندہ خدا کا ذکر کرنا بھول جاتا ہے تو خدا ریح کو حکم دیتا ہے اور وہ اس کے بدن میں گھس جاتی ہے۔ پھر اسے اس کی ناک سے باہر نکالتا ہے تب وہ خدا کی حمد کرتا ہے اور اس کی یہ حمد اس نعمت کا شکر ہے جو وہ بھول گیا تھا۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ صالح بن ابی حماد تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ

---

[۱] مشکاۃ الانوار ص ۲۰۶؛ وسائل الشیعہ ج ۷، ص ۲۵۹ و ج ۱۲، ص ۹۰

[۲] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۳؛ جواہر الکلام: ج ۱۱، ص ۸۵؛ مستدرک سفینۃ البحار: ج ۱، ص ۵۰۱

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۹۲

[۴] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۳

ہے۔[1] (واللہ اعلم)

(10/2759) الکافی،۲/۶۵۴/۸/۱ القمی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلنَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : نِعْمَ اَلشَّيْءُ اَلْعَطْسَةُ تَنْفَعُ فِي اَلْجَسَدِ وَ تُذَكِّرُ بِاللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قُلْتُ إِنَّ عِنْدَنَا قَوْماً يَقُولُونَ لَيْسَ لِرَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي اَلْعَطْسَةِ نَصِيبٌ فَقَالَ إِنْ كَانُوا كَاذِبِينَ فَلاَ نَالَهُمْ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ۔

ترجمہ: جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: چھینک اچھی چیز ہے کہ اس سے جسم کو فائدہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتی ہے۔

میں نے عرض کیا: ہمارے ہاں کچھ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھینک نہیں آتی تھی؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ جھوٹ بول رہے ہیں تو ان کو حضرت محمدؐ کی شفاعت نصیب نہ ہو۔[2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔[3] لیکن میرے نزدیک سند محمد بن سالم کی وجہ سے مجہول ہے اور عمرو کامل الزیارات کا راوی ہے۔(واللہ اعلم)

11/2760 الکافی،۲/۶۵۴/۹/۱ الثلاثة عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ فَلَمْ يُسَمِّتْهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ قَالَ نَقَصْتَنَا حَقَّنَا ثُمَّ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ (اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ) وَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ فَقَالَ اَلرَّجُلُ فَسَمَّتَهُ أَبُو جَعْفَرٍ ۔

ترجمہ: الثلاثة نے اپنے کسی ساتھی سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے ایک شخص کو چھینک آئی اور اس نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ۔ پس امام محمد باقر علیہ السلام نے اسے کوئی دعا نہیں دی اور فرمایا: اس نے ہمارے حق میں کمی کی ہے۔ نیز فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ وَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ۔

راوی کا بیان ہے کہ اس شخص نے ایسا ہی کہا تو امام محمد باقر علیہ السلام نے اسے دعا دی۔[4]

---

[1] المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۸۱

[2] مشکاۃ الانوار ص ۲۰۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۹۴

[3] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۵

[4] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۹۴؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۱۶؛ عوالم العلوم ج ۱۹، ص ۲۰۰

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ ابراہیم بھی ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

12/2761 الکافی، ۱/۱۰/۶۵۵/۲ الثلاثة عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : إِنَّ النَّاسَ يَكْرَهُونَ الصَّلاَةَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ فِي ثَلاَثَةِ مَوَاطِنَ عِنْدَ الْعَطْسَةِ وَ عِنْدَ الذَّبِيحَةِ وَ عِنْدَ الْجِمَاعِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا لَهُمْ وَيْلَهُمْ نَافَقُوا لَعَنَهُمُ اللَّهُ.

ترجمہ: فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: لوگ تین موقعوں پر محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنا مکروہ جانتے ہیں: چھینکتے وقت، جانور ذبح کرتے وقت اور میاں بیوی سے مباشرت کے وقت؟

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ان کو کیا ہوا ہے؟ ان پر افسوس ہے۔ وہ منافق ہو گئے ہیں، اللہ ان پر لعنت کرے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک حسن ہے کیونکہ اسماعیل بصری سے ابن ابی عمیر روایت کر رہا ہے جو اس کے ثقہ ہونے کے لیے کافی ہے۔ (واللہ اعلم)

13/2762 الکافی، ۱/۱۱/۶۵۵/۲ الثلاثة عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِذَا عَطَسَ فَقِيلَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَ يَرْحَمُكُمْ وَ إِذَا عَطَسَ عِنْدَهُ إِنْسَانٌ قَالَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ.

ترجمہ: سعد بن ابی خلف سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کو جب چھینک آتی تھی تو آپؐ کے لیے کہا جاتا تھا: اللہ آپ پر رحم کرے۔ اور آپؑ فرماتے: اللہ تمہیں بخش دے اور تم پر رحم کرے اور جب آپؑ کے سامنے کسی انسان کو چھینک آتی تو آپؑ فرماتے: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [۵] یا پھر سند صحیح ہے۔ [۶]

---

[۱] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ج۲، ص۳۶۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ جمال خوانساری: ۲۳۵

[۲] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۹۵

[۳] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۵۵

[۴] مشکاۃ الانوار ص۲۰۶؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۸۸

[۵] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۵۵؛ جواہر الکلام: ج۱۱، ص۹۷؛ الحدائق الناضرۃ: ج۹، ص۹۶؛ مدارک الاحکام: ج۳، ص۳۷۲؛ آیات الاحکام: ج۳، ص۸۹

[۶] ذخیرۃ المعاد: ج۲، ص۳۶۷؛ جواہر الکلام: ج۱۱، ص۹۷؛ الحدائق الناضرۃ: ج۹، ص۹۶؛ آیات الاحکام: ج۳، ص۸۹

14/2763 الکافی، ۱/۱۲/۶۵۵/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: عَطَسَ غُلاَمٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک نوجوان لڑکے کو چھینک آئی جو ابھی بلوغ کو نہیں پہنچا تھا تو اس نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر گفتگو کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

15/2764 الکافی، ۱/۱۳/۶۵۵/۲ محمد عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَلْيَقُلِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ إِذَا سَمَّتَ الرَّجُلُ فَلْيَقُلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَ إِذَا رَدَدْتَ فَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ وَ لَنَا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سُئِلَ عَنْ آيَةٍ أَوْ شَيْءٍ فِيهِ ذِكْرُ اللَّهِ فَقَالَ كُلُّ مَا ذُكِرَ اللَّهُ فِيهِ فَهُوَ حَسَنٌ ۔

ترجمہ: محمد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی چھینکے تو کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لاَ شَرِيكَ لَهُ۔ اور جب اس شخص کو دعا دو تو کہو: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ۔ اور جب وہ جواب دے تو کہے: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ وَ لَنَا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی ایسی آیت اور کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا جس میں ذکر خدا تھا تو آپؐ نے فرمایا: جس چیز میں بھی اللہ کا ذکر ہو وہ عمدہ ہے۔ [3]

بیان:

فليقل في الأخير على البناء للمفعول أو على المثناة الفوقانية كما جاء في بعض اللغات سئل عن آية أو شيء يعني الإتيان بهما في مقام التسميت ورده والمراد بهما ما يناسب التسميت ودعاءه

دوسرے مقام پر "فليقل" مبنی بر مفعول ہے یا مثناۃ فوقانیہ ہے جیسا کہ بعض لغات میں آیا ہے۔

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۹۲

[2] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۶

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۸۸

"سئل عن آية أو شيء" یعنی ان دونوں کو مقام تسمیت اور اس کے جواب میں لانا اور اس سے مراد وہ ہے کہ جو تسمیت اور دعاء کے مناسب ہو۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1]

16/2765 الكافي، ١/١٤/٦٥٥/٢ محمد عن أحمد عن محمد بن سنان عن الصحاف عَنْ مِسْمَعٍ قَالَ: عَطَسَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ: (اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ) ثُمَّ جَعَلَ إِصْبَعَهُ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ رَغِمَ أَنْفِي لِلَّهِ رَغْماً دَاخِراً ۔

ترجمہ: مسمع سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ کو چھینک آئی تو آپؑ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ۔ پھر آپ نے اپنی انگلی اپنی ناک پر رکھی اور فرمایا: رَغِمَ أَنْفِي لِلَّهِ رَغْماً دَاخِراً۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے جس پر گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

17/2766 الكافي، ١/١٥/٦٥٥/٢ القمي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلنَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: مَنْ قَالَ إِذَا عَطَسَ (اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ) عَلَى كُلِّ حَالٍ لَمْ يَجِدْ وَجَعَ اَلْأُذُنَيْنِ وَ اَلْأَضْرَاسِ ۔

ترجمہ: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص چھینک کے وقت کہے: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ۔ تو اس کے کانوں اور دانتوں میں درد نہیں ہوگا۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [5]

18/2767 الكافي، ١/١٦/٦٥٦/٢ محمد عن أحمد أَوْ غَيْرِهِ عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ

---

[1] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۵۶

[2] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۹۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۱۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱، ص۵۱

[3] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۵۶

[4] مکارم الاخلاق ص۳۵۴؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۹۳؛ بحار الانوار ج۷۳، ص۵۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۱۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱، ص۵۱

[5] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۵۷

عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: فِي وَجَعِ اَلْأَضْرَاسِ وَ وَجَعِ اَلْآذَانِ إِذَا سَمِعْتُمْ مَنْ يَعْطِسُ فَابْدَءُوهُ بِالْحَمْدِ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دانت اور کان کے درد (سے حفاظت) کے لیے جب تم کسی شخص کی چھینک سنو تو تم سب سے پہلے الحمد کہو۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۲]

19/2768 الکافی، ۱/۱۷/۶۵۶/۲ علی عن صالح بن السندی عن جعفر بن بشیر عن عثمان عن الشحام قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَنْ سَمِعَ عَطْسَةً فَحَمِدَ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ لَمْ يَشْتَكِ عَيْنَهُ وَ لاَ ضِرْسَهُ ثُمَّ قَالَ إِنْ سَمِعْتَهَا فَقُلْهَا وَ إِنْ كَانَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ اَلْبَحْرُ.

شحام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی کی چھینک کی آواز سنے پس اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور حضرت محمدؐ اور آپؐ کی اہل بیت پر درود بھیجے تو اسے دانت یا آنکھ کی تکلیف نہیں ہوگی۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اگر تم اسے سنو تو یہی کہو اگر چہ تمہارے اور چھینکنے والے کے درمیان سمندر حائل ہو۔ [۳]

بیان:

لم يشتك عينه أي لم يشكها يقال اشتكى عضوا من أعضائه إذا شكاه

''لم یشتک عینہ'' اس کی آنکھ مرض میں مبتلا نہیں ہوئی یعنی اس میں درد نہیں ہوا جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اس کے اعضاء میں سے ایک عضو میں تکلیف ہوئی جب اس نے اس کی شکایت کی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۴]

20/2769 الکافی، ۱/۱۸/۶۵۶/۲ القمی عن بعض أصحابه عن التميمي عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ اَلْقَوْمُ هَدَاكَ اَللَّهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقُولُوا يَرْحَمُكَ اَللَّهُ فَقَالُوا لَهُ إِنَّهُ نَصْرَانِيٌّ فَقَالَ لاَ

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۹۳

[۲] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۷

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۹۴

[۴] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۷

يَهْدِيهِ ٱللَّهُ حَتَّىٰ يَرْحَمَهُ۔

ہمارے کسی ساتھی نے مام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک عیسائی آدمی کو امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے چھینک آئی تو لوگوں نے اس سے کہا: هَدَاكَ ٱللَّهُ۔ تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم کہو: يَرْحَمُكَ ٱللَّهُ۔

انہوں نے عرض کیا: وہ تو عیسائی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ اس کی رہنمائی نہیں کرے گا یہاں تک کہ اس پر رحم کرے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۲]

21/2770 الكافی، ۱/۱۹/۶۵۶/۲ علی عن الاثنین عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِذَا عَطَسَ ٱلْمَرْءُ ٱلْمُسْلِمُ ثُمَّ سَكَتَ لِعِلَّةٍ تَكُونُ بِهِ قَالَتِ ٱلْمَلاَئِكَةُ عَنْهُ (ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَالَمِينَ) فَإِنْ قَالَ (ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَالَمِينَ) قَالَتِ ٱلْمَلاَئِكَةُ يَغْفِرُ ٱللَّهُ لَكَ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ٱلْعُطَاسُ لِلْمَرِيضِ دَلِيلُ ٱلْعَافِيَةِ وَرَاحَةٌ لِلْبَدَنِ۔

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب ایک مسلمان مرد کو چھینک آئے اور وہ بیماری کی وجہ سے خاموش رہے تو فرشتے اس کے لیے کہتے ہیں: ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَالَمِينَ۔ اور اگر وہ خود کہے: ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَالَمِينَ۔ تو فرشتے کہتے ہیں: يَغْفِرُ ٱللَّهُ لَكَ۔

راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مریض شخص کو چھینک آنا اچھی صحت اور جسمانی سکون کی دلیل ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ مسعدہ تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی ہے البتہ غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] مشکاۃ الانوار ص ۲۰۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۹۶؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۵۳

[۲] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۷

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۹۳

[۴] مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۶ ۵۵۷/۱۲

2771/22 الکافی، ۱/۲۰/۶۵۶/۲ محمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ: اَلْعُطَاسُ يَنْفَعُ فِي الْبَدَنِ كُلِّهِ مَا لَمْ يَزِدْ عَلَى الثَّلاَثِ فَإِذَا زَادَ عَلَى الثَّلاَثِ فَهُوَ دَاءٌ وَ سُقْمٌ۔

ترجمہ حذیفہ بن منصور سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: چھینک تین بار سے زیادہ نہ ہو تو سارے جسم کے لیے فائدہ مند ہے پس اگر تین بار سے زیادہ ہو تو بیماری اور دکھ ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول یا ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن موسیٰ کامل الزیارات کا راوی ہے جو توثیق کے لیے کافی ہے البتہ اسے ضعیف یا مجہول کہا گیا ہے اور اس پر غلو کا الزام ہے۔ بہرحال ہم کامل الزیارات کی توثیق کو ترجیح دیتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

23/2772 الکافی، ۱/۲۷/۶۵۷/۲ العدة عن أحمد عن محسن بن أحمد عن أبان عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ ثَلاَثاً فَسَمِّتْهُ ثُمَّ اتْرُكْهُ۔

زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر کسی کو تین بار چھینک آئے تو اس کو دعا دو پھر اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دو۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4] لیکن سند کا حسن ہونا بھی بعید نہیں ہے کیونکہ محسن بن احمد القیسی کے ثقہ ہونے کا قرینہ موجود ہے۔ چنانچہ ابن ابی عمیر اس سے روایت کرتا ہے۔ [5] (واللہ اعلم)

24/2773 الکافی، ۱/۲۱/۶۵۶/۲ أحمد بن محمد الکوفی عن علی بن الحسن عن ابن أسباط عن عمه عن الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ) قَالَ الْعَطْسَةُ الْقَبِيحَةُ۔

ترجمہ حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: "بے شک آوازوں میں سب سے

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۸۶

[2] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۵۸

[3] مکارم الاخلاق ص۳۵۴؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۹۱؛ بحارالانوار ج۷۳، ص۵۲

[4] مراۃ العقول: ج۱۲، ص۵۵۹

[5] من لایحضرہ الفقیہ ج۴، ص۹۵ ح۵۱۶۲؛ الوافی ج۱۶، ص۵۷۶ ح۱۵۱۷۱؛ وسائل الشیعہ ج۲۹، ص۷۴

بری آواز گدھوں کی ہے۔ (لقمان: ۱۹)۔" کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد بری چھینک ہے۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن یا موثق ہے۔ ﴿۲﴾

25/2774 الکافی، ۱/۲۲/۶۵۷/۲ محمد عن أحمد عن القاسم عن جده عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ عَطَسَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى قَصَبَةِ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ (اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ) اَلْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْداً كَثِيراً كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ اَلنَّبِيِّ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَنْخِرِهِ اَلْأَيْسَرِ طَائِرٌ أَصْغَرُ مِنَ اَلْجَرَادِ وَ أَكْبَرُ مِنَ اَلذُّبَابِ حَتَّى يَسِيرَ تَحْتَ اَلْعَرْشِ يَسْتَغْفِرُ اَللَّهَ لَهُ إِلَى يَوْمِ اَلْقِيَامَةِ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی کو چھینک آئے تو اپنا ہاتھ اپنی ناک پر رکھے اور کہے: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْداً كَثِيراً كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ اَلنَّبِيِّ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ۔ تو اس کے ناک کے بائیں نتھنے سے ایک چھوٹا سا پرندہ نکلتا ہے جو مکھی سے بڑا اور مکڑی سے چھوٹا ہوتا ہے اور وہ اڑ کر عرش الٰہی کے نیچے پہنچ کر قیامت کے دن تک اس شخص کے لیے طلب مغفرت کرتا ہے۔ ﴿۳﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۴﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ قاسم بن یحییٰ کامل الزیارات کا راوی ہے اور شیخ صدوق نے بھی اس کی توثیق کی ہے۔ ﴿۵﴾ اور حسن بن راشد تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔ ﴿۶﴾ (واللہ اعلم)

26/275 الکافی، ۱/۲۳/۶۵۷/۲ محمد عن أحمد ؛عن محمد بن يحيى ؛عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَوَاهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ اَلْعَامَّةِ قَالَ: كُنْتُ أُجَالِسُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَلاَ وَ اَللَّهِ مَا رَأَيْتُ مَجْلِساً أَنْبَلَ مِنْ مَجَالِسِهِ قَالَ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ اَلْعَطْسَةُ فَقُلْتُ مِنَ اَلْأَنْفِ فَقَالَ لِي أَصَبْتَ

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۹۰؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۴، ص ۳۷۵؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۲۰۸؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۰، ص ۲۵۹

﴿۲﴾ مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۸

﴿۳﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۹۵؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۴، ص ۸۹۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۱۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱، ص ۵۲

﴿۴﴾ مراۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۸

﴿۵﴾ المفید من معجم رجال الحدیث: ۴۶۶

﴿۶﴾ ایضاً: ۱۳۹

اَلْخَطَأَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ فَقَالَ مِنْ جَمِيعِ اَلْبَدَنِ كَمَا أَنَّ اَلنُّطْفَةَ تَخْرُجُ مِنْ جَمِيعِ اَلْبَدَنِ وَ مَخْرَجُهَا مِنَ اَلْإِحْلِيلِ ثُمَّ قَالَ أَمَا رَأَيْتَ اَلْإِنْسَانَ إِذَا عَطَسَ نُفِضَ أَعْضَاؤُهُ وَ صَاحِبُ اَلْعَطْسَةِ يَأْمَنُ اَلْمَوْتَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ۔

ترجمہ: عامہ کے ایک شخص سے روایت ہے، اس کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھتا تھا۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان کی مجلس سے بڑھ کر کوئی مجلس نہیں دیکھی۔ پس ایک دن آپؑ نے مجھ سے فرمایا: چھینک کہاں سے آتی ہے؟

میں نے عرض کیا: ناک سے۔

آپؑ نے فرمایا: تم نے غلط سمجھا ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! یہ کہاں سے آتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ پورے جسم سے نکلتی ہے جس طرح منی پورے جسم سے نکلتی ہے اور اس کا اخراج عضو تناسل کی نالی ہوتا ہے۔

پھر فرمایا: کیا تم انسان کو دیکھتے ہو کہ جب چھینک آتی ہے تو اس کے سارے اعضاء کپکپا جاتے ہیں؟ اور چھینکنے والا سات دن تک موت سے محفوظ رہتا ہے۔ [1]

بیان:

النبل بالضم الذکاء و النجابة

"النبل"، ضمہ کے ساتھ، شرافت و پاکیزگی

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف یا مجہول ہے۔ [2] اور میرے نزدیک سند مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

27/2776 الکافی، ۲/۶۵۷/۲۲/۱ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: تَصْدِيقُ اَلْحَدِيثِ عِنْدَ اَلْعُطَاسِ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی بات کی تصدیق چھینک سے ہوتی

---

[1] بحارالانوار ج ۷۳، ص ۷۴ وج ۵۷، ص ۳۲۳؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۱۰۹

[2] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۸

ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر گفتگو کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

28/2777 الکافی ۲/۶۵۷/۲۵/۱ بھذا الإسناد قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِذَا كَانَ اَلرَّجُلُ يَتَحَدَّثُ بِحَدِيثٍ فَعَطَسَ عَاطِسٌ فَهُوَ شَاهِدُ حَقٍّ.

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ کوئی واقعہ سنا رہا ہو اور کسی کو چھینک آ جائے تو وہ اس کی سچائی کا گواہ ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر گفتگو کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

29/2778 الکافی ۲/۶۵۷/۲۶/۱ العدة عن سهل عن الأشعري عَنِ اِبْنِ اَلْقَدَّاحِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: تَصْدِيقُ اَلْحَدِيثِ عِنْدَ اَلْعُطَاسِ.

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بات کی تصدیق چھینک سے ہوتی ہے۔ [5]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [6] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ غیر امامی ہے اور الاشعری کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۹۷

[2] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۹

[3] مکارم الاخلاق ص ۳۵۶؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۰۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۹۷؛ بحار الانوار ج ۷۳، ص ۵۲

[4] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۹

[5] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۹۷

[6] مرآۃ العقول: ج ۱۲، ص ۵۵۹

۹۵۔ باب إلطاف المؤمن وإكرامه

باب: مومن پر مہربانی کرنا اور اس کی عزت کرنا

1/2729 الكافی، ۱/۱/۲۰۵/۲ محمد عن ابن عيسى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَخَذَ مِنْ وَجْهِ أَخِيهِ اَلْمُؤْمِنِ قَذَاةً كَتَبَ اَللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَنْ تَبَسَّمَ فِي وَجْهِ أَخِيهِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَةٌ۔

ترجمہ سعدان بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جس نے اپنے مومن بھائی کے چہرے سے ایک تنکا (پریشانی کو) ہٹایا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی کے سامنے مسکرائے اس کے لیے ایک نیکی ہے۔ [۱]

بیان:

القذى ما يقع في العين و الشراب و يأتي حديث آخر في هذا المعنى

''القذی'' خس و خاشاک، جو آنکھ اور پینے والی چیز میں پڑ جائے۔

اس معنی میں ایک دوسری حدیث آئے گی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ حسین بن ہاشم المکاری واقفی ثقہ ہے۔ [۳] (۲) اور سعدان بن مسلم کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۴] (واللہ اعلم)

2/2780 الكافی، ۱/۲/۲۰۶/۲ عنه عن أحمد عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اَلْعَزِيزِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ اَلْمُؤْمِنِ مَرْحَباً كَتَبَ اَللَّهُ تَعَالَى لَهُ مَرْحَباً إِلَى يَوْمِ اَلْقِيَامَةِ۔

ترجمہ جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کے لیے خوش آمدید کہا،

---

[۱] مصادقۃ الاخوان ص ۵۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۰ و ج ۱۲، ص ۷۳؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۲۹۷؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۲۶؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۴۱۸

[۲] مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۱۳۶

[۳] المفید من معجم رجال الحدیث: ۱۱۶

[۴] ایضاً: ۲۴۸

اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت تک خوش آمدید لکھ دیتا ہے۔ [۱]

بیان:

يقال مرحبا و سهلا أي صادفت سعة

''مرحباواھلا''یعنی وسعت حاصل ہوئی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عمر بن عبدالعزیز الزحل تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۳] اور شیخ صدوق نے اسے موثق سند سے روایت کیا ہے جسے ہم مشہور سند کہتے ہیں اور جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

3/2781 الكافی،۱/۳/۲۰۶/۲ عنه عن أحمد عن العبيدی عَنْ يُونُس عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ اَلْمُسْلِمُ فَأَكْرَمَهُ فَإِنَّمَا أَكْرَمَ اَللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص کے پاس اس کا مسلمان بھائی آئے پس وہ اس کا اکرام کرے تو درحقیقت اس نے اللہ تعالیٰ کا اکرام کیا ہے۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۵]

4/2782 الكافی،۱/۴/۲۰۶/۲ عنه عن أحمد عن السراد عَنْ نَصْرِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ اَلْحَارِثِ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنِ اَلْهَيْثَمِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَا فِي أُمَّتِي عَبْدٌ أَلْطَفَ أَخَاهُ فِي اَللَّهِ بِشَيْءٍ مِنْ لُطْفٍ إِلاَّ أَخْدَمَهُ اَللَّهُ مِنْ خَدَمِ اَلْجَنَّةِ.

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے جو شخص اللہ کے لیے اپنے بھائی کے ساتھ کسی چیز میں بھی نرمی کرے گا تو اللہ اس کی جنت کے خادم کے ذریعے خدمت کرے گا۔ [۶]

---

[۱] مصادقۃ الاخوان ص۸ ح۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۴۷؛ بحارالانوار ج۷۱، ص۲۹۸؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۸۴۰؛ مستدرک الوسائل ج۱۲، ص۴۱۸

[۲] مرآۃ العقول: ج۹، ص۱۳۶

[۳] المفید من معجم رجال الحدیث: ۴۲۶

[۴] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۴۷؛ بحارالانوار ج۷۱، ص۲۹۸

[۵] مرآۃ العقول: ج۹، ص۱۳۷

[۶] مصادقۃ الاخوان ص۸ ح۷؛ بحارالانوار ج۷۱، ص۲۹۸؛ مستدرک الوسائل ج۱۲، ص۴۱۸

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1]

5/2783 الکافی، ۲/۲۰۶/۵/۱ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ أَكْرَمَ أَخَاهُ ٱلْمُسْلِمَ بِكَلِمَةٍ يُلْطِفُهُ بِهَا وَ فَرَّجَ عَنْهُ كُرْبَتَهُ لَمْ يَزَلْ فِي ظِلِّ ٱللَّهِ ٱلْمَمْدُودِ عَلَيْهِ ٱلرَّحْمَةُ مَا كَانَ فِي ذَلِكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا اکرام ایک کلمے سے کرے جس کے ذریعے اس سے نرمی ہوتی ہو اور اس سے اس کی تکلیف کو دور کرے تو جب تک اس کام میں رہے گا اللہ کے سائے میں رہے گا جس پر رحمت پھیلی ہوئی ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند مجہول ہے اور یہی مضمون شیخ صدوق نے بھی ایک حدیث میں دوسری سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ [4] جو میرے نزدیک موثق ہے اور علامہ مجلسی نے اسے معتبر قرار دیا ہے۔ [5] (واللہ اعلم)

6/2784 الکافی، ۲/۲۰۶/۶/۱ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ ٱلْعَزِيزِ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ مِمَّا خَصَّ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ ٱلْمُؤْمِنَ أَنْ يُعَرِّفَهُ بِرَّ إِخْوَانِهِ وَ إِنْ قَلَّ وَ لَيْسَ ٱلْبِرُّ بِٱلْكَثْرَةِ وَ ذَلِكَ أَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: (وَ يُؤْثِرُونَ عَلىٰ أَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ) ثُمَّ قَالَ (وَ مَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ) وَ مَنْ عَرَّفَهُ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذَلِكَ أَحَبَّهُ ٱللَّهُ وَ مَنْ أَحَبَّهُ ٱللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَفَّاهُ أَجْرَهُ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ قَالَ يَا جَمِيلُ ارْوِ هَذَا ٱلْحَدِيثَ لِإِخْوَانِكَ فَإِنَّهُ تَرْغِيبٌ فِي ٱلْبِرِّ.

جمیل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: منجملہ ان چیزوں کے جن

---

[1] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۳۷

[2] بحار الانوار ج۷۱، ص۲۹۹ وج۷۲، ص۲۲

[3] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۳۸

[4] علل الشرائع ج۲، ص۵۲۳؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۱۴۸

[5] عین الحیاۃ: ج۲، ص۲۶۵

کے ساتھ خدا نے مومن کو مخصوص کیا ہے، ایک یہ ہے کہ وہ اسے اپنے (مومن) بھائیوں کی بھلائی کی معرفی کراتا ہے اگرچہ وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو اور نیکی زیادتی کے ساتھ نہیں ہے (بلکہ خلوص کے ساتھ ہے) چنانچہ خداوند عالم اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ''وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود ان کو ضرورت ہوتی ہے۔(الحشر:۹)۔'' پھر فرمایا: ''جو اپنے نفس کے بخل سے بچایا جائے وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔(ایضا)۔'' اور خدا جس (بندہ) کو اس حالت میں پہنچائے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہو اور خدا جس بندہ سے محبت کرے گا اسے قیامت کے دن بلا حساب پورا پورا اجر عطا فرمائے گا۔

پھر فرمایا: اے جمیل! اس حدیث کو اپنے بھائیوں کے لیے نقل کرو کیونکہ اس میں نیکی کی رغبت دلائی گئی ہے۔ [۱]

بیان:

قوله ع و ليس البر بالكثرة معناه أنه لا يتوقف البر على كثرة المال بل ينبغي للمقل أيضا أن يبر إخوانه و ذلك لأن الله سبحانه حمد أهل الحاجة بالإيثار و الخصاصة الحاجة

امامؑ کا فرمان: ''وليس البر بالكثرة'' نیکی کثرت سے نہیں ہوتی، اس کا معنی یہ ہے کہ نیکی مال کی کثرت پر موقوف نہیں ہوتی بلکہ کمی پر بھی موقوف ہوتی ہے کہ دیگر برادران کے ساتھ نیکی کی جائے یہ اس کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ حاجت کی ایثار کے ساتھ مدح سرائی فرمائی۔

''الخصاصة'' حاجت۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عمر بن عبدالعزیز الزحل تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۳] (واللہ اعلم)

7/2785 الكافي،٢/٢٠٧/١/٧ محمد عن محمد بن الحسين عن ابن بزيع عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ اَلْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ لَيُتْحِفُ أَخَاهُ اَلتُّحْفَةَ قُلْتُ وَ أَيُّ شَيْءٍ اَلتُّحْفَةُ قَالَ مِنْ مَجْلِسٍ وَ مُتَّكَإٍ وَ طَعَامٍ وَ كِسْوَةٍ وَ سَلاَمٍ فَتَطَاوَلُ اَلْجَنَّةُ مُكَافَأَةً لَهُ وَ يُوحِي اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهَا أَنِّي قَدْ حَرَّمْتُ طَعَامَكِ عَلَى أَهْلِ اَلدُّنْيَا إِلاَّ عَلَى نَبِيٍّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ فَإِذَا كَانَ

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۳۷۷؛ بحارالانوار ج۷۱،ص ۲۹۹؛ تفسیر نورالثقلین ج۵،ص ۲۸۶؛ تفسیر کنزالدقائق ج۱۳،ص ۱۷۶

[۲] مرآۃ العقول: ج۹،ص ۱۳۹

[۳] المفید من معجم رجال الحدیث: ۴۲۶۰

يَوْمُ ٱلْقِيَامَةِ أَوْحَى ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهَا أَنْ كَافِئِي أَوْلِيَائِي بِتُحَفِهِمْ فَيَخْرُجُ مِنْهَا وُصَفَاءُ وَ وَصَائِفُ مَعَهُمْ أَطْبَاقٌ مُغَطَّاةٌ بِمَنَادِيلَ مِنْ لُؤْلُؤٍ فَإِذَا نَظَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ وَ هَوْلِهَا وَإِلَى ٱلْجَنَّةِ وَ مَا فِيهَا طَارَتْ عُقُولُهُمْ وَ اِمْتَنَعُوا أَنْ يَأْكُلُوا فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ تَحْتِ ٱلْعَرْشِ أَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ حَرَّمَ جَهَنَّمَ عَلَى مَنْ أَكَلَ مِنْ طَعَامِ جَنَّتِهِ فَيَمُدُّ ٱلْقَوْمُ أَيْدِيَهُمْ فَيَأْكُلُونَ۔

ترجمہ: مفضل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیا کوئی مومن اپنے (مومن) بھائی کو ایک خاص تحفہ دیتا ہے؟

میں نے عرض کیا: وہ تحفہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی تکیہ، کوئی طعام یا کوئی کپڑا پیش کرنا یا (کم از کم) سلام میں پہل کرنا تو جنت اسے معاوضہ دینے کے لیے بلند ہوتی ہے اور خدا اسے وحی کرتا ہے کہ میں نے دنیا میں نبی اور اس کے وصی کے سوا باقی تمام اہل دنیا پر تیرا طعام حرام قرار دیا ہے۔ ہاں جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا اسے وحی فرمائے گا کہ آج میرے دوستوں کو ان کے تحفوں کا معاوضہ ادا کر تو اس وقت اس سے کچھ خدمت گزار غلام اور کنیزیں برآمد ہوں گی جن کے ہاتھوں میں کچھ طبق ہوں گے جو موتیوں کے رومالوں سے ڈھانپے ہوئے ہوں گے۔ پس جب وہ لوگ جہنم اور اس کی ہولناکیوں اور جنت اور اس کی نعمتوں پر نگاہ کریں گے تو ان کی عقلیں اڑ جائیں گی اور وہ کھانے پینے سے رک جائیں گے۔ اس وقت عرش سے آواز آئے گی کہ خداوند عالم نے اس شخص پر جہنم حرام قرار دی ہے جو جنت کا طعام کھائے گا تب وہ لوگ ہاتھ بڑھائیں گے اور (جنتی طعام) کھائیں گے۔ [1]

بیان:

فتتطاول الجنة أي تمتد و ترتفع أن تكافيه في الدنيا بطعام أو شراب و الوصيف كأمير الخادم و الخادمة و الوصيفة الخادمة و إنما امتنعوا عن الأكل لغلبة الخوف عليهم

"فتتطاول الجنة" پس جنت طول پکڑتی ہے، یعنی پھیلتی اور بڑھتی ہے، تا کہ تم اسے دنیا میں کھانے یا پینے سے بدلہ دو۔

"الوصیف" جیسے خادم اور خادمہ کا امیر۔ "الوصیفة" خادمہ، لیکن انہوں نے ڈر کے مارے کھانا کھانے سے گریز کیا۔

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۷۵؛ بحار الانوار ج ۸، ص ۱۵۶ و ج ۷۱، ص ۳۰۰

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ صالح بن عقبہ اور مفضل دونوں ثقہ ہیں۔ [۲]

8/2786 الکافی، ۲/۲۰۷/۹/۱ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدٌ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَمْلَى عَلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَحْسِنْ يَا إِسْحَاقُ إِلَى أَوْلِيَائِي مَا اِسْتَطَعْتَ فَمَا أَحْسَنَ مُؤْمِنٌ إِلَى مُؤْمِنٍ وَ لاَ أَعَانَهُ إِلاَّ خَمَشَ وَجْهَ إِبْلِيسَ وَ قَرَّحَ قَلْبَهُ.

ترجمہ: اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے اسحاق! میرے دوستوں کے ساتھ جہاں تک ہو سکے بھلائی کرو۔ کوئی مومن دوسرے مومن کے ساتھ کوئی بھلائی نہیں کرتا اور نہ ہی اس کی مدد کرتا ہے، مگر یہ کہ اس سے شیطان کا چہرہ بگڑتا ہے اور اس کے دل کو تکلیف پہنچتی ہے۔ [۳]

بیان:

خمش وجهه خدشه و القرح بضم القاف و المهملتين الألم قرح قلبه أي آلمه

''خمش وجھہ'' چہرے کا جھکنا یعنی خراب ہوجانا ہے۔

''والقرح'' قاف کے ضمہ اور دونوں کے مھملوں کے ساتھ، اس سے مراد درد اور تکلیف ہے۔

''قرح قلبہ'' یعنی اس کے دل کو تکلیف ہوئی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

9/2787 الکافی، ۲/۲۰۷/۱/۱ مُحَمَّدٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَلْخَطَّابِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلثَّقَفِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي اَلْأَسْوَدِ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي اَلْمُعْتَمِرِ قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : أَيُّمَا مُسْلِمٍ خَدَمَ قَوْماً مِنَ اَلْمُسْلِمِينَ إِلاَّ أَعْطَاهُ اَللَّهُ مِثْلَ عَدَدِهِمْ خُدَّاماً فِي اَلْجَنَّةِ.

ترجمہ: ابو المعتمر سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

---

[۱] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۴۰

[۲] المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۸۳ و ۶۱۷

[۳] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۷۷؛ بحار الانوار ج۱۷، ص۳۰۱

[۴] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۴۱

فرمایا: جو مسلمان مسلمانوں کے کسی گروہ کی خدمت کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ان مسلمانوں کی تعداد کے برابر خدام عطا فرمائے گا۔ [1]

بیان:

فی الکلام حذف و التقدیر فما خدمهم إلا أعطاه الله و مثل هذا الحذف شائع لدلالة القرينة عليه

اس گفتگو میں حذف اور اختصار سے کام لیا گیا، پس اس نے ان کی خدمت نہیں کی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو عطاء کیا۔

اس طرح کے حذف کی مثال عام ہے اس پر قرینہ کے دلالت کرنے کی وجہ سے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

۹۶۔ باب تذاکر الاخوان

باب: برادران کا مذاکرہ

1/2788 الکافی، ۱/۲/۱۸۶/۲ محمد عن محمد بن الحسین عن ابن بزیع عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ ٱلْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: تَزَاوَرُوا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِكُمْ إِحْيَاءً لِقُلُوبِكُمْ وَ ذِكْراً لِأَحَادِيثِنَا وَ أَحَادِيثُنَا تُعَطِّفُ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فَإِنْ أَخَذْتُمْ بِهَا رَشَدْتُمْ وَ نَجَوْتُمْ وَإِنْ تَرَكْتُمُوهَا ضَلَلْتُمْ وَ هَلَكْتُمْ فَخُذُوا بِهَا وَ أَنَا بِنَجَاتِكُمْ زَعِيمٌ۔

ترجمہ: یزید بن عبدالملک سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم ایک دوسرے کی زیارت کیا کرو کیونکہ تمہاری آپس کی زیارت کرنے میں تمہارے دلوں کی احیاء ہے اور ہماری احادیث کا ذکر ہے اور ہماری احادیث تمہارے بعض کو بعض پر مہربان کرتی ہیں۔ پس اگر تم ان کو حاصل کرو گے تو تم ہدایت پا جاو گے اور تم نجات پاو گے اور اگر تم ان کو چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور ہلاک ہو جاؤ گے۔ پس تم ان کو حاصل کرو تو میں تمہاری نجات کا ہوں۔ [3]

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص ۳۸۰؛ بحار الانوار ج۷۱، ص ۳۵۷

[2] مرآۃ العقول: ج۹، ص۱۴۱

[3] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص ۳۴۶ و ج۷۲، ص۸۷؛ الفصول المہمۃ ج۱، ص ۵۲۳؛ بحار الانوار ج۷۱، ص ۲۵۸

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] یا پھر سند صحیح ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ صالح بن عقبہ کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۳] اور یزید بن عبد الملک کامل الزیارات کا راوی ہے۔(واللہ اعلم)

2/2789 الكافی،۱/۱/۱۸۶/۲ العدة عن البرقی عن أبيه عن فضالة عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: شِيعَتُنَا اَلرُّحَمَاءُ بَيْنَهُمُ اَلَّذِينَ إِذَا خَلَوْا ذَكَرُوا اَللَّهَ إِنَّ ذِكْرَنَا مِنْ ذِكْرِ اَللَّهِ إِنَّا إِذَا ذُكِرْنَا ذُكِرَ اَللَّهُ وَإِذَا ذُكِرَ عَدُوُّنَا ذُكِرَ اَلشَّيْطَانُ.

ترجمہ: علی بن ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: ہمارے شیعہ آپس میں رحم دل ہوتے ہیں۔ یہ لوگ جب اکیلے ہوتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ یقیناً ہمارا ذکر اللہ کے ذکر میں سے ہے۔ بے شک جب ہمارا ذکر کیا جاتا تو یہ (درحقیقت) اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور جب ہمارے دشمنوں کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ (درحقیقت) شیطان کا ذکر ہوتا ہے۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۵] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ علی بن ابوحمزہ البطائنی تفسیر قمی کا راوی ہے۔ [۶] (۲) نیز اس سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ [۷] نیز البزنطی بھی اس سے روایت کرتا ہے۔ [۸] نیز

---

[۱] مراۃ العقول: ج۹، ص۸۴

[۲] المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۸۳

[۳] الکافی فی اصول الفقہ طباطبائی حکیم: ۱۲۵/ ۲؛ مرشد المغترب طباطبائی حکیم: ۶۳

[۴] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۴۵؛ بحار الانوار ج۱۷، ص۲۵۸

[۵] مراۃ العقول: ج۹، ص۸۳

[۶] تفسیر القمی ج۲، ص۵۷

[۷] الکافی ج۵، ص۸۱ ح۳؛ تہذیب الاحکام ج۷، ص۳۲۶ ح۱۳۸۵؛ وسائل الشیعہ ج۲۱، ص۲۸۳؛ الوافی ج۲۱، ص۳۶۱ ح۲۱۵۳۹؛ تہذیب الاحکام ج۲، ص۳۱۶ ح۸۲؛ بحار الانوار ج۱۳، ص۱۱؛ الکافی ج۷، ص۱۷ ح۳؛ الوافی ج۱۶، ص۱۰۸۱ ح۱۶۷۲۸

[۸] الخصال ج۱، ص۷ ح۱۳؛ وسائل الشیعہ ج۱۱، ص۲۱۲؛ بحار الانوار ج۹۶، ص۹۲؛ الکافی ج۶، ص۳۸۶ ح۵؛ الوافی ج۶، ص۶۵۳ ح۵۱۷۱؛ وسائل الشیعہ ج۲، ص۱۰۹؛ بحار الانوار ج۱۶، ص۱۸۹ و ج۵۸، ص۱۶۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۳۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲، ص۳۰۷

صفوان بھی اس سے روایت کرتا ہے۔ [۱] البتہ اس کا واقفی ہو جانا واضح ہے جس وجہ سے اس پر لعنت وارد ہوئی ہے مگر جاننا چاہیے کہ ہمارے مشائخ نے اس سے اس وقت روایات اخذ کیں جبکہ یہ واقفی اور ملعون نہیں ہوا تھا اور ایسا گمان باطل ہوگا کہ ہمارے مشائخ اس کے ملعون ہونے کے بعد اس سے روایات نقل کرتے رہے ہوں۔ پس اسی وجہ سے ہمارے علماء کی کثیر تعداد اس کی روایات کو موثق قرار دیتی ہے اور ہم بھی اسی وجہ سے توثیق کرتے ہیں کیونکہ واقفی ہونے سے قبل اس پر کوئی الزام نہیں ہے اور اس وقت اس نے جو کچھ روایت کیا وہی ہمارے مشائخ نے نقل کیا ہے جو کہ یقیناً درست ہے اور اس پر لعنت اپنی جگہ درست ہے۔ (واللہ اعلم)

3/2790 الكافي، ۱/۳/۱۸۶/۲ العدة عن سهل عن الوشاء عن بزرج عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنِّي مَرَرْتُ بِقَاصٍّ يَقُصُّ وَ هُوَ يَقُولُ هَذَا اَلْمَجْلِسُ اَلَّذِي لاَ يَشْقَى بِهِ جَلِيسٌ قَالَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ أَخْطَأَتْ أَسْتَاهُهُمُ اَلْحُفْرَةَ إِنَّ لِلَّهِ مَلاَئِكَةً سَيَّاحِينَ سِوَى اَلْكِرَامِ اَلْكَاتِبِينَ فَإِذَا مَرُّوا بِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ قَالُوا قِفُوا فَقَدْ أَصَبْتُمْ حَاجَتَكُمْ فَيَجْلِسُونَ فَيَتَفَقَّهُونَ مَعَهُمْ فَإِذَا قَامُوا عَادُوا مَرْضَاهُمْ وَ شَهِدُوا جَنَائِزَهُمْ وَ تَعَاهَدُوا غَائِبَهُمْ فَذَلِكَ اَلْمَجْلِسُ اَلَّذِي لاَ يَشْقَى بِهِ جَلِيسٌ.

ترجمہ: عباد بن کثیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا: میں ایک قصہ گو کے پاس سے گزرا جو قصہ گوئی کرتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ یہ وہ مجلس ہے جس میں بیٹھنے والا کبھی شقی (بدبخت) نہیں ہو سکتا؟
آپؑ نے فرمایا: ہائے افسوس، افسوس! اس نے خطا کی ہے۔ کراماً کاتبین کے علاوہ خدا کے کچھ خاص فرشتے ہیں جو زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں پس جب وہ کسی ایسی قوم کے پاس سے گزرتے ہیں جو محمد و آل محمد کا تذکرہ کر رہے ہوں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ ٹھہرو۔ چنانچہ وہ بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے ساتھ دین کا علم حاصل کرتے ہیں۔ پس جب وہ (لوگ) اٹھ کر چلے جاتے ہیں تو یہ ان کے بیماروں کی مزاج پرسی کرتے ہیں، ان کے جنازوں میں شرکت کرتے ہیں اور ان کے غائبوں کی نگہداشت کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ وہ مجلس ہے جس میں بیٹھنے والا کبھی شقی نہیں ہوتا۔ [۲]

بیان:

الأستاه جمع الستة بالفتح و التحريك و هي الاست و لعل هذا الكلام من الأمثال السائرة و المرفوع في عادوا و أختيه للملائكة

---

[۱] تہذیب الاحکام ج۵، ص ۵۳ ح۹؛ الاستبصار فیما اختلف من الاخبار ج۲، ص ۱۴۳؛ الوافی ج۱۱، ص ۵۳۹ ح ۱۱۲۷۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۱، ص ۳۲۷

[۲] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص ۳۴۵؛ بحار الانوار ج۱۷، ص ۲۵۹

''الاستاہ'' یہ جمع ہے ''ستة'' کی اور یہ فتح اور تحریک کے ساتھ ہے، شاید اس گفتگو میں بہت ساری مثالیں ہیں اور ''عادوا'' میں مرفوع موجود ہے۔ ''أختیه'' یہ ملائکہ کے لیئے آیا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] لیکن حدیث کا موثق ہونا بھی بعید نہیں ہے کیونکہ عباد بن کثیر کو مجلسی اول نے موثق قرار دیا ہے [۲] اور سہل اور برزرج دونوں بھی موثق مشہور ہیں۔ (واللہ اعلم)

4/2791 الکافی، ۱/۴/۱۸۷/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اَلْمُسْتَوْرِدِ اَلنَّخَعِيِّ عَمَّنْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ مِنَ اَلْمَلاَئِكَةِ اَلَّذِينَ فِي اَلسَّمَاءِ لَيَطَّلِعُونَ إِلَى اَلْوَاحِدِ وَ اَلاِثْنَيْنِ وَ اَلثَّلاَثَةِ وَ هُمْ يَذْكُرُونَ فَضْلَ آلِ مُحَمَّدٍ قَالَ فَتَقُولُ أَ مَا تَرَوْنَ إِلَى هَؤُلاَءِ فِي قِلَّتِهِمْ وَ كَثْرَةِ عَدُوِّهِمْ يَصِفُونَ فَضْلَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ فَتَقُولُ اَلطَّائِفَةُ اَلْأُخْرَى مِنَ اَلْمَلاَئِكَةِ (ذٰلِكَ فَضْلُ اَللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشٰاءُ وَ اَللّٰهُ ذُو اَلْفَضْلِ اَلْعَظِيمِ) .

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آسمان میں کچھ ایسے فرشتے ہیں کہ جب وہ مطلع ہوتے ہیں کہ ایک، دو اور تین آدمی آل محمدؐ کی فضیلت بیان کر رہے ہیں تو وہ کہتے ہیں: کیا تم ان لوگوں کو دیکھتے ہو اگرچہ قلیل ہیں اور ان کے دشمن کثیر ہیں مگر (پھر بھی) آل محمدؐ کی فضیلت بیان کر رہے ہیں امامؑ نے فرمایا: جب وہ یہ کہتے ہیں تو فرشتوں کا دوسرا گروہ کہتا ہے: ''یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (الحدید: ۲۱)۔'' [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۴]

5/2792 الکافی، ۱/۵/۱۸۷/۲ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُيَسِّرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ لِي أَ تَخْلُونَ وَ تَتَحَدَّثُونَ وَ تَقُولُونَ مَا شِئْتُمْ فَقُلْتُ إِي وَ اَللَّهِ إِنَّا لَنَخْلُو وَ نَتَحَدَّثُ وَ نَقُولُ مَا شِئْنَا فَقَالَ أَمَا وَ اَللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي مَعَكُمْ فِي بَعْضِ تِلْكَ اَلْمَوَاطِنِ أَمَا وَ اَللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ رِيحَكُمْ وَ أَرْوَاحَكُمْ وَ إِنَّكُمْ عَلَى دِينِ اَللَّهِ وَ دِينِ مَلاَئِكَتِهِ فَأَعِينُوا بِوَرَعٍ

---

[۱] مرآۃ العقول: ج۹، ص۸۵

[۲] روضۃ المتقین: ج۱، ص۹۶

[۳] الکافی ج۸، ص۳۳۴؛ تاویل الآیات الظاهرة فی فضائل العترة الطاهرة ج۱، ص۶۶۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۴۶؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۲۷۶؛ بحار الانوار ج۱۷، ص۲۶۰؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۲۴۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۳، ص۲۴۷

[۴] مرآۃ العقول: ج۹، ص۸۵

وَ اِجْتِهَادٍ۔

ترجمہ: میسر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: کیا تم لوگ خلوت کرتے ہو، آپس میں گفتگو کرتے ہو اور جو تم چاہتے ہو وہ کہتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کی قسم! ہم خلوت کرتے ہیں، آپسمیں گفتگو کرتے ہیں اور جو کچھ ہم چاہتے ہیں وہ کہتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کاش، میں ان میں سے کسی جگہ پر تم لوگوں کے ساتھ ہوتا۔ اللہ کی قسم! مجھے تمہاری خوشبوئیں اور تمہاری روحیں پسند ہیں اور بے شک تم لوگ اللہ کے دین پر اور اس کے فرشتوں کے دین پر ہو۔ پس تم ورع (پرہیز گاری) اور اجتہاد (عبادات میں کوشش) سے (اپنی) مدد کرو۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] یا پھر سند صحیح ہے۔ [3] یا پھر سند موثق ہے۔ [4] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے کیونکہ ابن فضال کا رجوع بہر حال ثابت ہے اور میرا خیال یہ ہے علامہ مجلسی کا سند کو مجہول کہنا کتابت کی غلطی ہے ورنہ یہ سند ان کے نزدیک موثق ہے۔ (واللہ اعلم)

6/2793 الکافی،۱/۲۹۲/۲۲۹/۸ حمید عن ابن سماعة عن المیثمی عن أبان عَنْ إِسْمَاعِيلَ اَلْبَصْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: تَقْعُدُونَ فِي اَلْمَكَانِ فَتُحَدِّثُونَ وَ تَقُولُونَ مَا شِئْتُمْ وَ تَتَبَرَّءُونَ مِمَّنْ شِئْتُمْ وَ تَوَلَّوْنَ مَنْ شِئْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَ هَلِ اَلْعَيْشُ إِلاَّ هَكَذَا.

ترجمہ: اسماعیل بصری سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: کیا تم لوگ ایسے مکان میں بیٹھتے ہو جہاں حدیثیں بیان کرو، جو چاہو کہو، اور جس سے چاہو تبرا (بیزاری) کرو اور جس سے چاہو تولاً (دوستی) کرو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا اس کے علاوہ بھی کوئی زندگی ہے؟ [5]

---

[1] مصادقة الاخوان ص ۳۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۴۷؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۳۶۰

[2] مرآة العقول: ج ۹، ص ۸۶

[3] معجم رجال الحدیث: ج ۲، ص ۱۱۶؛ مرشد المغرب طباطبائی حکیم: ۶۳؛

[4] الرسائل الاعتقادیہ خواجوئی: ج ۱، ص ۲۶۳

[5] مسند الامام الصادق: ج ۲، ص ۳۰۲؛ اعیان الشیعہ: ج ۱۱، ص ۳۱۳

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے جبکہ یہ ظاہر ہو کہ اسماعیل بن فضل ثقہ ہے۔ [1] اور میرے نزدیک بھی سند موثق ہے اور اسماعیل بن فضل ہاشمی ثقہ ہے۔ [2] (واللہ اعلم)

7/2794 الکافی، ۱/۶/۱۸۷/۲ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدٌ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا اِجْتَمَعَ ثَلاَثَةٌ مِنَ اَلْمُؤْمِنِينَ فَصَاعِداً إِلاَّ حَضَرَ مِنَ اَلْمَلاَئِكَةِ مِثْلُهُمْ فَإِنْ دَعَوْا بِخَيْرٍ أَمَّنُوا وَ إِنِ اِسْتَعَاذُوا مِنْ شَرٍّ دَعَوُا اَللَّهَ لِيَصْرِفَهُ عَنْهُمْ وَ إِنْ سَأَلُوا حَاجَةً تَشَفَّعُوا إِلَى اَللَّهِ وَ سَأَلُوهُ قَضَاءَهَا وَ مَا اِجْتَمَعَ ثَلاَثَةٌ مِنَ اَلْجَاحِدِينَ إِلاَّ حَضَرَهُمْ عَشَرَةُ أَضْعَافِهِمْ مِنَ اَلشَّيَاطِينِ فَإِنْ تَكَلَّمُوا تَكَلَّمَ اَلشَّيْطَانُ بِنَحْوِ كَلاَمِهِمْ وَ إِذَا ضَحِكُوا ضَحِكُوا مَعَهُمْ وَ إِذَا نَالُوا مِنْ أَوْلِيَاءِ اَللَّهِ نَالُوا مَعَهُمْ فَمَنِ اُبْتُلِيَ مِنَ اَلْمُؤْمِنِينَ بِهِمْ فَإِذَا خَاضُوا فِي ذَلِكَ فَلْيَقُمْ وَ لاَ يَكُنْ شِرْكَ شَيْطَانٍ وَ لاَ جَلِيسَهُ فَإِنَّ غَضَبَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لاَ يَقُومُ لَهُ شَيْءٌ وَ لَعْنَتَهُ لاَ يَرُدُّهَا شَيْءٌ ثُمَّ قَالَ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُنْكِرْ بِقَلْبِهِ وَ لْيَقُمْ وَ لَوْ حَلْبَ شَاةٍ أَوْ فُوَاقَ نَاقَةٍ.

ترجمہ: غیاث بن ابراہیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جہاں تین یا اس سے زیادہ مومنین اکٹھے ہوتے ہیں تو اس (مجمع) میں برابر تعداد میں فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں پس اگر وہ خیر کے لیے دعا کرتے ہیں تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور اگر وہ شر سے پناہ مانگتے ہیں تو فرشتے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اسے ان سے دور کر دے اور اگر وہ حاجت براری کے لیے سوال کرتے ہیں تو فرشتے اللہ کے حضور ان کی شفارش کرتے ہیں اور اس سے اس کے پورا کرنے کی درخواست کرتے ہیں اور جہاں تین یا اس سے زیادہ منکرین اکٹھے ہوتے ہیں تو ان کی تعداد سے دس گنا شیطان بھی اس میں حاضر ہوتے ہیں۔ پس اگر وہ بولتے ہیں تو شیطان بھی ان کے کلام کی طرح بولتا ہے، اگر وہ ہنستے ہیں تو وہ (شیطان) ان کے ساتھ ہنستا ہے، اور اگر یہ اولیاء اللہ کی تنقیص کرتے ہیں تو وہ بھی ان کی تنقیص کرتے ہیں پس اہل ایمان میں سے کوئی شخص اگر ایسے لوگوں میں پھنس جائے تو جب وہ اس قسم کی گفتگو شروع کریں تو وہ وہاں سے اٹھ جائے اور شیطان کا شریک اور اس کا ہمنشین نہ بنے کیونکہ خدا کے قہر

[1] مراۃ العقول: ج ۲۶، ص ۱۶۳

[2] المفید من معجم رجال الحدیث: ۶۹

وغضب کی کوئی تاب نہیں لاسکتا اور اس کی لعنت کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی۔

پھر امامؑ نے فرمایا: اور اگر کوئی شخص ان کو (زبان سے) نہ روک سکتا ہو تو کم از کم دل سے تو انکار کرے اور اٹھ کھڑا ہو اگر چہ وہ (اٹھنا) بقدر بکری دوہنے کے ہو یا اونٹنی کے دو دو ھنے کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہو۔ [۱]

بیان:

نالوا من أولياء الله أي سبوهم و قالوا فيهم ما لا يليق بهم و الفواق ما بين الحلبتين

''نالوا من اولیاء اللہ'' یعنی انہوں نے ان پر سب وشتم کیا اور ان کے بارے میں وہ باتیں کہی جو ان کے شایان شان نہیں تھیں۔ ''الفواق'' یعنی دو دودھ دھونے کا درمیانی فاصلہ

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲]

8/2795 الکافی، ۱/۷/۱۸۸/۲ بِهَذَا اَلْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مسلم [سُلَيْمَانَ] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْفُوظٍ عَنْ أَبِي اَلْمَغْرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: لَيْسَ شَيْءٌ أَنْكَى لِإِبْلِيسَ وَ جُنُودِهِ مِنْ زِيَارَةِ اَلْإِخْوَانِ فِي اَللَّهِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ قَالَ وَ إِنَّ اَلْمُؤْمِنَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَذْكُرَانِ اَللَّهَ ثُمَّ يَذْكُرَانِ فَضْلَنَا أَهْلَ اَلْبَيْتِ فَلاَ يَبْقَى عَلَى وَجْهِ إِبْلِيسَ مُضْغَةُ لَحْمٍ إِلاَّ تَخَدَّدَ حَتَّى إِنَّ رُوحَهُ لَتَسْتَغِيثُ مِنْ شِدَّةِ مَا يَجِدُ مِنَ اَلْأَلَمِ فَتَحُسُّ مَلاَئِكَةُ اَلسَّمَاءِ وَ خُزَّانُ اَلْجِنَانِ فَيَلْعَنُونَهُ حَتَّى لاَ يَبْقَى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ إِلاَّ لَعَنَهُ فَيَقَعُ خَاسِئاً حَسِيراً مَدْحُوراً۔

ابوالمغراء سے روایت ہے کہ میں نے امام موسی کاظم علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: شیطان اور اس کی سپاہ کے لیے اللہ کی خاطر (دینی) بھائیوں میں سے بعض کی بعض کے ساتھ ملاقات سے زیادہ تکلیف دہ کوئی چیز نہیں ہے۔

نیز آپؑ نے فرمایا: اور جب مومنین ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں، پھر ہم اہل بیتؑ کی فضیلت کا ذکر کرتے ہیں تو ابلیس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی بچتا مگر یہ کہ اس میں جھریاں پڑ جاتی ہیں اور اس کی روح اس درد کی شدت سے مدد کے لیے پکارتی ہے جو اسے ہو رہا ہوتا ہے کہ آسمان کے فرشتے اور جنت کے خازنین بھی اس کو کامحسوس کرتے ہیں پس وہ اس پر لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ کوئی ایک ملک مقرب بھی نہیں بچتا مگر یہ کہ وہ لعنت کرتا ہے اور یہ ذلیل، مایوس اور شکست خوردہ رہتا ہے۔ [۳]

---

[۱] بحار الانوار ج ۶۰، ص ۲۵۸ و ج ۱۷، ص ۲۶۱

[۲] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۸۹

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۴۷؛ بحار الانوار ج ۶۰، ص ۲۵۸ و ج ۱۷، ص ۲۶۳؛ حلیۃ المتقین مجلسی: ۵۷۶

بیان:

النکایة تقشیر القرحة و تخدد اللحم هزاله و نقصانه و الخسأ البعد و الحسور الإعیاء و الدحر الطرد

''النکایة'' پرانے پھوڑے کی کھال اتارنا،

''تخدد اللحم'' گوشت کا لاغر اور جھری دار ہونا یعنی اس کا کمزور ہونا،

''الخسا'' دور،

''الحسور'' تھکاوٹ،

''الدحر'' نکالنا

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1]

۹۷۔باب إدخال السرور علی المؤمن

باب: مومن کو خوش کرنا

1/2796 الکافی،۲/۱۸۸/۱/۱ العدة عن سهل و محمد عن ابن عیسی جمیعا عن السراد اَلثُّمَالِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَنْ سَرَّ مُؤْمِناً فَقَدْ سَرَّنِي وَ مَنْ سَرَّنِي فَقَدْ سَرَّ اَللَّهَ ۔

ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرمار ہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مومن کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [3]

2/2797 الکافی،۲/۱۸۸/۲/۱ العدة عن البرقی عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ اَلْكُوفَةِ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ عَنْ

---

[1] مرآۃ العقول: ج۹، ص۸۹

[2] المؤمن ص۴۸؛ مصادقة الاخوان ص۶۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۴۹؛ الفصول المہمہ ج۳، ص۳۸۳؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۲۸۷؛ مستدرک الوسائل ج۱۲، ص۳۹۴

[3] مرآۃ العقول: ج۹، ص۹۰

عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: تَبَسُّمُ اَلرَّجُلِ فِي وَجْهِ أَخِيهِ حَسَنَةٌ وَ صَرْفُ اَلْقَذَى عَنْهُ حَسَنَةٌ وَ مَا عُبِدَ اَللَّهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اَللَّهِ مِنْ إِدْخَالِ اَلسُّرُورِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ

جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: آدمی کا اپنے بھائی کے لیے مسکرانا ایک نیکی ہے اور اس سے پریشانی کو دور کرنا بھی ایک نیکی ہے اور اللہ کی عبادت کسی چیز سے نہیں کی گئی جو اللہ کے نزدیک مومن کو خوشی دینے سے زیادہ محبوب ہو۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

3/2798 الکافی،۲/۱۸۸/۳/۱ محمد عن ابن عیسی عن محمد بن سنان عن ابن مُسْكَانَ عَنْ عُبَيْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْوَلِيدِ اَلْوَصَّافِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ فِيمَا نَاجَى اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ عَبْدَهُ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ إِنَّ لِي عِبَاداً أُبِيحُهُمْ جَنَّتِي وَ أُحَكِّمُهُمْ فِيهَا قَالَ يَا رَبِّ وَ مَنْ هَؤُلاَءِ اَلَّذِينَ تُبِيحُهُمْ جَنَّتَكَ وَ تُحَكِّمُهُمْ فِيهَا قَالَ مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُوراً ثُمَّ قَالَ إِنَّ مُؤْمِناً كَانَ فِي مَمْلَكَةِ جَبَّارٍ فَوَلَعَ بِهِ فَهَرَبَ مِنْهُ إِلَى دَارِ اَلشِّرْكِ فَنَزَلَ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ اَلشِّرْكِ فَأَظَلَّهُ وَ أَرْفَقَهُ وَ أَضَافَهُ فَلَمَّا حَضَرَهُ اَلْمَوْتُ أَوْحَى اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ وَ عِزَّتِي وَ جَلاَلِي لَوْ كَانَ لَكَ فِي جَنَّتِي مَسْكَنٌ لَأَسْكَنْتُكَ فِيهَا وَ لَكِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَى مَنْ مَاتَ بِي مُشْرِكاً وَ لَكِنْ يَا نَارُ هِيدِيهِ وَ لاَ تُؤْذِيهِ وَ يُؤْتَى بِرِزْقِهِ طَرَفَيِ اَلنَّهَارِ قُلْتُ مِنَ اَلْجَنَّةِ قَالَ مِنْ حَيْثُ شَاءَ اَللَّهُ.

ترجمہ: عبیداللہ بن ولید وصافی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جو نجی گفتگو کی تھی ان میں سے کچھ یہ تھی کہ اس نے فرمایا: میرے بندوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کو میں نے اپنی جنت بخشی ہے اور انہیں اس میں حکمران بنایا ہے۔

اس نے عرض کیا: پروردگار! یہ کون لوگ ہیں جن کو تو نے اپنی جنت بخشی (الاٹ کی) ہے اور ان کو اس میں حکمران بنایا ہے؟

اس نے فرمایا: جو مومن کو خوشی دیتا ہے۔

پھر فرمایا: ایک مومن ایک جابر (بادشاہ) کی سلطنت میں رہتا تھا اور وہ اس بات سے رغبت اختیار کر گیا اور اس

[1] مصادقۃ الاخوان؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۴۹ ص۵۲؛ بحارالانوار ج۱۷، ص۲۸۸

[2] مراۃ العقول: ج۹، ص۹

سے بھاگ کر شرک کی سرزمین میں چلا گیا پس وہ ایک ایسے مشرک کے پاس پہنچا جس نے اسے سایہ دیا، دوستانہ سلوک کیا اور اس کی مہمان نوازی کی۔ چنانچہ جب اس (مشرک) کی موت قریب پہنچی تو اللہ نے اس کی طرف وحی کی کہ مجھے میری عظمت و جلال کی قسم! اگر میری جنت میں تمہارے لیے کوئی جگہ ہوتی تو میں تمہیں اس میں سکونت دے دیتا، لیکن جو میرے ساتھ شرک کرتے ہوئے مرے اس پر یہ حرام ہے۔ تاہم، اے آگ! پر سکون ہو جا اور اسے تکلیف نہ پہنچا اور اس کا رزق دن کے دونوں سروں پر دیا جائے گا۔

میں نے عرض کیا: جنت میں سے؟

آپؑ نے فرمایا: جہاں سے اللہ چاہتا ہے۔ [1]

بیان:

أحكمهم من التحكيم أي أجعلهم حكاما فولع به استخف هيديه أي أزعجيه و افزعيه و حركيه و أصلحية

''احکمھم'' اس کا مصدر ''تحکیم'' ہے یعنی میں ان کے لیئے ایک حاکم مقرر کرتا ہوں،

''فولع بہ'' وہ خفف زدہ ہوا،

''ھیدیہ'' یعنی اسے پریشان کرو، اسے ڈراو، اسے حرکت دو اور اس کی اصلاح کرو

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے اور اس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

4/2799 الكافي،۲/۱۸۹/۱۴/۱ عَنْهُ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : إِنَّ أَحَبَّ اَلْأَعْمَالِ إِلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِدْخَالُ اَلسُّرُورِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِينَ۔

ترجمہ: امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل مومنین پر خوشی کو داخل کرنا ہے۔ [3]

---

[1] بحارالانوار ج۷۱، ص۲۸۸؛ المؤمن ص۵۰؛ مستدرک الوسائل ج۱۲، ص۳۹۴

[2] مراۃ العقول: ج۹، ص۹۲

[3] مصادقۃ الاخوان ص۶۰؛ بحارالانوار ج۷۱، ص۲۸۹

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔[1] لیکن میرے نزدیک سند مجہول ہے۔(واللہ اعلم)

5/2800 الکافی ۲/۱۸۹/۵/۱ علی عن أبیه عن السراد عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ أَوْحَى اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ اَلْعَبْدَ مِنْ عِبَادِي لَيَأْتِينِي بِالْحَسَنَةِ فَأُبِيحُهُ جَنَّتِي فَقَالَ دَاوُدُ يَا رَبِّ وَ مَا تِلْكَ اَلْحَسَنَةُ قَالَ يُدْخِلُ عَلَى عَبْدِيَ اَلْمُؤْمِنِ سُرُوراً وَ لَوْ بِتَمْرَةٍ قَالَ دَاوُدُ يَا رَبِّ حَقٌّ لِمَنْ عَرَفَكَ أَنْ لاَ يَقْطَعَ رَجَاءَهُ مِنْكَ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت داوؑد پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے کوئی بندہ حسنہ لے کر میرے پاس آئے تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔

حضرت داوؑد نے عرض کیا: خداوندا وہ حسنہ کیا ہے؟

فرمایا: یہ میرے مومن بندے کے دل میں خوشی کو داخل کرنا ہے اگرچہ ایک کھجور کے ساتھ ہو۔

حضرت داوؑد نے عرض کیا: پروردگارا یہ بالکل سچ ہے کہ جو شخص نے تجھے پہچان لیا وہ تیری مہربانی سے مایوس نہیں ہو گا۔[2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔[3] یا پھر سند صحیح ہے۔[4] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

6/2801 الکافی ۲/۱۸۹/۶/۱ العدة عن البرقی عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَرَى أَحَدُكُمْ إِذَا أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُوراً أَنَّهُ عَلَيْهِ أَدْخَلَهُ فَقَطْ بَلْ وَ اَللَّهِ عَلَيْنَا بَلْ وَ اَللَّهِ عَلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ۔

ترجمہ: مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ اگر اس نے کسی مومن کو خوش کیا ہے تو صرف اسے ہی خوش کیا ہے بلکہ خدا کی قسم! اس نے ہمیں خوش کیا ہے بلکہ خدا کی قسم! اس

[1] مراۃ العقول: ج۹،ص۹۲

[2] المومن ص۵۶؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۱۳۴؛ الامالی (للصدوق) ص۶۰۳؛ قصص الانبیاء (للراوندی) ص۱۹۸؛ عدۃ الداعی ونجاح الساعی ص۱۹۵؛ اعلام الدین فی صفات المؤمنین ص۴۴۵؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۳۵۱؛ کلیات حدیث قدسی ص۱۶۸؛ بحار الانوار ج۱۴،ص۳۴ وج۷۱،ص۲۸۳،النور المبین فی قصص الانبیاء والمرسلین ص۳۴۸؛ مستدرک الوسائل ج۱۲،ص۳۹۷

[3] مراۃ العقول: ج۹،ص۹۲

[4] مکیال المکارم: ج۲،ص۲۹۲

نے رسول اللہ ﷺ کو خوش کیا ہے۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے لیکن میرے (یعنی علامہ مجلسی) کے نزدیک معتبر ہے۔ ﴿۲﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ مفضل بن عمر کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ ﴿۳﴾ نیز اس سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ ﴿۴﴾ نیز البزنطی بھی اس سے روایت کرتا ہے۔ ﴿۵﴾

7/2802 الکافی ،۲/۱۸۹/۷/۱ الخمسة عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ ٱلْحَمِيدِ عَنْ أَبِي ٱلْجَارُودِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ أَحَبَّ ٱلْأَعْمَالِ إِلَى ٱللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِدْخَالُ ٱلسُّرُورِ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِ شَبْعَةُ مُسْلِمٍ أَوْ قَضَاءُ دَيْنِهِ.

ترجمہ: ابو جارود سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل یہ ہے کہ مومن کو خوشی پہنچائی جائے اس کی شکم سیری کر کے یا اس کے قرض کی ادائیگی کر کے۔ ﴿۶﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۷﴾ لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ ابراہیم بن عبدالحمید واقفی ثقہ ہے۔ یہ کامل الزیارات کا راوی ہے اور اس کی ایک اصل (کتاب) بھی۔ ﴿۸﴾ اور ابو جارود زیدی ثقہ اور تفسیر قمی کا راوی ہے۔ ﴿۹﴾

8/2803 الکافی ،۲/۱۹۰/۸/۱ محمد عن ابن عیسی عن السراد عَنْ سَدِيرٍ ٱلصَّيْرَفِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ إِذَا بَعَثَ ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنَ مِنْ قَبْرِهِ خَرَجَ مَعَهُ مِثَالٌ يَقْدُمُ

﴿۱﴾ مصادقة الاخوان ص ۶۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۴۹؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۲۹۰

﴿۲﴾ مراۃ العقول: ج ۹، ص ۹۳

﴿۳﴾ المفید من معجم رجال الحدیث: ۶۱۷

﴿۴﴾ الامالی (للطوسی) ص ۶۸۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۳، ص ۴۰۱؛ بحار الانوار ج ۹۷، ص ۳۵۴؛ المزار (للشهید الاوّل) ص ۳۲

﴿۵﴾ الامالی (للصدوق) ص ۳۹۶؛ الامالی (للطوسی) ص ۴۳۷؛ وسائل الشیعہ ج ۷، ص ۳۸۵؛ بحار الانوار ج ۸۶، ص ۱۸۳

﴿۶﴾ المحاسن ج ۲، ص ۳۸۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۵۱ و ج ۲۴، ص ۲۹۰؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۲۹۰؛ مستدرک الوسائل ج ۱۶، ص ۲۵۱

﴿۷﴾ مراۃ العقول: ج ۹، ص ۹۳

﴿۸﴾ المفید من معجم رجال الحدیث: ۱۰

﴿۹﴾ ایضاً: ۲۳۵

أَمَامَهُ كُلَّمَا رَأَى اَلْمُؤْمِنُ هَوْلاً مِنْ أَهْوَالِ يَوْمِ اَلْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ اَلْمِثَالُ لاَ تَفْزَعْ وَ لاَ تَحْزَنْ وَ أَبْشِرْ بِالسُّرُورِ وَ اَلْكَرَامَةِ مِنَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَتَّى يَقِفَ بَيْنَ يَدَيِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَيُحَاسِبُهُ (حِسَاباً يَسِيراً) وَ يَأْمُرُ بِهِ إِلَى اَلْجَنَّةِ وَ اَلْمِثَالُ أَمَامَهُ فَيَقُولُ لَهُ اَلْمُؤْمِنُ يَرْحَمُكَ اَللَّهُ نِعْمَ اَلْخَارِجُ خَرَجْتَ مَعِي مِنْ قَبْرِي وَ مَا زِلْتَ تُبَشِّرُنِي بِالسُّرُورِ وَ اَلْكَرَامَةِ مِنَ اَللَّهِ حَتَّى رَأَيْتُ ذَلِكَ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ أَنَا اَلسُّرُورُ اَلَّذِي كُنْتَ أَدْخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ اَلْمُؤْمِنِ فِي اَلدُّنْيَا خَلَقَنِي اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ لِأُبَشِّرَكَ۔

ترجمہ سدیر صرافی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں فرمایا: جب اللہ کسی مومن کو اس کی قبر سے اٹھائے گا تو اس کے ساتھ اس کے سامنے ایک صورت نکل کر کھڑی ہوگی۔ جب اور جہاں کہیں بھی مومن کو قیامت کے خوفناک مناظر میں سے کسی منظر کا سامنا کرنا پڑے گا تو صورت اس سے کہے گی: نہ ڈرو اور غمگین نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزت کی بشارت اور خوشی کی خبر ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہوجائے گا پس وہ اس کا بہت ہلکا احتساب کرے گا اور پھر اسے جنت جانے کا حکم دے گا تو وہ شکل اس کے آگے ہوگی۔ پس مومن شکل سے کہے گا: اللہ آپ پر رحمت کرے! آپ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں کہ میرے ساتھ میری قبر سے باہر آئے ہیں اور اللہ کی طرف سے برابر سرور اور عزت کی بشارت دیتے رہے ہو یہاں تک کہ میں یہ دیکھ رہا ہوں۔ پس وہ کہے گا: تم کون ہو؟

صورت کہے گی: میں وہ خوشی ہوں جو تم نے اپنے مومن بھائی کے دل میں دنیاوی زندگی میں پہنچائی تھی۔ خدائے بزرگ وبرتر نے مجھے اس سے پیدا کیا تا کہ میں تجھے بشارت دوں۔ [1]

بیان:

یقدمه أي یتقدمه کما في قوله تعالی یقدم قومه و لفظة أمامه تأکید

"یقدمہ" یعنی وہ اس کو مقدم کرے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ہے کہ اس کی قوم آگے ہوگی اور لفظِ "امامہ" تاکید ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [2] یا پھر سند صحیح ہے۔ [3] اور میرے نزدیک سند حسن ہے۔ نیز شیخ صدوق کی سند بھی حسن

[1] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۱۵۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۵۲؛ بحار الانوار ج ۷، ص ۱۹۷ و ج ۱۷، ص ۲۹۰؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۷۵۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۴، ص ۲۰۰

[2] مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۹۵؛ میراث حوزہ اصفہان سجادی: ج ۱، ص ۱۰۳

[3] مستدرک سفینۃ البحار: ج ۵، ص ۱۷

ہے۔(واللہ اعلم)

9/2804 الکافی، ۱/۱۰/۱۹۱/۲ القمیان عن ابن فضال الکافی، ۱/۱۰/۱۹۱/۲ محمد عن أحمد عن ابن فَضَّالٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ قَالَ فَقَالَ حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ لَكَفَرْتُمْ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ خَرَجَ مَعَهُ مِثَالٌ مِنْ قَبْرِهِ يَقُولُ لَهُ أَبْشِرْ بِالْكَرَامَةِ مِنَ اللَّهِ وَ السُّرُورِ فَيَقُولُ لَهُ بَشَّرَكَ اللَّهُ بِخَيْرٍ قَالَ ثُمَّ يَمْضِي مَعَهُ يُبَشِّرُهُ بِمِثْلِ مَا قَالَ وَ إِذَا مَرَّ بِهَوْلٍ قَالَ لَيْسَ هَذَا لَكَ وَ إِذَا مَرَّ بِخَيْرٍ قَالَ هَذَا لَكَ فَلاَ يَزَالُ مَعَهُ يُؤْمِنُهُ مِمَّا يَخَافُ وَ يُبَشِّرُهُ بِمَا يُحِبُّ حَتَّى يَقِفَ مَعَهُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِذَا أَمَرَ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ أَبْشِرْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ أَمَرَ بِكَ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ تُبَشِّرُنِي مِنْ حِينِ خَرَجْتُ مِنْ قَبْرِي وَ آنَسْتَنِي فِي طَرِيقِي وَ خَبَّرْتَنِي عَنْ رَبِّي قَالَ فَيَقُولُ أَنَا السُّرُورُ الَّذِي كُنْتَ تُدْخِلُهُ عَلَى إِخْوَانِكَ فِي الدُّنْيَا خُلِقْتُ مِنْهُ لِأُبَشِّرَكَ وَ أُونِسَ وَحْشَتَكَ.

ترجمہ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مومن کے دوسرے مومن پر حق کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: مومن کا مومن پر حق اس (بیان) سے کہیں بڑا ہے۔ اگر میں تمہیں بیان کر دوں تو تم ضرور انکار کر دو۔ مومن جب قبر سے نکلتا ہے تو اس کے ساتھ ایک صورت بھی نکلے گی اور کہے گی: اللہ کی طرف سے تمہارے لیے عزت اور سعادت کی بشارت ہے۔ وہ صورت سے کہے گا: اللہ تمہیں بھی خیر کی خوشخبری دے۔

پھر وہ اس کے ساتھ چلتی رہے گی اور اسے پہلے کی طرح خوشخبری دیتی رہے گی اور جب وہ کسی خوفناک منظر سے گزرے گا تو وہ کہے گی: یہ تیرے لیے نہیں ہے اور جب وہ کسی اچھی چیز کے سامنے سے گزرے گا تو وہ کہے گی: یہ تیرے لیے ہے۔ چنانچہ وہ صورت اس کے پاس رہے گی، جس سے اسے خوف ہوگا تو اسے تسلی دیتی رہے گی اور جس سے وہ محبت کرتا ہے اس کی خوشخبری دیتی رہے گی یہاں تک کہ وہ اس کے ساتھ اللہ کے سامنے جا کھڑا ہو گا۔ پس جب وہ اسے جنت میں لے جانے کا حکم دے گا تو صورت اس سے کہے گی: تیرے لیے خوشخبری کہ اللہ رب العزت نے تجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔

امامؑ نے فرمایا: وہ پوچھے گا: آپ کون ہو؟ اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ جب سے آپ میرے ساتھ میری قبر سے نکلے ہو تب سے آپ مجھے بشارت دے رہے ہو، راستے میں آپ مجھے تسلی دیتے رہے ہو اور میرے رب کے فیصلے

سے آگاہ کر رہے ہو؟

صورت کہے گی: میں وہ خوشی ہوں جو تم نے دنیاوی زندگی میں اپنے مومن بھائیوں کے دل میں بھیجی تھی۔ میں اسی سے پیدا کی گئی ہوں تا کہ تمہیں خوشخبری سناؤں اور تیری وحشت میں تسلی دوں۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی دونوں سندیں مجہول ہیں۔ [۲]

10/2805 الکافی ۱/۱۱/۱۹۱/۲ محمد عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَحَبُّ ٱلْأَعْمَالِ إِلَى ٱللَّهِ سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُؤْمِنٍ تَطْرُدُ عَنْهُ جَوْعَتَهُ وَ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَتَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل ہے مومن کو خوشی پہنچانا ہے اس کی بھوک مٹا کر اور اس کی تکلیف کو دور کر کے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

11/2806 الکافی ۱/۱۲/۱۹۱/۲ الثلاثة عَنِ ٱلْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُوراً خَلَقَ ٱللَّهُ مِنْ ذَلِكَ ٱلسُّرُورِ خَلْقاً فَيَلْقَاهُ عِنْدَ مَوْتِهِ فَيَقُولُ لَهُ أَبْشِرْ يَا وَلِيَّ ٱللَّهِ بِكَرَامَةٍ مِنَ ٱللَّهِ وَ رِضْوَانٍ ثُمَّ لاَ يَزَالُ مَعَهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ قَبْرَهُ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَإِذَا بُعِثَ تَلَقَّاهُ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ لاَ يَزَالُ مَعَهُ عِنْدَ كُلِّ هَوْلٍ يُبَشِّرُهُ وَ يَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ ٱللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا ٱلسُّرُورُ ٱلَّذِي أَدْخَلْتَهُ عَلَى فُلاَنٍ.

الحکم بن مسکین سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کو خوشی پہنچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس خوشی سے ایک مخلوق پیدا کرے گا جو اس شخص کی موت کے وقت اس سے ملے گی اور اس سے کہے گی: اے اللہ کے دوست! تیرے لیے اللہ کی طرف سے عزت اور رضوان کی بشارت ہو۔ پھر وہ (مخلوق) اس کے پاس رہے گی یہاں تک کہ اسے اس کی قبر میں رکھ دیا جائے گا تو وہ اس سے اسی طرح کہے گی۔ جب وہ قبر سے اٹھایا

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص ۳۵۳؛ بحار الانوار ج۱۷، ص۲۹۵

[۲] مراۃ العقول: ج۹، ص۹۸

[۳] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص ۳۵۳؛ بحار الانوار ج۱۷، ص۲۹۵

[۴] مراۃ العقول: ج۹، ص۹۹

جائے گا تو وہ اس سے ملے گی تو اس سے اسی طرح کہے گی اور ہر خوفناک منظر کے وقت اسے خوشخبری دیتی ہوئی اس کے ساتھ رہے گی اور اس سے اسی طرح کہے گی۔

وہ اس سے کہے گا: تم کون ہو، اللہ تم پر رحم فرمائے؟

وہ کہے گی: میں وہ خوشی ہوں جو تم نے فلاں کو پہنچائی تھی۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ حکم سے ابن ابی عمیر روایت کر رہا ہے جس پر اجماع ہے کہ وہ ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت ہی نہیں کرتا۔ (واللہ اعلم)

12/2807 الکافی ۲/۱۹۲/۱۳/۱ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَرَأَ هَذِهِ اَلْآيَةَ: (وَ اَلَّذِينَ يُؤْذُونَ اَلْمُؤْمِنِينَ وَ اَلْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اِكْتَسَبُوا فَقَدِ اِحْتَمَلُوا بُهْتَاناً وَ إِثْماً مُبِيناً) قَالَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَمَا ثَوَابُ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ اَلسُّرُورَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ فَقَالَ إِي وَ اَللَّهِ وَ أَلْفُ أَلْفِ حَسَنَةٍ.

ترجمہ: عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ ایک آدمی امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا، پس اس نے اس آیت کی تلاوت کی: ”اور جو ایمان دار مردوں اور عورتوں کو ناکردہ گناہوں پر ستاتے ہیں سو وہ اپنے سر بہتان اور صریح گناہ لیتے ہیں۔ (الاحزاب: ۵۸)۔“

راوی کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو اس کو خوشی پہنچائے اس کا ثواب کیا ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! دس نیکیاں۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں، خدا کی قسم! دس لاکھ نیکیاں۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ سعدان تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [5]

---

[1] المومن ص ۵۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۵۱؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۲۹۶؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۳۹۵

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۹۹

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۵۴؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۲۹۶؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۳۰۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۰، ص ۴۴۰

[4] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۰۰

[5] المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۴۳۸

13/2808 الكافی،۲/۱۹۲/۱۴/۱ العدة عن سهل عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلْوَلِيدِ بْنِ اَلْعَلاَءِ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَدْخَلَ اَلسُّرُورَ عَلَى مُؤْمِنٍ فَقَدْ أَدْخَلَهُ عَلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ مَنْ أَدْخَلَهُ عَلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَدْ وَصَلَ ذَلِكَ إِلَى اَللَّهِ وَ كَذَلِكَ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ كَرْباً.

ابن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس نے مومن کو خوشی پہنچائی تو (درحقیقت) اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشی پہنچائی اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشی پہنچائی تو ایسی خوشی اللہ کو پہنچتی ہے اور مومن کو تکلیف پہنچانے کا بھی یہی حال ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند علی بن یحیی اور ولید بن علاء کی وجہ سے مجہول ہے اور سہل ثقہ ہے۔(واللہ اعلم)

14/2809 الكافی،۲/۱۹۲/۱۵/۱ عَنْهُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ اَلْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ لَقِيَ مُسْلِماً فَسَرَّهُ سَرَّهُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ.

فضل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس کسی مسلمان نے بھی کسی دوسرے مسلمان سے ملاقات کی پس اسے کیا تو اللہ اس کو خوش کرتا ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ غیر امامی ہے اور اسماعیل بن منصور کامل الزیارات کا راوی ہے۔(واللہ اعلم)

15/2810 الكافی،۲/۱۹۲/۱۶/۱ الثلاثة عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مِنْ أَحَبِّ اَلْأَعْمَالِ إِلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِدْخَالُ اَلسُّرُورِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ إِشْبَاعُ جَوْعَتِهِ أَوْ تَنْفِيسُ كُرْبَتِهِ أَوْ قَضَاءُ دَيْنِهِ.

---

[1] المومن ص ۶۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص ۳۵۰؛ بحار الانوار ج۷۱، ص ۲۹۷؛ مستدرک الوسائل ج۱۲، ص ۳۹۵

[2] مرآۃ العقول: ج۹، ص ۱۰۱

[3] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص ۳۵۰؛ بحار الانوار ج۷۱، ص ۲۹۷

[4] مرآۃ العقول: ج۹، ص ۱۰۱

ہشام بن الحکم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعمال میں سے سب سے زیادہ محبوب عمل ایک مومن کو اس کی بھوک مٹا کر، اس کے مصائب کو دور کر کے یا اس کے قرض کی ادائیگی کر کے خوشی پہنچانا ہے۔ [1]

بیان:

یأتی حدیث آخر من هذا الباب فی باب شرط من أذن له فی أعمالهم من کتاب المعایش إن شاء الله

اس باب سے ایک دوسری حدیث ان شاء اللہ! "کتاب المعایش" کے "باب شرط من اذن لہ فی اعمالھم" میں آئے گی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [2] یا پھر سند صحیح ہے۔ [3] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

۹۸۔ باب قضاء حاجة المؤمن

باب: مومن کی ضرورت پوری کرنا

1/2811 الکافی، ۱/۱/۱۹۲/۲ محمد عن ابن عیسی عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ بَكَّارِ بْنِ كَرْدَمٍ عَنِ اَلْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ لِي: يَا مُفَضَّلُ اِسْمَعْ مَا أَقُولُ لَكَ وَ اِعْلَمْ أَنَّهُ اَلْحَقُّ وَ اِفْعَلْهُ وَ أَخْبِرْ بِهِ عِلْيَةَ إِخْوَانِكَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا عِلْيَةُ إِخْوَانِي قَالَ اَلرَّاغِبُونَ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِ إِخْوَانِهِمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَ مَنْ قَضَى لِأَخِيهِ اَلْمُؤْمِنِ حَاجَةً قَضَى اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ مِائَةَ أَلْفِ حَاجَةٍ مِنْ ذَلِكَ أَوَّلُهَا اَلْجَنَّةُ وَ مِنْ ذَلِكَ أَنْ يُدْخِلَ قَرَابَتَهُ وَ مَعَارِفَهُ وَ إِخْوَانَهُ اَلْجَنَّةَ بَعْدَ أَنْ لاَ يَكُونُوا نُصَّاباً وَ كَانَ اَلْمُفَضَّلُ إِذَا سَأَلَ اَلْحَاجَةَ أَخاً مِنْ إِخْوَانِهِ قَالَ لَهُ أَ مَا تَشْتَهِي أَنْ تَكُونَ مِنْ عِلْيَةِ اَلْإِخْوَانِ.

مفضل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے مفضل! سنو جو میں تم سے کہتا ہوں اور ذہن میں رکھو کہ یہ حق ہے اور اسے انجام دو اور اپنے شریف بھائیوں کو اس کی خبر دو۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہوں! میرا شریف بھائی کون ہے؟

[1] المومن ص ۵۱؛ مصادقۃ الاخوان ص ۴۴؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۵۰؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۲۹۷؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۳۹۵ و ج ۱۶، ص ۲۶۴

[2] مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۱۰۱

[3] روش جدید اخلاق اسلامی محسنی: ۲۸۳

آپؑ نے فرمایا: وہ لوگ جو اپنے بھائیوں کی مدد کرنے میں رغبت رکھتے ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر آپؑ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی ایک خواہش کو پورا کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ایک ہزار خواہشات کو پورا کرے گا جس میں اول تو اس کے لیے جنت ہے اور اس میں اس کے قرابت داروں، اس کے جاننے والوں اور اس کے بھائیوں کے لیے بھی جنت شامل ہے بشرطیکہ وہ ناصبی نہ ہوں۔ اور مفضل جب بھی اپنے بھائیوں میں سے کسی سے کسی ضرورت کا۔سوال کرتے تو اس سے کہتے تھے: کیا تم نہیں چاہتے کہ تم شریف بھائیوں میں سے ہو؟ [1]

بیان:

علية إخوانك بكسر المهملة و إسكان اللام جمع علي كصبية و صبي أي شريفهم و رفيعهم

''علیۃ اخوانك'' کسرہ کے ساتھ مھمل ہے اور لام ساکن ہے اور یہ ''علی'' کی جمع ہے جیسے صبیۃ اور صبی یعنی ان سے معزز اور ان سے بلند۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ابن فضال کا رجوع ثابت ہے اور بکار بن کردم سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ [3] جو اس کے ثقہ ہونے کے لیے کافی ہے اور مفضل بن عمر ثقہ ہے جس کی تفصیل حدیث 2801 کے تحت گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/2812 الكافي، ١/٢/١٩٣/٢ عنه عن محمد بن زياد الكافي، ١/٢/١٩٣/٢ علي عن أبيه عن محمد بن زياد عن خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ اَلْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ خَلْقاً مِنْ خَلْقِهِ اِنْتَجَبَهُمْ لِقَضَاءِ حَوَائِجِ فُقَرَاءِ شِيعَتِنَا لِيُثِيبَهُمْ عَلَى ذَلِكَ اَلْجَنَّةَ فَإِنِ اِسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَكُنْ ثُمَّ قَالَ لَنَا وَ اَللَّهِ رَبٌّ نَعْبُدُهُ لاَ نُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً.

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ نے اپنی مخلوق میں سے ایک مخلوق کو پیدا کیا، اس نے انہیں ہمارے شیعوں کے فقراء کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے منتخب کیا تا کہ اس کے بدلے میں انہیں جنت سے نوازا جائے پس تم اگر ان میں سے ایک بن سکتے ہو تو بنو۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارا ایک رب ہے جس کی ہم عبادت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک

---

[1] مصادقۃ الاخوان ص ۵۲؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۲۲

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۰۲

[3] الکافی ج ۵، ص ۳۲۱؛ الوافی ج ۲۱، ص ۲۹ ح ۲۰۷۳۷؛ وسائل الشیعہ ج ۲۰، ص ۲۲

نہیں کرتے۔ [۱]

بیان:

لعل المراد بآخر الحدیث بیان أنهم ع لا یطلبون حوائجهم إلی أحد سوی الله سبحانه و أنهم منزهون عن ذلك

اس حدیث کے آخر سے مراد بیان یہ ہے کہ بیشک وہ (آلِ محمدؑ) اپنی حاجات کو اللہ سبحانہ کے سوا کسی سے طلب نہیں کرتے اور یہ ذواتِ مقدسہ اس کی چیزوں سے منزہ اور مبرہ ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی دونوں سندیں ضعیف ہیں۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند خالد بن یزید کی وجہ سے مجہول ہے اور مفضل ثقہ ہے جیسا کہ گزر چکا۔ (واللہ اعلم)

3/2813 الکافی، ۲/۱۹۳/۱۳/۱ علی عن أبیه عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ صَدَقَةَ الْأَحْدَبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ أَلْفِ رَقَبَةٍ وَ خَيْرٌ مِنْ حُمْلَانِ أَلْفِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ الکافی، ۲/۱۹۳/۳/۱ عنه عن محمد بن زیاد

ترجمہ: صدقہ الاحدب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کی ضرورت کو پورا کرنا ایک ہزار غلاموں کو آزاد کرنے سے اور اللہ کی راہ میں ایک ہزار گھوڑے دینے سے بہتر ہے۔ [۳]

بیان:

الأحدب من خرج ظهره و دخل صدره و بطنه و الحملان بالضم ما یحمل علیه من الدواب فی الهبة خاصة

''الاحدب'' جس کی پیٹھ باہر ہو اور اس کا سینہ اور پیٹ اندر ہو۔

''الحملان'' ضمہ کے ساتھ، جس پر اٹھایا جاتا ہے یعنی جانور۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی دونوں سندیں مجہول ہیں۔ [۴]

4/2814 الکافی، ۲/۱۹۳/۴/۱ علی عن أبیه عن محمد بن زیاد عن صندل عن الْكِنَانِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ

---

[۱] بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۲۳

[۲] مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۱۰۲

[۳] مصادقۃ الاخوان ص ۵۴؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۶۳؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۲۴

[۴] مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۱۰۳

اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : لَقَضَاءُ حَاجَةِ اِمْرِءٍ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَى اَللّٰهِ مِنْ عِشْرِينَ حَجَّةً كُلُّ حَجَّةٍ يُنْفِقُ فِيهَا صَاحِبُهَا مِائَةَ أَلْفٍ.

الکنانی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کی حاجت پوری کرنا اللہ کے نزدیک ان بیس حجوں سے زیادہ محبوب ہیں جن میں ہر ایک حج پر ایک لاکھ خرچ کیا جائے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن کیونکہ صندل کامل الزیارات کا راوی ہے۔ [3] (واللہ اعلم)

5/2815 الکافی، ۱/۶/۱۹۴/۲ الثلاثة عَنِ اَلْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعاً كَتَبَ اَللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلاَفِ حَسَنَةٍ وَ مَحَا عَنْهُ سِتَّةَ آلاَفِ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ سِتَّةَ آلاَفِ دَرَجَةٍ قَالَ وَ زَادَ فِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ وَ قَضَى لَهُ سِتَّةَ آلاَفِ حَاجَةٍ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَ قَضَاءُ حَاجَةِ اَلْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ مِنْ طَوَافٍ وَ طَوَافٍ حَتَّى عَدَّ عَشْراً.

ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جو شخص کعبہ کے گرد سات روز طواف کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے، اس کے چھ ہزار گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے چھ ہزار درجات بلند کرتا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ اسحاق بن عمار نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: اس کی چھ ہزار حاجات پوری ہو جاتی ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ امامؑ نے فرمایا: مومن کی حاجت براری کرنا طواف در طواف سے بہتر ہے یہاں تک کہ آپؑ نے دس بار دہرایا۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [5] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ حکم بن ایمن سے ابن ابی عمیر روایت کر رہا ہے

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۳۶۳؛ بحارالانوار ج۷۱،ص ۳۲۴

[2] مرآۃ العقول: ج۹،ص ۱۰۳

[3] کامل الزیارات ص۹۴ باب ۱۳ و ص ۱۸۳ باب ۷۴ و ص ۱۹۳ باب ۷۸

[4] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۳۶۳؛ بحارالانوار ج۷۱،ص ۳۲۶

[5] مرآۃ العقول: ج۹،ص ۱۰۵

جس پر اجماع ہے کہ وہ ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت ہی نہیں کرتا۔ نیز حکم کامل الزیارات کا راوی بھی ہے۔ (واللہ اعلم)

6/2816 الکافی،۲/۱۹۴/۱/۸ الحسین بن محمد عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ: مَنْ طَافَ بِهَذَا اَلْبَيْتِ طَوَافاً وَاحِداً كَتَبَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلاَفِ حَسَنَةٍ وَ مَحَا عَنْهُ سِتَّةَ آلاَفِ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ اَللَّهُ لَهُ سِتَّةَ آلاَفِ دَرَجَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ اَلْمُلْتَزَمِ فَتَحَ اَللَّهُ لَهُ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ مِنْ أَبْوَابِ اَلْجَنَّةِ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا اَلْفَضْلُ كُلُّهُ فِي اَلطَّوَافِ قَالَ نَعَمْ وَ أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَضَاءُ حَاجَةِ اَلْمُسْلِمِ أَفْضَلُ مِنْ طَوَافٍ وَ طَوَافٍ وَ طَوَافٍ حَتَّى بَلَغَ عَشْراً ۔

ترجمہ: اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جوشخص اس خانہ کعبہ کے اردگرد ایک طواف کرے تو خداوند عالم اس کے نامہ اعمال میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے، چھ ہزار برائیاں مٹاتا ہے اور چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے یہاں تک کہ جب ملتزم کے پاس پہنچتا ہے تو خداوند عالم اس کے لیے جنت کے ساتوں دروازے کھول دیتا ہے۔

میں نے آپؑ سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! یہ سب فضیلت طواف میں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، اور میں تجھے وہ عمل بتاؤں جو اس سے بھی افضل ہے۔ ایک مسلمان کی حاجت برآری کرنا افضل ہے طواف سے، طواف سے، طواف سے یہاں تک کہ دس طواف تک پہنچ گئے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ سعدان بن مسلم کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۳] اور اسحاق امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2817 الفقیہ،۲۱۵۹ قَالَ اَلصَّادِقُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : قَضَاءُ حَاجَةِ اَلْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ مِنْ طَوَافٍ وَ طَوَافٍ وَ طَوَافٍ حَتَّى عَدَّ عَشْراً ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی مومن کی حاجت براری کرنا افضل ہے طواف سے اور طواف سے یہاں تک کہ آپؑ نے دس طواف شمار کیے۔ [۴]

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص ۳۶۴؛ بحارالانوار ج۷۱، ص ۳۲۶

[۲] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۰۶

[۳] المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۴۳۸

[۴] وسائل الشیعہ ج۱۳، ص ۳۸۳

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق نے اس کی سند ذکر نہیں کی ہے لیکن اس کا مضمون اوپر دیگر اسناد کے ساتھ گزر چکا ہے۔ (واللہ اعلم)

8/2818 الکافی، ۱/۱۰/۱۹۵/۲ العدة عن سهل عن محمد بن أورمة عن ابن أبي حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : تَنَافَسُوا فِي الْمَعْرُوفِ لِإِخْوَانِكُمْ وَ كُونُوا مِنْ أَهْلِهِ فَإِنَّ لِلْجَنَّةِ بَاباً يُقَالُ لَهُ الْمَعْرُوفُ لاَ يَدْخُلُهُ إِلاَّ مَنِ اصْطَنَعَ الْمَعْرُوفَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَمْشِي فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فَيُوَكِّلُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ مَلَكَيْنِ وَاحِداً عَنْ يَمِينِهِ وَ آخَرَ عَنْ شِمَالِهِ يَسْتَغْفِرَانِ لَهُ رَبَّهُ وَ يَدْعُوَانِ بِقَضَاءِ حَاجَتِهِ ثُمَّ قَالَ وَ اللَّهِ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَسَرُّ بِقَضَاءِ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ إِذَا وَصَلَتْ إِلَيْهِ مِنْ صَاحِبِ الْحَاجَةِ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے بھائیوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں رغبت کرو اور اس نیکی کے اہل میں سے ہو کیونکہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کا نام معروف ہے جس سے صرف وہ لوگ داخل ہوں گے جنہوں نے دار دنیا میں (بھائیوں سے) بھلائی کی ہوگی۔ یقینا جب کوئی مومن اپنے برادر مومن کی حاجت برآری کے لیے چلتا ہے تو خداوند عالم اس کے ساتھ دو فرشتے، ایک اس کی دائیں جانب اور دوسرا اس کی بائیں جانب، موکل کر دیتا ہے۔ جو اس کے لیے خدا سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اس کی حاجت برآری کے لیے دعا کرتے ہیں۔

پھر فرمایا: خدا کی قسم! جب کسی (مومن) کی حاجت پوری کی جائے تو اس سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوتے ہیں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے اور محمد بن اورمہ کامل الزیارات کا راوی ہے اور ابن ابی حمزہ یعنی حسن بن علی بن ابی حمزہ البطائنی سے البزنطی روایت کرتا ہے۔ [3] نیز یہ تفسیر قمی کا بھی راوی ہے۔ [4] نیز یہ کامل الزیارات کا بھی راوی ہے۔ [5] نیز یہ کثیر الروایات بھی ہے اور قمیوں

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۵۹؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۳۲۸

[2] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۰۸

[3] تہذیب الاحکام ج۸، ص۲۶۲ ح۱۶؛ الوافی ج۱۰، ص۱۳۱ ح۱۰۲۳۳؛ وسائل الشیعہ ج۲۳، ص۱۲۸

[4] تفسیر القمی ج۲، ص۴۰ ص۵۵ و۳۴۳؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج۳، ص۶۹۰ وج۵، ص۲۷۳؛ بحار الانوار ج۱۲، ص۱۷۷ وج۲۱، ص۶۷؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۶۵۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۴، ص۴۰۳

[5] کامل الزیارات ص۳۹ باب ۱۳؛ بحار الانوار ج۵۷، ص۳۴۲ وج۹۷، ص۲۳۰ وج۱۰۱، ص۱۱۴

نے اس سے کثرت سے روایات نقل کی ہیں مگراس کی مذمت کی گئی ہے اور کذاب ملعون کہا گیا ہے اور کشی نے ابن فضال کی مذمت بھی نقل کی ہے۔ [1] چنانچہ اس تعارض میں ہم عموماتوثیق کو ترجیح دیتے ہیں اور اس کی وجہ ہمارے محدثین کا اپنی روایات کی توثیق کرنا ہے جبکہ وہ ان راویوں کے حالات سے واقف تھے۔ نیز یہ بات واضح ہے کہ جہاں کہیں تعارض پیدا ہوا وہاں یہ حضرات ان کے مثل راویوں کی روایات کو ترجیح نہیں دیتے ورنہ ان کی روایات پر عمل کرتے ہیں۔ پس اسی وجہ سے ہم اس کی توثیق کرتے ہیں اور اس کا باپ علی ملعون ہے مگر موثق ہے جس پر تفصیلی گفتگو پہلے گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

9/2819 الكافي، ۱/۷/۱۹۴/۲ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا قَضَى مُسْلِمٌ لِمُسْلِمٍ حَاجَةً إِلاَّ نَادَاهُ اَللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَيَّ ثَوَابُكَ وَلاَ أَرْضَى لَكَ بِدُونِ اَلْجَنَّةِ.

ترجمہ: بکر بن محمد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی حاجت براری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ندا دیتا ہے کہ تمہارا ثواب مجھ پر ہے اور میں تیری لیے جنت سے کم پر راضی نہیں ہوں گا۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [3]

10/2820 الكافي، ۱/۴/۳۶۷/۲ الاثنان عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ اَلْمُؤْمِنُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ مِنَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ سَاقَهَا إِلَيْهِ فَإِنْ قَبِلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَصَلَهُ بِوَلاَيَتِنَا وَ هُوَ مَوْصُولٌ بِوَلاَيَةِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَإِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا سَلَّطَ اَللَّهُ عَلَيْهِ شُجَاعاً مِنْ نَارٍ يَنْهَشُهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ اَلْقِيَامَةِ مَغْفُورٌ لَهُ أَوْ مُعَذَّبٌ فَإِنْ عَذَرَهُ اَلطَّالِبُ كَانَ أَسْوَأَ حَالاً قَالَ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ مُسْتَجِيراً بِهِ فِي بَعْضِ أَحْوَالِهِ فَلَمْ يُجِرْهُ بَعْدَ أَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ فَقَدْ قَطَعَ وَلاَيَةَ اَللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى.

ترجمہ: علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا، آپ فرمار ہے تھے: جس کے پاس کوئی

---

[1] اختیار معرفۃ الرجال (رجال الکشی) ج۱، ص۵۵۲ رقم ۱۰۴۲

[2] قرب الاسناد ص۳۹؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۱۸۸؛ الاختصاص ص۱۸۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۵۸؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۲۸۵ و ج۷۵، ص۳۲۴؛ مستدرک الوسائل ج۱۲، ص۴۰۳

[3] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۰۶

برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اللہ کی طرف سے رحمت ہے کہ اس نے اس محتاج کو اس کے پاس بھیجا۔ پس اگر اس نے اس (احسان) کو قبول کر لیا تو اس نے اپنی ولایت کو ہمارے ساتھ جوڑ دیا جو اللہ تعالیٰ کی ولایت سے جڑا ہوا ہے اور اگر اس نے اس کی حاجت کو رد کر دیا حالانکہ وہ اس کی حاجت براری پر قادر تھا تو اللہ اس کی قبر میں قیامت تک آگ کا ایک اژدہا مسلط کرے گا جو اس کو نوچتا رہے گا چاہے مغفور ہو گا یا معذب اور اگر طلبگار اسے معاف کر دے تو اس کی حالت مزید خراب ہو گی۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپؑ سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جو کوئی اپنے بھائیوں میں سے کسی کے پاس اپنی کسی ضرورت کے وقت مدد کے لیے آئے لیکن وہ مدد کرنے کی استطاعت کے باوجود مدد نہ کرے تو اس نے اللہ کی ولایت کو قطع کر دیا۔ [1]

بیان:

الشجاع ککتاب و غراب الحیة أو ضرب منها و النهش لدغ الحیة و إنما کان المعذور أسوأ حالا لأن العاذر لحسن خلقه و کرمه أحق بقضاء الحاجة ممن لا یعذر فرد قضاء حاجته أشنع و الندم علیه أعظم و الحسرة علیه أدوم و وجه آخر و هو أنه إذا عذره لا یشکوه و لا یغتابه فیبقی حقه علیه سالما إلی یوم الحساب عما یعارضه و یقاص به

''الشجاع'' بروزن ''کتاب و غراب'' اس سے مراد سانپ ہے یا اس کی کوئی قسم۔

''النهش'' سانپ کا ڈسنا۔

پس معذور وہ ہے کہ جس کی حالت انتہائی بُری ہو کیونکہ عاذر اپنے اچھے اخلاق اور معزز ہونے کی وجہ سے ضرورت کے پورا ہونے کا زیادہ حق دار ہے بانسبت اس کے کہ جو معذور نہیں ہوتا لھذا اس کی ضروریات پوری کرنے والا زیادہ گھناؤنا ہوتا ہے، اس کا پچھتاوا زیادہ ہوتا ہے اور اس کا غم زیادہ دیرپا ہوتا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر وہ عذر کرے تو نہ اس کی شکایت کرے اور نہ ہی اس کی غیبت کرے، اس لیے اس کے خلاف اس کا حق قیامت تک برقرار رہے گا اور اس سے اس کا ازالہ کیا جائے گا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے بشرطیکہ احمد بن محمد عبداللہ سے مراد الانباری ہو جو کہ تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [3] ورنہ یہ مجہول ہے اور معلی بن محمد تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [4] بلکہ

---

[1] بحار الانوار ج ۷۲، ص ۱۷۹

[2] مراۃ العقول: ج ۱۱، ص ۵۳

[3] المفید من معجم رجال الحدیث: ۴۳۳

[4] ایضا: ۶۱۳

جلیل جلیل ثابت ہے اور نجاشی کا ضعیف کہنا سہو ہے۔ (واللہ اعلم)

11/2821 الكافى ١/٥/١٩٣/٢ العدة عن البرقى عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جُعِلْتُ فِدَاكَ الْمُؤْمِنُ رَحْمَةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ كَيْفَ ذَاكَ قَالَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَتَى أَخَاهُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا ذَلِكَ رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ سَاقَهَا إِلَيْهِ وَ سَبَّبَهَا لَهُ فَإِنْ قَضَى حَاجَتَهُ كَانَ قَدْ قَبِلَ الرَّحْمَةَ بِقَبُولِهَا وَ إِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَإِنَّمَا رَدَّ عَنْ نَفْسِهِ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ جَلَّ وَ عَزَّ سَاقَهَا إِلَيْهِ وَ سَبَّبَهَا لَهُ وَ ذَخَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ تِلْكَ الرَّحْمَةَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَكُونَ الْمَرْدُودُ عَنْ حَاجَتِهِ هُوَ الْحَاكِمَ فِيهَا إِنْ شَاءَ صَرَفَهَا إِلَى نَفْسِهِ وَ إِنْ شَاءَ صَرَفَهَا إِلَى غَيْرِهِ يَا إِسْمَاعِيلُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَ هُوَ الْحَاكِمُ فِي رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ قَدْ شُرِعَتْ لَهُ فَإِلَى مَنْ تَرَى يَصْرِفُهَا قُلْتُ لَا أَظُنُّ يَصْرِفُهَا عَنْ نَفْسِهِ قَالَ لَا تَظُنَّ وَ لَكِنِ اسْتَيْقِنْ فَإِنَّهُ لَنْ يَرُدَّهَا عَنْ نَفْسِهِ يَا إِسْمَاعِيلُ مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ فِي حَاجَةٍ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَلَمْ يَقْضِهَا لَهُ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِ شُجَاعاً يَنْهَشُ إِبْهَامَهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَغْفُوراً لَهُ أَوْ مُعَذَّباً.

ترجمہ اسماعیل بن عمار صیرفی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! کیا مومن دوسرے مومن پر نعمت ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں۔

میں نے عرض کیا: ایسا کیسے ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جو کوئی بھی مومن اپنے بھائی کے پاس حاجت کے لیے آتا ہے تو درحقیقت یہ اللہ کی رحمت میں سے ہے جس کی اس نے اس کی طرف رہنمائی کی ہے اور اسے اس کے لیے برکت کا ذریعہ بنایا ہے۔ پس اگر وہ اس کی حاجت براری کرتا ہے تو وہ اپنی مدد کے ذریعہ نعمت کو قبول کرتا ہے اور اگر وہ مدد کرنے سے انکار کرتا ہے جبکہ وہ مدد کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اس نے درحقیقت اپنے آپ سے اس رحمت کو رد کر دیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف رہنمائی کی تھی اور اسے اس کے لیے سبب بنایا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ اس نعمت کو قیامت کے دن تک محفوظ رکھے گا تاکہ وہ ضرورت مند مومن جس کو انکار کا سامنا تھا وہ اس کے بارے میں فیصلہ کر سکے کہ چاہے تو وہ اپنے لیے یا کسی اور کے لیے اسے صرف کرے۔

اے اسماعیل! جب قیامت کا دن ہوگا اور وہ اللہ کی اس رحمت کا فیصلہ کرے گا جو اس کے لیے مختص کی گئی ہے تو تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ اسے کس کے لیے صرف کرے گا؟

میں نے عرض کیا: مجھے نہیں لگتا کہ وہ اسے خود سے دور رکھے گا۔
آپؑ نے فرمایا: تم گمان نہ کرو بلکہ یقین رکھو کہ وہ اسے اپنے آپ سے دور نہیں کرے گا۔ اے اسماعیل! اگر کوئی مؤمن اپنے بھائی کے پاس مدد کے لیے آئے اور وہ مدد کرنے پر قادر ہونے کے باوجود مدد کرنے سے انکار کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں قیامت تک ایک سانپ مسلط کرے گا جو اس کے انگوٹھے کاٹتا رہے گا (چاہے) وہ بخشا جائے یا عذاب دیا جائے۔ (۱)

بیان:

سببها بالمهملة و الموحدتين من التسبيب
"سببها" مہملہ کے ساتھ، یہ تسبیب سے ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ (۲)

12/2822 الکافی، ۱/۱۲/۱۹۶/۲ محمد عن محمد بن الحسين عن ابن بزيع عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ لَتَرِدُ عَلَيْهِ اَلْحَاجَةُ لِأَخِيهِ فَلاَ تَكُونُ عِنْدَهُ فَيَهْتَمُّ بِهَا قَلْبُهُ فَيُدْخِلُهُ اَللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بِهَمِّهِ اَلْجَنَّةَ.

ترجمہ: عبداللہ بن محمد جعفی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک مومن کے پاس کوئی برادر مومن حاجت لے کر جاتا ہے اور وہ اس کا کام نہیں کر سکتا اور اس کی وجہ سے اس کا دل غمناک ہوتا ہے تو خداوند عالم اسے اس غم کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔ (۳)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۴)

---

(۱) بحار الانوار ج ۱۷، ص ۳۲۳ و ج ۷۲، ص ۱۷۳؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۴۸
(۲) مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۰۵
(۳) وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۳۷ و بحار الانوار ج ۱۷، ص ۳۳۱
(۴) مراۃ العقول:

۹۹۔باب السعی فی حاجة المؤمن

باب: مومن کی ضرورت میں کوشش کرنا

1/2823 الکافی،۱/۱۲/۱۹۵/۲ الثلاثة عَنْ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ ٱلشَّعِيرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: أَوْحَى ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّ مِنْ عِبَادِي مَنْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِٱلْحَسَنَةِ فَأُحَكِّمُهُ فِي ٱلْجَنَّةِ فَقَالَ مُوسَى يَا رَبِّ وَ مَا تِلْكَ ٱلْحَسَنَةُ قَالَ يَمْشِي مَعَ أَخِيهِ ٱلْمُؤْمِنِ فِي قَضَاءِ حَاجَتِهِ قُضِيَتْ أَوْ لَمْ تُقْضَ.

ترجمہ: محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ میرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندے ہیں جو ایک مخصوص نیکی سے میرا قرب حاصل کرتے ہیں کہ جس کی وجہ سے میں ان کو جنت میں حاکم بناتا ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: پروردگار! وہ کون سی نیکی ہے؟

فرمایا: ایک (مومن کا) اپنے برادر مؤمن کی حاجت براری کے لیے اس کے ساتھ چلنا خواہ وہ پوری ہو یا نہ ہو۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ابن ابی عمیر ابو علی صاحب الشعیری سے روایت کر رہا ہے جس پر اجماع ہے کہ ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت ہی نہیں کرتا۔ (واللہ اعلم)

2/2824 الکافی،۱/۹/۱۹۴/۲ محمد عن ابن عیسی عن السراد عَنْ إِبْرَاهِيمَ ٱلْخَارِقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ ٱلْمُؤْمِنِ يَطْلُبُ بِذَلِكَ مَا عِنْدَ ٱللَّهِ حَتَّى تُقْضَى لَهُ كَتَبَ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ بِذَلِكَ مِثْلَ أَجْرِ حَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ مَبْرُورَتَيْنِ وَ صَوْمِ شَهْرَيْنِ مِنْ أَشْهُرِ ٱلْحُرُمِ وَ ٱعْتِكَافِهِمَا فِي ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ وَ مَنْ مَشَى فِيهَا بِنِيَّةٍ وَ لَمْ تُقْضَ كَتَبَ ٱللَّهُ لَهُ بِذَلِكَ مِثْلَ حَجَّةٍ مَبْرُورَةٍ فَٱرْغَبُوا فِي ٱلْخَيْرِ.

ترجمہ: ابراہیم خارقی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جو شخص خدا کا اجرو

---

[1] مصادقة الاخوان ص ۲۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۶۰ ۳؛ کلیات حدیث قدسی ص ۹۴؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۲۹

[2] مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۱۰۹

ثواب طلب کرتے ہوئے اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لیے چل کر جائے یہاں تک کہ اس کی حاجت براری پوری ہو جائے تو خداوند عالم اس کے نامہ اعمال میں اس مبرور و مقبول حج و عمرہ کا ثواب لکھتا ہے جو اشہر حج میں کیا جائے اور ان دو مہینوں کے روزوں کا ثواب درج کرتا ہے جو محترم مہینوں میں رکھے جائیں اور ان دو مہینوں کے اعتکاف کا ثواب لکھتا ہے جو مسجد الحرام میں کیا جائے اور جو اس حاجت میں (خالص) نیت کے ساتھ چل کر جائے مگر وہ حاجت پوری نہ ہو سکے تو اس کے لیے ایک حج مقبول کا ثواب لکھتا ہے۔ پس (اس) نیکی میں رغبت کرو۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

3/2825 الکافی، ۱/۱/۱۹۶/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ: مَشْيُ اَلرَّجُلِ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ اَلْمُؤْمِنِ يُكْتَبُ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ يُمْحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَ يُرْفَعُ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ قَالَ وَ لاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ قَالَ وَ يَعْدِلُ عَشْرَ رِقَابٍ وَ أَفْضَلُ مِنِ اِعْتِكَافِ شَهْرٍ فِي اَلْمَسْجِدِ اَلْحَرَامِ ۔

ترجمہ محمد بن مروان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آدمی کے اپنے مومن بھائی کی حاجت براری کے لیے چلنے پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں اور کہا: مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپ نے فرمایا: یہ عمل دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور ایک مہینہ کے اس اعتکاف سے افضل ہے جو مسجد الحرام میں بیٹھ کر کیا جائے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ مروان بن محمد الزھلی البصری کامل الزیارات کا راوی ہے۔ [5] نیز ابن ابی عمیر اس سے روایت کرتا ہے۔ [6] نیز صفوان بھی اس سے روایت کرتا ہے۔ [7] (واللہ اعلم)

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۶۴؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۳۲۷

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۰۷

[3] مصادقۃ الاخوان ص ۶۸؛ محاسبۃ النفس ص ۸۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۶۵؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۳۱

[4] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۱۱

[5] کامل الزیارات ص ۲۵۳ باب ۱۳؛ بحار الانوار ج ۹۸، ص ۲۸۰

[6] ایضاً؛ الکافی ج ۳، ص ۳۴۵ ح ۴؛ تہذیب الاحکام ج ۵، ص ۳۸۸؛ الوافی ج ۱۲، ص ۵۴۴ ح ۱۲۵۱۴؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۴۰۰

[7] المحاسن ج ۱، ص ۲۰۲؛ الکافی ج ۱، ص ۱۶۷ والکافی ج ۲، ص ۲۱۳؛ الوافی ج ۱، ص ۵۶۵ ح ۴۷۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۱۸۹؛ الفصول المہمہ فی اصول الائمہ (تکملۃ الوسائل) ج ۱، ص ۲۶۴؛ بحار الانوار ج ۵، ص ۲۰۵ و ج ۶۵، ص ۲۰۸

4/2826 الکافی ،۲/۱۹۷/۲/۱ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ عِبَاداً فِي اَلْأَرْضِ يَسْعَوْنَ فِي حَوَائِجِ اَلنَّاسِ هُمُ اَلْآمِنُونَ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ وَمَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُوراً فَرَّحَ اَللَّهُ قَلْبَهُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ ۔

معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: زمین پر اللہ کے بندے ہیں جو لوگوں کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ قیامت کے دن محفوظ و مامون ہوں گے اور جو شخص کسی مومن کے دل میں خوشی پہنچائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے دل کو خوشی دے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

5/2827 الکافی ،۲/۱۹۷/۳/۱ عنه عن أحمد عن عثمان عن رجل عن اَلْحَذَّاءِ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ اَلْمُسْلِمِ أَظَلَّهُ اَللَّهُ بِخَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ وَلَمْ يَرْفَعْ قَدَماً إِلاَّ كَتَبَ اَللَّهُ لَهُ حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَيَرْفَعُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ كَتَبَ اَللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا أَجْرَ حَاجٍّ وَمُعْتَمِرٍ ۔

الحذاء سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی مدد کے لیے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر پچھتر ہزار فرشتوں کے ذریعے سایہ کرے گا اور وہ کوئی قدم نہیں اٹھائے گا مگر یہ کہ اللہ اس کے لیے ایک نیکی لکھے گا اور اس کی ایک برائی مٹا دے گا اور اس کے لیے ایک درجہ بڑھا دے گا۔ پس جب وہ اس کی حاجت (براری) سے فارغ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [4]

6/2828 الکافی ،۲/۱۹۷/۴/۱ عنه عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ صَدَقَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ حُلْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَأَنْ أَمْشِيَ فِي حَاجَةِ أَخٍ لِي مُسْلِمٍ

[1] مصادقۃ الاخوان ص ۷۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۶۲؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۳۲

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۱۲

[3] مصادقۃ الاخوان ص ۶۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۶۶؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۳۲

[4] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۱۲

أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَلْفَ نَسَمَةٍ وَأَحْمِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَلَى أَلْفِ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ .

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں اپنے برادر مسلمان کی حاجت براری کے لیے جاؤں (کوشش کروں) تو یہ بات مجھے ایک ہزار غلام آزاد کرنے اور راہ خدا میں ایک ہزار زین ولگام سمیت گھوڑے دینے سے زیادہ پسند ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2829 الکافی ،۲/۱۹۷/۵/۱ علی عن أبیه عن حماد عن اَلْيَمَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَمْشِي لِأَخِيهِ اَلْمُؤْمِنِ فِي حَاجَةٍ إِلاَّ كَتَبَ اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَزِيدَ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَشُفِّعَ فِي عَشْرِ حَاجَاتٍ .

الیمانی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومنوں میں سے جو شخص اپنے مومن بھائی کی مدد کے لیے چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے، اس کا ایک گناہ مٹاتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کے بعد دس نیکیوں کا اضافہ کرتا ہے اور دس حاجتوں میں اس کی سفارش قبول کرتا ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۴]

8/2830 الکافی ،۲/۱۹۷/۶/۱ العدة عن البرقی عن عثمان عن اَلْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ اَلْمُسْلِمِ طَلَبَ وَجْهِ اَللّٰهِ كَتَبَ اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ يَغْفِرُ فِيهَا لِأَقَارِبِهِ وَجِيرَانِهِ وَإِخْوَانِهِ وَمَعَارِفِهِ وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفاً فِي اَلدُّنْيَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ اَلْقِيَامَةِ قِيلَ لَهُ اُدْخُلِ اَلنَّارَ فَمَنْ وَجَدْتَهُ فِيهَا صَنَعَ إِلَيْكَ مَعْرُوفاً فِي اَلدُّنْيَا فَأَخْرِجْهُ بِإِذْنِ اَللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ نَاصِباً .

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۳۶۹؛ بحار الانوار ج۷۱،ص ۳۳۲

[۲] مراۃ العقول: ج۹،ص۱۱۳

[۳] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۳۶۶؛ بحار الانوار ج۷۱،ص ۳۳۳

[۴] مراۃ العقول: ج۹،ص۱۱۳

خزاز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص خدا کی خوشنودی کی خاطر اپنے مسلمان بھائی کی حاجت براری میں کوشش کرے تو خدا اس کے لیے ہزار در ہزار نیکیاں لکھتا ہے جن میں سے اس کے عزیز و اقارب، جان پہچان والوں، پڑوسیوں اور بھائیوں اور دار دنیا میں اس کے ساتھ بھلائی کرنے والے لوگوں کی بخشش بھی شامل ہے اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اس سے کہا جائے گا کہ دوزخ میں داخل ہو اور وہاں دیکھ کہ اگر اس میں کوئی ایسا شخص موجود ہے جس نے دنیا میں تیرے ساتھ کوئی بھلائی کی تھی تو اسے باذن اللہ وہاں سے نکال لے مگر یہ کہ وہ ناصبی ہو۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ عثمان نے واقفی مذہب سے رجوع کرلیا تھا اور اگر رجوع نہ ثابت ہو تو پھر سند موثق ہی ہے۔ (واللہ اعلم)

9/2831 الكافي ۲/۱۹۸/۷/۱ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ اَلْمُسْلِمِ فَاجْتَهَدَ فِيهَا فَأَجْرَى اَللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ قَضَاءَهَا كَتَبَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ حَجَّةً وَ عُمْرَةً وَ اِعْتِكَافَ شَهْرَيْنِ فِي اَلْمَسْجِدِ اَلْحَرَامِ وَ صِيَامَهُمَا وَ إِنِ اجْتَهَدَ فِيهَا وَ لَمْ يُجْرِ اَللَّهُ قَضَاءَهَا عَلَى يَدَيْهِ كَتَبَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ حَجَّةً وَ عُمْرَةً

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنے میں کوشش کرے پس اس میں جد و جہد کرے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں اس کی حاجت براری کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک حج، ایک عمرہ اور دو مہینے کے اعتکاف کا ثواب لکھ دیتا ہے جو مسجد حرام میں روزے کے ساتھ کیا جائے اور اگر وہ جد و جہد کرے مگر اللہ اس کے ہاتھ پر اس کی حاجت براری نہ کرے تو بھی اللہ اس کے لیے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۴] یا پھر سند صحیح ہے۔ [۵] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے کیونکہ اسحاق امامی ثقہ جلیل ہے اور واقفی ہرگز نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] مصادقۃ الاخوان ص ۶۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۶۷؛ بحار الانوار ج ۸، ص ۳۶۲ و ج ۷۱، ص ۳۳۳

[۲] مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۱۱۳

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۶۹؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۳۴

[۴] مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۱۱۴

[۵] تکمیل الکارم: ج ۱، ص ۶۰۹

10/2832 الکافی،۲/۱۹۸/۸/۱ محمد عن أحمد عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَفَى بِالْمَرْءِ اِعْتِمَاداً عَلَى أَخِيهِ أَنْ يُنْزِلَ بِهِ حَاجَتَهُ.

ترجمہ جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی آدمی کے اپنے بھائی پر اعتماد کرنے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنا کام لے کر اس کے پاس جائے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ حسن بن علی امامی ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

11/2833 الکافی،۲/۱۹۸/۹/۱ عنه عن أحمد عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ صَفْوَانَ اَلْجَمَّالِ قَالَ: كُنْتُ جَالِساً مَعَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُقَالُ لَهُ مَيْمُونٌ فَشَكَا إِلَيْهِ تَعَذُّرَ اَلْكِرَاءِ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي قُمْ فَأَعِنْ أَخَاكَ فَقُمْتُ مَعَهُ فَيَسَّرَ اَللَّهُ كِرَاهُ فَرَجَعْتُ إِلَى مَجْلِسِي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَا صَنَعْتَ فِي حَاجَةِ أَخِيكَ فَقُلْتُ قَضَاهَا اَللَّهُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي فَقَالَ أَمَا إِنَّكَ أَنْ تُعِينَ أَخَاكَ اَلْمُسْلِمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ طَوَافِ أُسْبُوعٍ بِالْبَيْتِ مُبْتَدِئاً ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَجُلاً أَتَى اَلْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي أَعِنِّي عَلَى قَضَاءِ حَاجَةٍ فَانْتَعَلَ وَ قَامَ مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى اَلْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ وَ هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَقَالَ لَهُ أَيْنَ كُنْتَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ تَسْتَعِينُهُ عَلَى حَاجَتِكَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي فَذَكَرَ أَنَّهُ مُعْتَكِفٌ فَقَالَ لَهُ أَمَا إِنَّهُ لَوْ أَعَانَكَ كَانَ خَيْراً لَهُ مِنِ اِعْتِكَافِهِ شَهْراً.

ترجمہ صفوان جمال سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ مکہ کا رہنے والا میمون نامی ایک شخص حاضر ہوا اور کرایہ کے نہ ہونے کی شکایت کی۔ امامؑ نے مجھے حکم دیا کہ اٹھ اور اپنے بھائی کی اعانت کر۔ چنانچہ میں اس کے ہمراہ گیا اور خدا نے اس کے کرایہ کا انتظام کر دیا۔ اس کے بعد میں اپنی جگہ واپس آ گیا تو آپؑ نے پوچھا: تو نے اپنے بھائی کے کام کا کیا کیا؟

میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؑ پر فدا ہوں! اللہ نے اس کا کام کر دیا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: آگاہ ہو جاو! اگر تو اپنے مسلمان بھائی کی اعانت کرے تو یہ خانہ اللہ کے سات طوافوں سے بہتر ہے۔

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۳۶۶؛ بحارالانوار ج۱۷،ص ۳۳۴

[2] مراۃ العقول: ج۹،ص ۱۱۵

پھر فرمایا: ایک شخص امام حسن مجتبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے ماں باپ آپؑ پر فدا ہوں! میری حاجت براری میں میری اعانت کریں۔ امامؑ نے جوتا پہنا اور اس کے ہمراہ چل پڑے۔ اس اثناء میں وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس سے گزرے جو کہ نماز پڑھ رہے تھے۔ امام (حسن علیہ السلام) نے فرمایا: تو نے (امام) حسین علیہ السلام اپنے کام کا کیوں تذکرہ نہیں کیا؟

اس نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؑ پر فدا ہوں! میں نے عرض کیا تھا مگر وہ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس پر آپؑ نے فرمایا: اگر وہ تیرا یہ کام کرتے تو ان کے لیے ایک مہینہ کے اعتکاف سے بہتر ہوتا۔ [1]

بیان:

الکراء ممدودا مصدر و مقصورا أجر المستأجر و کلاهما محتمل هنا و علی الأول یحتمل أن یکون أجیرا و مستأجرا مبتدئا متعلق بتعیین یعنی تعینه ابتداء من غیر أن یسألك الإعانة

''الکراء'' اگر مدّ کے ساتھ ہو تو مصدر ہے اور اگر الف مقصورہ کے ساتھ ہو تو اجر حاصل کرنے والے اجر اور یہاں پر دونوں کا احتمال پایا جاتا ہے اور اگر اوّل پر احتمال ہو تو اجر دینے والا اور اجر لینے والا مراد ہیں۔

''مبتدئا'' یہ متعلق ہے ''تعیین'' کا یعنی ابتداء سے اس کو معیّن کرنا بغیر اس کے کہ مدد کا سوال کیا جائے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [2] یا پھر قوی ہے۔ [3]

12/2834 الفقیه، ۲/۱۸۹/۲۱۰۸ مَیْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ يَا اِبْنَ رَسُولِ اَللَّهِ إِنَّ فُلاَناً لَهُ عَلَيَّ مَالٌ وَ يُرِيدُ أَنْ يَحْبِسَنِي فَقَالَ وَ اَللَّهِ مَا عِنْدِي مَالٌ فَأَقْضِيَ عَنْكَ قَالَ فَكَلِّمْهُ قَالَ فَلَبِسَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ نَعْلَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا اِبْنَ رَسُولِ اَللَّهِ أَنَسِيتَ اِعْتِكَافَكَ فَقَالَ لَهُ لَمْ أَنْسَ وَ لَكِنِّي سَمِعْتُ أَبِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّي رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ اَلْمُسْلِمِ فَكَأَنَّمَا عَبَدَ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ تِسْعَةَ آلاَفِ سَنَةٍ صَائِماً نَهَارَهُ قَائِماً لَيْلَهُ.

ترجمہ میمون بن مہران سے روایت ہے کہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ان کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: فرزند رسول علیہ السلام! فلاں (حاکم) نے مجھ سے کچھ مال لیا ہے اور اب وہ مجھے قید

---

[1] مصادقة الاخوان ص ۷۰؛ وسائل الشیعه ج ۱۶، ص ۳۶۹؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۳۵

[2] مرآة العقول: ج ۹، ص ۱۱۶

[3] روضة المتقین: ج ۳، ص ۵۰۵

کرنا چاہتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: بخدا! میرے پاس کچھ مال نہیں ہے تا کہ تیری طرف سے مال ادا کروں؟

اس نے عرض کیا: پھر اس سے کچھ بات تو کریں۔

میمون کا بیان ہے کہ امامؑ نے جوتا پہنا اور اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے عرض کیا: فرزند رسول علیہ السلام! کیا آپؑ اپنا اعتکاف بھول گئے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: بھولا نہیں ہوں مگر میں نے اپنے والد گرامیؑ کو اپنے جد بزرگوارؑ کی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے برادر مؤمن کی حاجت برآری کی کوشش کرے تو گویا اس نے اس طرح نو ہزار سال تک خدا کی عبادت کی ہے کہ جس میں دن کو روزہ رکھا جائے اور رات جاگ کر عبادت خدا میں بسر کی جائے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند مجہول یا مرسل ہے۔ (واللہ اعلم)

13/2835 الکافی، ۱/۱۰/۱۹۹/۲ علی عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنِ ٱبْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : قَالَ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ ٱلْخَلْقُ عِيَالِي فَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ أَلْطَفُهُمْ بِهِمْ وَ أَسْعَاهُمْ فِي حَوَائِجِهِمْ .

ابن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ یہ مخلوق میری عیال ہے پس ان سب سے مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو ان سے زیادہ لطف و مدارا کرتا ہے اور سب سے بڑھ کر ان کی حاجت براری میں سعی کرتا ہے۔ [3]

بیان:

کر علی حدیثك بتشدید الراء أی ارجع إلیه کأنه کان محدثا و فی بعض النسخ کرر علی بالرائین و تشدید الیاء و الأول هو الصواب عانیا من العناء

''کرّ علی حدیثک'' راء کی تشدید کے ساتھ یعنی تو اس کی طرف لوٹ گویا کہ وہ بات کر رہا تھا۔

بعض نسخوں میں ''کرر'' ہے دو راؤں کے ساتھ اور یاء کی تشدید کے ساتھ لیکن پہلے والا زیادہ مناسب ہے۔

---

[1] الآداب الدینیۃ للخزانۃ المعینیۃ ص ۱۵۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۰، ص ۵۵۰

[2] روضۃ المتقین: ج ۳، ص ۵۰۵

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۴۷؛ کلیات حدیث قدسی ص ۶۶۱؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۳۶

''عانیا''اس کا مصدر''العناء'' ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ابوجمیلہ یعنی مفضل بن صالح تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [2] (واللہ اعلم)

14/1836 الکافی،۲/۱۹۹/۱۱/۱ العدۃ عن البرقی عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عُمَارَةَ قَالَ: كَانَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا لَقِيَنِي قَالَ كَرِّرْ عَلَيَّ حَدِيثَكَ فَأُحَدِّثُهُ قُلْتُ رُوِّينَا أَنَّ عَابِدَ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا بَلَغَ الْغَايَةَ فِي الْعِبَادَةِ صَارَ مَشَّاءً فِي حَوَائِجِ النَّاسِ عَانِياً بِمَا يُصْلِحُهُمْ۔

ترجمہ ابوعمارہ سے روایت ہے کہ حماد بن ابوحنیفہ جب بھی مجھ سے ملتے تو کہتے کہ اپنی حدیث مجھے دہراؤ، میں اسے بیان کروں گا۔

میں نے کہا: ہم سے روایت کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کا عابد جب عبادت کی غایت کو پہنچ جاتا تو لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے میں اور انہیں نفع دینے میں بھاگ دوڑ کرنے میں لگ جاتا۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [4]

۱۰۰۔باب تفریج کربة المؤمن

باب: مومن کی تکلیف دور کرنا

1/2837 الکافی،۲/۱۹۹/۱/۱ محمد عن ابن عیسی عن السراد عن الشَّحَّامِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ أَغَاثَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهْفَانَ اللَّهْثَانَ عِنْدَ جَهْدِهِ فَنَفَّسَ كُرْبَتَهُ وَ أَعَانَهُ عَلَى نَجَاحِ حَاجَتِهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ بِذَلِكَ ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِينَ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ يُعَجِّلُ لَهُ مِنْهَا وَاحِدَةً يُصْلِحُ بِهَا أَمْرَ مَعِيشَتِهِ وَ يَدَّخِرُ لَهُ إِحْدَى وَ سَبْعِينَ رَحْمَةً لِأَفْزَاعِ يَوْمِ

[1] مراۃ العقول: ج۹،ص۱۱۷

[2] المفید من معجم رجال الحدیث:۶۱۱۶

[3] بحارالانوار ج۷۱،ص۳۳۶

[4] مراۃ العقول: ج۹،ص۱۱۷

اَلْقِيَامَةِ وَأَهْوَالِهِ۔

شحام سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جوشخص اپنے غم زدہ مومن بھائی کی اس کی زحمت کے وقت فریادرسی کرے، اس کے رنج والم کو دور کرے اور اس کی حاجت براری میں اس کی اعانت کرے تو خدا اس کے لیے اپنی بہتر (۷۲) رحمتیں لکھتا ہے جن میں سے ایک جلدی عطا کرتا ہے جس سے اس کی معاش کی اصلاح کر دیتا ہے اور اکہتر کو قیامت کی ہولنا کیوں کے لیے ذخیرہ کرتا ہے۔ [۱]

بیان:

اللهفان المظلوم المضطر يستغيث و اللهثان العطشان

''اللهفان''مظلوم اور مضطر جو استغاثہ کر،

''اللهثان'' پیاس

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

2/2838 الكافی،۲/۱۹۹/۲/۱ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَنْ أَعَانَ مُؤْمِناً نَفَّسَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْهُ ثَلاَثاً وَ سَبْعِينَ كُرْبَةً وَاحِدَةً فِي اَلدُّنْيَا وَ ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِينَ كُرْبَةً عِنْدَ كُرَبِهِ اَلْعُظْمَى قَالَ حَيْثُ يَتَشَاغَلُ اَلنَّاسُ بِأَنْفُسِهِمْ ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوشخص کسی مومن کی اعانت کرے خدا اس سے تہتر (۷۳) قسم کے رنج والم دور فرمائے گا ایک دنیا میں اور بہتر (۷۲) آخرت میں اس کی سخت پریشانی کے وقت جب لوگ اپنے اپنے نفسوں میں مشغول ہوں گے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر گفتگو کئی بار گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۳۷۰؛ بحارالانوار ج۷۱،ص ۳۱۹؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص ۸۲۹

[۲] مراۃ العقول: ج۸،ص ۱۱۹

[۳] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۳۷۲؛ بحارالانوار ج۷،ص ۱۹۷ و ج۷۱،ص ۳۲۰

[۴] مراۃ العقول: ج۸،ص ۱۱۹

3/2839 الکافی، ۱/۳/۱۹۹/۲ الثلاثة عن الصحاف عن مسمع قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً نَفَّسَ اَللَّهُ عَنْهُ كُرَبَ اَلْآخِرَةِ وَ خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ وَ هُوَ ثَلِجُ اَلْفُؤَادِ وَ مَنْ أَطْعَمَهُ مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اَللَّهُ مِنْ ثِمَارِ اَلْجَنَّةِ وَ مَنْ سَقَاهُ شَرْبَةً سَقَاهُ اَللَّهُ مِنَ اَلرَّحِيقِ اَلْمَخْتُومِ.

ترجمہ: مسمع سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جو کسی مومن کے غم کو دور کرے خدا اس کی آخرت کے غموں کو دور فرمائے گا اور وہ اس حالت میں قبر سے برآمد ہوگا کہ اس کا دل ٹھنڈا ہوگا اور جو اسے بھوک میں کھانا کھلائے، خدا اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو اسے پانی کا گھونٹ پلائے تو خدا اسے رحیق مختوم (مہر زدہ خالص شراب) پلائے گا۔ [۱]

بیان:

الثلج ککتف البارد و المطمئن و الرحيق الخمر أو أطيبها أو أفضلها أو الخالص أو الصافي

''ثلج'' جیسے ''کتف'' ٹھنڈک اور اطمینان،

''الرحیق'' شراب، یا اس سے زیادہ اچھی یا افضل یا خالص یا صافی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۲]

4/2840 الکافی، ۱/۴/۲۰۰/۲ الاثنان اَلْوَشَّاءِ عَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ فَرَّجَ اَللَّهُ عَنْ قَلْبِهِ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ.

ترجمہ: وشاء سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: جس نے کسی مومن کو راحت پہنچائی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے دل کو راحت بخشے گا۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ معلیٰ تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۱۳۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۷۱؛ بحارالانوار ج ۷، ص ۱۹۸ و ج ۷۱، ص ۳۲۱ و ج ۷۲، ص ۲۲

[۲] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۲۰

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۷۲؛ بحارالانوار ج ۷۱، ص ۳۲۱

[۴] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۲۱

5/2841 الكافی،۲/۲۰۰/۵/۱ محمد عن أحمد عن السراد عن جميل بن صالح عن ذريح قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً وَ هُوَ مُعْسِرٌ يَسَّرَ اَللَّهُ لَهُ حَوَائِجَهُ فِي اَلدُّنْيَا وَ اَلْآخِرَةِ قَالَ وَ مَنْ سَتَرَ عَلَى مُؤْمِنٍ عَوْرَةً يَخَافُهَا سَتَرَ اَللَّهُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ عَوْرَةً مِنْ عَوْرَاتِ اَلدُّنْيَا وَ اَلْآخِرَةِ قَالَ وَ اَللَّهُ فِي عَوْنِ اَلْمُؤْمِنِ مَا كَانَ اَلْمُؤْمِنُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ فَانْتَفِعُوا بِالْعِظَةِ وَارْغَبُوا فِي اَلْخَيْرِ۔

ذریح سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جو مومن بھی دوسرے مومن کے رنج وغم کو دور کرے جبکہ وہ مشکل میں ہو تو خدا دنیا و آخرت میں اس کی حاجتیں آسان کرتا ہے۔ نیز فرمایا: اور جو شخص کسی مومن کی لغزش کی پردہ پوشی کرے تو خدا دنیا و آخرت کی لغزشوں میں سے اس کی ستر (۷۰) لغزشوں پر پردہ ڈالے گا۔ نیز فرمایا: اور خدا اس وقت تک ایک بندہ مومن کی مدد میں ہوتا ہے جب تک وہ مومن اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے پس نصیحت سے فائدہ اٹھاؤ اور نیکی میں رغبت کرو۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

۱۰۱۔ باب إطعام المؤمن وسقيه

باب: مومن کو کھانا اور پلانا

1/2842 الكافی،۲/۲۰۰/۱/۱ محمد عن ابن عيسى عَنْ أَبِي يَحْيَى اَلْوَاسِطِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَشْبَعَ مُؤْمِناً وَجَبَتْ لَهُ اَلْجَنَّةُ وَ مَنْ أَشْبَعَ كَافِراً كَانَ حَقّاً عَلَى اَللَّهِ أَنْ يَمْلَأَ جَوْفَهُ مِنَ اَلزَّقُّومِ مُؤْمِناً كَانَ أَوْ كَافِراً۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو کافر کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو اللہ پر لازم ہے کہ زقوم (تھوہر) سے اس کا پیٹ بھرے خواہ وہ (کھلانے

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۳۷۱؛ بحارالانوار ج۷۱،ص۳۲۲؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۶۷۸

[2] مراۃ العقول: ج۹،ص۱۲۱

والا) مومن ہو یا کافر؟ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول مرسل ہے۔ ﴿۲﴾

2/2843 الکافی،۱/۲/۲۰۰/۲ عنه عن أحمد عن عثمان عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَأَنْ أُطْعِمَ رَجُلاً مِنَ اَلْمُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُطْعِمَ أُفُقاً مِنَ اَلنَّاسِ قُلْتُ وَمَا اَلْأُفُقُ قَالَ مِائَةُ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ.

ترجمہ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں ایک مسلمان کو کھانا کھلاؤں تو یہ کام مجھے عام لوگوں میں سے ایک افق کو کھانا کھلانے سے زیادہ پسند ہے؟

عرض کیا گیا: افق کس قدر ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ایک لاکھ یا کچھ زیادہ۔ ﴿۳﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ ﴿۴﴾

3/2844 الکافی،۱/۳/۲۰۰/۲ عنه عن أحمد عن صفوان عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ أَطْعَمَ ثَلاَثَةَ نَفَرٍ مِنَ اَلْمُسْلِمِينَ أَطْعَمَهُ اَللَّهُ مِنْ ثَلاَثِ جِنَانٍ فِي مَلَكُوتِ اَلسَّمَاوَاتِ اَلْفِرْدَوْسِ وَ جَنَّةِ عَدْنٍ وَ طُوبَى [وَ] شَجَرَةٍ تَخْرُجُ مِنْ جَنَّةِ عَدْنٍ غَرَسَهَا رَبُّنَا بِيَدِهِ.

ترجمہ ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص تین مومنین کو کھانا کھلائے تو خداوند عالم اسے آسمانوں کی تین جنتوں سے اسے کھانا کھلائے گا: الفردوس، جنت عدن اور طوبی جو کہ ایک درخت ہے جو جنت عدن سے برآمد ہوتا ہے جسے اللہ نے اپنے ہاتھ سے بویا ہے۔ ﴿۵﴾

بیان:

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج ۲۴،ص ۳۷۲؛ بحار الانوار ج ۱۷،ص ۳۶۹؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴،ص ۴۳۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲،ص ۱۳۷

﴿۲﴾ مراۃ العقول: ج ۹،ص ۱۲۱

﴿۳﴾ مصادقۃ الاخوان ص ۴۴؛ وسائل الشیعہ ج ۲۴،ص ۳۰۴؛ بحار الانوار ج ۱۷،ص ۳۷۱

﴿۴﴾ مراۃ العقول: ج ۹،ص ۱۲۳

﴿۵﴾ وسائل الشیعہ ج ۲۴،ص ۳۰۴؛ بحار الانوار ج ۱۷،ص ۳۷۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۴،ص ۳۶۷

عد طوبى من الجنان لأن فيه من أنواع الثمار و شجرة عطف على ثلاث يعني أطعمه الله من ثلاث جنان و من شجرة في إحداها غرسها الله بيده

طوبیٰ کا شمار بھی جنتوں میں کیا گیا ہے کیونکہ اس میں بھی مختلف قسم کے پھل ہیں۔
''شجرۃ'' کا عطف ''ثلاث'' پر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے تین جنتوں سے اس کو کھلایا اور ایک درخت سے اور یہ درخت ان میں سے ایک ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۱]

4/2845 الكافي، ۱/۲/۲۰۱/۲ علي عن أبيه عن حماد بن عيسى عن اليماني عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُدْخِلُ بَيْتَهُ مُؤْمِنَيْنِ فَيُطْعِمُهُمَا شِبَعَهُمَا إِلاَّ كَانَ ذَلِكَ أَفْضَلَ مِنْ عِتْقِ نَسَمَةٍ ۔

یمانی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر دو مومنوں کو داخل کرے اور ان کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو یہ ایک غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔ [۲]

بیان:

الشبع بالكسر و كعنب اسم ما أشبعك

''الشبع'' کسرہ کے ساتھ بروزن ''عنب'' اور اس چیز کا نام ہے جو تمہیں سیر کر دے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۳]

5/2846 الكافي، ۱/۵/۲۰۱/۲ بهذا الإسناد عن اليماني عن الثمالي عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَ مَنْ سَقَى مُؤْمِناً مِنْ ظَمَإٍ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ ۔

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلائے تو اللہ اسے

---

[۱] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۲۵

[۲] المحاسن ج۲، ص ۳۹۴؛ وسائل الشیعہ ج ۲۴، ص ۳۰۱؛ بحارالانوار ج ۷۱، ص ۳۷۳ و ج ۷۲، ص ۳۶۰؛ مستدرک الوسائل ج ۷، ص ۲۴۷ و ج ۱۶، ص ۲۶۴

[۳] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۲۵

جنت کے پھل کھلائے گا اور جو شخص کسی پیاسے مومن کو پانی پلائے تو اللہ اسے رحیق مختوم (جنت کی مہر شدہ شراب) میں سے پلائے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [2]

6/2847 الکافی، ۱/۶/۲۰۱/۲ العدة عن سهل عن الأشعري عن القداح اَلْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً حَتَّى يُشْبِعَهُ لَمْ يَدْرِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اَللَّهِ مَا لَهُ مِنَ اَلْأَجْرِ فِي اَلْآخِرَةِ لاَ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ لاَ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ إِلاَّ اَللَّهُ رَبُّ اَلْعَالَمِينَ ثُمَّ قَالَ مِنْ مُوجِبَاتِ اَلْمَغْفِرَةِ إِطْعَامُ اَلْمُسْلِمِ اَلسَّغْبَانِ ثُمَّ تَلاَ قَوْلَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (أَوْ إِطْعامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيماً ذا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِيناً ذا مَتْرَبَةٍ) .

ترجمہ قداح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو خدا کے سوا کوئی مخلوق نہیں جانتی، نہ کوئی ملک مقرب اور نہ نبی مرسل کہ اس کے لیے آخرت میں کیا اجر و ثواب ہے۔

پھر فرمایا: منجملہ اسباب مغفرت کے ایک بھوکوں کو کھانا کھلانا بھی ہے۔ پھر اللہ کے اس قول کی تلاوت فرمائی: ''یا بھوک کے دن میں کھلانا، کسی رشتہ دار یتیم کو یا کسی خاک نشین مسکین کو۔ (البلد: ۱۴۔۱۶)۔'' [3]

بیان:

السغبان الجائع و المقربة من القرابة و المتربة من التراب

''السغبان'' بھوکا،

''المقربة'' یہ قرابت سے ہے اور ''المتربة'' تراب سے ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل مشائخ اجازہ میں سے ہے، تفسیر قمی اور

---

[1] ارشاد القلوب ج ۱، ص ۱۴۷؛ وسائل الشیعہ ج ۲۴، ص ۳۰۹؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۷۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۵۳۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۴، ص ۱۸۸

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۲۵

[3] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۱۳۶؛ ارشاد القلوب ج ۱، ص ۱۴۷؛ تفسیر الصافی ج ۵، ص ۳۳۱؛ وسائل الشیعہ ج ۲۴، ص ۳۰۹؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۶۶۵؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۷۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۴، ص ۲۹۱

[4] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۲۶

کامل الزیارات کا راوی ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور اشعری یعنی جعفر بن محمد بن عبید اللہ بھی کامل الزیارات کا راوی ہے۔ [1] (واللہ اعلم)

7/2748 الكافی ۱/۸/۲۰۱/۲ العدة عن البرقی عن عثمان عن اَلصَّحَّافِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَ تُحِبُّ إِخْوَانَكَ يَا حُسَيْنُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ تَنْفَعُ فُقَرَاءَهُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَحِقُّ عَلَيْكَ أَنْ تُحِبَّ مَنْ يُحِبُّ اَللَّهُ أَمَا وَ اَللَّهِ لاَ تَنْفَعُ مِنْهُمْ أَحَداً حَتَّى تُحِبَّهُ أَ تَدْعُوهُمْ إِلَى مَنْزِلِكَ قُلْتُ نَعَمْ مَا آكُلُ إِلاَّ وَ مَعِي مِنْهُمُ اَلرَّجُلاَنِ وَ اَلثَّلاَثَةُ وَ اَلْأَقَلُّ وَ اَلْأَكْثَرُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَمَا إِنَّ فَضْلَهُمْ عَلَيْكَ أَعْظَمُ مِنْ فَضْلِكَ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أُطْعِمُهُمْ طَعَامِي وَ أُوطِئُهُمْ رَحْلِي وَ يَكُونُ فَضْلُهُمْ عَلَيَّ أَعْظَمَ قَالَ نَعَمْ إِنَّهُمْ إِذَا دَخَلُوا مَنْزِلَكَ دَخَلُوا بِمَغْفِرَتِكَ وَ مَغْفِرَةِ عِيَالِكَ وَ إِذَا خَرَجُوا مِنْ مَنْزِلِكَ خَرَجُوا بِذُنُوبِكَ وَ ذُنُوبِ عِيَالِكَ۔

ترجمہ الصحاف سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے حسین! کیا تم اپنے (مومن) بھائیوں سے محبت کرتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا تم ان کے غریبوں کو کوئی فائدہ پہنچاتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپؑ نے فرمایا: تم پر واجب ہے کہ اس سے محبت کرو جو اللہ سے محبت کرتا ہے۔ اللہ کی قسم! تم ان میں سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں دو گے جب تک کہ تم ان سے محبت نہ کرو۔ کیا تم انہیں اپنے گھر بلاتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ میں کھانا ہی نہیں کھاتا جب تک کہ ان میں سے دو، تین یا کم و بیش (مومن) میرے ساتھ نہ ہوں۔

پس امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ان کی تجھ پر فضیلت ان پر تیری فضیلت سے بہت زیادہ ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! میں انہیں اپنا کھانا کھلاتا ہوں اور انہیں اپنا زم فرنیچر دیتا ہوں تو ان کی فضیلت میری فضیلت سے بڑھ کر کیسے ہو سکتی ہے؟

---

[1] کامل الزیارات ص ۲۶۹ باب ۱۳؛ اثبات الهداة ج ۳ ص ۱۵۰؛ بحار الانوار ج ۹۸ ص ۱۱۶

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں، جب وہ تمہارے گھر آتے ہیں تو تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے مغفرت لے کر آتے ہیں اور جب تمہارے گھر سے جاتے ہیں تو تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے گناہوں کو ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عثمان کا وقفی مذہب سے رجوع واضح ہے اور وہ امامی ثقہ جلیل ہے بلکہ بعید نہیں ہے کہ سند حسن کالصحیح ہو۔ (واللہ اعلم)

8/2849 الکافی،۲/۲۰۲/۱/۹ الثلاثة عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ اَلْوَابِشِيِّ قَالَ: ذُكِرَ أَصْحَابُنَا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقُلْتُ مَا أَتَغَدَّى وَ لاَ أَتَعَشَّى إِلاَّ وَ مَعِيَ مِنْهُمُ اَلاِثْنَانِ وَ اَلثَّلاَثَةُ وَ أَقَلُّ وَ أَكْثَرُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَضْلُهُمْ عَلَيْكَ أَعْظَمُ مِنْ فَضْلِكَ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ وَ أَنَا أُطْعِمُهُمْ طَعَامِي وَ أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ مِنْ مَالِي وَ أُخْدِمُهُمْ عِيَالِي فَقَالَ إِنَّهُمْ إِذَا دَخَلُوا عَلَيْكَ دَخَلُوا بِرِزْقٍ مِنَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ كَثِيرٍ وَ إِذَا خَرَجُوا خَرَجُوا بِالْمَغْفِرَةِ لَكَ۔

ابو محمد واشی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس ہمارے ساتھیوں کا ذکر ہوا تو میں نے عرض کیا: میں دوپہر اور رات کا کھانا نہیں کھاتا جب تک کہ ان میں سے دو، تین یا اس سے کم یا اس سے زیادہ (مومن) میرے ساتھ نہ ہوں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تجھ پر ان کی فضیلت تیری ان پر فضیلت سے بہت زیادہ ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! ایسا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میں انہیں کھانا کھلاتا ہوں اور اپنے مال سے ان کے لیے خرچ کرتا ہوں اور میرے اہل خانہ ان کی خدمت کرتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت زیادہ رزق لے کر آتے ہیں اور جب جاتے ہیں تو تیرے لیے مغفرت کے ساتھ جاتے ہیں۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ابو محمد الواشی سے ابن ابی عمیر روایت کر رہا ہے

---

[۱] وسائل الشیعہ: ج۲۴،ص ۳۰۴؛ بحار الانوار: ج۷۱،ص ۳۷۵

[۲] مرآۃ العقول: ج۹،ص ۱۲۸

[۳] بحار الانوار: ج۷۱،ص ۳۷۵

[۴] مرآۃ العقول: ج۹،ص ۱۲۸

جس پر اجماع ہے کہ وہ ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت نہیں کرتا۔(واللہ اعلم)

9/2850 الکافی،۲/۲۰۲/۱۰/۱ الثلاثة عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنْ عُبَيْدِ اَللَّهِ اَلْوَصَّافِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَأَنْ أُطْعِمَ رَجُلاً مُسْلِماً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أُفُقاً مِنَ اَلنَّاسِ قُلْتُ وَ كَمِ اَلْأُفُقُ فَقَالَ عَشَرَةُ آلاَفٍ [من الناس]۔

ترجمہ: عبیداللہ الوصافی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں ایک مرد مسلمان کو کھانا کھلاؤں تو یہ بات مجھے ایک افق غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

میں نے عرض کیا: افق کی تعداد کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: دس ہزار لوگ۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن مقرن سے ابن ابی عمیر روایت کر رہا ہے جو اس کے ثقہ ہونے کا قرینہ ہے لہٰذا اس کا مجہول ہونا معتر نہیں ہے۔(واللہ اعلم)

10/2851 الکافی،۲/۲۰۲/۱۱/۱ علی عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ فِي اَللَّهِ كَانَ لَهُ مِنَ اَلْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ أَطْعَمَ فِئَاماً مِنَ اَلنَّاسِ قُلْتُ وَ مَا اَلْفِئَامُ مِنَ اَلنَّاسِ قَالَ مِائَةُ أَلْفٍ مِنَ اَلنَّاسِ۔

ترجمہ: ربعی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کو اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلائے تو اس کا اجر اس شخص (کے اجر) کی طرح ہوگا جو لوگوں میں سے ایک فئام کو کھانا کھلاتا ہے۔

میں نے عرض کیا: فئام میں کتنے لوگ ہوتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: یہ ایک لاکھ لوگ۔ [3]

---

[1] المحاسن ج ۲، ص ۹۱ ؛ وسائل الشیعہ ج ۲۴، ص ۳۰۱ ؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۶۳

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۲۹

[3] المحاسن ج ۲، ص ۳۹۲ ؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۱۳۶ ؛ الاختصاص ص ۳۰ ؛ اعلام الدین فی صفات المؤمنین ص ۳۹۰ ؛ وسائل الشیعہ ج ۲۴، ص ۳۲۴ ؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۷۶

بیان:

الفئام بالفاء مهموزا الجماعة من الناس

''الفئام'' فاء کے ساتھ مہموز، اس سے مراد لوگوں کی ایک جماعت ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [1]

11/2852 الکافی،۲/۲۰۲/۱۲/۱ الثلاثة عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ سَدِيرٍ اَلصَّيْرَفِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْتِقَ كُلَّ يَوْمٍ نَسَمَةً قُلْتُ لاَ يَحْتَمِلُ مَالِي ذَلِكَ قَالَ تُطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مُسْلِماً فَقُلْتُ مُوسِراً أَوْ مُعْسِراً قَالَ فَقَالَ إِنَّ اَلْمُوسِرَ قَدْ يَشْتَهِي اَلطَّعَامَ.

ترجمہ: سدیر صیرفی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تجھے کس چیز نے روکا ہے کہ ہر روز ایک غلام آزاد کرے؟

میں نے عرض کیا: مجھے اس قدر مالی وسعت حاصل نہیں ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ہر روز ایک مسلمان کو کھانا کھلاؤ۔

میں نے عرض کیا: وہ مالدار ہو یا غریب ونادار؟

آپؑ نے فرمایا: امیر بندے کو بھی کھانے کی خواہش ہو سکتی ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [3]

12/2853 الکافی،۲/۲۰۳/۱۳/۱ العدة عن البرقی عن البزنطی عَنْ صَفْوَانَ اَلْجَمَّالِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَكْلَةٌ يَأْكُلُهَا أَخِي اَلْمُسْلِمُ عِنْدِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَةً.

ترجمہ: صفوان الجمال سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک ایسا لقمہ (کھانا) جو میں اپنے مسلمان بھائی کو کھلاؤں وہ میرے نزدیک ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ [4]

---

[1] مرآۃ العقول: ج۹،ص۱۲۹

[2] وسائل الشیعہ ج۲۴،ص۳۰۲؛ بحارالانوار ج۷۱،ص۳۷۷

[3] مرآۃ العقول: ج۹،ص۱۳۰

[4] المحاسن ج۲،ص۳۹۳ و۳۹۴؛ وسائل الشیعہ ج۲۴،ص۲۹۳ و۳۰۲؛ بحارالانوار ج۷۱،ص۳۶۶ و۳۷۷

بیان:

الأكلة بالضم اللقمة

''الاکلۃ''ضمہ کے ساتھ، یعنی لقمہ۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [1] اور المحاسن والی دوسری سند بھی صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

13/2854 الكافي، ۱/۱۲/۲۰۳/۲ عَنْهُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ صَفْوَانَ اَلْجَمَّالِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَأَنْ أُشْبِعَ رَجُلاً مِنْ إِخْوَانِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدْخُلَ سُوقَكُمْ هَذَا فَأَبْتَاعَ مِنْهَا رَأْساً فَأُعْتِقَهُ.

صفوان الجمال سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں اپنے بھائیوں میں سے کسی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دوں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ تمہارے اس بازار میں داخل ہو کر ایک غلام خرید کر (راہ خدا میں) آزاد کروں۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [3]

14/2855 الكافي، ۱/۱۵/۲۰۳/۲ عنه عن علی بن الحکم عن أبان عن البصري عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَأَنْ آخُذَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ وَ أَدْخُلَ إِلَى سُوقِكُمْ هَذَا فَأَبْتَاعَ بِهَا اَلطَّعَامَ وَ أَجْمَعَ نَفَراً مِنَ اَلْمُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ نَسَمَةً.

البصری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں پانچ درہم لوں اور تمہارے بازار میں داخل ہوں، اس سے طعام خرید کر چند مسلمانوں کو (کھلانے کے لیے) اکٹھا کروں تو مجھے ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۳

[2] المحاسن ج۲، ص۳۹۴؛ وسائل الشیعہ ج۲۴، ص۳۰۲؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۳۶۴

[3] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۳

[4] المحاسن ج۲، ص۳۹۳؛ وسائل الشیعہ ج۲۴، ص۳۰۲؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۳۷۸

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ ﴿۱﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن بلکہ حسن کالصحیح ہے کیونکہ سارے راوی امامی ہیں۔(واللہ اعلم)

15/2856 الکافی،۲/۲۰۳/۱۶/۱ عنه عن الوشاء عن علی عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ مَا يَعْدِلُ عِتْقَ رَقَبَةٍ قَالَ إِطْعَامُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ ۔

ترجمہ: ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک غلام کو آزاد کرنے کی کیا قیمت ہے؟

انہوں نے فرمایا: مسلمان کو کھانا کھلانا کے برابر ہے۔ ﴿۲﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ ﴿۳﴾ لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ علی بن ابوحمزہ غیر امامی ہے جس کی تفصیلی گفتگو پہلے گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

16/2857 الکافی،۲/۲۰۳/۱۷/۱ محمد عن الزيات عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي شِبْلٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَا أَرَى شَيْئاً يَعْدِلُ زِيَارَةَ اَلْمُؤْمِنِ إِلاَّ إِطْعَامَهُ وَ حَقٌّ عَلَى اَللَّهِ أَنْ يُطْعِمَ مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مِنْ طَعَامِ اَلْجَنَّةِ ۔

ترجمہ: ابوشبل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میں کسی چیز کو مومن کی زیارت (ملاقات) کے برابر نہیں جانتا سوائے اسے کھانا کھلانے کے اور جو شخص کسی بندہ مومن کو کھانا کھلائے خدا پر واجب ہے کہ اسے جنت کا طعام کھلائے۔ ﴿۴﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۵﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ صالح بن عقبہ تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔ ﴿۶﴾

﴿۱﴾ مرآۃ العقول: ج۹،ص۱۳۱

﴿۲﴾ المحاسن ج۲،ص ۳۹۳؛ وسائل الشیعہ ج۲۴،ص ۳۰۳؛ بحارالانوار ج۷۱،ص ۳۶۶

﴿۳﴾ مرآۃ العقول: ج۹،ص۱۳۱

﴿۴﴾ وسائل الشیعہ ج۲۴،ص ۳۰۳؛ بحارالانوار ج۷۱،ص ۳۷۸

﴿۵﴾ مرآۃ العقول: ج۹،ص۱۳۱

﴿۶﴾ المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۸۳

17/2858 الکافی، ۱/۱۸/۲۰۳/۲ بھذا الإسناد عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَأَنْ أُطْعِمَ مُؤْمِناً مُحْتَاجاً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَزُورَهُ وَلَأَنْ أَزُورَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ عَشْرَ رِقَابٍ.

ترجمہ: رفاعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام: اگر میں ایک محتاج مومن کو کھانا کھلاؤں تو یہ مجھے اس کی زیارت کرنے سے زیادہ پسند ہے اور اس کی زیارت (ملاقات) کرنا مجھے دس غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے اور صالح ثقہ ہے جیسا کہ گزشتہ حدیث کے تحت گزر چکا ہے۔ (واللہ اعلم)

18/2859 الکافی، ۱/۱۹/۲۰۳/۲ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اَلْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مُوسِراً كَانَ لَهُ يَعْدِلُ رَقَبَةً مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ يُنْقِذُهُ مِنَ اَلذَّبْحِ وَ مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مُحْتَاجاً كَانَ لَهُ يَعْدِلُ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ يُنْقِذُهَا مِنَ اَلذَّبْحِ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کسی امیر مومن کو کھانا کھلائے تو یہ اس کے لیے اسمٰعیل کی اولاد میں سے ایک غلام کو اس کے ذبح ہونے سے بچا کر آزاد کرانے کے برابر ہے اور جو کسی ضرورت مند مومن کو کھانا کھلائے تو یہ اس کے لیے اولاد اسماعیل میں سے سو غلام آزاد کرانے اور انہیں ذبح ہونے سے بچانے کے برابر (اجر) ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ صالح بن عقبہ ثقہ ہے جیسا کہ گزشتہ حدیث کے تحت گزر چکا ہے

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۲۴، ص ۳۰۳؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۷۸

[۲] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۳۱

[۳] وسائل الشیعہ ج ۲۴، ص ۳۰۳؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۷۸

[۴] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۳۲

19/2860 الکافی، ۲/۲۰۴/۲۰/۱ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ قَابُوسَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَإِطْعَامُ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عِتْقِ عَشْرِ رِقَابٍ وَ عَشْرِ حِجَجٍ قَالَ قُلْتُ عَشْرِ رِقَابٍ وَ عَشْرِ حِجَجٍ قَالَ فَقَالَ يَا نَصْرُ إِنْ لَمْ تُطْعِمُوهُ مَاتَ أَوْ تُذِلُّونَهُ فَيَجِيءُ إِلَى نَاصِبٍ فَيَسْأَلُهُ وَ اَلْمَوْتُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ مَسْأَلَةِ نَاصِبٍ يَا نَصْرُ مَنْ أَحْيَا مُؤْمِناً (فَكَأَنَّمٰا أَحْيَا اَلنّٰاسَ جَمِيعاً) فَإِنْ لَمْ تُطْعِمُوهُ فَقَدْ أَمَتُّمُوهُ وَإِنْ أَطْعَمْتُمُوهُ فَقَدْ أَحْيَيْتُمُوهُ.

ترجمہ: نصر بن قابوس سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک مومن کو کھانا کھلانا مجھے دس غلام آزاد کرنے سے اور دس حجوں سے زیادہ پسند ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: دس حج اور دس غلام؟

آپؑ نے فرمایا: اے نصر! اگر تم اسے نہیں کھلاؤ گے تو وہ یا تو بھوکا مرجائے گا یا پھر اسے ذلیل کرو گے کہ کسی ناصبی کے پاس جا کر سوال کرے اور اس کے لیے مرجانا اس سے بہتر ہے کہ کسی ناصبی سے سوال کرے۔ اے نصر! جو کسی مومن کو زندہ کرے تو اس نے گویا سب لوگوں کو زندہ کردیا ہے اور اگر اسے کھانا نہیں کھلاؤ گے تو تم اسے مار دو گے اور اگر کھلاؤ گے تو اسے زندہ کرو گے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ صالح ثقہ ہے جیسا پہلے گزر چکا ہے اور نصر امام صادق علیہ السلام کے وکلاء میں سے ہے۔ (واللہ اعلم)

20/2861 الکافی، ۲/۱۹۵/۱۱/۱ العدة عن البرقی عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: وَ اَللَّهِ لَأَنْ أَحُجَّ حَجَّةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَةً وَ رَقَبَةً وَ رَقَبَةً وَ مِثْلَهَا وَ مِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ عَشْراً وَ مِثْلَهَا وَ مِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ اَلسَّبْعِينَ وَ لَأَنْ أَعُولَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ اَلْمُسْلِمِينَ أَسُدَّ جَوْعَتَهُمْ وَ أَكْسُوَ عَوْرَتَهُمْ فَأَكُفَّ وُجُوهَهُمْ عَنِ اَلنَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحُجَّ حَجَّةً وَ حَجَّةً وَ حَجَّةً وَ مِثْلَهَا وَ مِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ عَشْراً وَ مِثْلَهَا وَ مِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ اَلسَّبْعِينَ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں ایک حج کروں تو یہ مجھے زیادہ محبوب ہے ایک غلام آزاد کرنے سے، پھر ایک غلام، پھر ایک غلام، پھر اسی طرح اور پھر اسی طرح یہاں تک کہ آپؑ دس غلاموں تک پہنچ گئے اور

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۲۴، ص ۳۰۳؛ بحارالانوار ج ۱۷، ص ۳۷۹؛ تفسیر نورالثقلین ج ۱، ص ۶۱۹؛ تفسیر کنزالدقائق ج ۴، ص ۹۵

[2] مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۱۳۲

پھر اسی طرح، پھر اسی طرح یہاں تک کہ آپؑ ستر غلاموں تک پہنچ گئے۔اور اگر میں کسی مسلمان گھرانے کی دیکھ بھال کروں، ان کی بھوک مٹاؤں اور لوگوں میں ان کی عزت کی حفاظت کے لیے انہیں لباس پہناؤں تو یہ مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک حج کروں، پھر ایک حج کروں، پھر ایک حج کروں، پھر اسی طرح کرعس اور پھر اسی طرح کروں یہاں تک کہ آپؑ دس تک پہنچ گئے اور اسی طرح اور پھر اسی طرح یہاں تک کہ آپؑ ستر تک پہنچ گئے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۲]

21/2862 الکافی،۲/۲۰۱/۱/۷ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ سَقَى مُؤْمِناً شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ مِنْ حَيْثُ يَقْدِرُ عَلَى اَلْمَاءِ أَعْطَاهُ اَللَّهُ بِكُلِّ شَرْبَةٍ سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَ إِنْ سَقَاهُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَقْدِرُ عَلَى اَلْمَاءِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ عَشْرَ رِقَابٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی پیاسے مؤمن کو پانی کا ایک گھونٹ پلائے جہاں پانی ملتا ہو تو خداوند عالم اسے ہر گھونٹ کے عوض ستر ہزار نیکیاں عطا فرمائے گا اور اگر وہاں پلائے جہاں پانی نہ ملتا ہو تو پھر وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے اولاد اسماعیلؑ میں سے دس غلام آزاد کیے ہیں۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو پہلے گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

---

[۱] بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۲۹

[۲] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۰۹

[۳] إرشاد القلوب ج ۱، ص ۱۴۷؛ وسائل الشیعہ ج ۲۵، ص ۲۵۳؛ الفصول المہمہ فی اصول الائمہ (تکملۃ الوسائل) ج ۲، ص ۳۴۷؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۳۷۴

[۴] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۲۷

۱۰۲۔باب کسوۃ المؤمن

باب: مومن کو لباس دینا

1/2863 الکافی ۱/۱/۲۰۴/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ ٱلْعَزِيزِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ كَسَا أَخَاهُ كِسْوَةَ شِتَاءٍ أَوْ صَيْفٍ كَانَ حَقّاً عَلَى ٱللَّهِ أَنْ يَكْسُوَهُ مِنْ ثِيَابِ ٱلْجَنَّةِ وَأَنْ يُهَوِّنَ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ ٱلْمَوْتِ وَأَنْ يُوَسِّعَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ وَأَنْ يَلْقَى ٱلْمَلاَئِكَةَ إِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ بِالْبُشْرَى وَ هُوَ قَوْلُ ٱللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ: (وَ تَتَلَقَّاهُمُ ٱلْمَلاَئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ ٱلَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ)۔

ترجمہ: جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی برادر (ایمانی) کو سردیوں یا گرمیوں کا کپڑا پہنائے خدا پر لازم ہے کہ اسے جنت کے کپڑے پہنائے، اس پر سکرات موت کو آسان فرمائے، اس کی قبر کو کشادہ کرے اور قبر سے نکلنے کے بعد جب فرشتوں سے ملے تو وہ اسے بشارت دیں۔ یہ ہے اللہ کے اس فرمان کا مطلب جو وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: "ان سے فرشتے ملاقات کریں گے اور کہیں گے یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ (الانبیاء:۱۰۳)"[1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔[2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عمر بن عبدالعزیز تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔[3] (واللہ اعلم)

2/2864 الکافی ۱/۲/۲۰۴/۲ عنه عن أحمد عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ كَسَا أَحَداً مِنْ فُقَرَاءِ ٱلْمُسْلِمِينَ ثَوْباً مِنْ عُرْيٍ أَوْ أَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوتُهُ مِنْ مَعِيشَتِهِ وَكَّلَ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ سَبْعَةَ آلاَفِ مَلَكٍ مِنَ ٱلْمَلاَئِكَةِ يَسْتَغْفِرُونَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِي ٱلصُّورِ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں میں سے کسی فقیر و نادار اور ننگے آدمی کو کپڑا پہنائے یا اس کی گزر

[1] وسائل الشیعہ ج۵،ص ۱۱۳؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۳،ص ۸۴۵؛ بحار الانوار ج ۷،ص ۱۹۸ و ج ۱۷،ص ۹۷۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۳،ص ۴۶۳

[2] مرآۃ العقول: ج۹،ص ۱۳۳

[3] المفید من معجم رجال الحدیث: ۴۲۶۰

اوقات میں اس کی اعانت کرے تو خداوند عالم ستر ہزار فرشتے اس کے ہمراہ مقرر کرتا ہے جو قیامت کے نفخ پھونکے جانے تک اس کے ہر گناہ کے لیے طلب مغفرت کرتے رہیں گے۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۲) لیکن میرے نزدیک سند عبداللہ بن جعفر بن ابراہیم کی وجہ سے مجہول ہے البتہ بعض کے نزدیک ان کا قول مقبول ہے اور بکر بن صالح تفسیر قمی کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

3/2865 الكافي،١/٣/٢٠٥/٢ محمد عن أحمد عن صفوان عن أبي حمزة عن أبي جعفر عليه السّلام قال قال رسول الله صلّى الله عليه و آله: من كسا أحدا الحديث مثله إلا أن فيه سبعين ألف.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کسی کو کپڑا پہنائے۔۔۔۔آگے وہی حدیث ہے۔۔۔البتہ اس میں ستر سال مذکور ہے۔ (۳)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۴)

4/2866 الكافي،١/٤/٢٠٥/٢ علي عن أبيه عن حماد عن اليماني عن اَلثُّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ كَسَا مُؤْمِناً كَسَاهُ اَللَّهُ مِنَ اَلثِّيَابِ اَلْخُضْرِ.

ترجمہ: ثمالی سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کو کپڑا پہنائے تو خدا اسے (جنت کے) سبز کپڑے پہنائے گا۔ (۵)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ (۶)

5/2867 الكافي،١/٤/٢٠٥/٢ وَ قَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ لاَ يَزَالُ فِي ضَمَانِ اَللَّهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ سِلْكٌ.

---

(۱) ارشاد القلوب ج۱، ص ۱۴۷؛ وسائل الشیعہ ج۵، ص ۱۱۳؛ بحار الانوار ج۷۱، ص ۳۸۰

(۲) مرآۃ العقول: ج۹، ص ۱۳۴

(۳) گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

(۴) مرآۃ العقول: ج۹، ص ۱۳۴

(۵) وسائل الشیعہ ج۵، ص ۱۱۳؛ مستدرک الوسائل ج۳، ص ۳۱۷

(۶) مرآۃ العقول: ج۹، ص ۱۳۵

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تک اس کپڑے کا ایک تار بھی اس کے جسم پر رہے گا وہ خدا کی ضمانت وامانت میں رہے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

شیخ کلینی نے سند درج نہیں کی ہے۔(واللہ اعلم)

6/2868 الکافی،۲/۲۰۵/۵/۱ العدة عن البرقی عن عثمان عَنْ عَبْدِ اَللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ كَسَا مُؤْمِناً ثَوْباً مِنْ عُرْيٍ كَسَاهُ اَللّٰهُ مِنْ إِسْتَبْرَقِ اَلْجَنَّةِ وَ مَنْ كَسَا مُؤْمِناً ثَوْباً مِنْ غِنًى لَمْ يَزَلْ فِي سِتْرٍ مِنَ اَللّٰهِ مَا بَقِيَ مِنَ اَلثَّوْبِ خِرْقَةٌ۔

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: جو شخص کسی عریان مؤمن کو کپڑا پہنائے تو خدا اسے جنت کے ریشمی کپڑے پہنائے گا اور جو کسی مالدار مؤمن کو کپڑا پہنائے تو جب تک اس کپڑے کا کوئی ٹکڑا بھی باقی رہے گا یہ شخص خدا کے ستر (پردہ پوشی) میں رہے گا۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ عثمان کا رجوع واضح ہے اور وہ امامی ثقہ جلیل ہے۔(واللہ اعلم)

۱۰۳۔باب نصیحۃ المؤمن ودعوتہ إلی الھدی

باب: مؤمن کو نصیحت کرنا اور اسے ہدایت کی دعوت دینا

1/2869 الکافی،۲/۲۰۸/۱/۱ العدة عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ أَنْ يُنَاصِحَهُ۔

عیسیٰ بن ابومنصور سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے۔ [4]

---

[1] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

[2] ارشاد القلوب ج۱،ص۱۴۸؛ وسائل الشیعہ ج۵،ص۱۱۴؛ بحار الانوار ج۷۱،ص۳۸۱

[3] مراۃ العقول: ج۹،ص۱۳۶

[4] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۳۸۱؛ بحار الانوار ج۷۱،ص۳۵۷

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۱)

2/2870 الکافی،۲/۲۰۸/۲/۱ عنه عن السراد عن ابن وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ اَلنَّصِيحَةُ لَهُ فِي اَلْمَشْهَدِ وَ اَلْمَغِيبِ.

ترجمہ: ابن وھب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن پر مومن کو اس کی موجودگی و غیر موجودگی میں نصیحت کرنا واجب ہے۔ (۲)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۳)

3/2871 الکافی،۲/۲۰۸/۳/۱ السراد عن ابن رئاب عن اَلْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ اَلنَّصِيحَةُ.

ترجمہ: حذاء سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے۔ (۴)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۵)

4/2872 الکافی،۲/۲۰۸/۴/۱ السراد عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لِيَنْصَحِ اَلرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ كَنَصِيحَتِهِ لِنَفْسِهِ.

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر آدمی کو اپنے بھائی کو اسی طرح نصیحت کرنی چاہیے جیسے وہ اپنی ذات کو کرتا ہے۔ (۶)

---

(۱) مراۃ العقول: ج۹،ص۱۴۲؛ بحوث ومقالات ال کاشف الغطاء:۳۳؛ الدین النصیحہ کاشف الغطاء:۴۳

(۲) وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۳۸۱؛ بحارالانوار ج۷۱،ص۳۵۷

(۳) مراۃ العقول: ج۹،ص۱۴۲؛ المکاسب المحرمہ خمینی: ج۱،ص۴۲۹؛ المواھب فی تحریر احکام المکاسب سبحانی:۶۱۴؛ المحجۃ البیضاء: ج۲،ص۲۶۴؛ مصباح المنہاج (الاجتہاد والتقلید):۳۵۲؛ کمال المکارم: ج۱،ص۵۷۸؛ الاخلاق شبر: ج۱،ص۲۶۱

(۴) وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۳۸۱؛ بحارالانوار ج۷۱،ص۳۵۸

(۵) مراۃ العقول: ج۹،ص۱۴۳؛ الفقہ ومسائل طبیہ محسنی: ج۱،ص۱۶۹؛ مصباح المنہاج (الاجتہاد والتقلید):۳۵۲؛ حدود الشریعہ محسنی: ج۲،ص۷۴۵؛ الآراء الفقہیہ نجفی: ج۲،ص۴۰۷

(۶) تنبیہ الخواطر ج۲،ص۲۰۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۳۸۲؛ بحارالانوار ج۷۱،ص۳۵۸

بیان:

نصیحة المؤمن أن یعاملہ بما فیہ مصلحتہ قولا و فعلا سرا و علانیة و قد مضی خبران آخران فی النصیحة فی باب الاھتمام بأمور المسلمین مع بیان معنی

''نصیحة المؤمن '' اس کے ساتھ قولی وفعلی اور سری واعلانیہ طور ایسا معاملہ کرنا جس میں اس کے لیئے سلامتی ہو، بیشک ''باب الاھتمام باموراالمسلین ''میں ''النصیحة مطلقاً'' کے معنی کے بیان میں نصیحت کے بارے میں دیگر دو حدیثیں گزر چکی ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عمرو بن شمر تفسیر قمی کا راوی ہے۔ [2] نیز یہ الاحتجاج کا راوی ہے۔ [3] نیز کامل الزیارات کا راوی ہے۔ [4] نیز یہ کثیر الروایت بھی ہے اور اس سے جلیل القدر بلکہ اصحاب اجماع کی ایک جماعت روایت کرتی ہے اور شیخ مفید نے بھی اس کی توثیق کی ہے۔ [5] اور محدث نوری نے اس کی توثیقات کے کئی قرائن ذکر کیے ہیں۔ [6] البتہ واضح ہے کہ نجاشی اور غضائری نے اس کی تضعیف کی ہے۔ چنانچہ غضائری کی تو کتاب ہی مصنف کی طرف ثابت نہیں لہٰذا بحث عبث ہے اور نجاشی کی تضعیف پر ہم علی بن ابراہیم اور ابن قولویہ کی توثیق کو ترجیح دیتے ہیں اور یہاں قرائن اس سے کہیں زیادہ ہیں۔ نجاشی کی تضعیف کے باوجود ہمارے مشائخ اور محدثین کی ایک بہت بڑی جماعت کا اس سے روایات نقل کرنا تضعیف کے قول کو کمزور کر دیتا ہے بالخصوص قمیوں کی ایک جماعت اس سے روایت کرتی ہے اور شیخ صدوق اس سے کثرت سے روایات نقل کرتے ہیں اور الفقیہ میں ان کا کلام واضح ہے کہ وہ اس کتاب کی روایات کی حجیت کا حکم لگاتے ہیں بلکہ اپنے اور اللہ کے درمیان حجت قرار دیتے ہیں لہٰذا تضعیف کا قول شاید کسی تاویل کا محتاج ہو مگر ہمارے نزدیک اس پر توثیق کو ترجیح حاصل ہے اور عمرو ثقہ امامی ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

5/2873 الکافی،۲/۲۱۰/۱/۱ العدة عن البرقی عن عثمان عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ:

---

[1] مراۃ العقول: ج۹،ص۱۳۲

[2] تفسیر القمی ج۱،ص۳۶۱؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۳،ص۲۴۰؛ بحارالانوار ج۶،ص۲۹۱ وج۹،ص۲۱۵ وج۱۱،ص۲۳۲؛ تفسیر نورالثقلین ج۲،ص۴۹۱؛ تفسیر کنزالدقائق ج۶،ص۲۲۶

[3] الاحتجاج ج۱،ص۱۳۴؛ بحارالانوار ج۳،ص۳۳۰

[4] کامل الزیارات ص۵۱ باب ۱۴؛ بحارالانوار ج۴۳،ص۲۷۰ وج۱۰۷،ص۱۰

[5] الکافئة فی ابطال توبة الخاطئة: ج۶،ص۲۳؛ الرسالة العددیة: ۳۰

[6] خاتمہ مستدرک الوسائل: ج۴،ص۱۹۳ الفائدة الخامسة

قُلْتُ لَهُ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ) (فَكَأَنَّمٰا قَتَلَ اَلنّٰاسَ جَمِيعاً وَ مَنْ أَحْيٰاهٰا فَكَأَنَّمٰا أَحْيَا اَلنّٰاسَ جَمِيعاً) قَالَ مَنْ أَخْرَجَهَا مِنْ ضَلاَلٍ إِلَى هُدًى فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا وَ مَنْ أَخْرَجَهَا مِنْ هُدًى إِلَى ضَلاَلٍ فَقَدْ قَتَلَهَا ۔

ترجمہ: سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے کے بغیر یا زمین میں فساد (روکنے) کے علاوہ قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا، اور جس نے کسی کو زندگی بخشی اس نے گویا تمام انسانوں کی زندگی بخشی۔(المائدۃ:۳۲)۔'' کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: جو شخص کسی کو ضلالت و گمراہی سے نکال کر ہدایت کی طرف لائے تو گویا اس نے اسے زندہ کر دیا ہے اور جو اسے ہدایت سے نکال کر گمراہی میں داخل کرے تو اس نے گویا اسے قتل کر دیا ہے۔[1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔[2] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ عثمان کا رجوع ثابت ہے اور سماعہ بھی ہرگز واقفی نہیں اگرچہ مشہور یہی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ وہ امامی ہے اور دونوں ثقہ جلیل ہیں بلکہ ایک قول کے مطابق تو عثمان اصحاب اجماع میں سے ہے۔(واللہ اعلم)

6/2874 الكافى ،١/٢/٢١٠/٢ عنه عن على بن الحكم الكافى ،١/٢/٢١٠/٢ محمد عن ابن عيسى عن أخيه بنان عن على بن الحكم عن أبان عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ: (وَ مَنْ أَحْيٰاهٰا فَكَأَنَّمٰا أَحْيَا اَلنّٰاسَ جَمِيعاً) .-قَالَ مِنْ حَرَقٍ أَوْ غَرَقٍ قُلْتُ فَمَنْ أَخْرَجَهَا مِنْ ضَلاَلٍ إِلَى هُدًى قَالَ ذَاكَ تَأْوِيلُهَا اَلْأَعْظَمُ ۔

ترجمہ: فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ''اور جس نے کسی کو زندگی بخشی اس نے گویا تمام انسانوں کی زندگی بخشی۔(المائدۃ:۳۲)۔'' کے بارے میں عرض کیا تو آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد کسی کو جلنے سے یا غرق ہونے سے بچانا ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر کوئی اسے گمراہی سے ہدایت کی طرف لے جائے تو؟

---

[1] المحاسن ج۱، ص۲۳۱؛ تفسیر (للعیاشی) ج۱، ص۳۱۳؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۱۸۷؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۲، ص۲۸۱؛ بحار الانوار ج۲، ص۲۰ و ج۷۱، ص۴۰۱؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۶۱۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج۴، ص۹۵؛ مستدرک الوسائل ج۱۲، ص۲۳۹

[2] مرآۃ العقول: ج۹، ص۱۴۹؛ فقہ التعاون علی البر والتقوی: ۷۶

آپؑ نے فرمایا: یہ اس کی سب سے بڑی تاویل ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی دونوں سندیں موثق ہیں۔ [۲] یا پھر سند صحیح ہے۔ [۳] اور میرے نزدیک بھی اسناد صحیح ہیں۔ نیز یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اسناد کو موثق کیوں قرار دیا گیا ہے؟ ممکن ہے ابان کی وجہ سے ہو مگر ان کے بارے فساد مذہب والا قول باطل ہے اور وہ ثقہ جلیل ہے اور باقی راویان بھی سب امامی ثقہ جلیل ہیں۔ (واللہ اعلم)

7/2875 الكافی، ۱/۳/۲۱۱/۲ محمد عن أحمد عن محمد بن خالد عن النضر بن سويد عن يحيى اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ اَلْقَمَّاطِ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَسْأَلُكَ أَصْلَحَكَ اَللَّهُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كُنْتُ عَلَى حَالٍ وَ أَنَا اَلْيَوْمَ عَلَى حَالٍ أُخْرَى كُنْتُ أَدْخُلُ اَلْأَرْضَ فَأَدْعُو اَلرَّجُلَ وَ اَلاِثْنَيْنِ وَ اَلْمَرْأَةَ فَيُنْقِذُ اَللَّهُ مَنْ شَاءَ وَ أَنَا اَلْيَوْمَ لاَ أَدْعُو أَحَداً فَقَالَ وَ مَا عَلَيْكَ أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنَ اَلنَّاسِ وَ بَيْنَ رَبِّهِمْ فَمَنْ أَرَادَ اَللَّهُ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ ظُلْمَةٍ إِلَى نُورٍ أَخْرَجَهُ ثُمَّ قَالَ وَ لاَ عَلَيْكَ إِنْ آنَسْتَ مِنْ أَحَدٍ خَيْراً أَنْ تَنْبِذَ إِلَيْهِ اَلشَّيْءَ نَبْذاً قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ مَنْ أَحْيٰاهٰا فَكَأَنَّمٰا أَحْيَا اَلنّٰاسَ جَمِيعاً) قَالَ مِنْ حَرَقٍ أَوْ غَرَقٍ ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ تَأْوِيلُهَا اَلْأَعْظَمُ أَنْ دَعَاهَا فَاسْتَجَابَتْ لَهُ۔

ترجمہ حمران سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے! میں آپؑ سے کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں (پوچھو)۔

پس میں نے عرض کیا: میں پہلے اور حالت میں تھا اور آج اور حالت میں ہوں؟ میں پہلے ایک دو آدمیوں کو اور کبھی کسی عورت کو دعوت (اسلام) دیتا تھا اور خدا جسے چاہتا تھا جہنم سے بچا لیتا تھا مگر میں آج کل کسی کو دعوت نہیں دیتا؟

آپؑ نے فرمایا: اگر تم لوگوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ جب خدا کسی بندہ کو ظلمت (کفر) سے نکال کر نور (اسلام) میں داخل کرنا چاہے تو (خود بخود) کر دیتا ہے۔

پھر فرمایا: ہاں البتہ اگر تم کسی شخص میں کچھ خیر و خوبی محسوس کرو تو پھر اگر اس کی طرف کوئی بات پھینک دو تو کوئی

---

[۱] المحاسن ج۱، ص۲۳۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۱۸۶؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۲، ص۲۸۱؛ بحار الانوار ج۲، ص۲۰ و ج۱۷، ص۴۰۳؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۶۱۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج۴، ص۹۶

[۲] مرآۃ العقول: ج۹، ص۱۵۱؛ کلمات سدیدۃ فی مسائل جدیدۃ مؤمن قمی: ۳۰۳

[۳] التعلیقہ الاستدلالیہ: ج۶، ص۱۶۴؛ فقہ الامر بالمعروف والنہی عن المنکر حباللہ: ۳۲۶

مضائقہ نہیں۔

میں نے عرض کیا: مجھے اس ارشادخداوندی کے بارے میں کچھ بتائیں: "اور جس نے کسی کو زندگی بخشی اس نے گویا تمام انسانوں کی زندگی بخشی۔(المائدۃ:۳۲)۔"

آپؑ نے فرمایا: جلنے سے یا ڈوبنے سے بچانا مراد ہے، پھر خاموش ہو گئے، پھر فرمایا: اس کی بڑی تاویل یہ ہے کہ آدمی کسی نفس کو دعوت (حق) دے اور وہ اسے قبول کرلے۔ [۱]

بیان:

أدعو الرجل و الاثنين يعني إلى التشيع و معرفة أئمة الهدى ص و التبري من غاصبي حقوقهم من أهل الردى و ما عليك أي الذي يجب عليك بأن تكون ما موصولة أو و ما بأس عليك بأن تكون نافية أو أي شيء عليك بأن تكون استفهامية للإنكار و لا عليك أي لا بأس عليك أن تنبذ إليه الشيء أي تلقي إليه كلمة حق و إرشاد في دين و هداية إلى معرفة و قد مضت أخبار أخر من هذا الباب في أواخر كتاب التوحيد و فيها أن ترك الناس على ما هم عليه من الضلال أولى من دعائهم إلى الحق و هو محمول على ما إذا استلزم ذلك خطرا و ضررا و إثارة فتنة أو أدى إلى مخاصمة و معاداة أو غير ذلك من المفاسد كما نبه عليه في هذا الحديث بقوله ع إن آنست من أحد بخير يعني إن لم تؤنس منه بخير فلا و لا كرامة

"أدعو الرجل والاثنين" میں نے اس شخص اور ان دونوں کو دعوت دی، یعنی تشیع اور آئمہ ہدیٰ صلوات اللہ علیہم کی معرفت اور ان کا حق غصب کرنے والوں سے تبرا اختیار کرنے کی طرف دعوت دی۔ "وما علیک" اور جو تجھ پر ہے، یعنی اگر "ما" ہو تو یہ معنی ہوگا کہ وہ کہ جو تجھ پر واجب ہے، اور یا اگر "ما" نافیہ ہو تو اس سے مراد یہ ہوگا کہ تجھ پر کوئی حرج نہیں ہے، اور اگر "ما" استفہامیہ ہو تو انکار کا معنی دے گا کہ تجھ پر نہیں ہے یعنی تجھ پر کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اس کی طرف کوئی چیز پھینکو یعنی اس کی طرف کوئی حق کی بات القاء کرو اور دین کے بارے میں رہنمائی کرو اور معرفت کی طرف ہدایت کرو۔ اس باب سے دیگر اخبار "کتاب التوحید" کے آخر میں گزر چکی ہیں اور ان میں لوگوں کو اس گمراہی میں چھوڑنا ان کو حق کی طرف بلانے سے بہتر ہے اور اس کا اطلاق اس بات پر ہوتا ہے کہ اس سے خطرہ، نقصان، جھگڑا، دشمنی یا دیگر برائیاں پیدا ہوں جیسا اس مضمون پر اس حدیث میں تنبیہ کی گئی ہے کہ امامؑ نے فرمایا "إن آنست من أحد بخير" یعنی یہ کہ اگر آپ اس کے بارے میں اچھا محسوس نہیں کرتے ہیں تو کوئی کرامت نہیں ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [۲] یا پھر سند صحیح ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔(واللہ اعلم)

8/2876 الکافی، ۱/۱/۲۱۱/۲ محمد عن ابن عیسی عن علی بن النعمان عن ابن مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

---

[۱] المحاسن ج۱، ص ۲۳۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص ۱۸۶؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۲، ص ۲۸۲؛ بحار الانوار ج۲، ص ۲۰ و ج۷۱، ص ۴۰۳

[۲] مرآۃ العقول: ج۹، ص ۱۵۲

[۳] الغلو والفرق الباطنیۃ سند: ۱۱۶؛ معرفت الحدیث وتاریخ نشرہ و بہبودی: ۱۵۰

خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ لِي أَهْلَ بَيْتٍ وَ هُمْ يَسْمَعُونَ مِنِّي أَفَأَدْعُوهُمْ إِلَى هَذَا اَلْأَمْرِ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ (يَا أَيُّهَا اَلَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ نَاراً وَقُودُهَا اَلنَّاسُ وَ اَلْحِجَارَةُ).

ترجمہ: سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میرے کچھ ایسے اہل خاندان ہیں جو میری بات مانتے ہیں تو کیا میں ان کو اس امر (مذہب حق) کی دعوت دوں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، خداوند عالم اپنی کتاب میں فرماتا ہے: اے ایمان والو! ''اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ (تحریم: ٦)۔''[1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔[2] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۰۴۔ باب التقیۃ

باب: تقیہ

1/2877 الکافی، ۲/۲۱۸/۱/۶ الأربعة عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ لاَ تَسْتَوِي اَلْحَسَنَةُ وَ لاَ اَلسَّيِّئَةُ) قَالَ اَلْحَسَنَةُ اَلتَّقِيَّةُ وَ اَلسَّيِّئَةُ اَلْإِذَاعَةُ وَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: (اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ) اَلسَّيِّئَةَ قَالَ اَلَّتِي هِيَ أَحْسَنُ اَلتَّقِيَّةُ (فَإِذَا اَلَّذِي بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ).

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ''نیکی اور برائی برابر نہیں ہیں۔ (فصلت: ۳۴)۔'' کے بارے میں فرمایا: نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے اشاعت (بات کو پھیلانا) مراد ہے اور خدا کے قول: ''برائی کا احسن طریقہ سے دفاع کر۔ (المؤمنون: ٩٦)۔'' کے بارے میں فرمایا: احسن سے مراد تقیہ ہے۔ ''پس جب ایسا ہو گا کہ تمہارے اور جس کے درمیان دشمنی ہے وہ مخلص دوست بن جائے

---

[1] المحاسن ج ۱، ص ۲۳۱؛ وسائل الشیعہ ۱۶، ص ۱۸۹؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۴۲۳؛ بحار الانوار ج ۲، ص ۲۰ و ج ۱۷، ص ۸۶؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۳۷۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۳، ص ۳۳۵

[2] مرآۃ العقول: ج ۹، ص ۱۵۳؛ کمال المکارم: ج ۲، ص ۳۱۲؛ موسوعہ احکام الاطفال انصاری: ج ۳، ص ۳۱؛ معرفت الحدیث وتاریخ نشرہ بہبودی: ۱۵

گا۔ (فصلت: ۳۴)۔" [1]

بیان:

الإذاعة الإشاعة وقد مضی تفسير هذه الآية قوله ع السيئة بعد قوله عز وجل ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ تفسير له إذ ليس في هذا الموضع من القرآن

"الاذاعة" شائع کرنا۔

بیشک اس آیت کی تفسیر میں اللہ تعالی اس فرمان:

إِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ۔

"آپ (بدی کو) بہترین نیکی سے دفع کریں۔ (سورہ فصلت: ۳٤)۔" کے بعد امامؑ کا فرمان گناہ کے بارے میں گزر چکا ہے۔ لہٰذا قرآن مجید کی اس آیت کی تفسیر اس مقام پر بیان نہیں کی جارہی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل کالحسن ہے۔ [2] اور الاختصاص میں سند میں ارسال نہیں ہے اور ظاہر یہی ہے کہ شیخ کلینی نے اسے حریز کی کتاب سے نقل کیا ہے۔ (واللہ اعلم)

2/2878 الكافي ،۲/۲۱۷/۱/۱ الثلاثة عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (أُولٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا) قَالَ بِمَا صَبَرُوا عَلَى التَّقِيَّةِ (وَ يَدْرَؤُنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ) قَالَ الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَ السَّيِّئَةُ الْإِذَاعَةُ۔

ترجمہ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کدا کے قول: "ان کے صبر کی وجہ سے ان کو دوہرا اجر دیا جائے گا۔ (القصص: ۵۴)۔" کے بارے میں فرمایا: اس سے تقیہ پر صبر کرنا مراد ہے۔ "وہ برائی کا دفاع اچھائی سے کرتے ہیں۔ (ایضا)۔" کے بارے میں فرمایا: اچھائی سے مراد تقیہ اور برائی سے مراد بات کو پھیلانا ہے۔ [3]

---

[1] المحاسن ج۱، ص۲۵۷؛ الاختصاص ص۲۵؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۰۶؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۴، ص۷۹۰؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۳۹۸؛ تفسیر نور الثقلین ج۴، ص۵۴۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۱، ص۴۵۳؛ مستدرک الوسائل ج۱۲، ص۳۰۳

[2] مرآۃ العقول: ج۹، ص۱۷۱

[3] المحاسن ج۱، ص۲۵۷؛ مشکاۃ الانوار فی غرر الاخبار ص۴۱؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۰۳؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۴، ص۲۷۲؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۳۹۷؛ تفسیر نور الثقلین ج۴، ص۱۳۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۰، ص۸۳

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [1] یا پھر سند صحیح ہے۔ [2]

3/2879 الکافی،۲/۲۱۷/۲/۱ اِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ اَلْأَعْجَمِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : يَا أَبَا عُمَرَ إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ اَلدِّينِ فِي اَلتَّقِيَّةِ وَ لاَ دِينَ لِمَنْ لاَ تَقِيَّةَ لَهُ وَ اَلتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلاَّ فِي اَلنَّبِيذِ وَ اَلْمَسْحِ عَلَى اَلْخُفَّيْنِ۔

ترجمہ: ابوعمر الاعجمی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابوعمر! دین کا دس میں سے نواں حصہ تقیہ میں ہے اور جس کے لیے تقیہ نہیں ہے اس کا کوئی دین نہیں ہے اور تقیہ ہر چیز میں ہے سوائے نبیذ (شراب) اور موزوں پر مسح کے۔ [3]

بیان:

وذلك لعدم مس الحاجة إلى التقية فيهما إلا نادرا ويأتي تمام الكلام فيه في باب المسح على العمامة و الخف من كتاب الطهارة إن شاء الله

اس سے مراد یہ ہے کہ تقیہ کی ضرورت نہیں ہوتی مگر بہت کم۔

اس کے بارے میں مکمل گفتگو انشاءاللہ ''کتاب الطھارۃ'' کے ''باب المسح علی العمامۃ والخف'' میں آئے گی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4]

4/2880 الکافی،۲/۲۱۷/۳/۱ العدة عن البرقی عن عثمان عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : اَلتَّقِيَّةُ مِنْ دِينِ اَللَّهِ قُلْتُ مِنْ دِينِ اَللَّهِ قَالَ إِي وَ اَللَّهِ مِنْ دِينِ اَللَّهِ وَ لَقَدْ قَالَ يُوسُفُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ ﴿أَيَّتُهَا اَلْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسٰارِقُونَ﴾ وَ اَللَّهِ مَا كَانُوا سَرَقُوا شَيْئاً وَ لَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ ﴿إِنِّي سَقِيمٌ﴾ وَ اَللَّهِ مَا كَانَ سَقِيماً ۔

ترجمہ: ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تقیہ اللہ کے دین میں سے ہے۔

---

[1] مراۃ العقول: ج۹،ص۱۶۵

[2] الوحدۃ الاسلامیہ حکیم: ۱۷۸؛ حکومت اسلامی دوکوثر جمعی از نویسندگان مجلہ حوزہ: ۲۱۱؛ کمال المکارم: ج۲،ص ۳۲۲؛ حکم حکومتی در حج درگاہی: ۱۰۳؛ تفسیر القرآن الکریم ایازی: ج۳،ص ۴۱۳؛ مہذب الاحکام: ج۲،ص ۳۹۴؛ رسائل فی الفقہ والاصول لنکرانی: ۸۲

[3] المحاسن ج۱،ص ۲۵۹؛ الخصال ج۱،ص ۲۲؛ بحار الانوار ج ۹۳،ص ۸۶ و ج ۷۲،ص ۹۹ و ج ۷۶،ص ۷۲ و ج ۷۷،ص ۲۶۷

[4] مراۃ العقول: ج۹،ص۱۶۶

میں نے عرض کیا: اللہ کے دین میں سے ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! اللہ کے دین میں سے ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا تھا: ''اے قافلہ والو! بے شک تم البتہ چور ہو۔ (الیوسف: ۷۰)۔'' حالانکہ اللہ کی قسم! انہوں نے کوئی چیز چوری نہیں کی تھی اور حضرت ابراہیمؑ نے کہا تھا: ''بے شک میں بیمار ہوں۔ (الصافات: ۸۹)۔'' حالانکہ اللہ کی قسم! وہ بیمار نہیں تھے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ عثمان کا رجوع ثابت ہے اور سماعہ واقفی علی المشہور رہے ورنہ تحقیق یہ ہے کہ وہ امامی ہے اور ابو بصیر بھی امامی ہے اور یہ تینوں ثقہ جلیل بھی ہیں لہذا بعید نہیں کہ سند صحیح ہو۔ (واللہ اعلم)

5/2881 الکافی، ۱/۴/۲۱۷/۲ محمد عن ابن عیسی عن محمد بن خالد و الحسین جمیعاً عن النضر عن یحیی اَلْحَلَبِيِّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي اَلْعَلاَءِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: لاَ وَ اَللَّهِ مَا عَلَى وَجْهِ اَلْأَرْضِ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ اَلتَّقِيَّةِ يَا حَبِيبُ إِنَّهُ مَنْ كَانَتْ لَهُ تَقِيَّةٌ رَفَعَهُ اَللَّهُ يَا حَبِيبُ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ تَقِيَّةٌ وَضَعَهُ اَللَّهُ يَا حَبِيبُ إِنَّ اَلنَّاسَ إِنَّمَا هُمْ فِي هُدْنَةٍ فَلَوْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ كَانَ هَذَا ۔

ترجمہ: حبیب بن بشیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے والد ماجد علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے: نہ قسم بخدا! روئے زمین پر مجھے تقیہ سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ہے۔ اے حبیب! جو شخص تقیہ کرے گا خدا اسے بلند کرے گا اور جو تقیہ نہیں کرے گا خدا اسے پست کرے گا۔ اے حبیب! آج کل لوگ چونکہ جنگ بندی (صلح اور امن) میں ہیں اگر وہ (خوف) ہوتا تو یہ (تقیہ) بھی ہوتا۔ [3]

بیان:

يعنى أن مخالفينا اليوم في هدنة و صلح و مسالمة معنا لا يريدون قتالنا و الحرب معنا و لهذا نعمل معهم بالتقية فلو قد كان ذاك يعنى لو كان في زمن أمير المؤمنين و الحسين بن علي ع أيضا الهدنة

---

[1] المحاسن ج۱، ص۲۵۸؛ مشکاۃ الانوار ص۴۳؛ جامع الاخبار ص۹۶؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۱۵؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۳، ص۱۸۷ و ج۴، ص۶۰۸؛ بحار الانوار ج۱۲، ص۵۵ و ج۷۲، ص۴۰۷؛ تفسیر نور الثقلین ج۲، ص۴۴۳ و ج۴، ص۴۰۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج۶، ص۳۴۲ و ج۱۱، ص۱۳۸؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۷۵۵

[2] مرآۃ العقول: ج۹، ص۱۶۸؛ التقیہ عند مفکری المسلمین فتلاوی: ۱۴؛ الموسوعۃ الفقہیہ انصاری: ج۱۹، ص۱۳۶

[3] المحاسن ج۱، ص۲۵۶؛ مشکاۃ الانوار ص۴۱؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۰۵؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۳۹۸

لکانت التقیة فإن التقیة واجبة ما أمکنت فإذا لم تمکن جاز ترکها لمکان الضرورة وفی بعض النسخ هکذا مکان هذا

اس کا مطلب یہ ہے کہ آج ہمارے مخالفین ہمارے ساتھ صلح اور امن میں ہیں، وہ ہم سے لڑنا اور جنگ نہیں کرنا چاہتے، اس لیے کہ ہم ان کے ساتھ تقیہ کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

''فلو قد کان ذاك'' پس اگر بیشک ایسا ہوتا، میرا مطلب ہے کہ اگر امیر المومنینؑ و امام حسین بن علی علیہما السلام کے زمانے میں بھی جنگ بندی ہوتی تو یہ تقیہ ہوتا۔

جب تک ممکن ہو تقیہ کرنا واجب ہے اور اگر ممکن نہ ہو ضرورت کے وقت اس کا ترک کرنا جائز ہے۔

بعض نسخوں میں ''هذا'' کی جگہ ''هکذا'' ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1]

6/2882 الکافی، ۱/۵/۲۱۸/۲ القمی عن الکوفی عن العباس بن عامر عن جابر المکفوف عن ابن أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: اِتَّقُوا عَلَى دِينِكُمْ فَاحْجُبُوهُ بِالتَّقِيَّةِ فَإِنَّهُ لاَ إِيمَانَ لِمَنْ لاَ تَقِيَّةَ لَهُ إِنَّمَا أَنْتُمْ فِي ٱلنَّاسِ كَالنَّحْلِ فِي ٱلطَّيْرِ لَوْ أَنَّ ٱلطَّيْرَ تَعْلَمُ مَا فِي أَجْوَافِ ٱلنَّحْلِ مَا بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ إِلاَّ أَكَلَتْهُ وَلَوْ أَنَّ ٱلنَّاسَ عَلِمُوا مَا فِي أَجْوَافِكُمْ أَنَّكُمْ تُحِبُّونَّا أَهْلَ ٱلْبَيْتِ لَأَكَلُوكُمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ وَلَنَحَلُوكُمْ فِي ٱلسِّرِّ وَٱلْعَلاَنِيَةِ رَحِمَ ٱللَّهُ عَبْداً مِنْكُمْ كَانَ عَلَى وَلاَيَتِنَا.

ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے دین کے معاملہ میں خدا سے ڈرو اور (مقام تقیہ میں) اسے تقیہ کے ذریعے چھپاؤ کیونکہ جس میں تقیہ نہیں ہے اس میں ایمان نہیں ہے۔ تم لوگوں میں اس طرح ہو جس طرح پرندوں میں شہد کی مکھی ہوتی ہے کہ اگر پرندوں کو پتہ چل جائے کہ اس (مکھی) کے پیٹ میں کیا (شہد) ہے تو وہ سب اس کو کھا جائیں گے اور شہد کی ایک مکھی بھی زندہ نہیں بچے گی۔ اسی طرح اگر عام لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تمہارے اندر ہم اہل بیتؑ کی ولایت ہے تو وہ تمہیں اپنی زبانوں سے کھا جائیں گے اور ہم ظاہر اور باطن میں تمہیں میٹھا سمجھتے ہیں۔ خدا تم میں سے اس بندہ پر رحم فرمائے جو ہماری ولایت پر ہے۔ [2]

---

[1] مرآۃ العقول: ج۹، ص۱۶۹

[2] المحاسن ج۱، ص۲۵۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۰۵؛ بحار الانوار ج۲۴، ص۱۱۲ و ج۷۲، ص۳۹۸؛ تفسیر نور الثقلین ج۳، ص۹۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج۷، ص۲۳۲

بیان:

لنحلوكم أي سبوكم

"لنحلو کم "یعنی انہوں نے تم پر سب وشتم کیا

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول:[۱]

7/2883 الكافى، ۲/۲۱۸/۷/۱ محمد عن ابن عيسى عن السراد عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو اَلْكِنَانِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : يَا أَبَا عَمْرٍو أَ رَأَيْتَكَ لَوْ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ أَوْ أَفْتَيْتُكَ بِفُتْيَا ثُمَّ جِئْتَنِي بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتَنِي عَنْهُ فَأَخْبَرْتُكَ بِخِلاَفِ مَا كُنْتُ أَخْبَرْتُكَ أَوْ أَفْتَيْتُكَ بِخِلاَفِ ذَلِكَ بِأَيِّهِمَا كُنْتَ تَأْخُذُ قُلْتُ بِأَحْدَثِهِمَا وَ أَدَعُ اَلْآخَرَ فَقَالَ قَدْ أَصَبْتَ يَا أَبَا عَمْرٍو أَبَى اَللَّهُ إِلاَّ أَنْ يُعْبَدَ سِرّاً أَمَا وَ اَللَّهِ لَئِنْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ إِنَّهُ لَخَيْرٌ لِي وَ لَكُمْ وَ أَبَى اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَنَا وَ لَكُمْ فِي دِينِهِ إِلاَّ اَلتَّقِيَّةَ ۔

ترجمہ: ابوعمرو کنانی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوعمرو! تم کیا سمجھتے ہو کہ اگر میں تمہیں کوئی حدیث سناؤں یا تمہیں کوئی فتویٰ دوں، پھر تم اس کے بعد میرے پاس آؤ اور اسی چیز کے بارے میں پوچھو لیکن میں تمہیں اس کے خلاف خبر دوں جو پہلے دی تھی یا سابقہ والے کے خلاف فتویٰ دوں تو تم کس پر عمل کرو گے؟

میں نے عرض کیا: میں جدید پر عمل کروں گا اور دوسرے کو چھوڑ کروں گا۔

آپؑ نے فرمایا: اے ابوعمرو! تم ٹھیک کہتے ہو۔ اللہ انکار کر دیتا ہے مگر یہ کہ اس کی پوشیدہ عبادت کی جائے اور اللہ کی قسم! اگر تم لوگ اس کی پیروی کرتے تو میرے لیے اور تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہم سے اور تم لوگوں سے اپنے دین میں (کسی چیز کو قبول کرنے سے) انکار کر دیا ہے سوائے تقیہ کے۔[۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔[۳]

8/2884 الكافى، ۲/۲۱۸/۸/۱ عنه عن أحمد عن الحسن بن على عن درست قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَا بَلَغَتْ تَقِيَّةُ أَحَدٍ تَقِيَّةَ أَصْحَابِ اَلْكَهْفِ إِنْ كَانُوا لَيَشْهَدُونَ اَلْأَعْيَادَ وَ يَشُدُّونَ

---

[۱] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۷

[۲] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۱۲؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۴۲۸

[۳] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۷۲

اَلزَّنَانِيرَ فَأَعْطَاهُمُ اَللَّهُ (أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ) .

ترجمہ درست سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی شخص کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہ (کفار) کی عیدوں میں شریک ہوتے تھے اور (ان کی طرح) زنار پہنتے تھے۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے ان کو دو بار اجر و ثواب عطا فرمایا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ درست ثقہ ہے اگرچہ واقفی ہے اس لیے کہ اس سے علی بن حسن طاطری روایت ہے نیز یہ تفسیر قمی کا راوی ہے۔ [3] اور حقیر عرض کرتا ہے کہ اس سے ابن ابی عمیر بھی روایت کرتا ہے۔ [4] (واللہ اعلم)

9/2885 الكافي،١/٩/٢١٨/٢ عنه عن أحمد عن ابن فَضَّالٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ وَاقِدٍ اَللَّحَّامِ قَالَ: اِسْتَقْبَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي طَرِيقٍ فَأَعْرَضْتُ عَنْهُ بِوَجْهِي وَ مَضَيْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَأَلْقَاكَ فَأَصْرِفُ وَجْهِي كَرَاهَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ فَقَالَ لِي رَحِمَكَ اَللَّهُ وَ لَكِنَّ رَجُلاً لَقِيَنِي أَمْسِ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ عَلَيْكَ اَلسَّلاَمُ يَا أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ مَا أَحْسَنَ وَ لاَ أَجْمَلَ .

ترجمہ حماد بن واقد لحام سے روایت ہے کہ میرا امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک سڑک پر آمنا سامنا ہوا تو میں نے آپؑ سے اپنا منہ پھیر لیا اور آپؑ کے پاس سے گزر گیا۔ بعد ازاں میں ان سے ملنے گیا اور عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! میں آپؑ کو ملا تھا پس میں نے کراہت کرتے ہوئے اپنا منہ پھیر لیا تھا تا کہ آپؑ کو کوئی پریشانی نہ ہو۔
آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اللہ تجھ پر رحم فرمائے البتہ کل فلاں فلاں جگہ ایک شخص مجھے ملا اور اس نے کہا: اے ابو عبداللہؑ! آپ پر سلام ہو۔ یہ کام نہ اچھا تھا اور نہ ہی بھلا۔ [5]

---

[1] تفسیر (للعیاشی) ج۲،ص ۳۲۳؛ تفسیر الصافی ج۳،ص ۲۳۴؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۲۱۹؛ بحارالانوار ج۱۴،ص۴۲۸ و ج۷۲،ص۴۲۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج۸،ص ۳۷

[2] مرآۃ العقول: ج۹،ص۱۷۲

[3] المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۱۸

[4] الکافی ج۲،ص۳۱۵؛ الخصال ج۱،ص۲۵؛ الوافی ج۵،ص۸۸۹ ح۳۲۲۹؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۸؛ المحاسن ج۱،ص۲۳۵؛ کمال الدین وتمام النعم ج۲،ص۲۶۵؛ بحارالانوار ج۱۷،ص۱۳۱ و ج۷۰،ص۷

[5] بحارالانوار ج۷۲،ص۴۲۹

بیان:

أی لم یفعل حسنا و لا جمیلا
یعنی نہ اس نے کوئی نیکی کی اور نہ ہی کوئی اچھا کام کیا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1]

10/2886 الکافی، ۱/۱۰/۲۱۹/۲ علی عن الاثنین قَالَ: قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ النَّاسَ يَرْوُونَ أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي ثُمَّ تُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي فَلاَ تَبَرَّءُوا مِنِّي فَقَالَ مَا أَكْثَرَ مَا يَكْذِبُ النَّاسُ عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا قَالَ إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي ثُمَّ سَتُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي وَ إِنِّي لَعَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ وَ لَمْ يَقُلْ لاَ تَبَرَّءُوا مِنِّي فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ أَ رَأَيْتَ إِنِ اخْتَارَ الْقَتْلَ دُونَ الْبَرَاءَةِ فَقَالَ وَ اللَّهِ مَا ذَلِكَ عَلَيْهِ وَ مَا لَهُ إِلاَّ مَا مَضَى عَلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ حَيْثُ أَكْرَهَهُ أَهْلُ مَكَّةَ (وَ قَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمانِ) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ: (إِلاَّ مَنْ أُكْرِهَ وَ قَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمانِ) فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عِنْدَهَا يَا عَمَّارُ إِنْ عَادُوا فَعُدْ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عُذْرَكَ وَ أَمَرَكَ أَنْ تَعُودَ إِنْ عَادُوا۔

ترجمہ الاثنین سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: لوگ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے کوفہ کے منبر پر فرمایا: اے لوگو! عنقریب تم لوگوں کو مجھ پر سب وشتم کرنے کو کہا جائے گا تو تم بے شک مجھے گالی دے دینا۔ پھر تمہیں مجھ سے بیزاری اختیار کرنے کو کہا جائے گا مگر مجھ سے بیزاری اختیار نہ کرنا؟

آپؑ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام پر کس قدر زیادہ جھوٹ بولا جاتا ہے؟

پھر آپؑ نے فرمایا: حالانکہ آنجنابؑ نے یہ فرمایا تھا کہ عنقریب تم کو مجھ پر سب وشتم کرنے کو کہا جائے گا تو تم بے شک مجھ پر سب وشتم کر لینا اور پھر تمہیں مجھ سے بیزاری اختیار کرنے کو کہا جائے گا حالانکہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر قائم ہوں۔ یہاں آنجنابؑ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم مجھ سے بیزاری اختیار نہ کرنا۔ اس پر ایک سائل نے عرض کیا: اگر کوئی شخص بیزاری کا اظہار نہ کرے اور شہید ہونا پسند کرے تو آپؑ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! اس پر ایسا کرنا واجب نہیں ہے اور اسے وہ ہی کچھ کرنا چاہیے جو کہ عمار بن یاسر نے کیا تھا جبکہ

[1] مرآۃ العقول: ج۹، ص۱۷۳

اہل مکہ نے ان کو (رسول اللہ ﷺ سے بیزاری پر) مجبور کیا تھا مگر ان کا دل ایمان پر مطمئن تھا۔اس پر خداوند عالم نے یہ آیت نازل کی: ”مگر وہ جسے کفر پر مجبور کیا جائے لیکن اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔(النحل: ۱۰۶)۔“اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! اگر وہ لوگ دوبارہ تم سے یہ کلمات کہلوائیں تو کہہ دینا جبکہ خداوند عالم نے تمہارا عذر قبول کرلیا ہے اور تمہیں حکم دیا ہے کہ اگر وہ دوبارہ کہلوائیں تو تم کہہ دینا۔ [۱]

بیان:

قصة عمار علی ما روته المفسرون فی شأن نزول هذه الآیة أن قریشا أکرهوه و أبویه یاسرا و سمیة علی الارتداد فأبی أبواه فقتلوهما و هما أول قتیلین فی الإسلام و أعطاهم عمار بلسانه ما أرادوا مکرها فقیل یا رسول الله إن عمارا کفر فقال کلا إن عمارا ملئ إیمانا من قرنه إلی قدمه و اختلط الإیمان بلحمه و دمه فأتی عمار رسول الله ص و هو یبکی فجعل النبی ص یمسح عینیه و قال ما لك إن عادوا لك فعد لهم بما قلت

جناب عمارؓ کا قصہ جو اس آیت کے شانِ نزول میں مفسّرین نے بیان کیا ہے وہ یہ کہ قریش ان کو؟ ان کے والد محترم یاسرؓ اور ان کی والدہ محترمہ جناب سمیہؓ واپس آنے کے لیئے مجبور کیا لیکن ان کے والدین نے انکار کیا تو ان لوگوں نے ان دونوں کو قتل کر دیا اور وہ دونوں اسلام پر قتل ہونے والوں میں سب سے پہلے تھے اور جناب عمارؓ نے انہیں اپنی زبان سے وہ دیا جو وہ مجبور کرنا چاہتے تھے۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! بیشک جناب عمارؓ کافر ہو گئے ہیں۔(معاذ اللہ)

آپؐ نے فرمایا: ہرگز نہیں! بیشک عمارؓ سر سے لے کر پاؤں تک ایمان سے بھرے ہوئے ہیں اور ایمان ان کے گوشت اور خون میں مخلوط ہو چکا ہے۔

پس جناب عمارؓ رسول خدا ﷺ کی خدمتِ اقدس میں روتے ہوئے حاضر ہوئے تو رسولِ خدا ﷺ نے ان کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ اگر وہ تمہاری طرف لوٹ آئیں تو تم بھی ان کی طرف وہی لوٹاؤ جو تم نے کہا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] یا پھر سند موثق ہے۔ [۳] یا پھر سند معتبر ہے۔ [۴] اور میرے نزدیک بھی

---

[۱] تفسیر الصافی ج ۳، ص ۱۵۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۲۵؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۴۵۶؛ بحار الانوار ج ۹، ص ۳۱۶ و ج ۲۷، ص ۳۹۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۳، ص ۸۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۷، ص ۲۷۸

[۲] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۷۹

[۳] سند العروۃ (الطہارۃ): ج ۳، ص ۳۷۶؛ القواعد الفقہیہ زارعی: ج ۸، ص ۴۰۶؛ المکاسب شہیدی: ۵، ص ۳۷۵؛ الرسالات الفقہیہ خمینی: ۱۹؛ تفسیر القرآن الکریم ایازی: ج ۴، ص ۸۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ج ۳۱، ص ۳۲۸؛ المکاسب مامقانی: ج ۳، ص ۳۱۵؛ رسائل فقہیہ انصاری: ۷۰؛ الرسائل خمینی: ج ۲، ص ۱۸۳؛ المکاسب المحرمہ خمینی: ج ۲، ص ۲۱۲؛ فقہ المشارکہ یعقوبی: ۱۶۲؛ فقہ الثقلین: ۵؛ المکاسب انصاری: ۳۲۵؛ التقیہ فی رحاب العلمین علوی: ۱۲؛ فقہ الصادق: ۱۱، ص ۴۰۵؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۶۶۸؛ تفسیر جامع آیات الاحکام قربانی: ج ۷، ص ۲۳۷؛ الرسائل العشرۃ خمینی: ۲۸؛ التقیہ بین الاعلام علوی: ۸۲؛ بحوث فی القواعد الفقہیہ سند: ج ۱، ص ۵۷

[۴] تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ج ۴، ص ۴۰۵؛ ارشاد الطالب: ج ۱، ص ۲۷؛ مبانی الفقہ الفعال سیفی: ج ۲، ص ۱۷۲

سند موثق ہے کیونکہ مسعدہ ثقہ غیر امامی ہے۔(واللہ اعلم)

11/2887 الکافی،۲/۲۱۹/۱۱/۱ محمد عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ هِشَامٍ اَلْكِنْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِيَّاكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا عَمَلاً يُعَيِّرُونَّا بِهِ فَإِنَّ وَلَدَ اَلسَّوْءِ يُعَيَّرُ وَالِدُهُ بِعَمَلِهِ كُونُوا لِمَنِ اِنْقَطَعْتُمْ إِلَيْهِ زَيْناً وَ لاَ تَكُونُوا عَلَيْهِ شَيْناً صَلُّوا فِي عَشَائِرِهِمْ وَ عُودُوا مَرْضَاهُمْ وَ اِشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَ لاَ يَسْبِقُونَكُمْ إِلَى شَيْءٍ مِنَ اَلْخَيْرِ فَأَنْتُمْ أَوْلَى بِهِ مِنْهُمْ وَ اَللَّهِ مَا عُبِدَ اَللَّهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ اَلْخَبْءِ قُلْتُ وَ مَا اَلْخَبْءُ قَالَ اَلتَّقِيَّةُ.

ہشام الکندی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: خبردار! ہرگز کبھی کوئی ایسا کام نہ کرنا جس کی وجہ سے ہمیں طعنہ دیا جائے کیونکہ برا بیٹا اپنی بدعملی سے اپنے والد کو طعنہ دلواتا ہے۔ جن ہستیوں سے تمہارا تعلق ہے تم ان کے لیے باعث زیب و زینت بنو اور باعث ننگ و عار نہ بنو۔ ان لوگوں کے قبیلوں میں (ان کے ہمراہ) نماز پڑھو، ان کے بیماروں کی مزاج پرسی کرو، ان کے جنازوں میں شرکت کرو اور خیال رکھو کہ وہ لوگ کسی خیر و خوبی کے انجام دینے میں تم پر سبقت نہ لے جائیں پس تم ان سے اس کے زیادہ حقدار ہو۔ خدا کی قسم! الخب سے بہتر کسی چیز سے خدا کی عبادت نہیں کی گئی۔

میں نے عرض کیا: الخب کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تقیہ۔ [1]

بیان:

فی عشائرکم یعنی عشائرکم المخالفین لکم فی الدین

"فی عشائرکم" تمہارے قبیلوں کے بارے میں، یعنی تمہارے وہ قبیلے والے جو دین کے بارے میں تمہارے مخالف ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2] یا پھر موثق ہے۔ [3] البتہ جاننا چاہیے کہ سید خوئی نے ہشام بن حکم الکندی اور ہشام الکندی

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۱۹؛ بحارالانوار ج۷۲، ص۴۳۱

[2] مراۃ العقول: ج۸، ص۱۷؛ رسائل فی الفقہ والاصول لنکرانی: ۴۳؛ المنہاج مجلہ اسلامیہ فکریہ شاھرودی: ج۲۸، ص۱۱؛ سند العروہ (الطہارۃ): ج۳، ص۳۶۹؛ حکم حکومتی درج درگاھی: ۶۷؛ الانصاف فی مسائل دام بسحانی: ج۲، ص۳۵؛ مقالات اجتراعی میقات جمعی از نویسندگان: ج۲، ص۴۹۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ج۴، ص۳۲۸؛ بحوث فی القواعد الفقہیہ سند: ج۱، ص۴۹

[3] رسائل فی الفقہ والاصول لنکرانی: ۷۳؛ الرسائل العشر قمی: ۵۵؛ الرسالات الفقہیہ والاصولیہ قمی: ۴۲

کو الگ الگ شمار کیا ہے جن میں سے اول الذکر کو ثقہ اور موخر الذکر کو مجہول قرار دیا ہے۔ چنانچہ ایسی صورت حال میں سند مجہول ہے لیکن ایسا بہر حال درست معلوم نہیں ہوتا اور ظاہر یہی ہے کہ یہ دو الگ الگ نہیں بلکہ ایک ہی نام ہے اور ثقہ جلیل ہے لہٰذا سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

12/2888 الکافی، ۱/۱۲/۲۱۹/۲ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْقِيَامِ لِلْوُلاَةِ فَقَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلتَّقِيَّةُ مِنْ دِينِي وَ دِينِ آبَائِي وَ لاَ إِيمَانَ لِمَنْ لاَ تَقِيَّةَ لَهُ.

ترجمہ معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے حکمرانوں (کو سلام کرنے) کے لیے کھڑے ہونے کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: تقیہ میرا اور میرے آباء و اجداد کا دین ہے اور جس میں تقیہ نہیں ہے اس میں ایمان نہیں ہے۔ [۱]

بیان:

القيام للولاة يحتمل معنيين أحدهما القيام لهم عند اللقاء إكراما لهم و تواضعا و الثاني القيام بأمورهم و الائتمار بما يأمرون به فيكون معنى الجواب الرخصة في ذلك دفعا لشرهم

"القیام للولاۃ" اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں، ایک تو ان کے لیے کھڑے ہونا جب وہ عزت اور تواضع کے ساتھ ملتے ہیں اور دوسرا اپنے معاملات کو انجام دینا اور ان کے حکم کی تعمیل کرنا۔

پس اس میں جواب کا معنی ان کے شر سے دور رہنا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

13/2889 الکافی، ۱/۱۴/۲۲۰/۲ علي عن أبيه عن السراد عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ كَانَ أَبِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: وَ أَيُّ شَيْءٍ أَقَرُّ لِعَيْنِي مِنَ اَلتَّقِيَّةِ إِنَّ اَلتَّقِيَّةَ جُنَّةُ اَلْمُؤْمِنِ.

محمد بن مروان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد گرامی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ تقیہ

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۲۰۴؛ بحار الانوار ج ۷۲،ص ۴۳۱

[۲] مراۃ العقول: ج۹،ص ۱۸۰؛ الفوائد البہیہ فی شرح عقائد الامامیہ حمود: ج۲،ص ۳۵۲؛ المحجۃ البیضاء: ج۳،ص ۳۹۹؛ مفتاح الکرامۃ حسینی: ج۳،ص ۱۱۵؛ دروس تمہیدیہ ایروانی: ج۱،ص ۴۷۶؛ دعوۃ الی الاصلاح جواہری: ۴۲۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ج۳،ص ۴۳۸؛ شرح العروۃ حائری: ج۳،ص ۲۷۸؛ الاحکام کاشف الغطاء: ج۳،ص ۱۲؛ حدود الشریعۃ: ج۲،ص ۸۲۳؛ ریاض المسائل: ج۸،ص ۲۰۸؛ فقہ المشارکۃ والسلطۃ لیعقوبی: ۴۰۸؛ مفتاح البصیرۃ مازندرانی: ج۵،ص ۲۸۹؛ مبانی الفقہ الفعال سیفی: ج۲،ص ۹۸؛ القواعد الاصولیہ محسنی: ۲۶۳

سے بڑھ کر کون سی چیز میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہے؟ بے شک تقیہ مومن کی ڈھال ہے۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۲﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن مروان زحلی کامل الزیارات کا راوی ہے۔ ﴿۳﴾ نیز اس سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ ﴿۴﴾ اور جو سعد بن عبداللہ نے ذکر کی ہے وہ صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

14/2890 الکافی،۱/۱۹/۲۲۰/۲ علی عن العبیدی عَنْ یُونُسَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ: اَلتَّقِيَّةُ تُرْسُ اَللَّهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ.

ترجمہ حریز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تقیہ اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان اللہ کی ڈھال ہے۔ ﴿۵﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ ﴿۶﴾

15/2891 الکافی،۱/۱۳/۲۱۹/۲ علی عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ ضَرُورَةٍ وَ صَاحِبُهَا أَعْلَمُ بِهَا حِينَ تَنْزِلُ بِهِ.

ترجمہ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تقیہ ہر ضرورت کے وقت ہوتا ہے اور ضرورت مند بہتر جانتا ہے کہ جسے وہ لاحق ہوتی ہے۔ ﴿۷﴾

﴿۱﴾ مشکاۃ الانوار ص ۴۳؛ جامع الاخبار ص ۹۶؛ مختصر البصائر ص ۲۹۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۰۴؛ بحار الانوار ج ۲۷، ص ۳۱۲؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۲۵۷

﴿۲﴾ مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۸۰

﴿۳﴾ کامل الزیارات ص ۲۵۳ باب ۱۳؛ بحار الانوار ج ۹۸، ص ۲۸۰

﴿۴﴾ ایضاً؛ الکافی ج ۴، ص ۴۳۵؛ تہذیب الاحکام ج ۵، ص ۳۸۸؛ الوافی ج ۱۲، ص ۵۴۴ ح ۱۲۵۱۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۴۰۰

﴿۵﴾ تفسیر الصافی ج ۱، ص ۳۲۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۰۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۶۶

﴿۶﴾ مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۸۴؛ الموسوعہ الفقہیہ انصاری: ج ۲، ص ۱۳۵؛ مبانی فقہی تقیہ مداراتی موسوی: ۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ج ۴، ص ۳۲۸

﴿۷﴾ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳، ص ۵۶۳ ح ۴۲۸۷؛ الوافی ج ۱۶، ص ۱۰۶۷ ح ۱۶۷۰۰؛ مشکاۃ الانوار ص ۴۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۱۴ و ج ۲۳، ص ۲۲۵؛ الفصول المہمہ ج ۲، ص ۲۳۱؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۴۱۱؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۵۵؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۲۵۸

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [1] یا پھر سند صحیح ہے۔ [2] یا پھر سند حسن ہے۔ [3] اور میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

16/2892 الکافی،۲/۲۲۰/۱۸/۱ الثلاثة عن ابن أذينة عن إسماعيل الجعفي و معمر بن يحيى بن سام و محمد وَ زُرَارَةَ قَالُوا سَمِعْنَا أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُضْطَرُّ إِلَيْهِ اِبْنُ آدَمَ فَقَدْ أَحَلَّهُ اَللَّهُ لَهُ.

ترجمہ: اسمٰعیل جعفی، معمر بن یحییٰ بن سام، محمد اور زرارہ سے روایت ہے کہ ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: تقیہ ہر اس چیز میں ہوتا ہے جس میں ابن آدم مجبور ہوتا ہے پس اسے اس کے لیے حلال کر دیتا ہے۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن الفضلاء کالصحیح ہے۔ [5] یا پھر سند صحیح ہے۔ [6]

17/2893 الکافی،۲/۲۲۰/۱۵/۱ الثلاثة عَنْ جَمِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: مَا مُنِعَ مِيثَمٌ رَحِمَهُ اَللَّهُ مِنَ اَلتَّقِيَّةِ فَوَ اَللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّ هَذِهِ اَلْآيَةَ نَزَلَتْ فِي عَمَّارٍ وَ أَصْحَابِهِ: (إِلاَّ مَنْ أُكْرِهَ وَ قَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ).

---

[1] مرآۃ العقول: ج۹،ص۱۸۰؛ روضۃ المتقین: ج۸،ص۲۵

[2] الانصاف فی مسائل دام سبحانی: ج۲،ص۳۴۴؛ شرح العروۃ حائری: ج۳،ص۲۸۵؛ رسائل ومقالات سبحانی: ج۵،ص۶۱۵؛ الدلیل الفقہی حسینی: ۲۴۹؛ الاحکام کاشف الغطاء: ج۳،ص۵۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۸۳؛ مقالات اجتماعی جمعی از نویسندگان: ج۲،ص۸۲؛ مبانی فقہی تقیہ مداراتی موسوی: ۴۰؛ فقہ الصادق: ج۱۱،ص۳۸۴؛ المواھب فی تحریر احکام المکاسب سبحانی: ۷۸۷؛ الموسوعۃ الفقہیہ: ج۳،ص۳۴۳؛ القواعد الاصولیہ محسنی: ۲۷۱؛ بحوث فی القواعد سند: ج۱،ص۸۵؛ التقیہ بین الاعلام علوی ۲۱۷؛ مفتاح الکرامہ: ج۱۲،ص۳۷۹؛ مستمسک العروۃ: ج۲،ص۴۰۶؛ مبانی الفقہ الفعال سیفی: ج۲،ص۹۹؛ المکاسب المحرمہ خمینی: ج۲،ص۲۵۹؛ فقہ المشارکہ یعقوبی: ۲۳۴؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ج۳،ص۳۶۹؛ حدود الشریعہ محسنی: ج۲،ص۸۲۴

[3] مدارک الاحکام: ج۶،ص۷۰؛ ذخیرۃ المعاد: ج۲،ص۵۰۸؛ ج۱۳،ص۷۰

[4] المحاسن ج۱،ص۲۵۹؛ تفسیر الصافی ج۱،ص۳۲۵؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۲۱۴؛ الفصول المھمہ ج۲،ص۲۳۱؛ بحار الانوار ج۵۹،ص۸۲ و ج۶۲،ص۱۵۷ و ج۷۲،ص۳۹۹ تفسیر نور الثقلین ج۱،ص۳۲۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳،ص۲۶

[5] مرآۃ العقول: ۹/۱۸۳؛

[6] موسوعہ الامام الخوئی: ج۵،ص۲۶۵؛ مبانی الفقہ الفعال سیفی: ج۲،ص۹۹؛ الصوم فی الشریعہ سبحانی: ج۱،ص۲۶۶؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۹۸؛ مفتاح الکرامہ: ج۱۲،ص۳۷۸؛ الحج البالغات اسماعیلپور: ۱۲؛ بحوث فی القواعد سند: ج۱،ص۶۷؛ ج۱۳،ص۷۱؛ التنقیح فی شرح العروۃ خوئی: ج۵،ص۵۰۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ج۳،ص۶۸۳؛ القواعد الاصولیہ محسنی: ۲۸۱

محمد بن مروان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: میثم رح کو کس چیز نے تقیہ کرنے سے منع کیا تھا؟ جبکہ خدا کی قسم! وہ جانتے تھے کہ یہ آیت مبارکہ عمار اور ان کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی ہے: ''مگر وہ جو مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ (النحل:۱۰۶)۔''{1}

بیان:

قصة ميثم على ما رواه شيخنا المفيد طاب ثراه في كتاب الإرشاد في جملة ذكر آيات الله الباهرة في أمير المؤمنين ص و الخواص التي أفرده الله بها ما نتلوه عليك قال طاب ثراه و من ذلك ما رووه أن ميثم التمار كان عبدا لامرأة من بني أسد فاشتراه أمير المؤمنين ع منها و أعتقه و قال له ما اسمك قال سالم قال أخبرني رسول الله ص أن اسمك الذي سماك به أبواك في العجم ميثم قال صدق الله و رسوله و صدقت يا أمير المؤمنين و الله إنه لاسمي قال فارجع إلى اسمك الذي سماك رسول الله ص و دع سالما فرجع إلى ميثم و اكتنى بأبي سالم فقال له علي ع ذات يوم إنك تؤخذ بعدي فتصلب و تطعن بحربة فإذا كان اليوم الثالث ابتدر منخراك و فمك دما فتخضب لحيتك فانتظر ذلك الخضاب و تصلب على باب دار عمرو بن حريث عاشر عشرة أنت أقصرهم خشبة و أقربهم من المطهرة فامض حتى أريك النخلة التي تصلب على جذعها فأراه إياها و كان ميثم يأتيها فيصلي عندها و يقول بوركت من نخلة لك خلقت و لي غذيت فلم يزل يتعاهدها حتى قطعت و حتى عرف الموضع الذي يصلب عليها بالكوفة قال و كان يلقى عمرو بن حريث فيقول له إني مجاورك فأحسن جواري فيقول له عمرو بن حريث أ تريد أن تشتري دار ابن مسعود أو دار ابن حكيم و هو لا يعلم ما يريد و حج في السنة التي قتل فيها فدخل على أم سلمة فقالت من أنت فقال أنا ميثم قالت و الله لربما سمعت رسول الله ص يوصي بك عليا في جوف الليل فسألها عن الحسين فقالت هو في حائط له قال أخبريه أني قد أحببت السلام عليه و نحن ملتقون عند الله رب العالمين إن شاء الله فدعت بطيب لحيته و قالت له أما إنها ستخضب بدم فقدم الكوفة فأخذه عبيد الله بن زياد فأدخل عليه فقيل هذا كان من آثر الناس عند علي قال ويحكم هذا الأعجمي فقيل له نعم قال له عبيد الله بن زياد أين ربك قال بالمرصاد لكل ظالم و أنت أحد الظلمة قال إنك على عجمتك لتبلغ الذي تريد ما أخبرك عني صاحبك أني فاعل بك قال أخبرني أنك تصلبني عاشر عشرة أنا أقصرهم خشبة و أقربهم إلى المطهرة قال لنخالفنه قال كيف تخالفه فو الله ما أخبرني إلا عن النبي ص عن جبرئيل عن الله و كيف تخالف هؤلاء و لقد عرفت الموضع الذي أصلب عليه أين هو من الكوفة و أنا أول خلق الله ألجم في الإسلام فحبسه و حبس معه المختار بن أبي عبيدة قال ميثم التمار للمختار إنك تفلت و تخرج ثائرا بدم الحسين ع فتقتل هذا الذي يقتلنا فلما دعا عبيد الله بالمختار ليقتله طلع بريد بكتاب يزيد إلى عبيد الله يأمره بتخلية سبيله فخلاه و أمر بميثم أن يصلب فأخرج فقال له رجل لقيه ما كان أغناك عن هذا يا ميثم فتبسم و قال و هو يومي إلى النخلة لها خلقت و لي غذيت فلما رفع إلى الخشبة اجتمع الناس حوله على باب عمرو بن حريث قال و قد كان و الله يقول إني مجاورك فلما صلب أمر جاريته بكنس تحت

{1} تفسیر (للعیاشی) ج ۲،ص ۲۷۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶،ص ۲۲۶؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج ۳،ص ۴۵۷؛ بحارالانوار ج ۱۹،ص ۹۱ و ج ۴۲،ص ۱۳۹ و ج ۷۲،ص ۴۳۲؛ تفسیر نورالثقلین ج ۳،ص ۸۹؛ تفسیر کنزالدقائق ج ۷،ص ۲۷۸

خشبته و رشه و تجبيره فجعل ميثم يحدث بفضائل بني هاشم فقيل لابن زياد قد فضحكم هذا العبد فقال ألجموه فكان أول خلق الله ألجم في الإسلام و كان مقتل ميثم رحمه الله قبل قدوم الحسين بن علي ع العراق بعشرة أيام فلما كان اليوم الثالث من صلبه طعن ميثم بالحربة فكبر ثم انبعث في آخر النهار فمه و أنفه دما و هذا من جملة الأخبار عن الغيوب المحفوظة عن أمير المؤمنين ع و ذكره شائع و الرواية به بين العلماء مستفيضة

جناب میثم تمار کا قصہ جس کو ہمارے شیخ المفید نے اپنی کتاب الارشاد میں امیر المؤمنینؑ کے معجزات میں بیان کیا ہے اور ان کو ان لوگوں میں قرار دیا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے خاص کیا اس کا ہم تذکرہ کرتے ہیں۔

شیخ مفید بیان کرتے ہیں کہ جناب میثم تمار بنی اسد کی ایک عورت کے غلام تھے اور امیر المؤمنینؑ نے ان کو اس عورت سے خریدا اور پھر آزاد کر دیا اور آپؑ نے اس سے فرمایا: آپ کا نام کیا ہے؟

انہوں نے کہا: سالم۔

آپؑ نے فرمایا: مجھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ آپ کا نام وہی ہے جو آپ کے والدین عجمی زبان میں میثم رکھا۔

انہوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنینؑ! اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؑ نے سچ فرمایا، خدا کی قسم! بیشک یہی میرا نام ہے۔

آپؑ نے فرمایا: پس تم اپنے اس نام کی طرف پلٹ آؤ جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارا نام رکھا اور سالم نام کو چھوڑ دو۔

پس وہ اپنے نام میثم کی طرف لوٹ آئے اور انہوں نے اپنی کنیت ابو سالم رکھ لی۔

ایک دن امیر المؤمنینؑ نے ان سے فرمایا: تمہیں میرے بعد پکڑ لیا جائے گا اور تم کو سولی پر چڑھایا جائے گا اور نیزے سے وار کیا جائے گا اور جب تیسرا دن ہوگا تو آپ کے ناک اور منہ سے خون جاری ہوگا لہٰذا آپ کی داڑھی رنگ جائے گی، پس تم اس خضاب کا انتظار کرو اور تمہیں عمرو بن حریث کر گھر کے دروازے پر لٹکایا جائے گا۔

ہمارے شیخ المفیدؒ نے اپنی کتاب ال ارشاد میں امیر المؤمنین علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی چند آیات باہرہ کا ذکر اور وہ مخصوص افراد جن کو اللہ تعالیٰ نے منفرد کیا ہے کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت میثمؓ کا قصہ بیان کیا ہے جس کو ہم یہاں بیان کرتے ہیں:

انہوں نے بیان کیا بیشک حضرت میثم تمارؓ بنی اسد کی ایک عورت کے غلام تھے اور امیر المؤمنین علیہ السلام نے ان کو اس عورت سے خریدا اور پھر آپؑ نے ان کو آزاد کر دیا اور آپؑ نے ان سے فرمایا: تمھارا نام کیا ہے؟

انہوں نے عرض کیا: سالم

آپؑ نے فرمایا: مجھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کی بیشک تمھارے والدین نے جو تمھارا عجمی میں نام رکھا تھا وہ نام میثمؓ تھا۔

انہوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین علیہ السلام! بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؑ نے بالکل سچ

فرمایا۔

خدا کی قسم! بیشک یہی میرا نام ہے۔

آپؑ نے فرمایا: پس تم اپنے اس نام کی طرف رجوع کرو جو نام تمھارا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا اور یہ جو نام "سالم" ہے اس کو چھوڑ دو۔

پس انہوں اپنا نام میثم علیہ السلام رکھ لیا اور اپنی ابو سالم رکھ لی۔

ایک دن امیر المؤمنین علیہ السلام نے ان سے فرمایا: بیشک تجھے میرے گرفتار کیا جائے گا اور پھر سولی پر لٹکایا جائے گا اور تجھے نیزے سے مارا جائے گا پس جب تیسرا دن ہوگا تو تیرے ناک اور منہ سے خون جاری ہوگا جس سے تیری داڑھی خضاب ہوگی پس تو اس خضاب کا انتظار کر پس تجھے عمرو بن حریث کے گھر کے دروازے پر سولی پر لٹکایا جائے گا تو دس میں سے دسواں ہوگا کہ جس کی سولی کی لکڑی سب سے چھوٹی ہوگی اور وضو خانہ کے زیادہ قریب ہوگا اور آؤ میں تمہیں وہ کھجور دکھاؤں جس کے تنے (کی لکڑی) پر سولی پر لٹکایا جائے گا۔

پھر آپ نے وہ درخت دکھایا۔

جناب میثم علیہ السلام اس درخت کے قریب آ کر نماز پڑھا کرتے اور کہتے کہ تجھے برکت نصیب ہوا ے کھجور کے درخت! میں تیرے لیے خلق ہوا ہوں اور تجھے میرے لیے غذا دی گئی ہے۔ اور ہمیشہ اس کی نگرانی کرتے رہے یہاں تک کہ اسے کاٹ دیا گیا اور انہیں وہ مقام بھی معلوم تھا جہاں کوفہ میں پھانسی پر لٹکایا جانا تھا اور جناب میثم علیہ السلام جب عمرو بن حریث سے ملاقات کرتے تو کہتے کہ میں تیرا پڑوسی بننے والا ہوں پس میری اچھی ہمسائیگی کرنا تو عمرو اس سے کہتا کہ کیا تو نے ابن مسعود کا مکان لینا چاہا ہے یا ابن حکیم کا اور وہ نہیں جانتا تھا کہ جناب میثم علیہ السلام کی مراد کیا ہے۔

جناب میثم علیہ السلام نے اس سال حج کیا جس سال وہ قتل ہوئے۔

پس جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا: تم کون ہو؟

انہوں نے کہا: میں میثم علیہ السلام ہوں۔

جناب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے فرمایا: میں نے بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا وہ تمھارا ذکر کیا کرتے تھے اور حضرت علی علیہ السلام کو پردہ شب میں تمھارے متعلق وصیت کرتے تھے۔ پس جناب میثم علیہ السلام نے ان سے امام حسین علیہ السلام کے متعلق سوال کیا تو بی بی نے فرمایا وہ اپنے باغ میں گئے ہوئے ہیں۔

انہوں نے عرض کیا: ان کو بتانا کہ میں ان کو سلام کرنا چاہتا تھا اور ان شا اللہ عالمین کے پروردگار کے ہاں ہماری ملاقات ہوگی۔

پس جناب ام سلمہؓ نے خوشبو منگوائی اور جناب میثم علیہ السلام کی داڑھی کو خوشبو لگائی ان سے فرمایا: یاد رکھو عنقریب یہ خون سے خضاب ہوگی پس جناب میثم علیہ السلام کوفہ میں آئے تو عبید اللہ بن زیاد لعین نے انہیں گرفتار کر لیا اور جب اس کے

دربار میں داخل ہوئے تو اس لعین سے کہا گیا کہ یہ شخص حضرت علی علیہ السلام کے ہاں سب سے زیادہ ترجیح رکھتا تھا تو وہ کہنے لگا افسوس ہے تم پر یہ عجمی ہے؟

بتایا گیا ہاں! تو عبیداللہ نے جناب میثم علیہ السلام سے کہا: تیرا رب کہاں ہے؟

جواب دیا ہر ظالم کی گھات میں ہے اور ان ظالموں میں سے تو بھی ہے تو وہ لعین کہنے لگا تو عجمی ہو کر اس جگہ پر پہنچ جائے گا جہاں تو چاہتا ہے تیرے مولاؑ نے تجھے کیا خبر دی کہ میں تجھ سے کیا سلوک کروں گا۔

کہا کہ آپؑ نے مجھے خبر دی تھی کہ میں دسواں آدمی ہوں گا جسے تو سولی پر لٹکائے گا میری لکڑی ان سب سے چھوٹی ہوگی اور وہ طہارت خانہ کے قریب ہوگی۔

وہ کہنے لگا کہ ہم اس کے قول کی مخالفت کریں گے تو جناب میثم علیہ السلام اس ملعون سے کہنے لگے کہ تو مخالفت کیسے کرسکتا ہے پس خدا کی قسم آپؑ نے جو کچھ خبر دی ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیلؑ سے اور انہوں نے اللہ تعالی سے دی ہے تم ان سب کی مخالفت کیسے کرو گے اور میں تو اس جگہ کو بھی جانتا ہوں جہاں پر مجھے سولی پر لٹکایا جائے گا کہ وہ کوفہ میں کہاں ہے اور اللہ تعالی کی مخلوق میں سے میں پہلا شخص ہوں کہ جس کے منہ میں لگام دی جائے گی پس اس لعین نے جناب میثم علیہ السلام کو قید کر دیا اور اس کے ساتھ مختار بن ابوعبیدہ کو بھی قید کر دیا۔

جناب میثم علیہ السلام نے مختار سے کہا کہ تم امام حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ لینے کے لیے رہا کر دیئے جاؤ گے پس تم اس کو قتل کرو گے جو ہمیں قتل کرنا چاہتا ہے۔

تو جب عبیداللہ لعین نے مختار کو بلایا تا کہ وہ اسے قتل کرے تو ڈاکیہ عبیداللہ کے نام یزید کا خط لے کر آیا وہ اس کو حکم دے رہا تھا کہ مختار کو رہا کر دو اور اس نے مختار کو چھوڑ دیا اور جناب میثم علیہ السلام کے لیے پھانسی کا حکم دیا تو جناب میثم علیہ السلام کو نکالا گیا پس جناب میثم علیہ السلام سے ایک شخص نے جوان سے ملا کہا کہ تو اس سے کتنا بے پرواہ ہے اے میثم علیہ السلام!

تو جناب میثم علیہ السلام مسکرائے اور اس کھجور کے درخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میں اس کے لیے پیدا ہوا ہوں اور اس کو میرے لیے غذا دی گئی ہے۔

پس جب جناب میثم علیہ السلام کو اس لکڑی پر لٹکایا گیا تو لوگ اس کے گرد عمرو بن حریث کے دروازے پر جمع ہو گئے تو عمرو کہنے لگا کہ خدا کی قسم میثم علیہ السلام مجھ سے کہا کرتا تھا کہ میں تمہارا پڑوسی بننے والا ہوں لہذا جب جناب میثم علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا گیا تو عمرو نے اپنی ایک کنیز سے کہا کہ اس لکڑی کے نیچے جھاڑو دو اور پانی چھڑکاؤ اور دھونی دو پس میثم علیہ السلام نے فضائل بنی ہاشم بیان کرنا شروع کر دیئے تو ابن زیاد کو بتایا گیا کہ اس غلام نے تو تجھے رسوا کر دیا ہے تو اس خبیث نے حکم دیا کہ اس کے منہ میں لگام دے دو اور وہ اللہ تعالی کی مخلوق میں سے پہلے شخص ہے کہ جس کے منہ میں لگام دی گئی ہے اور جناب میثم علیہ السلام کی شہادت امام حسین علیہ السلام کے عراق کی طرف آنے سے دس دن پہلے ہوئی پس جب جناب میثم علیہ السلام کی سولی کا تیسرا دن آیا تو اس مظلوم کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے تکبیر کہی پھر دن کے آخر میں اس بیکس کے منہ اور ناک

سے خون بہنے لگا اور یہ ان اخبار میں سے ہیں کہ جو غیب کی خبریں امیر المومنین علیہ السلام سے محفوظ رہ گئیں اور جن کا ذکر مشہور اور جن کی روایت علماء سے عام ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن مروان کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

18/2894 الکافی، ۱/۱۷/۲۲۰/۲ محمد عن أحمد عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كُلَّمَا تَقَارَبَ هَذَا الْأَمْرُ كَانَ أَشَدَّ لِلتَّقِيَّةِ.

ترجمہ محمد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جوں جوں یہ امر قریب سے قریب تر ہوتا جائے گا تو تقیہ سخت سے سخت تر ہوتا جائے گا۔ [۲]

بیان:

لعل المراد أن کلما یتقارب الزمان من ظهور هذا الأمر و قيام القائم تصير التقية أوجب

شاید اس سے مراد یہ ہے کہ اس امر کے ظہور اور امام قائمؑ کے قیام کا زمانہ قریب آتا جائے گا ویسے ہی تقیہ واجب سے واجب تر ہوتا جائے گا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [۳] یا پھر سند موثق ہے۔ [۴] اور میرے نزدیک بھی سند موثق کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

19/2895 الکافی، ۱/۲۰/۲۲۰/۲ الاثنان عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمْزَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: خَالِطُوهُمْ بِالْبَرَّانِيَّةِ وَ خَالِفُوهُمْ بِالْجَوَّانِيَّةِ إِذَا كَانَتِ الْإِمْرَةُ صِبْيَانِيَّةً.

ترجمہ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے نے فرمایا: جب صبیانیہ (بچوں کی حکومت) ہو تو تم برانیہ (بظاہر) ان لوگوں سے میل جول رکھو اور جوانیہ (باطن) میں ان کی مخالفت کرو۔ [۵]

---

[۱] مرآۃ العقول: ج۸، ص۱۸۰

[۲] المحاسن ج۱، ص۲۵۹؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۰۶؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۳۹۹؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۷۹۲

[۳] مرآۃ العقول: ج۹، ص۱۸۲

[۴] بحوث فی القواعد سند: ج۱، ص۹۶

[۵] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۱۹؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۴۳۶

بیان:

أصل البرانی من البر و الجوانی من جو البیت أی داخله و الألف و النون فیهما من زیادات النسب و فی حدیث سلمان من أصلح جوانیه أصلح الله برانیه و فی حدیثه أیضا أن لکل امرئ جوانیا و برانیا و الإمرة بالکسر بمعنی الإمارة یعنی ع خالطوا الناس بالعلانیة و الظاهر و خالفوهم فی السر و الباطن إذا کانت الإمارة بید الصبیان و السفهاء

''البراني'' اس کی اصل ''البر'' ہے اور ''الجواني'' کی اصل ''جوالبیت'' ہے یعنی اس میں داخل ہونے والا، ان دونوں میں الف ونون نسبت کی وجہ سے زیادہ ہے جیسا کہ حدیثِ سلمان میں ہے:

من اصلح جوانیہ اصلح اللہ برانیہ

جو اپنے باطن کو ٹھیک کر لیتا ہے اللہ اس کے ظاہر کو درست کر دیتا ہے۔

انہی کی ایک اور حدیث میں ہے:

ان لکل امرءٍ جونیّاً وبرانیّاً

ہر ایک کا ایک باطن اور ایک ظاہر ہے۔

''الإمرة'' کسرہ کے ساتھ ہے، اس کا معنی امارت ہے یعنی لوگوں کے ساتھ ظاہری اور باطنی طور پر گھل مل جاؤ اور اگر قیادت بچوں اور احمقوں کے ہاتھ میں ہو تو ظاہری اور باطنی طور پر ان سے اختلاف کرو۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔[1] لیکن میرے نزدیک سند احمد بن حمزہ کی وجہ سے مجہول ہے اور اگر یہ احمد بن حمزہ بن یسع ہے تو پھر یہ ثقہ جلیل ہے اور ایسی صورت میں سند موثق ہوگی کیونکہ محمد بن جمہور ثقہ غیر امامی ہے۔ نیز کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی بھی ہے۔ (واللہ اعلم)

20/2896 الکافی،۲/۲۲۱/۱ محمد عن ابن عیسی عَنْ زَكَرِيَّا اَلْمُؤْمِنِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلاَنِ مِنْ أَهْلِ اَلْكُوفَةِ أُخِذَا فَقِيلَ لَهُمَا اِبْرَأَا مِنْ أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ فَبَرِءَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا وَ أَبَى اَلْآخَرُ فَخُلِّيَ سَبِيلُ اَلَّذِي بَرِءَ وَ قُتِلَ اَلْآخَرُ فَقَالَ أَمَّا اَلَّذِي بَرِءَ فَرَجُلٌ فَقِيهٌ فِي دِينِهِ وَ أَمَّا اَلَّذِي لَمْ يَبْرَأْ فَرَجُلٌ تَعَجَّلَ إِلَى اَلْجَنَّةِ .

ترجمہ: عبداللہ بن عطاء سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: اہل کوفہ میں سے دو آدمیوں کو پکڑا گیا اور ان سے کہا گیا کہ امیر المومنین علیہ السلام سے (اظہار) بیزاری کرو پس ان میں سے ایک نے آپؑ سے بیزاری کا

[1] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۸۴

اظہار کیا جبکہ دوسرے نے انکار کر دیا۔ پس جس نے مذمت کی تھی اسے رہا کر دیا گیا اور دوسرے کو قتل کر دیا گیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: جس نے بیزاری کی وہ اپنے دین میں فقیہ تھا اور جس نے بیزاری نہیں کی تو وہ جنت میں جانے کی جلدی میں تھا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند عبداللہ بن اسد اور عبداللہ بن عطاء المکی کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ زکریا المومن کامل الزیارات کا راوی ہے۔ [3] اور ہم توثیق کو تضعیف پر ترجیح دیتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

21/2897 الکافی،۲/۲۲۱/۲۳/۱ القمیان عن ابن بزیع عن علی بن النعمان عن ابن مسکان عن ابن أبي يعفور قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلتَّقِيَّةُ تُرْسُ اَلْمُؤْمِنِ وَ اَلتَّقِيَّةُ حِرْزُ اَلْمُؤْمِنِ وَلاَ إِيمَانَ لِمَنْ لاَ تَقِيَّةَ لَهُ إِنَّ اَلْعَبْدَ لَيَقَعُ إِلَيْهِ اَلْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِنَا فَيَدِينُ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ فَيَكُونُ لَهُ عِزّاً فِي اَلدُّنْيَا وَ نُوراً فِي اَلْآخِرَةِ وَ إِنَّ اَلْعَبْدَ لَيَقَعُ إِلَيْهِ اَلْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِنَا فَيُذِيعُهُ فَيَكُونُ لَهُ ذُلاًّ فِي اَلدُّنْيَا وَ يَنْزِعُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ ذَلِكَ اَلنُّورَ مِنْهُ.

ترجمہ: ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: تقیہ مؤمن کی ڈھال ہے اور تقیہ مؤمن کا حرز (تعویذ) ہے اور جس میں تقیہ نہیں اس میں ایمان نہیں ہے۔ ایک بندہ کے پاس ہماری حدیثوں میں سے کوئی حدیث پہنچتی ہے اور وہ اس کے مطابق اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان دین اختیار کرتا ہے پس اس سے اس کے لئے دنیا میں عزت اور آخرت میں نور ہوتا ہے اور ایک بندے کے پاس ہماری حدیثوں میں سے کوئی حدیث پہنچتی ہے پس وہ اسے فاش کر دیتا ہے جس سے دنیا میں اس کی ذلت ہوتی ہے اور آخرت میں اللہ اس سے نور سلب کر لیتا ہے۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [5]

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۲۲۶؛ بحار الانوار ج۷۲،ص۴۳۶

[2] مراۃ العقول: ج۹،ص۱۸۴

[3] کامل الزیارات ص۲۹ باب ۲۲ و ص۵۳ اباب ۶۲؛ بحار الانوار ج۴۴،ص۳۰۲ و ج۹۸،ص۷۲؛ عوالم العلوم ج۱۷،ص۵۹۷ مستدرک الوسائل ج۱۰،ص۲۳۷

[4] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۲۲۶؛ بحار الانوار ج۷۲،ص۴۳۶

[5] مراۃ العقول: ج۹،ص۱۸۹؛ تکمیل المکارم: ج۲،ص۳۲۳؛ دعوۃ الی الاصلاح جواہری: ۲۸؛ الواحدۃ الاسلامیہ حکیم: ۱۶۵

22/2898 الکافی،۲/۲۲۱/۲۲/۱ الثلاثة عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : إِحْذَرُوا عَوَاقِبَ الْعَثَرَاتِ۔

ترجمہ: جمیل بن صالح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: لغزشوں کے انجام کار سے بچو۔ [1]

بیان:

یعنی کلما تقولونه أو تفعلونه فانظروا أولا فی عاقبته و ما له ثم قولوه أو افعلوه فإن العثرة قلما تفارق القول و الفعل و لا سيما إذا كثرا أو المراد أنه كلما عثرتم عثرة فی قول أو فعل فاشتغلوا بإصلاحها و تداركها كيلا تؤدی فی العاقبة إلى فساد لا يقبل الإصلاح

یعنی جب بھی تم یہ کہو یا کرو تو پہلے اس کے نتائج کو دیکھو اور اس کا کیا ہے، پھر اسے کہو یا کرو، کیونکہ لغزش قول و فعل سے شاذ و نادر ہی الگ ہوتی ہے خاص طور پر اگر وہ زیادہ ہوں یا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بھی آپ کسی قول یا عمل میں لغزش کا شکار ہو تو اسے درست کرنے اور اس کی اصلاح کے لیے کام کریں تا کہ اصلاح کو قبول نہ کرنے والی بدعنوانی کا خاتمہ ہو جائے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [2] یا پھر سند صحیح ہے۔ [3] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

23/2899 الکافی،۲/۲۲۰/۱۶/۱ القميان عَنْ صَفْوَانَ عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَتِ التَّقِيَّةُ لِيُحْقَنَ بِهَا الدَّمُ فَإِذَا بَلَغَ الدَّمَ فَلَيْسَ تَقِيَّةٌ۔

ترجمہ: محمد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تقیہ کو صرف اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس سے خون کی حفاظت کی جائے لیکن جب خود کسی کے خون (بہانے) تک نوبت پہنچ جائے تو پھر تقیہ (جائز) نہیں ہے۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [5]

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۰۵؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۳۴۷

[2] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۸۵

[3] الوحدۃ الاسلامیہ حکیم: ۱۷۳

[4] المحاسن ج۱، ص۲۵۹؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۳۴؛ بحار الانوار ج۹۳، ص۳۲۹ و ج۱۰۱، ص۳۹۲

[5] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۸۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ج۳، ص۳۷۲؛ کتاب القصاص صانعی: ۹۸؛ التقیہ بین الاعلام علوی: ۱۶۶؛ التقیہ فی رحاب العلمین (انصاری، خمینی علوی): ۱۱؛ الرسائل خمینی: ج۲، ص۱۸؛ ارشاد الطالب: ج۲، ص۱۰؛ الاحکام کاشف الغطاء: ج۳، ص۱۰۸؛ جامع المدارک: ج۷، ص۱۸۶؛ ریاض المسائل: ج۱۶، ص۱۸۹؛ کلمات سدیدۃ قمی: ۱۷۵؛ التنقیح فی شرح العروۃ خوئی: ج۵، ص۲۵۹؛ الرسالات الفقہیہ خمینی: ۱۶

۱۰۵۔باب الکتمان

باب: بات کو چھپانا

1/2900 الکافی،۱/۱/۲۲۱/۲ محمد عن أحمد عن السراد عن مالك بن عطية عن الثمالی عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: وَدِدْتُ وَاللَّهِ أَنِّي افْتَدَيْتُ خَصْلَتَيْنِ فِي الشِّيعَةِ لَنَا بِبَعْضِ لَحْمِ سَاعِدِي النَّزَقَ وَقِلَّةَ الْكِتْمَانِ۔

ترجمہ: الثمالی سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اپنے شیعوں کی دو خصلتوں کا اپنی کلائی کا گوشت دے کر فدیہ دوں: (۱) ایک غصہ کی وجہ سے طیش میں آنا۔ (۲) دوسرا (دین کو) کم چھپانا۔ [۱]

بیان:

النزق بالنون و الزای الطيش و الخفة عند الغضب

''النزق''نون اور زاء کے ساتھ، یعنی طیش میں آنا اور غصہ کے وقت خفیف ہونا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲] اور شیخ صدوق کی سند بھی صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

2/2901 الکافی،۱/۲/۲۲۲/۲ محمد عن أحمد عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن الشحام قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أُمِرَ النَّاسُ بِخَصْلَتَيْنِ فَضَيَّعُوهُمَا فَصَارُوا مِنْهُمَا عَلَى غَيْرِ شَيْءٍ الصَّبْرِ وَالْكِتْمَانِ

ترجمہ: الشحام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں کو دو خصلتوں کا حکم دیا گیا تھا پس ان دونوں دونوں کو انہوں نے ضائع کر دیا اور ان سے اب وہ بالکل خالی ہو گئے ہیں: (۱) ایک صبر کرنا۔ (۲) اور دوسرا (اسرار کو) چھپانا۔ [۳]

---

[۱] الخصال ج۱،ص ۴۴؛ مختصر البصائر ص ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۲۳۵؛ بحار الانوار ج۶۸،ص ۳۱۶ و ج۷۲،ص ۶۹

[۲] مراۃ العقول: ج۹،ص ۱۸۶

[۳] المحاسن ج۱،ص ۲۵۵؛ مشکاۃ الانوار ص ۴۳؛ مختصر البصائر ص ۲۸۰ و ۲۸۵؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۲۳۶؛ بحار الانوار ج۲،ص ۷۳ و ج۷۲،ص ۷۲؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص ۲۱۷

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشھور ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔(واللہ اعلم)

3/2902 الکافی،۲/۲۲۲/۳/۱ الثلاثة عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : يَا سُلَيْمَانُ إِنَّكُمْ عَلَى دِينٍ مَنْ كَتَمَهُ أَعَزَّهُ اَللَّهُ وَمَنْ أَذَاعَهُ أَذَلَّهُ اَللَّهُ ۔

ترجمہ: سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے سلیمان! اے سلیمان! تم ایک ایسے دین پر ہو جو اسے (نااہلو سے چھپائے گا تو خدا اسے عزت دے گا اور جو اس کا اظہار کرے گا خدا اسے ذلیل کرے گا۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ یونس بن عمار سے ابن ابی عمیر روایت کر رہا ہے جس پر اجماع ہے کہ وہ ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت نہیں کرتا۔ نیز یہ کہ یہ کامل الزیارات کا راوی بھی ہے۔(واللہ اعلم)

4/2903 الکافی،۲/۲۲۲/۴/۱ محمد عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ جَمَاعَةً فَقُلْنَا يَا اِبْنَ رَسُولِ اَللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ اَلْعِرَاقَ فَأَوْصِنَا فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لِيَقْوَ شَدِيدُكُمْ ضَعِيفَكُمْ وَ لْيَعُدْ غَنِيُّكُمْ عَلَى فَقِيرِكُمْ وَ لاَ تَبُثُّوا سِرَّنَا وَ لاَ تُذِيعُوا أَمْرَنَا وَ إِذَا جَاءَكُمْ عَنَّا حَدِيثٌ فَوَجَدْتُمْ عَلَيْهِ شَاهِداً أَوْ شَاهِدَيْنِ مِنْ كِتَابِ اَللَّهِ فَخُذُوا بِهِ وَ إِلاَّ فَقِفُوا عِنْدَهُ ثُمَّ رُدُّوهُ إِلَيْنَا حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكُمْ وَ اِعْلَمُوا أَنَّ اَلْمُنْتَظِرَ لِهَذَا اَلْأَمْرِ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ اَلصَّائِمِ اَلْقَائِمِ وَ مَنْ أَدْرَكَ قَائِمَنَا فَخَرَجَ مَعَهُ فَقَتَلَ عَدُوَّنَا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ عِشْرِينَ شَهِيداً وَ مَنْ قُتِلَ مَعَ قَائِمِنَا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسَةٍ وَ عِشْرِينَ شَهِيداً ۔

ترجمہ: ابن بکیر نے ایک شخص سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ ہم ایک جماعت میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس گئے اور آپؑ سے عرض کیا: اے رسول اللہؐ کے بیٹے! ہم عراق جانے کا ارادہ رکھتے ہیں پس آپؑ سے سفارشات کے طالب ہیں۔

---

[۱] مراۃ العقول: ج۹،ص۱۸۷

[۲] جامع الاخبار ص۹۶؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۲۳۵؛ بحار الانوار ج۷۲،ص۷۲

[۳] مراۃ العقول: ج۹،ص۱۸۷

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے طاقتور تمہارے کمزوروں کو مضبوط کریں، تمہارے امیر تمہارے غریبوں سے تعاون کریں، ہمارے رازوں کو فاش نہ کرو اور ہمارے امر کو (نااہلوں میں) عام نہ کرو اور جب تم لوگوں کو ہماری طرف سے کوئی حدیث موصول ہو اور تم اس پر کتاب خدا سے ایک یا دو گواہ پا لو تو اسے وصول کرو بصورت دیگر اسے اسی (راوی) کے پاس روک کر رکھیں (یعنی بیان نہ کریں) پھر اسے ہمارے پاس لوٹا دیں حتی کہ ہم اسے تمہارے اوپر واضح کردیں اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس امر کے منتظر کے لیے مسلسل روزہ رکھنے والے کی طرح اجر ہے پس جو کوئی ہمارے القائم کو درک کرے گا اور ان کے ساتھ خروج کرے گا پس ہمارے دشمنوں کو قتل کرے گا تو اسے بیس شہداء کے برابر اجر ملے گا اور جو ہمارے القائم کی معیت میں مارا جائے گا تو اسے پچیس شہداء کے برابر ہوگا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [2]

5/2904 الکافی،۲/۲۲۲/۵/۱ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اَلْأَعْلَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنِ اِحْتِمَالِ أَمْرِنَا اَلتَّصْدِيقُ لَهُ وَ اَلْقَبُولُ فَقَطْ مِنِ اِحْتِمَالِ أَمْرِنَا سَتْرُهُ وَ صِيَانَتُهُ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ فَأَقْرِئْهُمُ اَلسَّلاَمَ وَ قُلْ لَهُمْ رَحِمَ اَللَّهُ عَبْداً اِجْتَرَّ مَوَدَّةَ اَلنَّاسِ إِلَى نَفْسِهِ حَدِّثُوهُمْ بِمَا يَعْرِفُونَ وَ اُسْتُرُوا عَنْهُمْ مَا يُنْكِرُونَ ثُمَّ قَالَ وَ اَللَّهِ مَا اَلنَّاصِبُ لَنَا حَرْباً بِأَشَدَّ عَلَيْنَا مَئُونَةً مِنَ اَلنَّاطِقِ عَلَيْنَا بِمَا نَكْرَهُهُ فَإِذَا عَرَفْتُمْ مِنْ عَبْدٍ إِذَاعَةً فَامْشُوا إِلَيْهِ وَ رُدُّوهُ عَنْهَا فَإِنْ قَبِلَ مِنْكُمْ وَ إِلاَّ فَتَحَمَّلُوا عَلَيْهِ بِمَنْ يَثْقُلُ عَلَيْهِ وَ يَسْمَعُ مِنْهُ فَإِنَّ اَلرَّجُلَ مِنْكُمْ يَطْلُبُ اَلْحَاجَةَ فَيَلْطُفُ فِيهَا حَتَّى تُقْضَى لَهُ فَالْطُفُوا فِي حَاجَتِي كَمَا تَلْطُفُونَ فِي حَوَائِجِكُمْ فَإِنْ هُوَ قَبِلَ مِنْكُمْ وَ إِلاَّ فَادْفِنُوا كَلاَمَهُ تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ وَ لاَ تَقُولُوا إِنَّهُ يَقُولُ وَ يَقُولُ فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْمَلُ عَلَيَّ وَ عَلَيْكُمْ أَمَا وَ اَللَّهِ لَوْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ مَا أَقُولُ لَأَقْرَرْتُ أَنَّكُمْ أَصْحَابِي هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ لَهُ أَصْحَابٌ وَ هَذَا اَلْحَسَنُ اَلْبَصْرِيُّ لَهُ أَصْحَابٌ وَ أَنَا اِمْرُؤٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ وَلَدَنِي رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ عَلِمْتُ كِتَابَ اَللَّهِ وَ فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ بَدْءِ اَلْخَلْقِ وَ أَمْرِ اَلسَّمَاءِ وَ أَمْرِ اَلْأَرْضِ وَ أَمْرِ اَلْأَوَّلِينَ وَ أَمْرِ اَلْآخِرِينَ وَ أَمْرِ مَا كَانَ وَ أَمْرِ مَا يَكُونُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ذَلِكَ نُصْبَ عَيْنِي۔

---

[1] بحار الانوار ج ۲۷، ص ۳۷

[2] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۱۸۸

عبدالاعلیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ہمارے امر امامت کو اختیار کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اس کی تصدیق کی جائے اور فقط قبول کرلیا جائے بلکہ چاہیے یہ کہ ہمارے معاملہ کو پوشیدہ رکھا جائے اور اسے نااہلوں سے تحفظ دیا جائے پس ان (موالیوں) کو ہمارا سلام کرو اور ان سے کہو کہ خدا اس بندے پر رحم کرے جس نے اپنے لیے لوگوں کی مودت کو تلاش کیا، تم ان سے وہ باتیں بیان کرو جن کو وہ جانتے ہوں اور جن کا وہ انکار کرتے ہیں ان سے پوشیدہ رکھو۔

پھر فرمایا: خدا کی قسم! جو ناصبی ہمارا دشمن ہے، اس سے بھی زیادہ شدید نقصان ہمیں اس شخص کی دوستی سے پہنچتا ہے جو ہمارے اوپر وہ باتیں کرتا ہے جن کو ہم پسند نہیں کرتے۔ پس جب تم کسی ایسے بندے کو پہچان لو جو راز فاش کرتا ہے تو اس کے پاس جاؤ اور اسے روکو۔ پس اگر وہ تمہاری بات قبول کرلے تو بہتر ورنہ ایسے شخص کو اس کے پاس لاؤ جس کی بات اس کے لیے وزنی ہو اور وہ اس کی بات سنتا ہو اور کوئی شخص تم میں سے کسی سے کوئی حاجت طلب کرتا ہے تو اس میں مہربان کرو یہاں تک کہ اس کی حاجت پوری ہو جائے، پس تم میری اس ضرورت کے لیے ان سے اسی طرح مہربانی کرو جیسا کہ تم اپنی ضرورتوں کے لیے ان پر مہربانی کرتے ہو۔ پس اگر وہ تم سے بات قبول کرلے تو بہتر ورنہ تم اس کے کلام کو اپنے پیروں کے نیچے دفن کردو اور یہ نہ کہو کہ وہ ایسا ایسا کہتا ہے کیونکہ اس میں میرے اور تمہارے لیے آسانی ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تم وہ کہتے ہو جو میں کہتا ہوں تو میں اقرار کرتا ہوں کہ تم میرے صحابی ہو۔ یہ ابوحنیفہ ہے اور اس کے اصحاب ہیں اور یہ حسن بصری ہے اور اس کے اصحاب ہیں (جو ان کی باتوں پر من وعن عمل کرتے ہیں) اور میں قریش میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہوں اور کتاب خدا کا عالم ہوں کہ جس میں ہر شے کا بیان ہے، ابتداء خلقت، آسمانوں کے معاملات، زمین کے معاملات، اولین کے معاملات، آخرین کے معاملات، جو ہو چکا اس کے معاملات اور جو آئندہ ہوگا اس کے معاملات، سب میرے نزدیک ایسے ہیں جیسے میں انہیں اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا ہوں (مگر تم میری باتوں پر کیوں عمل نہیں کرتے)۔ [1]

بیان:

فلان قرأ علیك السلام و أقرأك السلام بمعنی حدثوهم بیان لكیفیة اجترار مودة الناس فتحملوا علیه بمن یثقل علیه أی تكلفوا إن تحملوا علیه ثقیلا لا مفر له إلا أن یسمع منه فیلطف فیها أی یرفق و دفن الكلام تحت الأقدام كنایة عن إخفائه و كتبه

پس کیونکہ اس نے تمہیں سلام کیا اور میں تمہیں سلام کہتا ہوں اس معنی میں کہ "حدّثوھم"، تم ان سے کہو، لوگوں کے

[1] بحارالانوار ج ۷۴، ص ۷۱ و ج ۷۲، ص ۷۴؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۱۰۲۸

پیار و محبت کو کس طرح اجاگر کرنا ہے اس کا بیان،

''فحملوا علیہ بمن یثقل علیہ'' یعنی اگر وہ اس پر بھاری بوجھ ڈالیں تو اس کے سوا کوئی فرار نہیں کہ وہ اس کی بات سن لے۔

''فیلطف فیھا'' یعنی منسلک ہونا،

''دفن الکلام تحت الاقدام'' گفتگو کو پاؤں کے نیچے دفن کرنا، یہ کنایہ ہے اس کو مخفی رکھنے کا اور اس کو چھپانے کا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور عبدالاعلی مولا آل سام سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ [۲]

6/2905 الکافی، ۱/۶/۲۲۳/۲ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اَلرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْمُسْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ لِي: مَا زَالَ سِرُّنَا مَكْتُوماً حَتَّى صَارَ فِي يَدَيْ وُلْدِ كَيْسَانَ فَتَحَدَّثُوا بِهِ فِي اَلطَّرِيقِ وَ قُرَى اَلسَّوَادِ۔

ترجمہ عبداللہ بن سلیمان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: ہمارا راز ابھی تک پوشیدہ تھا یہاں تک کہ کیسان کے بچوں کے ہاتھ لگ گیا پس وہ اسے سڑکوں پر، دیہاتوں اور بڑی جگہوں پر اس کو بیان کرنے لگے۔ [۳]

بیان:

کیسان لقب مختار بن أبی عبیدة الذی طلب ثار أبی عبد الله الحسین ع المنسوب إلیه الکیسانیة:

کیسان لقب ہے مختار بن ابی عبیدہ کا جس نے امام حسینؑ کے خون کے بدلے کا مطالبہ کیا، اور کیسانیہ (فرقہ) ان کی طرف منسوب ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ربیع بن محمد المسلی تفسیر قمی کا راوی ہے اور عبداللہ بن سلیمان کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۹۰

[۲] علل الشرائع ج۱، ص۸۵

[۳] بحارالانوار ج۴۵، ص۳۴۵ و ج۲۷، ص۵۷؛ عوالم العلوم ج۱۷، ص۶۵۲

[۴] مراۃ العقول: ج۹، ص۱۹۱

7/2906 الكافى،٢/٢٢٣/١/٧ عنه عن أحمد عن السراد عن جميل بن صالح عن اَلْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: وَ اَللَّهِ إِنَّ أَحَبَّ أَصْحَابِي إِلَيَّ أَوْرَعُهُمْ وَ أَفْقَهُهُمْ وَ أَكْتَمُهُمْ لِحَدِيثِنَا وَإِنَّ أَسْوَأَهُمْ عِنْدِي حَالاً وَ أَمْقَتَهُمْ لَلَّذِي إِذَا سَمِعَ اَلْحَدِيثَ يُنْسَبُ إِلَيْنَا وَ يُرْوَى عَنَّا فَلَمْ يَقْبَلْهُ اِشْمَأَزَّ مِنْهُ وَ جَحَدَهُ وَ كَفَّرَ مَنْ دَانَ بِهِ وَ هُوَ لاَ يَدْرِي لَعَلَّ اَلْحَدِيثَ مِنْ عِنْدِنَا خَرَجَ وَإِلَيْنَا أُسْنِدَ فَيَكُونُ بِذَلِكَ خَارِجاً عَنْ وَلاَيَتِنَا ۔

ترجمہ حذاء سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: خدا کی قسم! میرے تمام اصحاب میں سے مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے، زیادہ فقیہ ہے اور ہماری حدیث کو (نااہلوں سے) زیادہ چھپانے والا ہے۔ نیز میرے اصحاب میں سے سب سے زیادہ بدحال اور زیادہ ناپسندیدہ وہ ہے جو جب حدیث سنتا ہے جو ہماری طرف منسوب ہوتی ہے اور ہم سے روایت کی جاتی ہے تو اس سے متنفر ہو کر اسے قبول نہیں کرتا اور اس کا انکار کر دیتا ہے اور جو اس (حدیث) کی پیروری کرتا ہے اسے کافر قرار دیتا ہے جبکہ وہ (حقیقت تو) جانتا ہی نہیں ہے کہ شاید وہ حدیث ہماری ہی طرف سے برآمد ہوئی ہو اور اس کی سند ہماری ہی طرف ہو۔ پس وہ اس طرح کر کے ہماری ولایت سے خارج ہو جاتا ہے۔ [۱]

بیان:

اشمأز تنفر و هو جواب إذا و يستفاد من هذا الحديث أنه لا ينبغي الحكم ببطلان ما نسب إليهم ع من الحديث المحتمل صدقه و إن ضعف إسناده أو بعد مضمونه عن أفهامنا

''اسمأز'' وہ متنفر ہوا، یہ جواب ہے ''اذا'' کا،

اس حدیث سے استفادہ ہوتا ہے کہ آئمہ طاہرین علیہم السلام کی طرف منسوب کی گئی ایسی کسی حدیث کے بارے میں بطلان کا حکم لگانا مناسب نہیں ہے کہ جس کے سچے ہونے کا احتمال پایا جاتا ہو اگرچہ اس کی اسناد ضعیف یا اس کا مضمون ہمارے افہام سے دور ہی کیوں نہ ہو۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

---

[۱] بصائر الدرجات ص ۵۳۷؛ المؤمن ص ۶۷؛ السرائر ج ۳، ص ۵۹۱؛ نوادر الاخبار ص ۵۷؛ وسائل الشیعہ ج ۲۷، ص ۸۷؛ بحار الانوار ج ۲، ص ۱۸۶ و ج ۶۵، ص ۱۶۷ و ج ۷۲، ص ۷۶؛ مستدرک الوسائل ج ۱، ص ۸۰

[۲] مرآۃ العقول، ج ۹، ص ۱۹۱؛ تہذیب الاصول موسوی، ج ۲، ص ۱۱۸؛ تکمیل الکرام، ج ۲، ص ۳۲۵؛ شناخت نامہ کلینی و الکافی قمبری، ج ۲، ص ۴۸۱؛ نظرات فی الاعداد و روحی محسن، ص ۴۴؛ الغلو و الفرق الباطنیہ سند، ۵۳

8/2907 الکافی،۲/۲۲۳/۸/۱ العدة عن البرقی عن أبیه عن الکاهلی عَنْ حَرِیزٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : يَا مُعَلَّى اُكْتُمْ أَمْرَنَا وَ لاَ تُذِعْهُ فَإِنَّهُ مَنْ كَتَمَ أَمْرَنَا وَ لَمْ يُذِعْهُ أَعَزَّهُ اللَّهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَ جَعَلَهُ نُوراً بَيْنَ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ يَقُودُهُ إِلَى الْجَنَّةِ يَا مُعَلَّى مَنْ أَذَاعَ أَمْرَنَا وَ لَمْ يَكْتُمْهُ أَذَلَّهُ اللَّهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَ نَزَعَ النُّورَ مِنْ بَيْنِ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ وَ جَعَلَهُ ظُلْمَةً تَقُودُهُ إِلَى النَّارِ يَا مُعَلَّى إِنَّ التَّقِيَّةَ مِنْ دِينِي وَ دِينِ آبَائِي وَ لاَ دِينَ لِمَنْ لاَ تَقِيَّةَ لَهُ يَا مُعَلَّى إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي السِّرِّ كَمَا يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي الْعَلاَنِيَةِ يَا مُعَلَّى إِنَّ الْمُذِيعَ لِأَمْرِنَا كَالْجَاحِدِ لَهُ.

معلیٰ بن خنیس سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے معلیٰ! ہماری امر کو چھپاؤ اور اسے فاش نہ کرو کیونکہ جو ہمارے امر کو چھپاتے ہیں اور اس کی تشہیر نہیں کرتے ان کو اس وجہ سے اللہ دنیا میں عزت دیتا ہے اور آخرت میں اسے اپنی آنکھوں کے درمیان نور بنا کر جنت میں لے جائے گا۔ اے معلیٰ! جو کوئی ہمارے امر کو فاش کرے اور اسے چھپائے نہ رکھے تو اللہ اسے دنیا میں رسوا کرے گا اور آخرت میں اس کی آنکھوں کے درمیان کا نور ہٹا دے گا اور اس کے لیے اندھیر بنا کر اس کو آگ کی طرف لے جائے گا۔ اے معلیٰ! تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباؤ اجداد کا بھی دین ہے اور جو تقیہ نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں ہے۔ اے معلیٰ! اللہ پسند کرتا ہے کہ پوشیدہ عبادت کی جائے جس طرح وہ پسند کرتا ہے کہ کھلے عام عبادت کی جائے۔ اے معلیٰ! ہمارے امر کو فاش کرنے والا اس سے انکار کرنے والے کی طرح ہے۔ [۱]

بیان:

كأنه ع كان يخاف على معلى القتل لما يرى من حرصه على الإذاعة و لذلك أكثر من نصيحته بذلك و مع ذلك لم تنجع نصيحته فيه و إنه قد قتل بسبب ذلك و تأتي أخبار نكال الإذاعة في بابها إن شاء الله

گویا کہ آپؑ کو معلیٰ کے قتل پر تشویش تھی جب آپؑ نے اس کو اس حالت میں مصر پایا اور اس لیئے اس کو بہت ساری نصیحتیں کی تاہم، اس کا مشورہ کام نہیں آیا اور اس کی وجہ سے وہ مارا گیا۔

مزید اخبار انشآءاللہ اس سے متعلق باب بیان ہوں گی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مختلف فیہ ہے۔ [۲]

[۱] المحاسن ج۱،ص ۲۵۵؛ مشکاۃ الانوار ص ۴۰؛ مختصر البصائر ص ۲۸۵؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۲۳۶؛ بحار الانوار ج۲،ص ۷۳ و ج۷۲،ص ۷۶؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص ۶۵۴

[۲] مرآۃ العقول: ج۹،ص ۱۹۱

9/2908 الكافي، ١/٩/٢٢٣/٢ محمد عن أحمد عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَخْبَرْتَ بِمَا أَخْبَرْتُكَ بِهِ أَحَداً قُلْتُ لاَ إِلاَّ سُلَيْمَانَ بْنَ خَالِدٍ قَالَ أَحْسَنْتَ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اَلشَّاعِرِ:

فَلاَ يَعْدُوَنْ سِرِّي وَ سِرُّكَ ثَالِثاً

أَلاَ كُلُّ سِرٍّ جَاوَزَ اِثْنَيْنِ شَائِعٌ.

ترجمہ: عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے کسی کو وہ بات بتائی جو میں نے تمہیں بتائی؟

میں نے عرض کیا: سوائے سلیمان بن خالد کے کسی کو نہیں بتائی۔

آپؑ نے فرمایا: بہت اچھا۔ کیا تم نے شاعر کا یہ جملہ نہیں سنا:

میرا راز اور اپنا راز کسی تیسرے فریق کو نہ جانے دو۔

جان لو کہ ہر راز جو دو سے بڑھ جائے وہ شائع ہو جاتا ہے۔ [1]

بیان:

قوله أحسنت يحتمل أن يكون على ظاهره و أن يكون على التهكم و الثاني أوفق بقوله أ ما سمعت فإن سليمان كان ثالثا

امامؑ کا فرمان "احسنت"، ممکن ہے کہ وہ ظاہر پر تھا اور وہ طنزیہ انداز میں کہہ رہا تھا، اور دوسرا زیادہ مناسب ہے جب اس نے کہا: کہ میں نے جو سنا ہے، کیونکہ سلیمان تیسرا تھا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] یا پھر سند موثق کالصحیح ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ مروان تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔ [4] اور عمار ثقہ مگر فطحی ہے۔ (واللہ اعلم)

10/2909 الكافي، ١/٢/٢٢٣/٢ محمد عن أحمد عن البزنطي قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَبَى وَ أَمْسَكَ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَعْطَيْنَاكُمْ كُلَّمَا تُرِيدُونَ كَانَ شَرّاً لَكُمْ وَ أُخِذَ بِرَقَبَةِ

---

[1] بحار الانوار ج ۷۲، ص ۷۷

[2] مرآۃ العقول، ج ۹، ص ۱۹۲

[3] تنقیح المقال، ج ۲، ص ۵۷؛ بہجۃ الآمال علیاری، ج ۳، ص ۶۶۳؛ منہج المقال استر آبادی، ج ۶، ص ۶۳

[4] المفید من معجم رجال الحدیث: ۵۹۹

صَاحِبِ هَذَا ٱلْأَمْرِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ وَلاَيَةُ ٱللَّهِ أَسَرَّهَا إِلَى جَبْرَئِيلَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ وَأَسَرَّهَا جَبْرَئِيلُ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَسَرَّهَا مُحَمَّدٌ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ وَأَسَرَّهَا عَلِيٌّ إِلَى مَنْ شَاءَ ٱللَّهُ ثُمَّ أَنْتُمْ تُذِيعُونَ ذَلِكَ مَنِ ٱلَّذِي أَمْسَكَ حَرْفاً سَمِعَهُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَكُونَ مَالِكاً لِنَفْسِهِ مُقْبِلاً عَلَى شَأْنِهِ عَارِفاً بِأَهْلِ زَمَانِهِ فَاتَّقُوا ٱللَّهَ وَلاَ تُذِيعُوا حَدِيثَنَا فَلَوْ لاَ أَنَّ ٱللَّهَ يُدَافِعُ عَنْ أَوْلِيَائِهِ وَيَنْتَقِمُ لِأَوْلِيَائِهِ مِنْ أَعْدَائِهِ أَمَا رَأَيْتَ مَا صَنَعَ ٱللَّهُ بِآلِ بَرْمَكَ وَمَا انْتَقَمَ ٱللَّهُ لِأَبِي ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ وَقَدْ كَانَ بَنُو ٱلْأَشْعَثِ عَلَى خَطَرٍ عَظِيمٍ فَدَفَعَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ بِوَلاَيَتِهِمْ لِأَبِي ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ وَأَنْتُمْ بِٱلْعِرَاقِ تَرَوْنَ أَعْمَالَ هَؤُلاَءِ ٱلْفَرَاعِنَةِ وَمَا أَمْهَلَ ٱللَّهُ لَهُمْ فَعَلَيْكُمْ بِتَقْوَى ٱللَّهِ وَلاَ (تَغُرَّنَّكُمُ ٱلْحَيَاةُ ٱلدُّنْيَا) وَلاَ تَغْتَرُّوا بِمَنْ قَدْ أُمْهِلَ لَهُ فَكَأَنَّ ٱلْأَمْرَ قَدْ وَصَلَ إِلَيْكُمْ۔

البزنطی سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے ایک سوال کیا تو آپؑ نے انکار کیا اور خاموشی اختیار کی اور فرمایا: اگر تمہیں وہ سب کچھ دے دیں جو تم چاہتے ہو تو یہ تمہارے لیے برا ہو جائے گا اور اس امر کے صاحب کی گردن کاٹ لی جائے گی۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ولایت کو اللہ نے حضرت جبرئیلؑ کو خفیہ طور پر بتایا، اور حضرت جبرئیلؑ نے خفیہ طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو خفیہ طور پر بتایا اور حضرت علی علیہ السلام نے اسے خفیہ طور پر اسے بتایا جسے اللہ نے چاہا اور پھر تم اسے عام کرو۔ وہ کون ہے جس نے کوئی حرف سنا ہو پھر اسے روک لیا ہو؟ امام محمد باقر علیہ السلام نے آل داؤد کی حکمت کے بارے میں فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کا مالک ہو، اپنے معاملات پر توجہ دے اور اہل زمانہ کو پہچانتا ہو۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہماری حدیث کو فاش نہ کرو۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ اپنے دوستوں کی حفاظت کرتا ہے اور اپنے دوستوں کا بدلہ اپنے دشمنوں سے لیتا ہے۔ کیا تم نے غور کیا کہ اللہ نے آل برمک کے ساتھ کیا سلوک کیا اور اللہ نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا کیسا انتقام لیا کہ جب بنو اشعث کو بڑے خطرے کا سامنا کرنا پڑا اور اللہ نے ان لوگوں کی حکومت کے ساتھ ہی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ان سے دفاع کیا؟ اور عراق میں تم ان فرعونوں کے کرتوتوں اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مہلت سے بخوبی واقف ہو لہٰذا تم اللہ کے سامنے تقویٰ اختیار کرو اور دنیاوی زندگی کو دھوکے میں نہ ڈالو۔ جن کو مہلت دی گئی ہے ان کے بارے میں غلط فہمی میں نہ رہو گویا امر تقریباً تم لوگوں

سے متصل ہونے والا ہے۔ ﴿۱﴾

بیان:

فاتقوا الله من كلام الرضا ع و جواب لو لا محذوف يعني لو لا مدافعة الله عنا و انتقامه لنا لما بقي منا أثر بسبب إذاعتكم حديثنا أ ما رأيت بيان للمدافعة و الانتقام و أراد بما صنع الله استيصالهم بسبب عداوتهم لأبي الحسن ع و إعانتهم على قتله و أراد بأبي الحسن أباه موسى ع و الخطر بالتحريك الأشراف على الهلاك وفي آخر الحديث بشارة إلى قرب ظهور الأمر و تيقن وقوعه

''فاتقوا اللہ'' پس تم اللہ تعالٰی سے ڈرو، یہ امام علی رضاؑ کا فرمان ہے، اور ''لولا'' کا جواب محذوف ہے یعنی اگر خدا کا دفاع اور انتقام ہم پر نہ ہوتا تو آپ کی حدیث کے نشر کرنے سے ہمارا کوئی نشان باقی نہ رہتا۔

''امارأیت'' دفاع اور انتقام کا بیان اور وہ چاہتا تھا کہ خدا نے جو کچھ کیا تھا، امام ابوالحسنؑ سے ان کی دشمنی کی وجہ سے، اور ان کے قتل میں ان کی مدد کی وجہ سے وہ ان کو ہٹا دے، اور اس کی مراد ابوالحسنؑ سے امامؑ کے پدر بزرگوار امام موسیٰ کاظمؑ ہیں۔

''الخطر'' تحریک کے ساتھ قتل کا خیال کرنا۔

اس حدیث کے آخر میں ظہور امر کے قریب ہونے کی بشارت ہے اور اس کے واقع ہونے کا یقین ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ ﴿۲﴾

11/2910 الكافي،۱/۱۱/۲۲۵/۲ الاثنان عن الوشاء عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: طُوبَى لِعَبْدٍ نُوَمَةٍ عَرَفَهُ اَللَّهُ وَ لَمْ يَعْرِفْهُ اَلنَّاسُ أُولَئِكَ مَصَابِيحُ اَلْهُدَى وَ يَنَابِيعُ اَلْعِلْمِ يَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ لَيْسُوا بِالْمَذَايِيعِ اَلْبُذُرِ وَ لاَ بِالْجُفَاةِ اَلْمُرَائِينَ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طوبیٰ اس گمنام بندے کے لیے ہے جسے اللہ تو پہچانتا ہے مگر لوگوں اسے نہیں پہچانتے ہے۔ ایسے لوگ ہدایت کی مشعل اور علم کے چشمے ہوتے ہیں، ان کے ذریعے ہر تاریک آفت روشن ہو جاتی ہے، وہ نا معلوم حقائق کی تشہیر نہیں کرتے اور وہ جھگڑالو خودنما (شیخی باز) نہیں ہوتے۔ ﴿۳﴾

﴿۱﴾ بحار الانوار ج ۴۷، ص ۷۷

﴿۲﴾ مرآۃ العقول، ج ۹، ص ۱۹۷؛ فقہ الامر بالمعروف حباللہ، ص ۲۷۸؛ اللہ للحقیقۃ آل محسن؛ ج ۱، ص ۸۰

﴿۳﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۴۸؛ بحار الانوار ج ۴۷، ص ۷۹

بیان:

النومة بضم النون و إسكان الواو و فتحها الخامل الذكر الذي لا يؤبه له و المذاييع جمع مذياع و هو من لا يكتم السر و البذر بالضم جمع البذور و البذير و هو النمام و من لا يستطيع كتم سره و ككتف كثير الكلام و الجفاة جمع الجافي و هو الكز الغليظ السيئ الخلق كأنه جعله لانقباضه مقابلا لمنبسط اللسان الكثير الكلام و المراد النهي عن طرفي الإفراط و التفريط و لزوم الوسط

"النومة" نون کے ضمہ کے ساتھ، واو کے سکون اور فتح کے ساتھ، غیر فعال مرد جو اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

"المذاییع" یہ جمع ہے "مذیاع" کی اور اس سے مراد وہ ہے کہ جو راز چھپاتا نہیں ہے۔

"البذر" ضمہ کے ساتھ، یہ جمع ہے "البذور، البذیر" کی، اس سے مراد وہ کہ جو اپنا راز نہیں چھپانے کی استطاعت نہیں رکھتا جیسے کہ کثیر الکلام۔

"الجفاۃ" یہ جمع ہے "الجافی" کی اور اس سے مراد موٹا، غلیظ اور بد خلقت ہے، جیسے کہ اس نے بہت زیادہ بولنے والے چپٹی زبان والے کی مخالفت میں اسے اپنایا اور اس سے مراد افراط و تفریط دونوں طریقوں سے روکنا ہے اور درمیانہ راستہ اختیار کرنا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ معلی ثقہ جلیل ثابت ہے جس کا تذکرہ کئی مرتبہ گزر چکا ہے۔ (واللہ اعلم)

12/2911 الكافي، ١/١٢/٢٢٥/٢ علي عن العبيدي عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : طُوبَى لِكُلِّ عَبْدٍ نُومَةٍ لاَ يُؤْبَهُ لَهُ يَعْرِفُ اَلنَّاسَ وَ لاَ يَعْرِفُهُ اَلنَّاسُ يَعْرِفُهُ اَللَّهُ مِنْهُ بِرِضْوَانٍ أُولَئِكَ مَصَابِيحُ اَلْهُدَى يَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ وَ يُفْتَحُ لَهُمْ بَابُ كُلِّ رَحْمَةٍ لَيْسُوا بِالْبُذُرِ اَلْمَذَايِيعِ وَ لاَ اَلْجُفَاةِ اَلْمُرَائِينَ وَ قَالَ قُولُوا اَلْخَيْرَ تُعْرَفُوا بِهِ وَ اِعْمَلُوا اَلْخَيْرَ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ وَ لاَ تَكُونُوا عُجُلاً مَذَايِيعَ فَإِنَّ خِيَارَكُمُ اَلَّذِينَ إِذَا نُظِرَ إِلَيْهِمْ ذُكِرَ اَللَّهُ وَ شِرَارُكُمُ اَلْمَشَّاءُونَ بِالنَّمِيمَةِ اَلْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ اَلْأَحِبَّةِ اَلْمُبْتَغُونَ لِلْبُرَآءِ اَلْمَعَايِبَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: طوبی ہر اس بندے کے لیے ہے جو غیر مشہور گمنام ہے، وہ لوگوں کو پہچانتا ہے اور وہ لوگ اسے نہیں پہچانتے مگر اللہ رضوان کے ذریعے اس کی پہچان

---

[1] مراۃ العقول، ج۹، ص۱۹۸

کرواتا ہے۔ یہی لوگ ہدایت کی مشعل ہیں، ان کے ذریعے سے ہر کالی آفت دور ہو جاتی ہے اور ان کے لیے برکت کا ہر دروازہ کھل جاتا ہے، وہ نامعلوم حقائق کی تشہیر نہیں کرتے اور وہ جھگڑالو شیخی باز نہیں ہیں۔ نیز آپؑ نے فرمایا: اچھی بات کرو تاکہ تم اس کے ذریعے پہچانے جاو، عمل خیر کرو تا کہ اس کے اہل میں سے ہو جاؤ اور جلدی جلدی اعلان کرنے والے نہ بنو کیونکہ تم میں سے بہترین وہ ہیں کہ جن کی طرف دیکھ کر اللہ کی یاد آ جائے اور تم میں سے شریر وہ ہیں جو نادیدہ باتوں کو عام کریں، عزیزوں میں جدائی ڈالیں اور معصوم لوگوں کے عیب تلاش کریں۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲]

13/2912 الکافی،۲/۲۲۵/۱۳/۱ العدة عن أحمد عن عثمان عَمَّنْ أَخْبَرَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : كُفُّوا أَلْسِنَتَكُمْ وَ اِلْزَمُوا بُيُوتَكُمْ فَإِنَّهُ لاَ يُصِيبُكُمْ أَمْرٌ تَخُصُّونَ بِهِ أَبَداً وَ لاَ تَزَالُ ٱلزَّيْدِيَّةُ لَكُمْ وِقَاءً أَبَداً ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنی زبانوں کو قابو میں رکھو اور اپنے گھروں میں قرار پکڑو کیونکہ اس طرح اس امر (مخالفین) سے بالخصوص تم لوگ تا ابد متاثر نہیں ہو گے اور نہ زیدیہ ہمیشہ تمہارے لیے تحفظ بنے رہیں گے (بلکہ تقیہ تمہاری حفاظت کرے گا)۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۴]

14/2913 الکافی،۲/۲۲۵/۱۴/۱ عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي ٱلْحَسَنِ صَلَوَاتُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي يَدِكَ هَذِهِ شَيْءٌ فَإِنِ اِسْتَطَعْتَ أَنْ لاَ تَعْلَمَ هَذِهِ فَافْعَلْ قَالَ وَ كَانَ عِنْدَهُ إِنْسَانٌ فَتَذَاكَرُوا ٱلْإِذَاعَةَ فَقَالَ اِحْفَظْ لِسَانَكَ تَعِزَّ وَ لاَ تُمَكِّنِ ٱلنَّاسَ مِنْ قِيَادِ رَقَبَتِكَ فَتَذِلَّ ۔

عثمان بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہارے ایک ہاتھ میں کوئی چیز موجود ہو پس ممکن ہو کہ دوسرے ہاتھ کو پتا نہ چل سکے تو ایسا ہی کرو۔

---

[۱] بحارالانوار ج ۲۷، ص ۸۰

[۲] مراۃ العقول، ج ۹، ص ۲۰۰

[۳] الغیبۃ (للنعمانی) ص ۱۹۷؛ بحارالانوار ج ۵۲، ص ۱۳۹ و ج ۲۷، ص ۸۲؛ مستدرک الوسائل ج ۱۱، ص ۳۶

[۴] مراۃ العقول، ج ۹، ص ۲۰۰

راوی کا بیان ہے کہ امام علیہ السلام کے پاس ایک انسان موجود تھا پس لوگ (راز کو) فاش کرنے کا تذکرہ کر رہے تھے تو آپؑ نے فرمایا: اپنی زبان کی حفاظت کر کہ اس سے تمہیں عزت حاصل ہو گی۔ اور (بے محل کلام کر کے) لوگوں کو اپنی گردن پر مسلط نہ کرو ورنہ ذلیل ہو جائے گا۔ [۱]

بیان:

القیاد حبل تقاد به الدابة

''القیاد'' وہ رسّی جس سے سواری کو باندھا جاتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

15/2914 الکافی، ۱/۱۵/۲۲۶/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ أَمْرَنَا مَسْتُورٌ مُقَنَّعٌ بِالْمِيثَاقِ فَمَنْ هَتَكَ عَلَيْنَا أَذَلَّهُ اَللَّهُ.

خالد بن نجیح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارا امر پوشیدہ اور میثاق کے پردہ میں ہے پس جو ہمارے خلاف اس کو نظر انداز کرے گا اللہ اسے ذلیل کرے گا۔ [۳]

بیان:

شبه الميثاق المأخوذ منهم على الكتمان بالقناع

ان سے لیے گئے عہد کو نقاب سے تشبیہ دی گئی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن کیونکہ خالد سے صفوان روایت کرتا ہے۔ [۵] (واللہ اعلم)

16/2915 الکافی، ۱/۱۶/۲۲۶/۲ الحسین بن محمد و محمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أسلم [مُسْلِمٍ] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۴۸؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۸۲

[۲] مرآۃ العقول، ج۹، ص۲۰۱

[۳] بصائر الدرجات ص۲۸؛ مختصر البصائر ص۳۳۷؛ نوادر الاخبار ص۵۳؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۴۹؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۸۳

[۴] مرآۃ العقول، ج۹، ص۲۰۱

[۵] الکافی ج۵، ص۷۸؛ الوافی ج۱۷، ص۲۳ ح۱۶۷۹۳؛ وسائل الشیعہ ج۱۷، ص۲۲

مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: نَفَسُ اَلْمَهْمُومِ لَنَا اَلْمُغْتَمِّ لِظُلْمِنَا تَسْبِيحٌ وَ هَمُّهُ لِأَمْرِنَا عِبَادَةٌ وَ كِتْمَانُهُ لِسِرِّنَا جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اَللَّهِ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ اُكْتُبْ هَذَا بِالذَّهَبِ فَمَا كَتَبْتَ شَيْئاً أَحْسَنَ مِنْهُ.

ترجمہ: عیسیٰ ابن ابومنصور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سنا، آپؑ فرمارہے تھے: ہمارے ساتھ ہونے والے ظلم کی وجہ سے کسی کا مغموم ہونا اور غم کی ایک سانس لینا تسبیح ہے اور اس کا ہمارے امر کے لیے فکر کرنا عبادت ہے۔ اس کا ہمارے راز کو چھپانا اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ محمد بن سعید نے مجھ سے کہا: اسے سونے سے لکھ لو کہ تم نے کبھی اس سے بہتر کوئی چیز نہیں لکھی ہوگی۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ابن مسلم کی جگہ محمد بن اسلم ہے تو پھر سند ضعیف ہوگی۔ [۲] اور میرے نزدیک سند مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

17/2916 الكافي ۱۳۹/۱۵۷/۸، ۱۳۹/۱۵۸/۸، الكافي العدة عن صالح بن أبي حماد عن إسماعيل بن مهران

العدة عن سهل عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ سَبْعِينَ حَدِيثاً لَمْ أُحَدِّثْ بِهَا أَحَداً قَطُّ وَ لاَ أُحَدِّثُ بِهَا أَحَداً أَبَداً فَلَمَّا مَضَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ ثَقُلَتْ عَلَى عُنُقِي وَ ضَاقَ بِهَا صَدْرِي فَأَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أَبَاكَ حَدَّثَنِي سَبْعِينَ حَدِيثاً لَمْ يَخْرُجْ مِنِّي شَيْءٌ مِنْهَا وَ لاَ يَخْرُجُ شَيْءٌ مِنْهَا إِلَى أَحَدٍ وَ أَمَرَنِي بِسَتْرِهَا وَ قَدْ ثَقُلَتْ عَلَى عُنُقِي وَ ضَاقَ بِهَا صَدْرِي فَمَا تَأْمُرُنِي فَقَالَ يَا جَابِرُ إِذَا ضَاقَ بِكَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَاخْرُجْ إِلَى اَلْجَبَّانَةِ وَ اِحْتَفِرْ حَفِيرَةً ثُمَّ دَلِّ رَأْسَكَ فِيهَا وَ قُلْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بِكَذَا وَ كَذَا ثُمَّ طُمَّهُ فَإِنَّ اَلْأَرْضَ تَسْتُرُ عَلَيْكَ قَالَ جَابِرٌ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَخَفَّ عَنِّي مَا كُنْتُ أَجِدُهُ.

ترجمہ: جابر بن یزید سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے ایسی ستر احادیث بیان کیں جو آپؑ نے کبھی کسی

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۴۹؛ بحارالانوار ج۲۷، ص۸۳ وج۲، ص۶۴ وج۴۴، ص۲۷۸؛ الامالی (للطوسی) ص۱۱۵؛ الامالی (للطوسی) ص۱۱۵؛ بشارۃ المصطفیٰ ص۱۰۵ وص۲۵۷؛ عوالم العلوم ج۱۷، ص۵۲۸

[۲] مرآۃ العقول، ج۹، ص۲۰۲

سے بیان نہیں کیں اور میں نے بھی یہ کبھی کسی سے بیان نہیں کیں چنانچہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کا انتقال ہوا تو وہ میری گردن پر بھاری ہوگئیں اور میرا سینہ اس سے تنگ ہو گیا تو میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! آپؑ کے والد گرامی علیہ السلام نے مجھ سے ستر احادیث بیان فرمائیں جن میں سے مجھ سے کوئی بات نہیں نکلی اور نہ میں نے ان میں سے کبھی کسی کے سامنے کوئی چیز نکالی کیونکہ انہوں نے مجھے ان کو چھپائے رکھنے کا حکم دیا مگر اب یہ میری گردن پر بھاری ہوگئی ہیں اور میرا سینہ اس سے تنگ ہو گیا ہے، پس آپؑ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اے جابر! اگر اس میں سے کچھ تیرے سینہ کو تنگ کر دے تو صحرا (یا قبرستان) میں جا کر ایک کھائی کھود کر اس کے اندر اپنا سر داخل کرو اور پھر کہو کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فلاں فلاں بیان کیا ہے اور پھر اسے ڈھانپ دو کہ زمین اسے تمہارے لیے راز کے طور پر رکھے گی۔

جابر کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو وہ (وزن) مجھ سے ہلکا ہو گیا جس کے میں نیچے تھا۔ [1]

بیان:

مما يناسب إيراده في هذا المقام

ما رواه أبو عبد الله محمد بن جعفر الحائري باتصال الإسناد إلى أبي الحسن علي بن ميثم قال حدثني والدي ميثم رضي الله عنه قال اصحرني مولاي أمير المؤمنين ع ليلة من الليالي- حتى خرج عن الكوفة و انتهى إلى مسجد الجعفي و توجه إلى القبلة فصلى أربع ركعات فلما سلم و سبح بسط كفيه و قال إلهي كيف أدعوك و قد عصيتك- و كيف لا أدعوك و قد عرفتك إلى آخر الدعاء- ثم سجد و عفر خده و قال العفو العفو مائة مرة ثم قام و خرج فاتبعته حتى برز إلى الصحراء و خط لي خطة و قال لي إياك أن تتجاوز هذه الخطة- و مضى عني و كانت ليلة مدلهمة فقلت يا نفس أسلمت مولاك و له أعداء كثيرة و أي عذر يكون لك عند الله و عند رسوله و الله لأقفون أثره و لأعلمن خبره و إن كنت قد خالفت أمره و جعلت أتبع أثره فوجدته ع مطلعا في البئر إلى نصفه يخاطب البئر و البئر تخاطبه فحس بي ع فالتفت و قال من قلت ميثم فقال يا ميثم ألم آمرك أن لا تتجاوز الخطة قلت يا مولاي خشيت عليك من الأعداء فلم يصبر على ذلك قلبي فقال سمعت مما قلت شيئا قلت لا يا مولاي فقال يا ميثم

وفي الصدر لبانات

إذا ضاق لها صدري

نكت الأرض بالكف

و أبديت لها سري

فمهما تنبت الأرض

فذاك النبت من بذري

[1] بحار الانوار ج۴۶، ص ۳۴۴؛ عوالم العلوم ج۱۹، ص ۳۸۳

اس مقام پر مناسب ہے اس روایت کا وارد کرنا کہ جس کو ابو عبداللہ محمد بن جعفر الحائری نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوالحسن علیؑ بن میثم سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد محترم میثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ انہوں نے بیان کیا: ایک رات مجھے میرے مولا امیر المؤمنین علیہ السلام صحراء کی طرف لے گئے یہاں تک کہ کوفہ کی طرف نکل گئے اور مسجد الجعفی تک جا پہنچے اور قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے پس چار رکعات نماز ادا کی اور جب آپؑ نے سلام پڑھا اور تسبیح انجام دی اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا: إلهي كيف أدعوك وقد عصيتك و كيف لا أدعوك وقد عرفتك۔ الی الآخر اس کے بعد آپؑ نے سجدہ شکر ادا کیا اور اپنا گال مبارک زمین پر لگایا اور سو مرتبہ ''العفو'' اس کے بعد آپؑ کھڑے ہوئے اور باہر آ گئے پس میں بھی آپؑ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا یہاں تک کہ ایک صحراء تک پہنچ گئے۔ آپؑ نے میرے لیئے ایک لکیر کھینچی اور مجھ سے فرمایا: اس لکیر کو پار کرنے سے پرہیز کرنا۔ اس کے بعد آپؑ میری طرف سے چلے گئے وہ ایک اندھیری رات تھی تو میں نے کہا: اے نفس! تو اپنے مولا پر اسلام لایا حالانکہ ان کے دشمن کثیر تعداد میں ہیں اور تجھے خدا اور اس کے رسول کے پاس کیا عذر ہے اور خدا کی قسم میں اس کی راہ پر چلوں گا اور اس کی خبر جانوں گا اور میں نے آپؑ کے پیروں کے نشانات پر چلنا شروع کر دیا تو میں نے آپ کو کنویں کے آدھے راستے پر دیکھا اور آپؑ کنویں سے مخاطب ہو کر کچھ باتیں کر رہے تھے پس آپؑ نے مجھے محسوس کیا اور متوجہ ہوئے آپؑ نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: جی میں میثمؓ ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: اے میثم! کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ تم اس سے آگے نہ بڑھنا؟ میں نے عرض کیا: آپ کے لیے دشمنوں سے خوفزدہ تھا اور اس پر میرا صبر نہیں کر رہا تھا۔ آپؑ نے فرمایا: جو چیز میں بیان کی ہے کیا تو نے وہ سنی ہے؟ میں نے عرض: اے میرے مولاؑ! میں نے نہیں سنا۔ آپؑ نے فرمایا: في الصدر لبابات إذا ضاق لها صدري نكت الأرض بالكف و أبديت لها سري فمهما تنبت الأرض فذاك النبت من بذري

تحقیق اسناد:

حدیث کی پہلی سند مرسل اور دوسری ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک دونوں سندیں مرسل ہیں۔ (واللہ اعلم)

۱۰۶۔ باب شكوى الحاجة إلى المؤمن

باب: مومن کی طرف ضرورت کا شکوہ کرنا

1/2917 الكافى ،۱۱۳/۱۴۲/۸ محمد عن أحمد عن السراد عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ

[1] مراۃ العقول، ج۲۶، ص۱۷

عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ شَكَا حَاجَتَهُ وَ ضُرَّهُ إِلَى كَافِرٍ أَوْ إِلَى مَنْ يُخَالِفُهُ عَلَى دِينِهِ فَكَأَنَّمَا شَكَا اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى عَدُوٍّ مِنْ أَعْدَاءِ اَللَّهِ وَ أَيُّمَا رَجُلٍ مُؤْمِنٍ شَكَا حَاجَتَهُ وَ ضُرَّهُ إِلَى مُؤْمِنٍ مِثْلِهِ كَانَتْ شَكْوَاهُ إِلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

ترجمہ: یونس بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرماتے تھے: جو بھی مومن اپنی حاجت کی شکایت کرے اور اسے کافر یا اس مخالف کے سامنے پیش کرے جو اس کے دین میں اس کا مخالف ہو تو گویا اس نے اللہ کے دشمنوں میں سے کسی دشمن کے سامنے اللہ کی شکایت کی ہے اور جو بھی مومن آدمی اپنی حاجت کی شکایت کرے اور اسے اپنے جیسے مومن کے سامنے پیش کرے تو گویا اس نے (براہ راست) اللہ تعالیٰ سے شکایت کی۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ یونس کامل الزیارات کا راوی ہے۔ [۳] نیز اس سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ [۴] (واللہ علم)

2/2918 الکافی،۱۹۲/۱۴۰/۸ العدۃ عن البرقی عن القاسم عن جدہ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: يَا حَسَنُ إِذَا نَزَلَتْ بِكَ نَازِلَةٌ فَلاَ تَشْكُهَا إِلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ اَلْخِلاَفِ وَ لَكِنِ اُذْكُرْهَا لِبَعْضِ إِخْوَانِكَ فَإِنَّكَ لَنْ تُعْدَمَ خَصْلَةً مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ إِمَّا كِفَايَةً بِمَالٍ وَ إِمَّا مَعُونَةً بِجَاهٍ أَوْ دَعْوَةً فَتُسْتَجَابُ أَوْ مَشُورَةً بِرَأْيٍ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے حسن! جب تم پر کوئی مصیبت نازل ہو تو مخالفین میں سے کسی کے پاس اس کی شکایت نہ کر البتہ اپنے بعض مومن بھائیوں کے سامنے اس کا تذکرہ کرسکتا ہے۔ پس تو چار چیزوں میں سے کسی ایک سے محروم نہیں رہے گا: یا تو تیری مالی مدد کی جائے گی، یا جاہ و جلال سے تیری اعانت کی جائے گی، یا تیری دعا

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۲،ص۴۱۱؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۷۵۰

[۲] مراۃ العقول، ج۲۵،ص۳۴۵؛ البضاعۃ المزجاۃ، ج۲،ص۴۱۱

[۳] کامل الزیارات ص۱۸۸ باب ۱۳؛ وسائل الشیعہ ج۱۴،ص۴۸۹

[۴] المحاسن ج۱،ص۲۵۷؛ الکافی ج۲،ص۲۲۲؛ الوافی ج۵،ص۶۹۷ ح ۲۹۰۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۲۳۵ و ج۱۶،ص۲۵۲؛ بحار الانوار ج۷۲،ص۷۲ و ص۳۹۷

قبول ہو جائے گی یا رائے کے ذریعے مشورہ۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ قاسم بن یحیی کامل الزیارات کا راوی ہے اور شیخ صدوق نے بھی ثقہ کہا ہے اور اس کا جد یعنی حسن بن راشد بھی کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی ہے اور ثقہ ہے۔ [3]

3/2919 الفقیه ،۴/۴۰۱/۵۸۶۳ أَبِي هَاشِمٍ اَلْجَعْفَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ : أَصَابَتْنِي ضِيقَةٌ شَدِيدَةٌ فَصِرْتُ إِلَى أَبِي اَلْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَلَمَّا جَلَسْتُ قَالَ يَا أَبَا هَاشِمٍ أَيُّ نِعَمِ اَللَّهِ عَلَيْكَ تُرِيدُ أَنْ تُؤَدِّيَ شُكْرَهَا قَالَ أَبُو هَاشِمٍ فَوَجَمْتُ فَلَمْ أَدْرِ مَا أَقُولُ لَهُ فَابْتَدَأَنِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ رَزَقَكَ اَلْإِيمَانَ فَحَرَّمَ بِهِ بَدَنَكَ عَلَى اَلنَّارِ وَ رَزَقَكَ اَلْعَافِيَةَ فَأَعَانَكَ عَلَى اَلطَّاعَةِ وَ رَزَقَكَ اَلْقُنُوعَ فَصَانَكَ عَنِ اَلتَّبَذُّلِ يَا أَبَا هَاشِمٍ إِنَّمَا اِبْتَدَأْتُكَ بِهَذَا لِأَنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَشْكُوَ لِي مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا قَدْ أَمَرْتُ لَكَ بِمِائَةِ دِينَارٍ فَخُذْهَا .

ترجمہ ابو ہاشم جعفری سے روایت ہے کہ میں معاشی تنگی سے سخت پریشان ہوا تو امام علی نقیؑ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے ان کی طرف گیا۔ پس میں نے اذن حضور طلب کیا تو آپؑ نے اذن دے دیا۔ جب میں بیٹھا ہی تھا کہ آپؑ نے فرمایا: اے ابو ہاشم! اللہ کی کون سی نعمت پر شکرادا کرنا چاہتا ہے۔ میں نے سر نیچے کرلیا کہ کیا جواب دوں۔ پس آپؑ نے بات کا آغاز فرمایا: اے ابو ہاشم! خدا نے تجھے ایمان کا رزق عطا فرمایا تا کہ تیرے بدن کو جہنم کی آگ پر حرام کرے اور اس نے تجھے تندرستی کا رزق عطا فرمایا تا کہ اپنی اطاعت میں تیری مدد کرے اور تجھے قناعت کا رزق دیا تا کہ تو اپنی آبرو ریزی سے اپنے آپ کو بچا کے رکھے۔ اے ابو ہاشم! میں نے بات کا آغاز کر دیا ہے حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تو میرے پاس اس کی شکایت کرنے کے لیے آیا ہے جس نے تیرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے اور میں نے تیرے لیے سو دینار کا حکم دیا ہے ان کو لے لینا۔ [4]

---

[1] تحف العقول ص ۳۷۹؛ تحیۃ الخواطر ج ۲،ص ۱۳۹؛ وسائل الشیعہ ج ۲،ص ۳۱۱؛ الفصول المہمہ ج ۳،ص ۲۹۶؛ بحارالانوار ج ۷۵،ص ۳۶۵ و ج ۷۸،ص ۳۷۰؛ عوالم العلوم ج ۲۰،ص ۱۲۷

[2] مرآۃ العقول ج ۲۶،ص ۴۴؛ البضاعۃ المزجاۃ ج ۲،ص ۵۲۴

[3] المفید من معجم رجال الحدیث: ۱۳۹

[4] الامالی (للصدوق) ص ۴۱۲؛ بحارالانوار ج ۵۰،ص ۱۲۹ و ج ۶۹،ص ۳۲۶

بیان:

فوجمت أي سكت و التبذل الامتهان و من فعل بك هذا كناية عن الله سبحانه

"فوجمت" اس سے مراد خاموشی ہے۔

"التبذل" بے عزتی،

"من فعل بک ھذا" یہ کنایہ ہے اللہ تعالیٰ سے،

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند قوی کالصحیح ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ اس کی اصل سے (نقل) ہے لہذا صحیح ہوگی۔ [1] یا پھر سند صحیح ہے۔ [2] نیز اس کی ایک سند امالی میں بھی مذکور ہے جو حسن ہے اور اس میں احمد بن محمد علوی تفسیر قمی کا راوی ہے۔(واللہ اعلم)

۱۰۷۔باب التکاتب

باب: تحریر

1/2920 الکافی،۱/۱/۶۷۰/۲ العدة عن أحمد و سهل جميعا عن السراد عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلتَّوَاصُلُ بَيْنَ اَلْإِخْوَانِ فِي اَلْحَضَرِ اَلتَّزَاوُرُ وَفِي اَلسَّفَرِ اَلتَّكَاتُبُ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضر میں بھائیوں کے درمیان رابطہ میل جول سے ہوتا ہے اور سفر میں خط و کتابت سے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [4]

2/2921 اَلْکَافِي،۱/۱/۶۷۲/۲ مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اَلْعَزِيزِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: لاَ تَدَعْ بِسْمِ اَللَّهِ اَلرَّحْمٰنِ اَلرَّحِيمِ وَإِنْ كَانَ بَعْدَهُ شِعْرٌ.

ترجمہ: جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو(لکھنا یا

---

[1] روضة المتقین ج۱۳،ص۱۴۸

[2] قواعد فی بناء الشباب یعقوبی ص۴۷؛السبیل الی المحویات یعقوبی ص۱۹۹؛الابعاد الاخلاقیہ یعقوبی ص۳۲۱

[3] مصادقة الاخوان ص۵۶؛تحف العقول ص۳۵۸؛مشکاة الانوار ص۱۳۲؛وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۱۳۵؛بحار الانوار ج۷۵،ص۲۴۰؛عوالم العلوم ج۲۰،ص ۷۵۵؛مستدرک الوسائل ج۸،ص۳۳۲

[4] مراة العقول ج۱۲،ص۵۷۷

پڑھنا) ترک نہ کرو چاہے بعد میں ایک شعر ہی (لکھنا یا پڑھنا) ہو۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۲﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عمر بن عبدالعزیز الزحل تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ ﴿۳﴾

3/2922 اَلْكَافِي، ۱/۲/۶۷۲/۲ اَلْعِدَّةُ عَنِ اَلْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اَلسَّلاَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ هَارُونَ مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : اُكْتُبْ بِسْمِ اَللَّهِ اَلرَّحْمٰنِ اَلرَّحِيمِ مِنْ أَجْوَدِ كِتَابَتِكَ وَ لاَ تَمُدَّ اَلْبَاءَ حَتَّى تَرْفَعَ اَلسِّينَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بِسْمِ اَللّٰهِ اَلرَّحْمٰنِ اَلرَّحِيمِ کو اپنی بہترین تحریر سے لکھ اور باء کو اس وقت تک نہ کھینچ جب تک سین کو بلند نہ کر لے۔ ﴿۴﴾

بیان:

و لا تمد الباء يعني إلى الميم كما وقع التصريح به في حديث أمير المؤمنين ع و رفع السين تضريسه

''لا تمد الباء'' باء کو لمبا نہیں کرنا یعنی میم تک جیسا کہ اس کی تصریح امیر المؤمنینؑ کی حدیث میں، ''تضریسہ'' میں سین کو رفع دیا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۵﴾ لیکن میرے نزدیک سند سیف اور یوسف کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ محمد بن علی یعنی ابو سمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے جو اس کی توثیق ہے۔ (واللہ اعلم)

4/2923 اَلْكَافِي، ۱/۳/۶۷۲/۲ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ اَلسَّرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَكْتُبْ بِسْمِ اَللَّهِ اَلرَّحْمٰنِ اَلرَّحِيمِ لِفُلاَنٍ وَ لاَ بَأْسَ أَنْ تَكْتُبَ عَلَى ظَهْرِ اَلْكِتَابِ لِفُلاَنٍ.

حسن بن سری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو (خط کے اندر)

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۳۶؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱، ص ۱۵

﴿۲﴾ مراۃ العقول ج ۱۲، ص ۵۸

﴿۳﴾ المفید من معجم رجال الحدیث ص ۴۲۶

﴿۴﴾ مشکاۃ الانوار ص ۱۴۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۳۶؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱، ص ۱۶

﴿۵﴾ مراۃ العقول ج ۱۲، ص ۵۸

فلاں کے لیے نہ لکھ لیکن کوئی حرج نہیں کہ تو خط کے پیچھے فلاں کے لیے لکھ لے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند کا صحیح ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

5/2924 الکافی، ۱/۴/۶۷۳/۲ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبَانٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ اَلسَّرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَكْتُبْ دَاخِلَ اَلْكِتَابِ لِأَبِي فُلاَنٍ وَ اُكْتُبْ إِلَى أَبِي فُلاَنٍ وَ اُكْتُبْ عَلَى اَلْعُنْوَانِ لِأَبِي فُلاَنٍ.

حسن بن سری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خط کے اندر ابوفلاں کے لیے نہ لکھو بلکہ ابوفلاں کی طرف لکھو البتہ عنوان پر ابوفلان کے لیے لکھ سکتے ہو۔ [3]

بیان:

لعل المراد بالحديثين النهي عن ثبت اسم الكاتب داخل الكتاب و في وجهه بل في ظهره و عنوانه بخلاف اسم المكتوب إليه فإنه لا بأس بثبته داخل الكتاب و في وجهه

شاید ان دونوں حدیثوں سے مراد یہ ہے کہ کاتب کا نام کتاب کے اندر اور آگے لکھنا منع ہے، نہ کہ اس کی پشت اور اس کے عنوان پر، اس کے برعکس جس کے لیے یہ لکھا گیا ہے۔ اس کو کتاب کے اندر اور سامنے رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند نضر بن شعیب کی وجہ سے مجہول ہے اور محمد بن علی کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

6/2925 الکافی، ۱/۵/۶۷۳/۲ عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَبْدَأُ بِالرَّجُلِ فِي اَلْكِتَابِ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ ذَلِكَ مِنَ اَلْفَضْلِ يَبْدَأُ اَلرَّجُلُ بِأَخِيهِ يُكْرِمُهُ

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص خط میں بندے کے نام سے ابتداء کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ بات فضیلت میں سے ہے کہ بندہ اپنے بھائی کی عزت کے لیے

---

[1] مشکاۃ الانوار ص ۱۴۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۳۷؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱، ص ۱۶

[2] مراۃ العقول ج ۱۲، ص ۵۸۱

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۳۷

[4] مراۃ العقول ج ۱۲، ص ۵۸۱

اس کے نام سے ابتداء کرے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۲] یا پھر موثق کالصحیح ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ سماعہ امامی اور ثقہ جلیل ہے البتہ مشہور یہی ہے کہ وہ واقفی ہے لیکن یہ تحقیق کے خلاف ہے۔ (واللہ علم)

7/2926 الکافی، ۱/۶/۶۷۳/۲ عِدَّةٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ اَلْأَحْمَرِ عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَبْدَأَ اَلرَّجُلُ بِاسْمِ صَاحِبِهِ فِي اَلصَّحِيفَةِ قَبْلَ اِسْمِهِ.

ترجمہ: حدید بن حکیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں کہ انسان صحیفہ (خط) کے اندر اپنے نام سے پہلے اپنے ساتھی کے نام ابتداء کرے۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۵] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ ابان بن احمر امامی اور ثقہ جلیل بلکہ اصحاب اجماع میں سے ہے۔ (واللہ علم)

8/2927 الکافی، ۱/۷/۶۷۳/۲ الثلاثة عَنْ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: أَمَرَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ بِكِتَابٍ فِي حَاجَةٍ فَكُتِبَ ثُمَّ عُرِضَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ اِسْتِثْنَاءٌ فَقَالَ كَيْفَ رَجَوْتُمْ أَنْ يَتِمَّ هَذَا وَلَيْسَ فِيهِ اِسْتِثْنَاءٌ اُنْظُرُوا كُلَّ مَوْضِعٍ لاَ يَكُونُ فِيهِ اِسْتِثْنَاءٌ فَاسْتَثْنُوا فِيهِ.

ترجمہ: مرازم بن حکیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کسی مسئلہ کے بارے میں خط لکھنے کا حکم دیا پس خط لکھا گیا، پھر اسے آپؑ کو پیش کیا گیا مگر اس میں ان شاء اللہ نہیں لکھا تھا تو آپؑ نے فرمایا: تم کیسے امید رکھ سکتے ہو کہ یہ کام مکمل ہو جائے گا جبکہ اس میں ان شاء اللہ لکھا ہوا نہیں ہے؟ پس ہر جگہ کو دیکھو جہاں ان شاء اللہ نہیں لکھا ہوا تو وہاں ان شاء اللہ لکھو۔ [۶]

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۳۸

[۲] مراۃ العقول ج۱۲، ص۵۸۱

[۳] الاسس الحدیثیہ جدید ی نژاد ص۲۵۲

[۴] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۳۷

[۵] مراۃ العقول ج۱۲، ص۵۸۱

[۶] مشکاۃ الانوار ص۱۴۳؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۳۸؛ الفصول المہمۃ ج۳، ص۳۶۰؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۳، ص۶۲۷؛ بحار الانوار ج۷۴، ص۴۸؛ تفسیر نور الثقلین ج۳، ص۲۵۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج۸، ص۵۸؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۱۶۵؛ مستدرک الوسائل ج۱۶، ص۶۱

بیان:

المراد بالاستثناء كلمة إن شاء الله تعالى

استثناء سے مراد کلمۂ انشآءاللہ تعالیٰ ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [۱] یا پھر سند حسن کالصحیح ہے۔ [۲] اور میرے نزدیک بھی سند حسن ہے۔(واللہ اعلم)

9/2928 الكافي،۱/۹/۶۴۳/۲ الثلاثة عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ: أَنَّهُ رَأَى كُتُباً لِأَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مُتَرَّبَةً

ترجمہ: علی بن عطیہ سے روایت ہے کہ اس نے امام علی رضاؑ کے کچھ خاک آلود خطوط دیکھے ہیں۔ [۳]

بیان:

تتريب الكتاب وإترابه أن تجعل التراب عليه وتلطخه به وفي الحديث أتربوا فإنه أنجح للحاجة

"تتریب الکتاب واترابہ" کتاب کو خاک میں ملانا اور اس پر مٹی ڈالنا اور اس سے داغ دینا ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے:

أتربوا فإنه أنجح للحاجة

بڑے ہو جاؤ کیونکہ یہ ضرورت کے لیے زیادہ کامیاب ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [۴] یا پھر حسن کالصحیح ہے۔ [۵]

10/2929 الكافي،۱/۸/۶۴۳/۲ عنه عن البزنطي عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ كَانَ يُتَرِّبُ اَلْكِتَابَ وَ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

ترجمہ: البزنطی سے روایت ہے کہ امام علی رضاؑ خط کو خاک آلود کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [۶]

---

[۱] مرآۃ العقول ج۱۲، ص۵۸۱

[۲] الاسس الحدیثیہ جدیدی نژاد ص۲۵۲

[۳] مشکاۃ الانوار ص۳۴۴؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۳۹؛ بحارالانوار ج۷۶، ص۱۱۲؛ عوالم العلوم ج۲۱، ص۲۰۰

[۴] مرآۃ العقول ج۱۲، ص۵۸۲

[۵] الاسس الحدیثیہ جدیدی نژاد ص۲۵۳

[۶] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۳۹

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۱]

11/2930 الکافی ۲/۶۴۰/۲/۱ السراد عَنْ عَبْدِ اَللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: رَدُّ جَوَابِ اَلْكِتَابِ وَاجِبٌ كَوُجُوبِ رَدِّ اَلسَّلاَمِ وَ اَلْبَادِي بِالسَّلاَمِ أَوْلَى بِاللّٰهِ وَ رَسُولِهِ۔

ترجمہ: عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: خط کا جواب دینا اسی طرح واجب ہے جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے اور سلام کا آغاز کرنے والا اللہ اور اس کے رسولؐ کے زیادہ قریب ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۳]

12/2931 الکافی ۲/۶۵۱/۱/۱ أحمد بن محمد الكوفي عن التيملي عن ابن أسباط عن عمه عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ اَلْحَاجَةُ إِلَى اَلْمَجُوسِيِّ أَوْ إِلَى اَلْيَهُودِيِّ أَوْ إِلَى اَلنَّصْرَانِيِّ أَوْ أَنْ يَكُونَ عَامِلاً أَوْ دِهْقَاناً مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ أَرْضِهِ فَيَكْتُبُ إِلَيْهِ اَلرَّجُلُ فِي اَلْحَاجَةِ اَلْعَظِيمَةِ أَ يَبْدَأُ بِالْعِلْجِ وَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِهِ وَ إِنَّمَا يَصْنَعُ ذَلِكَ لِكَيْ تُقْضَى حَاجَتُهُ قَالَ أَمَّا أَنْ تَبْدَأَ بِهِ فَلاَ وَ لَكِنْ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَدْ كَانَ يَكْتُبُ إِلَى كِسْرَى وَ قَيْصَرَ۔

ترجمہ: ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا: ایک شخص اپنے علاقہ کے کسی عظیم عامل یا زمیندار کو کسی سخت ضرورت کے تحت خط لکھتا ہے جبکہ وہ یہودی یا نصرانی ہے تو کیا اس کے نام سے ابتداء کرسکتا ہے اور کیا اس پر سلام کرسکتا ہے تاکہ اس کی حاجت برآری ہوجائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے نام سے تو ابتداء نہ کرے۔ مگر خط میں سلام کرلے کیونکہ رسول اللہؐ نے کسری (ایران) اور قیصر (روم) کو خطوط لکھتے تھے۔ [۴]

---

[۱] مرآۃ العقول ج۱۲، ص ۵۸۱؛ الاسس الحدیثیہ جدیدی نژاد ص ۲۵۳

[۲] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۵۷؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۷۳

[۳] مرآۃ العقول ج۱۲، ص ۵۷۷؛ ماوراء الفقہ ج ۳، ص ۱۵۹؛ آیات الاحکام نجفی ج ۶، ص ۵۷؛ موسوعہ کتب الامام الشہید ج ۱۲، ص ۸۲؛ جواہر الکلام ج ۶، ص ۸۷؛ حدود الشریعہ محسنی ج ۲، ص ۳۹۴؛ کشکول حکمت مشکینی ص ۱۶۵؛ ج ۹، ص ۶۹؛ العروۃ الوثقی یزدی ج ۷، ص ۱۰۵؛ المناظر الناضرہ ج ۱، ص ۳۳۶؛ موسوعہ الامام الخوئی ج ۱۵، ص ۴۸۳

[۴] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۸۴

بیان:

الدهقان بالكسر والضم الرئيس والقوي على التصرف مع حدة وزعيم فلاحي العجم والعلج الرجل من كفار العجم

''الدھقان'' کسرہ اور ضمہ کے ساتھ، رئیس اور تصرف کے لحاظ سے طاقتور اور عجمی کسانوں کا زعیم،

''العلج''، عجمی کفار میں سے ایک شخص۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۱] یا پھر سند معتبر ہے۔ [۲]

13/2932 الكافي، ۱/۲/۶۵۱/۲ علي عن أبيه عن ابن مرار عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : عَنِ ٱلرَّجُلِ يَكْتُبُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ عُظَمَاءِ عُمَّالِ ٱلْمَجُوسِ فَيَبْدَأُ بِٱسْمِهِ قَبْلَ ٱسْمِهِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ إِذَا فَعَلَ لاِخْتِيَارِ ٱلْمَنْفَعَةِ.

عبداللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اس شخص کے بارے میں جو مجوس کے کسی بڑے عامل (گورنر وغیرہ) کو خط لکھتا ہے تو اس کا نام اپنے نام سے پہلے لکھ دیتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اگر کسی فائدہ کی خاطر ایسا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ [۳]

بیان:

الاحتياز بالمهملة و الزاي أي جلبها و جمعها

''الاحتیاز'' مھملہ اور زاء کے ساتھ، یعنی لانا اور جمع کرنا

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ اسماعیل بن مرار تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۵]

۱۰۸۔ باب تفاصيل الحقوق لكل ذي حق

باب: جملہ حقداروں کے حقوق کی تفصیلات

1/2933 الفقيه، ۱/۳۲۱۴/۶۱۸/۲ الهاشمي عن الثمالي عَنْ سَيِّدِ ٱلْعَابِدِينَ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: حَقُّ ٱللَّهِ ٱلْأَكْبَرُ عَلَيْكَ أَنْ تَعْبُدَهُ وَ لاَ تُشْرِكَ بِهِ شَيْئاً فَإِذَا فَعَلْتَ

---

[۱] مراۃ العقول ج ۱۲، ص ۵۴۹

[۲] سند العروۃ (الصلاۃ) ص ۳۹۷

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۸۴

[۴] مراۃ العقول ج ۱۲، ص ۵۴۹

[۵] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۷

ذَلِكَ بِإِخْلَاصٍ جَعَلَ لَكَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ يَكْفِيَكَ أَمْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ حَقُّ نَفْسِكَ عَلَيْكَ أَنْ تَسْتَعْمِلَهَا بِطَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ حَقُّ اللِّسَانِ إِكْرَامُهُ عَنِ الْخَنَا وَ تَعْوِيدُهُ الْخَيْرَ وَ تَرْكُ الْفُضُولِ الَّتِي لَا فَائِدَةَ لَهَا وَ الْبِرُّ بِالنَّاسِ وَ حُسْنُ الْقَوْلِ فِيهِمْ وَ حَقُّ السَّمْعِ تَنْزِيهُهُ عَنْ سَمَاعِ الْغِيبَةِ وَ سَمَاعِ مَا لَا يَحِلُّ سَمَاعُهُ وَ حَقُّ الْبَصَرِ أَنْ تَغُضَّهُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَكَ وَ تَعْتَبِرَ بِالنَّظَرِ بِهِ وَ حَقُّ يَدِكَ أَنْ لَا تَبْسُطَهَا إِلَى مَا لَا يَحِلُّ لَكَ وَ حَقُّ رِجْلَيْكَ أَنْ لَا تَمْشِيَ بِهِمَا إِلَى مَا لَا يَحِلُّ لَكَ فَبِهِمَا تَقِفُ عَلَى الصِّرَاطِ فَانْظُرْ أَنْ لَا تَزِلَّا بِكَ فَتَرَدَّى فِي النَّارِ وَ حَقُّ بَطْنِكَ أَنْ لَا تَجْعَلَهُ وِعَاءً لِلْحَرَامِ وَ لَا تَزِيدَ عَلَى الشِّبَعِ وَ حَقُّ فَرْجِكَ أَنْ تُحْصِنَهُ عَنِ الزِّنَا وَ تَحْفَظَهُ مِنْ أَنْ يُنْظَرَ إِلَيْهِ وَ حَقُّ الصَّلَاةِ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهَا وِفَادَةٌ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَنْتَ فِيهَا قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِذَا عَلِمْتَ ذَلِكَ قُمْتَ مَقَامَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ الْحَقِيرِ الرَّاغِبِ الرَّاهِبِ الرَّاجِي الْخَائِفِ الْمُسْتَكِينِ الْمُتَضَرِّعِ الْمُعَظِّمِ لِمَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالسُّكُونِ وَ الْوَقَارِ وَ تُقْبِلَ عَلَيْهَا بِقَلْبِكَ وَ تُقِيمَهَا بِحُدُودِهَا وَ حُقُوقِهَا وَ حَقُّ الْحَجِّ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ وِفَادَةٌ إِلَى رَبِّكَ وَ فِرَارٌ إِلَيْهِ مِنْ ذُنُوبِكَ وَ فِيهِ قَبُولُ تَوْبَتِكَ وَ قَضَاءُ الْفَرْضِ الَّذِي أَوْجَبَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَ حَقُّ الصَّوْمِ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ حِجَابٌ ضَرَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى لِسَانِكَ وَ سَمْعِكَ وَ بَصَرِكَ وَ بَطْنِكَ وَ فَرْجِكَ لِيَسْتُرَكَ بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنْ تَرَكْتَ الصَّوْمَ خَرَقْتَ سِتْرَ اللَّهِ عَلَيْكَ وَ حَقُّ الصَّدَقَةِ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهَا ذُخْرُكَ عِنْدَ رَبِّكَ وَ وَدِيعَتُكَ الَّتِي لَا تَحْتَاجُ إِلَى الْإِشْهَادِ عَلَيْهَا وَ كُنْتَ لِمَا تَسْتَوْدِعُهُ سِرّاً أَوْثَقَ مِنْكَ بِمَا تَسْتَوْدِعُهُ عَلَانِيَةً وَ تَعْلَمَ أَنَّهَا تَدْفَعُ عَنْكَ الْبَلَايَا وَ الْأَسْقَامَ فِي الدُّنْيَا وَ تَدْفَعُ عَنْكَ النَّارَ فِي الْآخِرَةِ وَ حَقُّ الْهَدْيِ أَنْ تُرِيدَ بِهِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا تُرِيدَ بِهِ خَلْقَهُ وَ لَا تُرِيدَ بِهِ إِلَّا التَّعَرُّضَ لِرَحْمَةِ اللَّهِ وَ نَجَاةَ رُوحِكَ يَوْمَ تَلْقَاهُ وَ حَقُّ السُّلْطَانِ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّكَ جُعِلْتَ لَهُ فِتْنَةً وَ أَنَّهُ مُبْتَلًى فِيكَ بِمَا جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ عَلَيْكَ مِنَ السُّلْطَانِ وَ أَنَّ عَلَيْكَ أَنْ لَا تَتَعَرَّضَ لِسَخَطِهِ فَتُلْقِيَ بِيَدِكَ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَ تَكُونَ شَرِيكاً لَهُ فِيمَا يَأْتِي إِلَيْكَ مِنْ سُوءٍ وَ حَقُّ سَائِسِكَ بِالْعِلْمِ التَّعْظِيمُ لَهُ وَ التَّوْقِيرُ لِمَجْلِسِهِ وَ حُسْنُ الِاسْتِمَاعِ إِلَيْهِ وَ الْإِقْبَالُ عَلَيْهِ وَ أَنْ لَا تَرْفَعَ عَلَيْهِ صَوْتَكَ وَ لَا تُجِيبَ أَحَداً يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يُجِيبُ وَ لَا تُحَدِّثَ فِي مَجْلِسِهِ أَحَداً وَ لَا تَغْتَابَ عِنْدَهُ أَحَداً وَ أَنْ تَدْفَعَ عَنْهُ إِذَا ذُكِرَ عِنْدَكَ بِسُوءٍ وَ أَنْ تَسْتُرَ عُيُوبَهُ وَ تُظْهِرَ مَنَاقِبَهُ وَ لَا تُجَالِسَ لَهُ عَدُوّاً وَ لَا تُعَادِيَ لَهُ وَلِيّاً فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ شَهِدَتْ لَكَ مَلَائِكَةُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِأَنَّكَ قَصَدْتَهُ وَ تَعَلَّمْتَ عِلْمَهُ لِلَّهِ جَلَّ وَ عَزَّ اسْمُهُ لَا لِلنَّاسِ

وَ أَمَّا حَقُّ سَائِسِكَ بِالْمُلْكِ فَأَنْ تُطِيعَهُ وَلاَ تَعْصِيَهُ إِلاَّ فِيمَا يُسْخِطُ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّهُ لاَ طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ اَلْخَالِقِ وَ أَمَّا حَقُّ رَعِيَّتِكَ بِالسُّلْطَانِ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُمْ صَارُوا رَعِيَّتَكَ لِضَعْفِهِمْ وَ قُوَّتِكَ فَيَجِبُ أَنْ تَعْدِلَ فِيهِمْ وَ تَكُونَ لَهُمْ كَالْوَالِدِ اَلرَّحِيمِ وَ تَغْفِرَ لَهُمْ جَهْلَهُمْ وَ لاَ تُعَاجِلَهُمْ بِالْعُقُوبَةِ وَ تَشْكُرَ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى مَا آتَاكَ مِنَ اَلْقُوَّةِ عَلَيْهِمْ وَ أَمَّا حَقُّ رَعِيَّتِكَ بِالْعِلْمِ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا جَعَلَكَ قَيِّماً لَهُمْ فِيمَا آتَاكَ مِنَ اَلْعِلْمِ وَ فَتَحَ لَكَ مِنْ خَزَائِنِهِ فَإِنْ أَحْسَنْتَ فِي تَعْلِيمِ اَلنَّاسِ وَلَمْ تَخْرَقْ بِهِمْ وَ لَمْ تَضْجَرْ عَلَيْهِمْ زَادَكَ اَللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ إِنْ أَنْتَ مَنَعْتَ اَلنَّاسَ عِلْمَكَ أَوْ خَرِقْتَ بِهِمْ عِنْدَ طَلَبِهِمُ اَلْعِلْمَ مِنْكَ كَانَ حَقّاً عَلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَسْلُبَكَ اَلْعِلْمَ وَ بَهَاءَهُ وَ يُسْقِطَ مِنَ اَلْقُلُوبِ مَحَلَّكَ وَ أَمَّا حَقُّ اَلزَّوْجَةِ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَهَا لَكَ سَكَناً وَ أُنْساً فَتَعْلَمَ أَنَّ ذَلِكَ نِعْمَةٌ مِنَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْكَ فَتُكْرِمَهَا وَ تَرْفُقَ بِهَا وَ إِنْ كَانَ حَقُّكَ عَلَيْهَا أَوْجَبَ فَإِنَّ لَهَا عَلَيْكَ أَنْ تَرْحَمَهَا لِأَنَّهَا أَسِيرُكَ وَ تُطْعِمَهَا وَ تَكْسُوَهَا وَ إِذَا جَهِلَتْ عَفَوْتَ عَنْهَا وَ أَمَّا حَقُّ مَمْلُوكِكَ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ خَلْقُ رَبِّكَ وَ اِبْنُ أَبِيكَ وَ أُمِّكَ وَ لَحْمُكَ وَ دَمُكَ لَمْ تَمْلِكْهُ لِأَنَّكَ صَنَعْتَهُ دُونَ اَللَّهِ وَ لاَ خَلَقْتَ شَيْئاً مِنْ جَوَارِحِهِ وَ لاَ أَخْرَجْتَ لَهُ رِزْقاً وَ لَكِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ كَفَاكَ ذَلِكَ ثُمَّ سَخَّرَهُ لَكَ وَ اِئْتَمَنَكَ عَلَيْهِ وَ اِسْتَوْدَعَكَ إِيَّاهُ لِيَحْفَظَ لَكَ مَا تَأْتِيهِ مِنْ خَيْرٍ إِلَيْهِ فَأَحْسِنْ إِلَيْهِ كَمَا أَحْسَنَ اَللَّهُ إِلَيْكَ وَ إِنْ كَرِهْتَهُ اِسْتَبْدَلْتَ بِهِ وَ لَمْ تُعَذِّبْ خَلْقَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ وَ أَمَّا حَقُّ أُمِّكَ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهَا حَمَلَتْكَ حَيْثُ لاَ يَحْتَمِلُ أَحَدٌ أَحَداً وَ أَعْطَتْكَ مِنْ ثَمَرَةِ قَلْبِهَا مَا لاَ يُعْطِي أَحَدٌ أَحَداً وَ وَقَتْكَ بِجَمِيعِ جَوَارِحِهَا وَ لَمْ تُبَالِ أَنْ تَجُوعَ وَ تُطْعِمَكَ وَ تَعْطَشَ وَ تَسْقِيَكَ وَ تَعْرَى وَ تَكْسُوَكَ وَ تَضْحَى وَ تُظِلَّكَ وَ تَهْجُرَ اَلنَّوْمَ لِأَجْلِكَ وَ وَقَتْكَ اَلْحَرَّ وَ اَلْبَرْدَ لِتَكُونَ لَهَا فَإِنَّكَ لاَ تُطِيقُ شُكْرَهَا إِلاَّ بِعَوْنِ اَللَّهِ وَ تَوْفِيقِهِ وَ أَمَّا حَقُّ أَبِيكَ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ أَصْلُكَ فَإِنَّكَ لَوْلاَهُ لَمْ تَكُنْ فَمَهْمَا رَأَيْتَ مِنْ نَفْسِكَ مَا يُعْجِبُكَ فَاعْلَمْ أَنَّ أَبَاكَ أَصْلُ اَلنِّعْمَةِ عَلَيْكَ فِيهِ فَاحْمَدِ اَللَّهَ وَ اُشْكُرْهُ عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ وَ أَمَّا حَقُّ وَلَدِكَ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ مِنْكَ وَ مُضَافٌ إِلَيْكَ فِي عَاجِلِ اَلدُّنْيَا بِخَيْرِهِ وَ شَرِّهِ وَ أَنَّكَ مَسْئُولٌ عَمَّا وُلِّيتَهُ مِنْ حُسْنِ اَلْأَدَبِ وَ اَلدَّلاَلَةِ عَلَى رَبِّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَلْمَعُونَةِ عَلَى طَاعَتِهِ فَاعْمَلْ فِي أَمْرِهِ عَمَلَ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ مُثَابٌ عَلَى اَلْإِحْسَانِ إِلَيْهِ مُعَاقَبٌ عَلَى اَلْإِسَاءَةِ إِلَيْهِ وَ أَمَّا حَقُّ أَخِيكَ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ يَدُكَ وَ عِزُّكَ وَ قُوَّتُكَ فَلاَ تَتَّخِذْهُ سِلاَحاً عَلَى مَعْصِيَةِ اَللَّهِ وَ لاَ عُدَّةً لِلظُّلْمِ لِخَلْقِ اَللَّهِ وَ لاَ

تَدَعُ نُصْرَتَهُ عَلَى عَدُوِّهِ وَ اَلنَّصِيحَةَ لَهُ فَإِنْ أَطَاعَ اَللَّهَ تَعَالَى وَ إِلاَّ فَلْيَكُنِ اَللَّهُ أَكْرَمَ عَلَيْكَ مِنْهُ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ وَ أَمَّا حَقُّ مَوْلاَكَ اَلْمُنْعِمِ عَلَيْكَ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ أَنْفَقَ فِيكَ مَالَهُ وَ أَخْرَجَكَ مِنْ ذُلِّ اَلرِّقِّ وَ وَحْشَتِهِ إِلَى عِزِّ اَلْحُرِّيَّةِ وَ أُنْسِهَا فَأَطْلَقَكَ مِنْ أَسْرِ اَلْمَلَكَةِ وَ فَكَّ عَنْكَ قَيْدَ اَلْعُبُودِيَّةِ وَ أَخْرَجَكَ مِنَ اَلسِّجْنِ وَ مَلَّكَكَ نَفْسَكَ وَ فَرَّغَكَ لِعِبَادَةِ رَبِّكَ وَ تَعْلَمَ أَنَّهُ أَوْلَى اَلْخَلْقِ بِكَ فِي حَيَاتِكَ وَ مَوْتِكَ وَ أَنَّ نُصْرَتَهُ عَلَيْكَ وَاجِبَةٌ بِنَفْسِكَ وَ مَا احْتَاجَ إِلَيْهِ مِنْكَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ وَ أَمَّا حَقُّ مَوْلاَكَ اَلَّذِي أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ عِتْقَكَ لَهُ وَسِيلَةً إِلَيْهِ وَ حِجَاباً لَكَ مِنَ اَلنَّارِ وَ أَنَّ ثَوَابَكَ فِي اَلْعَاجِلِ مِيرَاثُهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ رَحِمٌ مُكَافَأَةً لِمَا أَنْفَقْتَ مِنْ مَالِكَ وَ فِي اَلْآجِلِ اَلْجَنَّةُ وَ أَمَّا حَقُّ ذِي اَلْمَعْرُوفِ عَلَيْكَ فَأَنْ تَشْكُرَهُ وَ تَذْكُرَ مَعْرُوفَهُ وَ تُكْسِبَهُ اَلْمَقَالَةَ اَلْحَسَنَةَ وَ تُخْلِصَ لَهُ اَلدُّعَاءَ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ كُنْتَ قَدْ شَكَرْتَهُ سِرّاً وَ عَلاَنِيَةً ثُمَّ إِنْ قَدَرْتَ عَلَى مُكَافَأَتِهِ يَوْماً كَافَأْتَهُ وَ أَمَّا حَقُّ اَلْمُؤَذِّنِ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ مُذَكِّرٌ لَكَ رَبَّكَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ دَاعٍ لَكَ إِلَى حَظِّكَ وَ عَوْنُكَ عَلَى قَضَاءِ فَرْضِ اَللَّهِ عَلَيْكَ فَاشْكُرْ عَلَى ذَلِكَ شُكْرَكَ لِلْمُحْسِنِ إِلَيْكَ وَ أَمَّا حَقُّ إِمَامِكَ فِي صَلاَتِكَ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ تَقَلَّدَ اَلسِّفَارَةَ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ رَبِّكَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَكَلَّمَ عَنْكَ وَ لَمْ تَتَكَلَّمْ عَنْهُ وَ دَعَا لَكَ وَ لَمْ تَدْعُ لَهُ وَ كَفَاكَ هَوْلَ اَلْمُقَامِ بَيْنَ يَدَيِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنْ كَانَ نَقْصٌ كَانَ عَلَيْهِ دُونَكَ وَ إِنْ كَانَ تَمَاماً كُنْتَ شَرِيكَهُ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْكَ فَضْلٌ فَوَقَى نَفْسَكَ بِنَفْسِهِ وَ صَلاَتَكَ بِصَلاَتِهِ فَتَشْكُرُ لَهُ عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ وَ أَمَّا حَقُّ جَلِيسِكَ فَأَنْ تُلِينَ لَهُ جَانِبَكَ وَ تُنْصِفَهُ فِي مُجَازَاةِ اَللَّفْظِ وَ لاَ تَقُومَ مِنْ مَجْلِسِكَ إِلاَّ بِإِذْنِهِ وَ مَنْ تَجْلِسُ إِلَيْهِ يَجُوزُ لَهُ اَلْقِيَامُ عَنْكَ بِغَيْرِ إِذْنِكَ وَ تَنْسَى زَلاَّتِهِ وَ تَحْفَظُ خَيْرَاتِهِ وَ لاَ تُسْمِعُهُ إِلاَّ خَيْراً وَ أَمَّا حَقُّ جَارِكَ فَحِفْظُهُ غَائِباً وَ إِكْرَامُهُ شَاهِداً وَ نُصْرَتُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُوماً وَ لاَ تَتَبَّعْ لَهُ عَوْرَةً فَإِنْ عَلِمْتَ عَلَيْهِ سُوءاً سَتَرْتَهُ عَلَيْهِ وَ إِنْ عَلِمْتَ أَنَّهُ يَقْبَلُ نَصِيحَتَكَ نَصَحْتَهُ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ وَ لاَ تُسْلِمْهُ عِنْدَ شَدِيدَةٍ وَ تُقِيلُ عَثْرَتَهُ وَ تَغْفِرُ ذَنْبَهُ وَ تُعَاشِرُهُ مُعَاشَرَةً كَرِيمَةً وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ وَ أَمَّا حَقُّ اَلصَّاحِبِ فَأَنْ تَصْحَبَهُ بِالتَّفَضُّلِ وَ اَلْإِنْصَافِ وَ تُكْرِمَهُ كَمَا يُكْرِمُكَ وَ لاَ تَدَعَهُ يَسْبِقُ إِلَى مَكْرُمَةٍ فَإِنْ سَبَقَ كَافَأْتَهُ وَ تَوَدُّهُ كَمَا يَوَدُّكَ وَ تَزْجُرُهُ عَمَّا يَهُمُّ بِهِ مِنْ مَعْصِيَةٍ وَ كُنْ عَلَيْهِ رَحْمَةً وَ لاَ تَكُنْ عَلَيْهِ عَذَاباً وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ وَ أَمَّا حَقُّ اَلشَّرِيكِ فَإِنْ غَابَ كَفَيْتَهُ وَ إِنْ حَضَرَ رَعَيْتَهُ وَ لاَ تَحْكُمْ دُونَ حُكْمِهِ وَ لاَ بِرَأْيِكَ دُونَ مُنَاظَرَتِهِ وَ تَحْفَظُ عَلَيْهِ مَالَهُ وَ لاَ تَخُنْهُ فِيمَا عَزَّ أَوْ هَانَ مِنْ

أَمْرٍ فَإِنَّ يَدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَتَخَاوَنَا وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ وَ أَمَّا حَقُّ مَالِكَ فَأَنْ لاَ تَأْخُذَهُ إِلاَّ مِنْ حِلِّهِ وَ لاَ تُنْفِقَهُ إِلاَّ فِي وَجْهِهِ وَ لاَ تُؤْثِرَ عَلَى نَفْسِكَ مَنْ لاَ يَحْمَدُكَ فَاعْمَلْ بِهِ بِطَاعَةِ رَبِّكَ وَ لاَ تَبْخَلْ بِهِ فَتَبُوءَ بِالْحَسْرَةِ وَ النَّدَامَةِ مَعَ التَّبِعَةِ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ وَ أَمَّا حَقُّ غَرِيمِكَ الَّذِي يُطَالِبُكَ فَإِنْ كُنْتَ مُوسِراً أَعْطَيْتَهُ وَ إِنْ كُنْتَ مُعْسِراً أَرْضَيْتَهُ بِحُسْنِ الْقَوْلِ وَ رَدَدْتَهُ عَنْ نَفْسِكَ رَدّاً لَطِيفاً وَ أَمَّا حَقُّ الْخَلِيطِ أَنْ لاَ تَغُرَّهُ وَ لاَ تَغُشَّهُ وَ لاَ تَخْدَعَهُ وَ تَتَّقِيَ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي أَمْرِهِ وَ أَمَّا حَقُّ الْخَصْمِ الْمُدَّعِي عَلَيْكَ فَإِنْ كَانَ مَا يَدَّعِي عَلَيْكَ حَقّاً كُنْتَ شَاهِدَهُ عَلَى نَفْسِكَ وَ لَمْ تَظْلِمْهُ وَ أَوْفَيْتَهُ حَقَّهُ وَ إِنْ كَانَ مَا يَدَّعِي بَاطِلاً رَفَقْتَ بِهِ وَ لَمْ تَأْتِ فِي أَمْرِهِ غَيْرَ الرِّفْقِ وَ لَمْ تُسْخِطْ رَبَّكَ فِي أَمْرِهِ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ وَ أَمَّا حَقُّ خَصْمِكَ الَّذِي تَدَّعِي عَلَيْهِ فَإِنْ كُنْتَ مُحِقّاً فِي دَعْوَاكَ أَجْمَلْتَ مُقَاوَلَتَهُ وَ لَمْ تَجْحَدْ حَقَّهُ وَ إِنْ كُنْتَ مُبْطِلاً فِي دَعْوَاكَ اتَّقَيْتَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تُبْتَ إِلَيْهِ وَ تَرَكْتَ الدَّعْوَى وَ أَمَّا حَقُّ الْمُسْتَشِيرِ فَإِنْ عَلِمْتَ أَنَّ لَهُ رَأْياً حَسَناً أَشَرْتَ عَلَيْهِ وَ إِنْ لَمْ تَعْلَمْ لَهُ أَرْشَدْتَهُ إِلَى مَنْ يَعْلَمُ وَ حَقُّ الْمُشِيرِ عَلَيْكَ أَنْ لاَ تَتَّهِمَهُ فِيمَا لاَ يُوَافِقُكَ مِنْ رَأْيِهِ وَ إِنْ وَافَقَكَ حَمِدْتَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ حَقُّ الْمُسْتَنْصِحِ أَنْ تُؤَدِّيَ إِلَيْهِ النَّصِيحَةَ وَ لْيَكُنْ مَذْهَبُكَ الرَّحْمَةَ لَهُ وَ الرِّفْقَ بِهِ وَ حَقُّ النَّاصِحِ أَنْ تُلِينَ لَهُ جَنَاحَكَ وَ تُصْغِيَ إِلَيْهِ بِسَمْعِكَ فَإِنْ أَتَى بِالصَّوَابِ حَمِدْتَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِنْ لَمْ يُوَافِقْ رَحِمْتَهُ وَ لَمْ تَتَّهِمْهُ وَ عَلِمْتَ أَنَّهُ أَخْطَأَ وَ لَمْ تُؤَاخِذْهُ بِذَلِكَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مُسْتَحِقّاً لِلتُّهَمَةِ فَلاَ تَعْبَأْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى حَالٍ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ وَ حَقُّ الْكَبِيرِ تَوْقِيرُهُ لِسِنِّهِ وَ إِجْلاَلُهُ لِتَقَدُّمِهِ فِي الْإِسْلاَمِ قَبْلَكَ وَ تَرْكُ مُقَابَلَتِهِ عِنْدَ الْخِصَامِ وَ لاَ تَسْبِقْهُ إِلَى طَرِيقٍ وَ لاَ تَتَقَدَّمْهُ وَ لاَ تَسْتَجْهِلْهُ وَ إِنْ جَهِلَ عَلَيْكَ احْتَمَلْتَهُ وَ أَكْرَمْتَهُ لِحَقِّ الْإِسْلاَمِ وَ حُرْمَتِهِ وَ حَقُّ الصَّغِيرِ رَحْمَتُهُ فِي تَعْلِيمِهِ وَ الْعَفْوُ عَنْهُ وَ السَّتْرُ عَلَيْهِ وَ الرِّفْقُ بِهِ وَ الْمَعُونَةُ لَهُ وَ حَقُّ السَّائِلِ إِعْطَاؤُهُ عَلَى قَدْرِ حَاجَتِهِ وَ حَقُّ الْمَسْئُولِ إِنْ أَعْطَى فَاقْبَلْ مِنْهُ بِالشُّكْرِ وَ الْمَعْرِفَةِ بِفَضْلِهِ وَ إِنْ مَنَعَ فَاقْبَلْ عُذْرَهُ وَ حَقُّ مَنْ سَرَّكَ لِلَّهِ تَعَالَى أَنْ تَحْمَدَ اللَّهَ تَعَالَى أَوَّلاً ثُمَّ تَشْكُرَهُ وَ حَقُّ مَنْ أَسَاءَكَ أَنْ تَعْفُوَ عَنْهُ وَ إِنْ عَلِمْتَ أَنَّ الْعَفْوَ يَضُرُّ انْتَصَرْتَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ لَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ وَ حَقُّ أَهْلِ مِلَّتِكَ إِضْمَارُ السَّلاَمَةِ وَ الرَّحْمَةِ لَهُمْ وَ الرِّفْقُ بِمُسِيئِهِمْ وَ تَأَلُّفُهُمْ وَ اسْتِصْلاَحُهُمْ وَ شُكْرُ مُحْسِنِهِمْ وَ كَفُّ الْأَذَى عَنْهُمْ وَ تُحِبُّ لَهُمْ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَ تَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ وَ أَنْ يَكُونَ شُيُوخُهُمْ بِمَنْزِلَةِ

أَبِيكَ وَ شُبَّانُهُمْ بِمَنْزِلَةِ إِخْوَتِكَ وَ عَجَائِزُهُمْ بِمَنْزِلَةِ أُمِّكَ وَ اَلصِّغَارُ بِمَنْزِلَةِ أَوْلاَدِكَ وَ حَقُّ اَلذِّمَّةِ أَنْ تَقْبَلَ مِنْهُمْ مَا قَبِلَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُمْ وَ لاَ تَظْلِمَهُمْ مَا وَفَوْا لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِعَهْدِهِ

ترجمہ: ثابت بن دینار سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کا سب سے بڑا حق تجھ پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کر اور کسی شے کو اس کا شریک نہ بنا پس اگر تو نے خلوص کے ساتھ یہ کام کیا تو تیرے لیے اللہ خود پر یہ لازم کرلے گا کہ دنیا اور دین کے تمام امور میں تیرے لیے کافی ہو جائے۔

اور تجھ پر خود تیری ذات کا حق یہ ہے کہ اس کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کر۔

اور زبان کا حق یہ ہے کہ اس کو فحش گوئی سے بالاتر رکھ، اس کو خیر کا عادی بنا اور ایسی فضول باتیں نہ کر جن کا کوئی فائدہ نہ ہو، لوگوں کے ساتھ نیکی کر اور ان کے ساتھ اچھی باتیں کر۔

کان کا حق یہ ہے کہ اس کو غیبت اور ان باتوں کے سننے سے پاک رکھ جن کا سننا جائز نہیں ہے۔

آنکھ کا حق یہ ہے کہ جن چیزوں کا دیکھنا تیرے لیے جائز نہیں ہے ان سے نگاہ پھیر لے اور جس چیز کو دیکھ اس کو عبرت اور سبق حاصل کرنے کے لیے دیکھ۔

ہاتھوں کا حق تجھ پر یہ ہے کہ جو چیز تیرے لیے جائز نہیں ادھر ان کو نہ بڑھا۔

پاوں کا حق تجھ پر یہ ہے کہ جو چیز تیرے لیے جائز نہیں ہے ادھر قدم نہ بڑھا اس لیے کہ ان دونوں سے تو نے صراط پر چلنا ہے، تو چوکنا رہ کہ کہیں پھسل نہ جائیں اور تو جہنم میں گر جائے۔

پیٹ کا حق یہ ہے کہ اس کو حرام چیزوں کا برتن نہ بنا اور شکم سیری سے زیادہ نہ کھا۔

تیری شرم گاہ کا حق یہ ہے کہ اسے زنا سے بچا اور اس طرف نگاہ کرنے سے بھی اس کی حفاظت کر۔ اور تیری نماز کا حق یہ ہے کہ تو یہ سمجھ کہ وہ خدائی بارگاہ میں حاضری اور حضوری کا نام ہے اور تو اس میں خدا کی بارگاہ میں کھڑا ہے۔ پس جب تجھے یہ بات معلوم ہو جائے گی تو تو اس طرح کھڑا ہوگا جس طرح کوئی بندہ ذلیل و حقیر، راغب، راہب، خائف و راجی، مسکین، متضرع اور جس کی بارگاہ میں کھڑا ہے سکینہ و وقار کے ساتھ کھڑا ہوگا اور اپنے دل و دماغ کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوگا اور اس کو اس کے حدود و قیود کے ساتھ بجالائے گا۔

اور حج کا حق یہ ہے کہ تو یہ معلوم رکھ کہ وہ تیرے پروردگار کی بارگاہ میں تیری حاضری اور اپنے گناہوں سے فرار کا نام ہے اور اس میں تیری توجہ کی قبولیت ہے اور اس فرض کی ادائیگی ہے جو خدا نے تجھ پر فرض کیا ہے۔

اور روزے کا حق یہ ہے کہ یہ معلوم رکھ کہ وہ ایک پردہ ہے جو خدا نے جہنم سے بچنے کے لیے تیری زبان پر، کان پر، آنکھ پر، پیٹ پر اور شرمگاہ پر لٹکا رکھا ہے۔ پس اگر تو روزہ نہیں رکھے گا تو گویا خدا کے اس پردہ کو پھاڑ دے

گا۔

اور صدقہ کا حق یہ ہے کہ یہ معلوم رکھ کہ وہ خدا کی بارگاہ میں تیرا ذخیرہ ہے اور وہ امانت ہے کہ کل کو تو اس کے ثابت کرنے کے لیے کسی گواہ کا محتاج نہیں ہوگا بلکہ تو آج جو امانت پوشیدہ طور پر اس کے پاس رکھے گا کل وہ تیرے علانیہ رکھی ہوئی امانت سے زیادہ قابل بھروسہ ہوگی اور یہ بھی معلوم رکھ کہ جو (صدقہ) دنیا میں تجھ سے بلاؤں، مصیبتوں اور بیماریوں کو دور کرتا ہے وہ آخرت میں دوزخ کی آگ کو دور کرے گا۔

اور قربانی کا حق یہ ہے کہ تو اسے محض خدا کی خوشنودی کی خاطر کر نہ کہ مخلوق کی خاطر اور تیرا اس سے مقصد محض اس کی رحمت کا حصول اور بروز قیامت اپنے روح کی نجات ہو۔

اور بادشاہ کا حق یہ ہے کہ تو اس کے لیے آزمائش کا باعث بنایا گیا ہے اور خدا نے اسے تجھ پر حکومت دے کر اسے تیرے بارے میں آزمائش میں ڈالا ہے۔ تجھ پر لازم ہے کہ (خواہ مخواہ) اس کی ناراضی کے درپے نہ ہو ورنہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالے گا اور اس کی بدسلوکی میں برابر کا شریک بنے گا۔

اور جو شخص علم کے ذریعے تیری تربیت کرتا ہے (یعنی استاد) تو اس کا حق یہ ہے کہ اس کی تعظیم اور اس کی مجلس و محفل کی توقیر کرو اور پوری توجہ سے اس کی بات سن، اس پر اپنی آواز بلند نہ کر اور جب اس سے کوئی سوال کر تو اسے ہی جواب دینے دے تو جواب نہ دے اور اس کی مجلس میں بیٹھ کر کسی اور سے باتیں نہ کر اور نہ ہی اس کے پاس کسی کا گلہ کر اور جب تیرے روبرو اس کی برائی بیان کی جائے تو تو اس کا دفاع کر، اس کے عیبوں کو چھپا اور اس کی خوبیوں کو ظاہر کر، کبھی اس کے دشمن کے پاس نہ بیٹھ اور اس کے دوست سے کبھی دشمنی نہ کر۔ جب تو ایسا کرے گا تو اللہ کے فرشتے بھی گواہی دیں گے کہ تو نے اللہ کی خاطر اس سے علم حاصل کیا ہے لوگوں کے لیے نہیں کیا۔

جب تو حاکم ہے تو تیری رعایا کا حق (تجھ پر) یہ ہے کہ یہ معلوم رکھ کہ اللہ نے ان کو اس لیے تیری رعایا بنایا ہے کہ وہ کمزور ہیں اور تو طاقتور ہے پس واجب ہے کہ تو ان میں عدل وانصاف کر اور تو ان کے لیے والد مہربان کی مانند بن کے رہ۔ اگر ان سے کوئی جاہلانہ حرکت سرزد ہو جائے تو انہیں معاف کردے اور سزا دینے میں جلد بازی نہ کر اور اللہ نے تجھے ان پر جو قوت وقدرت عطا کی ہے اس کا شکریہ ادا کر۔

اور جو تیری علمی رعایا ہے (طالب علم ہیں) اس کا حق یہ ہے کہ تو یہ معلوم رکھ کہ اللہ نے تجھے ان کا قیم وسرپرست اس لیے بنایا ہے کہ اس نے تجھے علم وفضل عطا فرمایا ہے اور اس لیے تیرے لیے اپنی حکمت ودانائی کا خزانہ کھولا ہے۔ پس اگر تو لوگوں کو پڑھانے میں اچھائی کرے گا اور بدسلوکی نہیں کرے گا اور ان سے دل تنگ نہیں ہوگا تو

اللہ تیرے فضل وکمال میں مزید اضافہ کرے گا اور اگر تو لوگوں کو علم نہیں پڑھائے گا یا ان کی خواہش علم کے وقت ان سے درشتی اور بد خلقی کرے گا تو اللہ پر لازم ہوگا کہ وہ تجھ سے علم اور اس کی رونق چھین لے اور تیرا مقام لوگوں کی نظروں سے گرا دے۔

اور زوجہ کا حق یہ ہے کہ یہ معلوم رکھ کہ خدا نے اسے تیرے لیے سکون وآرام اور انس ومحبت کا باعث قرار دیا ہے پس یہ معلوم رکھ کہ وہ اللہ کا تجھ پر احسان ہے۔ لہذا اس کا احترام کر اور اس سے نرم روی اختیار کر اگرچہ تیرا حق اس پر بہت زیادہ ہے مگر اس کا بھی تجھ پر حق ہے کہ تو اس پر مہربانی کر کیونکہ وہ تیری قید وبند میں ہے۔ اسے (اچھا) کھانا کھلا اور (اچھا) لباس پہنا اور اگر اس سے کوئی جاہلانہ حرکت سرزد ہو جائے تو اس سے درگزر کر۔

اور تیرے مملوک (غلام) کا حق یہ ہے کہ یہ معلوم رکھ کہ وہ تیرے پروردگار کی مخلوق اور تیرے باپ (جناب آدم) اور ماں (جناب حوا) کی اولاد ہے اور وہ تیرا گوشت وپوست اور تیرا خون ہے۔ وہ تیرا اس لیے غلام نہیں کہ اللہ کے علاوہ تو نے اسے پیدا کیا ہے یا اس کے اعضاء وجوارح میں سے کوئی عضو تو نے بنایا ہے یا اس کو رزق تو نے دیا ہے بلکہ یہ سب کچھ اللہ نے کیا ہے۔ پھر اس نے اسے تیرا مسخر اور تابعدار بنایا ہے اور تجھے اس کا امین بنا کر اسے بطور امانت تیرے حوالے کیا ہے تاکہ تو اس کے ساتھ جو بھی بھلائی کرے وہ اسے یاد رکھے۔ پس تو اس کے ساتھ اسی طرح نیکی کر جس طرح اللہ نے تجھ سے کی ہے اور اگر تو اسے ناپسند کرتا ہے تو اسے تبدیل کر دے اور خدا کی مخلوق کو عذاب نہ کر۔ ہر قسم کی قوت وطاقت کا سرچشمہ اللہ ہے۔

اور تیری ماں کا حق یہ ہے کہ یہ معلوم رکھ کہ اس نے تجھے اس طرح (اپنے پیٹ میں) اٹھایا ہے جس طرح کوئی کسی کو نہیں اٹھاتا اور اس نے تجھے اپنے دل کے پھل میں سے وہ کچھ دیا جو کوئی کسی کو نہیں دیتا اور تجھے اپنے دل کے پھل سے وہ کچھ کھلایا جو کوئی کسی کو نہیں کھلاتا اور اس نے اپنے تمام اعضاء وجوارح صرف کر کے تیری حفاظت کی اور کوئی پروا نہیں کی کہ وہ خود بھوکی رہی مگر تجھے کھلایا، خود پیاسی رہی مگر تجھے پلایا، خود ننگی رہی مگر تجھے پہنایا، خود دھوپ میں رہی مگر تجھے سائے تلے بٹھایا، خود جاگی مگر تجھے سلایا اور (خود سردی وگرمی کی تکلیف برداشت کر کے) تجھے سردی اور گرمی سے بچایا۔ تو اس کا شکریہ ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر یہ کہ اللہ کی مدد اور اس کی توفیق تیرے شامل حال ہو جائے۔

اور تیرے باپ کا حق یہ ہے کہ تو یہ معلوم رکھ کہ وہ تیری اصل وبنیاد ہے۔ اگر وہ نہ ہوتا تو تو بھی نہ ہوتا۔ پس تجھے اپنے اندر جو کوئی چیز اچھی نظر آتی ہے تو اس نعمت کے حصول کا سبب تیرا والد ہے۔ پس خدا کی حمد وثنا کر اور اس کا شکریہ ادا کر۔ بس ہر قسم کی قوت وطاقت کا سرچشمہ خدا کی ذات ہے۔

اور تیری اولاد کا حق یہ ہے کہ یہ معلوم رکھ کہ وہ تجھ میں سے ہے اور اس دنیا میں اپنی نیکی و برائی کے ساتھ وہ تیری طرف ہی منسوب ہے اور جو کچھ تو اس کی تربیت کرے گا، اسے ادب سکھائے گا، اسے خدا کی طرف راہنمائی کرے گا اور اس کی اطاعت و بندگی پر اس کی جس طرح امداد کرے گا تو اس کے بارے میں تجھ سے ہی سوال کیا جائے گا۔ پس اس معاملہ میں اس شخص کی طرح کام کر جسے یقین ہو کہ اگر اس (اولاد) سے بھلائی کرے گا تو اسے اجر و ثواب عطا کیا جائے گا اور اگر اس سے برائی کرے گا تو اسے عذاب وعقاب کیا جائے گا۔

اور تیرے بھائی کا حق یہ ہے کہ یہ معلوم رکھ کہ وہ تیرا بازو ہے، تیری عزت و آبرو ہے اور تیری طاقت ہے۔ پس تو اسے خدا کی نافرمانی کرنے کا ہتھیار نہ بنا اور نہ ہی مخلوق خدا پر ظلم و زیادتی کرنے کا سامان بنا اور اس کے دشمن کے خلاف اس کی امداد کر اور اسے اچھی نصیحت کرنا ترک نہ کر۔ پس اگر وہ خدا کا اطاعت گزار ہے تو یہ سب کچھ کر ورنہ خدا کی ذات تیرے نزدیک زیادہ مکرم و محترم ہونی چاہئے۔ ولا قوۃ الا باللہ۔

اور تیرے (سابق) آقا اور منعم کا حق یہ ہے کہ یہ معلوم رکھ کہ اس نے تجھ پر اپنا مال خرچ کر کے تجھے غلامی کی ذلت سے نکال کر آزادی کی عزت و عظمت میں داخل کیا ہے۔ اس نے تجھے مملوکیت کی قید سے آزاد کیا ہے اور بندگی کی بیڑیوں سے چھڑایا ہے اور قید خانہ سے نکال کر تجھے اپنے آپ کا مالک بنایا ہے اور اپنے پروردگار کی عبادت کے لیے فارغ کیا ہے اور یہ معلوم رکھ کہ وہ تیری زندگی اور موت میں سب لوگوں سے تیرے زیادہ قریب ہے۔ اس لیے جان و مال سے الغرض جس چیز کی اسے ضرورت ہو اس کی نصرت کرنا تجھ پر واجب ہے۔

اور تیرے اس غلام کا حق جس پر احسان کر کے تو نے آزاد کیا ہے، یہ ہے کہ معلوم رکھ کہ خدا نے تیرے اسے اس طرح آزاد کرنے کو تجھے جہنم سے بچانے کا وسیلہ بنایا ہے اور اس دنیا میں ثواب یہ ہے کہ تو اس کا وارث ہے جبکہ اس کا کوئی رشتہ دار وارث نہ ہو۔ یہ تیرے مال خرچ کرنے کی مکافات ہے اور آخرت میں جنت ہے۔

جس نے تیرے ساتھ نیکی اور بھلائی کی ہے، اس کا حق یہ ہے کہ تو اس کا شکریہ ادا کر اور اس کے احسان کو یاد رکھ اور اس کا اچھے الفاظ میں ذکر کر اور اس کے لیے بارگاہ الٰہی میں مخلصانہ دعا کر۔ جب تو ایسا کرے گا تو یہ سمجھا جائے گا کہ تو نے پوشیدہ اور کھلم کھلا اس کے شکریہ کا حق ادا کر دیا اور پھر اگر کبھی اس کے احسان کا بدلہ احسان سے چکانے کا موقع ملے تو ضرور ایسا کر۔

اور اذان دینے والے شخص کا حق یہ ہے کہ یہ معلوم رکھ کہ وہ تجھے تیرے پروردگار کی یاد دلاتا ہے اور تجھے بلاتا ہے کہ خدائے عزوجل کا جو فرض تجھ پر ہے اسے ادا کر کے اجر و ثواب میں سے اپنا حصہ اس سے وصول کر۔ پس تو اس کا اس طرح شکریہ ادا کر جس طرح اپنے محسن کا ادا کرتا ہے۔

اور تیرے پیشنماز کا حق یہ ہے کہ یہ معلوم رکھ کہ اس نے تیرے اور تیرے پروردگار کے درمیان سفیر بننے کی ذمہ داری اپنی گردن پر لی ہے اور اس نے تیری طرف سے گفتگو کی ہے، تو نے اس کی طرف سے نہیں کی۔ اس نے تیرے لیے دعا کی ہے تو نے اس کے لیے نہیں کی اور خدائے بزرگ و برتر کی بارگاہ میں کھڑے ہونے کی ہیبت ناکی سے اس نے تیری کفایت کی ہے۔ پس اگر اس میں کچھ نقص اور کمی ہے تو اس کی ذمہ داری اس پر عائد ہوتی ہے نہ کہ تجھ پر اور اگر مکمل ہے تو تو بھی اس کے ساتھ شریک ہے اور اسے تجھ پر کوئی فوقیت نہیں ہے۔ اس نے اپنی جان سے تیری جان کو بچایا ہے اور اپنی نماز سے تیری نماز کو بچایا ہے۔ اس لیے تجھے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

اور تیرے ہمنشین کا حق یہ ہے کہ اس کے لیے نرم روی اختیار کر، عام بول چال میں اس سے انصاف کر، اپنی مجلس سے اس کی اجازت کے بغیر اٹھ کر نہ جا۔ ہاں جو شخص تیرے پاس آ کر بیٹھے اسے تیری اجازت کے بغیر جانے کا حق حاصل ہے، اس کی لغزشیں بھول جا، اس کی نیکیاں یاد رکھ اور اسے جب کوئی بات سنا تو اچھی ہی سنا۔

اور تیرے پڑوسی کا حق یہ ہے کہ جب وہ غیر حاضر ہو تو اس کی (یعنی اس کے مال اور ناموس کی) حفاظت کر اور اور اگر حاضر ہو تو اس کا احترام کر، اگر مظلوم ہو تو اس کی نصرت کر، اس کی بری باتوں کی ٹوہ نہ لگا، اس کی کسی برائی کا پتہ چلے تو اسے چھپا، اگر یہ جانتے ہو کہ وہ تیری نصیحت قبول کرے گا تو پھر اسے خلوت میں نصیحت کر، کسی مصیبت کے وقت اسے تنہا نہ چھوڑ، اس کی لغزش سے درگزر کر، اس کا گناہ معاف کرو اور اس کے ساتھ شریفانہ برتاؤ کر۔ ولا قوۃ الا باللہ۔

اور ساتھی کا حق یہ ہے کہ اس کے ساتھ مہربانی اور انصاف کے ساتھ صحبت اختیار کر اور جس طرح وہ تیرا احترام کرتا ہے تو بھی اس کا احترام کر، اسے کسی بزرگی کا کام انجام دینے میں سبقت نہ لے جانے دے اور اگر وہ سبقت لے جائے تو پھر اس کے اس احسان کا بدلہ چکا اور اس سے اسی طرح محبت کرو جس طرح وہ تجھ سے کرتا ہے اور اگر وہ کبھی خدا کی نافرمانی کرنے کا ارادہ کرے تو اسے زجر و توبیخ کرو۔ تو اس کے لیے رحمت بن کر رہ، عذاب بن کر نہ رہ۔ ولا قوۃ الا باللہ۔

اور تیرے شریک کار کا حق یہ ہے کہ اگر وہ غیر حاضر ہو تو اس کی بھلائی کا اسے بدلہ دے اور اگر حاضر ہو تو اس کی اور بھی زیادہ رعایت کر، اس کے فیصلہ کے خلاف تو اس پر اپنا فیصلہ مسلط نہ کر، اس سے افہام و تفہیم کیے بغیر اپنی رائے پر عمل درآمد نہ کر، اس کے مال کی حفاظت کر، اس کے کم یا زیادہ مال یا اس کے کسی معاملہ میں خیانت نہ کر کیونکہ دو شریکوں پر تب تک خدا کا دست ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے خیانت نہ کریں۔ ولا قوۃ الا باللہ۔

اور تیرے مال و منال کا حق یہ ہے کہ اسے حلال ذرائع کے علاوہ کہیں سے حاصل نہ کر، صحیح مصرف کے سوا کہیں اسے خرچ نہ کر اور اس شخص کو اپنے اوپر ترجیح نہ دے جو تمہارا شکر گزار نہ ہو۔ اس (مال) کو اللہ کی اطاعت میں صرف کر اور (واجبی حقوق مالی ادا کرنے میں) بخل سے کام نہ لے۔ ورنہ انجام کار حسرت و ندامت ہے اور اس کے ساتھ اس کے عذاب سے دو چار ہونا پڑے گا۔ ولا قوۃ الا باللہ۔

اور تیرے اس قرض خواہ کا جو تجھ سے اپنے حق کا مطالبہ کر رہا ہے، حق یہ ہے کہ اگر تو مالدار ہے تو اس کا حق (فوراً) ادا کر دے اور اگر غریب و نادار ہے تو (اس کی ادائیگی تک) اپنے میٹھے بول سے اسے راضی کر اور بڑے لطیف پیرایہ میں اسے لوٹا دے۔

اور تجھ سے میل جول رکھنے والے کا حق یہ ہے کہ اسے دھوکہ نہ دے، اس سے بد دیانتی نہ کر اور اسے فریب نہ دے اور اس کے معاملہ میں خدا سے ڈر۔

اور تیرے اس مخاصم (دشمن) کا حق جس نے تیرے خلاف دعوی دائر کر رکھا ہے، یہ ہے کہ اگر وہ اپنے دعوی میں سچا ہے تو تو اپنے خلاف اس کا گواہ ہے اور اس پر ظلم و تعدی نہ کر اور اس کا حق پوری طرح ادا کر اور اگر اس کا دعوی غلط ہے تب بھی اس سے نرم روی کر اور اس کے معاملہ میں نرم روی کے سوا کچھ نہ کر اور اس کے معاملہ میں پروردگار کو ناراض نہ کر۔ ولا قوۃ الا باللہ۔

اور تیرے اس مخاصم (دشمن) کا حق جس کے خلاف تم نے دعوی دائر کر رکھا ہے، یہ ہے کہ اگر تو اپنے دعوی میں حق پر ہے تو اس سے عمدہ طریقہ سے گفتگو کر اور اس کے حق کا انکار نہ کر اور اگر تو اپنے دعوی میں جھوٹا ہے تو پھر اللہ سے ڈر اور اس کی بارگاہ میں توبہ کر اور اپنا دعوی ترک کر دے۔

اور مشورہ طلب کرنے والے کا حق یہ ہے کہ اگر تو جانتا ہے کہ اس کی رائے درست ہے تو تو اسے اس سے آگاہ کر دے اور اگر نہیں جانتا تو اسے اس شخص کی طرف راہنمائی کر جو (صحیح بات) جانتا ہے۔

اور مشورہ دینے والے کا حق یہ ہے کہ اگر اس کی رائے تیرے موافق نہیں ہے تو اس پر تہمت نہ لگا اور اگر اس کی رائے تیری رائے کے موافق ہے تو اللہ کی حمد و ثنا کر۔

اور نصیحت طلب کرنے والے کا حق یہ ہے کہ اسے نصیحت کر اور اس سلسلہ میں تیرا طریقہ رحمدلانہ اور نرم دلانہ ہونا چاہیے۔

اور نصیحت کرنے والے کا حق یہ ہے کہ تو اس کے لیے تواضع کر اور اس کی نصیحت پر کان لگا۔ پس اگر وہ درست بات کہے تو خدا کی حمد و ثنا کر اور اگر اس کی بات درست نہ ہو تو بھی اس پر رحم کر اور اسے متہم نہ کر اور یہ سمجھو کہ اس

نے (سہوا) غلطی کی ہے مگر تو اس سے اس کا مواخذہ نہ کر مگر یہ کہ وہ اس تہمت کا مستوجب ہو تو پھر تو اس کی کسی بات کی پروا نہ کر۔ ولا قوۃ الا باللہ۔

اور بڑے (بزرگ) کا حق یہ ہے کہ اس کی کبر سنی کی وجہ سے اس کا احترام کر کیونکہ وہ تجھ سے پہلے اسلام میں داخل ہوا ہے اور لڑائی جھگڑا میں اس کا مقابلہ نہ کر اور راہ چلنے میں اس سے آگے نہ چل اور اس سے جاہلانہ سلوک نہ کر اور اگر وہ ایسا کرے تو تو اسے برداشت کر اور پھر بھی اس کے اسلامی حق وحرمت کی وجہ سے اس کا اکرام کر۔

اور چھوٹے کا حق یہ ہے کہ اس کی تعلیم وتربیت میں اس پر رحم کر، اس سے درگزر کرو، اس کی پردہ پوشی کرو، اس سے نرم برتاو کر اور (اچھے کام میں) اس کی اعانت کر۔

اور سائل کا حق یہ ہے کہ اس کی ضرورت وحاجت کے مطابق اسے عطاو بخشش سے نواز۔

اور مسئول (جس سے تم نے سوال کیا ہے) کا حق یہ ہے کہ اگر وہ کچھ دے تو اسے شکریہ کے ساتھ قبول کر اور اگر کچھ نہ دے تو اس کی معذرت کو قبول کر۔

اور جو شخص تجھے خوش کرے اس کا حق یہ ہے کہ پہلے خدا کی حمد وثنا کر، پھر اس شخص کا شکریہ ادا کر۔

اور جو شخص تجھ سے برائی کرے اس کا حق یہ ہے کہ تو اس سے درگزر کر اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ یہ درگزر تیرے لیے ضرر رساں ہے تو پھر اس سے بدلہ لے۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے: ''اور جس پر ظلم کیا جائے اور اس کے بعد وہ بدلہ لے تو اس پر کوئی سبیل نہیں ہے۔ (الشوریٰ: ۴۱)۔''

اور تیرے اہل ملت (و دین) کا حق یہ ہے کہ ان کے لیے دل و دماغ میں سلامتی اور مہربانی کا پروگرام بنایا جائے، ان کے برے سے بھی نرم روی اختیار کی جائے، ان کی اصلاح احوال کی کوشش کی جائے، ان کے محسن و نیکوکار کا شکریہ ادا کیا جائے، ان کے برے سے بھی ایذا رسانی کو روکا جائے اور تو ان کے لیے وہ کچھ پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور ان کے لیے وہ کچھ ناپسند کر جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے۔ ملت کے بزرگوں کو بمنزلہ اپنے باپ کے اور اس کے جوانوں کو بمنزلہ اپنے بھائیوں کے سمجھ، ان کی بوڑھی عورتوں کو بمنزلہ اپنی ماں کے اور چھوٹیوں کو بمنزلہ اپنی اولاد کے سمجھ۔

اور اہل ذمہ (اہل کتاب کے وہ کفار جو جزیہ ادا کرتے ہیں) کا حق یہ ہے کہ ان کی وہ بات قبول کر (جزیہ وغیرہ) جو اللہ نے قبول کی ہے اور جب تک وہ اللہ سے کیا ہوا عہد و پیمان پورا کریں تب تک ان پر کسی قسم کا ظلم و جور نہ کر۔ [1]

---

[1] الامالی (للصدوق) ص ۳۶۸؛ مکارم الاخلاق ص ۴۱۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۱۷۲

بیان:

الوفادة القدوم و الخرق بالضم ضد الرفق ليحفظ لك ما تأتيه من خير إليه لعل المراد ليحفظ الله لك كل ما تفعله به من خير و يحتمل أن يكون بصيغة الغيبة فيكون المعنى ليحفظ الله لك ما يأتي العبد من خير ساقه الله إليه و ذلك لأن العبد الصالح حسنة من حسنات سيده لأنه الأصل في تربيته فخيراته محفوظة لسيده من دون أن ينقص منه شيء مولاك المنعم عليك أي بالعتق و كذا مولاك الذي أنعمت عليه و تكسبه المقالة الحسنة من الكسب يقال كسبت أهلي خيرا و كسبت الرجل مالا أي أعنته عليه و السفارة الرسالة و الإصلاح و من يجلس إليك يعني من ورد عليك فيجالسك و لا تؤثر على نفسك من لا يحمدك أي لا يشكرك لأن من لم يشكر الناس لم يشكر الله و لا ينافي هذا بذل الفضل لمن لا يشكر لأنه مختص بالإيثار و لا تستجهله أي لا تستخفه رحمته في تعليميه في أكثر النسخ رحمته من نوى تعليمه على أن يكون من فاعل الرحمة يعني أن يرحمه من نوى تعليمه

''الوفادۃ'' آمد،

''الخرق'' ضمہ کے ساتھ، یہ ''رفق'' کی ضد ہے،

''لیحفظ لک ما تاتیہ من خیر الیہ'' شاید اس کا مطلب یہ ہے کہ جو نیکی تم اس کے لیے کرتے ہو وہ سب اللہ تمہارے لیے محفوظ رکھتا ہے یا ممکن ہے کہ وہ غیبت کی صورت میں ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو نیکی بندے کے حصے میں آتی ہے وہ اللہ تمہارے لیے محفوظ رکھتا ہے خدا وہ اس کو دیتا ہے اس لیے کہ ایک نیک بندہ اپنے مالک کے نیک اعمال کرنے والوں میں سے ہے کیونکہ وہ اس کی پرورش کی بنیاد ہے۔ اس کی نعمتیں اس کے آقا کے لیے مخصوص ہیں بغیر اس کے کہ اس سے کوئی کمی واقع ہوئی ہے۔

''مولاك المنعم عليك'' یعنی رضامندی سے اور اسی طرح تمہارا رب بھی ہے جسے تو نے عطا کیا ہے۔

''تکسبه المقالة الحسنة'' یہ کسب یعنی کمانے سے ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے:

کسبت اهلی خیرا

میں نے اپنے اہل و عیال کے لیئے بہترین کسبِ معاش کیا۔

''کسبت الرجل مالا'' میں ایک شخص کے لیئے مال کمایا یعنی میں اس کی معاونت کی۔

''السفارۃ'' پیغام رساں اور اصلاح کرنا۔

''من یجلس الیک'' یعنی وہ تیرے پاس آیا اور تیرے ساتھ بیٹھ گیا۔

''و لا تؤثر علی نفسك من لا يحمدك'' تیرے دل پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا جس نے تیرا شکریہ ادا نہیں کیا یعنی اس نے تیرا شکریہ ادا نہیں کیا کیونکہ:

من لم يشكر الناس لم يشكر الله

جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا

یہ ان لوگوں کو فضیلت دینے سے متصادم نہیں ہے جو شکر گزار نہیں ہیں کیونکہ یہ ایثار و پرہیز گاری سے مخصوص ہے۔
"ولا تستجہلہ" یعنی اس کی رحمت اس کے تعلیم دینے میں نہیں چھپتی۔ اکثر نسخوں میں ہے "رحمتہ من نوی تعلیمہ علی أن یکون من فاعل الرحمۃ" یعنی یہ ہے کہ جو اسے تعلیم دینے کا ارادہ کرے گا وہ اس پر رحم کرے گا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند قوی کالصحیح ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] روضۃ المتقین ج۵، ص۵۲۷

۱۰۹۔باب النوادر

باب: متفرقات

1/2934 الکافی،۲۸۲/۲۲۳/۸ سهل عن محمد [ابن عبد الحمید] عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ شِيعَتَكَ قَدْ تَبَاغَضُوا وَ شَنِئَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً فَلَوْ نَظَرْتَ جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي أَمْرِهِمْ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَكْتُبَ كِتَاباً لاَ يَخْتَلِفُ عَلَيَّ مِنْهُمُ اثْنَانِ قَالَ فَقُلْتُ مَا كُنَّا قَطُّ أَحْوَجَ إِلَى ذَلِكَ مِنَّا الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَنَّى هَذَا وَ مَرْوَانُ وَ ابْنُ ذَرٍّ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ مَنَعَنِي ذَلِكَ قَالَ فَقُمْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَدَخَلْتُ عَلَى إِسْمَاعِيلَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنِّي ذَكَرْتُ لِأَبِيكَ اخْتِلاَفَ شِيعَتِهِ وَ تَبَاغُضَهُمْ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَكْتُبَ كِتَاباً لاَ يَخْتَلِفُ عَلَيَّ مِنْهُمُ اثْنَانِ قَالَ فَقَالَ مَا قَالَ مَرْوَانُ وَ ابْنُ ذَرٍّ قُلْتُ بَلَى قَالَ يَا عَبْدَ الْأَعْلَى إِنَّ لَكُمْ عَلَيْنَا لَحَقّاً كَحَقِّنَا عَلَيْكُمْ وَ اللَّهِ مَا أَنْتُمْ إِلَيْنَا بِحُقُوقِنَا أَسْرَعَ مِنَّا إِلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ سَأَنْظُرُ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ الْأَعْلَى مَا عَلَى قَوْمٍ إِذَا كَانَ أَمْرُهُمْ أَمْراً وَاحِداً مُتَوَجِّهِينَ إِلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يَأْخُذُونَ عَنْهُ أَلاَّ يَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ وَ يُسْنِدُوا أَمْرَهُمْ إِلَيْهِ يَا عَبْدَ الْأَعْلَى إِنَّهُ لَيْسَ يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ وَ قَدْ سَبَقَهُ أَخُوهُ إِلَى دَرَجَةٍ مِنْ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ أَنْ يَجْذِبَهُ عَنْ مَكَانِهِ الَّذِي هُوَ بِهِ وَ لاَ يَنْبَغِي لِهَذَا الْآخَرِ الَّذِي لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَدْفَعَ فِي صَدْرِ الَّذِي لَمْ يَلْحَقْ بِهِ وَ لَكِنْ يَسْتَلْحِقُ إِلَيْهِ وَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

ترجمہ عبدالاعلیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! آپؑ کے شیعوں نے ایک دوسرے سے بغض رکھا ہوا ہے اور ایک دوسرے کے دشمن ہیں تو اگر آپؑ اس طرف نظر کریں تو (بہتر ہو جائے)؟

آپؑ نے فرمایا: میں ایک دستاویز لکھنے کا سوچ رہا ہوں تا کہ ان دونوں میں کوئی اختلاف نہ ہو۔

میں نے عرض کیا: ہم آج سے زیادہ اس کے محتاج کبھی نہیں تھے۔

آپؑ نے فرمایا: اس سے مروان اور ابن ذر کے درمیان معاملہ طے نہیں ہوگا۔

پس میں نے سمجھا کہ آپؑ نے مجھے اس سے روک دیا ہے۔ چنانچہ میں آپؑ کی خدمت سے اٹھ کر اسماعیل کے پاس آیا اور میں نے کہا: اے ابو محمد! میں نے آپؑ کے والد علیہ السلام سے ان کے شیعوں کے اختلاف اور (ایک دوسرے سے) ان کی عداوت کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں ایک کتاب لکھنے کا سوچ رہا ہوں تا کہ ان دونوں

میں کوئی اختلاف نہ ہو۔

اس نے کہا: مروان اور ابن ذر نے کیا کہا ہے؟

میں نے کہا: ہاں۔

اس نے کہا: اے عبدالاعلی! تم سب کا ہم پر حق ہے جیسا کہ ہمارا تم پر حق ہے۔ اللہ کی قسم! تم ہمارے حقوق کے لیے ہم سے زیادہ جلدی نہیں کرتے۔

پھر کہا: میں اسے دیکھوں گا۔ پھر کہا: اے عبدالاعلیٰ! ایک قوم پر کیا ہے کہ اگر ان کا معاملہ ایک ہوتو وہ ایک آدمی کی طرف توجہ کریں، اس سے (ہدایت) اخذ کریں اور اس کی مخالفت نہ کریں اور اپنے معاملات اس کے سپرد کردیں۔ اے عبدالاعلیٰ! کسی مومن کے لیے یہ مناسب نہیں کہ جس کا بھائی اس سے آگے جنت کے درجات میں سے ایک درجے تک پہنچ گیا ہو، اسے اس مقام سے ہٹا دے جس میں وہ ہے اور اس دوسرے کو یہ زیب نہیں دیتا جو ابھی تک وہاں نہیں پہنچا کہ وہ سینے کو پیچھے دھکیل دے جو اس سے ملحق نہیں ہوا بلکہ اسے اس سے الحاق کرنا چاہیے اور اللہ سے معافی مانگے۔ [1]

بیان:

شنأه كمنعه و سمعه أبغضه و كأن الرجلين كانا يمنعانه من الكتاب و أريد بالآخر الذی لم يبلغ السابق فإنه و إن سبق إلا أنه لم يبلغ غايته بعد أشار بذلك إلى أن الاختلاف و التباغض يمنعان من الترقی فی الكمال الموجب للوصول

"شنأة" جیسے اسے روکنا،

"سمعه" یعنی وہ اس سے بغض رکھتا ہے۔ گویا دو آدمی اسے کتاب سے روکتے ہیں۔

دوسرے سے میری مراد وہ ہے جو سابق تک نہیں پہنچا اور اگر وہ سبقت لے بھی گیا تو پھر بھی وہ اس کی غرض و غایت تک نہیں پہنچا۔ پس اشارہ اس طرف ہے کہ بیشک اختلاف اور ایک دوسرے سے بغض رکھنا اس کمال میں ترقی حاصل کرنے سے روکتے ہیں جو موجبِ وصول ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2]

[1] مسند الامام الصادق ج۴، ص ۵۲۴

[2] مراۃ العقول ج۲۶، ص ۱۵۲

2/2935 الکافی ،۸/۳۳۳/۵۲۲ محمد عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يَا عُمَرُ لاَ تَحْمِلُوا عَلَى شِيعَتِنَا وَ اُرْفُقُوا بِهِمْ فَإِنَّ اَلنَّاسَ لاَ يَحْتَمِلُونَ مَا تَحْمِلُونَ۔

عمر بن حنظلہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے عمر! ہمارے شیعوں پر (زیادہ) بوجھ نہ ڈالو اور ان کے ساتھ نرمی برتو کیونکہ لوگ وہ برداشت نہیں کر سکتے جو تم برداشت کر سکتے ہو۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے [2] اور اسے صحیح بھی شمار کیا گیا ہے۔ [3] اور میرے نزدیک سند حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

3/2936 الکافی ،۸/۲۱۹/۲۷۲ القمیان عَنِ اَلْحَجَّالِ قَالَ: قُلْتُ لِجَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذَا أَتَاكُمْ شَرِيفُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهُ وَ مَا اَلشَّرِيفُ قَالَ قَدْ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ اَلشَّرِيفُ مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَالَ قُلْتُ فَمَا اَلْحَسِيبُ قَالَ اَلَّذِي يَفْعَلُ اَلْأَفْعَالَ اَلْحَسَنَةَ بِمَالِهِ وَ غَيْرِ مَالِهِ قُلْتُ فَمَا اَلْكَرَمُ قَالَ اَلتَّقْوَى۔

حجال سے روایت ہے کہ میں نے جمیل بن دراج سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی شریف آدمی آئے تو اس کا احترام کرو؟

اس نے کہا: ہاں۔

میں نے کہا: شریف کون ہے؟

جمیل نے کہا: میں نے اس کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا: شریف سے مراد مالدار آدمی ہے۔

میں نے عرض کیا: تو پھر حسیب (شریف) کون ہے؟

آپ نے فرمایا: اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے مال سے اچھے کام کرے۔

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۱۵۹

[2] مرآۃ العقول ج۲۶، ص۴۸۷؛ البضاعۃ المزجاۃ ج۳، ص۱۶۴

[3] مرآۃ العقول: ایضا

میں نے عرض کیا: کرم کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تقویٰ۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۲)

---

(۱) مراۃ العقول ج۲۶، ص ۱۴۴

(۲) مراۃ العقول ج۲۶، ص ۱۴۴

أبواب خصائص المؤمن و مکارمه

مومن کی خصوصیات اور اس کے مکارم کے ابواب

الآیات:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ ○
اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنین ہی کے لیے ہے۔ [۱]

نیز اُس نے فرمایا: وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ○
اور میرے بندوں میں سے شکرگزار تھوڑے ہیں۔ [۲]

نیز اُس نے فرمایا: إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ○
مگر جو ایماندار ہیں اور انہوں نے نیک کام بھی کیے اور وہ بہت ہی کم ہیں۔ [۳]

نیز اُس نے فرمایا: وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ○
مگر جو ایماندار ہیں اور انہوں نے نیک کام بھی کیے اور وہ بہت ہی کم ہیں۔ [۴]

نیز اُس نے فرمایا: وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ ○
اور ہم تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں کو اور صبر کرنے والوں کو معلوم کرلیں [۵]

نیز اُس نے فرمایا: الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ أُولَئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ○
اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں، ان کے لیے ان کا اجر اور ان کی روشنی ملے گی۔ [۶]

---

[۱] سورۃ المنافقون:۸
[۲] سورۃ السباء:۱۳
[۳] سورۃ ص:۲۴
[۴] سورۃ الانفال:۱۷
[۵] سورۃ محمد:۳۱
[۶] سورۃ الحدید:۱۹

نیز اُس نے فرمایا: فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ إلی غیر ذلك من الآیات فی کرامة المؤمن۔

وعنقریب اللہ ایسی قوم کو لائے گا کہ جن کو اللہ چاہتا ہے اور وہ اس کو چاہتے ہیں، مسلمانوں پر نرم دل ہوں گے اور کافروں پر زبردست، اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی کی ملامت سے نہیں ڈریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دیتا ہے، اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔ [۱]

۱۱۰۔ باب قلة عدد المؤمن

باب: مومن کی تعداد کا کم ہونا

1/2937 الکافی، ۱/۱/۲۴۲/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: الْمُؤْمِنَةُ أَعَزُّ مِنَ الْمُؤْمِنِ وَ الْمُؤْمِنُ أَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيتِ الْأَحْمَرِ فَمَنْ رَأَى مِنْكُمُ الْكِبْرِيتَ الْأَحْمَرَ۔

ترجمہ: قتیبہ الاعشی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: مومن عورت کی مرد مومن سے زیادہ قدر ہوتی ہے اور مرد مومن کبریت احمر (کیمیا) سے زیادہ قیمتی ہے۔ پس تم میں سے کس نے کبریت احمر دیکھا ہے؟ [۲]

بیان:

یعنی مومنہ عورت وجود کے اعتبار سے ایک مومن مردوں سے کم ہوتی ہے وہ اس لیئے کہ اچھی عورتیں بہت کم ہوتی ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے اور یہ

---

[۱] سورۃ المائدہ: ۵۴

[۲] بحارالانوار ج ۶۴، ص ۱۵۹

[۳] مراۃ العقول ج ۹، ص ۲۸۵

گفتگو کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

2/2938 الکافی،۲/۲۴۲/۲ العدة عن سهل عن التميمي عَنْ مُثَنَّى اَلْحَنَّاطِ عَنْ كَامِلٍ اَلتَّمَّارِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بَهَائِمُ ثَلاَثاً إِلاَّ قَلِيلاً مِنَ اَلْمُؤْمِنِينَ وَ اَلْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ۔

ترجمہ: کامل التمار سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: سب لوگ جانور ہیں، یہ تین بار فرمایا، سوائے مومنوں میں سے قلیل کے اور مومن نایاب ہیں، تین بار فرمایا۔ [1]

بیان:

''ثلاثا'' یعنی اس نے تین مرتبہ کہا،

بعض نسخوں میں ''المؤمن غریب'' کی جگہ ''عزیز'' ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند کامل التمار کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ سہل مشائخ اجازہ میں سے ہے۔(واللہ اعلم)

3/2939 الکافی،۲/۲۴۲/۳ علی عن أبيه عن السراد عَنِ اِبْنِ رِئَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ لِأَبِي بَصِيرٍ : أَمَا وَ اَللَّهِ لَوْ أَنِّي أَجِدُ مِنْكُمْ ثَلاَثَةَ مُؤْمِنِينَ يَكْتُمُونَ حَدِيثِي مَا اِسْتَحْلَلْتُ أَنْ أَكْتُمَهُمْ حَدِيثاً۔

ترجمہ: ابن رئاب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ ابوبصیر سے فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! اگر میں تم میں سے (صرف) تین مومنوں کو میری حدیث کو چھپانے والا پاؤں تو میرے لیے حلال ہی نہیں کہ میں ان سے حدیث کو چھپاؤں۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

---

[1] بحارالانوارج ۶۴،ص ۱۵۹

[2] مراۃ العقول ج ۸،ص ۲۸۶

[3] بحارالانوارج ۶۴،ص ۱۶۰

[4] مراۃ العقول ج ۹،ص ۲۸۶

4/2940 الکافی،۲/۲۴۲/۱/۴ محمد بن الحسن و ابن بندار عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ اَلْأَنْصَارِيِّ عَنْ سَدِيرٍ اَلصَّيْرَفِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقُلْتُ لَهُ وَ اَللَّهِ مَا يَسَعُكَ اَلْقُعُودُ فَقَالَ وَ لِمَ يَا سَدِيرُ قُلْتُ لِكَثْرَةِ مَوَالِيكَ وَ شِيعَتِكَ وَ أَنْصَارِكَ وَ اَللَّهِ لَوْ كَانَ لِأَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَا لَكَ مِنَ اَلشِّيعَةِ وَ اَلْأَنْصَارِ وَ اَلْمَوَالِي مَا طَمِعَ فِيهِ تَيْمٌ وَ لاَ عَدِيٌّ فَقَالَ يَا سَدِيرُ وَ كَمْ عَسَى أَنْ يَكُونُوا قُلْتُ مِائَةَ أَلْفٍ قَالَ مِائَةَ أَلْفٍ قُلْتُ نَعَمْ وَ مِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ مِائَتَيْ أَلْفٍ قُلْتُ نَعَمْ وَ نِصْفَ اَلدُّنْيَا قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ يَخِفُّ عَلَيْكَ أَنْ تَبْلُغَ مَعَنَا إِلَى يَنْبُعَ قُلْتُ نَعَمْ فَأَمَرَ بِحِمَارٍ وَ بَغْلٍ أَنْ يُسْرَجَا فَبَادَرْتُ فَرَكِبْتُ اَلْحِمَارَ فَقَالَ يَا سَدِيرُ أَ تَرَى أَنْ تُؤْثِرَنِي بِالْحِمَارِ قُلْتُ اَلْبَغْلُ أَزْيَنُ وَ أَنْبَلُ قَالَ اَلْحِمَارُ أَرْفَقُ بِي فَنَزَلْتُ فَرَكِبَ اَلْحِمَارَ وَ رَكِبْتُ اَلْبَغْلَ فَمَضَيْنَا فَحَانَتِ اَلصَّلاَةُ فَقَالَ يَا سَدِيرُ اِنْزِلْ بِنَا نُصَلِّ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ أَرْضٌ سَبِخَةٌ لاَ تَجُوزُ اَلصَّلاَةُ فِيهَا فَسِرْنَا حَتَّى صِرْنَا إِلَى أَرْضٍ حَمْرَاءَ وَ نَظَرَ إِلَى غُلاَمٍ يَرْعَى جِدَاءً فَقَالَ وَ اَللَّهِ يَا سَدِيرُ لَوْ كَانَ لِي شِيعَةٌ بِعَدَدِ هَذِهِ اَلْجِدَاءِ مَا وَسِعَنِي اَلْقُعُودُ وَ نَزَلْنَا وَ صَلَّيْنَا فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ اَلصَّلاَةِ عَطَفْتُ عَلَى اَلْجِدَاءِ فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ سَبْعَةَ عَشَرَ۔

ترجمہ سدیر صیرفی سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گیا اور آپؑ سے عرض کیا: اللہ کی قسم! آپؑ کے لیے (قیام کرنے کی بجائے) بیٹھ جانا درست نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیوں، اے سدیر؟

میں نے عرض کیا: کیونکہ آپؑ کے دوست، شیعہ اور ناصر (حامی) بہت زیادہ ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر امیر المومنین علیہ السلام کے پاس اتنے ہوتے جو آپؑ کے شیعہ، حمایتی اور دوست ہیں تو قبیلہ تیم یا عدی اس (خلافت) میں طمع نہیں کر سکتے تھے۔

آپؑ نے فرمایا: اے سدیر! تمہارے خیال میں اب کتنے ہیں؟

میں نے عرض کیا: ایک لاکھ۔

آپؑ نے فرمایا: ایک لاکھ؟

میں نے عرض کیا: ہاں، (بلکہ) دو لاکھ ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: دو لاکھ۔

میں نے عرض کیا: جی ہاں، (بلکہ) نصف دنیا (آپ کے شیعہ) ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ آپؑ کچھ خاموش رہے، پھر فرمایا: کیا تیرے لیے آسان ہے کہ ہمارے ساتھ (چشمہ) ینبع تک چلا جائے؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

پس آپؑ نے ایک گدھا اور ایک خچر لانے کا حکم دیا کہ جس پر پہلے سے زین باندھا ہوا ہو۔ چنانچہ میں جلدی لے کر آ گیا اور میں گدھے پر سوار ہو گیا تو آپؑ نے فرمایا: اے سدیر! کیا تم مجھے گدھے پر سوار ہونے کی اجازت دے سکتے ہو؟

میں نے عرض کیا: خچر زیادہ خوبصورت اور شریف ہے۔

آپؑ نے فرمایا: گدھا میرے لیے زیادہ دوستانہ ہے۔

پس میں نیچے اتر آیا اور آپ گدھے پر سوار ہو گئے جبکہ میں خچر پر سوار ہو گیا اور ہم نے سفر کیا یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو گیا تو آپؑ نے فرمایا: اے سدیر! اتر جاؤ کہ ہمیں نماز پڑھنی چاہیے۔

پھر فرمایا: یہ زمین شور (نرم یعنی کلر والی) ہے، اس میں تو نماز جائز نہیں ہے۔

چنانچہ ہم سرخ میدان میں چلے گئے۔ وہاں آپؑ نے ایک لڑکے کی طرف دیکھا جو بکریاں چراتا تھا تو فرمایا: اے سدیر! اگر میرے پاس ان بکریوں کی تعداد کے برابر شیعہ ہوتے تو میرے لیے (قیام کرنے کی بجائے) بیٹھ رہنا جائز نہ ہوتا۔

پھر ہم نے اتر کر نماز ادا کی اور جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو میں بکریوں کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں شمار کیا تو وہ صرف سترہ تھیں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ابراہیم بن اسحاق الاحمری کامل الزیارات کا راوی ہے۔ اس پر مذہب میں ارتفاع کا الزام ہے مگر تحقیق میں وہ امامی ہے اور عبداللہ بن حماد انصاری بھی کامل الزیارات کا راوی ہے۔ نیز اسے حسن بھی کہا گیا ہے۔ [3] اور سدیر کامل الزیارات اور تفسیر قمی دونوں کا راوی اور ثقہ

---

[1] بحارالانوار ج ۴۷، ص ۴۷ و ج ۶۴، ص ۱۶۰؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۱۰۵۵

[2] مراۃ العقول ج ۹، ص ۲۸۸

[3] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۳۳۲

ہے۔ (۱)

5/2941 الکافی، ۱/۵/۲۴۳/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ لِي عَبْدٌ صَالِحٌ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ: يَا سَمَاعَةُ أَمِنُوا عَلَى فُرُشِهِمْ وَ أَخَافُونِي أَمَا وَ اَللَّهِ لَقَدْ كَانَتِ اَلدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا إِلاَّ وَاحِدٌ يَعْبُدُ اَللَّهَ وَ لَوْ كَانَ مَعَهُ غَيْرُهُ لَأَضَافَهُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ حَيْثُ يَقُولُ (إِنَّ إِبْرٰاهِيمَ كٰانَ أُمَّةً قٰانِتاً لِلّٰهِ حَنِيفاً وَ لَمْ يَكُ مِنَ اَلْمُشْرِكِينَ) فَغَبَرَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اَللَّهُ ثُمَّ إِنَّ اَللَّهَ آنَسَهُ بِإِسْمَاعِيلَ وَ إِسْحَاقَ فَصَارُوا ثَلاَثَةً أَمَا وَ اَللَّهِ إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ لَقَلِيلٌ وَ إِنَّ أَهْلَ اَلْكُفْرِ لَكَثِيرٌ أَ تَدْرِي لِمَ ذَاكَ فَقُلْتُ لاَ أَدْرِي جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ صُيِّرُوا أُنْساً لِلْمُؤْمِنِينَ يَبُثُّونَ إِلَيْهِمْ مَا فِي صُدُورِهِمْ فَيَسْتَرِيحُونَ إِلَى ذَلِكَ وَ يَسْكُنُونَ إِلَيْهِ۔

ترجمہ سماعہ سے روایت ہے کہ امام موسی کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے سماعہ! انہوں نے اپنے بستروں میں امن پایا جبکہ وہ مجھے خوفزدہ کر رہے ہیں۔ اللہ کی قسم! ایک وقت تھا کہ ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس میں سے ایک ہی شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا اور اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا ہوتا تو اللہ اس کا ذکر اپنے ساتھ کرتا۔ وہ فرماتا ہے: ''بے شک ابراہیم ایک پوری امت تھا اللہ کا فرمانبردار تمام راہوں سے ہٹا ہوا، اور مشرکوں میں سے نہ تھا۔ (النحل: ۱۲۰)۔'' وقت گزرتا رہا جیسا کہ اللہ نے چاہا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے اسماعیل اور اسحاق سے تسلی دی اور ان کی تعداد تین ہوگئی۔ اللہ کی قسم! مومن بہت کم ہیں اور کافر بہت زیادہ ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! میں نہیں جانتا۔

آپؑ نے فرمایا: وہ مومنین کے لیے مانوس ہوگئے، ان کے سینوں میں جو کچھ ہے اسے آشکار کرتے ہیں پس اس کے ذریعے استراحت کرتے ہیں اور اسی سے سکون پاتے ہیں۔ (۲)

بیان:

آمنوا علی فرشهم لعله ع أراد بذلك الذين يدعون ولايته و أنهم من شيعته ثم خذلوه و لم يعينوه فغبر بالمعجمة و الموحدة أی مكث و إن أهل الكفر لكثير يعنی بهم من كان فی زی المؤمنين و فی عدادهم لم ذاك أی لم جعل أهل الكفر فی زی المؤمنين و من عدادهم فی الظاهر

''آمنوا علی فرشھم'' شاید امامؑ کی مراد اس سے یہ ہو کہ جو لوگ ان کی ولایت کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو ان کے

(۱) ایضاً ص ۲۴۳

(۲) البرهان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۴۶۲؛ بحار الانوار ج ۴۷، ص ۴۳ و ج ۶۴، ص ۱۶۲؛ عوالم العلوم ج ۲۱، ص ۱۹۳

شیعوں میں شمار کرتے ہیں اور پھر انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور وہ اس پر مقرر نہیں رہے۔

"شغبر" معجمہ اور موحدہ کے ساتھ، یعنی کوئی بھی قیام۔

"وان اهل الکفر لکثیر" اور بیشک کافر لوگ بہت زیادہ تعداد میں ہیں، یعنی ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے اہل ایمان لباس پہن رکھا ہے اور وہ انہی میں شمار ہوتے ہیں۔

"لم ذاک" ایسا کیوں ہے، یعنی کافر لوگ نے اہل ایمان کا لباس کیوں پہن رکھا ہے اور ظاہر طور وہ ان میں شمار کیوں کیئے جاتے ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے جیسا کہ کئی مرتبہ گزر چکا ہے اور ساعہ امامی ہے اگرچہ واقفی مشہور ہے۔ (واللہ اعلم)

6/2942 الکافی، ۲/۲۲۲/۷/۱ الاثنان عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: لَيْسَ كُلُّ مَنْ قَالَ بِوَلاَيَتِنَا مُؤْمِناً وَ لَكِنْ جُعِلُوا أُنْساً لِلْمُؤْمِنِينَ.

ترجمہ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ہر کوئی جو ہماری ولایت کا اظہار (اقرار) کرتا ہے وہ مومن نہیں ہے البتہ انہیں مومنین سے محبت رکھنے والا قرار دیا گیا ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند احمد بن محمد بن عبداللہ کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ معلی ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2943 الکافی، ۲/۲۲۲/۶/۱ العدة عن سهل عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ عَنِ اَلنَّضْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي خَالِدٍ اَلْقَمَّاطِ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقَلَّنَا لَوِ اِجْتَمَعْنَا عَلَى شَاةٍ مَا أَفْنَيْنَاهَا فَقَالَ أَلاَ أُحَدِّثُكَ بِأَعْجَبَ مِنْ ذَلِكَ اَلْمُهَاجِرُونَ وَ اَلْأَنْصَارُ ذَهَبُوا إِلاَّ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ ثَلاَثَةً قَالَ حُمْرَانُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا حَالُ عَمَّارٍ قَالَ رَحِمَ اَللَّهُ

---

[1] مراۃ العقول ج۹، ص۲۹۰

[2] مسائل علی بن جعفرؑ ومستدرکا تھا ج ا، ص ۳۲۹؛ أعلام الدین فی صفات المؤمنین ص ۱۲۳

[3] مراۃ العقول ج۹، ص۲۹۱

عَمَّارٌ أَبَا الْيَقْظَانِ بَايَعَ وَ قُتِلَ شَهِيداً فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنَ الشَّهَادَةِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ لَعَلَّكَ تَرَى أَنَّهُ مِثْلُ الثَّلاَثَةِ أَيْهَاتَ أَيْهَاتَ ۔

ترجمہ حمران بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! ہماری تعداد کتنی کم ہے کہ اگر ہم کسی بھیڑ پر جمع ہو جائیں تو اسے نہ کھا پائیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا تو مزید عجیب ترین باتیں سننا چاہتا ہے؟ مہاجرین اور انصار سب چلے گئے سوائے تین کے اور یہ آپؑ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

حمران کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! عمار کا حال کیا رہا؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ عمار پر رحم فرمائے۔ ابوالیقظان نے بیعت کی اور وہ شہید قتل ہوا۔

پس میں نے اپنے آپ سے کہا: شہادت سے افضل کیا چیز ہو سکتی ہے؟ تو آپؑ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: شاید تم نے سوچا ہو کہ وہ ان تینوں کے جیسا ہے۔ بہت دور ہے، بہت دور ہے۔ [1]

بیان:

أيهات لغة في هيهات أشار ع بالثلاثة إلى سلمان و أبي ذر و المقداد روى الكشي بإسناده عن أبي جعفر الباقر ع أنه قال ارتد الناس إلا ثلاثة نفر سلمان و أبو ذر و المقداد قال الراوي فقلت فعمار قال كان جاض جيضة ثم رجع ثم قال إن أردت الذي لم يشك و لم يدخله شيء فالمقداد فأما سلمان فإنه عرض في قلبه أن عند أمير المؤمنين ع اسم الله الأعظم لو تكلم به لأخذتهم الأرض و هو هكذا و أما أبو ذر فأمره أمير المؤمنين ع بالسكوت و لم تأخذه في الله لومة لائم فأبى إلا أن يتكلم قوله ع جاض جيضة بالجيم و المعجمة أي عدل عن الحق و مال و بإسناده عنه عن أبيه عن جده عن علي ع قال ضاقت الأرض بسبعة بهم ترزقون و بهم تنصرون و بهم تمطرون منهم سلمان الفارسي و المقداد و أبو ذر و عمار و حذيفة رحمهم الله و كان علي ع يقول و أنا إمامهم و هم الذين صلوا على فاطمة ع و بإسناده عن الحارث النصري قال سمعت عبد الملك بن أعين يسأل أبا عبد الله ع حتى قال له فهلك الناس إذا قال إي و الله يا بن أعين هلك الناس أجمعون قلت من في الشرق و من في الغرب قال فقال إنها فتحت على الضلال إي و الله و لكن إلا ثلاثة ثم لحق أبو ساسان و عمار و شتيرة و أبو عمرة فصاروا سبعة و في حديث آخر عن أبي جعفر ع ارتد الناس إلا ثلاثة نفر سلمان و أبو ذر و المقداد ثم أناب الناس بعد كان أول من أناب أبو ساسان الأنصاري و عمار و أبو عمرة و شتيرة و كان سبعة فلم يعرف حق أمير المؤمنين ع إلا هؤلاء السبعة أقول أبو ساسان هذا هو الحسين بن المنذر الرقاشي صاحب راية علي ع

"ایھات "لغوی طور پر "ھیھات " کے بارے میں ہے، تین افراد سے امامؑ کی مراد جناب سلمانؓ، جناب ابوذرؓ اور جناب مقدادؓ ہیں۔

---

[1] بحارالانوار ج ۲۲، ص ۴۴۳ و ج ۶۴، ص ۱۶۴

علامہ کشی نے اپنی اسناد کے ذریعہ امام محمد باقرؑ سے روایت نقل کی ہے کہ امامؑ نے ارشاد فرمایا:

اِرْتَدَّ النَّاسُ إِلاَّ ثَلاَثَةَ نَفَرٍ سَلْمَانُ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادُ

تمام لوگ مرتد ہو گئے سوائے تین افراد کے (اور وہ یہ ہیں):

۱۔جناب سلمانؓ

۲۔جناب ابوذرؓ

۳۔جناب مقدادؓ

راوی کا بیان ہے کہ میں عرض کیا: تو پھر جناب عمارؓ؟

آپؑ نے فرمایا:

كَانَ جَاضَ جَيْضَةً ثُمَّ رَجَعَ

اس کے بعد پھر ارشاد فرمایا:

إِنْ أَرَدْتَ الَّذِي لَمْ يَشُكَّ وَ لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْءٌ فَالْمِقْدَادُ فَأَمَّا سَلْمَانُ فَإِنَّهُ عَرَضَ فِي قَلْبِهِ أَنَّ عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اسْمَ اللَّهِ الْأَعْظَمَ لَوْ تَكَلَّمَ بِهِ لَأَخَذَتْهُمُ الْأَرْضُ وَ هُوَ هَكَذَا وَ أَمَّا أَبُو ذَرٍّ فَأَمَرَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِالسُّكُوتِ وَ لَمْ تَأْخُذْهُ فِي اللَّهِ لَوْمَةُ لاَئِمٍ فَأَبَى إِلاَّ أَنْ يَتَكَلَّمَ

امامؑ نے فرمایا: "جاز جیضۃ" جیم اور معجمہ کے ساتھ، یعنی حق سے پھر جانا اور منہ موڑ لینا۔

انہوں نے اپنی اسناد کے ذریعہ اپنے والد سے روایت کی اور انہوں نے اپنے جد سے اور انہوں نے امیر المؤمنینؑ امام علیؑ سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

ضَاقَتِ الْأَرْضُ بِسَبْعَةٍ بِهِمْ تُرْزَقُونَ وَ بِهِمْ تُنْصَرُونَ وَ بِهِمْ تُمْطَرُونَ ، مِنْهُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَ الْمِقْدَادُ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ عَمَّارٌ وَ حُذَيْفَةُ رَحِمَهُمُ اللهُ

امیر المؤمنین امام علیؑ فرمایا کرتے تھے:

وَ أَنَا إِمَامُهُمْ وَ هُمُ الَّذِينَ صَلَّوْا عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ

میں انہی لوگوں کا امامؑ ہوں اور یہ ایسے لوگ ہیں کہ جنہوں سیدہ عالیہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی نماز جنازہ ادا کی۔

انہوں نے اپنی اسناد کے ذریعہ حارث نصری سے روایت کی ہے اور انہوں نے بیان کیا کہ میں عبدالملک بن اعین سے سنا کہ انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا یہاں تک کہ اس نے امامؑ سے عرض کیا: کیا لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔

آپؑ نے فرمایا:

إِي وَ اَللَّهِ يَا اِبْنَ أَعْيَنَ هَلَكَ اَلنَّاسُ أَجْمَعُونَ

ہاں خدا کی قسم اے ابن اعین! تمام کے تمام لوگ ہلاک ہوجائیں گے۔

میں نے عرض کیا: چاہے کوئی کوئی مشرق میں ہو اور مغرب میں ہو؟

امامؑ نے فرمایا:

إِنَّهَا فُتِحَتْ عَلَى اَلضَّلاَلِ إِي وَ اَللَّهِ هَلَكُوا إِلاَّ ثَلاَثَةً ثُمَّ لَحِقَ أَبُو سَاسَانَ وَ عَمَّارٌ وَ شُتَيْرَةُ وَ أَبُو عَمْرَةَ فَصَارُوا سَبْعَةً

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

اِرْتَدَّ اَلنَّاسُ إِلاَّ ثَلاَثَةَ نَفَرٍ سَلْمَانُ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ اَلْمِقْدَادُ ثُمَّ أَنَابَ اَلنَّاسُ بَعْدُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَنَابَ أَبُو سَاسَانَ اَلْأَنْصَارِيُّ وَ عَمَّارٌ وَ أَبُو عَمْرَةَ وَ شُتَيْرَةُ وَ كَانُ سبعة فلم يعرف حَقَّ أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلاَّ هَؤُلاَءِ اَلسَّبْعَةُ

اقول: میں کہتا ہوں کہ ابوساسان سے مراد وہ شخص ہے جو امیر المؤمنینؑ کا صحابی تھا اور اس کا نام حسین بن منذر رقاشی ہے۔ جو علمبردار علی علیہ السلام ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ ثابت ہے بلکہ مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے لیکن تحقیق یہ ہے کہ وہ امامی ہے اور اگر ایسا ہو تو سند حسن شمار ہوگی اور محمد بن اورمہ کامل الزیارات کا راوی ہے البتہ اس پر قمیوں نے غلو اور اختلاط کا الزام لگایا ہے لیکن یہ حقیقت کے برعکس ہے اور اس کی توثیق راجح ہے۔ (واللہ اعلم)

8/2944 الکافی،۱۱۲/۱۳۳/۸ علی عن أبیه و القاسانی جمیعا عن الجوهری عَنِ اَلْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ اِشْتَدَّتْ مَئُونَةُ اَلدُّنْيَا وَ مَئُونَةُ اَلْآخِرَةِ أَمَّا مَئُونَةُ اَلدُّنْيَا فَإِنَّكَ لاَ تَمُدُّ يَدَكَ إِلَى شَيْءٍ مِنْهَا إِلاَّ وَجَدْتَ فَاجِراً قَدْ سَبَقَكَ إِلَيْهَا وَ أَمَّا مَئُونَةُ اَلْآخِرَةِ فَإِنَّكَ لاَ تَجِدُ أَعْوَاناً يُعِينُونَكَ عَلَيْهَا ۔

حفص سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: دنیا کے سامان اور آخرت

[1] مراۃ العقول ج۹، ص۲۹۱

کے سامان کو جمع کرنا بہت مشکل ہے۔ جہاں تک دنیا کے سامان کا تعلق ہے تو تو کسی چیز کی طرف ہاتھ نہیں بڑھائے گا مگر اس کے لیے تو ایک فاجر کو پائے گا اور جہاں تک آخرت کے سامان کی بات ہے تو اس کے لیے تو تجھے کوئی مددگار نہیں ملے گا جو اس پر تیری مدد کرے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ قاسم بن محمد اصفہانی کامل الزیارات کا راوی ہے اور یہی کا سولہ مشہور ہے لیکن غیر امامی ہے اور سلیمان بن داود المنقری تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [3] مگر یہ بھی غیر امامی ہے اور حفص بن غیاث بھی تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [4] اور یہ بھی غیر امامی ہے۔(واللہ اعلم)

9/2945 اَلتَّهۡذِيبُ،۶/۳۷۷/۲۲۴/۱ اَلصَّفَّارُ عَنِ الْقَاسَانِيِّ عَنِ الْجَوْهَرِيِّ عَنِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْأَوَّلِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: اشْتَدَّتْ الْحَدِيثَ.

حفص بن غیاث سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: بہت مشکل ہے۔۔۔آگے حدیث اسی کے مثل ہے۔ [5]

بیان:

لعل المراد أنك كلما أردت شيئا من الدنيا فإذا مددت إليه يدك لتناوله وجدته في يد فاجر قد سبقك إليه و كلما أردت من أمر الآخرة وجدتك منفردا فيه لا يعينك عليه أحد و يصير ذلك سبب فتورك فيه و وهنك

شاید اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بھی تم دنیا سے کوئی چیز چاہتے ہو، اگر تم اسے لینے کے لیے اس کی طرف ہاتھ بڑھاؤ تو تم اسے اس بدکار کے ہاتھ میں پاؤ گے جو تم سے پہلے اس تک پہنچا ہے اور جب بھی آپ آخرت کے بارے میں کچھ کرنا چاہتے ہیں، میں آپ کو اس میں تنہا پاتا ہوں، اس میں کوئی آپ کی مدد کرنے والا نہیں، اور یہی اس میں آپ کی بے حسی اور کمزوری کا سبب بنتا ہے۔

[1] حبیب الحواطر ج ۲، ص ۱۳۶؛ أعلام الدين في صفات المؤمنين ص ۲۴۳؛ بحار الانوار ج ۱۴، ص ۳۳۰

[2] مراۃ العقول ج ۲۵، ص ۳۴۳؛ البضاعۃ المزجاۃ ج ۲، ص ۴۱۰

[3] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۲۶۴

[4] ایضا ص ۱۸۸

[5] وسائل الشیعہ ج ۱۷، ص ۷۷

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱]

۱۱۱۔باب عزة المؤمن

باب: مومن کی عزت

1/2946 الكافى،١٦١/١٦٠/٨ محمد عن أحمد عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ أَ تَدْرِي يَا رِفَاعَةُ لِمَ سُمِّيَ اَلْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً قَالَ قُلْتُ لاَ أَدْرِي قَالَ لِأَنَّهُ يُؤْمِنُ عَلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَيُجِيزُ [اَللَّهُ] لَهُ أَمَانَهُ۔

ترجمہ: رفاعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے رفاعہ! کیا تو جانتا ہے کہ مومن کو مومن کیوں کہا جاتا ہے؟

میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔

آپؑ نے فرمایا: کیونکہ وہ اللہ عزوجل پر ایمان رکھتا ہے پس اللہ اس کے لیے امان کو جائز کر دیتا ہے۔ [۲]

بیان:

يعنى أن له منزلة عند الله و قدرا بحيث كلما ضمن على الله أمان أحد من آفة أو عذاب أجاز الله له أمانه و دفع عن المضمون له تلك الآفة أو العذاب

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا خدا کے نزدیک ایک درجہ اور ایک تقدیر ہے، اس طرح کہ جب بھی وہ کسی آفت یا عذاب سے خدا کی حفاظت کی ضمانت دیتا ہے تو خدا اس کے لئے اس کی حفاظت کی اجازت دیتا ہے اور اس شخص سے اس آفت یا عذاب کو ٹال دیتا ہے جس کی ضمانت اسے دی گئی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند کالصحیح ہے۔ [۳] یا صحیح علی الظاہر ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] ملاذ الاخیار ج۱۰، ص۳۹۲

[۲] مسند الامام الصادق ج۲۱، ص۳۲؛ تفسیر الصراط المستقیم ج۴، ص۱۲۶

[۳] مراۃ العقول ج۲۶، ص۲۳

[۴] البضاعۃ المزجاۃ ج۲، ص۴۸۳

2/2947 الکافی ۸، ۲۳۴/۳۱۰ السراد عن الخراز عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَعْطَى الْمُؤْمِنَ ثَلاَثَ خِصَالٍ الْعِزَّ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ الْفَلْجَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ الْمَهَابَةَ فِي صُدُورِ الظَّالِمِينَ.

ترجمہ عبدالمومن انصاری سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مومن کو تین خصلتیں عطا کی ہیں: دنیا اور آخرت میں عزت، دنیا و آخرت میں کامیابی اور ظالموں کے سینوں میں دبدبہ۔ ﴿۱﴾

بیان:

الفلج الظفر

''الفلج'' اس سے مراد کامیابی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ ﴿۲﴾

3/2948 الکافی ۲، ۳۵۲/۸/۱ العدة عن البرقی عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ يَا رَبِّ مَا حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَكَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَ أَنَا أَسْرَعُ شَيْءٍ إِلَى نُصْرَةِ أَوْلِيَائِي وَ مَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي عَنْ وَفَاةِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَ أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَ إِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لاَ يُصْلِحُهُ إِلاَّ الْغِنَى وَ لَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَهَلَكَ وَ إِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لاَ يُصْلِحُهُ إِلاَّ الْفَقْرُ وَ لَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَهَلَكَ وَ مَا يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَ إِنَّهُ لَيَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّافِلَةِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ إِذاً سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَ بَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَ لِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَ يَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا إِنْ دَعَانِي أَجَبْتُهُ وَ إِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ.

ترجمہ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمانوں کی سیر کے لیے لے جایا گیا تو آپؐ نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرے ہاں مومن کا کیا حال ہے؟

اللہ نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جس نے میرے کسی دوست کی اہانت کی تو اس نے مجھ سے جنگ کرنے میں

﴿۱﴾ مسند الامام الباقرؑ ج۲، ص۱۹۷؛ عین الحیاۃ مجلسی ج۲، ص۱۳۵

﴿۲﴾ مرآۃ العقول ج۲۶، ص۱۷۸

جلدی کی اور میں اپنے دوستوں کی مدد کرنے میں سب سے تیز ہوں۔ میں نے کبھی بھی کسی ایسے کام کے بارے میں تردد نہیں کیا جو کام بھی میں کرتا ہوں جس طرح کہ میں موت سے نفرت کرنے والے مومن کی موت کے بارے میں تردد کرتا ہوں اور میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔ میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو مال کے بغیر اچھا کام نہیں کرتے اور اگر میں اس کی حالت بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائے اور میرے مومن بندوں میں سے وہ بھی ہیں جو اس وقت تک اچھے کام نہیں کرتے جب تک کہ وہ غریب نہ ہوں اور اگر میں ان کی یہ حالت کسی اور چیز میں بدل دوں تو وہ تباہ ہو جائیں۔ میرے مومن بندوں میں سے کوئی بندہ کسی ایسی چیز سے میرا قرب حاصل نہیں کر سکتا جو مجھے اس پر فرض کی گئی چیزوں میں سے سب سے زیادہ پسند ہو اور یہ کہ اسے نافلہ کے ذریعے میرا قرب ضرور حاصل کرنا چاہیے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ پس جب میں اس سے محبت کروں گا تو میں اس کے وہ کان بن جاوں گا جن سے وہ سنے گا، اس کی وہ آنکھیں بن جاوں گا جن سے وہ دیکھے گا، اس کی وہ زبان بن جاوں گا جس سے وہ بولے گا اور اس کے وہ ہاتھ بن جاوں گا جن سے وہ پکڑ کرے گا۔ اگر وہ مجھے پکارے گا تو میں اسے جواب دوں گا اور اگر مجھ سے مانگے گا تو میں اسے عطا کروں گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ اسماعیل بن مہران اور ابو سعید قماط ثقہ جلیل نہیں ہیں۔ (واللہ اعلم)

4/2949 الکافی،۲/۳۵۲/۷/۱ محمد عن ابن عیسی و القمیّ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ أَرْصَدَ لِمُحَارَبَتِي وَ مَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدٌ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَ إِنَّهُ لَيَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّافِلَةِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَ بَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَ لِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَ يَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا إِنْ دَعَانِي أَجَبْتُهُ وَ إِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ وَ مَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي عَنْ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَ أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

حماد بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[1] کلیات حدیث قدسی ص ۲۴۴

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۹۰؛ خیراتیہ در ابطال طریقہ صوفیہ محمد علی کرمانشاہی ج ۲، ص ۳۸۲

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے کسی دوست کی اہانت کرتا ہے وہ گویا مجھ سے لڑنے کے لیے مورچہ میں بیٹھا ہے اور میرے مومن بندوں میں سے کوئی بندہ کسی ایسی چیز سے میرا قرب حاصل نہیں کرسکتا جو مجھے اس پر فرض کی گئی چیزوں میں سے سب سے زیادہ پسند ہو اور یہ کہ اسے نافلہ کے ذریعے میرا قرب ضرور حاصل کرنا چاہیے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کروں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا وہ کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی وہ آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کی وہ زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے اور اس کا وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ پس اگر وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں اور اگر مجھ سے سوال کرتا ہے تو اسے عطا کرتا ہوں اور میں نے کبھی بھی کسی ایسے کام کے بارے میں تردد نہیں کیا جو کام بھی میں کرتا ہوں جس طرح کہ میں موت سے نفرت کرنے والے مومن کی موت کے بارے میں تردد کرتا ہوں اور میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن جو سند المحاسن میں ہے وہ موثق ہے اور اس میں عبدالرحمٰن بن حماد کامل الزیارات کا راوی ہے جو اس کی توثیق کے لیے کافی ہے اور اس کی تضعیف یا اس کا مجہول ہونا مضر نہیں ہے اور اس میں حنان ہے جو ثقہ ہے مگر واقفی معروف ہے اگر چہ کہا گیا ہے کہ اس نے رجوع کرلیا تھا۔ (واللہ اعلم)

5/2950 الکافی،۲/۳۵۴/۱۱/۱ علی عن العبیدی عَنْ یُونُسَ عَنِ اِبْنِ مُسْکَانَ عَنْ مُعَلَّی بْنِ خُنَیْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّی اَللَّهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ : قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَنِ اِسْتَذَلَّ عَبْدِيَ اَلْمُؤْمِنَ فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَ مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ کَتَرَدُّدِي فِي عَبْدِيَ اَلْمُؤْمِنِ إِنِّي أُحِبُّ لِقَاءَهُ فَیَکْرَهُ اَلْمَوْتَ فَأَصْرِفُهُ عَنْهُ وَ إِنَّهُ لَیَدْعُونِي فِي اَلْأَمْرِ فَأَسْتَجِیبُ لَهُ بِمَا هُوَ خَیْرٌ لَهُ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے مومن بندے کو ذلیل کیا اس نے مجھ سے لڑائی کے لیے مورچہ بنایا ہے اور میں نے کبھی بھی کسی ایسے کام کے بارے میں تردد نہیں کیا جو کام بھی میں کرتا ہوں جس طرح کہ میں موت سے نفرت کرنے والے مومن کی موت

[1] بحارالانوار ج ۲۷، ص ۵۵ او ج ۶۷، ص ۲۲ و ج ۸۴، ص ۳۱؛ کلیات حدیث قدسی ص ۴۲۲؛ المؤمن ص ۳۲؛ المحاسن ج ۱، ص ۲۹۱؛

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۸۱

کے بارے میں تردد کرتا ہوں۔ مجھے اس سے ملاقات پسند ہے پس وہ موت کو ناپسند کرتا ہے تو میں نے اس سے صرف نظر کیا ہے۔وہ مجھ سے کسی معاملے میں دعا کرتا ہے تو میں اس کی وہ دعا قبول کرتا ہوں جو اس کے لیے بہتر ہوتی ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مختلف فیہ ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ معلی ثقہ جلیل ثابت ہے۔نیز شیخ آصف محسنی نے اسے احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے۔ [3]

6/2951 الكافی،۱/۱۰/۳۵۳/۲ علی عن أبیه عن العبیدی عَنْ یُونُسَ عَنْ مُعَاوِیَةَ عَنْ أَبِی عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ : لَقَدْ أَسْرَى رَبِّی بِی فَأَوْحَى إِلَیَّ مِنْ وَرَاءِ اَلْحِجَابِ مَا أَوْحَى وَ شَافَهَنِی إِلَى أَنْ قَالَ لِی یَا مُحَمَّدُ مَنْ أَذَلَّ لِی وَلِیّاً فَقَدْ أَرْصَدَنِی بِالْمُحَارَبَةِ وَ مَنْ حَارَبَنِی حَارَبْتُهُ قُلْتُ یَا رَبِّ وَ مَنْ وَلِیُّكَ هَذَا فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ مَنْ حَارَبَكَ حَارَبْتَهُ قَالَ لِی ذَاكَ مَنْ أَخَذْتُ مِیثَاقَهُ لَكَ وَ لِوَصِیِّكَ وَ لِذُرِّیَّتِكُمَا بِالْوَلاَیَةِ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب خدا نے مجھے معراج پر بلایا اور حجاب کے پیچھے سے مجھے جو وحی کی سو کی پس مجھے مخاطب کیا، یہاں تک کہ فرمایا: اے محمدؐ! جو شخص میرے ولی کو ذلیل کرتا ہے وہ میرے خلاف جنگ لڑنے کی خاطر گھات میں بیٹھتا ہے اور جو مجھ سے جنگ کرے گا تو میں بھی اس سے جنگ کروں گا۔

میں نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ تیرا ولی کون ہے جبکہ یہ میں جانتا ہوں کہ جو تجھ سے جنگ لڑے گا تو تو بھی اس کے خلاف جنگ کرے گا؟

اس نے مجھ سے فرمایا: یہ وہ (بندۂ مؤمن) ہے جس سے میں نے تیرے اور تیرے وصی اور تم دونوں کی ذریت کی ولایت کا میثاق لیا ہے۔ [4]

---

[1] کلیات حدیث قدسی ص ۲۴۵؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۱۵۹

[2] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۹۸

[3] المعجم الاحادیث المعتبرہ ج ۱، ص ۳۱۶

[4] بحارالانوار ج ۱۸، ص ۳۰۷ و ج ۷۲، ص ۱۵۸؛ کلیات حدیث قدسی ص ۴۱۶؛ المحاسن ج ۱، ص ۱۳۶؛ اثبات الھداۃ ج ۲، ص ۱۳۷؛ مستدرک الوسائل ج ۹، ص ۹۹

بیان:

الإرصاد الترقب و الإعداد و النافلة كل ما يفعل لوجه الله مما لم يفترض و تخصيصها بالصلوات المندوبة عرف طار و معنى نسبة التردد إلى الله سبحانه قد مضى تحقيقه في أبواب معرفة المخلوقات و الأفعال من الجزء الأول و كراهة الموت لا تنافي حب لقاء الله مع أنه قد ورد أن حال الاحتضار يحبب الله إلى المؤمن لقاءه حتى يشتاق إلى الموت و أما معنى التقرب إلى الله و محبة الله للعبد و كون الله سمع المؤمن و بصره و لسانه و يده ففيه غموض لا يناله أفهام الجمهور و قد أودعناه في كتابنا الموسوم بالكلمات المكنونة و إنما يرزق فهمه من كان من أهله قال شيخنا البهائي رحمه الله في أربعينه معنى محبة الله سبحانه للعبد هو كشف الحجاب عن قلبه و تمكينه من أن يطأ على بساط قربه فإن ما يوصف به سبحانه إنما يؤخذ باعتبار الغايات لا باعتبار المبادئ و علامة حبه سبحانه للعبد توفيقه للتجافي عن دار الغرور و الترقي إلى عالم النور و الأنس بالله و الوحشة مما سواه و صيرورة جميع الهموم هما واحدا قال بعض العارفين إذا أردت أن تعرف مقامك فانظر فيما أقامك قال رحمه الله و لأصحاب القلوب في هذا المقام كلمات سنية و إشارات سرية و تلويحات ذوقية تعطر مشام الأرواح و تحيي رميم الأشباح لا يهتدي إلى معناها و لا يطلع على مغزاها إلا من أتعب بدنه في الرياضات و عنى نفسه بالمجاهدات حتى ذاق مشربهم و عرف مطلبهم و أما من لم يفهم تلك الرموز و لم يهتد إلى هاتيك بالكنوز لعكوفه على الحظوظ الدنية و انهماكه في اللذات البدنية فهو عند سماع تلك الكلمات على خطر عظيم من التردي في غياهب الإلحاد و الوقوع في مهاوي الحلول و الاتحاد تعالى الله عن ذلك علوا كبيرا قال و نحن نتكلم في هذا المقام بما يسهل تناوله على الأفهام فنقول هذا مبالغة في القرب و بيان لاستيلاء سلطان المحبة على ظاهر العبد و باطنه و سره و علانيته فالمراد و الله أعلم أني إذا أحببت عبدي جذبته إلى محل الأنس و صرفته إلى عالم القدس و صيرت فكره مستغرقا في أسرار الملكوت و حواسه مقصورة على اجتلاء أنوار الجبروت فيثبت حينئذ في مقام القرب قدمه و يمتزج بالمحبة لحمه و دمه إلى أن يغيب عن نفسه و يذهل عن حسه فيتلاشى الأغيار في نظره حتى أكون له بمنزلة سمعه و بصره كما قال من قال

جنوني فيك لا يخفى
و ناري منك لا تخبو
فأنت السمع و الأبصار
و الأركان و القلب

انتهى كلامه و لعل المراد بالمأخوذ ميثاقه في الحديث الأخير الذي أقر به و ثبت على إقراره حتى وفى به و ذلك لأن منهم من كذب و أنكر و منهم من أقر و لم يثبت عليه و لم يف به

''الارصاد'' توقع اورتیاری۔

''النافلة'' ہر وہ کام جو خدا کی رضا کے لیے کیا جاتا ہے جو واجب نہیں ہے اور مستحب دعاؤں کے ساتھ اس کی تصریح رواہے۔

تردد کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہونے کا معنی جو ہے اس کی تحقیق پہلے جزء کے ''ابواب معرفۃ المخلوقات والافعال'' میں

گزر چکی ہے۔

موت سے کراہت اختیار کرنا اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی محبت کے منافی نہیں ہے اگر چہ یہ وارد ہوا ہے کہ احتضار کی حالت خدا کو مومن کے لیے اس وقت تک پسند کرتی ہے جب تک کہ وہ موت کی آرزو نہ کرے۔

بہر حال! تقرّب الی اللہ، اللہ تعالیٰ کا بندے سے محبت اور اللہ تعالیٰ کا مؤمن کے کان، اس کی آنکھ، اس کی زبان اور اس کا ہاتھ ہونے کے معنی میں ایسے اسرار و رموز پوشیدہ ہیں کہ جن تک جمہور کی عقلوں کی رسائی نہیں ہوسکتی اور ہم نے اس چیز کو اپنی کتاب ''الکلمٰت المکنونۃ'' میں بیان کیا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی سوجھ بوجھ عطاء کرتا ہے جو اس کا اہل ہوتا ہے۔

ہمارے شیخ بہائی رحمہ اللہ اپنی کتاب اربعین میں بندے سے اللہ تعالیٰ کی محبت کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اس بندے کے دل سے حجابات ہٹ جاتے ہیں اور اسے اپنے قریب بساط پر قدم رکھنے کے قابل بناتا ہے۔

خدا کو جس چیز کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے اسے مقاصد کے طور پر مدنظر رکھا جاتا ہے نہ کہ اصولوں کے طور پر۔
اس کی بندے سے محبت کی علامت یہ ہے بندہ کے لیئے اس کی توفیق سے باطل کے گھر سے بچنا اور نور کے دائرے میں چڑھنا اور خدا سے قربت اور اس کے سوا کسی سے لاتعلقی اور تمام پریشانیوں کو ایک کر دینا۔

بعض عارفین بیان کرتے ہیں:

إذا أردت أن تعرف مقامك فانظر فيما أقامك

اگر تم اپنا مقام پہچاننا چاہتے ہو تو اس کے بارے میں غور و فکر کرو جس نے تمہیں قائم کیا ہے۔

انہوں نے بیان: اور اس سلسلے میں صاحبانِ قلوب کے لیے کلمات سنیہ، خفیہ نشانیاں اور ذائقے دار اشارے ہیں جو روحوں کو خوشبو بخشتے ہیں اور رمیم الاشباہ کو زندہ کرتے ہیں۔ ان کے معانی کو کوئی نہیں جانتا اور ان کی گہرائی تک کوئی نہیں پہنچ سکتا سوائے ان لوگوں کے جو ریاضت میں اپنے جسم کو تھکا دیتے ہیں اور اپنے آپ کو جد و جہد کے لیے وقف کر دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس مشروب کا مزہ چکھ لیں اور ان کے مطالب کو جان لیتے ہیں۔

اور جو شخص ان علامتوں کو نہیں سمجھتا اور اس شخص کی رہنمائی نہیں کرتا جو تجھے خزانے لاتا ہے اس کی وجہ سے اس کی دنیاوی تقدیر اور جسمانی لذتوں میں مشغول رہتا ہے تو جب وہ یہ باتیں سنتا ہے تو اسے بہت خطرہ ہوتا ہے۔ الحاد کے گڑھے میں گرنا اور حل اور اتحاد کی پاتال میں گرنا، ہم اس تناظر میں اس انداز میں بات کرتے ہیں جو سمجھنے میں آسان ہے، اس لیے ہم کہتے ہیں کہ یہ قربت میں مبالغہ آرائی ہے اور محبت کی طاقت پر مہارت کا بیان ہے۔ بندے کے ظاہر و باطن، اس کے راز اور عوام پر بادشاہی کے اسرار و حواس میں اس کے حواس قوی چراغوں تک محدود ہیں، پھر وہ اپنے قدم قرب کے مقام پر جما لیتا ہے اور اس کا گوشت خون محبت سے مل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے اور اپنے

حواس سے بھٹک جاتا ہے، تو اجنبی اس کی نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ میں اس کے سننے اور دیکھنے کی پوزیشن میں ہوں جیسا کہ ایک کہنے والے نے کہا:

جنونی فیك لا یخفی	تم میں میری دیوانگی چھپی نہیں۔
و ناری منك لا تخبو	اور تم سے میری آگ بجھتی نہیں ہے۔
فأنت السمع و الأبصار	تو ہی سماعت اور بصارت ہے۔
و الأركان و القلب	اور ارکان اور دل۔

اس کی بات ختم ہوگئی ہے اور شاید اس سے مراد وہی ہے جس سے عہد لیا گیا تھا آخری حدیث میں لیا گیا ہے جس میں اس نے اسے تسلیم کیا اور اس کی منظوری کو ثابت کیا یہاں تک کہ اس نے اسے پورا کیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے بعض نے جھوٹ بولا اور اس کی تکذیب کی اور ان میں سے بعض نے اسے تسلیم کیا اور اس کی تصدیق نہیں کی اور اسے پورا نہیں کیا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [1] اور المحاسن کی سند حسن ہے کیونکہ اس میں سعدان بن مسلم ہے جو ثقہ جلیل نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۱۲۔ باب اصطفاء المؤمن

باب: مومن کا انتخاب

1/2952 الکافی ۲/۲۱۵/۲/۱ الاثنان عَنِ اَلْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اَلْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو اَلْخَثْعَمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ وَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ اَلدُّنْيَا يُعْطِيهَا اَللَّهُ اَلْبَرَّ وَ اَلْفَاجِرَ وَ لاَ يُعْطِي اَلْإِيمَانَ إِلاَّ صَفْوَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ۔

ترجمہ: حمران سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ یہ دنیا نیک اور بدکار دونوں کو دیتا ہے لیکن ایمان نہیں دیتا مگر اسے جو اس کی مخلوق میں برگزیدہ ہوتا ہے۔ [2]

---

[1] مراۃ العقول ج۹، ص ۳۹۸

[2] بحار الانوار ج ۶۵، ص ۲۰۳ و ج ۵۷، ص ۲۵۹؛ المحاسن ج ۱، ص ۲۱۷؛ تحف العقول ص ۳۷۴؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۹۱؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۳۹۷

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ معلی ثقہ جلیل ثابت ہے جیسا کہ کئی بار گزر چکا ہے اور عبدالکریم بن عمرو الخثعمی بھی ثقہ جلیل ہے اگرچہ یہ واقفی ہو گئے تھے مگر بعد میں رجوع کر لیا تھا۔ بہر حال یہ ثقہ جلیل ہے اور عمر بن حنظلہ سے صفوان روایت کرتا ہے۔ [2] نیز یہ الاحتجاج کا بھی راوی ہے اور اس کے ساتھ دوسرا راوی حمزہ بن حمران ہے جس سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ [3] نیز صفوان بھی اس سے روایت کرتا ہے۔ [4]

2/2953 الكافى ۱/۳/۲۱۵/۲ محمد عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ اَلدُّنْيَا يُعْطِيهَا اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ أَحَبَّ وَ مَنْ أَبْغَضَ وَ إِنَّ اَلْإِيمَانَ لاَ يُعْطِيهِ إِلاَّ مَنْ أَحَبَّ[ه].

ترجمہ: میسر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل دنیا اس کو بھی دیتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے اور اس کو بھی جس سے وہ نفرت کرتا ہے لیکن وہ کسی کو ایمان نہیں دیتا مگر اس کو جس سے محبت کرتا ہے۔ [5]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [6]

3/2954 الكافى ۱/۲/۲۱۵/۲ الاثنان عن اَلْوَشَّاءِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ اَلْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: يَا مَالِكُ إِنَّ اَللَّهَ يُعْطِي اَلدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَ يُبْغِضُ وَ لاَ يُعْطِي دِينَهُ إِلاَّ مَنْ يُحِبُّ.

ترجمہ: مالک بن اعین الجہنی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: اے مالک! اللہ

---

[1] مراۃ العقول ج۹، ص۱۶۰

[2] من لا یحضرہ الفقیہ ج۳، ص۳۶۱ح ۵۹۶۳؛ الوافی ج۲۲، ص۲، ۶۷ح ۲۱۹۳۱؛ وسائل الشیعہ ج۲۱، ص۶۲

[3] الامالی (للصدوق) ص۱۳۱ مجلس ۲۷؛ بشارۃ المصطفی لشیعہ المرتضی ص۲۴؛ الیقین باختصاص مولانا علی علیہ السلام بامرۃ المؤمنین ص۵۳؛ مدینۃ معاجز ج۱، ص۲۶؛ بحار الانوار ج۱، ص۱۸۱ و ج۳۶، ص۲۲۷؛ عوالم العلوم ج۱۵، ص۲۲۶؛ التوحید ص۴۰۸؛ وسائل الشیعہ ج۱، ص۵۵؛ الامالی (للطوسی) ص۵۷۷؛ الخصال ج۱، ص۱۴

[4] الکافی ج۳، ص۲۶۶؛ تہذیب الاحکام ج۲، ص۲۳۸؛ الوافی ج۷، ص۲۷، ح۵۳۹۹؛ وسائل الشیعہ ج۴، ص۳۳

[5] المحاسن ج۱، ص۲۱۶؛ مشکاۃ الانوار ص۳۹؛ بحار الانوار ج۶۵، ص۲۰۳؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۲۵۷

[6] مراۃ العقول ج۹، ص۱۶۰

دنیا اس کو بھی دیتا ہے جس سے محبت کرتا ہے اور اس کو بھی جس سے نفرت کرتا ہے لیکن وہ اپنا دین کسی کو نہیں دیتا مگر اسے جس سے محبت کرتا ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ معلی ثقہ جلیل ثابت ہے اور مالک الجہنی کامل الزیارات کا راوی ہے [3]۔ نیز اس سے ابن ابی عمیر بھی روایت کرتا ہے۔ [4]

4/2955 الکافی، ۲/۲۱۴/۱/۱ محمد عن ابن عیسی عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : يَا أَبَا اَلصَّخْرِ إِنَّ اَللَّهَ يُعْطِي اَلدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَ يُبْغِضُ وَ لاَ يُعْطِي هَذَا اَلْأَمْرَ إِلاَّ صَفْوَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ أَنْتُمْ وَ اَللَّهِ عَلَى دِينِي وَ دِينِ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْمَاعِيلَ لاَ أَعْنِي عَلِيَّ بْنَ اَلْحُسَيْنِ وَ لاَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَ إِنْ كَانَ هَؤُلاَءِ عَلَى دِينِ هَؤُلاَءِ۔

ترجمہ: عمر بن حنظلہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابوالصخر! اللہ درحقیقت دنیا اسے بھی دیتا ہے جس سے محبت کرتا ہے اور اسے بھی جس سے نفرت کرتا ہے مگر وہ یہ امر (عقیدہ) کسی کو نہیں دیتا مگر اپنی مخلوق میں سے چنے ہوئے کو۔ اللہ کی قسم! تم میرے دین اور میرے آبائے کرام حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دین کی پر ہو اور اس سے میری مراد امام زین العابدین نہیں ہیں اور نہ ہی امام محمد باقر علیہ السلام ہیں حالانکہ وہ بھی ان حضرات ہی کے دین پر تھے۔ [5]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [6] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ حمزہ بن حمران اور عمر بن حنظلہ دونوں ثقہ ہیں جیسا کہ حدیث 2952 کے تحت گزر چکا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] المؤمن ص ۵۱؛ تحف العقول ص ۳۰۰؛ بحار الانوار ج ۶۵، ص ۲۰۳ و ج ۷۰، ص ۱۲ و ج ۷۵، ص ۱۸۰

[2] مراۃ العقول ج ۹، ص ۱۶۰

[3] کامل الزیارات ص ۱۷۴، باب ۱۳؛ بحار الانوار ج ۹۸، ص ۲۹۰

[4] الامالی (للصدوق) ص ۲۶۶ مجلس ۳۵؛ وسائل الشیعہ ج ۲، ص ۱۷۱؛ بحار الانوار ج ۹۲، ص ۳۴۷

[5] بحار الانوار ج ۶۵، ص ۲۰۱

[6] مراۃ العقول ج ۹، ص ۱۵۹

۱۱۳۔باب أنس المؤمن بإيمانه وسكونه إلى المؤمن

باب: مومن کا ایمان سے انس اور مومن کی طرف اس کی سکونت

1/2956 الكافى ،۲/۲۴۵/۲/۱ على عن العبيدى عَنْ يُونُسَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: قَالَ اَللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي اَلْأَرْضِ إِلاَّ مُؤْمِنٌ وَاحِدٌ لاَسْتَغْنَيْتُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَ لَجَعَلْتُ لَهُ مِنْ إِيمَانِهِ أُنْساً لاَ يَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر روئے زمین پر صرف ایک ہی مومن ہوتا تو وہ میری تمام مخلوقات سے مجھے مستغنی کر دیتا اور میں اس کے ایمان میں سے محبت کو بھی اس کے لیے بنا تا تا کہ وہ کسی ایک کی طرف بھی محتاج نہ ہوتا۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند معلّی کی وجہ سے مختلف فیہ ہے لیکن میرے (یعنی علامہ مجلسی) کے نزدیک معتبر ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح بلکہ صحیح ہے کیونکہ معلّی ثقہ جلیل ثابت ہے اور اس بارے کئی بار گفتگو گزر چکی ہے اور شیخ آصف محسنی نے بھی اسے احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے۔ [۳] (واللہ علم)

2/2957 الكافى ،۲/۲۴۵/۱/۱ العدة عن أحمد عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اَلْوَاحِدِ بْنِ اَلْمُخْتَارِ اَلْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : يَا عَبْدَ اَلْوَاحِدِ مَا يَضُرُّ رَجُلاً إِذَا كَانَ عَلَى ذَا اَلرَّأْيِ مَا قَالَ اَلنَّاسُ لَهُ وَ لَوْ قَالُوا مَجْنُونٌ وَ مَا يَضُرُّهُ وَ لَوْ كَانَ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ يَعْبُدُ اَللَّهَ حَتَّى يَجِيئَهُ اَلْمَوْتُ.

ترجمہ: عبدالواحد بن مختار انصاری سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے عبدالواحد! کسی شخص کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی جبکہ وہ صاحب رائے ہو، چاہے لوگ اس کے بارے میں کچھ بھی کہیں اور اگر چہ وہ اسے دیوانہ کہیں اور اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا خواہ وہ پہاڑ پر اللہ کی چوٹی پر عبادت کرتا رہے یہاں تک کہ اسے

---

[۱] بحارالانوار ج ۶۴ ص ۱۵۴؛ کلیات حدیث قدسی ص ۲۴۰

[۲] مراۃ العقول ج ۹ ص ۲۹۲

[۳] معجم الاحادیث المعتبرہ ج ۲ ص ۳۹

موت آجائے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲]

3/2958 الکافی،۱/۳/۲۲۵/۲ محمد عن ابن عیسی عن البزنطی عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا يُبَالِي مَنْ عَرَّفَهُ اَللَّهُ هَذَا اَلْأَمْرَ أَنْ يَكُونَ عَلَى قُلَّةِ جَبَلٍ يَأْكُلُ مِنْ نَبَاتِ اَلْأَرْضِ حَتَّى يَأْتِيَهُ اَلْمَوْتُ.

ترجمہ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جسے اللہ اس امر کی معرفت دے دے، مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کسی پہاڑ کی چوٹی پر زمین کے پودوں کو کھاتا رہے یہاں تک کہ اس کی موت پہنچ جائے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ حسین بن موسیٰ سے البزنطی روایت کر رہا ہے جو اس کے ثقہ ہونے کی واضح دلیل ہے کیونکہ اس پر اجماع ہے کہ وہ ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت نہیں کرتا۔ (واللہ اعلم)

4/2959 الکافی،۱/۵/۲۲۶/۲ محمد عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ وَ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي مَرْضَةٍ مَرِضَهَا لَمْ يَبْقَ مِنْهُ إِلاَّ رَأْسُهُ فَقَالَ يَا فُضَيْلُ إِنَّنِي كَثِيراً مَا أَقُولُ مَا عَلَى رَجُلٍ عَرَّفَهُ اَللَّهُ هَذَا اَلْأَمْرَ لَوْ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ حَتَّى يَأْتِيَهُ اَلْمَوْتُ يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ إِنَّ اَلنَّاسَ أَخَذُوا يَمِيناً وَ شِمَالاً وَ إِنَّا وَ شِيعَتَنَا هُدِينَا (اَلصِّرَاطَ اَلْمُسْتَقِيمَ) يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ لَوْ أَصْبَحَ لَهُ مَا بَيْنَ اَلْمَشْرِقِ وَ اَلْمَغْرِبِ كَانَ ذَلِكَ خَيْراً لَهُ وَ لَوْ أَصْبَحَ مُقَطَّعاً أَعْضَاؤُهُ كَانَ ذَلِكَ خَيْراً لَهُ يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ إِنَّ اَللَّهَ لاَ يَفْعَلُ بِالْمُؤْمِنِ إِلاَّ مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ لَوْ عَدَلَتِ اَلدُّنْيَا عِنْدَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى عَدُوَّهُ مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ إِنَّهُ مَنْ كَانَ هَمُّهُ هَمّاً وَاحِداً كَفَاهُ اَللَّهُ هَمَّهُ وَ مَنْ كَانَ هَمُّهُ فِي كُلِّ وَادٍ لَمْ يُبَالِ اَللَّهُ بِأَيِّ وَادٍ هَلَكَ.

---

[۱] تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۰۳؛ بحارالانوار ج۶۴، ص۱۵۳

[۲] مراۃ العقول ج۹، ص۲۹۲

[۳] تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۰۳؛ بحارالانوار ج۶۴، ص۱۵۳

[۴] مراۃ العقول ج۹، ص۲۹۳

فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ان کی بیماری میں حاضر ہوا جبکہ آپؑ کے سر کے علاوہ (کمزوری کی وجہ سے) کچھ نہیں بچا۔ پس آپؑ نے فرمایا: اے فضیل! میں اکثر کہتا ہوں کہ جس آدمی کو اللہ اس امر کی معرفی کرا دے تو اس کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی خواہ وہ پہاڑ پر ہی کیوں نہ رہے یہاں تک کہ اس کی موت آ جائے۔ اے فضیل بن یسار! لوگوں نے (دین کو) دائیں اور بائیں سے لیا ہے لیکن ہم اور ہمارے شیعوں نے صراط مستقیم سے ہدایت پائی ہے۔ اے فضیل بن یسار! ایک مومن کے لیے یہ (امر) اس سے بہتر ہے کہ اس کے پاس مشرق و مغرب کے درمیان موجود تمام چیزیں ہوں۔ نیز یہ (عقیدہ) اس کے لیے بہتر ہے خواہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ اے فضیل بن یسار! اللہ مومن کے ساتھ کچھ نہیں کرتا مگر جو اس کے لیے بہتر ہوتا ہے۔ اے فضیل بن یسار! اگر اللہ تعالیٰ کی نظر میں دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اس کا دشمن اس سے پانی کا ایک قطرہ تک نہ پی سکتا۔ اے فضیل بن یسار! جس کسی صرف ایک فکر ہوتی ہے تو اللہ اس کی فکر کے لیے کافی ہوتا ہے مگر جس کی فکر ہر ایک وادی میں ہوتی ہے تو اللہ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا ہے کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہو جائے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

5/2960 الکافی، ۱/۶/۲۳۶/۲ محمد عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مَنْصُورٍ الصَّيْقَلِ وَ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالاَ سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي فِي مَوْتِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ إِنَّنِي لَأُحِبُّ لِقَاءَهُ وَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَأَصْرِفُهُ عَنْهُ وَ إِنَّهُ لَيَدْعُونِي فَأُجِيبُهُ وَ إِنَّهُ لَيَسْأَلُنِي فَأُعْطِيهِ وَ لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا إِلاَّ وَاحِدٌ مِنْ عَبِيدِي مُؤْمِنٌ لاَسْتَغْنَيْتُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَ لَجَعَلْتُ لَهُ مِنْ إِيمَانِهِ أُنْساً لاَ يَسْتَوْحِشُ إِلَى أَحَدٍ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں کسی چیز میں اس طرح تردد نہیں کرتا جس طرح اپنے مومن بندے کی موت میں تردد کرتا ہوں کیونکہ میں اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہوں لیکن وہ موت کو ناپسند کرتا ہے پس میں اسے اس سے روکتا ہوں اور وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں، وہ مجھ سے

---

[۱] بحار الانوار ج ۶۴، ص ۱۵۰؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۲۰۲

[۲] مراۃ العقول ج ۹، ص ۲۹۶؛ الرسائل الاعتقادیہ خواجوی ص ۱۶۳

مانگتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر دنیا میں میرے مومن بندوں میں سے صرف ایک بھی ہو تو وہ مجھے میری جملہ خلقت سے مستغنی کر دیتا ہے اور میں اس کے ایمان میں سے محبت کو بنا دیتا ہوں تا کہ وہ کسی سے خوفزدہ نہ ہو۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے اور معلی ثقہ جلیل ثابت ہے اور ان دونوں پر گفتگو کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

6/2961 الکافی ۱/۲۶۱/۲۱۵/۸، محمد عن ابن عیسی عن علی بن الحکم عن بزرج عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: أَشْكُو إِلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَحْدَتِي وَ تَقَلْقُلِي بَيْنَ أَهْلِ اَلْمَدِينَةِ حَتَّى تَقْدَمُوا وَ أَرَاكُمْ وَ آنَسَ بِكُمْ فَلَيْتَ هَذِهِ اَلطَّاغِيَةَ أَذِنَ لِي فَأَتَّخِذَ قَصْراً فِي اَلطَّائِفِ فَسَكَنْتُهُ وَ أَسْكَنْتُكُمْ مَعِي وَ أَضْمَنَ لَهُ أَنْ لاَ يَجِيءَ مِنْ نَاحِيَتِنَا مَكْرُوهٌ أَبَداً.

ترجمہ: عنبسہ بن مصعب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: میں اللہ سے اپنی تنہائی اور مدینہ کے لوگوں کے درمیان بے چینی کی شکایت کرتا ہوں یہاں تک کہ تم (شیعہ) لوگوں کے پاس آوں اور تمہیں دیکھوں اور تم سے تسلی حاصل کروں۔ کاش! یہ طاغوت مجھے اجازت دے تو میں طائف میں ایک قلعہ بنا لیتا کہ اس میں سکونت پذیر ہوں اور تم سب اس میں میرے ساتھ رہو اور میں اس کی ضمانت دیتا ہوں کہ ہمارے علاقے سے (حکومت کے خلاف) کبھی کوئی ناپسندیدہ کام نہیں ہوگا۔ [3]

بیان:

التقلقل التحرك وأريد بالطاغية الدوانيقي

"التقلقل" متحرک ہونا،

"الطاغية" اس مراد دوانقی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ منصور بن یونس تفسیر قمی اور کامل الزیارات

---

[1] بحار الانوار ج ۶۴، ص ۱۵۴؛ کلیات حدیث قدسی ص ۲۴۰

[2] مراۃ العقول ج ۹، ص ۲۹۹

[3] مسند الامام الصادق ج ۲، ص ۳۱۵؛ مستدرک سفینۃ البحار ج ۶، ص ۲۳

[4] مراۃ العقول ج ۲۶، ص ۱۳۶

دونوں کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۱] اور عنبسہ بن مصعب سے البزنطی روایت کرتا ہے۔ [۲] نیز صفوان بھی اس سے روایت کرتا ہے۔ [۳] البتہ یہ غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2962 الکافی، ۲/۲۴۷/۱/۱ علی عن العبیدی عَنْ یُونُسَ عَمَّنْ ذَکَرَهُ عَنْ أَبِی عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ لَیَسْکُنُ إِلَی اَلْمُؤْمِنِ کَمَا یَسْکُنُ اَلظَّمْآنُ إِلَی اَلْمَاءِ اَلْبَارِدِ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن سے اس طرح سکون پاتا ہے جس طرح پیاسے کو ٹھنڈے پانی سے سکون ملتا ہے۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۵]

8/2963 الکافی، ۲/۲۴۵/۴/۱ علی عن العبیدی عَنْ یُونُسَ عَنْ کُلَیْبِ بْنِ مُعَاوِیَةَ عَنْ أَبِی عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ یَقُولُ: مَا یَنْبَغِی لِلْمُؤْمِنِ أَنْ یَسْتَوْحِشَ إِلَی أَخِیهِ فَمَنْ دُونَهُ اَلْمُؤْمِنُ عَزِیزٌ فِی دِینِهِ.

ترجمہ کلیب بن معاویہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: مومن کو نہیں چاہیے کہ وہ اپنے بھائی سے دوری اختیار کرے پس جو اس سے کم مومن ہے وہ بھی اس کے دین میں صاحب عزت ہے۔ [۶]

بیان:

ضمن الاستیحاش معنی الاستیناس فعداه بالی و إنما لا ینبغی له ذلك لأنه ذل فلعل أخاه الذی لیس فی مرتبته لا یرغب فی صحبته

استیحاش میں تسکین کا معنی بھی شامل ہے اس لیے اس نے اسے میرے سپرد کر دیا لیکن وہ ایسا نہ کرے کیونکہ اس کی تذلیل کی گئی تھی، اس لیے شاید اس کا بھائی جو اس کے درجے میں نہیں ہے، اس کی صحبت کی خواہش نہیں رکھتا۔

---

[۱] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۶۲۲

[۲] وسائل الشیعہ ج ۱۱، ص ۸۷

[۳] الکافی ج ۶، ص ۱۴۳؛ الوافی ج ۲۲، ص ۸۸۹، ح ۸۳ ۲۲۳؛ وسائل الشیعہ ج ۲۲، ص ۲۹۱

[۴] الجعفریات (الاشعثیات) ص ۱۹۷؛ النوادر (للراوندی) ص ۸؛ بحار الانوار ج ۶۴، ص ۱۶۵ و ج ۱۷، ص ۲۸۰؛ مستدرک الوسائل ج ۹، ص ۱۵۶

[۵] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۳۰۰

[۶] مصادقۃ الاخوان ص ۳۸؛ مشکاۃ الانوار ص ۱۰۵؛ بحار الانوار ج ۶۴، ص ۱۵۰ و ج ۱۷، ص ۲۸۶؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۲۱

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [۱]

۱۱۴۔باب أن المؤمن لا یفتن فی دینه و أن الدین هو الغناء

باب: مومن کے دین میں فتنہ نہیں ہے اور یہ کہ دین غنی ہونے کا نام ہے

1/2964 الکافی، ۱/۱/۲۱۵/۲ محمد عن أحمد عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ أَیُّوبَ بْنِ اَلْحُرِّ عَنْ أَبِی عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ : فِی قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (فَوَقَاهُ اَللّٰهُ سَیِّئٰاتِ مٰا مَکَرُوا) فَقَالَ أَمَا لَقَدْ بَسَطُوا عَلَیْهِ وَ قَتَلُوهُ وَلَکِنْ أَتَدْرُونَ مَا وَقَاهُ وَقَاهُ أَنْ یَفْتِنُوهُ فِی دِینِهِ۔

ترجمہ: ایوب بن حر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ''پھر اللہ نے اسے تو ان کے فریبوں کی برائی سے بچایا۔(غافر:۴۵)۔'' کے بارے میں فرمایا: درحقیقت، انہوں نے اس کا ارتکاب کیا اور اسے قتل کیا لیکن کیا تم جانتے ہو کہ کس چیز کی حفاظت کی گئی؟ اس (اللہ) نے اسے اس سے محفوظ رکھا کہ اس کے دین میں فتنہ ہو۔ [۲]

بیان:

الآیة حکایة عن مؤمن آل فرعون حیث أراد فرعون أن یفتنه عن دینه بالمکر و العذاب قسطوا علیه أی جاروا من القسوط بمعنی الجور و العدول عن الحق و فی بعض النسخ بسطوا أی أیدیهم و فی بعضها سطوا من السطو بمعنی البطش بالقهر

یہ آیتِ کریمہ مؤمنِ آلِ فرعون کی حکایت بیان کر رہی ہے کہ جب فرعون نے اس کو ان کے دین کے بارے میں مکر اور عذاب میں مبتلاء کیا۔

''قسطوا علیہ'' یعنی وہ بے انصافی اور حق سے روگردانی کے اعتبار سے ظالم تھے۔

بعض نسخوں میں ہے: ''بسطوا'' یعنی ان کے ہاتھ،

[۱] مرآۃ العقول ج۹،ص ۲۹۴

[۲] المحاسن ج۱،ص ۲۱۹؛ مشکاۃ الانوار ص ۱۰۷؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۴،ص ۷۵۹؛ بحار الانوار ج ۱۳،ص ۱۶۳ و ج ۶۵،ص ۲۱۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۱، ص ۳۸۸

بعض نسخوں میں ہے: "سطوا" اس کا مصدر "السطو" ہے جس کا معنی ظلم کا جبر ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۱)

2/2965 الکافی، ۱/۲/۲۱۶/۲ علی عن العبیدی عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : كَانَ فِي وَصِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِأَصْحَابِهِ اِعْلَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ هُدَى اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ نُورُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ عَلَى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَ فَاقَةٍ فَإِذَا حَضَرَتْ بَلِيَّةٌ فَاجْعَلُوا أَمْوَالَكُمْ دُونَ أَنْفُسِكُمْ وَ إِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ فَاجْعَلُوا أَنْفُسَكُمْ دُونَ دِينِكُمْ وَ اِعْلَمُوا أَنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ دِينُهُ وَ الْحَرِيبَ مَنْ حُرِبَ دِينُهُ أَلاَ وَ إِنَّهُ لاَ فَقْرَ بَعْدَ الْجَنَّةِ أَلاَ وَ إِنَّهُ لاَ غِنَى بَعْدَ النَّارِ لاَ يُفَكُّ أَسِيرُهَا وَ لاَ يَبْرَأُ ضَرِيرُهَا ۔

ابو جمیلہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو جو وصیت کی تھی، اس میں تھا: تم جان لو! یہ قرآن شب و روز ہدایت ہے اور تنگی اور تنگدستی کی تاریک رات میں روشنی ہے۔ جب کوئی مصیبت آ جائے تو اپنے مالوں کو اپنی جانوں سے نیچے قرار دو (یعنی مال سے جان کی حفاظت کرو)، جب کوئی نازل ہونے والی (مصیبت دین پر) نازل ہو جائے تو اپنی جانوں کو اپنے دین کے نیچے قرار دو۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ درحقیقت ہلاک ہونے والا وہ ہے جس کا دین تباہ ہو جائے اور اصل لٹا ہوا وہ ہے جس کا دین لوٹا جائے۔ جان لو کہ جنت کے بعد فقر نہیں ہے۔ نیز جان لو کہ آگ کے بعد کوئی خوشحالی نہیں ہے کہ اس کا قیدی کبھی آزاد نہیں ہوتا اور اس کا ضریر (نقصان اٹھانے والا) خلاصی نہیں پاتا۔ (۲)

بیان:

حريبة الرجل ماله الذى يعيش به و الحريب من أخذ ماله و ترك بلا شىء و الضرير من أصابه الضر

"حریبۃ الرجل" اس سے مراد اس کا مال ہے جس سے وہ اپنی زندگی گزارتا ہے اور "الحریب" سے مراد وہ ہے جو اس کا مال لے لے اور اس کو بغیر کسی شیء کے چھوڑ دے۔

"الضریر" اس سے مراد وہ ہے کہ جس کو وہ نقصان پہنچائے۔

(۱) مرآۃ العقول ج ۹ ص ۱۶۱

(۲) تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۲۰۲؛ بحار الانوار ج ۶۵، ص ۲۱۲

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ابو جمیلہ یعنی مفضل بن صالح کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

3/2966 الکافی،۲/۲۱۶/۳/۱ علی عن أبیه عن حماد الکافی،۲/۲۱۶/۳/۱ النیسابوریان عن حماد عن ربعی عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَلاَمَةُ اَلدِّينِ وَ صِحَّةُ اَلْبَدَنِ خَيْرٌ مِنَ اَلْمَالِ وَ اَلْمَالُ زِينَةٌ مِنْ زِينَةِ اَلدُّنْيَا حَسَنَةٌ.

فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: دین کی سلامتی اور بدن کی تندرستی مال سے بہتر ہے اور مال دنیاوی زینت میں سے ایک بہترین زینت ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی پہلی سند حسن کالصحیح اور دوسری سند مجہول کالصحیح ہے۔ [۳] یا پھر اسناد صحیح ہیں۔ [۴] اور میرے نزدیک پہلی سند صحیح اور دوسری حسن ہے اور اس میں محمد بن اسماعیل کامل الزیارات کا راوی ہے اور شیخ کلینی نے اس سے بہت زیادہ روایات لی ہیں۔ (واللہ اعلم)

4/2967 الکافی،۲/۲۱۶/۴/۱ العدة عن البرقی عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَدْخُلُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مِنْ أَصْحَابِهِ فَغَبَرَ زَمَاناً لاَ يَحُجُّ فَدَخَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ مَعَارِفِهِ فَقَالَ لَهُ فُلاَنٌ مَا فَعَلَ قَالَ فَجَعَلَ يُضَجِّعُ اَلْكَلاَمَ يَظُنُّ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اَلْمَيْسَرَةَ وَ اَلدُّنْيَا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كَيْفَ دِينُهُ فَقَالَ كَمَا تُحِبُّ فَقَالَ هُوَ وَ اَللَّهِ اَلْغِنَى.

یونس بن یعقوب نے اپنے کسی ساتھی سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک شخص اکثر آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ پس وہ ایک خاص وقت تک غیر حاضر رہا اور نہ ہی اس نے حج کیا۔ چنانچہ ایک دفعہ اسے جاننے والا ایک شخص امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے اس سے پوچھا: فلاں نے کیا کیا؟

---

[۱] مراۃ العقول ج۹،ص۱۶۳

[۲] مشکاۃ الانوار ص۱۰۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۱۹۲؛ بحارالانوار ج۶۵،ص۲۱۳

[۳] مراۃ العقول ج۹،ص۱۶۳

[۴] حدود الشریعہ ج۲،ص۱۰۱

راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص اس کے بارے میں مختصر الفاظ میں یہ سوچ کر کلام کرنے لگا کہ اس سے آپؑ کی مراد آسائش (مال و دولت) اور دنیا ہے تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس کا دین کیسا ہے؟

اس نے عرض کیا: جیسا آپؑ پسند کرتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہی غنی ہے۔ (۱)

بیان:

غبر مكث لا يحج يعني به أنه لا يقدم مكة حتى يلقى أبا عبد الله ع فيتعرف حاله يضجع الكلام إما من الإضجاع أي يخفضه و إما من التضجيع أي يقصره و يختصره لمكان فقد الرجل و ظن المسئول أنه ع إنما يسأل عن ماله و غناه و ميسرته و دنياه فلم يرد أن يكشف عن فاقته كل الكشف فكان يمجمج في بيان حاله و يخفي فقد ماله

"غبر" "ٹھہرنا"

"لا یحج" اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس وقت تک مکہ کی طرف نہ گیا جب تک کہ اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات نہ کر لی تا کہ وہ امامؑ کا حال دریافت کر لے۔

"یضجع الکلام" یا تو یہ "اضجاع" سے ہے یعنی وہ اسے کم کرتا ہے، اور یا یہ "تضجیع" سے ہے یعنی وہ اس کی تقصیر کرتا ہے۔ انہوں نے اسے آدمی کی غربت کی جگہ مختصر کر دیا اور سائل کا خیال تھا کہ آپؑ اس کے پیسے اس کی دولت اُس کی اسائش اور اُس کے دنیاوی زندگی کے بارے میں پوچھ رہے تھے جب کہ وہ اپنی پوری غربت کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے وہ اپنا حال بتانے سے گریزاں تھا اور اپنے مال کے نقصان کو چھپاتا تھا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ (۲)

5/2968 الكافي، ۲/۲۶۶/۲/۱ العدة عن سهل عن ابن أَسْبَاطٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْفَقْرُ اَلْمَوْتُ اَلْأَحْمَرُ فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلْفَقْرُ مِنَ اَلدِّينَارِ وَ اَلدِّرْهَمِ فَقَالَ لاَ وَ لَكِنْ مِنَ اَلدِّينِ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: غربت ایک سرخ (دردناک) موت ہے۔

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: درہم اور دینار کی غربت؟

(۱) بحار الانوار ج ۶۵، ص ۲۱۴

(۲) مرآۃ العقول ج ۹، ص ۱۶۴

آپؑ نے فرمایا: نہیں، بلکہ دین کی غربت۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے۔ (واللہ اعلم)

6/2969 الكافي ۲،۲۶۶/۱/۱ محمد عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ بَكْرٍ الْأَرْقَطِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ وَاحِدٌ فَقَالَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي رَجُلٌ مُنْقَطِعٌ إِلَيْكُمْ بِمَوَدَّتِي وَ قَدْ أَصَابَتْنِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَ قَدْ تَقَرَّبْتُ بِذَلِكَ إِلَى أَهْلِ بَيْتِي وَ قَوْمِي فَلَمْ يَزِدْنِي بِذَلِكَ مِنْهُمْ إِلاَّ بُعْداً قَالَ فَمَا آتَاكَ اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا أَخَذَ مِنْكَ قَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ اُدْعُ اللَّهَ لِي أَنْ يُغْنِيَنِي عَنْ خَلْقِهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ رِزْقَ مَنْ شَاءَ عَلَى يَدَيْ مَنْ شَاءَ وَ لَكِنْ سَلِ اللَّهَ أَنْ يُغْنِيَكَ عَنِ الْحَاجَةِ الَّتِي تَضْطَرُّكَ إِلَى لِئَامِ خَلْقِهِ.

بکر ارقط نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یا شعیب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ کوئی شخص آپؑ کے پاس آیا اور عرض کیا: اللہ آپؑ کا بھلا کرے! میں ایک ایسا آدمی ہوں جو آپؑ کی محبت میں سرشار ہوں اور مجھے ایک سخت ضرورت کا سامنا ہے۔ میں نے اس سلسلے میں اپنے خاندان اور قبیلے کا تقرب بھی حاصل کیا ہے لیکن انہوں نے مجھے دور کرنے کے سوا کوئی اضافہ نہیں کیا۔

آپؑ نے فرمایا: جو اللہ نے تجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو اس نے تجھ سے لیا ہے۔

اس نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! آپؑ میرے لیے اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے اپنی مخلوق سے بے نیاز کر دے۔

آپؑ نے فرمایا: بے شک اللہ جس کا رزق چاہتا ہے جس کے ہاتھ میں چاہتا ہے تقسیم کر دیتا ہے۔ تاہم تو اللہ سے سوال کر کہ وہ تجھے ایسی ضرورت سے آزاد کر دے جو تجھے اس کی مخلوق کے گھٹیا لوگوں کی طرف مجبور کرے۔ [۳]

بیان:

تقربت بذلك أي بانقطاعي إليكم بمودتي لكم فما آتاك الله يعني مودتك لنا و معرفتك إيانا اللتين هما الغنى بالدين مما أخذ منك يعني الغنى بالمال إن الله قسم أراد أنه لا يمكن الغنى عن الخلق مطلقا

---

[۱] بحار الانوار ج۶۹، ص۵؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲، ص۵۹

[۲] مرآۃ العقول ج۹، ص۳۷۶

[۳] بحار الانوار ج۶۹، ص۴

و إنما یمکن الغنی من لنا مهم و هو الذی فقده یضر بالدین

''تقریب بذلک'' یعنی تم سے میری محبت میں خلل ڈال کر،

''فما آتاك الله'' پس جو تجھے اللہ تعالیٰ نے دیا یعنی تیرا ہم سے مودت رکھنا اور ہماری معرفت حاصل کرنا ہے اور یہ دونوں چیزیں دین کی دولت سے مالا مال ہونے کا ذریعہ ہیں۔

''مما أخذ منک'' یعنی مال سے غنی ہونا،

''انّ اللہ قسم'' اس سے امامؑ کی مراد یہ ہے کہ خلقت میں تصرف ہرگز ممکن نہیں لیکن ان کی لطافت کا تصرف ممکن ہے اور جس میں اس کی کمی ہے وہ دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند ابان بن عبدالملک اور بکر الارقط کی وجہ سے مجہول ہے اور محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے جس پر گفتگو کئی بار گزر چکی۔ (واللہ اعلم)

۱۱۵۔باب أن اللہ لم یأذن للمؤمن أن یذل نفسه

باب: اللہ مومن کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ خود کو ذلیل کرے

1/2970 الکافی، ۱/۱/۶۳/۵ محمد بن الحسین عن إبراهیم بن إسحاق الأحمر التهذیب، ۱/۱۶/۱۷۹/۶ محمد بن الحسن عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ اَلْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلْأَحْمَسِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَوَّضَ إِلَى اَلْمُؤْمِنِ أُمُورَهُ كُلَّهَا وَلَمْ يُفَوِّضْ إِلَيْهِ أَنْ يَكُونَ ذَلِيلاً أَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: (وَ لِلَّهِ اَلْعِزَّةُ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ) فَالْمُؤْمِنُ يَكُونُ عَزِيزاً وَ لاَ يَكُونُ ذَلِيلاً ثُمَّ قَالَ إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ أَعَزُّ مِنَ اَلْجَبَلِ إِنَّ اَلْجَبَلَ يُسْتَقَلُّ مِنْهُ بِالْمَعَاوِلِ وَ اَلْمُؤْمِنَ لاَ يُسْتَقَلُّ مِنْ دِينِهِ شَيْءٌ

ابوالحسن احمسی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مومن کے تمام امور اس کے سپرد کر دیئے ہیں لیکن اس کے سپرد یہ نہیں کیا کہ وہ ذلیل ہو جائے۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا: "اور عزت تو اللہ، اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے۔ (المنافقون: ۸)۔'' پس مومن عزت دار ہے اور ذلیل نہیں ہوتا۔ پھر فرمایا: مومن پہاڑ سے بھی زیادہ عظمت والا ہے۔ یقینا پہاڑ کو بیلچوں سے ہٹایا جا سکتا ہے لیکن مومن کے دین سے کسی

[1] مراۃ العقول ج۹، ۳۷۵

چیز کو نہیں ہٹایا جاسکتا۔ ﴿۱﴾

بیان:

الفل بالفاء الثلم

''الفل'' فاء کے ساتھ، اس سے مراد کھال ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی دونوں سندیں ضعیف ہیں ﴿۲﴾ لیکن میرے نزدیک دونوں سندیں مجہول کالحسن ہیں کیونکہ محمد بن حسین کے بارے معلوم نہیں کہ یہ کون سا ہے البتہ احتمال یہی ہے کہ الزیات ہی ہے اور ابراہیم بن اسحاق کامل الزیارات کا راوی ہے اور عبداللہ بن حماد انصاری بھی کامل الزیارات کا راوی ہے۔ نیز اسے حسن کہا گیا ہے۔ ﴿۳﴾ اور ابوالحسن الاحمسی یعنی علی الاحمسی سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ ﴿۴﴾

2/2971 الكافي،۵/۶۳/۲/۲ العدة عن أحمد عن عثمان عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَوَّضَ إِلَى الْمُؤْمِنِ أُمُورَهُ كُلَّهَا وَ لَمْ يُفَوِّضْ إِلَيْهِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ أَلَمْ تَسْمَعْ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ) فَالْمُؤْمِنُ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ عَزِيزاً وَ لاَ يَكُونَ ذَلِيلاً يُعِزُّهُ اللَّهُ بِالْإِيمَانِ وَ الْإِسْلاَمِ.

سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مومن کے تمام معاملات اس کے سپرد کیے ہیں لیکن یہ اس کے سپرد نہیں کیا کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا: ''اور عزت تو اللہ، اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے۔ (المنافقون: ۸)۔ پس مومن کو عزت دار رہنا چاہیے اور ذلیل نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ نے اسے ایمان اور اسلام کے ذریعے عزت بخشی ہے۔'' ﴿۵﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ ﴿۶﴾ لیکن میرے نزدیک سند کالصحیح ہے کیونکہ سماعہ امامی ثابت ہے اگرچہ واقفی مشہور ہے اور

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۱۵۶؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۳۸۸؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۳، ص ۲۶۹؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۳۳۵

﴿۲﴾ مراۃ العقول ج ۱۸، ص ۴۱۲؛ ملاذ الاخیار ج ۹، ص ۴۷۴

﴿۳﴾ المفید من معجم رجال الحدیث ص ۳۳۲

﴿۴﴾ الکافی ج ۲، ص ۴۲۶؛ الوافی ج ۵، ص ۱۰۳؛ ج ۹ ص ۵۳۳؛ الزھد ص ۷۲؛ بحار الانوار ج ۶، ص ۳۸؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۱۱۶

﴿۵﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۱۵۷؛ الفصول المھمہ ج ۲، ص ۲۲۹؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۳۸۸؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۳۳۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۳، ص ۲۶۹

﴿۶﴾ مراۃ العقول ج ۱۸، ص ۴۱۲؛ کلمات سدیدہ ص ۱۳۷

ہم نے اگر اس بات سے اتفاق کیا ہے یا خاموشی اختیار کی ہے تو صرف شہرت کی بنا پر کی ہے ورنہ ہمارے نزدیک اس کا امامی ہونا ثابت ہے۔(واللہ اعلم)

3/2972 اَلْکَافِی،۵/۱/۶/۶۴ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ يُونُسَ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: مِثْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِيلاً.

ترجمہ: سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آگے لفظ "ذلیلا" تک حدیث اسی کے مثل ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲]

4/2973 الکافی،۵/۲/۳/۶۳ علی عن أبيه عثمان عن ابن مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَوَّضَ إِلَى الْمُؤْمِنِ كُلَّ شَيْءٍ إِلاَّ إِذْلاَلَ نَفْسِهِ.

ترجمہ: ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مومن کے تمام امور اس کے سپرد کر دیئے ہیں سوائے اس کے اپنے آپ کو ذلیل کرنے کے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن یا موثق ہے۔ [۴] یا پھر موثق یا صحیح ہے۔ [۵] یا پھر موثق ہے۔ [۶] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ ابوبصیر امامی ہے اور ہرگز واقفی نہیں ہے۔(واللہ اعلم)

5/2974 الکافی،۵/۳/۶۳/۱ محمد عن ابن عيسى عن التهذيب،۶/۱۸۰/۱۷/۱ السراد عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قِيلَ لَهُ وَ كَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ لِمَا لاَ يُطِيقُ.

ترجمہ: داؤد رقی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: مومن کو نہیں چاہیے کہ وہ

---

[۱] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

[۲] مراۃ العقول ج۱۸، ص۴۱۳

[۳] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۱۵۷؛ مشکاۃ الانوار ص۲۴۵؛ الفصول المہمہ ج۲، ص۲۲۹؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۸۸۳؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۷۳۴

[۴] مراۃ العقول ج۱۸، ص۴۱۲

[۵] مسائل المعاصرہ فی فقہ القضاء ص۲۰۱

[۶] حدود الشریعہ ج۲، ص۸۷

خود کو ذلیل کرے۔

آپؑ سے عرض کیا گیا: کوئی اپنے آپ کو کیسے ذلیل کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ ایسا کام کرتا ہے جس کی طاقت نہیں رکھتا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی پہلی سند مختلف فیہ ہے۔ [2] اور دوسری سند صحیح ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک دونوں سندیں صحیح ہیں۔(واللہ اعلم)

6/2975 الکافی ۵/۶۳/۶/۱، العدۃ عن التھذیب ۶/۱۸۰/۱۸/۱ البرقی عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : لاَ يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قُلْتُ بِمَا يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَدْخُلُ فِيمَا يَتَعَذَّرُ مِنْهُ .

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کو نہیں چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔

میں نے عرض کیا: وہ کس طرح اپنے آپ کو ذلیل کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے جو کرنا ناممکن ہے۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند پہلی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [5] اور دوسری ضعیف ہے۔ [6] لیکن میرے نزدیک دونوں سندیں حسن ہیں کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے اور مفضل بن عمر بھی ثقہ ہے اور ان دونوں کے متعلق گفتگو کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

---

[1] مشکاۃ الانوار ص ۲۴۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۱۵۸؛ الفصول المھمہ ج ۲، ص ۲۲۹؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۳۸۸؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۳۳۶

[2] مراۃ العقول ج ۱۸، ص ۴۱۲

[3] ملاذ الاخیار ج ۹، ص ۴۷۴

[4] مشکاۃ الانوار ص ۵۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۱۵۸؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۳۸۸؛ بحار الانوار ج ۹۷، ص ۹۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۳۳۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۳، ص ۲۶۹؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۰۵

[5] مراۃ العقول ج ۱۸، ص ۴۱۲

[6] ملاذ الاخیار ج ۹، ص ۴۷۵

۱۱۶۔باب أن المؤمن مؤمنان شافع و مشفوع له

باب: مومن دو مومن ہوتے ہیں، شفاعت کرنے والا اور جس کی شفاعت کی جائے

1/2976 الکافی،۱/۱/۲۴۸/۲ محمد عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ نُصَيْرٍ أَبِي اَلْحَكَمِ اَلْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ مُؤْمِنَانِ فَمُؤْمِنٌ صَدَقَ بِعَهْدِ اَللَّهِ وَ وَفَى بِشَرْطِهِ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (رِجالٌ صَدَقُوا ما عاهَدُوا اَللّٰهَ عَلَيْهِ) فَذَلِكَ اَلَّذِي لاَ تُصِيبُهُ أَهْوَالُ اَلدُّنْيَا وَ لاَ أَهْوَالُ اَلْآخِرَةِ وَ ذَلِكَ مِمَّنْ يَشْفَعُ وَ لاَ يُشْفَعُ لَهُ وَ مُؤْمِنٌ كَخَامَةِ اَلزَّرْعِ تَعْوَجُّ أَحْيَاناً وَ تَقُومُ أَحْيَاناً فَذَلِكَ مِمَّنْ تُصِيبُهُ أَهْوَالُ اَلدُّنْيَا وَ أَهْوَالُ اَلْآخِرَةِ وَ ذَلِكَ مِمَّنْ يُشْفَعُ لَهُ وَ لاَ يَشْفَعُ.

نصیر ابو الحکم الخثعمی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومنین کی دو قسمیں ہیں: ایک مومن وہ ہے جو اللہ کے ساتھ عہد و پیمان میں اور اس کی شرط میں سچا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا۔ (الاحزاب:۲۳)۔'' پس یہ ان لوگوں میں سے ہے جو دنیا اور آخرت کی ہولناکیوں سے دوچار نہیں ہوتا ہے اور یہ وہ ہے جو دوسروں کی شفاعت کرتا ہے لیکن اس کی شفاعت نہیں کی جاتی۔ دوسرا مومن وہ ہے جو اُگتے ہوئے پودے کی طرح ہوتے ہیں جو بعض اوقات سیدھا ہوتا ہے اور بعض حالات میں اتنا سیدھا نہیں ہوتا۔ پس یہ ان لوگوں میں سے ہے جو دنیا اور آخرت کی ہولناکیوں سے دوچار ہوتا ہے اور یہ وہ ہے جس کی شفاعت کی جائے گی لیکن یہ کسی کی شفاعت نہیں کر سکتا۔ [۱]

بیان:

الخامة من الزرع أول ما نبت على ساق

''الخامۃ من الزرع'' پہلی چیز جو پنڈلی پر پھوٹتی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند نصیر کی وجہ سے مجہول ہے اور محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

2/2977 الکافی،۱/۲/۲۴۸/۲ العدة عن سهل عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ خَالِدٍ القمی [اَلْعَمِّيِّ] عَنْ خَضِرٍ

[۱] البرهان فی تفسیر القرآن ج ۴، ص ۴۳۲؛ بحار الانوار ج ۶۴، ص ۱۸۹؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۲۶۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۰، ص ۳۵۵

[۲] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۳۰۶

بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَلْمُؤْمِنُ مُؤْمِنَانِ مُؤْمِنٌ وَفَى لِلَّهِ بِشُرُوطِهِ اَلَّتِي شَرَطَهَا عَلَيْهِ فَذَلِكَ مَعَ ﴿اَلنَّبِيِّينَ وَ اَلصِّدِّيقِينَ وَ اَلشُّهَدٰاءِ وَ اَلصّٰالِحِينَ وَ حَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقاً﴾ وَ ذَلِكَ مَنْ يَشْفَعُ وَلاَ يُشْفَعُ لَهُ وَ ذَلِكَ مِمَّنْ لاَ تُصِيبُهُ أَهْوَالُ اَلدُّنْيَا وَلاَ أَهْوَالُ اَلْآخِرَةِ وَ مُؤْمِنٌ زَلَّتْ بِهِ قَدَمٌ فَذَلِكَ كَخَامَةِ اَلزَّرْعِ كَيْفَمَا كَفَأَتْهُ اَلرِّيحُ اِنْكَفَأَ وَ ذَلِكَ مِمَّنْ تُصِيبُهُ أَهْوَالُ اَلدُّنْيَا وَ اَلْآخِرَةِ وَ يُشْفَعُ لَهُ وَ هُوَ عَلَى خَيْرٍ .

ترجمہ: خضر بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: مومن کی دو قسمیں ہیں: ایک مومن وہ ہے جو اللہ کی ان شرائط کو پورا کرتا ہے جو اس نے اس پر عائد کی ہیں پس یہ وہ ہے جو نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہے اور یہ رفیق کیسے اچھے ہیں اور ایسا ہے کہ جو شفاعت کرے گا جبکہ اس کی شفاعت نہیں کی جائے گی اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو دنیا اور آخرت کی ہولناکیوں سے دوچار نہیں ہوتا اور دوسرا مومن ہے جس کے قدم توازن کھو دیتے ہیں پس یہ زراعت کے نازک پودے کی طرح ہے کہ جسے ہوا جیسے چاہے موڑ دیتی ہے اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو دنیا اور آخرت کی ہولناکیوں سے دوچار ہوتا ہے اور اس کی شفاعت کی جائے اور یہ بھلائی پر ہے۔ [۱]

بیان:

کفأته صرفته

''کفأته'' میں نے اسے استعمال کیا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲]

۱۱۷۔ باب ما يدفع الله بالمؤمن

باب: اللہ مومن کے ذریعے کیا دور کرتا ہے

1/2978 الکافی، ۲/۲۴۷/۱/۲ محمد عن علی بن الحسن التیمی عن ابن زرارة عن محمد بن الفضیل عن الثمالی عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ لَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِ اَلْوَاحِدِ عَنِ اَلْقَرْيَةِ اَلْفَنَاءَ .

---

[۱] تفسیر الصافی: ج ۱ ص ۴۶۸؛ بحار الانوار: ج ۶۴ ص ۱۹۲؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۱ ص ۵۱۴ وج ۴ ص ۲۶۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ج ۳ ص ۴۶۲ وج ۱۰ ص ۳۵۶

[۲] مراۃ العقول: ج ۹، ص ۳۰۷

ثمالی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ صرف ایک مومن کی وجہ سے ایک پوری بستی سے تباہی کو دور کر دیتا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲]

2/2979 الکافی، ۲/۲۴۷/۲/۱ محمد عن أحمد عن السراد عن عبد الله بن سنان عن الثمالی عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يُصِيبُ قَرْيَةً عَذَابٌ وَ فِيهَا سَبْعَةٌ مِنَ اَلْمُؤْمِنِينَ.

ثمالی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کسی بستی کو عذاب نہیں ہوتا جبکہ اس میں سات مومن رہتے ہوں۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۴]

3/2980 الکافی، ۲/۴۵۱/۱/۱ علی عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يُصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لاَ يُصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا وَ لَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ اَلصَّلاَةِ لَهَلَكُوا وَ إِنَّ اَللَّهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يُزَكِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لاَ يُزَكِّي وَ لَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ اَلزَّكَاةِ لَهَلَكُوا وَ إِنَّ اَللَّهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يَحُجُّ مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لاَ يَحُجُّ وَ لَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ اَلْحَجِّ لَهَلَكُوا وَ هُوَ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ (وَ لَوْ لاٰ دَفْعُ اَللّٰهِ اَلنّٰاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ اَلْأَرْضُ وَ لٰكِنَّ اَللّٰهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى اَلْعٰالَمِينَ) فَوَ اَللَّهِ مَا نَزَلَتْ إِلاَّ فِيكُمْ وَ لاَ عَنَى بِهَا غَيْرَكُمْ.

یونس بن ظبیان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعوں میں سے جو نماز پڑھتا ہے اللہ اس کے ذریعے اس کا دفاع کرتا ہے جو ہمارے ہمارے شیعوں میں سے نماز نہیں پڑھتا اور اگر وہ سب نماز ترک کرنے پر جمع ہو جائیں تو ہلاک ہو جائیں۔ نیز جو ہمارے شیعوں میں سے زکواۃ دیتا ہے اللہ اس کے ذریعے اس کی حفاظت کرتا ہے جو زکوۃ ادا نہیں کرتا اور اگر وہ سب ترک زکوۃ پر جمع ہو جائیں تو ہلاک ہو جائیں۔

---

[۱] تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۲۰۳؛ بحار الانوار ج ۶۴، ص ۱۴۳

[۲] مراۃ العقول ج ۹، ص ۳۰۱

[۳] بحار الانوار ج ۶۴، ص ۱۴۳

[۴] مراۃ العقول ج ۹، ص ۳۰۱

نیز ہمارے شیعوں میں سے جو حج کرتا ہے اللہ اس کے ذریعے اس کی حفاظت کرتا ہے جو حج نہیں کرتا اور اگر وہ سب ترک حج پر جمع ہو جائیں تو ہلاک ہو جائیں گے اور اسی سلسلے میں اللہ کا یہ قول ہے: ''اور اگر اللہ کا بعض کو بعض کے ذریعے سے دفع کرا دینا نہ ہوتا تو زمین فساد سے پُر ہو جاتی، لیکن اللہ جہان والوں پر بہت مہربان ہے۔ (البقرة:۲۵۱)۔'' پس یہ اللہ نے نازل نہیں کی مگر تمہارے بارے میں اور اس سے تمہارے علاوہ کوئی اور مراد نہیں ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن جو سند تفسیر قمی میں ہے وہ صحیح ہے۔ [۳]

۱۱۸۔ باب أخذ میثاق المؤمن علی البلاء

باب: آزمائشوں پر مومن سے میثاق کالیا جانا

1/2981 الکافی ۲/۲۴۹/۱/۱ محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَخَذَ اَللَّهُ مِيثَاقَ اَلْمُؤْمِنِ عَلَى أَنْ لاَ تُصَدَّقَ مَقَالَتُهُ وَ لاَ يَنْتَصِفَ مِنْ عَدُوِّهِ وَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَشْفِي نَفْسَهُ إِلاَّ بِفَضِيحَتِهَا لِأَنَّ كُلَّ مُؤْمِنٍ مُلْجَمٌ.

ترجمہ: داؤد بن فرقد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے مومن سے عہد لیا ہے کہ اس کی بات کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور نہ اس کے دشمن سے انتقام نہیں لیا جائے گا اور مومن کو اپنے نفس کو ذلت کا نشانہ بنائے بغیر کوئی اطمینان نہیں ہوگا کیونکہ ہر مومن (دنیاوی معاملات میں) پھنسا ہوا ہے۔ [۴]

بیان:

یعنی إذا أراد المؤمن أن یشفی غیظه بالانتقام من عدوه افتضح و ذلك لأنه لیس بمطلق العنان خلیع العذار یقول ما یشاء و یفعل ما یرید إذ هو مأمور بالتقیة و الکتمان و الخوف من العصیان و الخشیة

---

[۱] تفسیر القمی ج۱، ص۸۳؛ تفسیر (للعیاشی) ج۱، ص۱۳۵؛ تاویل الآیات ص۱۰۰؛ تفسیر الصافی ج۱، ص۲۷۹؛ وسائل الشیعة ج۱، ص۲۸؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج۱، ص۵۱۲؛ بحارالانوار ج۷۰، ص۳۸۲؛ تفسیر نورالثقلین ج۱، ص۲۵۳؛ تفسیر کنزالدقائق و بحرالغرائب ج۲، ص۳۹۰

[۲] مرآة العقول ج۱۱، ص۳۵۱

[۳] الشعائر الحسینیة سند ج۱، ص۳۷۰

[۴] بحارالانوار ج۶۵، ص۲۱۵

من الرحمن و لأن زما م أمره بيد الله سبحانه لأنه فوض أمره إليه فيفعل به ما يشاء مما فيه مصلحته
یعنی اگر ایک مؤمن اپنے دشمن سے انتقام لے کر اپنے غصہ کو دور کرنے کا ارادہ کرے تو وہ بے نقاب ہو جائے گا وہ اس لیئے کہ وہ بالکل آزاد اور ایسا بے لگام نہیں ہے کہ جو وہ چاہے کہے اور جس کا ارادہ کرے وہ فعل انجام دے بلکہ اس کو تقیہ اور کتمان اور نافرمانی سے خوفزدہ رہنے اور خشیتِ رحمٰن کا حکم دیا گیا ہے اور کیونکہ اس کے امر کی زمام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کیونکہ اس نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا ہے پس وہ ایسے کام سرانجام دیتا ہے جن میں اس کی اصلاح پوشیدہ ہو۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۱]

2/2982 الکافی، ۱/۲/۲۲۹/۲ العدة عن سهل و محمد عن أحمد جميعاً عن السراد الثمالي عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : إِنَّ ٱللَّهَ أَخَذَ مِيثَاقَ ٱلْمُؤْمِنِ عَلَى بَلاَيَا أَرْبَعٍ أَيْسَرُهَا عَلَيْهِ مُؤْمِنٌ يَقُولُ بِقَوْلِهِ يَحْسُدُهُ أَوْ مُنَافِقٌ يَقْفُو أَثَرَهُ أَوْ شَيْطَانٌ يُغْوِيهِ أَوْ كَافِرٌ يَرَى جِهَادَهُ فَمَا بَقَاءُ ٱلْمُؤْمِنِ بَعْدَ هَذَا ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: اللہ نے مؤمن سے چار عہد لیے ہیں: ان سب سے زیادہ سخت اس مؤمن کا اس سے حسد کرنا ہے جو کہ اس کا ہم خیال ہے یا وہ منافق جو اس کے پیچھے پڑا رہتا ہے یا وہ شیطان جو اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ کافر جو اس کا (کفر کے خلاف) جہاد دیکھتا ہے (اور اس وجہ سے اس کی مخالفت کرتا ہے)۔ پس اس کے بعد مؤمن کی بقاء ہی کیا ہے؟ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۳]

3/2983 الکافی، ۱/۳/۲۲۹/۲ العدة عن البرقي عن عثمان عَنِ إِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَا أَفْلَتَ ٱلْمُؤْمِنُ مِنْ وَاحِدَةٍ مِنْ ثَلاَثٍ وَ لَرُبَّمَا ٱجْتَمَعَتِ ٱلثَّلاَثُ عَلَيْهِ إِمَّا بُغْضُ مَنْ يَكُونُ مَعَهُ فِي ٱلدَّارِ يُغْلِقُ عَلَيْهِ بَابَهُ يُؤْذِيهِ أَوْ جَارٌ يُؤْذِيهِ أَوْ مَنْ فِي طَرِيقِهِ إِلَى حَوَائِجِهِ يُؤْذِيهِ وَ لَوْ أَنَّ مُؤْمِناً عَلَى قُلَّةِ جَبَلٍ لَبَعَثَ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ شَيْطَاناً يُؤْذِيهِ وَ يَجْعَلُ ٱللَّهُ لَهُ مِنْ إِيمَانِهِ

---

[۱] مراۃ العقول ج۹، ص۳۱۰

[۲] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۸۱؛ بحار الانوار ج۶۵، ص۲۱۶

[۳] مراۃ العقول ج۹، ص۳۱۳

أُنْساً لاَ يَسْتَوْحِشُ مَعَهُ إِلَى أَحَدٍ.

ابن مسکان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مؤمن تین باتوں میں سے کسی ایک سے نہیں بچ سکتا بلکہ بسا اوقات تینوں چیزیں اکٹھی ہو جاتی ہیں: یا تو وہ شخص اس کے ہمراہ گھر میں رہتا ہے جو دروازہ بند کر کے اسے اذیت پہنچاتا ہے۔ یا پڑوسی اسے اذیت پہنچاتا ہے۔ یا اپنی کسی حاجت کے لیے جاتے ہوئے راستہ میں کوئی شخص اسے اذیت پہنچاتا ہے اور اگر کوئی مؤمن کسی پہاڑ کی چوٹی پر بھی موجود ہو تو خدا وہاں بھی کسی ایسے شیطان کو بھیج دے گا جو اسے وہاں اذیت پہنچائے گا اور اللہ اس کے ایمان میں سے ایسا مونس قرار دیتا ہے کہ وہ اس کی موجودگی میں کسی سے خوفزدہ نہیں ہوتا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ عثمان نے وقف سے رجوع کر لیا تھا اور وہ امامی ہے بلکہ ایک قول کے مطابق اصحاب اجماع میں شامل ہے۔ (واللہ اعلم)

4/2984 الکافی،۲/۲۵۰/۱/۴ العدة عن سهل عن البزنطی عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: أَرْبَعٌ لاَ يَخْلُو مِنْهُنَّ اَلْمُؤْمِنُ أَوْ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ مُؤْمِنٌ يَحْسُدُهُ وَ هُوَ أَشَدُّهُنَّ عَلَيْهِ وَ مُنَافِقٌ يَقْفُو أَثَرَهُ أَوْ عَدُوٌّ يُجَاهِدُهُ أَوْ شَيْطَانٌ يُغْوِيهِ.

داؤد بن سرحان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: چار چیزیں ایسی ہیں کہ مؤمن ان سے خالی نہیں ہوتا یا (کم از کم) ان میں سے ایک تو ہوتی ہے: مؤمن اس سے حسد کرتا ہے اور یہ اس پر ان سب سے سخت ہوتی ہے، منافق اس کا پیچھا کرتا ہے، دشمن اس سے لڑتا ہے یا شیطان اسے اغوا کرتا ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور، معتبر ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند موثق کالصحیح ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں ہے اور ہم اس کو موثق صرف اس کی شہرت کی بنا پر کہتے ہیں ورنہ تحقیق یہ ہے کہ وہ امامی ہے اور اگر ایسی صورت ہے تو

[1] المؤمن ص ۵۳؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۱۴؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۲۲؛ بحارالانوار ج ۶۴، ص ۲۴۱ و ج ۶۵، ص ۲۱۸؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۱۵؛ مستدرک الوسائل ج ۸، ص ۴۲۰

[2] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۳۱۳

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۸۱؛ بحارالانوار ج ۶۵، ص ۲۱۹؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۱۳

[4] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۳۱۴

سند حسن کالصحیح ہوگی۔ (واللہ اعلم)

5/2985 الكافی ۱/۹/۲۵۱/۲ الثلاثة عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلاَّ وَ قَدْ وَكَّلَ اَللَّهُ بِهِ أَرْبَعَةً شَيْطَاناً يُغْوِيهِ يُرِيدُ أَنْ يُضِلَّهُ وَ كَافِراً يَغْتَالُهُ وَ مُؤْمِناً يَحْسُدُهُ وَ هُوَ أَشَدُّهُمْ عَلَيْهِ وَ مُنَافِقاً يَتَتَبَّعُ عَثَرَاتِهِ۔

ترجمہ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی بھی مومن نہیں مگر یہ کہ اللہ نے اس کے لیے چار چیزیں مقرر کی ہیں: شیطان اسے اغواء کرتا ہے جو اسے گمراہ کرنا چاہتا ہے، کافر جو اس سے لڑتا ہے، مومن جو اس سے حسد کرتا ہے اور یہ ان میں سے سب سے سخت ہے اور منافق جو اس کی لغزشوں کا پیچھا کرتا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

6/2986 الكافی ۱/۱۰/۲۵۱/۲ العدة عن سهل عن السراد عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِذَا مَاتَ اَلْمُؤْمِنُ خَلَّى عَلَى جِيرَانِهِ مِنَ اَلشَّيَاطِينِ عَدَدَ رَبِيعَةَ وَ مُضَرَ كَانُوا مُشْتَغِلِينَ بِهِ۔

ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپ فرمارہے تھے: جب مومن مرتا ہے تو قبیلہ ربیعہ اور مضر کی تعداد کے برابر شیاطین کو اس کے پڑوسیوں پر چھوڑ دیا جاتا ہے جو اس (مومن) سے مشغول تھے۔ [۳]

بیان:

خلی من التخلية ضمن معنى الاستيلاء فعدى بعلى يعني يخلي بين الشياطين المشتغلين به أيام حياته و بين جيرانه و ربيعة و مضر قبيلتان صارتا مثلا في الكثرة

"خلي" اس کا مصدر "تخلية" ہے جو "الاستیلاء" کے معنی کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے۔

"فعدی بعلی" اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان شیطانوں سے آزاد ہوگیا ہے جو اس کی زندگی کے دنوں میں اس پر اور اس کے پڑوسیوں کے درمیان مسلط تھے، ربیعہ اور مضر کے دو قبیلے بن چکے ہیں مثال کے طور پر کثرت میں۔

---

[۱] بحارالانوار ج۶۵، ص۲۲۱

[۲] مرآۃ العقول ج۹، ص۳۱۹

[۳] بحارالانوار ج۶۵، ص۲۲۲

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور عمرو بن شمر تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی ہے۔ نیز شیخ مفید نے بھی اس پر اعتماد کیا ہے۔ سید خوئی کہتے ہیں کہ شیخ مفید نے عمرو پر اعتماد کیا ہے لیکن یہ اس کی توثیق پر دلالت نہیں کرتا۔ ان للہ و انا الیہ راجعون۔ بہر حال ہم اس کی توثیق کو ترجیح دیتے ہیں اور پر مزید تفصیل پہلے بھی کئی بار گزر چکی ہے اور جابر تو ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

7/2987 الکافی،۲/۲۵۱/۱۱/۱ سهل عن يحيى بن المبارك عن ابن جبلة عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا كَانَ وَ لاَ يَكُونُ وَ لَيْسَ بِكَائِنٍ مُؤْمِنٌ إِلاَّ وَ لَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ وَ لَوْ أَنَّ مُؤْمِناً فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ اَلْبَحْرِ لاَبْتَعَثَ اَللَّهُ لَهُ مَنْ يُؤْذِيهِ.

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نہ پہلے ہوا اور نہ آئندہ ہو گا اور نہیں ہے کوئی مومن مگر یہ کہ اس کا کوئی پڑوسی اسے اذیت دیتا ہے اور اگر کوئی مومن سمندر کے جزائر میں سے کسی جزیرے میں بھی ہو تو بھی اللہ کسی کو بھیج دیتا ہے جو اسے اذیت پہنچاتا ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور یحیی بن مبارک تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [4] اور عبداللہ بن جبلہ بھی ثقہ ہے۔ [5] البتہ غیر امامی ہے اور اسحاق بن عمار کا ثقہ ہونا تو بلا ریب ہے البتہ اس کو فطحی المذہب کہا گیا جو تحقیق کے خلاف ہے اور وہ امامی بلکہ ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

8/2988 الکافی،۲/۲۵۱/۱۲/۱ محمد عن ابن عيسى عن على بن الحكم عن الخراز عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا كَانَ فِيمَا مَضَى وَ لاَ فِيمَا بَقِيَ وَ لاَ فِيمَا أَنْتُمْ فِيهِ مُؤْمِنٌ إِلاَّ وَ لَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ.

---

[1] مراۃ العقول ج۹،ص ۳۲

[2] المومن ص ۳۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲،ص ۱۲۲؛ الفصول المھمہ ج ۳،ص ۳۵۹؛ بحار الانوار ج ۶۵،ص ۲۲۳

[3] مراۃ العقول ج۹،ص ۳۲

[4] المفید من معجم رجال الحدیث ص ٦٦٦

[5] ایضاً ص ۳۲۸

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نہ ماضی میں ہوا، نہ مستقبل میں ہوگا اور نہ اس زمانے میں کہ جس میں تم ہو، کوئی مومن ہے مگر یہ کہ اس کا کوئی پڑوسی ہوتا ہے جو اسے اذیت دیتا ہے۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ ﴿۲﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ اسحاق امامی بلکہ ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

9/2989 الکافی،۲/۲۵۲/۱۳/۱ الثلاثة عن ابن عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا كَانَ وَلاَ يَكُونُ إِلَى أَنْ تَقُومَ اَلسَّاعَةُ مُؤْمِنٌ إِلاَّ وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ.

ابن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: نہ ماضی میں اور نہ ساعت کے قیام تک مستقبل میں کوئی مومن ہوگا مگر یہ کہ اس کا پڑوسی اسے اذیت دے گا۔ ﴿۳﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ ﴿۴﴾ لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

10/2990 الکافی،۲/۲۵۰/۵/۱ محمد عن ابن عيسى عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ وَلِيَّهُ فِي اَلدُّنْيَا غَرَضاً لِعَدُوِّهِ.

سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے دوست کو دنیا میں اپنے دشمن کا نشانہ بنایا ہے۔ ﴿۵﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ ﴿۶﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے اور سماعہ امامی ثابت ہے اور ہم اگر اسے موثق کہتے ہیں تو صرف شہرت کی بنا پر کہتے ہیں کیونکہ مشہور یہی ہے کہ وہ واقفی ہے مگر یہ تحقیق کے خلاف ہے اور وہ ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۲۲؛ الفصول المہمہ ج۳، ص۳۶۰؛ بحار الانوار ج۶۵، ص۲۲۳

﴿۲﴾ مرآۃ العقول ج۹، ص۳۲

﴿۳﴾ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۲۳؛ الفصول المہمہ ج۳، ص۳۵۸؛ بحار الانوار ج۶۵، ص۲۲۳

﴿۴﴾ مرآۃ العقول ج۹، ص۳۲

﴿۵﴾ بحار الانوار ج۶۵، ص۲۲۱؛ جامع الاخبار ص۱۲۸

﴿۶﴾ مرآۃ العقول ج۹، ص۳۱۵

1/2991 الکافی،۱/۶/۲۵۰/۲ العدۃ عن البرقی عن عثمان عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَشَكَا إِلَيْهِ رَجُلٌ اَلْحَاجَةَ فَقَالَ لَهُ اِصْبِرْ فَإِنَّ اَللَّهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجاً قَالَ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى اَلرَّجُلِ فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ سِجْنِ اَلْكُوفَةِ كَيْفَ هُوَ فَقَالَ أَصْلَحَكَ اَللَّهُ ضَيِّقٌ مُنْتِنٌ وَ أَهْلُهُ بِأَسْوَإِ حَالٍ قَالَ فَإِنَّمَا أَنْتَ فِي اَلسِّجْنِ فَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فِيهِ فِي سَعَةٍ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ اَلدُّنْيَا سِجْنُ اَلْمُؤْمِنِ۔

محمد بن عجلان سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آپؑ سے کسی حاجت کی شکایت کی تو آپؑ نے اس سے فرمایا: صبر کر۔ بے شک اللہ تیرے لیے راستہ نکال دے گا۔

راوی کا بیان ہے کہ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: مجھے کوفہ کے قید خانہ کے بارے میں بتاؤ کہ وہ کیسا ہے؟

اس نے عرض کیا: اللہ آپؑ کا بھلا کرے! وہاں بھیڑ ہے، بدبو آرہی ہے اور اس میں لوگوں کا حال بدترین ہے۔

آپؑ نے فرمایا: پس تُو بھی قید خانہ میں ہے مگر چاہتا ہے کہ اس میں آسائش ملے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ یہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

12/2992 الکافی،۱/۷/۲۵۰/۲ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ اَلْحَذَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغِيرٍ عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلدُّنْيَا سِجْنُ اَلْمُؤْمِنِ فَأَيُّ سِجْنٍ جَاءَ مِنْهُ خَيْرٌ۔

شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: یہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے۔ پس کون سا قید خانہ ہے کہ جس میں کوئی اچھی چیز بھی ہوگی؟ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند ابراہیم الحذاء، محمد بن صغیر اور اس کے جد شعیب کی وجہ سے

[1] المومن ص ۲۶؛ السرائر ج ۳ ص ۶۳۷؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۲۰۳؛ بحار الانوار ج ۶۵، ص ۲۱۹

[2] مراۃ العقول ج ۹، ص ۳۱۵

[3] السرائر ج ۳، ص ۶۳۷؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۶۶؛ بحار الانوار ج ۶۵، ص ۲۲۱

[4] مراۃ العقول ج ۹، ص ۳۱۷

مجہول ہے اور محمد بن علی یعنی ابوسمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے۔

13/2993 الکافی، ۱/۸/۲۵۱/۲ محمد عن ابن عیسی عَنِ اَلْحَجَّالِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ مُكَفَّرٌ.

ترجمہ: داؤد بن ابویزید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن فکر کرتا رہتا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

14/2994 الکافی، ۱/۸/۲۵۱/۲ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَ ذَلِكَ أَنَّ مَعْرُوفَهُ يَصْعَدُ إِلَى اَللَّهِ فَلاَ يُنْشَرُ فِي اَلنَّاسِ وَ اَلْكَافِرُ مَشْكُورٌ.

ترجمہ: ایک اور روایت میں ہے: یہ اس لیے ہے کہ مومن کی نیکی اللہ کی طرف لے جائی جاتی ہے مگر لوگوں میں نہیں پھیلتی اور کافر کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ [۳]

بیان:

المكفر كمعظم المجحود النعمة مع إحسانه و هو ضد للمشكور روى الشيخ الصدوق رحمه الله في علل الشرائع بإسناده عن الحسين بن موسى عن أبيه موسى بن جعفر عن أبيه عن جده علي بن الحسين ع قال كان رسول الله ص مكفرا لا يشكر معروفه و لو كان معروفه على القرشي و العربي و العجمي و من كان أعظم معروفا من رسول الله على هذا الخلق و كذلك نحن أهل البيت مكفرون لا يشكر معروفنا و خيار المؤمنين مكفرون لا يشكر معروفهم

''المکفر'' ان میں سے اکثر کی طرح جو اس کے احسان کے ساتھ فضل کا انکار کرتے ہیں اور یہ شکرگزاروں کی ضد ہے۔

شیخ صدوق نے اپنی کتاب علل الشرائع میں اپنی اسناد کے ذریعہ حسین بن امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے روایت کی اپنے والد امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر صادقؑ سے، انہوں نے اپنے والد محترم سے اور اپنے جدِ بزرگوار امام علی زین العابدینؑ ابن امام حسینؑ سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

كَانَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مُكَفَّراً لاَ يُشْكَرُ مَعْرُوفُهُ وَ لَوْ كَانَ مَعْرُوفُهُ عَلَى اَلْقُرَشِيِّ وَ اَلْعَرَبِيِّ وَ اَلْعَجَمِيِّ وَ مَنْ كَانَ أَعْظَمَ مَعْرُوفاً مِنْ رَسُولِ اَللَّهِ عَلَى هَذَا اَلْخَلْقِ وَ كَذَلِكَ نَحْنُ أَهْلَ اَلْبَيْتِ مُكَفَّرُونَ لاَ يُشْكَرُ مَعْرُوفُنَا وَ خِيَارُ اَلْمُؤْمِنِينَ مُكَفَّرُونَ لاَ يُشْكَرُ مَعْرُوفُهُمْ

[۱] بحار الانوار ج ۶۴، ص ۲۶۰

[۲] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۳۱۷

[۳] سابقہ حوالہ جات دیکھیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس فکر میں رہتے تھے کہ ان کے احسانات کو شکریہ ادا نہیں کیا جاتا تھا اگرچہ آپؐ کے احسانات ہر ایک قریشی، عربی اور عجمیوں پر تھے اور ایسا کون ہو سکتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ اس مخلوق پر احسانات کرتا ہو اور اسی طرح ہم اہلبیت علیہم السلام بھی اس فکر میں رہتے ہیں کہ ہمارے احسانات کا شکریہ ادا نہیں کیا جاتا اور بہترین مومنین بھی اس بات پر فکر مند رہتے ہیں کہ ان کے بھی احسانات کا شکریہ ادا نہیں کیا جاتا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۱]

15/2995 الکافی،۲/۲۵۴/۱۱/۱ الثلاثة عن الخراز عن محمد قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلْمُؤْمِنُ لاَ يَمْضِي عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً إِلاَّ عَرَضَ لَهُ أَمْرٌ يَحْزُنُهُ يُذَكَّرُ بِهِ.

ترجمہ: محمد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: مومن پر چالیس راتیں نہیں گزرتیں مگر یہ کہ اسے کوئی ایسا امر پیش آ جاتا ہے جو اسے غمگین کر دیتا ہے جس کے ذریعے اسے نصیحت کی جاتی ہے (یعنی اسے یاد رکھا جاتا ہے)۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

16/2996 الکافی،۲/۲۵۴/۱۳/۱ العدة عن البرقی عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ مِنَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَبِأَفْضَلِ مَكَانٍ ثَلاَثاً إِنَّهُ لَيَبْتَلِيهِ بِالْبَلاَءِ ثُمَّ يَنْزِعُ نَفْسَهُ عُضْواً عُضْواً مِنْ جَسَدِهِ وَ هُوَ يَحْمَدُ اَللَّهَ عَلَى ذَلِكَ.

ترجمہ: عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: ایک مومن کا اللہ کے نزدیک بہت افضل مقام ہے۔ آپؑ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ بے شک وہ اسے بلاء سے آزماتا ہے پھر اس کے جسم کے عضو عضو سے اس کی روح نکالتا ہے لیکن وہ اس پر اللہ کی حمد کرتا رہتا ہے۔ [۴]

---

[۱] مراۃ العقول: ایضاً

[۲] المومن ص ۲۳؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۹۳؛ وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۲۶۲؛ بحار الانوار ج ۶۴ ص ۲۱۱؛ عوالم العلوم ج ۲۰ ص ۸۲۳

[۳] مراۃ العقول ج ۹ ص ۳۳۰؛ روش جدید اخلاق اسلامی محسنی ص ۱۵۳

[۴] تنبیہ الخواطر ج ۲ ص ۲۰۴؛ وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۲۴۸؛ بحار الانوار ج ۶۴ ص ۲۱۱

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [1]

17/2997 الکافی، ۱/۱۶/۲۵۵/۲ محمد عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ رِبَاطٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ أَهْلَ اَلْحَقِّ لَمْ يَزَالُوا مُنْذُ كَانُوا فِي شِدَّةٍ أَمَا إِنَّ ذَلِكَ إِلَى مُدَّةٍ قَلِيلَةٍ وَ عَافِيَةٍ طَوِيلَةٍ ۔

ترجمہ: یونس بن رباط سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: اہل حق جب سے ہیں ہمیشہ سے ہی سختی میں رہے ہیں لیکن اس کی مدت قلیل ہے جبکہ عافیت طویل ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے۔(واللہ اعلم)

18/2998 الکافی، ۳۶۶/۲۴۷/۸ الحسين بن محمد و محمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ شَاذَانَ اَلْوَاسِطِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَشْكُو جَفَاءَ أَهْلِ وَاسِطٍ وَ حَمْلَهُمْ عَلَيَّ وَ كَانَتْ عِصَابَةٌ مِنَ اَلْعُثْمَانِيَّةِ تُؤْذِينِي فَوَقَّعَ بِخَطِّهِ إِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَخَذَ مِيثَاقَ أَوْلِيَائِنَا عَلَى اَلصَّبْرِ فِي دَوْلَةِ اَلْبَاطِلِ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَلَوْ قَدْ قَامَ سَيِّدُ اَلْخَلْقِ لَقَالُوا: (يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ اَلرَّحْمَنُ وَ صَدَقَ اَلْمُرْسَلُونَ) ۔

ترجمہ: حسن بن شاذان الواسطی سے روایت ہے کہ میں نے علی رضا علیہ السلام کی طرف خط لکھا اور میں نے اہل واسط کی جفاء کی شکایت کی اور ان کا مجھ پر بوجھ تھا اور وہ عثمانیہ کے گروہ سے تھے جو مجھے تکلیف دیتے تھے۔

پس آپؑ نے جواب لکھا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے دوستوں سے باطل کی حکومت کے دوران صبر کا عہد لیا ہے پس اپنے رب کے فیصلے کے لیے صبر کر۔ پس اگر مخلوقات کا سردار کھڑا ہو جائے گا تو کہیں گے: ”ہائے افسوس کس نے ہمیں ہماری خوابگاہ سے اٹھایا، یہی ہے جو رحمان نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا

[1] مراۃ العقول ج۹، ص ۳۳۴

[2] المؤمن ص ۲۰؛ الغیبۃ (للنعمانی) ص ۲۸۵؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۹۸؛ عیبۃ الخواطر ج ۲، ص ۲۰۴؛ وسائل الشیعہ ج ۳، ص ۲۶۱؛ بحار الانوار ج ۵۲، ص ۳۵۸ و ج ۶۴، ص ۲۱۳؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۴۴

[3] مراۃ العقول ج۹، ص ۳۳۵

تھا۔(یسین:۵۲)۔"[۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے اور ان میں سے کچھ (راوی) ہیں جو ضعیف میں شمار ہوتے ہیں۔[۲]

۱۱۹۔ باب أن ابتلاء المؤمن علی قدر إیمانه

باب: مومن کی آزمائش اس کے ایمان کی مقدار پر ہے

1/2999 الكافي،۲/۲۵۲/۱/۱ الثلاثة عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلاَءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ.

ترجمہ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک انبیاء کی مصیبت عام لوگوں سے زیادہ سخت ہوتی ہے پھر ان لوگوں کی ہوتی ہے جو انبیاء علیہم السلام کے بعد (درجہ پر) ہیں پھر (ایمان کے حساب سے) درجہ بدرجہ ہوتی ہے۔[۳]

بیان:

الأمثل الأفضل و الأدنی إلی الخیر:

"الأمثل" اس سے مراد افضل ہونا ہے۔

"الأدنی" یعنی خیر کی طرف۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔[۴] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

2/3000 الكافي،۲/۲۵۲/۴/۱ علی عن أبيه و النيسابوريان جميعاً عن حماد عن ربعي عَنْ فُضَيْلِ بْنِ

---

[۱] تاویل الآیات الظاہرۃ فی فضائل العترۃ الطاہرۃ ص۴۸۱؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۴، ص۵۷۹؛ بحار الانوار ج۵۳، ص۸۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۴، ص۳۸۸؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۱، ص۸۵

[۲] مراۃ العقول ج۲۶، ص۲۱۷

[۳] الامالی (للطوسی) ص۶۵۹؛ مشکاۃ الانوار ص۲۹۸؛ قصص الانبیاء (للراوندی) ص۲۷۸؛ مسکن الفؤاد ص۱۳؛ وسائل الشیعہ ج۳، ص۲۶۲؛ الفصول المہمہ ج۳، ص۳۰۴؛ بحار الانوار ج۱۱، ص۶۹ و ج۶۴، ص۲۰۰؛ مستدرک ج۲، ص۴۳۸

[۴] مراۃ العقول ج۹، ص۳۲۱

يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَشَدُّ النَّاسِ بَلاَءً اَلْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ اَلْأَوْصِيَاءُ ثُمَّ اَلْأَمَاثِلُ فَالْأَمَاثِلُ۔

ترجمہ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں سے زیادہ سخت بلاء انبیاء کی ہوتی ہے، پھر اوصیاء کی اور پھر (ایمان کے حساب سے) درجہ بدرجہ۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند کالصحیح بلکہ صحیح سے بھی اعلیٰ ہے۔ (۲)

3/3001 الكافى، ۱/۲/۲۵۲/۲ محمد عن ابن عيسى عن السراد عن البجلي قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلْبَلاَءُ وَ مَا يَخُصُّ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ اَلْمُؤْمِنَ فَقَالَ سُئِلَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَنْ أَشَدُّ اَلنَّاسِ بَلاَءً فِي اَلدُّنْيَا فَقَالَ اَلنَّبِيُّونَ ثُمَّ اَلْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ وَ يُبْتَلَى اَلْمُؤْمِنُ بَعْدُ عَلَى قَدْرِ إِيمَانِهِ وَ حُسْنِ أَعْمَالِهِ فَمَنْ صَحَّ إِيمَانُهُ وَ حَسُنَ عَمَلُهُ اِشْتَدَّ بَلاَؤُهُ وَ مَنْ سَخُفَ إِيمَانُهُ وَ ضَعُفَ عَمَلُهُ قَلَّ بَلاَؤُهُ۔

ترجمہ البجلی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے مصیبت اور جو کچھ اللہ نے مومن کے لیے مخصوص کیا ہے، کا ذکر کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اس دنیا میں سب سے زیادہ مصیبت کس کو پہنچتی ہے؟

آپؐ نے فرمایا: نبیوں کو، پھر ان کے جیسوں کو (یعنی اوصیاء کو) اور پھر ان کے جیسوں کو (یعنی درجہ بدرجہ) اور ایک مومن اپنے ایمان اور اپنے نیک عمل کے حساب سے مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔ پس جس کا ایمان زیادہ صحیح اور اس کا عمل بہترین ہے تو اس کی مصیبت زیادہ شدید ہے اور جس کا ایمان بھی کمزور اور اس کا عمل بھی کمزور ہے تو اس کی مصیبت بھی تھوڑی ہوتی ہے۔ (۳)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۴)

4/3002 الكافى، ۱/۲۹/۲۵۹/۲ على عن أبيه عن السراد عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ

---

(۱) وسائل الشیعہ ج ۳، ص ۲۶۲؛ الفصول المہمہ ج ۳، ص ۳۰۳

(۲) مراۃ العقول ج ۹، ص ۳۲٦

(۳) المومن ص ۳۹؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۹۳؛ مسکن الفواد ص ۱۲۳؛ وسائل الشیعہ ج ۳، ص ۲٦۱؛ بحار الانوار ج ٦۴، ص ۲۰۷ و ج ۷۸، ص ۱۹۵

(۴) مراۃ العقول ج ۹، ص ۳۲٦؛ تذکیۃ النفس حائری ص ۱۹۱

إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّ أَشَدَّ اَلنَّاسِ بَلاَءً اَلنَّبِيُّونَ ثُمَّ اَلْوَصِيُّونَ ثُمَّ اَلْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ وَ إِنَّمَا يُبْتَلَى اَلْمُؤْمِنُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِ اَلْحَسَنَةِ فَمَنْ صَحَّ دِينُهُ وَ حَسُنَ عَمَلُهُ اِشْتَدَّ بَلاَؤُهُ وَ ذَلِكَ أَنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَجْعَلِ اَلدُّنْيَا ثَوَاباً لِمُؤْمِنٍ وَ لاَ عُقُوبَةً لِكَافِرٍ وَ مَنْ سَخُفَ دِينُهُ وَ ضَعُفَ عَمَلُهُ قَلَّ بَلاَؤُهُ وَ أَنَّ اَلْبَلاَءَ أَسْرَعُ إِلَى اَلْمُؤْمِنِ اَلتَّقِيِّ مِنَ اَلْمَطَرِ إِلَى قَرَارِ اَلْأَرْضِ.

سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں ہے کہ لوگوں سے زیادہ تکلیفیں نبیوں پر، پھر وصیوں پر، پھر (ایمان کے حساب سے) درجہ بدرجہ کو پہنچتی ہیں اور مؤمن کو اس کے اعمال صالحہ کی مقدار کے مطابق تکلیف پہنچائی جاتی ہے پس جس شخص کا جس قدر ایمان صحیح اور عمل اچھا ہوتا ہے اتنا ہی اس کی تکلیف زیادہ سخت ہوتی ہے اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ نے دنیا کو نہ مؤمن کے لیے اجر اور نہ کافر کے لیے عقاب بنایا ہے اور جس شخص کا دین اور عمل کمزور ہو اس کی تکلیف بھی کم ہوتی ہے۔ بلاء متقی مؤمن کی طرف اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ آتی ہے جس تیزی سے بارش کا پانی زمین کی پست جگہ کی طرف جاتا ہے۔ [1]

بیان:

قوله ع و ذلك أن الله تعالى دفع لما يتوهم أن المؤمن لكرامته على الله تعالى كان ينبغي أن لا يبتلى أو يكون بلاؤه أقل من غيره و توجيهه أن المؤمن لما كان محل ثوابه الآخرة دون الدنيا فينبغي أن لا يكون له في الدنيا إلا ما يوجب الثواب في الآخرة و كلما كان البلاء في الدنيا أعظم كان الثواب في الآخرة أعظم فينبغي أن يكون بلاؤه في الدنيا أشد

امامؑ کا فرمان اور وہ یہ ہے، "انّ اللہ تعالیٰ" بیشک اللہ تعالیٰ: ان چیزوں کو دور کر دیتا ہے جو ایک مؤمن کو وہم میں مبتلاء کرتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی بہت عزت ہے لہٰذا اس کو چاہیئے کہ وہ بلاء و مصیبت میں گرفتار نہ ہو یا اس کا بلاء و مصیبت اس کے غیر سے کم ہو۔

اس کی توجیہ اس طرح سے ہے کہ بیشک مؤمن جب دنیا کو چھوڑ کر آخرت کے ثواب کا طالب ہوتا تو مناسب ہے کہ اس کے لیئے دنیا میں کچھ نہیں ہے مگر وہ کہ جو آخرت میں ثواب کا موجب ہو اور جب بھی دنیا میں بڑی بلاء و مصیبت کا سامنا ہوتا ہے تو آخرت میں ثواب بھی بہت زیادہ ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ دنیا میں اس کی بلاء و مصیبت بھی شدید ہو۔

[1] علل الشرائع ج ۱، ص ۴۴؛ جامع الاخبار ص ۱۱۳؛ وسائل الشیعہ ج ۳، ص ۲۶۲؛ بحار الانوار ج ۶۴، ص ۲۲۲؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۱۴۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۲، ص ۱۹۸؛ مستدرک ج ۲، ص ۴۴۰

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن یا موثق ہے۔ (۱) لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ سماعہ امامی اور ثقہ جلیل ہے اور ہم نے اگر اسے موثق کہا ہے تو صرف شہرت کی بنا پر کہا ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3003 الکافی،۲/۲۵۳/۹/۱ محمد عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَلْحُرِّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّمَا يُبْتَلَى اَلْمُؤْمِنُ فِي اَلدُّنْيَا عَلَى قَدْرِ دِينِهِ أَوْ قَالَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ.

ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مومن کا اس دنیا میں امتحان بقدر اس کے دین کے ہوتا ہے۔ یا فرمایا: اس کے دین کے حساب سے ہوتا ہے۔ (۲)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۳)

6/3004 الکافی،۲/۲۵۳/۱۰/۱ العدة عن البرقي عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْمُثَنَّى اَلْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بُهْلُولِ بْنِ مُسْلِمٍ اَلْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّمَا اَلْمُؤْمِنُ بِمَنْزِلَةِ كِفَّةِ اَلْمِيزَانِ كُلَّمَا زِيدَ فِي إِيمَانِهِ زِيدَ فِي بَلاَئِهِ.

ترجمہ محمد بن بہلول بن مسلم العبدی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن ترازو کے پلڑے کی مانند ہیں، جب بھی اس کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے، اس کی مصیبت بھی بڑھ جاتی ہے۔ (۴)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۵)

---

(۱) مرآۃ العقول ج۹، ص۳۵۲

(۲) مشکاۃ الانوار ص۲۹۸؛ جامع الاخبار ص115؛ مسکن الفؤاد ص۱۲۳؛ وسائل الشیعہ ج۳، ص۲۶۳؛ بحار الانوار ج۶۴، ص۲۱۰ و ج۷۸، ص۱۹۶

(۳) مرآۃ العقول ج۹، ص۳۲۹

(۴) مشکاۃ الانوار ص۲۹۸؛ جامع الاخبار ص115؛ وسائل الشیعہ ج۳، ص۲۶۳؛ بحار الانوار ج۶۴، ص۲۱۰

(۵) مرآۃ العقول ج۹، ص۳۲۹

۱۲۰۔باب أن من أحبه الله ابتلاہ

باب: جو اللہ کا محب ہے وہ آزمائش میں ہے

1/3005 الکافی،۲/۲۵۲/۳/۱ محمد عن ابن عیسی عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ عَظِيمَ اَلْأَجْرِ لَمَعَ عَظِيمِ اَلْبَلاَءِ وَ مَا أَحَبَّ اَللَّهُ قَوْماً إِلاَّ اِبْتَلاَهُمْ.

ترجمہ: شحام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عظیم اجر عظیم مصیبت کے ساتھ ہوتا ہے اور اللہ نے کسی قوم سے محبت نہیں کی مگر یہ کہ انہیں آزمائش میں مبتلا کیا۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے اور اس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

2/3006 الکافی،۲/۲۵۳/۷/۱ محمد عن ابن عیسی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ اَلْوَلِيدِ بْنِ عَلاَءٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْداً غَتَّهُ بِالْبَلاَءِ غَتّاً وَ ثَجَّهُ بِالْبَلاَءِ ثَجّاً فَإِذَا دَعَاهُ قَالَ لَبَّيْكَ عَبْدِي لَئِنْ عَجَّلْتُ لَكَ مَا سَأَلْتَ إِنِّي عَلَى ذَلِكَ لَقَادِرٌ وَ لَئِنِ اِدَّخَرْتُ لَكَ فَمَا اِدَّخَرْتُ لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ.

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی سے بھی محبت کرتا ہے تو وہ اسے مصیبت کی گہرائی میں غرق کر دیتا ہے اور اس پر مصیبت کی بارش کر دیتا ہے پس جب وہ اس سے دعا کرتا ہے تو وہ کہتا ہے: لبیک، اے میرے بندے۔ اگر میں جلدی کروں اس پر کہ جو تو نے سوال کیا ہے تو میں اس پر قادر ہوں لیکن اگر میں تیرے لیے ذخیرہ کروں تو جو کچھ ذخیرہ کروں گا وہ تیرے لیے بہتر ہے۔ [۳]

بیان:

غته بالبلاء غمسه فيه و ثجه بالبلاء صبه عليه و أسال

اسے مصیبت میں ڈالو، اسے اس میں غرق کرو، اور اسے مصیبت سے خوش کرو، اسے اس پر ڈالو اور پوچھو۔

---

[۱] مشکاۃ الانوار ص ۲۹۷؛ مسکن الفواد ص ۱۲۴؛ وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۲۶۳؛ بحار الانوار ج ۶۴ ص ۲۰۷ و ج ۷۸ ص ۱۹۶؛ عوالم العلوم ج ۲۰ ص ۲۹۷

[۲] مراۃ العقول ج ۹ ص ۳۲۶

[۳] مشکاۃ الانوار ص ۲۹۷؛ وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۲۶۳؛ بحار الانوار ج ۶۴ ص ۲۰۸ و ج ۷۸ ص ۱۹۶

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ (۱) لیکن میرے نزدیک سند ولید کی وجہ سے مجہول ہے اور محمد بن سنان ثقہ ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3007 الكافی، ۱/۶/۲۵۳/۲ العدة عن البرقی عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ وَ عِنْدَهُ سَدِيرٌ : إِنَّ اَللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْداً غَتَّهُ بِالْبَلاَءِ غَتّاً وَ إِنَّا وَ إِيَّاكُمْ يَا سَدِيرُ لَنُصْبِحُ بِهِ وَ نُمْسِي ۔

ترجمہ حسین بن علوان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جبکہ سدیر آپؑ کے پاس موجود تھا: بے شک جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے وہ اسے مصیبت میں غرق کر دیتا ہے۔ ہم اور تم، اے سدیر! اس حال میں صبح بھی کرتے ہیں اور شام بھی کرتے ہیں۔ (۲)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے اور اسے ضعیف بھی شمار کیا جاتا ہے۔ (۳) لیکن میرے نزدیک سند احمد بن عبید کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ حسین بن علوان تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے البتہ عامی المذہب ہے۔ (۴) (واللہ اعلم)

4/3008 الكافی، ۱/۸/۲۵۳/۲ محمد عن أحمد عن السراد عَنْ زَيْدٍ اَلزَّرَّادِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : إِنَّ عَظِيمَ اَلْبَلاَءِ يُكَافَأُ بِهِ عَظِيمُ اَلْجَزَاءِ فَإِذَا أَحَبَّ اَللَّهُ عَبْداً اِبْتَلاَهُ بِعَظِيمِ اَلْبَلاَءِ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ عِنْدَ اَللَّهِ اَلرِّضَا وَ مَنْ سَخِطَ اَلْبَلاَءَ فَلَهُ عِنْدَ اَللَّهِ اَلسَّخَطُ ۔

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بڑی مصیبت کا اجر بھی بڑا ملے گا پس جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے بڑی مصیبتوں سے آزماتا ہے تو جو راضی ہوتا ہے پس اس کے لیے اللہ کی عندیت میں رضا ہوتی ہے اور جو مصیبت سے ناراض ہوتا ہے تو اس کے لیے اللہ کی عندیت میں غصہ ہوتا ہے۔ (۵)

---

(۱) مرآۃ العقول ج۹، ص ۳۲۸

(۲) وسائل الشیعہ ج ۳، ص ۲۶۳؛ بحارالانوار ج ۶۴، ص ۲۰۸

(۳) مرآۃ العقول ج۹، ص ۳۲۷

(۴) المفید من معجم رجال الحدیث ص ۱۷۳

(۵) المؤمن ص ۳۳؛ الخصال ج۱، ص ۱۸؛ تحف العقول ص ۳۱؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۹۷؛ مسکن الفؤاد ص ۱۲۴؛ وسائل الشیعہ ج ۳، ص ۲۵۲؛ بحارالانوار ج ۶۴، ص ۲۰۹ و ج ۶۷، ص ۱۴۴ و ج ۷۸، ص ۲۰۷

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ زید الزراد سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ [2] نیز اس کی اصل بھی ہے جس سے ہمارے کثیر مشائخ نے روایات لی ہیں۔ (واللہ اعلم)

5/3009 الکافی،۲/۲۵۳/۵/۱ العدۃ عن سهل عن السراد عَنِ اِبْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عِبَاداً فِي اَلْأَرْضِ مِنْ خَالِصِ عِبَادِهِ مَا يُنْزِلُ مِنَ اَلسَّمَاءِ تُحْفَةً إِلَى اَلْأَرْضِ إِلاَّ صَرَفَهَا عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ وَ لاَ بَلِيَّةً إِلاَّ صَرَفَهَا إِلَيْهِمْ.

ترجمہ ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زمین میں اللہ تعالی کے کچھ ایسے مخلص بندے موجود ہیں کہ جب بھی آسمان سے کوئی تحفہ نازل ہوتا ہے تو وہ اسے ان سے دوسری طرف پھیر دیتا ہے اور جب بھی کوئی بلاء نازل ہوتی ہے تو اسے ان کی طرف پھیر دیتا ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند موثق کالصحیح ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۲۱۔باب أنه لا خیر فیمن لا یبتلی

باب: اس کے لیے بھلائی نہیں ہے جو آزمایا نہیں جاتا

1/3010 الکافی،۲/۲۵۶/۱۹/۱ الثلاثة عن الصحاف عن ذريح عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنِّي لَأَكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعَافَى فِي اَلدُّنْيَا فَلاَ يُصِيبَهُ شَيْءٌ مِنَ اَلْمَصَائِبِ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: میں کسی بندے کے لیے

---

[1] مرآۃ العقول ج۹، ص۳۲۸

[2] الاصول الستۃ عشر من الاصول الاولیہ (ط-دار الحدیث) ج۱، ص۱۲۱؛ معانی الأخبار ج۱، ص۱؛ بحار الانوار ج۲، ص۱۸۴؛ مستدرک الوسائل ج۱۱، ص۲۰۳

[3] عدۃ الداعی ج۲، ص۲۰۳؛ مسکن الفؤاد ص۱۲۳؛ وسائل الشیعہ ج۳، ص۲۶۴؛ بحار الانوار ج۶۴، ص۲۰۷ و ج۷۸، ص۱۹۶؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۷۳۱

[4] مرآۃ العقول ج۹، ص۳۲۷

ناپسند کرتا ہوں کہ وہ دنیا میں عافیت سے ہو اور مصائب میں سے کچھ اسے نہ پہنچی ہو۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ ﴿۲﴾

2/3011 الکافی ۲/۲۵۶/۲۰/۱ العدۃ عن البرقی عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ اَلْمُسْتَرِقِّ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : دُعِيَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى طَعَامٍ فَلَمَّا دَخَلَ مَنْزِلَ اَلرَّجُلِ نَظَرَ إِلَى دَجَاجَةٍ فَوْقَ حَائِطٍ قَدْ بَاضَتْ فَتَقَعُ اَلْبَيْضَةُ عَلَى وَتِدٍ فِي حَائِطٍ فَثَبَتَتْ عَلَيْهِ وَ لَمْ تَسْقُطْ وَ لَمْ تَنْكَسِرْ فَتَعَجَّبَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِنْهَا فَقَالَ لَهُ اَلرَّجُلُ أَ عَجِبْتَ مِنْ هَذِهِ اَلْبَيْضَةِ فَوَ اَلَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رُزِئْتُ شَيْئاً قَطُّ قَالَ فَنَهَضَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ شَيْئاً وَ قَالَ مَنْ لَمْ يُرْزَأْ فَمَا لِلَّهِ فِيهِ مِنْ حَاجَةٍ .

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے پر بلایا گیا۔ پس جب آپؐ اس شخص کے گھر میں داخل ہوئے تو آپؐ نے ایک مرغی کی طرف دیکھا جو دیوار پر کھڑی ہے اور اس نے دیوار پر ہی انڈا دے دیا اور وہ انڈا دیوار کی میخ پر تھا تو وہیں ثبت ہو گیا، وہ وہاں سے نہ تو گرا اور نہ ہی ٹوٹا۔ پس نبی اکرمؐ نے اس سے تعجب فرمایا تو اس بندے نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپؐ اس انڈے سے تعجب کر رہے ہیں؟ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو برحق مبعوث فرمایا ہے! میں نے کبھی کوئی نقصان دیکھا ہی نہیں ہے۔

امامؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے کھانے میں سے کوئی چیز نہیں کھائی اور فرمایا: جس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچتی تو اللہ کو اس سے کوئی حاجت نہیں ہے۔ ﴿۳﴾

بیان:

الرزء بتقدیم المهملة المصيبة

"الرزء" مھملہ کے مقدم ہونے کے ساتھ، اس سے مراد مصیبت ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ ﴿۴﴾

﴿۱﴾ الاصول الستۃ عشر من الاصول الاولیہ (ط-دارالحدیث) ص ۲۵۷؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۹۵؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۲۰۵؛ بحارالانوار ج ۷۸، ص ۱۷۶

﴿۲﴾ مراۃ العقول ج ۹، ص ۳۳۶

﴿۳﴾ مسکن الفؤاد ص ۱۲۵؛ بحارالانوار ج ۲۲، ص ۱۳۰ و ج ۶۴، ص ۲۱۳ و ج ۷۸، ص ۱۹۷

﴿۴﴾ مراۃ العقول ج ۹، ص ۳۳۷

3/3012 الکافی،۱/۲۱/۲۵۶/۲ عنه عن علی بن الحکم عن أبان عن البصری وَ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لاَ حَاجَةَ لِلَّهِ فِيمَنْ لَيْسَ لَهُ فِي مَالِهِ وَ بَدَنِهِ نَصِيبٌ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کو اس شخص سے کوئی حاجت نہیں ہے جس کے مال یا اس کے بدن میں (نقصان کا) کوئی حصہ نہ ہو۔ [1]

بیان:

نصیب الله سبحانه فی مال عبده و بدنه ما یأخذه منهما لیبلوه فیهما و هو زکاتهما کما یأتی بیانه قال الله تعالی لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوالِكُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذىً كَثِيراً وَ إِنْ تَصْبِرُوا وَ تَتَّقُوا فَإِنَّ ذلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ:

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کے مال اور اس کے بدن میں ایک حصہ ہے جو وہ اس ان دونوں چیزوں کو لیتا ہے اور ان کی زکاۃ ہے جیسا کہ اس کا بیان آئے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۣ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔

(مسلمانو!) تمہیں ضرور اپنے مال و جان کی آزمائشوں کا سامنا کرنا ہوگا اور تم ضرور اہل کتاب اور مشرکین سے دل آزاری کی باتیں کثرت سے سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یہ معاملات میں عزم راسخ (کی علامت) ہے (سورہ آل عمران:۱۸۶)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ ابان امامی، ثقہ جلیل اور اصحاب اجماع میں سے ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3013 الکافی،۱/۲۶/۲۵۸/۲ علی عن الاثنین عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَوْماً لِأَصْحَابِهِ: مَلْعُونٌ كُلُّ مَالٍ لاَ يُزَكَّى مَلْعُونٌ كُلُّ جَسَدٍ لاَ يُزَكَّى وَ لَوْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ يَوْماً مَرَّةً فَقِيلَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ أَمَّا زَكَاةُ اَلْمَالِ فَقَدْ عَرَفْنَاهَا فَمَا زَكَاةُ اَلْأَجْسَادِ فَقَالَ

[1] بحارالانوار ج۹۳ ص۲۱۵

[2] مرآۃ العقول ج۹ ص۳۳۸

لَهُمْ أَنْ تُصَابَ بِآفَةٍ قَالَ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا رَآهُمْ قَدْ تَغَيَّرَتْ أَلْوَانُهُمْ قَالَ لَهُمْ أَتَدْرُونَ مَا عَنَيْتُ بِقَوْلِي قَالُوا لاَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بَلَى الرَّجُلُ يُخْدَشُ الْخَدْشَةَ وَيُنْكَبُ النَّكْبَةَ وَيَعْثُرُ الْعَثْرَةَ وَيُمْرَضُ الْمَرْضَةَ وَيُشَاكُ الشَّوْكَةَ وَمَا أَشْبَهَ هٰذَا حَتّٰى ذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ اِخْتِلاَجَ الْعَيْنِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا: ہر وہ مال ملعون ہے جس کو پاک نہ کیا جائے، ہر وہ جسم ملعون ہے جس کو پاک نہ کیا جائے اگرچہ ہر چالیس دن میں ایک بار ہی کیوں نہ ہو۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم مال کا پاک کرنا تو جانتے ہیں لیکن جسم کا پاک کرنا کیا ہے؟

آپؐ نے ان سے فرمایا: یہ کسی مصیبت کا پہنچنا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ جنہوں نے آپؐ سے یہ سنا تو ان کے چہرے متغیر ہو گئے۔ پس جب آپؐ نے ان کے چہروں کی تبدیلی دیکھی تو ان سے فرمایا: کیا تم سمجھ گئے کہ میں نے جو کہا اس سے میرا کیا مطلب ہے؟

انہوں نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

آپؐ نے فرمایا: میرا مطلب یہ تھا کہ آدمی کو خراش لگ جاتی ہے، وہ آفت جھیلتا ہے، وہ ٹھوکر کھا جاتا ہے، بیماری کا شکار ہو جاتا ہے، اسے کانٹا چبھ جاتا ہے اور اسی طرح کی کئی تکلیفیں یہاں تک کہ آپؐ نے اپنی حدیث میں بار بار آنکھ پھڑکنے کا بھی ذکر کیا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ مسعدہ تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔ [3] البتہ غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۲۲۔ باب أن الكرامة على الله إنما هي بالابتلاء

باب: اللہ کی کرامت آزمائش کے ساتھ (مشروط) ہے

1/3014 الكافى ۲/۲۵۸/۲۸/۱ الثلاثة عَمَّنْ رَوَاهُ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ

---

[1] قرب الاسناد ص ۶۸؛ بحار الانوار ج ۶۴ ص ۲۱۸ و ج ۸۷، ص ۱۸۱؛ مستدرک الوسائل ج ۲، ص ۵۳ و ج ۷، ص ۳۶

[2] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۳۵

[3] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۶۰۱

اَلْمُؤْمِنَ لَيَكْرُمُ عَلَى اَللَّهِ حَتَّى لَوْ سَأَلَهُ اَلْجَنَّةَ بِمَا فِيهَا أَعْطَاهُ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ مُلْكِهِ شَيْئاً وَ إِنَّ اَلْكَافِرَ لَيَهُونُ عَلَى اَللَّهِ حَتَّى لَوْ سَأَلَهُ اَلدُّنْيَا بِمَا فِيهَا أَعْطَاهُ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ مُلْكِهِ شَيْئاً وَ إِنَّ اَللَّهَ لَيَتَعَاهَدُ عَبْدَهُ اَلْمُؤْمِنَ بِالْبَلاَءِ كَمَا يَتَعَاهَدُ اَلْغَائِبُ أَهْلَهُ بِالطُّرَفِ وَ إِنَّهُ لَيَحْمِيهِ اَلدُّنْيَا كَمَا يَحْمِي اَلطَّبِيبُ اَلْمَرِيضَ۔

ترجمہ: حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: مومن اللہ کے نزدیک مکرم ہے یہاں تک کہ اگر وہ اس سے جنت مع جو کچھ اس میں ہے، کا سوال کرے تو وہ اسے اپنی بادشاہی میں کسی چیز کی کمی کیے بغیر عطا کرے گا اور کافر اللہ کے سامنے اتنا حقیر ہے کہ اگر وہ دنیا مع اس میں جو کچھ ہے، کا سوال کرے تو وہ اسے اپنی بادشاہی میں کسی چیز کی کمی کیے بغیر عطا کرے گا اور بے شک اللہ نے اپنے مومن بندے پر مصیبت بھیجنے کا عہد اسی طرح کیا ہے جیسا کہ کوئی غیر موجود شخص اپنے اہل وعیال کے لیے مال بھیجنے کا عہد کرتا ہے اور یہ کہ وہ اسے دنیاوی چیزوں سے روکتا ہے جیسے طبیب مریض کو (مضر چیزوں سے) روکتا ہے۔ [1]

بیان:

الطرف جمع طرفة وهي ما يستطرف أي يستملح

''الطرف'' یہ جمع ہے ''طرفۃ'' کی اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کسی انتہا پسندی کو بڑھا چڑھا کر پیش نہیں کرتا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3015 الكافي، ۲/۲۵۵/۱۷/۱ علي عن أبيه عن بعض أصحابه عن الحسين بن المختار عن الشحام عَنْ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيَتَعَاهَدُ اَلْمُؤْمِنَ بِالْبَلاَءِ كَمَا يَتَعَاهَدُ اَلرَّجُلُ أَهْلَهُ بِالْهَدِيَّةِ مِنَ اَلْغَيْبَةِ وَ يَحْمِيهِ اَلدُّنْيَا كَمَا يَحْمِي اَلطَّبِيبُ اَلْمَرِيضَ۔

ترجمہ: حمران سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مومن سے مصیبت کے ساتھ (آزمانے کا) عہد کرتا ہے جس طرح ایک آدمی اپنی غیر موجودگی میں اپنے گھر والوں کو تحفہ بھیجنے کا عہد کرتا ہے اور وہ اسے دنیا سے روکتا ہے جس طرح طبیب مریض کو روکتا ہے۔ [3]

---

[1] بحار الانوار ج ۶۴، ص ۲۲۱

[2] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۳۵۲

[3] معجم الخواطر ج ۲، ص ۲۰۴؛ مسکن الفواد ص ۱۲۵؛ وسائل الشیعہ ج ۳، ص ۲۶۳؛ بحار الانوار ج ۶۴، ص ۲۱۳ و ج ۸۷، ص ۱۹۷

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۱]

3/3016 الكافى، ۱/۲۳/۲۵۷/۲ محمد عن ابن عيسى عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّهُ لَيَكُونُ لِلْعَبْدِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ فَمَا يَنَالُهَا إِلاَّ بِإِحْدَى خَصْلَتَيْنِ إِمَّا بِذَهَابِ مَالِهِ أَوْ بِبَلِيَّةٍ فِي جَسَدِهِ.

ترجمہ: سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک بندے کے لیے ایک مقام ہے جسے وہ حاصل نہیں کرسکتا مگر دو خصلتوں: یا اس کے مال کے جانے سے یا بدن کی بیماری سے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [۳]

4/3017 الكافى، ۱/۱۴/۲۵۵/۲ محمد عن ابن عيسى عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لاَ يَبْلُغُهَا عَبْدٌ إِلاَّ بِالاِبْتِلاَءِ فِي جَسَدِهِ.

ترجمہ: فضیل بن عثمان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جنت میں ایک مقام ہے جس تک کوئی بندہ نہیں پہنچ سکتا مگر اپنے جسم کی کسی بیماری کے سبب۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۵]

5/3018 الكافى، ۱/۱۵/۲۵۵/۲ العدة عن البرقى عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْحَنَّاطِ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا أَلْقَى مِنَ الْأَوْجَاعِ وَ كَانَ مِسْقَاماً فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللَّهِ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي الْمَصَائِبِ لَتَمَنَّى أَنَّهُ قُرِضَ بِالْمَقَارِيضِ.

ترجمہ: ابن ابویعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو درد کی اور بیمار رہنے کی شکایت کی تو آپؑ نے

---

[۱] مراۃ العقول ج۹، ص۳۳۶

[۲] مشکاۃ الانوار ص۲۹۳؛ جامع الاخبار ص۱۱۴؛ وسائل الشیعہ ج۳، ص۲۶۲؛ بحار الانوار ج۶۴، ص۲۱۵ و ج۷۸، ص۱۹۹؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۵۴۷

[۳] مراۃ العقول ج۹، ص۳۳۶

[۴] وسائل الشیعہ ج۳، ص۲۵۸؛ بحار الانوار ج۶۴، ص۲۱۲

[۵] مراۃ العقول ج۹، ص۳۳۵

فرمایا: اے عبداللہ! اگر کسی مومن کو مصائب میں مبتلا ہونے کے اجر کا علم ہوتا تو وہ قینچی سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کی تمنا کرتا۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۲)

6/3019 الکافی، ۲/۲۵۷/۲۵/۱ الثلاثة عن حسين عن ابن مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَثَلُ اَلْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ اَلزَّرْعِ تُكْفِئُهَا اَلرِّيَاحُ كَذَا وَ كَذَا وَ كَذَلِكَ اَلْمُؤْمِنُ تُكْفِئُهُ اَلْأَوْجَاعُ وَ اَلْأَمْرَاضُ وَ مَثَلُ اَلْمُنَافِقِ كَمَثَلِ اَلْإِرْزَبَّةِ اَلْمُسْتَقِيمَةِ اَلَّتِي لاَ يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَأْتِيَهُ اَلْمَوْتُ فَيَقْصِفَهُ قَصْفاً ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال زراعت کمزور پودے کی سی ہے جسے ہوا کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر لے جاتی ہے اور اسی طرح مومن کو بھی درد اور بیماری جھکا دیتی ہے اور منافق کی مثال اس لوہے کے راڈ کی سی ہے جس پر کوئی چیز اثر نہیں کرتی یہاں تک کہ موت آ کر اس کو توڑ کے رکھ دیتی ہے۔ (۳)

بیان:

الإرزبة بتقديم المهملة و تشديد الباء الموحدة العصية من حديد و القصف الكسر

''الإرزبة'' مہملہ کے مقدم ہونے کے ساتھ اور باء موحدہ کی تشدید کے ساتھ،

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ (۴)

7/3020 الکافی، ۲/۲۵۷/۲۴/۱ محمد عن ابن عيسى عن ابن فضال عن مثنى الحناط عن الشحام عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَوْ لاَ أَنْ يَجِدَ عَبْدِيَ اَلْمُؤْمِنُ فِي قَلْبِهِ لَعَصَّبْتُ رَأْسَ اَلْكَافِرِ بِعِصَابَةِ حَدِيدٍ لاَ يُصَدَّعُ رَأْسُهُ أَبَداً ۔

ترجمہ: شحام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر میرا مومن بندہ اپنے دل میں

(۱) تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۰۴؛ وسائل الشیعہ ج۳، ص۲۶۴؛ بحارالانوار ج۶۴، ص۲۱۲ و ج۷۸، ص۱۹۶

(۲) مراۃ العقول ج۹، ص۳۳۵

(۳) مشکاۃ الانوار ص۲۸۰؛ بحارالانوار ج۶۴، ص۲۱۷

(۴) مراۃ العقول ج۹، ص۳۳۸

غم نہ پاتا تو میں کافروں کے سر کو لوہے کی چادر سے لپیٹ دیتا تا کہ اسے کبھی سر نقصان نہ ہوتا۔ [۱]

بیان:

یعنی لو لا مخافة انکسار قلب المؤمن بوجدہ علی ما یراہ علی الکافر من العافیة المستمرة لقویت رأس الکافر حتی لا یصدع أبدا

یعنی اگر کافر پر جاری وساری عافیت کو دیکھ کر مؤمن کے دل کے ٹوٹنے کا خوف نہ ہوتا تو میں کافر کے سر کو اتنا مضبوط کر دیتا کہ جو کبھی نہ ٹوٹتا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [۲]

۱۲۳۔ باب المعافین من البلاء

باب: آزمائش سے عافیت پانے والے

1/3021 الکافی،۱/۳/۴۶۲/۲ علی عن أبیه و العدة عن سهل جمیعاً عن الأشعری عن اَلْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ ضَنَائِنَ مِنْ خَلْقِهِ يَغْذُوهُمْ بِنِعْمَتِهِ وَ يَحْبُوهُمْ بِعَافِيَتِهِ وَ يُدْخِلُهُمُ اَلْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ تَمُرُّ بِهِمُ اَلْبَلاَيَا وَ اَلْفِتَنُ لاَ تَضُرُّهُمْ شَيْئاً۔

قداح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کے لیے اس کی خلقت میں سے ایسے خاص لوگ (مقربین) بھی ہیں جن کو وہ اپنی نعمت کی غذا دیتا ہے، ان سے اپنی عافیت کے ذریعے محبت کرتا ہے اور انہیں اپنی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔ بلائیں اور فتنے ان پر گزرتے ہیں مگر ان کو کسی چیز کا نقصان نہیں دیتے۔ [۳]

بیان:

الضنائن الخصائص واحدها ضنینة فعیلة بمعنی مفعولة من الضن و هو ما تختصه و تضن به أی تبخل به لمکانة منك و موقعه عندك یقال ضنی من بین إخوانی و ضنینی أی اختص به و أضن بمودته و رواه الجوهری أن لله ضنا من خلقه مفردة و أحیاؤهم فی عافیته یشمل عدم تأذیهم بالبلاء لفرط محبتهم لله و کونهم بحیث یلتذون ببلائه کما یلتذون بنعمائه فیعدونه عافیة و فی آخر الحدیث إشارة إلی ذلك

[۱] بحار الانوار ج ۶۴، ص ۲۲۱

[۲] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۳۴۶

[۳] قرب الاسناد ص ۲۵؛ بحار الانوار ج ۷۸، ص ۱۸۱

''الضنائن'' اس سے مراد خصائص ہیں، اس کا واحد ''ضنینۃ'' ہے جو فعلیہ ہے اور یہ ''ضن'' سے مفعول کے معنی میں ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس میں آپ مہارت رکھتے ہیں اور اس کی قدر کرتے ہیں، یعنی آپ کی طرف سے اس کی حیثیت اور آپ کے ساتھ اس کی حیثیت کی وجہ سے اس کے ساتھ بخل کرتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ میں اپنے بھائیوں میں سے ہوں اور میں اس کا ہوں اور اس کی محبت میں اس کے قریب ہوں۔

جوہری نے اس کو روایت کیا ہے کہ خدا کے پاس اپنی مخلوق کا ایک حصہ ہے، اور ان کو اپنی صحت میں زندہ رکھنے میں یہ بھی شامل ہے کہ خدا سے ان کی حد سے زیادہ محبت اور ان کے اس طرح ہونے کی وجہ سے کہ وہ اس کی مصیبت سے اس طرح لطف اندوز ہوں جیسے وہ اس کے فضل سے لطف اندوز ہوتے ہیں، تو وہ اسے بھی شمار کرتے ہیں۔

اس حدیث کے آخر میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۱)

2/3022 الكافی، ۲/۳۶۲/۲/۱ العدة عن البرقی عن عثمان عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ خَلْقاً ضَنَّ بِهِمْ عَنِ اَلْبَلاَءِ خَلَقَهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَ أَحْيَاهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَ أَمَاتَهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَ أَدْخَلَهُمُ اَلْجَنَّةَ فِي عَافِيَةٍ۔

ترجمہ: اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: اللہ نے ایک ایسی مخلوق کو خلق کیا ہے جس کی وہ مصیبت سے حفاظت کرتا ہے۔ اس نے انہیں عافیت کے ساتھ خلق کیا ہے، انہیں عافیت کی زندگی دی ہے، انہیں عافیت کے ساتھ موت دے گا اور انہیں عافیت کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔ (۲)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ (۳)

3/3023 الكافی، ۲/۳۶۲/۱/۱ العدة عن سهل و علی عن أبيه عن السراد وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ ضَنَائِنَ يَضَنُّ بِهِمْ عَنِ اَلْبَلاَءِ فَيُحْيِيهِمْ فِي عَافِيَةٍ وَ يَرْزُقُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَ يُمِيتُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَ يَبْعَثُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَ يُسْكِنُهُمُ اَلْجَنَّةَ فِي عَافِيَةٍ۔

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ ایسے مخصوص لوگ بھی ہیں کہ جنہیں وہ بلاء سے بچاتا

(۱) مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۸۷

(۲) المؤمن ص ۳۶

(۳) مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۸۷

ہے۔ پس وہ انہیں عافیت کے ساتھ زندگی رکھتا ہے، عافیت میں ہی انہیں رزق دیتا ہے، عافیت میں ہی انہیں موت دیتا ہے، عافیت میں ہی انہیں اٹھائے گا اور عافیت میں ہی انہیں جنت میں داخل کرے گا۔ {۱}

بیان:

صدر الحدیث فی بعض النسخ هکذا إن لله عبادا ابعدهم عن البلاء
بعض نسخوں میں اس حدیث کی ابتداء ایسے ہے "ان للہ عبادا ابعدھم عن البلاء"

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ {۲}

۱۲۴۔باب مایبتلی به المؤمن و مالا یبتلی به

باب: مومن جس سے آزمایا جاتا ہے اور جس سے نہیں آزمایا جاتا

1/3024 الکافی،۲/۲۵۴/۱۲/۱ محمد عن محمد بن الحسین عن صفوان عن ابن عمّارٍ عَنْ نَاجِيَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ اَلْمُغِيرَةَ يَقُولُ إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ لاَ يُبْتَلَى بِالْجُذَامِ وَ لاَ بِالْبَرَصِ وَ لاَ بِكَذَا وَ لاَ بِكَذَا فَقَالَ إِنْ كَانَ لَغَافِلاً عَنْ صَاحِبِ يَاسِينَ إِنَّهُ كَانَ مُكَنَّعاً ثُمَّ رَدَّ أَصَابِعَهُ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى تَكْنِيعِهِ أَتَاهُمْ فَأَنْذَرَهُمْ ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِمْ مِنَ اَلْغَدِ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ يُبْتَلَى بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَ يَمُوتُ بِكُلِّ مِيتَةٍ إِلاَّ أَنَّهُ لاَ يَقْتُلُ نَفْسَهُ.

ترجمہ ناجیہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: مغیرہ کہتا ہے کہ مومن نہ جذام میں مبتلا ہوتا ہے، نہ برص میں اور نہ ہی کسی ایسی ویسی دوسری بیماری میں؟

آپؑ نے فرمایا: مگر وہ صاحب یاسین سے بے خبر ہے کہ جس کا ہاتھ مفلوج تھا۔ پھر آپؑ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور فرمایا: ایسا لگتا ہے جیسے میں اس کے فالج زدہ (مڑے ہوئے) ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگوں کے پاس آیا اور انہیں (کفر سے) ڈرایا۔ پھر وہ اگلے دن ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے قتل کر دیا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: مومن ہر قسم کی مصیبت میں مبتلا ہو سکتا ہے اور ہر قسم کی موت سے مر سکتا ہے مگر یہ کہ وہ خودکشی

{۱} مسند الامام الباقرؑ ج۲، ص۲۶۳
{۲} مرآۃ العقول ج۱۱، ص۳۸۶

نہیں کر سکتا۔ ﴿۱﴾

بیان:

صاحب یاسین هو حبیب بن إسرائیل النجار رضی الله عنه و هو الذی جاء من أقصی المدینة یسعی و كان ممن آمن بنبینا ص و بینهما ستمائة سنة و عن النبی ص سباق الأمم ثلاثة لم یكفروا بالله طرفة عین علی بن أبی طالب و صاحب یاسین و مؤمن آل فرعون و فی روایة هم الصدیقون و علی أفضلهم و المكنع بتشدید النون المفتوحة أشل الید أو مقطوعها و فی بعض النسخ بالتاء المثناة من فوق و هو من رجعت أصابعه إلی كفه و ظهرت مفاصل أصول الأصابع و رد أصابعه ع یؤید النسخة الثانیة إذ لا رد فی الأشل و الأقطع

''صاحب یاسین'' اس سے مراد حبیب بن اسرائیل نجارؓ ہے یہ وہ شخص ہے جو شہر کے دور دراز سے آیا تھا اور وہ ہمارے نبی پر ایمان لانے والوں میں سے تھا اور ان دونوں کے درمیان چھ سو سال کا فاصلہ ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سُبَّاقُ اَلْأُمَمِ ثَلاَثَةٌ لَمْ يَكْفُرُوا بِاللَّهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ صَاحِبُ يَاسِينَ وَ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ

تمام امتوں میں سبقت کرنے والے تین افراد ہیں جنہوں نے آنکھ جھپکنے کی حد تک بھی اللہ تعالیٰ سے کفر نہیں کیا:

۱۔امام علیؑ ابن ابی طالب علیہما السلام

۲۔صاحب یاسین

۳۔مؤمنِ آلِ فرعون

ایک روایت میں اس طرح ہے:

هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَ عَلِيٌّ أَفْضَلُهُمْ

وہ سب صدیق ہیں اور امام علیؑ ان تمام میں سب سے افضل ہیں۔

''المکنع'' نون مفتوحہ اور تشدید کے ساتھ، یعنی ہاتھ کا شل ہو جانا یا کٹ جانا۔

بعض نسخوں میں تاء مثناۃ کے ساتھ ہے اور وہ وہ ہے جس کی انگلیاں اس کی ہتھیلی میں لوٹ آئیں اور انگلیوں کے جوڑ نمودار ہوئے اور ایک دوسرے نسخہ تائید کرتا ہے کہ شل اور کٹ جانے میں کوئی واپسی نہیں ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول کالحسن ہے۔ ﴿۲﴾

﴿۱﴾ تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۰۴؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۴، ص۵۷۲؛ بحار الانوار ج۶۴، ص۲۰۱؛ مستدرک الوسائل ج۲، ص۱۳۴

﴿۲﴾ مرآۃ العقول ج۹، ص۳۳۲

2/3025 الکافی، ۱/۳۰/۲۵۹/۲ محمد عن ابن عیسی [أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ] عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا اَلَّذِي قَدْ ظَهَرَ بِوَجْهِي يَزْعُمُ اَلنَّاسُ أَنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَبْتَلِ بِهِ عَبْداً لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ فَقَالَ لِي لاَ لَقَدْ كَانَ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ مُكَنَّعَ اَلْأَصَابِعِ فَكَانَ يَقُولُ هَكَذَا وَ يَمُدُّ يَدَهُ وَ يَقُولُ: يَا قَوْمِ اِتَّبِعُوا اَلْمُرْسَلِينَ.

ترجمہ: یونس بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! یہ جو میرے چہرے پر (بیماری کے آثار) نمودار ہوئے ہیں، لوگ خیال کرتے ہیں کہ اللہ اپنے کسی بندے کو جس میں اس کی احتیاج ہو، ایسی کسی بیماری میں مبتلا نہیں کرتا؟

آپؑ نے مجھ سے فرمایا: مومن آل فرعون کی بھی انگلیاں شل (فالج زدہ) تھیں پس وہ اسی کے ساتھ اپنا ہاتھ لمبا کر کے کہا کرتا تھا: اے قوم! رسولوں کی اتباع کرو۔ [1]

بیان:

مؤمن آل فرعون اسمه شمعان أو حبيب أو خربيل بتقديم المعجمة أو حزبيل بتقديم المهملة و لا منافاة بين هذا الحديث و الحديث السابق لجواز كونهما معا مكنعين أو كان أحدهما مكتعا و الآخر مكنعا إلا أن قوله في آخر الحديث يا قوم اتبعوا المرسلين يفيد أن المكنع أو المكتع صاحب ياسين لأن هذا القول من كلماته على ما حكى الله عنه و كان المرسلون يومئذ ثلاثة كما قال الله عز و جل إِذْ أَرْسَلْنا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُما فَعَزَّزْنا بِثالِثٍ

و أما مؤمن آل فرعون فإنما كان قوله يا قَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشادِ في جملة كلمات أخر و في تفسير علي بن إبراهيم أنه كان مجذوما مكتعا و هو الذي قد عقفت أصابعه و كان يشير بيديه المعقوفتين و يقول يا قَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشادِ العقف بالمهملة و القاف العطف و لهذا الحديث ذيل يأتي في أبواب الذكر و الدعاء من كتاب الصلاة إن شاء الله تعالى

مؤمنِ آلِ فرعون کا نام شمعان یا حبیب یا خربیل تھا معجمہ کے مقدم ہونے کے ساتھ، یا حزبیل تھا مہملہ کے مقدم ہونے کے ساتھ،

اس حدیث اور پہلے والی حدیث میں کوئی تضاد نہیں ہے کیونکہ ان دونوں میں ایک ساتھ ''المکنع'' ہے یا ان میں سے ایک میں ''المکتع'' ہے اور دوسری میں ''المکنع'' ہے سوائے اس حدیث کے آخر میں ہے:

یا قوم اتبعوا المرسلین

[1] الکافی ج ۳، ص ۳۲۶؛ مستدرک الوسائل ج ۲، ص ۱۳۵؛ الوافی ج ۹، ص ۱۴۳۹، ح ۸۸۸۰؛ عدۃ الداعی ص ۲۷۳؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۴، ص ۵۵۷؛ بحارالانوار ج ۶۴، ص ۲۲۳ و ج ۹۲، ص ۸۰

اے میری قوم! رسولوں کی پیروی کرو

اس سے استفادہ ہوتا ہے کہ "المکنع" ہو یا "المقنع" ہو اس سے مراد صاحبِ یاسین ہی ہے کیونکہ یہ قول ان کلمات میں سے ہے جن کی اللہ تعالیٰ حکایت صادر ہوئی ہے اور اس وقت رسولؑ تین تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِذۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡهِمُ اثۡنَیۡنِ فَکَذَّبُوۡهُمَا فَعَزَّزۡنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلَیۡکُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ۔

جب ہم نے ان کی طرف دو پیغمبر بھیجے تو انہوں نے دونوں کی تکذیب کی پھر ہم نے تیسرے سے (انہیں) تقویت بخشی تو انہوں نے کہا: ہم تو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ (سورہ یٰسین: ۱۴)

بہر حال! مؤمنِ آلِ فرعون کا قول ہے:

یٰقَوۡمِ اتَّبِعُوۡنِ اَهۡدِکُمۡ سَبِیۡلَ الرَّشَادِ

اے میری قوم! میری اتباع کرو، میں تمہیں صحیح راستہ دکھاتا ہوں۔ (سورہ غافر: ۳۸)

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ بیشک وہ ایک مجذوب مکنع تھا۔

اس حدیث کے مزید مندرجہ ذیل انشاء اللہ "کتاب الصلاۃ" کے "ابواب الذکر والدعاء" میں آئیں گے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ یونس بن عمار کامل الزیارات کا راوی ہے۔ نیز اس سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ [۲] (واللہ اعلم)

3/3026 الکافی ۲/۲۵۵/۱۸/۱ علی عن أبیه عن ابن اَلْمُغِيرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى اَلْخَثْعَمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بُهْلُولٍ اَلْعَبْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: لَمْ يُؤْمِنِ اَللَّهُ اَلْمُؤْمِنَ مِنْ هَزَاهِزِ اَلدُّنْيَا وَلَكِنَّهُ آمَنَهُ مِنَ اَلْعَمَى فِيهَا وَاَلشَّقَاءِ فِي اَلْآخِرَةِ۔

ترجمہ محمد بن بہلول العبدی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مومن کو دنیا کے فتنے سے امان نہیں دیتا بلکہ اسے اس میں اندھے پن اور آخرت بدبختی سے امان دیتا ہے۔ [۳]

بیان:

الهزاهز تحريك البلايا و الحروب الناس و المراد بالعمى عمى القلب قال الله عز و جل فَإِنَّها لا تَعْمَى الْأَبْصارُ وَلكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ 1 و أما عمى البصر فهي مكرمة روى الصدوق رحمه الله في الخصال بإسناده عن أبي جعفر ع أنه قال إذا أحب الله عبدا نظر إليه فإذا نظر إليه أتحفه بواحدة من ثلاث

---

[۱] مرآۃ العقول ج۹، ص ۳۵۳

[۲] المحاسن ج۱، ص ۲۵۷؛ الکافی ج۲، ص ۲۲۲؛ الوافی ج۵، ص ۶۹۷ ح ۲۹۰۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص ۲۳۵؛ بحار الانوار ج۲۷، ص ۷۲

[۳] تنبیہ الخواطر ج۲، ص ۲۰۴؛ بحار الانوار ج۶۴، ص ۲۱۳

إما صداع و إما عمی و إما رمد:

''الھز اھز'' بلاء ومصیبت کا متحرک ہونا اور لوگوں کو جنگ کے لیئے ابھارنا۔

اس اندھے سے مراد دل کا اندھا ہونا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ

''حقیقتاً آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوجاتے ہیں جو سینوں میں ہوتے ہیں۔(سورہ الحج: ٤٦)۔''

شیخ صدوق نے اپنی کتاب الخصال اپنی اسناد کے ذریعہ امام محمد باقرؑ سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَحَبَّ اَللَّهُ عَبْداً نَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ أَتْحَفَهُ بِوَاحِدَةٍ مِنْ ثَلاَثٍ إِمَّا صُدَاعٍ وَ إِمَّا حُمَّى وَ إِمَّا رَمَدٍ

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرتا ہے تو اس کی طرف اپنی نظر کرم فرماتا ہے اور جب وہ اس کی طرف نظر کرم فرماتا ہے تو اس کو تین تحائف میں سے ایک تحفہ عطا فرماتا ہے:

١۔درد سر

٢۔بخار

٣۔آشوب چشم

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1]

4/3027 الکافی،١/٢٢/٢٥٦/٢ محمد عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عُثْمَانَ اَلنَّوَّاءِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَبْتَلِي اَلْمُؤْمِنَ بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَ يُمِيتُهُ بِكُلِّ مِيتَةٍ وَ لاَ يَبْتَلِيهِ بِذَهَابِ عَقْلِهِ أَمَا تَرَى أَيُّوبَ كَيْفَ سُلِّطَ إِبْلِيسُ عَلَى مَالِهِ وَ عَلَى وُلْدِهِ وَ عَلَى أَهْلِهِ وَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ وَ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَى عَقْلِهِ تُرِكَ لَهُ لِيُوَحِّدَ اَللَّهَ بِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مومن کو ہر قسم کی آزمائش میں ڈالتا ہے اور اسے ہر قسم کی موت سے مارتا ہے لیکن وہ اس کی عقل کے جانے (یعنی پاگل پن) میں مبتلا نہیں کرتا۔کیا تو نے حضرت ایوب علیہ السلام کے بارے غور نہیں کیا کہ کیسے ابلیس کو ان کے مال، بچوں، ان کی اولاد، ان کی اہلیہ اور ان کی ہر چیز پر مسلط کیا گیا مگر وہ ان

[1] مراۃ العقول جلد ۹، ص ٣٣٦

کی عقل پر مسلط نہیں ہوسکا۔اسے ان کی توحید باللہ کے سبب چھوڑ دیا گیا۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند مجہول مرسل ہے جبکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے۔(واللہ اعلم)

5/3028 الکافی،۱/۲۷/۲۵۸/۲ القمیان عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَ يُبْتَلَى اَلْمُؤْمِنُ بِالْجُذَامِ وَ اَلْبَرَصِ وَ أَشْبَاهِ هَذَا قَالَ فَقَالَ وَ هَلْ كُتِبَ اَلْبَلاَءُ إِلاَّ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ.

ترجمہ: ابن بکیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: کیا مومن جذام، برص اور اس جیسی کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے؟

آپؑ علیہ السلام نے فرمایا: کیا بلاء (بیماری/مصیبت) مومن کے علاوہ بھی کسی کے لیے لکھی گئی ہے؟ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [۴]

6/3029 عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ قَالَ: قِيلَ لَهُ فِي اَلْعَذَابِ إِذَا نَزَلَ بِقَوْمٍ يُصِيبُ اَلْمُؤْمِنِينَ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ يَخْلُصُونَ بَعْدَهُ.

ترجمہ: الثلاثہ نے ایک سے زیادہ لوگوں سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عذاب کے بارے میں عرض کیا گیا: جب کسی قوم پر نازل ہوتا ہے تو کیا مومنین کو بھی پہنچتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، لیکن اس کے بعد ان کو (آخرت میں) نجات بھی دیتا ہے۔ [۵]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۶] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

---

[۱] الکافی ج ۳،ص ۱۱۲؛ الوافی ج ۲۴،ص ۳۰۲ ح ۲۳۹۰۰؛ تفسیر الصافی ج ۴،ص ۳۰۲؛ الفصول المہمہ ج ۱،ص ۲۹۹؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۴،ص ۲۶۴؛ بحارالانوار ج ۱۲،ص ۳۴۱ و ج ۶۰،ص ۲۰۱ و ج ۶۴،ص ۲۰۶؛ النور المبین ص ۱۹۸؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴،ص ۴۴۸؛ تفسیر کنزالدقائق ج ۸،ص ۴۵۴؛ مستدرک الوسائل ج ۲،ص ۱۴۵

[۲] مراۃ العقول ج ۹،ص ۳۳۹

[۳] قرب الاسناد ص ۱۷۴؛ وسائل الشیعہ ج ۳،ص ۲۶۴؛ بحارالانوار ج ۶۴،ص ۲۲۱؛ مستدرک الوسائل ج ۲،ص ۱۴۵

[۴] مراۃ العقول ج ۹،ص ۳۵۱

[۵] بحارالانوار ج ۶۴،ص ۱۴۴

[۶] مراۃ العقول ج ۹،ص ۳۰۲

۱۲۵۔باب ابتلاء المؤمن بإبليس

باب: مومن کی ابلیس کے ذریعے آزمائش

1/3030 الکافی،۱۱۸/۱۴۵/۸ محمد عن أحمد عن السراد عن حنان و ابن رئاب عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: (لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ ٱلْمُسْتَقِيمَ ‌ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَائِلِهِمْ وَ لاَ تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ) قَالَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَا زُرَارَةُ إِنَّهُ إِنَّمَا صَمَدَ لَكَ وَ لِأَصْحَابِكَ فَأَمَّا ٱلْآخَرُونَ فَقَدْ فَرَغَ مِنْهُمْ.

ترجمہ: زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے خدا کے قول: ''میں بھی ضرور ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر بیٹھوں گا پھر ان کے پاس ان کے آگے ان کے پیچھے ان کے دائیں اور ان کے بائیں سے آؤں گا، اور تو اکثر کو ان میں سے شکر گزار نہیں پائے گا۔(الاعراف: ۱۶-۱۷)۔'' کے بارے میں عرض کیا تو امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے زرارہ! وہ (یعنی شیطان) تیری اور تیری ساتھیوں کی تاک میں رہتا ہے پس جو باقیوں کا تعلق ہے تو وہ ان سے فارغ ہو چکا ہے۔ [۱]

بیان:

الصمد القصد يعني ليس مقصود إبليس إلا إغواءك و إغواء أصحابك يعني الشيعة و أما الآخرون فقد فرغ منهم حيث أغواهم في أصل الدين و حملهم على اعتقاد الباطل فلا عليه لو عملوا الصالحات و تركوا المعاصي إذ لا تقبل منهم

''الصمد'' قصد کرنا، یعنی ابلیس کا مقصد سوائے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو بہکانا ہے یعنی شیعہ کو،

بہر حال! جہاں تک دوسروں کا تعلق ہے تو وہ ان سے ساتھ ہو چکا ہے کیونکہ اس نے انہیں دین کی اصل میں بہکا دیا اور انہیں باطل پر یقین دلایا۔ پس اب اس کو کوئی فرق نہیں پڑتا اگر وہ صالح عمل انجام دیں اور گناہوں کو ترک کر دیں اس کو ان سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

2/3031 الکافی،۱۰۵/۱۳۱/۸ القميان عَنْ صَفْوَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ

---

[۱] المحاسن ج۱،ص۱۷۱؛البرھان فی تفسیر القرآن ج۲،ص۵۲۱؛بحار الانوار ج۶۰،ص۲۵۲و ج۶۵،ص۹۳؛تفسیر نور الثقلین ج۲،ص۱۰

[۲] مرآۃ العقول ج۲۵،ص۳۵۳؛البضاعۃ المزجاۃ ج۲،ص۴۲۱؛الرسائل الاعتقادیہ خواجوی ج۱،ص۲۸۷

عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَنْ أَشَدُّ اَلنَّاسِ عَلَيْكُمْ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ كُلٌّ قَالَ أَ تَدْرِي مِمَّ ذَاكَ يَا يَعْقُوبُ قَالَ قُلْتُ لاَ أَدْرِي جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ إِنَّ إِبْلِيسَ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ وَ أَمَرَهُمْ فَأَطَاعُوهُ وَ دَعَاكُمْ فَلَمْ تُجِيبُوهُ وَ أَمَرَكُمْ فَلَمْ تُطِيعُوهُ فَأَغْرَى بِكُمُ اَلنَّاسَ۔

ترجمہ: یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: لوگوں میں سے تم پر سب سے زیادہ سخت کون ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! سب کے سب ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اے یعقوب! کیا تم جانتے ہو کہ ایسا کیوں ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! میں نہیں جانتا۔

آپؑ نے فرمایا: یقیناً ابلیس علیہ اللعنۃ نے انہیں بلایا تو انہوں نے اسے جواب دیا اور اس نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے اس کی اطاعت کی جبکہ اس نے تم لوگوں کو بلایا تو تم نے جواب نہیں دیا اور اس نے تمہیں حکم دیا تو تم نے اس کی اطاعت نہیں کی پس وہ لوگوں کو تمہارے خلاف رغبت دلاتا ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

3/3032 الکافی،۸/۲۸۸/۴۳۳/۱ علی بن محمد عن علی بن العباس عن بزرج عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ (فَإِذٰا قَرَأْتَ اَلْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ اَلشَّيْطٰانِ اَلرَّجِيمِ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطٰانٌ عَلَى اَلَّذِينَ آمَنُوا وَ عَلىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ) فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ يُسَلَّطُ وَ اَللَّهِ مِنَ اَلْمُؤْمِنِ عَلَى بَدَنِهِ وَ لاَ يُسَلَّطُ عَلَى دِينِهِ قَدْ سُلِّطَ عَلَى أَيُّوبَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَشَوَّهَ خَلْقَهُ وَ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَى دِينِهِ وَ قَدْ يُسَلَّطُ مِنَ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَبْدَانِهِمْ وَ لاَ يُسَلَّطُ عَلَى دِينِهِمْ قُلْتُ قَوْلُهُ تَعَالَى: (إِنَّمٰا سُلْطٰانُهُ عَلَى اَلَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَ اَلَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ) قَالَ اَلَّذِينَ هُمْ بِاللَّهِ مُشْرِكُونَ يُسَلَّطُ عَلَى أَبْدَانِهِمْ وَ عَلَى أَدْيَانِهِمْ۔

ترجمہ: ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ”سو جب تو قرآن پڑھنے لگے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لے۔ اس کا زور ان پر نہیں چلتا جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے

---

[1] مسند الامام الصادق ج۵، ص۵۶

[2] مرآۃ العقول ج۲۵، ص۳۴؛ البضاعۃ المزجاۃ ج۲، ص۴۰؛ الرسائل الاعتقادیہ خواجوی ج۱، ص۲۸۶

ہیں۔(النحل: ۹۸-۹۹)۔'' تو آپ نے فرمایا: اے ابومحمد! اللہ کی قسم! وہ (شیطان) مومن کے بدن پر تسلط حاصل کر سکتا ہے لیکن اس کے دین پر تسلط حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ حضرت ایوبؑ پر مسلط ہوا تو ان کی خلقت (بدن) کو تو خراب کر دیا لیکن ان کے ایمان پر مسلط نہ ہو سکا۔ تحقیق وہ مومنوں کے بدنوں پر مسلط ہو سکتا ہے لیکن ان کے ایمان پر مسلط نہیں ہو سکتا۔

میں نے عرض کیا: خدا کا قول ہے: ''اس کا زور تو انہیں پر ہے جو اسے دوست بناتے ہیں اور جو اللہ کے ساتھ شریک مانتے ہیں۔(النحل: ۱۰۰)۔''؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ کا شرک کرتے ہیں تو وہ ان لوگوں کے بدنوں اور ان کے دینوں پر مسلط ہو جاتا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲]

4/3033 الکافی ۲۰۳/۲۳۲/۸ عَنْهُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ لِإِبْلِيسَ عَوْناً يُقَالُ لَهُ تَمْرِيحٌ إِذَا جَاءَ اَللَّيْلُ مَلَأَ مَا بَيْنَ اَلْخَافِقَيْنِ.

ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ابلیس کا ایک مددگار ہے جسے تمریح کہتے ہیں۔ جب رات آتی ہے تو مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہوتا ہے وہ اسے بھر دیتا ہے۔ [۳]

بیان:

لعل التمريح من المرج و هو الفساد و الاختلاط و الاضطراب و منه الهرج و المرج و منه قوله سبحانهٗ خَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مارِجٍ مِنْ نارٍ أي لهيبها المختلط بالسواد و إنما خص الليل بالتمريح لأن ظلمته ساترة للقبائح و لهذا يكون أكثر المعاصي بالليل إذ بالنهار يستحيي بعضهم من بعض و في ملأ ما بين الخافقين إشارة إلى الخيالات المموهة المستولية على الإنسان في الليل المالية ما بين مطلعها من القلب و مغربها

شاید تمریح کا مادہ مرج ہے اور اس سے مراد فساد، اختلاط اور اضطراب ہے اور اس سے ہرج و مرج ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

[۱] تفسیر (للعیاشی) ج ۲، ص ۲۶۹؛ تاویل الآیات الظاہرۃ فی فضائل العترۃ الطاہرۃ ص ۲۶۷؛ تفسیر الصافی ج ۳، ص ۱۵۵؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۴۵۳؛ بحار الانوار ج ۶۰، ص ۲۵۴؛ تفسیر نور الثقلین ج ۳، ص ۸۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۷، ص ۲۷۲

[۲] مراۃ العقول ج ۲۶، ص ۳۱۱

[۳] بحار الانوار ج ۶۰، ص ۲۶۳

وَ خَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ

''اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔ (سورہ الرحمٰن: ۱۵)۔''

یعنی اس کے شعلے تاریکی کے ساتھ مل گئے، لیکن رات کو پردہ ڈالنے کے لیے مخصوص کیا گیا کیونکہ اس کی تاریکی قبیح امور کو چھپاتی ہے اور اس وجہ سے یہ اکثر گناہ سرزد ہوتے ہے۔ دن کے وقت وہ ایک دوسرے سے شرماتے تھے۔

''ملأ ما بين الخافقين'' اس میں اشارہ ہے ان خیالات کی طرف کہ جو دل میں اس کی طلوع اور اس کے مغرب کے درمیان رات کے وقت انسان کو آتے ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ صالح بن ابی حماد الرازی تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [2] (واللہ اعلم)

۱۲۶۔ باب ابتلاء المؤمن بالوحدة والشح وغيرهما

باب: تنہائی اور بخل وغیرہ کے ذریعے مومن کی آزمائش

1/3034 الفقيه، ۳/۵۶۰/۴۹۲۴ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ اَلرَّبَعِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قِيلَ لَهُ مَا بَالُ اَلْمُؤْمِنِ أَحَدَّ شَيْءٍ فَقَالَ لِأَنَّ عِزَّ اَلْقُرْآنِ فِي قَلْبِهِ وَ مَحْضَ اَلْإِيمَانِ فِي صَدْرِهِ وَ هُوَ عَبْدٌ مُطِيعٌ لِلَّهِ وَ لِرَسُولِهِ مُصَدِّقٌ قِيلَ لَهُ فَمَا بَالُ اَلْمُؤْمِنِ قَدْ يَكُونُ أَشَحَّ شَيْءٍ قَالَ لِأَنَّهُ يَكْسِبُ اَلرِّزْقَ مِنْ حِلِّهِ وَ مَطْلَبُ اَلْحَلاَلِ عَزِيزٌ فَلاَ يُحِبُّ أَنْ يُفَارِقَهُ شَيْئُهُ لِمَا يَعْلَمُ مِنْ عِزِّ مَطْلَبِهِ وَ إِنْ هُوَ سَخَتْ نَفْسُهُ لَمْ يَضَعْهُ إِلاَّ فِي مَوْضِعِهِ قِيلَ فَمَا بَالُ اَلْمُؤْمِنِ قَدْ يَكُونُ أَنْكَحَ شَيْءٍ قَالَ لِحِفْظِهِ فَرْجَهُ عَنْ فُرُوجٍ لاَ تَحِلُّ لَهُ وَ لِكَيْلاَ تَمِيلَ بِهِ شَهْوَتُهُ هَكَذَا وَ لاَ هَكَذَا فَإِذَا ظَفِرَ بِالْحَلاَلِ اِكْتَفَى بِهِ وَ اِسْتَغْنَى بِهِ عَنْ غَيْرِهِ وَ قَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ قُوَّةَ اَلْمُؤْمِنِ فِي قَلْبِهِ أَ لاَ تَرَوْنَ أَنَّكُمْ تَجِدُونَهُ ضَعِيفَ اَلْبَدَنِ نَحِيفَ اَلْجِسْمِ وَ هُوَ يَقُومُ اَللَّيْلَ وَ يَصُومُ اَلنَّهَارَ۔

ترجمہ مسعدہ بن صدقہ ربعی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے انھوں نے اپنے والد گرامیؑ سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ آپؑ سے پوچھا گیا: کیا بات ہے کہ مومن ہر شے سے زیادہ قوی ہوتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس لیے کہ قرآن کی عزت اس کے دل میں ہوتی ہے، محض (خالص) ایمان اس کے دل میں

[1] مرآۃ العقول ج ۲۶، ص ۱۶۹

[2] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۲۸۱

ہوتا ہے اور وہ اللہ کا اطاعت گزار بندہ اور اس کے رسولؐ کی تصدیق کرنے والا ہوتا ہے۔

آپؑ سے عرض کیا گیا: کیا بات ہے کہ مومن کبھی کبھی زیادہ بخیل وحریص ہو جاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیونکہ وہ رزق کو حلال طریقے سے کماتا ہے اور حلال کی طلب بہت عزیز ہوتی ہے اس لیے وہ نہیں چاہتا کہ اس کی کسی چیز کو اپنے سے جدا کرے جیسا کہ وہ جانتا ہے اس کا طلب کرنا عزت ہے۔ اگر وہ اپنے نفس پر جبر بھی کرے تو بھی وہ اپنے موقف سے نہیں ہٹے گا۔

آپؑ سے عرض کیا گیا: کیا بات ہے کہ مومن کبھی کبھی نکاح کا بہت شائق ہوتا؟

آپؑ نے فرمایا: اس لیے کہ وہ اپنی شرمگاہ کی ان شرمگاہوں سے حفاظت کرتا ہے جو اس کے لیے حلال نہیں ہیں اور کہیں اس کی شہوت اس کو اس کی طرف مائل نہ کردے اور وہ ایسا ویسا نہ کرنے لگے اور جب اس کو حلال مل جاتا ہے تو پھر اس پر اکتفا کرتا ہے اور غیر حلال سے مستغنی ہو جاتا ہے۔

اور آپؑ نے فرمایا: مومن کی قوت اس کے دل میں ہوتی ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تم اسے کمزور بدن اور نحیف جسم پاتے ہو مگر وہ رات کو قیام بھی کرتا ہے اور دن کو روزہ بھی رکھتا ہے؟ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند قوی کالصحیح ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ مسعدہ غیر امامی بتری ہے مگر ثقہ ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۲۷۔ باب ابتلاء المؤمن بالفقر

باب: فقر کے ذریعے مومن کی آزمائش

1/3035 الکافی، ۲/۲۶۱/۴ العدۃ عن البرقی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ دَاوُدَ اَلْحَذَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغِيرٍ عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : كُلَّمَا اِزْدَادَ اَلْعَبْدُ إِيمَاناً اِزْدَادَ ضِيقاً فِي مَعِيشَتِهِ.

 مفضل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جیسے جیسے بندے کا ایمان بڑھتا جاتا ہے اس کی

[1] علل الشرائع ج ۲، ص ۵۵۷؛ بحار الانوار ج ۶۴، ص ۲۹۹

[2] روضۃ المتقین ج ۸، ص ۲۳۶

معیشت میں تنگی بھی بڑھتی جاتی ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند داود الحذاء، محمد بن صغیر اور اس کے جد شعیب کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ محمد بن علی یعنی ابو سمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3036 الکافی،۱/۵/۲۶۱/۲ بِإِسنادهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : لَوْلاَ إِلْحَاحُ هَذِهِ ٱلشِّيعَةِ عَلَى ٱللَّهِ فِي طَلَبِ ٱلرِّزْقِ لَنَقَلَهُمْ مِنَ ٱلْحَالِ ٱلَّتِي هُمْ فِيهَا إِلَى مَا هُوَ أَضْيَقُ مِنْهَا.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر مومنین اللہ کے سامنے طلب رزق کا اصرار نہ کریں تو وہ انہیں ان کی موجودہ حالت سے تنگ حالت کی طرف منتقل کرتا جاتا۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند اگر سابقہ مراد ہے تو ضعیف ہے اور اگر کوئی دوسری سند مراد ہے تو پھر مرسل ہے اور یہی ظاہر ہے۔ [۴] اگر اور اگر سابقہ سند مراد ہو تو میرے نزدیک سند مجہول ہے جیسا کہ گزر چکا ہے اور میرے نزدیک یہی اقرب ہے کہ یہاں سابقہ سند ہی مراد ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3037 اَلْكَافِي،۱/۱۶/۲۶۲/۲ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْحَذَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغِيرٍ : مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَوْ لَا إِلْحَاحُ هَذِهِ الشِّيعَةِ.

ترجمہ محمد بن صغیر نے اسی کے مثل روایت کی ہے مگر یہ کہ اس میں ہے کہ فرمایا: اگر شیعہ اصرار نہ کرتے۔ [۵]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۶] لیکن میرے نزدیک سند مجہول ہے اور وجہ گزشتہ حدیث اور اس سے قبل والی میں گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] التمحیص ص ۴۵؛ مشکاۃ الانوار ص ۱۲۶؛ جامع الاخبار ص ۱۱۵؛ بحار الانوار ج ۶۴، ص ۲۳۸ و ج ۶۹، ص ۸

[۲] مراۃ العقول ج ۹، ص ۳۵۸

[۳] مشکاۃ الانوار ص ۲۸۲؛ وسائل الشیعہ ج ۷، ص ۵۹؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۹؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۶۰۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۵۶؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۰۹

[۴] مراۃ العقول ج ۹، ص ۳۵۸

[۵] التمحیص ۳۹؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۴؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۶۰۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۵۸؛ مستدرک الوسائل ج ۵، ص ۱۹۳

[۶] مراۃ العقول ج ۹، ص ۳۶۹

4/3038 الکافی،۲/۲۶۱/۶/۱ العدة عن البرقی عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: مَا أُعْطِيَ عَبْدٌ مِنَ اَلدُّنْيَا إِلاَّ اِعْتِبَاراً وَ مَا زُوِيَ عَنْهُ إِلاَّ اِخْتِبَاراً۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بندے کو دنیا سے کچھ نہیں دیا جاتا ہے مگر غور و فکر (یا عبرت) کے لیے اور کچھ بھی اس سے روکا نہیں جاتا ہے مگر امتحان (آزمائش) کے لیے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [2]

5/3039 الکافی،۲/۲۶۱/۷/۱ عَنْهُ عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ وَ أَبِي إِسْحَاقَ اَلْخَفَّافِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ لِمُصَاصِ شِيعَتِنَا فِي دَوْلَةِ اَلْبَاطِلِ إِلاَّ اَلْقُوتُ شَرِّقُوا إِنْ شِئْتُمْ أَوْ غَرِّبُوا لَنْ تُرْزَقُوا إِلاَّ اَلْقُوتَ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: باطل حکمرانی میں ہمارے خالص شیعوں کے لیے کچھ نہیں ہے مگر یہ کہ زندگی بچانے کے لیے۔ تم مشرق میں چلے جاو یا مغرب میں چلے جاو، تمہیں رزق نہیں دیا جائے گا مگر زندگی بچنے جتنا۔ [3]

بیان:

المصاص خالص کل شیء

چوسنے والا سب کچھ خالص ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [4]

6/3040 الکافی،۲/۲۶۲/۱۰/۱ العدة عن سهل عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ وَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبَّادٍ جَمِيعاً يَرْفَعَانِهِ إِلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا كَانَ مِنْ وُلْدِ آدَمَ مُؤْمِنٌ إِلاَّ فَقِيراً وَ لاَ كَافِرٌ إِلاَّ غَنِيّاً حَتَّى جَاءَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ: (رَبَّنٰا لاٰ تَجْعَلْنٰا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا) فَصَيَّرَ اَللَّهُ فِي هَؤُلاَءِ أَمْوَالاً وَ حَاجَةً وَ فِي هَؤُلاَءِ أَمْوَالاً وَ حَاجَةً

---

[1] مشکاۃ الانوار ص ۱۲۶؛ بحارالانوار ج ۶۹ ص ۹

[2] مراۃ العقول ج ۹، ص ۳۵۹

[3] تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۲۰۵؛ بحارالانوار ج ۶۹، ص ۱۰

[4] مراۃ العقول ج ۹، ص ۳۶۰

ترجمہ: ہمارے بہت سے لوگوں نے سہل بن زیاد سے، ابراہیم بن عقبہ سے، اسمٰعیل بن سہل سے اور اسماعیل بن عباد نے مرفوع طریقے سے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: بنی آدم میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جو مومن ہو مگر وہ غریب تھا اور بنی آدم میں سے کوئی کافر نہ تھا مگر وہ امیر تھا یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام آئے۔ اس نے کہا اے رب ہمیں کافروں کے برے ارادوں سے بچا۔۔۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان (مومنوں) کو امیر بھی بنا دیا اور محتاج بھی اور ان (کافروں) کو مالدار بھی اور غریب اور محتاج بھی۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند مرفوع ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے اور اسماعیل بن سہل تفسیر قمی کا راوی ہے۔ [3] (واللہ اعلم)

7/3041 الکافی، ۱/۲۲/۲۶۵/۲ العدة عن سهل عن السراد عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَلْمُسَيَّبِ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اَللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَلَوْ لاَ أَنْ يَكُونَ اَلنّٰاسُ أُمَّةً وٰاحِدَةً) قَالَ عَنَى بِذَلِكَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ يَكُونُوا عَلَى دِينٍ وَاحِدٍ كُفَّاراً كُلَّهُمْ (لَجَعَلْنٰا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفاً مِنْ فِضَّةٍ) وَ لَوْ فَعَلَ اَللّٰهُ ذَلِكَ بِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَحَزِنَ اَلْمُؤْمِنُونَ وَ غَمَّهُمْ ذَلِكَ وَ لَمْ يُنَاكِحُوهُمْ وَ لَمْ يُوَارِثُوهُمْ.

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ میں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے خدا کے قول: ''اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ تمام لوگ ایک قوم ہو جاتے۔ (الزخرف:۳۳)۔'' کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد امت محمدؐ ہے کہ وہ ایک ہی دین پر ہیں جو سب کے سب کافر ہو جائیں۔'' تو جو اللہ کے منکر ہیں ان کے گھروں کی چھت اور ان پر چڑھنے کی سیڑھیاں (سونے اور چاندی کی) بنا دیتے۔ (ایضا)۔'' اور اگر اللہ نے امت محمدؐ کے ساتھ ایسا کیا ہوتا تو شاید اہل ایمان بہت غمگین ہوتے اور وہ اس پر غم کرتے اور وہ نہ نکاح کرتے اور نہ وراثت قائم کرتے (تو اس طرح وہ معدوم ہو سکتے ہیں)۔ [4]

---

[1] تفسیر الصافی ج ۴، ص ۳۹۱ وج ۵، ص ۱۴۳؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۳۵۳؛ بحارالانوار ج ۶۹، ص ۱۲؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۶۰۱ وج ۵، ص ۳۰۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۵۷ وج ۱۳، ص ۲۰۴

[2] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۳٦

[3] تفسیر القمی ج ۱، ص ۲۸۸؛ بحارالانوار ج ۹۷، ص ۶۳

[4] علل الشرائع ج ۲، ص ۵۸۹؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۴، ص ۸۵۹؛ بحارالانوار ج ۶۴، ص ۲۳۰ وج ۶۹، ص ۸؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۵۹۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۵۵

بیان:

معنى الآية لو لا كراهة أن يجتمع الناس على الكفر لجعلنا للكفار سقوفا من فضة إلى آخرها و معنى الحديث أنها نزلت في هذه الأمة خاصة يعني لو لا كراهة أن تجتمع هذه الأمة يعني عامتهم و جمهورهم على الكفر فيلحقوا بسائر الكفار و يكونوا جميعا أمة واحدة و لا يبقى إلا قليل ممن محض الإيمان محضا فعبر بالناس عن الأكثرين لقلة المؤمنين فكأنهم ليسوا منهم

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اگر لوگوں کا کفر پر اکٹھے ہونا ناپسندیدہ نہ ہوتا تو ہم کفار کے لیے چاندی کی چھتیں بنا دیتے۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ یہ آیت خصوصی طور پر اس امت کے بارے میں نازل ہوئی یعنی اگر یہ ناپسندیدہ نہ ہوتا کہ یہ قوم، یعنی عوام الناس اور ان کی اکثریت کفر میں متحد ہو جائے، تو وہ باقی کفار کے ساتھ مل جائیں اور وہ کفار کے ساتھ ہو جائیں۔ سب ایک ہی قوم ہوں گے اور صرف چند ہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو ایمان میں خالص اور پاکیزہ ہوں گے۔ پس آپؑ نے لوگوں کے سامنے مومنوں کی قلیل تعداد کی وجہ سے اکثر مومنین کا اظہار کیا گویا وہ ان میں سے نہیں ہیں

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند غالب کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے۔ (واللہ اعلم)

8/3042 الكافي،۸/۲۲۱/۲۷۷ العدة عن سهل عن البرقي مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : وُكِلَ اَلرِّزْقُ بِالْحُمْقِ وَ وُكِلَ اَلْحِرْمَانُ بِالْعَقْلِ وَ وُكِلَ اَلْبَلاَءُ بِالصَّبْرِ.

ترجمہ: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: رزق حماقت کے ساتھ مقرر ہے، محرومی عقل کے ساتھ مقرر ہے اور مصیبت صبر کے ساتھ مقرر ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

9/3043 الكافي،۸/۲۲۰/۲۷۳ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَا أَشَدَّ حُزْنَ اَلنِّسَاءِ وَ أَبْعَدَ فِرَاقَ اَلْمَوْتِ وَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فَقْرٌ يَتَمَلَّقُ صَاحِبُهُ ثُمَّ

[1] مراۃ العقول ج۹،ص ۳۷۳

[2] تحف العقول ص۲۰۹؛ مشکاۃ الانوار ص۲۱؛ بحار الانوار ج۶۷، ص۱۸۳ و ج۶۹، ص۵۰ و ج۷۵، ص۴۷

[3] مراۃ العقول ج۲۶، ص۱۳۶

لَا يُعْطَى شَيْئاً ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کے غم سے زیادہ شدید کوئی چیز نہیں اور موت کی جدائی سب سے زیادہ دور ہے اور ان سب سے زیادہ شدید غربت ہے کہ کوئی اپنے ساتھی کی چاپلوسی کرتا ہے پھر اسے کچھ نہیں دیا جاتا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر ہم نے کئی مرتبہ گفتگو کی ہے جو مختلف مقامات پر گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۲۸۔ باب فضل الفقر وستره

باب: فقر کی فضیلت اور اس کا چھپانا

1/3044 الكافي ۲/۲۶۰/۱/۱ علی عن العبیدی عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنِ اِبْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ فُقَرَاءَ اَلْمُسْلِمِينَ يَتَقَلَّبُونَ فِي رِيَاضِ اَلْجَنَّةِ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفاً ثُمَّ قَالَ سَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلَ ذَلِكَ إِنَّمَا مَثَلُ ذَلِكَ مَثَلُ سَفِينَتَيْنِ مُرَّ بِهِمَا عَلَى عَاشِرٍ فَنَظَرَ فِي إِحْدَاهُمَا فَلَمْ يَرَ فِيهَا شَيْئاً فَقَالَ أَسْرِبُوهَا وَ نَظَرَ فِي اَلْأُخْرَى فَإِذَا هِيَ مَوْقُورَةٌ فَقَالَ اِحْبِسُوهَا ۔

ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسلمانوں کے فقراء اپنے مالداروں سے چالیس خریف (سال) پہلے جنت کے باغ میں ٹہلیں گے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: میں تیرے لیے ایک مثال دیتا ہوں۔ اس کی مثال دو کشتیوں کی سی ہے جو عشر جمع کرنے والے (کی پوسٹ) سے گزرتی ہیں پس وہ ان میں سے ایک کو دیکھتا ہے مگر اس میں کوئی چیز نہیں دیکھتا تو کہتا ہے کہ اسے جانے دو اور جب دوسری میں دیکھتا ہے تو وہ سامان سے بھری ہوتی ہے پس وہ اسے روک لیتا ہے۔ [3]

---

[1] الجعفریات ص ۲۰۱

[2] مرآۃ العقول ج ۲۶، ص ۱۴۴

[3] بحار الانوار ج ۶۹، ص ۶؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۲۰۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۵۶

بیان:

الخريف الزمان المعروف من فصول السنة ما بين الصيف و الشتاء قال في النهاية يريد به أربعين سنة لأن الخريف لا يكون في السنة إلا مرة واحدة فإذا انقضى أربعون خريفا فقد مضى أربعون سنة انتهى و في بعض الأخبار أن الخريف ألف عام و العام ألف سنة أسربوها يعني خلوها تذهب من السرب بمعنى التوجه للأمر و الذهاب إليه

''الخریف'' موسم خزاں، یعنی ایسا معلوم ومعروف زمانہ جو سال فصلوں میں موسم گرما اور موسم سرما کے درمیان ہوتا ہے۔

کتاب النھایہ میں بیان ہوا کہ اس سے مراد چالیس سال ہیں کیونکہ خریف ایک سال میں نہیں ہوتی مگر ایک مرتبہ، پس جب چالیس خزائیں گزر جائیں تو سمجھ لو کہ چالیس سال گزر گئے۔

بعض اخبار میں ہے کہ خریف سے مراد ایک ہزار عام کا زمانہ ہے اور ایک عام ایک ہزار سال کا ہوتا ہے۔

''اسربوھا'' یعنی ان کا اس سے خالی ہونا اور جماعت کی طرف جانا یعنی امر کی طرف متوجہ ہونا اور اس کی طرف جانا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے جس کی تفصیل کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3045 الكافي،۲/۲۶۰/۲ العدة عن البرقي عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدَانَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : اَلْمَصَائِبُ مِنَحٌ مِنَ اللَّهِ وَ اَلْفَقْرُ مَخْزُونٌ عِنْدَ اللَّهِ.

سعدان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مصائب اللہ کی طرف سے تحفہ ہوتے ہیں اور غربت اللہ کی عندیت میں مخزون ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند حسن کیونکہ سعدان تفسیر قمی اور کامل۔الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۴]

3/3046 اَلْكَافِي،۲/۲۶۰ عَنْهُ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : مِثْلَهُ.

---

[۱] مرآۃ العقول ج۹،ص۳۵۶

[۲] بحارالانوار ج۶۹،ص۷

[۳] مرآۃ العقول ج۹،ص۳۵۷

[۴] المفید من معجم رجال الحدیث ص۲۴۹

امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل مروی ہے۔ {۱}

بیان:

لعل المراد أن المصائب عطايا من الله عز و جل يعطيها من يشاء من عباده و الفقر من جملتها مخزون عنده عزيز لا يعطيه إلا من خصه بمزيد العناية و لا يعترض أحد بكثرة الفقراء و ذلك لأن الفقير هنا من لا يجد إلا القوت من التعفف و لا يوجد من هذه صفته في ألف ألف واحد

شاید بیشک مصائب اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء ہوتے ہیں اور اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے عطاء کرتا ہے اور فقر بھی انہی چیزوں میں سے جو اس کے پاس محفوظ ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ اس کو عطاء کرتا ہے جس کو وہ اپنی مزید عنایات عطا فرماتا ہے اور ان میں سے کوئی ایک بھی کثرتِ فقر کی وجہ سے معترض نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فقیر سے مراد وہ ہے کہ جس پاس سوائے پاکدامنی کے اور کچھ نہیں ہوتا اور اس کی یہ صفت لاکھوں افراد میں سے کسی ایک میں پائی جاتی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3047 الكافى ،۱/۳/۲۶۰/۲ عَنْهُ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : يَا عَلِيُّ إِنَّ اَللَّهَ جَعَلَ اَلْفَقْرَ أَمَانَةً عِنْدَ خَلْقِهِ فَمَنْ سَتَرَهُ أَعْطَاهُ اَللَّهُ مِثْلَ أَجْرِ اَلصَّائِمِ اَلْقَائِمِ وَ مَنْ أَفْشَاهُ إِلَى مَنْ يَقْدِرُ عَلَى قَضَاءِ حَاجَتِهِ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ قَتَلَهُ أَمَا إِنَّهُ مَا قَتَلَهُ بِسَيْفٍ وَلاَ رُمْحٍ وَلَكِنَّهُ قَتَلَهُ بِمَا نَكَى مِنْ قَلْبِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! اللہ نے غربت کو اپنی مخلوق کے پاس امانت بنایا ہے۔ پس جو شخص اسے چھپاتا ہے، اللہ اسے روزے دار، قیام کرنے والے کے برابر اجر عطا کرتا ہے اور جو اسے کسی ایسے شخص پر ظاہر کیا جو اس کی حاجت براری پر قادر ہے لیکن وہ نہیں کرتا تو گویا اس نے اسے قتل کر دیا حالانکہ اس نے اسے تلوار یا نیزے سے نہیں مارا بلکہ اس نے اس کا دل زخمی کر کے اسے قتل کیا ہے۔ {۲}

بیان:

نکی جرح و یأتي ما يناسب هذا المعنى في باب كراهية السؤال من كتاب الزكاة إن شاء الله تعالى

{۱} گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

{۲} بحار الانوار ج۶۹، ص۸

''تنگی''،''زخمی ہونا اور جو چیز اس معنی کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے اس کا انشاء اللہ ''کتاب الزکاۃ'' کے ''باب کراھیۃ السؤال'' میں آئے گا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [1]

5/3048 الکافی،۱/۸/۲۶۱/۲ محمد عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحَسَنِ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ بَعْضِ مَشَايِخِهِ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : يَا عَلِيُّ اَلْحَاجَةُ أَمَانَةُ اَللَّهِ عِنْدَ خَلْقِهِ فَمَنْ كَتَمَهَا عَلَى نَفْسِهِ أَعْطَاهُ اَللَّهُ ثَوَابَ مَنْ صَلَّى وَ مَنْ كَشَفَهَا إِلَى مَنْ يَقْدِرُ أَنْ يُفَرِّجَ عَنْهُ وَ لَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ قَتَلَهُ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَقْتُلْهُ بِسَيْفٍ وَ لاَ سِنَانٍ وَلاَ سَهْمٍ وَلَكِنْ قَتَلَهُ بِمَا نَكَى مِنْ قَلْبِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! محتاجی اللہ کی مخلوق کے پاس امانت ہے۔ پس جو شخص اسے اپنے دل میں پوشیدہ رکھتا ہے اللہ اسے نماز پڑھنے والے کا ثواب عطا کرتا ہے اور جس نے اسے کسی ایسے شخص پر ظاہر کیا جو اس کی مشکل دور کرنے پر قادر ہو مگر وہ ایسا نہ کرے تو اس نے اسے قتل کر دیا لیکن اس نے اسے نہ تلوار سے، نہ نیزے سے اور نہ ہی تیر سے قتل کیا بلکہ اس نے اس کے دل کو زخمی کر کے اس قتل کیا ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [3]

6/3049 الکافی،۱/۹/۲۶۱/۲ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ سَعْدَانَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَلْتَفِتُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ إِلَى فُقَرَاءِ اَلْمُؤْمِنِينَ شَبِيهاً بِالْمُعْتَذِرِ إِلَيْهِمْ فَيَقُولُ وَ عِزَّتِي وَ جَلاَلِي مَا أَفْقَرْتُكُمْ فِي اَلدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ بِكُمْ عَلَيَّ وَ لَتَرَوُنَّ مَا أَصْنَعُ بِكُمُ اَلْيَوْمَ فَمَنْ زَوَّدَ أَحَداً مِنْكُمْ فِي دَارِ اَلدُّنْيَا مَعْرُوفاً فَخُذُوا بِيَدِهِ فَأَدْخِلُوهُ اَلْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ رَجُلٌ مِنْهُمْ يَا رَبِّ إِنَّ أَهْلَ اَلدُّنْيَا تَنَافَسُوا فِي دُنْيَاهُمْ فَنَكَحُوا اَلنِّسَاءَ وَ لَبِسُوا

---

[1] مراۃ العقول ج۹،ص ۳۵۷

[2] مشکاۃ الانوار ص ۲۱۱؛ بحار الانوار ج ۷۹،ص ۱۰

[3] مراۃ العقول ج۹،ص ۳۶۰

اَلثِّيَابَ اَللَّيِّنَةَ وَ أَكَلُوا اَلطَّعَامَ وَ سَكَنُوا اَلدُّورَ وَ رَكِبُوا اَلْمَشْهُورَ مِنَ اَلدَّوَابِّ فَأَعْطِنِي مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُمْ فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَكَ وَ لِكُلِّ عَبْدٍ مِنْكُمْ مِثْلُ مَا أَعْطَيْتُ أَهْلَ اَلدُّنْيَا مُنْذُ كَانَتِ اَلدُّنْيَا إِلَى أَنِ انْقَضَتِ اَلدُّنْيَا سَبْعُونَ ضِعْفاً ۔

سعدان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ ایک معذرت خواہ کی طرح غریب مؤمنین کی طرف متوجہ ہوگا اور فرمائے گا: مجھے اپنی عظمت و جلال کی قسم! میں نے تمہیں حقیر سمجھ کر دنیا میں غربت میں مبتلا نہیں کیا اور آج تمہیں پتہ چل جائے گا کہ میں تمہارے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہوں۔ پس جس کسی نے تم میں سے کسی ایک کی بھی دار دنیا میں مدد کی تھی تو تم اس کا ہاتھ پکڑو اور اسے جنت میں لے جاؤ۔

راوی کا بیان ہے کہ آپؑ نے فرمایا: پس ان میں سے ایک آدمی عرض کرے گا: اے پروردگار! دنیا کے لوگ اپنی دنیا میں مقابلہ کرتے تھے پس انہوں نے عورتوں سے شادی کی، نرم لباس پہنا، کھانا کھایا، گھروں میں رہے، اور مشہور چوپایوں (سواریوں) پر سواری کرتے تھے تو جو کچھ تو نے ان کو دیا تھا وہ مجھے بھی عطا کر۔

اللہ فرمائے گا: تیرے اور تم میں سے ہر بندے کے لیے اس سے ستر گنا عطا کرتا ہوں جتنا میں نے دنیا کے رہنے والوں کو دنیا کے وجود سے لے کر اختتام دنیا تک دیا ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن کیونکہ سعدان تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔ [3]

7/3050 الكافي، ۱/۱۸/۲۶۳/۲ محمد عن ابن عيسى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ لَيَعْتَذِرُ إِلَى عَبْدِهِ اَلْمُؤْمِنِ اَلْمُحْوِجِ فِي اَلدُّنْيَا كَمَا يَعْتَذِرُ اَلْأَخُ إِلَى أَخِيهِ فَيَقُولُ وَ عِزَّتِي وَ جَلاَلِي مَا أَحْوَجْتُكَ فِي اَلدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ كَانَ بِكَ عَلَيَّ فَارْفَعْ هَذَا اَلسَّجْفَ فَانْظُرْ إِلَى مَا عَوَّضْتُكَ مِنَ اَلدُّنْيَا قَالَ فَيَرْفَعُ فَيَقُولُ مَا ضَرَّنِي مَا مَنَعْتَنِي مَعَ مَا عَوَّضْتَنِي ۔

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے اس مومن بندے کو

---

[1] کلیات حدیث قدسی ص ۲۶۸؛ بحار الانوار ج ۷، ص ۲۰۰ و ج ۶۹، ص ۱۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۶۰۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۵۶

[2] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۳۶۱

[3] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۲۴۹

اسی طرح عذر پیش کرے گا جو اس دنیا میں محتاج ہے جس طرح ایک بھائی اپنے بھائی کو عذر پیش کرتا ہے۔ پس وہ فرمائے گا: مجھے اپنے عظمت وجلال کی قسم! میں نے دنیا میں تجھے حقیر سمجھ کر فقیر نہیں بنایا۔ پس اس پردے کو ہٹاؤ اور دیکھو کہ میں نے دنیا کے بدلے تجھے کیا دیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: چنانچہ وہ پردہ اٹھائے گا اور کہے گا: (اے پروردگار) تو نے جو کچھ مجھے بدلہ دیا ہے اس کے ساتھ جو کچھ مجھ سے روکا تھا اس کا مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ﴿۱﴾

بیان:

السجف بالمهملة و الجيم الستر

''السجف''، مہملہ اور جیم کے ساتھ، ستر یعنی پردہ

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ ﴿۲﴾ لیکن میرے نزدیک سند علی بن عفان کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ محمد بن سنان اور مفضل دونوں ثقہ ثابت ہیں اور ان کی توثیقات پر گفتگو پہلے کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

8/3051 الكافی، ۱/۱۵/۲۶۳/۲ العدة عن أحمد عن البزنطي عن عيسى الفراء عن محمد عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ اَلْقِيَامَةِ أَمَرَ اَللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مُنَادِياً يُنَادِي بَيْنَ يَدَيْهِ أَيْنَ اَلْفُقَرَاءُ فَيَقُومُ عُنُقٌ مِنَ اَلنَّاسِ كَثِيرٌ فَيَقُولُ عِبَادِي فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا فَيَقُولُ إِنِّي لَمْ أُفْقِرْكُمْ لِهَوَانٍ بِكُمْ عَلَيَّ وَ لَكِنِّي إِنَّمَا اِخْتَرْتُكُمْ لِمِثْلِ هَذَا اَلْيَوْمِ تَصَفَّحُوا وُجُوهَ اَلنَّاسِ فَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفاً لَمْ يَصْنَعْهُ إِلاَّ فِيَّ فَكَافُوهُ عَنِّي بِالْجَنَّةِ.

ترجمہ محمد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایک اعلان کرنے والے کو حکم دے گا کہ وہ اعلان کرے اور اس کے سامنے پکارے کہ غریب لوگ کہاں ہیں؟ پس لوگوں میں سے بہت ساری گردنیں بلند ہوں گی تو اللہ فرمائے گا: میرے بندو!

پس وہ کہیں گے: لبیک، اے ہمارے پروردگار۔

اللہ فرمائے گا: میں نے تمہیں حقیر سمجھ کر غریب نہیں کیا بلکہ میں نے تمہیں اس دن کے لیے چنا ہے۔ لوگوں کے چہروں کو دیکھو کہ جنہوں نے تم سے کوئی نیکی کی تھی تو تم ان کے ساتھ کچھ نہ کرو مگر یہ کہ اس کا بدلہ میری طرف سے

﴿۱﴾ تفسیر الصافی ج ۴، ص ۹۱۳؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۵؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۲۰۲

﴿۲﴾ مراۃ العقول ج ۹، ص ۳۷

جنت کے ساتھ ادا کرو۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۲) لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عیسی الفراء سے البزنطی روایت کررہا ہے جس پر اجماع ہے کہ وہ ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت ہی نہیں کرتا۔ (واللہ اعلم)

9/3052 الکافی، ۱/۱۱/۲۶۲/۲ العدة عن البرقی عن عثمان عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مُوسِرٌ إِلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ نَقِيُّ اَلثَّوْبِ فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَجَاءَ رَجُلٌ مُعْسِرٌ دَرِنُ اَلثَّوْبِ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ اَلْمُوسِرِ فَقَبَضَ اَلْمُوسِرُ ثِيَابَهُ مِنْ تَحْتِ فَخِذَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَ خِفْتَ أَنْ يَمَسَّكَ مِنْ فَقْرِهِ شَيْءٌ قَالَ لاَ قَالَ فَخِفْتَ أَنْ يُصِيبَهُ مِنْ غِنَاكَ شَيْءٌ قَالَ لاَ قَالَ فَخِفْتَ أَنْ يُوَسِّخَ ثِيَابَكَ قَالَ لاَ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ إِنَّ لِي قَرِيناً يُزَيِّنُ لِي كُلَّ قَبِيحٍ وَ يُقَبِّحُ لِي كُلَّ حَسَنٍ وَ قَدْ جَعَلْتُ لَهُ نِصْفَ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِلْمُعْسِرِ أَ تَقْبَلُ قَالَ لاَ فَقَالَ لَهُ اَلرَّجُلُ وَ لِمَ قَالَ أَخَافُ أَنْ يَدْخُلَنِي مَا دَخَلَكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک مالدار آدمی صاف ستھرے کپڑے پہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک طرف بیٹھ گیا۔ اس کے بعد صاف ستھرے کپڑے پہنے ایک غریب آدمی آیا اور اس امیر آدمی کی ایک طرف بیٹھ گیا تو اس امیر آدمی نے اس کی رانوں کے نیچے سے اپنے کپڑے کھینچ لیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تجھے ڈر تھا کہ اس کی غربت سے کوئی چیز تجھے لگ جائے گی؟

اس نے عرض کیا: نہیں تو۔

آپؐ نے فرمایا: کیا تجھے اس بات کا خوف تھا تیری امیری اس کے پاس جاسکتی ہے؟

اس نے عرض کیا: نہیں تو۔

آپؐ نے فرمایا: کیا تجھے ڈر تھا کہ تیرے کپڑے گندے ہو جائیں؟

اس نے عرض کیا: نہیں تو۔

آپؐ نے فرمایا: پھر جو تو نے کیا اس کی کیا وجہ ہے؟

---

(۱) مشکاۃ الانوار ص۹۹؛ بحار الانوار ج ۷، ص ۲۰۰ و ج ۶۹ ص ۲۴

(۲) مراۃ العقول ج ۹، ص ۳۶۸

اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا ایک ساتھی ہے جو ہر برائی کو میرے لیے دلکش بناتا ہے اور ہر اچھائی کو میرے لیے برا بناتا ہے اور بہر حال میں نے اپنا آدھا مال اس (غریب آدمی) کے لیے قرار دے دیا ہے۔

آپؐ نے اس غریب آدمی سے فرمایا: کیا تجھے قبول ہے؟

اس نے عرض کیا: نہیں۔

اس شخص نے اس سے کہا: تم قبول کیوں نہیں کر رہے؟

اس نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ جو کچھ تجھ پر پڑا ہے وہی مجھ پر پڑے گا۔ [۱]

بیان:

إن لی قرینا أی شیطانا یغوینی و یجعل القبیح حسنا فی نظری و الحسن قبیحا و هذا الصادر منی من جملة إغوائه:

''انّ لی قریناً'' بیشک میرے لیئے ایک قرین ہے یعنی شیطان ہے جو مجھے گمراہ کرتا رہتا ہے اور وہ میری نظروں میں بُرے کو اچھا دکھاتا ہے اور اچھے کو بُرا، اور یہ سب مجھ سے اس کے مجھے اغواء کرنے کی وجہ سے صادر ہوتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۲]

10/3053 الکافی ۲/۲۶۳/۱۲/۱ علی عن القاسانی عن القاسم بن محمد عن اَلْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: فِي مُنَاجَاةِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَا مُوسَى إِذَا رَأَيْتَ اَلْفَقْرَ مُقْبِلاً فَقُلْ مَرْحَباً بِشِعَارِ اَلصَّالِحِينَ وَإِذَا رَأَيْتَ اَلْغِنَى مُقْبِلاً فَقُلْ ذَنْبٌ عُجِّلَتْ عُقُوبَتُهُ.

ترجمہ: حفص بن غیاث سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت موسیٰؑ کی مناجات میں سے یہ بھی ہے: اے موسیٰ! جب تم غربت کو آتے ہوئے دیکھو تو کہو: نیک لوگوں کی زندگی میں خوش آمدید۔ اور جب دولت کو آتا دیکھو تو کہو: یہ ایسا گناہ ہے جس کی سزا جلدی دی جائے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۴]

---

[۱] تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۰۵؛ بحار الانوار ج۲۲، ص۱۳۰ و ج۶۹، ص۱۳؛ تفسیر نور الثقلین ج۴، ص۲۰۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲، ص۵۷

[۲] مرآۃ العقول ج۹، ص۳۶۴

[۳] کلیات حدیث قدسی ص۸۵؛ بحار الانوار ج۶۹، ص۱۵؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۱۸۷ و ج۴، ص۲۰۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۴، ص۳۳۰ و

[۴] مرآۃ العقول ج۹، ص۳۶۵

11/3054 الکافی، ۲/۲۶۳/۱۳/۱ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ ٱلنَّبِيُّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : طُوبَى لِلْمَسَاكِينِ بِالصَّبْرِ وَ هُمُ ٱلَّذِينَ يَرَوْنَ مَلَكُوتَ ٱلسَّمَاوَاتِ وَ ٱلْأَرْضِ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طوبیٰ ہے صبر کرنے والے مساکین کے لیے اور یہ وہی لوگ ہیں جو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کو دیکھتے ہیں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

12/3055 الکافی، ۲/۲۶۳/۱۳/۱ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ ٱلنَّبِيُّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: يَا مَعْشَرَ ٱلْمَسَاكِينِ طِيبُوا نَفْساً وَ أَعْطُوا ٱللَّهَ ٱلرِّضَا مِنْ قُلُوبِكُمْ يُثِبْكُمُ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى فَقْرِكُمْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَلاَ ثَوَابَ لَكُمْ.

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے مسکین لوگو! خود کو پاک رکھو اور اللہ پر اپنے دلوں سے خوش رہو۔ اللہ تمہیں تمہاری غربت کا ثواب دے گا پس اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو تمہارے لیے کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

13/3056 الکافی، ۲/۲۶۳/۱۷/۱ القمیان عَنِ ٱبْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ كَثِيرٍ ٱلْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ لِي أَ مَا تَدْخُلُ ٱلسُّوقَ أَ مَا تَرَى ٱلْفَاكِهَةَ تُبَاعُ وَ ٱلشَّيْءَ مِمَّا تَشْتَهِيهِ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ أَمَا إِنَّ لَكَ بِكُلِّ مَا تَرَاهُ فَلاَ تَقْدِرُ عَلَى شِرَائِهِ حَسَنَةً.

ترجمہ: محمد بن حسین بن کثیر الخزاز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: کیا تو بازار نہیں جاتا اور کیا تو نہیں دیکھتا کیا کہ وہاں پھل اور جو چیزیں تم (خریدنا) چاہتے ہو وہ بک رہی ہوتی ہیں؟

---

[1] بحارالانوار ج۶۹، ص۱۵؛ تفسیر نورالثقلین ج۱، ص ۳۳۷ وج۴، ص ۲۰۲؛ تفسیر کنزالدقائق ج۴، ص ۳۶۷ وج۱۲، ص ۵۸

[2] مراۃ العقول ج۹، ص۳۶۵

[3] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۱۸۳؛ تفسیر الصافی ج۴، ص ۳۹۱؛ وسائل الشیعہ ج۹، ص ۴۲۶؛ بحارالانوار ج۶۹، ص ۱۷؛ تفسیر نورالثقلین ج۴، ص ۲۰۲؛ تفسیر کنزالدقائق ج۱۲، ص ۵۸

[4] مراۃ العقول ج۹، ص۳۶۶

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: تاہم ہر وہ چیز جو تو دیکھتا ہے لیکن خرید نے پر قادر نہیں ہوتا تو وہ تیرے لیے ایک نیکی ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک مجہول مگر معتبر ہے کیونکہ ابن فضال تک سند پہنچ گئی ہے جو توثیق کا ایک قرینہ ہے جس کی تفصیل جلد اول میں درج میرے مقدمات میں گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

14/3057 الکافی، ۲/۲۶۴/۱۹/۱ الثلاثة عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ اَلْقِيَامَةِ قَامَ عُنُقٌ مِنَ اَلنَّاسِ حَتَّى يَأْتُوا بَابَ اَلْجَنَّةِ فَيَضْرِبُوا بَابَ اَلْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ أَنْتُمْ فَيَقُولُونَ نَحْنُ اَلْفُقَرَاءُ فَيُقَالُ لَهُمْ أَقَبْلَ اَلْحِسَابِ فَيَقُولُونَ مَا أَعْطَيْتُمُونَا شَيْئاً تُحَاسِبُونَا عَلَيْهِ فَيَقُولُ اَللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَدَقُوا اُدْخُلُوا اَلْجَنَّةَ ۔

ہشام بن الحکم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت کا دن آئے گا تو لوگوں کا ایک گروہ اٹھے گا یہاں تک کہ وہ جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گے اور وہ جنت کے دروازے کو کھٹکھٹائیں گے

تو ان سے کہا جائے گا: تم کون ہو؟

وہ کہیں گے: ہم غریب لوگ ہیں۔

ان سے کہا جائے گا: کیا اپنا حساب دکھاؤ گے؟

وہ کہیں گے: تم نے ہمیں کوئی چیز دی ہی نہیں جس کا ہم پر حساب ہو؟

پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: انہوں نے سچ کہا ہے، انہیں جنت میں داخل کردے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۴] یا پھر صحیح ہے۔ [۵] یا پھر سند حسن ہے۔ [۶] اور میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] بحار الانوار ج۶۹، ص۲۵

[۲] مراۃ العقول ج۹، ص۳۶۹

[۳] بحار الانوار ج۶۹، ص۲۵

[۴] مراۃ العقول ج۹، ص۳۷

[۵] عین الحیاۃ مجلسی ج۲، ص۲۸؛ الراسخون فی العلم حیدری ص۷۸؛ مہذب الاحکام ج۱۵، ص۲۷۶

[۶] ذخیرۃ المعاد ج۲، ص۳۵۲

15/3058 الکافی، ۲/۲۶۵/۲۲/۱ الثلاثة هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : اَلْفَقْرُ أَزْيَنُ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ اَلْعِذَارِ عَلَى خَدِّ اَلْفَرَسِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: غریبی مومن کے لیے گھوڑے کے گال پر لگام سے زیادہ زیب و زینت رکھتی ہے۔ [۱]

بیان:

العذار من اللجام ما سال علی خد الفرس

"العذار" اس سے مراد لجام ہے جو گھوڑے کی گالوں پر پہنائی جاتی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۲] یا پھر سند صحیح ہے۔ [۳] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

16/3059 الکافی، ۲/۲۶۵/۲۰/۱ العدة عن البرقي عن عثمان عَنْ مُبَارَكٍ غُلاَمِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ إِنِّي لَمْ أُغْنِ اَلْغَنِيَّ لِكَرَامَةٍ بِهِ عَلَيَّ وَ لَمْ أُفْقِرِ اَلْفَقِيرَ لِهَوَانٍ بِهِ عَلَيَّ وَ هُوَ مِمَّا اِبْتَلَيْتُ بِهِ اَلْأَغْنِيَاءَ بِالْفُقَرَاءِ وَ لَوْ لاَ اَلْفُقَرَاءُ لَمْ يَسْتَوْجِبِ اَلْأَغْنِيَاءُ اَلْجَنَّةَ.

شعیب کے غلام مبارک سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: اللہ فرماتا ہے کہ میں نے کچھ لوگوں کو اس لیے امیر نہیں بنایا کہ وہ میرے لیے اہم ہیں اور میں نے کچھ لوگوں کو اس لیے غریب نہیں بنایا کہ وہ میرے لیے غیر معمولی ہیں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں غریبوں کے ذریعے امیروں کو آزماتا ہوں اور اگر غریب نہ ہوتے تو امیر جنت کے مستحق نہ ہوتے۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۵]

---

[۱] بحارالانوار ج۶۹، ص ۲۸

[۲] مرآۃ العقول ج۹، ص ۳۷۲

[۳] مفتاح الہدایہ ومصباح العنایہ محمود بن عثمان ص ۱۷۱

[۴] التمحیص ص ۴۷؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۸۸؛ کلیات حدیث قدسی ص ۶۹۶؛ بحارالانوار ج۶۹، ص ۲۶؛ تفسیر نور الثقلین ج۴، ص ۲۰۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲، ص ۵۹

[۵] مرآۃ العقول ج۹، ص ۳۷۱

17/3060 الکافی، ۱/۲۱/۲۶۵/۲ علی عن العبیدی عن یونس عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عِيسَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَ اَلْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالاَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَيَاسِيرُ شِيعَتِنَا أُمَنَاؤُنَا عَلَى مَحَاوِيجِهِمْ فَاحْفَظُونَا فِيهِمْ يَحْفَظْكُمُ اَللَّهُ.

ترجمہ اسحاق بن عمار اور مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے امیر شیعہ ہمارے غریب شیعوں پر ہمارے امین ہیں پس ان کے ذریعے ہماری حفاظت کرو، اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

۱۲۹۔ باب البشارات للمؤمن

باب: مومن کے لیے خوشخبریاں

1/3061 الکافی، ۶/۳۳/۸ العدۃ عن سھل عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو بَصِيرٍ وَ قَدْ خَفَرَهُ اَلنَّفَسُ فَلَمَّا أَخَذَ مَجْلِسَهُ قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا هَذَا اَلنَّفَسُ اَلْعَالِي فَقَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا اِبْنَ رَسُولِ اَللَّهِ كَبِرَ سِنِّي وَ دَقَّ عَظْمِي وَ اِقْتَرَبَ أَجَلِي مَعَ أَنَّنِي لَسْتُ أَدْرِي مَا أَرِدُ عَلَيْهِ مِنْ أَمْرِ آخِرَتِي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَ إِنَّكَ لَتَقُولُ هَذَا قَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ كَيْفَ لاَ أَقُولُ هَذَا فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ اَللَّهَ تَعَالَى يُكْرِمُ اَلشَّبَابَ مِنْكُمْ وَ يَسْتَحْيِي مِنَ اَلْكُهُولِ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَكَيْفَ يُكْرِمُ اَلشَّبَابَ وَ يَسْتَحْيِي مِنَ اَلْكُهُولِ فَقَالَ يُكْرِمُ اَللَّهُ اَلشَّبَابَ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ وَ يَسْتَحْيِي مِنَ اَلْكُهُولِ أَنْ يُحَاسِبَهُمْ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِأَهْلِ اَلتَّوْحِيدِ قَالَ فَقَالَ لاَ وَ اَللَّهِ إِلاَّ لَكُمْ خَاصَّةً دُونَ اَلْعَالَمِ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِنَّا قَدْ نُبِزْنَا نَبْزاً اِنْكَسَرَتْ لَهُ ظُهُورُنَا وَ مَاتَتْ لَهُ أَفْئِدَتُنَا وَ اِسْتَحَلَّتْ لَهُ اَلْوُلاَةُ دِمَاءَنَا فِي حَدِيثٍ رَوَاهُ لَهُمْ فُقَهَاؤُهُمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلرَّافِضَةُ قَالَ

---

[1] الآداب الدینیۃ الخزانۃ المعینیۃ ص ۱۵۲؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۷

[2] مراۃ العقول ج ۹، ص ۳۷۲

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لاَ وَ اَللَّهِ مَا هُمْ سَمَّوْكُمْ وَ لَكِنَّ اَللَّهَ سَمَّاكُمْ بِهِ أَ مَا عَلِمْتَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنَّ سَبْعِينَ رَجُلاً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رَفَضُوا فِرْعَوْنَ وَ قَوْمَهُ لَمَّا اِسْتَبَانَ لَهُمْ ضَلاَلُهُمْ فَلَحِقُوا بِمُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لَمَّا اِسْتَبَانَ لَهُمْ هُدَاهُ فَسُمُّوا فِي عَسْكَرِ مُوسَى اَلرَّافِضَةَ لِأَنَّهُمْ رَفَضُوا فِرْعَوْنَ وَ كَانُوا أَشَدَّ أَهْلِ ذَلِكَ اَلْعَسْكَرِ عِبَادَةً وَ أَشَدَّهُمْ حُبّاً لِمُوسَى وَ هَارُونَ وَ ذُرِّيَّتِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ فَأَوْحَى اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنْ أَثْبِتْ لَهُمْ هَذَا اَلاِسْمَ فِي اَلتَّوْرَاةِ فَإِنِّي قَدْ سَمَّيْتُهُمْ بِهِ وَ نَحَلْتُهُمْ إِيَّاهُ فَأَثْبَتَ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلاِسْمَ لَهُمْ ثُمَّ ذَخَرَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَكُمْ هَذَا اَلاِسْمَ حَتَّى نَحَلَكُمُوهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ رَفَضُوا اَلْخَيْرَ وَ رَفَضْتُمُ اَلشَّرَّ اِفْتَرَقَ اَلنَّاسُ كُلَّ فُرْقَةٍ وَ تَشَعَّبُوا كُلَّ شُعْبَةٍ فَانْشَعَبْتُمْ مَعَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ ذَهَبْتُمْ حَيْثُ ذَهَبُوا وَ اِخْتَرْتُمْ مَنِ اِخْتَارَ اَللَّهُ لَكُمْ وَ أَرَدْتُمْ مَنْ أَرَادَ اَللَّهُ فَأَبْشِرُوا ثُمَّ أَبْشِرُوا فَأَنْتُمْ وَ اَللَّهِ اَلْمَرْحُومُونَ اَلْمُتَقَبَّلُ مِنْ مُحْسِنِكُمْ وَ اَلْمُتَجَاوَزُ عَنْ مُسِيئِكُمْ مَنْ لَمْ يَأْتِ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِمَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنْهُ حَسَنَةٌ وَ لَمْ يُتَجَاوَزْ لَهُ عَنْ سَيِّئَةٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَلاَئِكَةً يُسْقِطُونَ اَلذُّنُوبَ عَنْ ظُهُورِ شِيعَتِنَا كَمَا يُسْقِطُ اَلرِّيحُ اَلْوَرَقَ فِي أَوَانِ سُقُوطِهِ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ (اَلَّذِينَ يَحْمِلُونَ اَلْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ) (وَ يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا) اِسْتِغْفَارُهُمْ وَ اَللَّهِ لَكُمْ دُونَ هَذَا اَلْخَلْقِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَقَدْ ذَكَرَكُمُ اَللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ (مِنَ اَلْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا) اَللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوا تَبْدِيلاً) إِنَّكُمْ وَفَيْتُمْ بِمَا أَخَذَ اَللَّهُ عَلَيْهِ مِيثَاقَكُمْ مِنْ وَلاَيَتِنَا وَ إِنَّكُمْ لَمْ تُبَدِّلُوا بِنَا غَيْرَنَا وَ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا لَعَيَّرَكُمُ اَللَّهُ كَمَا عَيَّرَهُمْ حَيْثُ يَقُولُ جَلَّ ذِكْرُهُ: (وَ مَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ وَ إِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ) يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَقَدْ ذَكَرَكُمُ اَللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ (إِخْوَاناً عَلى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) وَ اَللَّهِ مَا أَرَادَ بِهَذَا غَيْرَكُمْ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ: (اَلْأَخِلاَّءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلاَّ اَلْمُتَّقِينَ) وَ اَللَّهِ مَا أَرَادَ بِهَذَا غَيْرَكُمْ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَقَدْ ذَكَرَنَا اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ شِيعَتَنَا وَ عَدُوَّنَا فِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِهِ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ: (هَلْ يَسْتَوِي اَلَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَ

اَلَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا اَلْأَلْبَابِ) فَنَحْنُ (اَلَّذِينَ يَعْلَمُونَ) وَ عَدُوُّنَا (اَلَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ) وَ شِيعَتُنَا هُمْ (أُولُوا اَلْأَلْبَابِ) يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَ اَللَّهِ مَا اِسْتَثْنَى اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِأَحَدٍ مِنْ أَوْصِيَاءِ اَلْأَنْبِيَاءِ وَ لاَ أَتْبَاعِهِمْ مَا خَلاَ أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ شِيعَتَهُ فَقَالَ فِي كِتَابِهِ وَ قَوْلُهُ اَلْحَقُّ: (يَوْمَ لاَ يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئاً وَ لاَ هُمْ يُنْصَرُونَ إِلاَّ مَنْ رَحِمَ اَللَّهُ) يَعْنِي بِذَلِكَ عَلِيّاً عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ شِيعَتَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَقَدْ ذَكَرَكُمُ اَللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ إِذْ يَقُولُ: (يَا عِبَادِيَ اَلَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اَللَّهِ إِنَّ اَللَّهَ يَغْفِرُ اَلذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ اَلْغَفُورُ اَلرَّحِيمُ) وَ اَللَّهِ مَا أَرَادَ بِهَذَا غَيْرَكُمْ فَهَلْ سَرَرْتُكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَقَدْ ذَكَرَكُمُ اَللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ (إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ) وَ اَللَّهِ مَا أَرَادَ بِهَذَا إِلاَّ اَلْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ وَ شِيعَتَهُمْ فَهَلْ سَرَرْتُكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَقَدْ ذَكَرَكُمُ اَللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ (فَأُولَئِكَ مَعَ اَلَّذِينَ أَنْعَمَ اَللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ اَلنَّبِيِّينَ وَ اَلصِّدِّيقِينَ وَ اَلشُّهَدَاءِ وَ اَلصَّالِحِينَ وَ حَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقاً) فَرَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي اَلْآيَةِ اَلنَّبِيُّونَ وَ نَحْنُ فِي هَذَا اَلْمَوْضِعِ اَلصِّدِّيقُونَ وَ اَلشُّهَدَاءُ وَ أَنْتُمُ اَلصَّالِحُونَ فَتَسَمَّوْا بِالصَّلاَحِ كَمَا سَمَّاكُمُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَقَدْ ذَكَرَكُمُ اَللَّهُ إِذْ حَكَى عَنْ عَدُوِّكُمْ فِي اَلنَّارِ بِقَوْلِهِ: (وَ قَالُوا مَا لَنَا لاَ نَرَى رِجَالاً كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ اَلْأَشْرَارِ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ اَلْأَبْصَارُ) وَ اَللَّهِ مَا عَنَى وَ لاَ أَرَادَ بِهَذَا غَيْرَكُمْ صِرْتُمْ عِنْدَ أَهْلِ هَذَا اَلْعَالَمِ شِرَارَ اَلنَّاسِ وَ أَنْتُمْ وَ اَللَّهِ فِي اَلْجَنَّةِ تُحْبَرُونَ وَ فِي اَلنَّارِ تُطْلَبُونَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا مِنْ آيَةٍ نَزَلَتْ تَقُودُ إِلَى اَلْجَنَّةِ وَ لاَ تَذْكُرُ أَهْلَهَا بِخَيْرٍ إِلاَّ وَ هِيَ فِينَا وَ فِي شِيعَتِنَا وَ مَا مِنْ آيَةٍ نَزَلَتْ تَذْكُرُ أَهْلَهَا بِشَرٍّ وَ لاَ تَسُوقُ إِلَى اَلنَّارِ إِلاَّ وَ هِيَ فِي عَدُوِّنَا وَ مَنْ خَالَفَنَا فَهَلْ سَرَرْتُكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَيْسَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلاَّ نَحْنُ وَ شِيعَتُنَا وَ سَائِرُ اَلنَّاسِ مِنْ ذَلِكَ بُرَآءُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتُكَ۔

محمد بن سلیمان نے اپنے والد سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں

حاضر تھا کہ ابوبصیر آپؑ کے پاس آئے جبکہ وہ ہانپ رہے تھے۔ پھر جب وہ بیٹھ گئے تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے ابومحمد! یہ اونچی سانس کس لیے ہیں؟

اس نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہوں، اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں اور میری موت کا وقت قریب ہو چکا ہے جبکہ مجھے علم نہیں ہے کہ آخرت میں میرا انجام کیا ہوگا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ابومحمد! تو بھی ایسی مایوسی کی باتیں کرتا ہے؟

میں نے عرض کیا: اگر نہ کہوں تو آخر کیوں نہ کہوں؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابومحمد! کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ اللہ تمہارے جوانوں کو عذاب دے کر انہیں رسوا نہیں کرتا اور تمہارے بوڑھوں سے اسے شرم محسوس ہوتی ہے؟

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! وہ کیسے ہمارے جوانوں کی عزت کرتا ہے اور ہمارے بوڑھوں سے شرم کرتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ نوجوانوں کی عزت کرتا ہے کہ انہیں عذاب دے اور بوڑھوں سے شرم کرتا ہے کہ ان کا محاسبہ کرے۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! یہ فضیلت صرف ہم سے مخصوص ہے یا تمام اہل توحید کے لیے ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں! اللہ کی قسم! تمام عالم کے علاوہ یہ صرف تم لوگوں سے مخصوص ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! ہمیں ایسے نام سے موسوم کیا جا رہا ہے جو ہماری کمر توڑ رہا ہے اور ہمارے دلوں کو قتل کر رہا ہے اور ہمارے خون کو اس حدیث میں حلال قرار دیا گیا ہے جو ان کے فقہاء ان کے لیے روایت کرتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: الرافضہ؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپؑ نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! وہ نہیں ہیں جنہوں نے تمہارا یہ نام رکھا ہے، بلکہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارا یہ نام رکھا ہے۔ لیکن اے ابومحمد! کیا تو جانتا ہے کہ بنی اسرائیل کے ستر آدمیوں نے جب فرعون اور اس کی قوم کی گمراہی کا پتہ چلا تو انہوں نے اس چھوڑ دیا۔ پس انہوں نے اپنے آپ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جوڑ لیا جب انہیں ان کی ہدایت کا پتہ چلا۔ چنانچہ ان کا نام موسیٰ علیہ السلام کے لشکر میں الرافضہ رکھا گیا کیونکہ انہوں نے فرعون کو چھوڑ دیا تھا اور وہ اس لشکر میں سب سے زیادہ شدید عبادت گزار تھے اور ان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت

ہارون علیہ السلام اور ان کی اولاد سے محبت بہت شدید تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ ان کے لیے یہ نام تورات میں ثبت کرو کیونکہ میں نے یہی ساتھ ان کا نام رکھا ہے اور یہی انہیں عطا کیا ہے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے لیے یہ نام ثبت کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ نام تمہارے لیے ذخیرہ کر لیا یہاں تک کہ ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اے ابو محمد! انہوں نے بھلائی کو چھوڑا ہے اور تم نے برائی کو چھوڑا ہے۔ سب لوگ فرقوں میں بٹ گئے اور سب شاخوں میں بٹ گئے۔ تم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیتؑ کے ساتھ تعلق قائم کیا اور تم نے وہی کیا جو وہ پسند کرتے ہیں اور تم نے وہی اختیار کیا جسے اللہ نے تمہارے لیے اختیار کیا تھا اور تم نے وہی چاہا جو اللہ چاہتا ہے پس تمہیں بشارت پر بشارت دی گئی کیونکہ اللہ کی قسم! تم وہ ہو جن پر اللہ نے رحم کیا، تمہارے نیک اعمال قبول کیے جائیں گے اور تمہارے گناہوں سے درگزر کیا جائے گا۔ جو شخص اللہ عزوجل کے پاس اس چیز کو لے کر نہیں آئے گا جس پر تم ہو تو قیامت کے دن اس کی نیکیاں قبول نہیں ہوں گی اور نہ ہی اس کے گناہ معاف کیے جائیں گے۔ اے ابو محمد! کیا میں نے تجھے خوش پہنچائی ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! میرے لیے اس میں اضافہ فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: اے ابو محمد! اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ہمارے شیعوں کی پشتوں سے گناہوں کو کاٹنے کے لیے مقرر کیا ہے جس طرح خزاں میں ہوا سے پتے کٹ جاتے ہیں اور اسی سلسلے میں اللہ کا یہ قول ہے: ''جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور ایمانداروں کے لیے بخشش مانگتے ہیں۔ (المومن:۷)۔'' اللہ کی قسم! ان کی بخشش کی طلب باقی مخلوقات کے علاوہ تم لوگوں کے لیے ہے۔ اے ابو محمد! کیا میں نے تجھے خوش کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میں آپؑ پر فدا ہوں! میرے لیے اس میں اضافہ فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: اے ابو محمد! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تمہارا ذکر کیا ہے۔ وہ فرماتا ہے: ''ایمان والوں میں سے ایسے آدمی بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا، پھر ان میں سے بعض تو اپنا کام پورا کر چکے اور بعض منتظر ہیں اور عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ (الاحزاب:۲۳)۔'' یقیناً تم سب نے اس عہد کے وفاداری کی ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے ہماری ولایت کے بارے میں لیا تھا اور تم نے کبھی ہمیں دوسروں کے لیے تبدیل نہیں کیا۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا ہوتا تو اللہ تمہیں اسی طرح ملامت کرتا جس طرح اس نے ان کو ملامت کی، جہاں وہ فرماتا ہے: ''اور ہم نے ان کے اکثر لوگوں میں عہد کا نباہ نہیں پایا، اور ان میں سے اکثر کو نافرمان پایا۔ (الاعراف:۱۰۲)۔'' اے ابو محمد! کیا میں نے تجھے خوش کر دیا ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پرفدا ہوں! میرے لیے اس میں بھی اضافہ فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تم لوگوں کا تذکرہ کیا ہے، پس وہ فرماتا ہے: ''سب بھائی بھائی ہوں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھنے والے ہوں گے۔ (الحجر: ۴۷)۔'' اللہ کی قسم! اس نے تم لوگوں کے علاوہ یہ ارادہ نہیں کیا ہے۔ اے ابومحمد! کیا میں نے تجھے خوش کر دیا ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پرفدا ہوں! میرے لیے اس میں بھی اضافہ فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: اے ابو محمد! ''اس دن دوست بھی آپس میں دشمن ہو جائیں گے مگر پرہیزگار لوگ۔ (الزخرف: ٦٧)۔'' اور اللہ کی قسم! اس نے تم لوگوں کے علاوہ اس کا کوئی ارادہ نہیں کیا۔ اے ابومحمد! کیا میں نے تجھے خوش کر دیا ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پرفدا ہوں! میرے لیے اس میں بھی اضافہ فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی ایک آیت میں ہمارا، ہمارے شیعوں کا اور ہمارے دشمنوں کا ذکر کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں، سمجھتے وہی ہیں جو عقل والے ہیں۔ (الزمر: ۹)۔'' پس ہم وہ ہیں جو جانتے ہیں اور ہمارے دشمن وہ ہیں جو نہیں جانتے اور ہمارے علیہ السلام شیعہ اہل عقل ہیں۔ اے ابومحمد! کیا میں نے تجھے خوش کیا ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپ پرفدا ہوں! میرے لیے اس میں بھی اضافہ فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! اللہ کی قسم! اللہ نے انبیاء کے وصیوں اور ان کے پیروکاروں میں سے کسی کو استثنیٰ نہیں دیا ہے سوائے امیر المومنین اور ان کے شیعوں کے۔ پس وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے اور اس کا قول سچا ہے: ''جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ بھی کام نہیں آئے گا اور نہ انہیں مدد ملے گی۔ (الدخان: ۴۱-۴۲)۔'' یعنی علی علیہ السلام اور ان کے شیعہ (ہیں جن پر اللہ نے رحم کیا ہے)۔ اے ابومحمد! کیا میں نے تجھے خوش کیا ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پرفدا ہوں! میرے لیے اس میں بھی اضافہ فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کا تذکرہ کیا ہے جبکہ وہ فرماتا ہے: ''اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ سب گناہ بخش دے گا، بے شک وہ بخشنے والا رحم والا ہے۔ (الزمر: ۵۳)۔'' اور اللہ کی قسم! اس نے تم لوگوں کے علاوہ کسی دوسرے کا ارادہ نہیں کیا ہے۔ تو کیا میں نے تجھے خوش کیا ہے، اے ابومحمد!

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! میرے لیے اس میں بھی اضافہ فرمائیں۔
آپؑ نے فرمایا: اے ابو محمد! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تم لوگوں کا تذکرہ کیا ہے، وہ فرماتا ہے: ''بے شک میرے بندوں پر تیرا کچھ بھی بس نہیں چلے گا۔ (الحجر: ۴۲)۔'' اللہ کی قسم! اس نے اس سے مراد نہیں لیا مگر ائمہ (معصومین) علیہم السلام اور ان کے شیعوں کو۔ تو کیا میں نے تجھے خوش کیا ہے، اے ابو محمد!
میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! میرے لیے اس میں بھی اضافہ فرمائیں۔
آپؑ نے فرمایا: اے ابو محمد! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تم لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ پس وہ فرماتا ہے: ''تو ایسے لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا جو نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں میں سے ہیں، اور یہ رفیق کیسے اچھے ہیں۔ (النساء: ٦٩)۔'' پس آیت میں اللہ کے رسول ﷺ تو انبیاء میں سے ہیں اور ہم اس موضوع میں صدیق اور شہداء ہیں اور تم سب صالحین ہو۔ لہٰذا اس نام کو تقویٰ کے ساتھ اختیار کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام رکھا ہے۔ اے ابو محمد! کیا میں نے تجھے خوش کیا ہے؟
میں نے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہوں! میرے لیے اس میں بھی اضافہ فرمائیں۔
آپؑ نے فرمایا: اے ابو محمد! اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کا تذکرہ کیا ہے جب اس نے اپنے قول میں تمہارے دشمنوں کے جہنم میں ہونے کی حکایت بیان کی ہے: ''اور کہیں گے کہ جن لوگوں کو ہم دنیا میں برا سمجھتے تھے ہمیں دکھائی کیوں نہیں دیتے۔ کیا ہم ان سے (ناحق) تمسخر کرتے تھے یا ان سے ہماری نگاہیں پھر گئی ہیں۔ (ص: ٦٢-٦٣)۔'' اللہ کی قسم! اس نے تم لوگوں کے علاوہ اس سے کوئی مراد نہیں لیا اور نہ ہی اس کا ارادہ کیا ہے۔ تم دنیا کی نظروں میں برے لوگ ہو گئے ہو مگر اللہ کی قسم! تم جنت میں ہو گے تو خوش ہو گے اور یہ لوگ دوزخ میں تمہیں تلاش ہی کرتے پھریں گے۔ اے ابو محمد! کیا میں نے تجھے خوش کیا ہے؟
میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! میرے لیے اس میں بھی اضافہ فرمائیں۔
آپؑ نے فرمایا: اے ابو محمد! ایسی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جو جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہو اور نہ ہی اس میں اس کے اہل کا نیکی کے ساتھ تذکرہ ہوگا مگر یہ کہ یہ ہمارے اور ہمارے شیعوں کے بارے میں ہوگی اور نازل شدہ آیات میں سے کوئی ایسی نہیں ہے جس میں اس کے مخاطبین کا تذکرہ برائی سے ہو اور نہ ہی اس میں جہنم کی طرف اشارہ کیا گیا ہوگا مگر یہ کہ یہ ہمارے دشمنوں اور اس کے بارے میں ہوگی جو ہمارا مخالف ہے۔ تو کیا میں نے تجھے خوش کیا ہے، اے ابو محمد!
میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! میرے لیے اس میں بھی اضافہ فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: اے ابو محمد! حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہمارے اور ہمارے شیعوں کے علاوہ کوئی نہیں ہے جبکہ باقی لوگ اس سے بری ہیں۔ اے ابو محمد! کیا میں نے تجھے خوش کر دیا ہے؟ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے اور محمد بن سلیمان دیلمی کامل الزیارات کا راوی ہے اور اس کا باپ سلیمان تفسیر قمی کا راوی ہے البتہ یہ تینوں غیر امامی ہیں مگر سہل کے بارے میں اس میں اشکال کیا گیا ہے۔ نیز اس کی ایک سند شیخ صدوق نے بھی درج کی ہے اور وہ بھی موثق ہے کیونکہ اس میں دیلمی باپ بیٹا موجود ہیں اور اس میں عباد بن سلیمان بھی ہے تو وہ کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3062 الکافی،۱/۶/۳۶/۸ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى فَقَالَ حَسْبِي.

اور دوسری روایت میں ہے کہ ابو بصیر نے کہا: میرے لیے کافی ہے۔ [۳]

بیان:

حفزه النفس بالمهملة و الفاء و الزاي أي حثه و أعجله قال في النهاية الحفز الحث و الإعجال و منه حديث أبي بكرة إنه دب إلى الصف راكعا و قد حفزه النفس و قد تكرر في الحديث و الشباب بالفتح جمع شاب كما أنه بمعنى الحداثة و النبز اللقب السوقي نَحْبَهُ أي مات على الوفاء بالعهد و النحب جاء بمعنى النذر أيضا و بمعنى الأجل و المدة و الكل محتمل هنا وَ مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ يعني ينتظر الموت على الوفاء بالميثاق تُحْبَرُونَ أي تسرون سرورا يظهر حباره أي أثره في وجوهكم كقوله تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ

"حفزہ النفس" اس کو نفس نے دھکیلا، مہملہ کے ساتھ اور فاء اور زاء کے ساتھ، یعنی اس کو پابند کرنا اور برانگیختہ کرنا، کتاب النہایہ میں بیان ہوا کہ "الحفز" سے مراد پابند کرنا اور برانگیختہ کرنا ہے اور اس کے بارے میں حدیث ابوبکرہ بھی ہے:

إنه دب إلى الصف را كعا و قد حفزه النفس

اس حدیث میں اس کا تکرار ہوا ہے۔

"الشباب" فتح کے ساتھ، یہ جمع ہے "شاب" کی جیسا کہ حداثہ کا معنی ہے۔

[۱] الاختصاص ص ۱۰۴؛ بحار الانوار ج ۷ ۴، ص ۹۰ و ج ۶۵، ص ۴۸؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۱۰۶۱؛ فضائل الشیعہ ص ۲۱؛

[۲] مرآۃ العقول ج ۲۵، ص ۸۲؛ البضاعۃ المزجاۃ ج ۱ ص ۳۹۷

[۳] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

''البز'' براد ل۔

''قضی نحبہ''یعنی وہ اپنا عہد پورا کر کے فوت ہوا اور نحب کا معنی نذر بھی ہے اور موت اور مدت بھی، بہر حال یہاں یہ تمام معانی مراد لیئے جا سکتے ہیں۔

''ومنھم من ینتظر''ان میں سے بعض انتظار کر رہے ہیں، یعنی اپنے وعدے کو پورا کرتے ہوئے موت کا انتظار کر رہے ہیں۔

''تحبرون''یعنی وہ بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں اور ان کی خوشی ان کے چہروں سے ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ۔

''ان کے چہروں سے آپ نعمتوں کی شادابی محسوس کریں گے۔ (سورہ المطففین: ۲۴)۔''

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔(واللہ اعلم) [1]

3/3063 اَلْكَافِي ۸/۷۶/۳۰ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنِ اَلْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ اَلْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ إِذْ أَقْبَلَ شَيْخٌ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَنَزَةٍ لَهُ حَتَّى وَقَفَ عَلَى بَابِ اَلْبَيْتِ فَقَالَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اَللَّهِ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ ثُمَّ سَكَتَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ عَلَيْكَ اَلسَّلاَمُ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ اَلشَّيْخُ بِوَجْهِهِ عَلَى أَهْلِ اَلْبَيْتِ وَ قَالَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ سَكَتَ حَتَّى أَجَابَهُ اَلْقَوْمُ جَمِيعاً وَ رَدُّوا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اَللَّهِ أَدْنِنِي مِنْكَ جَعَلَنِيَ اَللَّهُ فِدَاكَ فَوَ اَللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكُمْ وَ أُحِبُّ مَنْ يُحِبُّكُمْ - وَ وَ اَللَّهِ مَا أُحِبُّكُمْ وَ مَا أُحِبُّ مَنْ يُحِبُّكُمْ لِطَمَعٍ فِي دُنْيَا وَ إِنِّي لَأُبْغِضُ عَدُوَّكُمْ وَ أَبْرَأُ مِنْهُ وَ وَ اَللَّهِ مَا أُبْغِضُهُ وَ أَبْرَأُ مِنْهُ لِوَتْرٍ كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ وَ اَللَّهِ إِنِّي لَأُحِلُّ حَلاَلَكُمْ وَ أُحَرِّمُ حَرَامَكُمْ وَ أَنْتَظِرُ أَمْرَكُمْ فَهَلْ تَرْجُو لِي جَعَلَنِيَ اَللَّهُ فِدَاكَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِلَيَّ إِلَيَّ حَتَّى أَقْعَدَهُ إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا اَلشَّيْخُ إِنَّ أَبِي عَلِيَّ بْنَ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مِثْلِ اَلَّذِي سَأَلْتَنِي عَنْهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي إِنْ تَمُتْ تَرِدْ عَلَى رَسُولِ

[1] ایضاً

اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَاَلْحَسَنِ وَاَلْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ وَيَثْلَجَ قَلْبُكَ وَيَبْرُدُ فُؤَادُكَ وَتَقَرُّ عَيْنُكَ وَتُسْتَقْبَلُ بِالرَّوْحِ وَاَلرَّيْحَانِ مَعَ اَلْكِرَامِ اَلْكَاتِبِينَ لَوْ قَدْ بَلَغَتْ نَفْسُكَ هَاهُنَا وَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ وَإِنْ تَعِشْ تَرَ مَا يُقِرُّ اَللّٰهُ بِهِ عَيْنَكَ - وَتَكُونَ مَعَنَا فِي اَلسَّنَامِ اَلْأَعْلَى فَقَالَ اَلشَّيْخُ كَيْفَ قُلْتَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ فَأَعَادَ عَلَيْهِ اَلْكَلاَمَ - فَقَالَ اَلشَّيْخُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ يَا أَبَا جَعْفَرٍ إِنْ أَنَا مِتُّ أَرِدُ عَلَى رَسُولِ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى عَلِيٍّ وَاَلْحَسَنِ وَاَلْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ وَتَقَرُّ عَيْنِي وَيَثْلَجُ قَلْبِي وَيَبْرُدُ فُؤَادِي وَأُسْتَقْبَلُ بِالرَّوْحِ وَاَلرَّيْحَانِ مَعَ اَلْكِرَامِ اَلْكَاتِبِينَ لَوْ قَدْ بَلَغَتْ نَفْسِي هَاهُنَا وَإِنْ أَعِشْ أَرَى مَا يُقِرُّ اَللّٰهُ بِهِ عَيْنِي فَأَكُونَ مَعَكُمْ فِي اَلسَّنَامِ اَلْأَعْلَى ثُمَّ أَقْبَلَ اَلشَّيْخُ يَنْتَحِبُ يَنْشِجُ هَا هَا هَا حَتَّى لَصِقَ بِالْأَرْضِ فَأَقْبَلَ أَهْلُ اَلْبَيْتِ يَنْتَحِبُونَ وَيَنْشِجُونَ لِمَا يَرَوْنَ مِنْ حَالِ اَلشَّيْخِ وَأَقْبَلَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَمْسَحُ بِإِصْبَعِهِ اَلدُّمُوعَ مِنْ حَمَالِيقِ عَيْنَيْهِ وَيَنْفُضُهَا - ثُمَّ رَفَعَ اَلشَّيْخُ رَأْسَهُ فَقَالَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَا ابْنَ رَسُولِ اَللّٰهِ نَاوِلْنِي يَدَكَ جَعَلَنِيَ اَللّٰهُ فِدَاكَ فَنَاوَلَهُ يَدَهُ فَقَبَّلَهَا وَوَضَعَهَا عَلَى عَيْنِهِ وَخَدِّهِ ثُمَّ حَسَرَ عَلَى بَطْنِهِ وَصَدْرِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى بَطْنِهِ وَصَدْرِهِ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَأَقْبَلَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَنْظُرُ فِي قَفَاهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ - ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى اَلْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ اَلْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَقَالَ اَلْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ لَمْ أَرَ مَأْتَماً قَطُّ يُشْبِهُ ذَلِكَ اَلْمَجْلِسَ.

حکم بن عتیبہ سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تھا اور گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا جبکہ ایک بزرگ شخص اپنی بکری پر ٹیک لگائے ہوئے وہاں آیا یہاں تک کہ گھر کے دروازے پر رک گیا اور عرض کیا: اے فرزند رسولؐ! آپؑ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ پھر وہ چپ ہو گیا تو امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اور تم پر بھی سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

پھر بزرگ نے اپنا منہ گھر والوں کی طرف کیا اور کہا: تم لوگوں پر بھی سلام ہو۔ پھر وہ خاموش رہا یہاں تک کہ تمام لوگوں نے اسے جواب دیا اور سلام کو لوٹایا۔ پھر اس نے اپنا رخ امام محمد باقرؑ کی طرف کیا اور عرض کیا: اے فرزند رسولؐ! اللہ مجھے آپؑ پر قربان کر دے! مجھے اجازت دیجیے کہ میں آپؑ کے قریب آؤں کیونکہ اللہ کی قسم! میں آپ حضراتؑ سے محبت کرتا ہوں اور ان سے بھی محبت کرتا ہوں جو آپ حضراتؑ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ کی قسم! میں آپ حضراتؑ سے اور آپ حضراتؑ کے محبوں سے کسی دنیا کی طمع کے لیے محبت نہیں کرتا۔ میں آپ

حضراتؑ کے دشمن سے نفرت کرتا ہوں اور اس سے دور رہتا ہوں اور اللہ کی قسم! میں اپنے اور اس کے درمیان کسی (ذاتی) جھگڑے کی وجہ سے اس سے بغض نہیں رکھتا اور اس سے دور نہیں رہتا۔ اللہ کی قسم! میں اپنے لیے اس چیز کو حلال کرتا ہوں جسے آپ حضراتؑ نے حلال قرار دیا ہے اور جس چیز کو آپ حضراتؑ نے حرام قرار دیا ہے میں اسے اپنے لیے حرام کرتا ہوں اور میں آپ حضراتؑ کے امر کا منتظر ہوں۔ تو کیا میرے لیے امید ہے کہ اللہ مجھے آپؑ پر قربان کردے؟

امام محمد باقرؑ نے فرمایا: میرے قریب آؤ، میرے قریب آؤ، یہاں تک کہ آپؑ نے اسے اپنے پاس بٹھالیا، پھر فرمایا: اے بزرگ! میرے والد بزرگوار امام زین العابدینؑ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے ان سے ویسا ہی پوچھا جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو میرے والد بزرگوارؑ نے اس سے فرمایا: اگر تو مر جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی علیہ السلام، حضرت حسن علیہ السلام، حضرت حسین علیہ السلام اور حضرت زین العابدین علیہ السلام کی طرف لوٹ جائے گا جبکہ تیرا دل مطمئن ہو جائے گا، تیرا کلیجہ ٹھنڈا ہو جائے گا، تیری آنکھیں تروتازہ ہو جائیں گی اور تیرا استقبال روح اور ریحان کے ساتھ ساتھ کراما کاتبین سے کیا جائے گا جبکہ تیری روح یہاں تک پہنچ چکی ہوگی اور آپؑ نے اپنے ہاتھ سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا اور اگر تو زندہ رہے گا تو تو دیکھے گا کہ اللہ نے تیری آنکھوں میں کیا لذت رکھی ہے اور تو ہمارے ساتھ بلند ترین چوٹی پر ہوگا۔

بزرگ نے عرض کیا: اے ابوجعفر علیہ السلام! آپؑ نے یہ کیسے فرما دیا ہے؟

پس آپؑ نے اس کے لیے اپنا کلام دوہرایا تو بزرگ نے عرض کیا: اللہ اکبر، اے ابوجعفر علیہ السلام! اگر میں مر جاؤں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی علیہ السلام، حضرت حسن علیہ السلام، حضرت حسین علیہ السلام اور حضرت زین العابدین علیہ السلام کی طرف لوٹوں گا اور میری آنکھیں مسرور ہوں گی، میرا دل مطمئن ہوگا، میرا کلیجہ ٹھنڈا ہوگا اور میرا استقبال کراما کاتبین کے ساتھ روح اور ریحان بھی کریں گے جبکہ میرا نفس یہاں (حلق) تک پہنچا ہوگا اور اگر میں زندہ رہوں گا تو دیکھوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں کے لیے کیا لذت رکھی ہے پس میں آپ حضراتؑ کے ساتھ بلند ترین چوٹی پر ہوں گا۔ پھر بزرگ بلک بلک کر رونے لگا یہاں تک کہ وہ زمین پر لڑھک گیا اور گھر کے تمام لوگ بزرگ کی حالت دیکھ کر آگے آئے اور رو پڑے اور بلک بلک کر رونے لگے اور امام محمد باقرؑ بھی آگے بڑھے اور اپنی انگلی سے اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھے، پھر انہیں جھٹک دیا۔ پھر اس بزرگ نے اپنا سر اٹھایا تو اس نے ابوجعفر علیہ السلام سے عرض کیا: اے فرزند رسولؐ! اللہ مجھے آپؑ پر فدا کرے! اپنا ہاتھ مجھے دیجیے۔ پس آپؑ نے اپنا ہاتھ اسے دیا تو اس نے اسے بوسہ دیا اور اسے اپنی آنکھوں اور گال پر پھیرا، پھر اسے اپنے پیٹ اور اپنے سینے پر

پھیرا۔ پس اس نے اپنا ہاتھ آپؑ کے بطن اور سینے پر رکھا، پھر اٹھ کھڑا ہوا اور کہا: السلام علیکم اور امام محمد باقر علیہ السلام نے اس کی گردن کو چوما اور جب وہ نکل رہا تھا تو اس کی طرف دیکھا۔ پھر آپ علیہ السلام نے اپنا چہرہ لوگوں کی طرف پھیرا اور فرمایا: جو شخص اہل جنت میں سے کسی آدمی کو دیکھنا پسند کرے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

حکم بن عتیبہ کا بیان ہے کہ میں نے ایسا جنازہ بھی کبھی نہیں دیکھا جو اس مجلس سے مشابہت رکھتا ہو۔ [1]

بیان:

العنزة بالمهملة و النون و الزاى العصا فى أسفله حديد و ثلج القلب اطمينانه و الانتحاب البكاء بصوت طويل و مد و النشج بالنون و المعجمة و الجيم صوت معه توجع و بكاء كما يردد الصبى بكاءه فى صدره و حملاق العين بالكسر و الضم باطن أجفانها الذى يسود بالكحل و الحسر الكشف

''العنزة'' مھملہ کے ساتھ اور نون اور زاء کے ساتھ، ایسا عصا جس کے نیچے لوہا لگا ہو۔

''ثلج القلب'' دل کا ٹھنڈا ہونا یعنی اس کا مطمئن ہونا۔

''الانتحاب'' طویل آواز کے ساتھ رونا۔

''النشج'' نون، مھملہ اور جیم کے ساتھ، ایسی آواز کس کے ساتھ درد ہو اور رونا جیسا کہ کوئی بچہ اپنے سینے میں گھٹ گھٹ کے روتا ہے۔

''حملاق العین'' کسرہ اور ضمہ کے ساتھ، یعنی اس کی پلکوں کے تلوے جو سرمہ سے سیاہ ہو گئے تھے۔

''الحسر'' انکشاف۔

4/3064 الكافى ،۸/۸۱/۳۸ العدة عن سهل عن ابن فضال عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْوَلِيدِ اَلْكِنْدِيِّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي زَمَنِ مَرْوَانَ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَقُلْنَا مِنْ أَهْلِ اَلْكُوفَةِ فَقَالَ مَا مِنْ بَلْدَةٍ مِنَ اَلْبُلْدَانِ أَكْثَرُ مُحِبّاً لَنَا مِنْ أَهْلِ اَلْكُوفَةِ وَ لاَ سِيَّمَا هَذِهِ اَلْعِصَابَةِ إِنَّ اَللَّهَ جَلَّ ذِكْرُهُ هَدَاكُمْ لِأَمْرٍ جَهِلَهُ اَلنَّاسُ وَ أَحْبَبْتُمُونَا وَ أَبْغَضَنَا اَلنَّاسُ وَ اِتَّبَعْتُمُونَا وَ خَالَفَنَا اَلنَّاسُ وَ صَدَّقْتُمُونَا وَ كَذَّبَنَا اَلنَّاسُ فَأَحْيَاكُمُ اَللَّهُ مَحْيَانَا وَ أَمَاتَكُمُ اَللَّهُ مَمَاتَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى أَبِي أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا بَيْنَ أَحَدِكُمْ وَ بَيْنَ أَنْ يَرَى مَا يُقِرُّ اَللَّهُ بِهِ عَيْنَهُ وَ أَنْ يَغْتَبِطَ إِلاَّ أَنْ تَبْلُغَ نَفْسُهُ هَذِهِ وَ أَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ وَ قَدْ قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ (وَ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجاً وَ ذُرِّيَّةً) فَنَحْنُ ذُرِّيَّةُ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ۔

[1] بحارالانوار ج ۴۶، ص ۳۶۱؛ عوالم العلوم ج ۱۹، ص ۴۳۱

عبداللہ بن ولید الکندی سے روایت ہے کہ ہم مروان کے زمانے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے تو آپؑ نے فرمایا: تم لوگ کون ہو؟

ہم نے عرض کیا: ہم اہل کوفہ میں سے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: شہروں میں سے کوئی بھی شہر ایسا نہیں ہے جس میں اہل کوفہ اور خاص کر اس گروہ سے زیادہ ہم سے محبت کرنے والے (موجود) ہوں۔ اللہ نے تم لوگوں کو ایک ایسے معاملے کی طرف ہدایت فرمائی جس سے لوگ ناواقف ہیں اور تم لوگوں نے ہم سے محبت کی جبکہ لوگ ہم سے بغض رکھتے ہیں، تم لوگوں نے ہماری پیروی کی جبکہ لوگ ہماری مخالفت کرتے ہیں اور تم نے ہماری تصدیق کی جبکہ لوگوں نے ہمیں جھٹلایا۔ پس اللہ تم لوگوں کو ہماری زندگی کی طرح زندگی دے اور تم لوگوں کو ہماری موت کی طرح موت دے۔ پس میں اپنے والد بزرگوار علیہ السلام پر گواہی دیتا ہوں کہ وہ فرمایا کرتے تھے: تمہارے درمیان اور وہ چیز جو تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گی اور تمہیں خوش کرے گی، کے درمیان فقط اتنا فاصلہ ہے کہ تمہاری جان یہاں تک پہنچ جائے اور انہوں نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔ نیز انہوں نے فرمایا کہ اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ''اور البتہ تحقیق ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول بھیجے اور ہم نے انہیں بیویاں اور اولاد بھی دی تھی۔ (الرعد: ۳۸)'' پس ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت (اولاد) ہیں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور عبداللہ بن ولید الکندی روایت میں ممدوح، سند میں قوی ہے۔ [3] اور یہ حدیث خود اس کی مدح بیان کر رہی ہے۔ نیز شیخ طوسی کی سند بھی موثق ہے اور اس میں ابن الزبیر ہے جو اکثر اصولوں کا راوی ہے نیز یہ کہ وہ مشائخ اجازہ بھی ہے۔ نیز شیخ کی اس سند کو سید خوئی نے قوی قرار دیا ہے۔ [4] نیز بشارۃ المصطفیٰ اور تاویل الآیات کی سند بھی موثق بلکہ موثق کالحسن ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] البرھان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۲۶۳؛ الامالی (للطوسی) ص ۶۷۸؛ بحار الانوار ج ۲۵، ص ۲۱۵ و ۲۷، ص ۱۶۵ و ج ۶۵، ص ۲۰ و ج ۹۷، ص ۳۹۳؛ تفسیر فرات الکوفی ص ۲۱۶؛ بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ ص ۸۱؛ تاویل الآیات الظاھرۃ فی فضائل العترۃ الطاھرۃ ص ۲۴۲؛ شرح الاخبار فی فضائل الائمۃ الاطہار ج ۳، ص ۴۵۹

[2] مراۃ العقول ج ۲۵، ص ۱۸۵؛ البضاعۃ المزجاۃ ج ۲، ص ۵۳

[3] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۳۵۲

[4] معجم رجال الحدیث ج ۱۱، ص ۳۹۴ رقم ۷۲۱۶

5/3065 الکافی ۸/۱۴۵/۱۱۹ محمد عن أحمد عن محمد بن خالد و الحسین جمیعاً عن النضر عن یحیی الحلبی عن ابن مُسْكَانَ عَنْ بَدْرِ بْنِ اَلْوَلِيدِ اَلْخَثْعَمِيِّ قَالَ: دَخَلَ يَحْيَى بْنُ سَابُورَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لِيُوَدِّعَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَمَا وَ اَللَّهِ إِنَّكُمْ لَعَلَى اَلْحَقِّ وَ إِنَّ مَنْ خَالَفَكُمْ لَعَلَى غَيْرِ اَلْحَقِّ وَ اَللَّهِ مَا أَشُكُّ لَكُمْ فِي اَلْجَنَّةِ وَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يُقِرَّ اَللَّهُ لِأَعْيُنِكُمْ عَنْ قَرِيبٍ.

ترجمہ: بدر بن ولید خثعمی سے روایت ہے کہ یحییٰ بن سابور امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آپؑ کو الوداع کرنے کے لیے حاضر ہوا تو امام جعفر صادقؑ نے اس سے فرمایا: اللہ کی قسم! تم لوگ حق پر ہو اور یہ کہ جو تم لوگوں کا مخالف ہے وہ حق کا غیر ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے تم لوگوں کے جنت میں ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ جلد ہی تم لوگوں کی آنکھوں کو خوش کر دے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] یا پھر سند صحیح ہے۔ [3] اور میرے نزدیک سند مجہول کالصحیح ہے کیونکہ بدر بہر حال مجہول ہے مگر چونکہ اس سے ابن مسکان روایت کر رہا ہے جو کہ اصحاب اجماع میں شامل ہے لہذا وثاقت کا قرینہ موجود ہے اور بعض نے بدر تک ہی سند کو صحیح کہا ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3066 الکافی ۸/۱۴۶/۱۲۰ یحیی الحلبی عن ابن مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَ رَأَيْتَ اَلرَّادَّ عَلَيَّ هَذَا اَلْأَمْرَ فَهُوَ كَالرَّادِّ عَلَيْكُمْ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ هَذَا اَلْأَمْرَ فَهُوَ كَالرَّادِّ عَلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ عَلَى اَللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ اَلْمَيِّتَ مِنْكُمْ عَلَى هَذَا اَلْأَمْرِ شَهِيدٌ قَالَ قُلْتُ وَ إِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ قَالَ إِي وَ اَللَّهِ وَ إِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ حَيٌّ عِنْدَ رَبِّهِ يُرْزَقُ.

ترجمہ: ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے ان (یعنی امام علیہ السلام) سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! کیا آپؑ اس امر کی وجہ سے مجھے رد کرنے والے کو ایسے دیکھتے ہیں کہ جیسے وہ آپؑ کو رد کرنے والا ہو؟

---

[1] المحاسن ج۱، ص۱۳۶؛ بحارالانوار ج۲۷، ص۳۴۲ و ج۶۵، ص۱۱۹؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۱۰۴۰

[2] مراۃ العقول ج۲۵، ص۳۵۳؛ البضاعۃ المزجاۃ ج۲، ص۳۲۲

[3] مستدرکات علم رجال الحدیث ج۸، ص۲۰۶؛ رجال السید بحر العلوم ج۱، ص۳۶۷؛ جامع الرواۃ اردبیلی ج۲، ص۳۲۹؛ نقد الرجال تفرشی ج۵، ص۷۱؛ معجم رجال الحدیث ج۲۱، ص۵۵

آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! جس نے اس امر کی وجہ سے تجھے رد کیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اس امر کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ اور اللہ کو رد کیا ہے۔ اے ابومحمد! بے شک تم لوگوں میں سے جو بھی اس امر پر مرتا ہے وہ شہید ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔ وہ اپنے رب کی بارگاہ میں زندہ، رزق پاتا ہے۔ [1]

بیان:

تصديق ذلك قوله تعالى وَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَ رُسُلِهِ أُولٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَ الشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَ نُورُهُمْ روى البرقي في محاسنه بإسناده عن زيد بن أرقم عن الحسين بن علي ع قال ما من شيعتنا إلا صديق شهيد قال جعلت فداك۔ أنى يكون ذلك و عامتهم يموتون على فرشهم فقال أ ما تتلو كتاب الله في الحديد وَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَ رُسُلِهِ أُولٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَ الشُّهَدَاءُ قال فقلت كأني لم أقرأ هذه الآية من كتاب الله عز و جل قط قال لو كان الشهداء ليس إلا كما تقول كان الشهداء قليلا أقول كان الوجه في ذلك أن المؤمن إنما تقبض روحه على حضور من قلبه و تهيؤ منه للموت كما أن الشهيد متهيئ للشهادة محضر قلبه للرحيل و لذا سمي شهيدا و وجه آخر و هو أن الأعمال إنما هي بالنيات و المؤمن يود دائما أن لو كان مع إمامه الظاهر في دولة يجاهد مع عدوه و يستشهد في سبيل الله فيعامل معه على حسب نيته و يثاب ثواب الشهيد و يأتي في باب النوادر ما يؤيد هذا و وجه ثالث و هو أن من رضي أمرا فقد دخل فيه و من سخط فقد خرج منه كما روي عن أمير المؤمنين ع و المؤمن قد رضي و سلم لإمامه الحق الجهاد مع عدوه فهو كأنه معه روى هذا المعنى بعينه البرقي في محاسنه بإسناده عن الحكم بن عتيبة قال لما قتل أمير المؤمنين ع الخوارج يوم النهروان قام إليه رجل فقال يا أمير المؤمنين طوبى لنا إذ شهدنا معك هذا الموقف و قتلنا معك هؤلاء الخوارج فقال أمير المؤمنين ع و الذي فلق الحبة و برأ النسمة لقد شهدنا في هذا الموقف أناس لم يخلق الله آباءهم و لا أجدادهم بعد فقال الرجل و كيف شهدنا قوم لم يخلقوا قال بل قوم يكونون في آخر الزمان يشركوننا فيما نحن فيه و يسلمون لنا فأولئك شركاؤنا فيه حقا حقا

اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۔ وَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَ نُوْرُهُمْ۔

---

[1] تاویل الآیات الظاہرۃ فی فضائل العترۃ الطاہرۃ ص ۶۴۰؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۴۰۹؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۲۹۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۲۶۳

"اور جولوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک کامل سچے اور گواہ ہیں، ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے۔(سورہ الحدید:۱۹)۔"

علامہ برقی نے اپنی کتاب المحاسن میں اپنی اسناد کے ذریعہ زید بن ارقم سے روایت نقل کی ہے اور انہوں نے روایت کی امام حسینؑ ابن امام علیؑ سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ شِيعَتِنَا إِلَّا صِدِّيقٌ شَهِيدٌ

ہمارے شیعوں میں ہر ایک صدیق اور شہید ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فداء ہو جاؤں! ایسا کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ ان میں اکثر تو وہ ہیں جو اپنے بستروں پر ہی وفات پا جاتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: تم کتاب اللہ کی تلاوت کرو اور سورہ الحدید کی اس آیت کو پڑھو:

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک کامل سچے اور گواہ ہیں۔(سورہ الحدید:۱۹)

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: گویا کہ مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ جیسے میں نے اس آیت کو پہلے کبھی اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) میں پڑھا ہی نہیں۔

امامؑ نے فرمایا: شہداء نہیں ہیں جیسا کہ تم کہہ رہے ہو تو پھر شہداء بہت کم ہوں گے۔

اقول: میں کہتا ہوں کہ اس میں چند وجوہ ہیں:

۱۔ بیشک مؤمن کے بارے میں یہ ہے کہ اس کی روح کو اس کے حضورِ قلب کی حالت میں قبض کیا جاتا ہے اور اس کو موت کے لیئے ایسے تیار کیا جاتا ہے جیسے شہید اس کے حضورِ قلب کی حالت میں اس کو شہادت کے لیئے تیار کیا جاتا پس اس وجہ سے اس کو شہید کا نام دیا گیا ہے۔

۲۔ بیشک اعمال وہ ہیں کہ جو نیتوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور مؤمن ہمیشہ اسی چیز کو چاہتا کہ اگر وہ اپنے ظاہری امامؑ کے ساتھ ملکر ان کے دشمنوں سے جہاد کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاتا تو اس کے ساتھ جو معاملہ کیا جائے گا وہ اس کی نیت کے مطابق کیا جائے گا اور اس کو ایک شہید کا ثواب دیا جائے گا۔

آگے جا کر "باب النوادر" بیان آئے گا جو اس کی تائید کرے گا۔

۳۔ پس جو کسی امر سے راضی ہوتا ہے وہ اس میں داخل ہوتا ہے اور جو اس سے راضی نہیں ہوتا وہ اس سے خارج ہے جیسا کہ امیر المؤمنینؑ سے مروی ہے:

وَ ٱلْمُؤْمِنُ قَدْ رَضِيَ وَ سَلِمَ لِإِمَامِهِ ٱلْحَقِّ ٱلْجِهَادَ مَعَ عَدُوِّهِ فَهُوَ كَأَنَّهُ مَعَهُ

بیشک مومن راضی ہوتا ہے اور اور مومن اپنے حقیقی امام کے لیئے ان کے دشمن کے ساتھ جہاد کرنے کو سر تسلیم خم کرتا ہے تو گویا وہ ایسے ہی جیسے وہ ان کے ساتھ ہو۔

اسی معنی کو بعینہ علامہ برقی نے اپنی کتاب المحاسن میں بیان کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ذریعہ حکم بن عتیبہ سے روایت کی اور وہ بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المؤمنینؑ نے نھروان والے دن خوارج سے جنگ کی تو ایک شخص آپؑ کے سامنے کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: یا امیر المؤمنینؑ! ہمارے لیئے خوشبختی ہے کہ ہم اس مقام پر آپؑ کے ساتھ موجود ہیں اور آپؑ کے ساتھ ملکر ان خوارج سے جہاد کر رہے ہیں۔

پس امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو چیرا اور جاندار کو زندگی بخشی! بیشک ہمارے ساتھ اس مقام پر وہ لوگ بھی موجود ہیں جن کے آبا ؤ اجداد کو اللہ تعالیٰ ابھی خلق ہی نہیں کیا۔

اس شخص نے عرض کیا: وہ لوگ ہمارے ساتھ کیسے ہو سکتے ہیں جو ابھی تک خلق ہی نہیں ہوئے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ لوگ آخری زمانہ میں ہوں گے جو ہمارے ساتھ ان چیزوں میں شریک ہوں گے جن میں ہم ہیں اور وہ ہمیں تسلیم کریں گے پس وہ لوگ حقیقی طور اس (جنگ) میں بھی ہمارے ساتھ شریک ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [1]

7/3067 الکافی ،۱۲۲/۱۳۶/۸ عَنْهُ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ مَالِكٍ ٱلْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَا مَالِكُ أَ مَا تَرْضَوْنَ أَنْ تُقِيمُوا ٱلصَّلاَةَ وَ تُؤْتُوا ٱلزَّكَاةَ وَ تَكُفُّوا وَ تَدْخُلُوا ٱلْجَنَّةَ يَا مَالِكُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَوْمٍ اِئْتَمُّوا بِإِمَامٍ فِي ٱلدُّنْيَا إِلاَّ جَاءَ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ يَلْعَنُهُمْ وَ يَلْعَنُونَهُ إِلاَّ أَنْتُمْ وَ مَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ حَالِكُمْ يَا مَالِكُ إِنَّ ٱلْمَيِّتَ وَ ٱللَّهِ مِنْكُمْ عَلَى هَذَا ٱلْأَمْرِ لَشَهِيدٌ بِمَنْزِلَةِ ٱلضَّارِبِ بِسَيْفِهِ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ.

ترجمہ: مالک الجہنی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے مالک! کیا تم لوگ اس بات پر خوش نہیں ہو گے کہ تم نماز قائم کرتے ہو، زکوٰۃ دیتے ہو، توقف کرتے ہو (اپنے نفس کو روکتے ہو) اور تم جنت میں داخل ہو گے؟ اے مالک! دنیا میں امام کی پیروی کرنے والے لوگوں میں سے کوئی نہیں ہے مگر یہ کہ وہ (امام) قیامت کے دن ان پر لعنت کرے گا اور وہ اس پر لعنت کریں گے سوائے تم لوگوں کے اور اس کے جو تمہارے

[1] مراۃ العقول ج ۲۵، ص ۳۵۴؛ البضاعۃ المزجاۃ ج ۲، ص ۴۲۳؛ الرسائل الاعتقادیہ خواجوئی ج ۱، ص ۲۷۷؛ الفوائد الرجالیہ حسینی صدر ص ۳۹۱؛ سند العروۃ (الاجتہاد والتقلید) ج ۱، ص ۱۵۲

مثل (عقیدے) پر ہے۔اے مالک! اللہ کی قسم! تم میں سے جو بھی اس امر پر مرے وہ اللہ کی راہ میں اپنی تلوار سے وار کرنے والے کی منزلت پر شہید ہے۔ ﴿۱﴾

بیان:

و تكفوا يحتمل معان أحدها الكف عن المعاصي و الثاني كف اللسان عن الناس بترك مجادلتهم و دعوتهم إلى الحق و الثالث الكف عن إظهار الدين الحق و مراعاة التقية فيه و أوسطها أقربها

"تکفوا" اس کے چند معانی مراد لیئے جا سکتے ہیں:

﴿۱﴾ گناہوں سے رک جانا

﴿۲﴾ زبان لوگوں سے روکنا ترکِ مناظرہ سے۔

﴿۳﴾ دینِ حق کے اظہار سے روکنا جب تقیہ کی ضرورت ہو اور اس درمیانہ اور قریب ترین طریقہ اپنانا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ ﴿۲﴾ یا پھر سند صحیح ہے۔ ﴿۳﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔(واللہ اعلم)

8/3068 الكافي ،۸/۱۵۶/۱۴۶ علي عن أبيه عن السراد عَنِ اَلْحَارِثِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنِ اَلْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ يَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لاٰ هُمْ يَحْزَنُونَ) قَالَ هُمْ وَ اَللَّهِ شِيعَتُنَا حِينَ صَارَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي اَلْجَنَّةِ وَ اِسْتَقْبَلُوا اَلْكَرَامَةَ مِنَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلِمُوا وَ اِسْتَيْقَنُوا أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى اَلْحَقِّ وَ عَلَى دِينِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اِسْتَبْشَرُوا بِمَنْ لَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ مِنْ إِخْوَانِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ مِنَ اَلْمُؤْمِنِينَ أَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لاٰ هُمْ يَحْزَنُونَ.

العجلی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: "اور ان کی طرف سے بھی خوش ہوتے ہیں جو ابھی تک ان کے پیچھے سے ان کے پاس نہیں پہنچے اس لیے کہ نہ ان پر خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے۔(آل عمران: ۱۷۰)۔" کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس سے مراد ہمارے علیہ السلام شیعہ ہیں کہ جب ان کی روحیں جنت میں داخل ہوں گی اور اللہ کی طرف سے عزت کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا تو وہ

﴿۱﴾ صحیفۃ الخوارج ج۲، ص۱۳۶؛ اعلام الدین فی صفات المؤمنین ص۲۳۴؛ تاویل الآیات الظاھرۃ فی فضائل العترۃ الطاھرۃ ص۶۳۱

﴿۲﴾ مرآۃ العقول ج۲۵، ص۳۵۴؛ البضاعۃ المزجاۃ ج۲، ص۴۲۵

﴿۳﴾ معجم رجال الحدیث ج۱۵، ص۱۶۲

جان جائیں گے اور یقین کریں گے کہ وہ حق پر ہیں اور اللہ کے دین پر ہیں اور انہیں اس کی بھی بشارت دی جائے گی جو ان کے بھائیوں میں سے ابھی ان سے ملحق نہیں ہوا، جو مومنین میں سے ابھی ان کے پیچھے رہ گیا ہے۔ نہ تو ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے اور اسے حسن میں شمار کرنا بھی ممکن ہے۔ [2] یا پھر سند حسن ہے۔ [3] اور میرے نزدیک سند مجہول کالحسن ہے کیونکہ حارث بن محمد بن نعمان بہر حال مجہول ہے لیکن چونکہ ابن محبوب اور حسین بن سعید اس سے بہت زیادہ روایات کرتے ہیں اس لیے اس کی توثیق کا قرینہ موجود ہے۔ (واللہ اعلم)

9/3069 اَلْكَافِي ،١٢١/١٣٦/٨ مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَ اَلْحُسَيْنِ جَمِيعاً عَنِ اَلنَّضْرِ عَنْ يَحْيَى اَلْحَلَبِيِّ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ حَبِيبٍ اَلْخَثْعَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: أَمَا وَ اَللَّهِ مَا أَحَدٌ مِنَ اَلنَّاسِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكُمْ وَ إِنَّ اَلنَّاسَ سَلَكُوا سُبُلاً شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَ بِرَأْيِهِ وَ مِنْهُمْ مَنِ اِتَّبَعَ هَوَاهُ وَ مِنْهُمْ مَنِ اِتَّبَعَ اَلرِّوَايَةَ وَ إِنَّكُمْ أَخَذْتُمْ بِأَمْرٍ لَهُ أَصْلٌ فَعَلَيْكُمْ بِالْوَرَعِ وَ اَلاِجْتِهَادِ اَلْحَدِيثَ.

ترجمہ: حبیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! مجھے لوگوں میں سے کوئی ایک بھی تم لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور بے شک لوگ مختلف سمتوں میں چلے گئے ہیں پس ان میں کوئی وہ ہے جو اپنی رائے کو اختیار کرتا ہے، ان میں کوئی وہ ہے جو اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو روایت (حدیث) کی پیروی کرتا ہے اور تم لوگوں نے اس امر جو حاصل کیا ہے جس کی اصل موجود ہے۔ پس تم پر ورع (پرہیز گاری) اور اجتہاد (عمل کی جدو جہد) لازم ہے، الحدیث۔ [4]

بیان:

قد مضی

---

[1] البرہان فی تفسیر القرآن ج۱، ص۱۲۷؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۴۰۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳، ص۲۴۳؛ تفسیر الصافی ج۱، ص۳۹۹؛ بحار الانوار ج۶، ص۲۱۴ و ج۶۵، ص۱۰؛ تفسیر القمی ج۱، ص۱۲۷

[2] مرآۃ العقول ج۲۶، ص۱۳

[3] البضاعۃ المزجاۃ ج۲، ص۳۶۳؛ الرسائل الاعتقادیہ خواجوئی ج۱، ص۲۷۸

[4] تحفۃ الطالب ج۲، ص۱۳۶؛ اعلام الدین فی صفات المؤمنین ص۲۳۴

اس کا بیان گزر چکا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ سارے راوی امامی ثقہ جلیل ہیں اور علامہ مجلسی و علامہ قاریاغدی کا اسے مجہول قرار دینا عجیب ہے یا پھر سہو ہے۔(واللہ اعلم)

10/3070 الکافی ،۸/۱۵۶/۱۴۷ علی عن أبیه عن السراد عن الخراز عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ) قَالَ هُنَّ صَوَالِحُ اَلْمُؤْمِنَاتِ اَلْعَارِفَاتِ قَالَ قُلْتُ (حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي اَلْخِيَامِ) قَالَ اَلْحُورُ هُنَّ اَلْبِيضُ اَلْمَضْمُومَاتُ اَلْمُخَدَّرَاتُ فِي خِيَامِ اَلدُّرِّ وَ اَلْيَاقُوتِ وَ اَلْمَرْجَانِ لِكُلِّ خَيْمَةٍ أَرْبَعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ سَبْعُونَ كَاعِباً حُجَّاباً لَهُنَّ وَ يَأْتِيهِنَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ كَرَامَةٌ مِنَ اَللَّهِ عَزَّ ذِكْرُهُ لِيُبَشِّرَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِنَّ اَلْمُؤْمِنِينَ۔

حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''ان میں نیک خوبصورت عورتیں ہوں گی۔(الرحمٰن:۷۰)۔'' کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: یہ صالح مومن عورتیں ہوں گی جو معرفت رکھتی تھیں۔

میں نے عرض کیا: ''وہ حوریں جو خیموں میں بند ہوں گی۔(ایضا:۷۲)۔''؟

آپؑ نے فرمایا: وہ سفید رنگ کی حوریں ہیں جو موتی، نیلم اور مرجان کے خیموں میں محفوظ و پوشیدہ ہوں گی۔ ہر خیمے کے چار دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر ستر جوان (ابھرے پستان والی حوریں) موجود ہوں گی جو ان (سفید حوروں) کا پردہ ہوں گی اور ہر روز ان کے پاس اللہ کی طرف سے کرامت آتی رہے گی تاکہ اللہ مومنوں کو ان کے ذریعے بشارت دے۔ [2]

بیان:

الکاعب الجاریة حین تبدو ثدیها للنهود

''الکاعب'' ابھری ہوئی پستان والی لڑکی۔

---

[1] مراۃ العقول ج۲۵،ص۳۵۴؛البضاعۃ المزجاۃ ج۲،ص۳۲۴

[2] البرھان فی تفسیر القرآن ج۵،ص۲۴۷؛بحارالانوار ج۸،ص۱۶۱

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [1] یا پھر سند صحیح ہے۔ [2] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

11/3071 الكافي،٢٥٩/٢١٢/٨ الثلاثة عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: خَرَجْتُ أَنَا وَ أَبِي حَتَّى إِذَا كُنَّا بَيْنَ الْقَبْرِ وَ الْمِنْبَرِ إِذَا هُوَ بِأُنَاسٍ مِنَ الشِّيعَةِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ إِنِّي وَ اللَّهِ لَأُحِبُّ رِيَاحَكُمْ وَ أَرْوَاحَكُمْ فَأَعِينُونِي عَلَى ذَلِكَ بِوَرَعٍ وَ اجْتِهَادٍ وَ اعْلَمُوا أَنَّ وَلاَيَتَنَا لاَ تُنَالُ إِلاَّ بِالْوَرَعِ وَ الاِجْتِهَادِ وَ مَنِ ائْتَمَّ مِنْكُمْ بِعَبْدٍ فَلْيَعْمَلْ بِعَمَلِهِ أَنْتُمْ شِيعَةُ اللَّهِ وَ أَنْتُمْ أَنْصَارُ اللَّهِ وَ أَنْتُمُ (السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ) وَ السَّابِقُونَ الْآخِرُونَ وَ السَّابِقُونَ فِي الدُّنْيَا وَ السَّابِقُونَ فِي الْآخِرَةِ إِلَى الْجَنَّةِ قَدْ ضَمِنَّا لَكُمُ الْجَنَّةَ بِضَمَانِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ ضَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ اللَّهِ مَا عَلَى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَرْوَاحاً مِنْكُمْ فَتَنَافَسُوا فِي فَضَائِلِ الدَّرَجَاتِ أَنْتُمُ الطَّيِّبُونَ وَ نِسَاؤُكُمُ الطَّيِّبَاتُ كُلُّ مُؤْمِنَةٍ حَوْرَاءُ عَيْنَاءُ وَ كُلُّ مُؤْمِنٍ صِدِّيقٌ وَ لَقَدْ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِقَنْبَرٍ يَا قَنْبَرُ أَبْشِرْ وَ بَشِّرْ وَ اسْتَبْشِرْ فَوَ اللَّهِ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ هُوَ عَلَى أُمَّتِهِ سَاخِطٌ إِلاَّ الشِّيعَةَ أَلاَ وَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ عِزّاً وَ عِزُّ الْإِسْلاَمِ الشِّيعَةُ أَلاَ وَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ دِعَامَةً وَ دِعَامَةُ الْإِسْلاَمِ الشِّيعَةُ أَلاَ وَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ ذِرْوَةً وَ ذِرْوَةُ الْإِسْلاَمِ الشِّيعَةُ أَلاَ وَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرَفاً وَ شَرَفُ الْإِسْلاَمِ الشِّيعَةُ أَلاَ وَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَيِّداً وَ سَيِّدُ الْمَجَالِسِ مَجَالِسُ الشِّيعَةِ أَلاَ وَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ إِمَاماً وَ إِمَامُ الْأَرْضِ أَرْضٌ تَسْكُنُهَا الشِّيعَةُ وَ اللَّهِ لَوْ لاَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْكُمْ مَا رَأَيْتَ بِعَيْنٍ عُشْباً أَبَداً وَ اللَّهِ لَوْ لاَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْكُمْ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ خِلاَفِكُمْ وَ لاَ أَصَابُوا الطَّيِّبَاتِ مَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ لاَ لَهُمْ (فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ) كُلُّ نَاصِبٍ وَ إِنْ تَعَبَّدَ وَ اجْتَهَدَ مَنْسُوبٌ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ (عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلَى نَاراً حَامِيَةً) فَكُلُّ نَاصِبٍ مُجْتَهِدٍ فَعَمَلُهُ هَبَاءٌ شِيعَتُنَا يَنْطِقُونَ بِنُورِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ يُخَالِفُهُمْ يَنْطِقُونَ بِتَفَلُّتٍ وَ اللَّهِ مَا مِنْ عَبْدٍ مِنْ شِيعَتِنَا يَنَامُ إِلاَّ أَصْعَدَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ رُوحَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَيُبَارِكُ عَلَيْهَا فَإِنْ كَانَ قَدْ أَتَى عَلَيْهَا أَجَلُهَا جَعَلَهَا فِي كُنُوزِ رَحْمَتِهِ وَ فِي رِيَاضِ جَنَّتِهِ وَ فِي ظِلِّ

---

[1] مرآۃ العقول ج ۲۶، ص ۱۳؛ البضاعۃ المزجاۃ ج ۲، ص ۶۳؛ حق الیقین فی معرفۃ اصول الدین شبر ج ۲، ص ۴۸۳

[2] حق الیقین فی معرفۃ اصول الدین شبر ج ۲، ص ۴۸۳؛ الرسائل الاعتقادیہ خواجوئی ج ۱، ص ۲۰۳؛ عین الحیاۃ مجلسی ج ۲، ص ۶۳

عَرْشِهِ وَإِنْ كَانَ أَجَلُهَا مُتَأَخِّراً بَعَثَ بِهَا مَعَ أَمَنَتِهِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لِيَرُدُّوهَا إِلَى الْجَسَدِ الَّذِي خَرَجَتْ مِنْهُ لِتَسْكُنَ فِيهِ وَ اللَّهِ إِنَّ حَاجَّكُمْ وَ عُمَّارَكُمْ لَخَاصَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَإِنَّ فُقَرَاءَكُمْ لَأَهْلُ الْغِنَى وَإِنَّ أَغْنِيَاءَكُمْ لَأَهْلُ الْقَنَاعَةِ وَإِنَّكُمْ كُلَّكُمْ لَأَهْلُ دَعْوَتِهِ وَأَهْلُ إِجَابَتِهِ.

ترجمہ عمرو بن ابی المقدم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرمارہے تھے: میں اور میرے والد بزرگوار علیہ السلام باہر نکلے یہاں تک کہ ہم قبر اور منبر کے درمیان پہنچے تو وہاں شیعوں کی ایک جماعت موجود تھی، میں نے انہیں سلام کیا، پھر کہا: اللہ کی قسم! میں تم لوگوں کی خوشبو اور تمہاری روحوں سے محبت کرتا ہوں، اس لیے ورع اور اجتہاد سے میری مدد کرو اور جان لو کہ ہماری ولایت حاصل نہیں ہوسکتی سوائے ورع اور اجتہاد کے اور تم میں سے وہ شخص جو کسی بندے (امام) کی پیروی کرے تو وہ اس کے عمل (یعنی سیرت) پر بھی عمل کرے۔ تم اللہ کا گروہ ہو، تم اللہ کے مددگار ہو، تم پہلے والوں میں بھی سب سے آگے ہو، تم بعد والوں میں بھی سب سے آگے ہو، تم دنیا میں بھی سب سے آگے اور آخرت میں جنت کی طرف بھی سب سے آگے ہو گے۔ ہم نے تمہاری جنت کی ذمہ داری اللہ کی ضمانت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضمانت پر لی ہے۔ اللہ کی قسم! جنت کے کوئی درجے نہیں ہیں جہاں تم لوگوں سے زیادہ روحیں ہوں لہذا درجات کی فضیلت کے لیے مقابلہ کرو۔ تم نیک ہو اور تمہاری عورتیں بھی نیک ہیں۔ ہر مومن عورت کنواری حور ہے اور ہر مومن سچا ہے۔ تحقیق امیر المومنین علیہ السلام نے قنبر سے فرمایا: اے قنبر! خوشخبری سنو، خوشخبری سناؤ اور خوشخبری والے بنو، کیونکہ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات اس وقت ہوئی جب آپ شیعوں کے سوا اپنی (بقیہ) امت سے ناراض تھے۔ آگاہ ہو جاو! ہر چیز کی عزت ہے اور اسلام کی عزت شیعہ ہے، آگاہ ہو جاو! ہر چیز کے لیے ایک ستون ہے اور اسلام کا ستون شیعہ ہے، آگاہ ہو جاو! ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور اسلام کی چوٹی شیعہ ہے، آگاہ ہو جاو! ہر چیز کے لیے ایک سردار ہوتا ہے اور مجلسوں کا سردار شیعہ کی مجلسیں ہیں اور آگاہ ہو جاو! ہر چیز کا ایک امام ہے اور زمین کا امام وہ سرزمین ہے جس پر شیعہ کا بسیرا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تم لوگ زمین پر نہ ہوتے تو آنکھ کبھی جڑی بوٹیاں نہ دیکھ پاتی۔ اللہ کی قسم! اگر تم لوگ زمین پر نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مخالفت کرنے والوں پر احسان نہ کرتا اور نہ انہیں پاکیزہ چیزیں نصیب ہوتیں جو دنیا میں ان کے لیے ہیں اور نہ آخرت میں ان کے لیے کوئی حصہ ہوتا۔ ہر ناصبی اگرچہ وہ عبادت کرنے والا اور جدوجہد کرنے والا ہو تو بھی اس آیت کی طرف منسوب ہے: ''محنت کرنے والے تھکنے والے۔ دہکتی ہوئی آگ میں گریں گے۔ (الغاشیہ: ۳-۴)۔'' پس ہر ناصبی مجتہد، تو اس کا عمل ضائع ہو جائے گا۔ ہمارے شیعہ اللہ کے نور سے بولتے ہیں اور جو ان کا مخالف ہے وہ جبلت (حیاتیاتی ضروریات) سے بات کرتا ہے۔

اللہ کی قسم! ہمارے شیعوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہیں جو سوتا ہے مگر یہ کہ اللہ اس کی روح کو آسمان پر بلند کرتا ہے تا کہ اس پر برکت کرے۔ پس اگر اس کی میعاد (موت) آجائے تو وہ اسے اپنی رحمت کے خزانوں میں، جنت کے باغوں میں اور اپنے عرش کے سائے میں ٹھہرائے گا اور اگر اس کی مدت (موت) میں تاخیر ہو جائے تو وہ اسے معتمد فرشتوں کے ساتھ واپس بھیج دیتا ہے تا کہ اسے اس جسم میں واپس کر دیا جائے جہاں سے وہ نکلی تھی تا کہ اس میں سکونت رکھے۔ اللہ کی قسم! تم میں سے جو حج اور عمرہ کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے خاص لوگ ہیں اور تم میں سے غریب لوگ (درحقیقت) امیر ہیں اور تمہارے امیر قناعت کرنے والے ہیں اور تم سب وہ لوگ ہو جو اس کی دعوت والے ہو اور اس کی دعوت کو قبول کرنے والے ہو۔ [1]

بیان:

و أنتم السابقون الأولون أشار بذلك إلى قوله سبحانه وَ السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهاجِرِينَ وَ الْأَنْصارِ وَ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوا عَنْهُ الآية قيل هم من المهاجرين من صلى إلى القبلتين أو شهد بدرا و من الأنصار أهل بيعة العقبتين الأولى و الثانية و لعل السابقين الآخرين من تأخر عنهم من أهل السبق نبه ع على أن شيعته بمنزلة كلى السابقين و إن لهم السبق في الدنيا و السبق في الآخرة و معناه ما مر في تفسير حديث من مات على هذا الأمر مات شهيدا و في عرض المجالس السابقون في الدنيا بدون الواو و على هذا تكون الجملتان الأخيرتان تفسيرا للأوليين على الأظهر و العشب الكلإ و التفل شبيه بالبزق و هو أقل منه أوله التفل ثم البزق ثم النفث ثم النفخ

"وانتم السّابقون الاوّلون" تم سابق اوّل ہو، یہ اشارہ ہے اللہ تعالیٰ اس فرمان کی طرف:

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ

اور مہاجرین و انصار میں سے جن لوگوں نے سب سے پہلے سبقت کی اور جو نیک چال چلن میں ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ (سورہ التوبہ: ۱۰۰)

بیان کیا گیا ہے کہ ان سے مراد وہ مہاجرین ہیں جنہوں پہلے اور دوسرے قبلہ کی منہ کر کے نماز پڑھی یا وہ کہ جو غزوہ بدر میں موجود تھے اور انصار سے مراد پہلی اور دوسری عقبہ کے موقع پر بیعت کرنے والے ہیں۔

شاید دوسرے سابقین سے مراد وہ ہیں جو پہلے سابقین کے بعد ہوئے اور معصومؑ نے تنبیہ فرمائی کہ بیشک ان کے شیعوں کی منزلت دونوں سابقین جیسی ہے اور ان کے لیئے دنیا و آخرت میں سبقت کرنا مراد ہے اور اس کا معنی حدیث "من

[1] البرھان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۷۰۳؛ بحار الانوار ج ۶۵، ص ۸۰

مات علی ھذا الأمر مات شھیداً''یعنی جواس امر پر مرجائے وہ شہادت کی حالت میں مرا ہے، کی تفسیر میں گزر چکا ہے۔

کتاب عرض المجالس میں مرقوم ہے کہ ''السابقون فی الدنیا''واو کے بغیر ہے اور اس بنیاد پر بطورِ اظہر آخری دو جملے پہلے دو جملوں کی تفسیر ہوں گے۔

''العشب'' دریا کا کنارا،

''التفل'' یہ تھوک کے مشابہ ہے اور اس سے کم، اب سے پہلے تھوک ہے اور پھر اس کے مشابہ اور پھر تھوک پھینکنا اور پھر پھونکنا۔

تحقیق اسناد

حدیث کی سند مختلف فیہ ہے۔[1] یا پھر سند صحیح ہے۔[2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عمرو تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔[3] ۔نیز ابن ابی عمیر اس سے روایت کرتا ہے جیسا کہ خود اسی سند میں بھی ایسا ہی ہے اور صفوان بھی اس سے روایت کرتا ہے۔[4] لہٰذا اس کی وثاقت لاریب ہے اور تضعیف سہو ہے۔ (واللہ اعلم)

12/3072 الکافی ۸/۲۱۴/۲۶۰ العدة عَنْ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ شَمُّونٍ عَنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : مِثْلَهُ وَ زَادَ فِيهِ أَلاَ وَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ جَوْهَراً وَ جَوْهَرُ وُلْدِ آدَمَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ نَحْنُ وَ شِيعَتُنَا بَعْدَنَا حَبَّذَا شِيعَتُنَا مَا أَقْرَبَهُمْ مِنْ عَرْشِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَحْسَنَ صُنْعَ اللَّهِ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اللَّهِ لَوْ لاَ أَنْ يَتَعَاظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ أَوْ يَدْخُلَهُمْ زَهْوٌ لَسَلَّمَتْ عَلَيْهِمُ الْمَلاَئِكَةُ قُبُلاً وَ اللَّهِ مَا مِنْ عَبْدٍ مِنْ شِيعَتِنَا يَتْلُو الْقُرْآنَ فِي صَلاَتِهِ قَائِماً إِلاَّ وَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَ لاَ قَرَأَ فِي صَلاَتِهِ جَالِساً إِلاَّ وَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ خَمْسُونَ حَسَنَةً وَ لاَ فِي غَيْرِ صَلاَةٍ إِلاَّ وَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ إِنَّ لِلصَّامِتِ مِنْ شِيعَتِنَا لَأَجْرُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ مِمَّنْ خَالَفَهُ أَنْتُمْ وَ اللَّهِ عَلَى فُرُشِكُمْ نِيَامٌ لَكُمْ أَجْرُ الْمُجَاهِدِينَ وَ أَنْتُمْ وَ اللَّهِ فِي صَلاَتِكُمْ لَكُمْ أَجْرُ الصَّافِّينَ فِي سَبِيلِهِ

---

[1] مراۃ العقول ج۲۶، ص۱۳۳

[2] الرسائل الاعتقادیہ خواجوئی ج۱، ص۲۳۶

[3] المفید من معجم رجال الحدیث ص۴۳۱

[4] تہذیب الاحکام ج۱، ص۲۱۲؛ الاستبصار فیما اختلف من الاخبار ج۱، ص۱۷۱؛ الوافی ج۶، ص۵۸۱، ح۴۹۸۰؛ وسائل الشیعہ ج۳، ص۳۶۰

أَنْتُمْ وَ اَللّٰهِ اَلَّذِينَ قَالَ اَللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ نَزَعْنٰا مٰا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوٰاناً عَلىٰ سُرُرٍ مُتَقٰابِلِينَ إِنَّمٰا شِيعَتُنَا أَصْحَابُ اَلْأَرْبَعَةِ اَلْأَعْيُنِ عَيْنَانِ فِي اَلرَّأْسِ وَ عَيْنَانِ فِي اَلْقَلْبِ أَلاَ وَ اَلْخَلاَئِقُ كُلُّهُمْ كَذٰلِكَ أَلاَ إِنَّ اَللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَتَحَ أَبْصَارَكُمْ وَ أَعْمىٰ أَبْصَارَهُمْ.

ترجمہ عمرو بن ابوالمقدم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسی کے مثل فرمایا، البتہ اس میں یہ اضافہ کیا: بے شک! اور ہر چیز کے لیے ایک جوہر ہے اور بنی آدم کا جوہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ہم (اہلبیتؑ) اور ہمارے بعد ہمارے شیعہ ہیں۔ خوش بخت ہیں ہمارے شیعہ کہ وہ عرشِ خدا کے کس قدر قریب ہیں اور قیامت کے دن اللہ ان کے ساتھ کس قدر احسان کرنے والا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر لوگوں کو گراں نہ گزرتا اور ان کے دلوں میں نخوت و تکبر داخل نہ ہو جائے تو ملائکہ ان کے سامنے کھڑے ہو کر ان کو سلام کرتے۔ اللہ کی قسم! ہمارے شیعوں میں سے کوئی بندہ نہیں ہے جو نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھے مگر یہ کہ اس کے ہر حرف کے بدلے اس کے لیے سو نیکیاں ہیں اور نہ ہی وہ نماز میں بیٹھ کر تلاوت کرے مگر یہ کہ اس کے ہر حرف کے بدلے اس کے لیے پچاس نیکیاں ہیں اور نہ ہی نماز کے علاوہ پڑھے مگر یہ کہ اس کے ہر حرف پر دس نیکیاں ہیں اور ہمارے شیعوں میں سے جو خاموش رہے اس کے لیے اس کے مخالف کی طرف سے قرآن کی تلاوت کا ثواب ہے۔ اللہ کی قسم! تم اپنے بستروں پر سوتے ہو مگر تمہارے لیے اجر مجاہدین جیسا ہے، اللہ کی قسم! تم اپنی نمازوں میں ہوتے ہو مگر تمہارے لیے اس (اللہ) کی سبیل میں صفیں باندھنے والوں کا اجر ہے۔ اللہ کی قسم! تم وہ لوگ ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور ان کے دلوں میں جو کینہ تھا ہم وہ سب دور کر دیں گے سب بھائی بھائی ہوں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھنے والے ہوں گے۔ (الحجر: ۴۷)۔'' بلکہ ہمارے شیعہ وہ لوگ ہیں جن کی چار آنکھیں ہیں: دو آنکھیں سر میں اور دو آنکھیں دل میں ہیں۔ آگاہ ہو جاو! تمام مخلوقات ایسی ہی ہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری آنکھیں کھول دیں اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ [1]

بیان:

الزهو الكبر و الفخر يعني لو لا كراهة استعظام الناس ذلك أو كراهة أن يدخل الشيعة كبر و فخر لسلمت الملائكة على الشيعة مقابلة وعيانا

''الزہو'' اس سے مراد تکبر اور فخر کرنا ہے یعنی اگر لوگوں کے لیئے بڑائی بیان کرنا مکروہ نہ ہوتا یا شیعوں کے لیئے تکبر اور فخر کرنا مکروہ نہ ہوتا تو ملائکہ شیعوں کے آمنے سامنے اور بالکل عیاں ہو کے سلام کرتے۔

---

[1] البرھان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۳۷۳؛ بحار الانوار ج ۶۵، ص ۸۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۷، ص ۱۳۹؛ تاویل الآیات الظاھرۃ فی فضائل العترۃ الطاھرۃ ص ۲۵۳

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے اور ابن شمون، الاصم اور عبداللہ بن قاسم تینوں کامل الزیارات کے راوی ہیں مگر تینوں امامی نہیں ہیں۔البتہ واضح ہونا چاہیے کہ ان تینوں کی تضعیف کی گئی ہے لیکن ہم توثیق کو ترجیح دیتے ہیں اور عمرو ثقہ ہے جیسا کہ قبل ازیں گزر چکا ہے۔(واللہ اعلم)

13/3073 الکافی،۵۵۶/۳۶۵/۸ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ اَلتَّيْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا قَالَ اَلْمُؤْمِنُ لِأَخِيهِ أُفٍّ خَرَجَ مِنْ وَلاَيَتِهِ وَ إِذَا قَالَ أَنْتَ عَدُوِّي كَفَرَ أَحَدُهُمَا لِأَنَّهُ لاَ يَقْبَلُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ أَحَدٍ عَمَلاً فِي تَثْرِيبٍ عَلَى مُؤْمِنٍ نَصِيحَةً وَ لاَ يَقْبَلُ مِنْ مُؤْمِنٍ عَمَلاً وَ هُوَ يُضْمِرُ فِي قَلْبِهِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ سُوءاً لَوْ كُشِفَ اَلْغِطَاءُ عَنِ اَلنَّاسِ فَنَظَرُوا إِلَى وَصْلِ مَا بَيْنَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ بَيْنَ اَلْمُؤْمِنِ خَضَعَتْ لِلْمُؤْمِنِينَ رِقَابُهُمْ وَ تَسَهَّلَتْ لَهُمْ أُمُورُهُمْ وَ لاَنَتْ لَهُمْ طَاعَتُهُمْ وَ لَوْ نَظَرُوا إِلَى مَرْدُودِ اَلْأَعْمَالِ مِنَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَقَالُوا مَا يَتَقَبَّلُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ أَحَدٍ عَمَلاً وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لِرَجُلٍ مِنَ اَلشِّيعَةِ أَنْتُمُ اَلطَّيِّبُونَ وَ نِسَاؤُكُمُ اَلطَّيِّبَاتُ كُلُّ مُؤْمِنَةٍ حَوْرَاءُ عَيْنَاءُ وَ كُلُّ مُؤْمِنٍ صِدِّيقٌ قَالَ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ شِيعَتُنَا أَقْرَبُ اَلْخَلْقِ مِنْ عَرْشِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ بَعْدَنَا وَ مَا مِنْ شِيعَتِنَا أَحَدٌ يَقُومُ إِلَى اَلصَّلاَةِ إِلاَّ اِكْتَنَفَتْهُ فِيهَا عَدَدَ مَنْ خَالَفَهُ مِنَ اَلْمَلاَئِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ جَمَاعَةً حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلاَتِهِ وَ إِنَّ اَلصَّائِمَ مِنْكُمْ لَيَرْتَعُ فِي رِيَاضِ اَلْجَنَّةِ تَدْعُو لَهُ اَلْمَلاَئِكَةُ حَتَّى يُفْطِرَ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنْتُمْ أَهْلُ تَحِيَّةِ اَللَّهِ بِسَلاَمِهِ وَ أَهْلُ أُثْرَةِ اَللَّهِ بِرَحْمَتِهِ وَ أَهْلُ تَوْفِيقِ اَللَّهِ بِعِصْمَتِهِ وَ أَهْلُ دَعْوَةِ اَللَّهِ بِطَاعَتِهِ لاَ حِسَابٌ عَلَيْكُمْ وَ لاَ خَوْفٌ وَ لاَ حُزْنٌ أَنْتُمْ لِلْجَنَّةِ وَ اَلْجَنَّةُ لَكُمْ أَسْمَاؤُكُمْ عِنْدَنَا اَلصَّالِحُونَ وَ اَلْمُصْلِحُونَ وَ أَنْتُمْ أَهْلُ اَلرِّضَا عَنِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِرِضَاهُ عَنْكُمْ وَ اَلْمَلاَئِكَةُ إِخْوَانُكُمْ فِي اَلْخَيْرِ فَإِذَا جُهِدْتُمْ اُدْعُوا وَ إِذَا غَفَلْتُمُ اِجْهَدُوا وَ أَنْتُمْ خَيْرُ اَلْبَرِيَّةِ دِيَارُكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ وَ قُبُورُكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ لِلْجَنَّةِ خُلِقْتُمْ وَ فِي اَلْجَنَّةِ نَعِيمُكُمْ وَ إِلَى اَلْجَنَّةِ تَصِيرُونَ.

ترجمہ: ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: جب مومن اپنے بھائی سے اُف کہہ دیتا ہے تو وہ اس کی دوستی سے نکل جاتا ہے اور جب وہ کہے کہ تم میرے دشمن ہو تو ان دونوں میں سے

{۱} مراۃ العقول ج۲۶،ص۱۳۴

ایک کافر ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی مومن کی ملامت کے وقت کسی کا عمل قبول نہیں کرتا اور مومن کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا جبکہ وہ ایک مومن کے خلاف اپنے دل میں برائی رکھتا ہو۔ اگر لوگوں سے پردہ ہٹا دیا جائے تو وہ اس بات کو دیکھیں گے کہ اللہ اور مومن کے درمیان کیا اتصال ہے۔ پس ان کی گردنیں مومنوں کے تابع ہو جائیں گی اور ان کے معاملات ان کے لیے آسان ہو جائیں گے اور وہ ان کے فرمانبردار ہو جائیں گے اور اگر وہ اللہ عزوجل کے رد کردہ اعمال کو دیکھیں تو وہ کہیں گے کہ اللہ عزوجل کسی کے اعمال کو قبول ہی نہیں کرتا۔

اور میں نے آپؑ سے سنا، آپ ہمارے ایک شیعہ سے فرمارہے تھے: تم سب نیک ہو اور تمہاری عورتیں نیک ہیں، ہر مومن عورت حسین حور ہے اور ہر مومن مرد سچا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ اور میں نے آپؑ سے سنا، آپ شیعوں میں سے ایک شخص سے فرمارہے تھے: ہمارے شیعہ خلقت میں سے ہمارے بعد قیامت کے دن عرش الٰہی کے سب سے زیادہ قریب ہوں گے اور ہمارے شیعوں میں سے کوئی ایک بھی نماز کے لیے کھڑا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کے مخالفوں کے برابر فرشتے اس کے ساتھ جماعت میں نماز پڑھتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو جاتا ہے اور تم میں سے روزہ دار جنت کے باغوں میں لطف اندوز ہوگا، فرشتے اس کو دعوت دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ افطار کر لیتا ہے۔

نیز میں نے آپؑ سے سنا، فرمارہے تھے: تم لوگ اللہ کے سلام کے ساتھ اس کی تحیت والے ہو، اللہ کی رحمت کے ساتھ اس کے فضل والے ہو، اللہ کی حفاظت کے ساتھ اس کی توفیق والے ہو اور اللہ کی اطاعت کے ساتھ دعوت والے ہو۔ تم پر نہ کوئی حساب، نہ کوئی خوف اور نہ ہی کوئی غم ہوگا۔ تم سب جنت کے لیے ہو اور جنت تم سب کے لیے ہے۔ ہمارے پاس تمہارے نام الصالحون (نیکوکار) اور المصلحون (اصلاح کرنے والے) ہیں اور تم اللہ کی طرف سے اہل رضا ہو، وہ تم سے راضی ہے اور فرشتے تمہارے نیکی میں بھائی ہیں۔ پس اگر تم کوشش کرتے ہو تو وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور اگر تم غفلت میں ہو تو تمہارے لیے کوشش کرتے ہیں، تم مخلوقات میں سب سے بہتر ہو، تمہارے گھر تمہارے لیے باغ ہیں، تمہاری قبریں تمہارے لیے اس جنت کے لیے باغ ہوں گی جس کے لیے تم پیدا کیے گئے ہو اور جنت میں تم پر احسان کیا جائے گا اور جنت ہی کی طرف تم سفر کر رہے ہو۔ [1]

بیان:

إسناد هذا الخبر في نسخ الكافي التي رأيناها هكذا و الظاهر أن فيه أغلاطا نشأت من عدم ضبط النساخ و الصحيح على وفق اصطلاحاتنا في ذكر الرواة هكذا أحمد عن محمد بن أحمد عن التيمي عن ابن زرارة فإن لفظة بن بدلت بعن في الأخير و بالعكس في الأول و التثريب التوبيخ يعني لا يقبل الله من أحد عملا

[1] مسند الامام الصادقؑ ج۲۱، ص۳۲۹؛ فضائل الشیعہ ابو معاش ج۲، ص۱۳۵

اشتمل علی تعییر مؤمن و تفضیحه أو لا یقبل الله طاعة من مثرب کما یقال لا یقبل الله طاعة فی الکفر یعنی من الکافر وهذا أوفق بما بعده من نظیره

اس خبر کی اسناد کتاب الکافی کے نسخہ میں موجود ہیں جن کو ہم نے اسی طرح دیکھا ہے اور ظاہری طور پر ان میں غلطیاں پائی جاتی ہیں اور ایسا نسخہ ترتیب دینے والوں کی عدم توجہ کا نتیجہ ہے اور صحیح وہ ہے جو اس روایت کا ذکر کرتے ہوئے ہماری اصطلاحات کے موافق ہو۔

اسی طرح احمد نے محمد سے، انہوں نے احمد سے، انہوں نے تمیمی سے اور انہوں نے ابن زرارہ سے اور بیشک لفظ ''بن'' بدلا گیا یعنی آخر میں اور اول میں بالعکس۔

''التثریب'' توبیخ یعنی خدا ایسے عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں کسی مومن کو شرمندہ کرنا اور بے نقاب کرنا شامل ہو یا خدا مثرب کی اطاعت قبول نہیں کرتا جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کفر کی حالت میں کی گئی اطاعت کو قبول نہیں کرتا یعنی کافر سے اور یہ زیادہ موافقت رکھتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۱]

14/3074 الکافی، ۱۰۲/۱۳۱/۸ محمد عن أحمد عن علی بن الحکم عن بزرج عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا اِسْتَقَرَّ أَهْلُ اَلنَّارِ فِي اَلنَّارِ يَفْقِدُونَكُمْ فَلاَ يَرَوْنَ مِنْكُمْ أَحَداً فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ (مٰا لَنٰا لاٰ نَرىٰ رِجٰالاً كُنّٰا نَعُدُّهُمْ مِنَ اَلْأَشْرٰارِ ۰ أَتَّخَذْنٰاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زٰاغَتْ عَنْهُمُ اَلْأَبْصٰارُ) قَالَ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخٰاصُمُ أَهْلِ اَلنّٰارِ) يَتَخَاصَمُونَ فِيكُمْ فِيمَا كَانُوا يَقُولُونَ فِي اَلدُّنْيَا.

ترجمہ: عنبسہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب جہنم والے آگ میں جا بیٹھیں گے تو وہ تم (شیعہ) لوگوں کو یاد کریں گے پس وہ تم میں سے کسی کو (وہاں) نہیں دیکھیں گے تو ان میں سے بعض دوسروں سے کہیں گے: ''جن لوگوں کو ہم دنیا میں برا سمجھتے تھے ہمیں دکھائی کیوں نہیں دیتے۔ کیا ہم ان سے (ناحق) تمسخر کرتے تھے یا ان سے ہماری نگاہیں پھر گئی ہیں۔ (ص:۶۲-۶۳)۔''

امام علیہ السلام نے فرمایا: اور یہ اللہ عزوجل کا قول ہے: ''بے شک یہ دوزخیوں کا آپس میں جھگڑنا بالکل سچی بات ہے۔ (ایضا: ۶۴)۔'' وہ تمہارے بارے میں جھگڑ رہے ہوں گے کہ وہ دنیا میں کیا کہتے رہے تھے۔ [۲]

---

[۱] مرآۃ العقول ج۲۶، ص۵۴۷؛ البضاعۃ المزجاۃ ج۴، ص۳۰۰

[۲] البرهان فی تفسیر القرآن ج۴، ص۶۸۰؛ بحار الانوار ج۸، ص۳۵۴؛ تفسیر نور الثقلین ج۴، ص۴۶۸؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۱، ص۲۶۰

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۱) یا پھر موثق علی الظاہر ہے۔ (۲) اور میرے نزدیک سند موثق کالحسن ہے کیونکہ عنبسہ ثقہ ہے کہ اس سے صفوان روایت کرتا ہے۔ (۳) نیز سید خوئی نے اس کے لیے "کان خیرا، فاضلا" کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ (۴) (واللہ اعلم)

15/3075 الکافی،۳۲/۷۸/۸ علی بن محمد عن البرقی عن عثمان عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ كَيْفَ أَصْحَابُكَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَنَحْنُ عِنْدَهُمْ أَشَرُّ مِنَ اَلْيَهُودِ وَ اَلنَّصَارَى وَ اَلْمَجُوسِ وَ اَلَّذِينَ أَشْرَكُوا قَالَ وَ كَانَ مُتَّكِئاً فَاسْتَوَى جَالِساً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قُلْتُ وَ اَللَّهِ لَنَحْنُ عِنْدَهُمْ أَشَرُّ مِنَ اَلْيَهُودِ وَ اَلنَّصَارَى وَ اَلْمَجُوسِ وَ اَلَّذِينَ أَشْرَكُوا فَقَالَ أَمَا وَ اَللَّهِ لاَ تَدْخُلُ اَلنَّارَ مِنْكُمُ اِثْنَانِ لاَ وَ اَللَّهِ وَ لاَ وَاحِدٌ وَ اَللَّهِ إِنَّكُمُ اَلَّذِينَ قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ قَالُوا مَا لَنَا لاَ نَرىٰ رِجَالاً كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ اَلْأَشْرَارِ `أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ اَلْأَبْصَارُ `إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ اَلنَّارِ) ثُمَّ قَالَ طَلَبُوكُمْ وَ اَللَّهِ فِي اَلنَّارِ فَمَا وَجَدُوا مِنْكُمْ أَحَداً۔

ترجمہ میسر سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا: تمہارے ساتھی کیسے ہیں؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! ہم (شیعہ) لوگوں کی نظروں میں یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں سے زیادہ برے ہیں اور ان سے بھی جو شرک کرتے ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ آپؑ تکیے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، پس آپؑ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: تم نے کیسے کہا؟

میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم (شیعہ) ان کے نزدیک یہودیوں عیسائیوں اور مجوسیوں سے زیادہ برے ہیں اور ان سے بھی جو شرک کرتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: لیکن اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی دو لوگ بھی جہنم میں نہیں جائیں گے۔ نہیں، اللہ کی قسم! ایک بھی نہیں جائے گا۔ خدا کی قسم! تم (شیعہ) وہ لوگ ہو جن کے بارے میں اللہ عزوجل فرماتا ہے: "جن لوگوں کو ہم

---

(۱) مراۃ العقول ج ۲۵، ص ۳۳

(۲) البضاعۃ المزجاۃ ج ۲، ص ۳۹۹

(۳) تہذیب الاحکام ج ۲، ص ۵۳ ح ۱۱؛ الاستبصار فیما اختلف من الاخبار ج ۱، ص ۷۶ ح ۱۳؛ الوافی ج ۸، ص ۷۶۹ ح ۵۳ ۷؛ وسائل الشیعہ ج ۸، ص ۱۹۳

(۴) المفید من معجم رجال الحدیث ص ۴۴۳

دنیا میں برا سمجھتے تھے ہمیں دکھائی کیوں نہیں دیتے۔ کیا ہم ان سے (ناحق) تمسخر کرتے تھے یا ان سے ہماری نگاہیں پھر گئی ہیں۔ بے شک یہ دوزخیوں کا آپس میں جھگڑنا بالکل سچی بات ہے۔ (ص:٦٢-٦٤)۔"
پھر آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ تمہیں جہنم میں تلاش کر رہے ہوں گے مگر تم میں سے کسی ایک کو بھی اس میں نہیں پائیں گے۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق علی الظاہر ہے۔ ﴿۲﴾ یا موثق علی المشہور ہے۔ ﴿۳﴾ یا پھر سند صحیح ہے۔ ﴿۴﴾ اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے کیونکہ عثمان نے وقف سے رجوع کر لیا تھا اور وہ ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

16/3076 الکافی،۸/۳۰۴/۴۷۰ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلصَّلْتِ عَنْ يُونُسَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَلاَئِكَةً يُسْقِطُونَ اَلذُّنُوبَ عَنْ ظُهُورِ شِيعَتِنَا كَمَا تُسْقِطُ اَلرِّيحُ اَلْوَرَقَ مِنَ اَلشَّجَرِ فِي أَوَانِ سُقُوطِهِ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ (يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ) ... (وَ يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا) وَ اَللَّهِ مَا أَرَادَ بِهَذَا غَيْرَكُمْ .

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو محمد! اللہ عزوجل کے فرشتے ہیں جو ہمارے شیعوں کی پشتوں سے گناہوں کو اسی طرح کاٹ دیتے ہیں جس طرح خزاں کے موسم میں درخت کے پتوں کو ہوا کاٹ دیتی ہے اور اسی سلسلے میں اللہ کا یہ قول ہے: "وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ اور ایمانداروں کے لیے بخشش مانگتے ہیں۔ (المومن:۷)۔" اللہ کی قسم! اس نے اس سے تم لوگوں کے علاوہ کسی اور کو مراد نہیں لیا ہے۔ ﴿۵﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ ﴿۶﴾ یا مقطوع ہے۔ ﴿۷﴾

﴿۱﴾ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۴،ص ۶۷۹؛ بحار الانوار ج ۸،ص ۳۵۴؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴،ص ۴۶۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۱،ص ۲۶۰

﴿۲﴾ مراۃ العقول ج ۲۵،ص ۱۷۹؛ الرسائل الاعتقادیہ خواجوئی ج ۱،ص ۲۶۴

﴿۳﴾ البضاعۃ المزجاۃ ج ۲،ص ۳۸

﴿۴﴾ معجم رجال الحدیث ج ۲،ص ۱۱۷، رقم ۱۲۹۵

﴿۵﴾ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۴،ص ۷۴۵؛ بحار الانوار الجامعۃ لدرر اخبار الائمۃ الاطہار علیہ السلام ج ۵۶،ص ۱۹۶ و ج ۶۵،ص ۷۷؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴،ص ۵۱۱

﴿۶﴾ مراۃ العقول ج ۲۶،ص ۳۸۷

﴿۷﴾ البضاعۃ المزجاۃ ج ۴،ص ۳۳

17/3077 الکافی،۸/۲۴۶/۳۱۵ القمیان عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ بزرج [مَنْصُورِ بْنِ رَوْحٍ] عَنْ فُضَيْلٍ اَلصَّائِغِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: أَنْتُمْ وَ اَللَّهِ نُورٌ فِي ظُلُمَاتِ اَلْأَرْضِ وَ اَللَّهِ إِنَّ أَهْلَ اَلسَّمَاءِ لَيَنْظُرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ظُلُمَاتِ اَلْأَرْضِ كَمَا تَنْظُرُونَ أَنْتُمْ إِلَى اَلْكَوْكَبِ اَلدُّرِّيِّ فِي اَلسَّمَاءِ وَ إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَقُولُ لِبَعْضٍ يَا فُلاَنُ عَجَباً لِفُلاَنٍ كَيْفَ أَصَابَ هَذَا اَلْأَمْرَ وَ هُوَ قَوْلُ أَبِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ اَللَّهِ مَا أَعْجَبُ مِمَّنْ هَلَكَ كَيْفَ هَلَكَ وَ لَكِنْ أَعْجَبُ مِمَّنْ نَجَا كَيْفَ نَجَا.

ترجمہ فضیل الصائغ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! تم (شیعہ) زمین کے اندھیروں میں روشنی ہو۔ اللہ کی قسم! آسمان کے باشندے زمین کے اندھیرے میں تم لوگوں کی طرف اسی طرح دیکھتے ہیں جس طرح تم آسمان کے روشن ستارے کی طرف دیکھتے ہو اور بے شک ان (لوگوں) میں سے بعض دوسروں سے کہتے ہیں: اے فلاں! یہ فلاں کے لیے تعجب کی بات ہے کہ اس نے اس امر کو کیسے حاصل کر لیا اور یہ میرے والد گرامیؑ کا قول ہے: اللہ کی قسم! تعجب یہ نہیں کہ ہلاک ہونے والا کیسے ہلاک ہوا بلکہ تعجب یہ ہے کہ جو نجات پا گیا، وہ کیسے نجات پا گیا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ بزرج ثقہ غیر امامی معروف ہے اور علی بن حدید تفسیر قمی اور کامل الزیارات دونوں کا راوی ہے۔ نیز ابن ابی عمیر اس سے روایت کرتا ہے۔ [3] اور فضیل الصائغ یعنی فضیل بن عثمان المرادی الصائغ بھی ثقہ ہے۔ [4]

18/3078 الکافی،۸/۱۵۱/۱۳۳ علی عن أبیه عن ابن أسباط عن بعض أصحابنا عن محمد قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : يَا اِبْنَ مُسْلِمٍ اَلنَّاسُ أَهْلُ رِيَاءٍ غَيْرَكُمْ وَ ذَلِكُمْ أَنَّكُمْ أَخْفَيْتُمْ مَا يُحِبُّ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَظْهَرْتُمْ مَا يُحِبُّ اَلنَّاسُ وَ اَلنَّاسُ أَظْهَرُوا مَا يُسْخِطُ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَخْفَوْا مَا يُحِبُّهُ اَللَّهُ يَا اِبْنَ مُسْلِمٍ إِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى رَأَفَ بِكُمْ فَجَعَلَ اَلْمُتْعَةَ عِوَضاً لَكُمْ عَنِ اَلْأَشْرِبَةِ.

---

[1] فضائل الشیعہ ابو معاش ج۱، ص۲۵۲

[2] مراۃ العقول ج۲۶، ص۲۸۷

[3] تہذیب الاحکام ج۷، ص۲۷۶؛ الاستبصار فیما اختلف من الاخبار ج۳، ص۱۵۹؛ وسائل الشیعہ ج۲۰، ص۳۶۵

[4] المفید من معجم رجال الحدیث ص۴۶۰

محمد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے ابن مسلم! لوگ دکھاوے والے تمہارے غیر ہیں اور یہ اس لیے ہے کہ تم لوگوں نے اس چیز کو چھپایا ہے جسے اللہ پسند کرتا ہے اور اس چیز کو ظاہر کیا ہے جسے لوگ پسند کرتے ہیں جبکہ لوگوں نے وہ چیز ظاہر کی ہے جس سے اللہ تعالیٰ غضبناک ہے اور اس چیز کو چھپایا ہے جسے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ اے ابن مسلم! اللہ عزوجل نے تم لوگوں سے ہمدردی کی پس اس نے تمہارے لیے (نشہ آور) مشروبات کے عوض متعہ (عارضی نکاح) کو (جائز) قرار دیا۔ ﴿1﴾

بیان:

إنما كان الناس أهل رياء لأنهم كانوا يراءون الناس بدينهم حيث كانوا يدينون بما دان به الناس و لا يدينون دين الحق كمن يصلي للناس و لا يصلي لله إنكم أخفيتم ما يحب الله يعني الاعتقاد بإمامتنا و افتراض طاعتنا سمعا و طاعة لله و أظهرتم ما يحب الناس يعني الاعتقاد بأئمتهم الزور تقية و خوفا منهم و الناس أظهروا ما يسخط الله يعني الاعتقاد بإمامة أئمة الزور سمعا و طاعة لهم و أخفوا ما يحبه الله يعني الاعتقاد بإمامتنا و فضلنا حسدا إيانا و مداهنة مع الناس و الأسرية جمع السرية و هي الأمة النفيسة المتخذة للنكاح أرادم أنكم و إن كنتم محرومين عن الإماء النفائس لأن الغنائم إنما هي بين أعدائكم إلا أن الله سبحانه لرأفته بكم أحل لكم المتعة عوضا منهن و هم محرومون منها لتحريم عمرهم عليهم و ربما يوجد في بعض النسخ الأشربة بالشين المعجمة و الباء الموحدة فإن صح فالمراد بها الأنبذة التي أحلوها و جهة الاشتراك التلذذ و يؤيده ما يأتي في كتاب النكاح في باب إثبات المتعة و ثوابها من الفقيه

"إنما كان الناس أهل رياء" کیونکہ وہ لوگوں کو اپنا دین دکھاتے تھے جیسا کہ وہ اس پر ایمان رکھتے تھے جس پر لوگ ایمان رکھتے تھے اور وہ دین حق پر عمل نہیں کرتے تھے جیسا کہ وہ شخص جو لوگوں کے لیئے نماز پڑھتا ہے اور خدا کے لیئے نماز نہیں پڑھتا۔

"إنكم أخفيتم ما يحب الله" یعنی ہماری امامت پر اور ہماری اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے فرض وواجب ہونے پر عقیدہ رکھنا۔

"أظهرتم ما يحب الناس" یعنی لوگوں سے خوف زدہ ہوتے ہوئے تقیہ کی وجہ سے ان کے جھوٹے اماموں پر عقیدہ رکھنا۔

"الناس أظهروا ما يسخط الله" یعنی جھوٹے اماموں کی امامت کا پر عقیدہ رکھنا اور ان کی اطاعت کرنا۔

﴿1﴾ مسند الامام الباقر ج۲، ص۱۵۹

''أخفوا ما یحبہ اللہ''یعنی ہماری امامت پر ایمان لانا اور لوگوں سے حسد اور چاپلوسی سے ہم پر احسان کرنا۔
''الاسریۃ''یہ جمع ھے''السریۃ'' کی اور اس سے مراد وہ قیمتی لونڈی ہے جو شادی کے لیے لی گئی تھی۔امامؑ کی مراد یہ کہ اگر آپ کو قیمتی لونڈیوں سے بھی محروم کر دیا جائے کیونکہ مال غنیمت آپ کے دشمنوں کے ہاتھ میں ہے تب بھی اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنی شفقت کی وجہ سے ان کے بدلے آپ کے لیے لذت کو حلال کر دیا۔وہ اس سے محروم ہیں کیونکہ ان کی زندگی ان پر حرام ہے، یہ صحیح ہے تو اس سے مراد وہ شراب ہے جو وہ پسند کرتے ہیں اور اس میں شرکت کا مقام لذت ہے۔
اس کی تائید اس سے ہوتی ہے جو کتاب من لایحضرہ الفقیہ''کتاب النکاح''کے''باب اثبات المتعۃ وثوابہا''میں آئے گی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [1] یا پھر سند معتبر ہے۔ [2]

19/3079 الکافی،۸/۱۰۷/۸۳ العدۃ عن أحمد عن التمیمي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِذَا بَلَغَ اَلْمُؤْمِنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً آمَنَهُ اَللَّهُ مِنَ اَلْأَدْوَاءِ اَلثَّلاَثَةِ اَلْبَرَصِ وَ اَلْجُذَامِ وَ اَلْجُنُونِ فَإِذَا بَلَغَ اَلْخَمْسِينَ خَفَّفَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ حِسَابَهُ فَإِذَا بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً رَزَقَهُ اَللَّهُ اَلْإِنَابَةَ فَإِذَا بَلَغَ اَلسَّبْعِينَ أَحَبَّهُ أَهْلُ اَلسَّمَاءِ فَإِذَا بَلَغَ اَلثَّمَانِينَ أَمَرَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِإِثْبَاتِ حَسَنَاتِهِ وَ إِلْقَاءِ سَيِّئَاتِهِ فَإِذَا بَلَغَ اَلتِّسْعِينَ غَفَرَ اَللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ وَ كُتِبَ أَسِيرَ اَللَّهِ فِي أَرْضِهِ.

ترجمہ: علی بن مغیرہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جب مومن چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ اسے تین بیماریوں سے محفوظ کر دیتا ہے: برص، جذام اور جنون۔اور جب وہ پچاس کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ اس کا حساب ہلکا کر دیتا ہے اور جب وہ ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے توبہ کی توفیق عطا فرماتا ہے اور جب وہ ستر کو پہنچتا ہے تو آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور جب وہ اسّی سال کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ اس کی نیکیاں لکھنے اور برائیوں کو مٹا دینے کا حکم دیتا ہے اور جب وہ نوے سال کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اسے اپنی زمین میں اللہ کا قیدی لکھ دیتا ہے۔ [3]

---

[1] مراۃ العقول ج۲۵،ص۳۷۱؛البضاعۃ المزجاۃ ج۲،ص۳۴۱

[2] موسوعہ احکام الاطفال انصاری ج۲،ص۴۷

[3] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۱۸۸؛مشکاۃ الانوار ص۱۶۹؛بحار الانوار ج۷۰،ص۸۹ ح۳؛عوالم العلوم ج۲۰،ص۷۰۶؛الخصال ج۲،ص۵۴۶

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ علی بن مغیرہ تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۲] (واللہ اعلم)

20/3080 الکافی،۸/۱۰۸/۸۳ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى فَإِذَا بَلَغَ الْمِائَةَ فَذَلِكَ أَرْذَلُ الْعُمُرِ .

ترجمہ: اور دوسری روایت میں ہے: پس جب وہ سو تک پہنچ جاتا ہے تو یہ سب سے بری عمر ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے لیکن یہ الفاظ تفسیر قمی میں سند کے ساتھ موجود ہیں اور علی بن ابراہیم کی توثیق واضح ہے لہذا حدیث معتبر ہے۔ (واللہ اعلم)

21/3081 الکافی،۸/۳۰۶/۴۷۵ العدة عن الأشعري عن سهل عن الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: يَا عَلِيُّ مَنْ أَحَبَّكَ ثُمَّ مَاتَ فَقَدْ (قَضَى نَحْبَهُ) وَمَنْ أَحَبَّكَ وَلَمْ يَمُتْ فَهُوَ (يَنْتَظِرُ) وَمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلاَ غَرَبَتْ إِلاَّ طَلَعَتْ عَلَيْهِ بِرِزْقٍ وَإِيمَانٍ .الكافي، وَفِي نُسْخَةٍ نُورٍ .

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام! جو تجھ سے محبت کرتا ہے، پھر مر جاتا ہے تو وہ اپنی محبت ختم کر جاتا ہے اور وہ جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور وہ ابھی فوت نہیں ہوا ہے تو وہ منتظر ہے اور سورج نہ طلوع ہوتا ہے اور نہ ہی غروب ہوتا ہے مگر یہ کہ اس کے پاس رزق اور ایمان لے کر آتا ہے۔ الکافی، اور دوسرے نسخے میں (ایمان کی جگہ) نور ہے۔ [۴]

بیان:

في هذا الحديث إشارة إلى قوله عز وجل مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجالٌ صَدَقُوا ما عاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَما بَدَّلُوا تَبْدِيلًا وفيه تنبيه على أن العهد المشار إليه في الآية الكريمة هو حب علي ع أو ما يقتضيه وقد مضى تأويلها به في الحديث الأول من هذا الباب

---

[۱] مراۃ العقول ج ۲۵، ص ۲۶۱؛ البضاعۃ المزجاۃ ج ۲، ص ۱۹۷

[۲] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۴۱۴

[۳] تفسیر القمی ج ۲، ص ۷۸؛ نوادر الاخبار ص ۳۰۷؛ تفسیر الصافی ج ۳، ص ۳۴۴؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۷۴۳؛ بحار الانوار ج ۶، ص ۱۱۹ و ج ۵۷، ص ۳۷۶؛ تفسیر نور الثقلین ج ۳، ص ۴۷۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۷، ص ۲۳۶ و ج ۹، ص ۴۸

[۴] تفسیر الصافی ج ۴، ص ۱۸۱؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۴، ص ۴۳۲؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۲۵۸؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۰، ص ۳۵۳

اس حدیث میں اشارہ ہے اللہ تعالیٰ اس فرمان کی طرف:

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔

''مومنین میں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچا کر دکھایا، ان میں سے بعض نے اپنی ذمے داری کو پورا کیا اور ان میں سے بعض انتظار کر رہے ہیں اور وہ ذرا بھی نہیں بدلے۔(سورہ الاحزاب:۲۳)۔''

اس میں ایک تنبیہ ہے اور اس آیت کریمہ میں ''العھد'' مشار الیہ ہے اور اس سے مراد مولا علیؑ کی محبت ہے یا وہ چیز مراد ہے جو اس کا تقاضہ کرتی ہے اور بیشک اس کی تاویل اس باب کی پہلی حدیث میں گزر چکی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور جعفر بن محمد الاشعری یعنی جعفر بن محمد بن عبید کامل الزیارات کا راوی ہے۔(واللہ اعلم)

22/3082 الکافی ۱۹۵/۱،۷۶/۸ الاثنان عن اَلْوَشَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: لِكُلِّ مُؤْمِنٍ حَافِظٌ وَ سَائِبٌ قُلْتُ وَ مَا اَلْحَافِظُ وَ مَا اَلسَّائِبُ يَا أَبَا جَعْفَرٍ قَالَ اَلْحَافِظُ مِنَ اَللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى حَافِظٌ مِنَ اَلْوَلاَيَةِ يَحْفَظُ بِهِ اَلْمُؤْمِنَ أَيْنَمَا كَانَ وَ أَمَّا اَلسَّائِبُ فَبِشَارَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يُبَشِّرُ اَللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بِهَا اَلْمُؤْمِنَ أَيْنَمَا كَانَ وَ حَيْثُمَا كَانَ۔

ترجمہ: ابو حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: ہر مومن کا ایک حافظ اور ایک سائب ہوتا ہے۔

میں نے عرض کیا: اے (امام) ابو جعفر علیہ السلام! حافظ کیا ہے اور سائب کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: حافظ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، یہ حافظ ولایت میں سے ہوتا ہے جو اس کے ذریعے حفاظت کرنے والا ہوتا ہے جس سے مومن کی حفاظت کی جاتی ہے وہ جہاں بھی ہو اور جہاں تک سائب کا تعلق ہے تو یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت ہے جو اللہ مومن کو دیتا ہے وہ جہاں ہو اور جس بھی حال میں ہو۔ [2]

بیان:

السيب العطاء يعنى لم يزل للمؤمن حافظ من الله سبحانه يحفظه و هو ولايته لأهل البيت ع و لم يزل له

[1] مرآۃ العقول ج۲۶،ص۰۰۰ ؛ البضاعۃ المزجاۃ ج۴،ص۵۲

[2] مسند الامام الباقرؑ ج۵،ص۴۷۶

عطية من محمد ص وهي بشارته له بنعيم الآخرة يبشره الله بتلك البشارة قال الله تعالى الَّذِينَ آمَنُوا وَ كَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

''السیب'' عطاء کرنا یعنی مؤمن کے لیئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا ہوتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے اور وہ اس کا اہلبیتؑ کی ولایت کا اقرار ہے اور اس کے لیئے ہمیشہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عطیہ حاصل ہوتا ہے اور اس سے مراد اس کے لیئے آخرت کی نعمتوں کی خوشخبری ہے اور اس کی خوشخبری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس طرح دی گئی ہے:

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔

''جو ایمان لائے اور تقویٰ پر عمل کیا کرتے تھے ○ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی، اللہ کے کلمات میں تبدیلی نہیں آسکتی، یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورہ یونس: ٦٤،٦٣)۔''

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ معلی بن محمد ثقہ جلیل ثابت ہے اور محمد بن فضیل سے صفوان وغیرہ روایت کرتے ہیں نیز وہ تفسیر قمی کا بھی راوی ہے اور ان دونوں کے متعلق کئی بار تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

١٣٠ ۔ باب أنه لا يتقبل الله إلا من المؤمن

باب: اللہ مومن کے علاوہ کسی سے قبول نہیں کرے گا۔

1/3083 الكافى،٨/٢٣٦/٣١٦ القميان عن ابن فضال الكافى،٨/٢٣٦/٣١٧ العدة عن سهل عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ أَخِي أَبِي شِبْلٍ عَنْ أَبِي شِبْلٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اِبْتِدَاءً مِنْهُ أَحْبَبْتُمُونَا وَ أَبْغَضَنَا اَلنَّاسُ وَ صَدَّقْتُمُونَا وَ كَذَّبَنَا اَلنَّاسُ وَ وَصَلْتُمُونَا وَ جَفَانَا اَلنَّاسُ فَجَعَلَ اَللّٰهُ مَحْيَاكُمْ مَحْيَانَا وَ مَمَاتَكُمْ مَمَاتَنَا أَمَا وَ اَللّٰهِ مَا بَيْنَ اَلرَّجُلِ وَ بَيْنَ أَنْ يُقِرَّ اَللّٰهُ عَيْنَهُ إِلاَّ أَنْ تَبْلُغَ نَفْسُهُ هَذَا اَلْمَكَانَ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ فَمَدَّ اَلْجِلْدَةَ ثُمَّ أَعَادَ ذَلِكَ فَوَ اَللّٰهِ مَا رَضِيَ حَتَّى حَلَفَ لِي فَقَالَ وَ اَللّٰهِ اَلَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ لَحَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ بِذَلِكَ يَا أَبَا

[1] مراۃ العقول ج٢٦،ص٦٣؛ البضاعۃ المزجاۃ ج٢،ص٥٧٩

شِبْلٍ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تُصَلُّوا وَ يُصَلُّوا فَيُقْبَلَ مِنْكُمْ وَ لاَ يُقْبَلَ مِنْهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تُزَكُّوا وَيُزَكُّوا فَيُقْبَلَ مِنْكُمْ وَ لاَ يُقْبَلَ مِنْهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَحُجُّوا وَ يَحُجُّوا فَيَقْبَلَ اَللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ مِنْكُمْ وَ لاَ يَقْبَلَ مِنْهُمْ وَ اَللَّهِ مَا تُقْبَلُ اَلصَّلاَةُ إِلاَّ مِنْكُمْ وَ لاَ اَلزَّكَاةُ إِلاَّ مِنْكُمْ وَ لاَ اَلْحَجُّ إِلاَّ مِنْكُمْ فَاتَّقُوا اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّكُمْ فِي هُدْنَةٍ وَ أَدُّوا اَلْأَمَانَةَ فَإِذَا تَمَيَّزَ اَلنَّاسُ فَعِنْدَ ذَلِكَ ذَهَبَ كُلُّ قَوْمٍ بِهَوَاهُمْ وَ ذَهَبْتُمْ بِالْحَقِّ مَا أَطَعْتُمُونَا أَ لَيْسَ اَلْقُضَاةُ وَ اَلْأُمَرَاءُ وَ أَصْحَابُ اَلْمَسَائِلِ مِنْهُمْ قُلْتُ بَلَى قَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَاتَّقُوا اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّكُمْ لاَ تُطِيقُونَ اَلنَّاسَ كُلَّهُمْ إِنَّ اَلنَّاسَ أَخَذُوا هَاهُنَا وَ هَاهُنَا وَ إِنَّكُمْ أَخَذْتُمْ حَيْثُ أَخَذَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ اِخْتَارَ مِنْ عِبَادِهِ مُحَمَّداً صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَاخْتَرْتُمْ خِيَرَةَ اَللَّهِ فَاتَّقُوا اَللَّهَ وَ أَدُّوا اَلْأَمَانَاتِ إِلَى اَلْأَسْوَدِ وَ اَلْأَبْيَضِ وَ إِنْ كَانَ حَرُورِيّاً وَ إِنْ كَانَ شَامِيّاً ۔

ابو شبل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے گفتگو شروع کرتے ہوئے فرمایا: تم لوگوں نے ہم سے محبت کی جبکہ لوگوں نے ہم سے بغض رکھا، تم نے ہماری تصدیق کی جبکہ لوگوں نے ہمیں جھٹلایا، تم ہم سے متصل رہے جبکہ لوگوں نے ہم سے جفا کی۔ پس اللہ نے تمہاری زندگی کو ہماری زندگی اور تمہاری موت کو ہماری موت قرار دے دیا لیکن اللہ کی قسم! آدمی اور اس کے درمیان کوئی چیز نہیں جو اللہ نے اس کی آنکھوں کے لیے مقرر کی ہے سوائے اس کے کہ اس کی جان اس مقام تک پہنچ جائے اور آپؑ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ فرمایا اور جلد کو کھینچا۔ پھر آپؑ نے یہ بات دہرائی، پس اللہ کی قسم! آپؑ راضی نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپؑ نے مجھ سے حلف لے لیا تو فرمایا: اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میرے والد بزرگوار امام محمد باقرؑ نے مجھ سے یہ بیان فرمایا۔ اے ابو شبل! کیا تم خوش نہیں ہو کہ تم بھی دعا کرتے ہو اور وہ بھی دعا کرتے ہیں تو تم سے قبول ہوتی ہے اور ان سے قبول نہیں ہوتی؟ کیا تم خوش نہیں ہو کہ تم بھی زکوۃ دیتے ہیں اور وہ بھی زکوۃ دیتے ہیں تو تم سے قبول ہوتی ہے اور ان سے قبول نہیں ہوتی؟ کیا تم خوش نہیں ہو کہ تم بھی حج کرتے ہو اور وہ بھی حج کرتے ہیں تو اللہ تم سے قبول کرتا ہے اور ان سے قبول نہیں کرتا؟ اللہ کی قسم! نہ تمہارے سوا نماز قبول ہوتی ہے، نہ تمہارے سوا زکوۃ قبول ہوتی ہے اور نہ تمہارے سوا حج قبول ہوتی ہے۔ پس اللہ سے ڈرو کیونکہ تم صلح (کے زمانے) میں ہو اور امانتوں کو ادا کرو۔ پس جب لوگ الگ الگ ہو گئے تو اس وقت سب لوگ اپنی خواہشات کے ساتھ چلے گئے اور تم لوگ حق کے ساتھ چلے گئے جو کہ تم نے ہماری اطاعت کی۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ قاضی، حاکم اور اصحاب مسائل (مسئلہ حل کرنے والے) ان میں سے ہیں؟

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: پس اللہ سے ڈرو کیونکہ تم ان سب لوگوں کو برداشت نہیں کر سکو گے۔لوگوں نے اِدھر اُدھر سے حاصل کیا ہے اور تم نے وہیں سے حاصل کیا جہاں سے اللہ نے اخذ کیا۔ بے شک اللہ نے اپنے بندوں میں سے حضرت محمد ﷺ کو چن لیا تو تم نے بھی اللہ کے انتخاب کا انتخاب کیا۔ پس اللہ سے ڈرو اور کالے اور گورے کی امانتوں کی ادائیگی کرو اگرچہ وہ حروریہ ہو اور اگرچہ وہ شامی ہو۔ [1]

بیان:

فإنكم في هدنة أي مسالمة و مصالحة معهم لا حرب بينكم و بينهم و لا قتال و عند التميز يظهر أنهم عبدة الهوى و أنتم عبيد الحق أليس القضاة و الأمراء و أصحاب المسائل يعني الفقهاء و المفتين منهم هذا تمهيد لبيان أنهم لا يطيقونهم و لا يقاومونهم أخذوا هاهنا و هاهنا يعني خرجوا عن أهل بيت النبوة و الرسالة حيث أخذ الله يعني أهل بيت النبي ص فإنهم خيرة الله من عباده.

"فإنكم في هدنة" یعنی ان کے ساتھ صلح اور صلح ہو، تمہارے اور ان کے درمیان نہ کوئی جنگ ہے اور نہ کوئی لڑائی ہے اور جب تمیز کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ جذبے کے پرستار ہیں اور تم حق کے غلام ہو۔

"أليس القضاة و الأمراء و أصحاب المسائل" کیا فیصلہ کرنے والے، صاحبانِ حکومت اور مسائل بیان کرنے والے نہیں ہیں، یعنی ان میں سے فقہاء اور فتویٰ دینے والے، یہ بیان کی تمہید ہے کہ بیشک وہ ان کو طاقتور نہیں کر سکتے اور نہ ہی ان کو قائم رکھ سکتے ہیں۔

"أخذوا ههنا و ههنا" وہ یہاں اور وہاں لے گئے یعنی وہ اہلبیتِ نبوت و رسالتؑ خارج ہو گئے۔

"حيث أخذ الله" یعنی اہلبیتِ نبی ﷺ اور اس کے بندوں میں سب سے افضل ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] البتہ سند ابن فضال تک پہنچ گئی ہے لہٰذا معتبر ہونے کا قرینہ بہر حال موجود ہے۔(واللہ اعلم)

2/3084 الكافي، ٨/٢٣٧/٣١٨ العدة عن سهل عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: نَظَرْتُ إِلَى اَلْمَوْقِفِ وَ اَلنَّاسُ فِيهِ كَثِيرٌ فَدَنَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ أَهْلَ اَلْمَوْقِفِ لَكَثِيرٌ قَالَ فَصَرَفَ بِبَصَرِهِ فَأَدَارَهُ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ اُدْنُ مِنِّي يَا أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ غُثَاءٌ يَأْتِي بِهِ اَلْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ لاَ وَ اَللَّهِ مَا اَلْحَجُّ إِلاَّ لَكُمْ لاَ وَ اَللَّهِ مَا يَتَقَبَّلُ اَللَّهُ إِلاَّ

[1] مسند الامام الصادقؑ ج۵، ص۵۷؛ مسند سہل بن زیاد ج۲، ص۱۵

[2] مرآۃ العقول ج۲۶، ص۱۸۱

مِنْكُمْ۔

معاذ بن کثیر سے روایت ہے کہ میں نے (حج کے دوران مقام) موقف کی طرف دیکھا تو اس میں بہت سے لوگ موجود تھے۔ پس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گیا اور آپؑ سے عرض کیا: اہل موقف کس قدر کثیر ہیں تو آپؑ نے چاروں طرف اپنی نگاہ دوڑائی اور ان میں غور کیا، پھر فرمایا: میرے قریب آؤ۔ اے ابوعبداللہ! یہ وہ گند ہے جسے لہریں ہر جگہ سے لائی ہیں۔ نہیں، اللہ کی قسم! تم لوگوں کے سوا کوئی حج نہیں ہے۔ نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تم لوگوں کے سوا قبول ہی نہیں کرتا۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔[۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے کہ صفوان وغیرہ اس سے روایت کرتے ہیں۔ نیز شیخ مفید اور شیخ طوسی نے اس کی توثیق کی ہے۔ نیز یہ کامل الزیارات اور تفسیر قمی کا بھی راوی ہے اور بارے تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3085 الکافی،۲/۴۶۳/۱/۱ علی عن العبیدی عَنْ يُونُسَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ هَلْ لِأَحَدٍ عَلَى مَا عَمِلَ ثَوَابٌ عَلَى اَللّٰهِ مُوجَبٌ إِلاَّ اَلْمُؤْمِنِينَ قَالَ لاَ

یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: کیا مومنوں کے علاوہ کسی شخص کے عمل کا اللہ پر کوئی ثواب واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۴]

4/3086 الکافی،۲/۴۶۳/۱/۵ أحمد عن الحسين عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَارِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ حَدِيثٌ رُوِيَ لَنَا أَنَّكَ قُلْتَ إِذَا عَرَفْتَ فَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَالَ قَدْ قُلْتُ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَوْا أَوْ سَرَقُوا أَوْ شَرِبُوا اَلْخَمْرَ فَقَالَ لِي (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ

---

[۱] الامالی (للطوسی) ص۱۸۵؛ بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ ص۹۹؛ بحار الانوار ج۲۷، ص۱۷۲؛ مسند سہل بن زیاد ج۵، ص۱۲۳؛ مسند الامام الصادق ج۵، ص۵۱

[۲] مرآۃ العقول ج۲۶، ص۱۸۲

[۳] مسند علی بن ابراہیم قمی، عابدی ج۲، ص۳۸۱

[۴] مرآۃ العقول ج۱۱، ص۳۹۵؛ المعادر ویۃ القرآنیۃ حیدری ج۲، ص۷۸

رَاجِعُونَ) وَ اَللّٰهِ مَا أَنْصَفُونَا أَنْ نَكُونَ أُخِذْنَا بِالْعَمَلِ وَ وُضِعَ عَنْهُمْ إِنَّمَا قُلْتُ إِذَا عَرَفْتَ فَاعْمَلْ مَا شِئْتَ مِنْ قَلِيلِ اَلْخَيْرِ وَ كَثِيرِهِ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْكَ.

ترجمہ محمد بن مارد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ہم سے ایک حدیث مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تو معرفت حاصل لے تو جو چاہے کر۔

آپؑ نے فرمایا: میں نے ایسا ہی کہا ہے۔

میں نے عرض کیا: اور اگر چہ وہ زنا کریں، چوری کریں اور شراب پئیں؟

آپؑ نے مجھ سے فرمایا: إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللہ کی قسم! انہوں نے ہمارے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ ہم (خود) تو اپنے عمل کے ذمہ دار ہوں گے جبکہ وہ مستثنیٰ ہوں گے؟ میں نے جو کہا ہے وہ یہ ہے کہ جب تو معرفت حاصل کر لے تو قلیل یا کثیر نیکی میں سے جو چاہے کر پس وہ تجھ سے قبول کر لی جائے گی۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۲]

5/3087 الکافی، ۱/۶/۴۶۳/۲ علی [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلرَّيَّانِ بْنِ اَلصَّلْتِ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ كَانَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كَثِيراً مَا يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: يَا أَيُّهَا اَلنَّاسُ دِينَكُمْ دِينَكُمْ فَإِنَّ اَلسَّيِّئَةَ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ اَلْحَسَنَةِ فِي غَيْرِهِ وَ اَلسَّيِّئَةُ فِيهِ تُغْفَرُ وَ اَلْحَسَنَةُ فِي غَيْرِهِ لاَ تُقْبَلُ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام جو کچھ اکثر اپنے خطبے میں فرمایا کرتے تھے وہ یہ ہے: اے لوگو! اپنے دین کی طرف توجہ کرو، اپنے دین کی طرف توجہ کرو۔ اس (دین) میں برائی اس کے غیر میں نیکی سے بہتر ہے اور اس میں تو برائی بھی معاف ہو سکتی ہے لیکن اس کے غیر میں تو نیکی بھی قبول نہیں کی جائے گی۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [۴] نیز شیخ صدوق نے اسی طرح کے الفاظ ایک اور حدیث میں نقل کیے۔ [۵] جس کی سند

---

[۱] تنبیہ الخواطر ج۲، ص۱۶۰؛ وسائل الشیعہ ج۱، ص۱۱۴

[۲] مراۃ العقول ج۱۱، ص۳۹۷

[۳] ارشاد القلوب ج۱، ص۱۸۳؛ تنبیہ الخواطر ج۲، ص۱۶۱

[۴] مراۃ العقول ج۱۱، ص۳۹۸

[۵] الامالی (للصدوق)، ص۵۱۳؛ معانی الاخبار، ص۱۸۵؛ بحار الانوار ج۶۵، ص۳۰۹

موثق ہے اور شیخ آصف محسنی نے بھی اسے احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے۔ [1] (واللہ اعلم)

۱۳۱۔ باب صلابة المؤمن فی دینه

باب: مومن کا اپنے دین میں ٹھوس (سخت) ہونا

1/3088 الکافی،۲/۲۴۱/۳۷/۱ محمد عن ابن عیسی عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ أَصْلَبُ مِنَ اَلْجَبَلِ اَلْجَبَلُ يُسْتَقَلُّ مِنْهُ وَ اَلْمُؤْمِنُ لاَ يُسْتَقَلُّ مِنْ دِينِهِ شَيْءٌ.

ترجمہ: زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مومن پہاڑ سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ پہاڑ میں سے تو کم کیا جاسکتا ہے لیکن مومن کے دین میں کوئی کوئی چیز کم نہیں کی جاسکتی۔ [2]

بیان:

الفل بالفاء الثلم و قد مضی هذا الحدیث بعبارة أخری مع صدر له فی باب أن المؤمن لا یذل نفسه

"الفل" فاء کے ساتھ، اس سے مراد کھال ہے۔

بیشک یہ حدیث ایک دوسری عبارت کے ساتھ "باب ان المؤمن لا یذل نفسہ" میں گزر چکی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [3]

2/3089 الکافی،۸/۲۶۸/۳۹۶ محمد عن أحمد و العدة عن سهل جمیعا عن السراد عَنْ أَبِي يَحْيَى كَوْكَبِ اَلدَّمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ حَوَارِيَّ عِيسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كَانُوا شِيعَتَهُ وَ إِنَّ شِيعَتَنَا حَوَارِيُّونَا وَ مَا كَانَ حَوَارِيُّ عِيسَى بِأَطْوَعَ لَهُ مِنْ حَوَارِيِّنَا لَنَا وَ إِنَّمَا قَالَ عِيسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لِلْحَوَارِيِّينَ: (مَنْ أَنْصارِي إِلَى اَللّٰهِ قالَ اَلْحَوارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصارُ اَللّٰهِ) فَلاَ وَ اَللَّهِ مَا نَصَرُوهُ مِنَ اَلْيَهُودِ وَ لاَ قَاتَلُوهُمْ دُونَهُ وَ شِيعَتُنَا وَ اَللَّهِ لَمْ يَزَالُوا مُنْذُ قَبَضَ اَللَّهُ عَزَّ ذِكْرُهُ رَسُولَهُ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَنْصُرُونَّا وَ يُقَاتِلُونَ دُونَنَا وَ يُحْرَقُونَ وَ يُعَذَّبُونَ وَ يُشَرَّدُونَ فِي

---

[1] معجم الاحادیث المعتبرہ ج۲، ص ۳۷۲

[2] بحارالانوار ج۶۴، ص ۳۶۲؛ مستدرک الوسائل ج۱۲، ص ۲۱۰؛ أعلام الدین ص ۱۳۲؛ تحبیہ الخواطر ج۲، ص ۱۲۵

[3] مرآۃ العقول ج۹، ص ۲۸۱؛ روش جدید اخلاق اسلامی محسنی ص ۱۲۱

اَلْبُلْدَانِ جَزَاهُمُ اَللَّهُ عَنَّا خَيْراً وَ قَدْ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ اَللَّهِ لَوْ ضَرَبْتُ خَيْشُومَ مُحِبِّينَا بِالسَّيْفِ مَا أَبْغَضُونَا وَ وَ اَللَّهِ لَوْ أَدْنَيْتُ إِلَى مُبْغِضِينَا وَ حَثَوْتُ لَهُمْ مِنَ اَلْمَالِ مَا أَحَبُّونَا.

ترجمہ: ابویحییٰ کوکب دم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام کے حواری ان کے شیعہ تھے اور ہمارے شیعہ ہماری حواری ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری ان کے اس سے زیادہ فرمانبردار نہیں تھے جتنے ہمارے شیعہ ہمارے لیے ہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے کہا: "اللہ کی راہ میں میرا مددگار کون ہے، حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ (الصف: ۱۴)۔" پس نہیں، اللہ کی قسم! یہودیوں میں سے کسی نے ان کی مدد نہیں کی اور نہ ہی ان کے لیے جنگ کی مگر اللہ کی قسم! جب سے اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح کو قبض کیا ہے، ہمارے شیعہ ہماری مدد سے کبھی باز نہیں آئے اور وہ ہماری طرف سے لڑتے ہیں، انہیں جلایا جاتا ہے، انہیں تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور وہ (مختلف) شہروں میں بے گھر ہو جاتے ہیں، اللہ ان کو ہماری طرف سے بہترین جزا دے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں ہم سے محبت کرنے والوں کی ناک پر تلوار سے ماروں تو بھی وہ ہم سے بغض نہیں رکھیں گے اور اللہ کی قسم! اگر میں ہم سے بغض رکھنے والوں کے پاس جاوں اور ان کو دولت کے ذریعے ترغیب دوں تو بھی وہ ہم سے محبت نہیں کریں گے۔ [۱]

بیان:

الخيشوم أقصى الأنف حثوت لهم أي أعطيتهم

"الخیشوم" ناک کی جڑ،

"حثوت لھم" تو نے انہیں تاکید کی یعنی تو نے ان کو دیا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور ابویحیی اخیار میں سے ہیں، فضل اور دین ہیں اور غضائری کا اس کو ضعیف کہنا تعارض نہیں ہے کیونکہ اس کی طرف کتاب کی نسبت ہی ثابت نہیں ہے۔ [۳] (واللہ اعلم)

3/3090 الكافي ۸/۳۳۳/۵۱۹ محمد عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ قُتَيْبَةَ اَلْأَعْشَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ

---

[۱] البرھان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۳۶۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۳۱۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۳، ص۲۳۸

[۲] مراۃ العقول ج۲۶، ص۲۶۶

[۳] المفید من معجم رجال الحدیث ص۲۲۹

اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: عَادَيْتُمْ فِينَا اَلْآبَاءَ وَ اَلْأَبْنَاءَ وَ اَلْأَزْوَاجَ وَ ثَوَابُكُمْ عَلَى اَللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَمَا إِنَّ أَحْوَجَ مَا تَكُونُونَ إِذَا بَلَغَتِ اَلْأَنْفُسُ إِلَى هَذِهِ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ

ترجمہ: قتیبہ الاعشیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: تم لوگوں نے ہمارے بارے میں اپنے باپوں، اپنے بیٹوں اور اپنی بیویوں کی مخالفت کی ہے اور تمہارا ثواب بھی اللہ پر ہے بلکہ اس کی سب سے زیادہ ضرورت تمہیں اس وقت ہوگی جب سانسیں یہاں تک پہنچی ہوں گی اور آپؑ نے اپنے ہاتھ سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔ (۱)

بیان:

أحوج ما تكونون يعني إلى ذلك الثواب

"احوج ما تکونون" تم سب سے زیادہ محتاج ہو یعنی اس ثواب کے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۲)

4/3091 الكافي ٨/٢٥٣/٣٥٥ محمد عن محمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مِهْرَانَ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ وَ عِدَّةٍ قَالُوا: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ جُلُوساً فَقَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لاَ يَسْتَحِقُّ عَبْدٌ حَقِيقَةَ اَلْإِيمَانِ حَتَّى يَكُونَ اَلْمَوْتُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ اَلْحَيَاةِ وَ يَكُونَ اَلْمَرَضُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ اَلصِّحَّةِ وَ يَكُونَ اَلْفَقْرُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ اَلْغِنَى فَأَنْتُمْ كَذَا فَقَالُوا لاَ وَ اَللّٰهِ جَعَلَنَا اَللّٰهُ فِدَاكَ وَ سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَ وَقَعَ اَلْيَأْسُ فِي قُلُوبِهِمْ فَلَمَّا رَأَى مَا دَاخَلَهُمْ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَ يَسُرُّ أَحَدَكُمْ أَنَّهُ عُمِّرَ مَا عُمِّرَ ثُمَّ يَمُوتُ عَلَى غَيْرِ هَذَا اَلْأَمْرِ أَوْ يَمُوتُ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ قَالُوا بَلْ يَمُوتُ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ اَلسَّاعَةَ قَالَ فَأَرَى اَلْمَوْتَ أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اَلْحَيَاةِ ثُمَّ قَالَ أَ يَسُرُّ أَحَدَكُمْ أَنْ بَقِيَ مَا بَقِيَ لاَ يُصِيبُهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ اَلْأَمْرَاضِ وَ اَلْأَوْجَاعِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا اَلْأَمْرِ قَالُوا لاَ يَا اِبْنَ رَسُولِ اَللّٰهِ قَالَ فَأَرَى اَلْمَرَضَ أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اَلصِّحَّةِ ثُمَّ قَالَ أَ يَسُرُّ أَحَدَكُمْ أَنَّ لَهُ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ اَلشَّمْسُ وَ هُوَ عَلَى غَيْرِ هَذَا اَلْأَمْرِ قَالُوا لاَ يَا اِبْنَ رَسُولِ اَللّٰهِ قَالَ فَأَرَى اَلْفَقْرَ أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اَلْغِنَى.

ترجمہ: ابان بن تغلب اور کئی لوگوں سے روایت ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپؑ نے

(۱) الزھد ص ۸۶؛ بحار الانوار ج ۶، ص ۱۹۱

(۲) مرآۃ العقول ج ۲۶، ص ۳۸۶؛ البضاعۃ المزجاۃ ج ۴، ص ۱۶۱

فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کا مستحق نہیں بنتا یہاں تک کہ موت اسے زندگی سے زیادہ محبوب ہو جائے، بیماری اسے صحت سے زیادہ محبوب ہو جائے اور غربت اسے امیری سے زیادہ محبوب ہو جائے۔ تو کیا تم لوگ ایسے ہی ہو؟

ہم نے عرض کیا: نہیں، اللہ کی قسم! ہم آپ علیہ السلام پر فدا ہو جائیں۔

چنانچہ وہ نادم ہو گئے اور ان کے دل مایوسی سے بھر گئے۔ پس جب آپؑ نے دیکھا کہ اس سے ان میں کیا داخل ہو گیا ہے تو آپؑ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند ہے کہ وہ جتنی عمر تک زندہ رہے تو رہے، پھر اس امر کے علاوہ پر مرے یا وہ اسی پر مرے جس پر وہ ہے؟

ہم نے عرض کیا: بلکہ وہ اسی پر مرے جس پر وہ اس گھڑی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: پس میں دیکھتا ہوں کہ موت تمہیں زندگی سے زیادہ محبوب ہے۔

پھر فرمایا: کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند ہے کہ وہ جیسے باقی ہے ویسے ہی باقی رہے اور وہ ان بیماریوں اور تکلیفوں میں سے کسی چیز کا شکار نہ ہو یہاں تک کہ وہ اس امر کے علاوہ کسی اور چیز پر مر جائے۔

ہم نے عرض کیا: نہیں، اے فرزند رسولؐ۔

آپؑ نے فرمایا: پس میں دیکھتا ہوں کہ بیماری تمہیں صحت سے زیادہ محبوب ہے۔

پھر فرمایا: کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند ہے کہ اس کے لیے وہ سب کچھ ہو جس پر سورج طلوع ہوتا ہے جبکہ وہ اس امر کے علاوہ پر ہو؟

ہم نے عرض کیا: نہیں، اے فرزند رسولؐ۔

آپؑ نے فرمایا: پس میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں غربت امیری سے زیادہ محبوب ہے۔ [1]

بیان:

سقط في أيديهم أي ندموا لأن من شأن من اشتدت حسرته إن يعض على يده غما فتصير يده مسقوطا فيها لأن فاه قد وقع فيها

''سقط في أيديهم'' وہ ان کے سامنے گر گیا، یعنی انہوں نے اس پر افسوس کیا کیونکہ یہ اس کا کاروبار ہے کہ جس کا غم سخت ہو اس کے ہاتھ پر کاٹنا اس کا ہاتھ اس میں گرتا ہے کیونکہ اس کا منہ اس میں پڑا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

---

[1] مسند الامام الصادق ج۲، ص۴۲۵

[2] مرآۃ العقول ج۲۶، ص۲۳۴

۱۳۲۔باب أن المؤمن هو الإنسان و أنه ناج على ما كان

باب: مومن انسان ہے اور وہ جو کچھ ہے اسی پر نجات پانے والا ہے

1/3092 الکافی،۸/۸۰/۳۶ العدة عن سهل عن ابن فضال عن علی بن عقبة و ابن بُكَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ صَارَتْ فِرْقَةٌ مُرْجِئَةً وَ صَارَتْ فِرْقَةٌ حَرُورِيَّةً وَ صَارَتْ فِرْقَةٌ قَدَرِيَّةً وَ سُمِّيتُمُ اَلتُّرَابِيَّةَ وَ شِيعَةَ عَلِيٍّ أَمَا وَ اَللَّهِ مَا هُوَ إِلاَّ اَللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ رَسُولُهُ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ آلُ رَسُولِ اَللَّهِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ وَ شِيعَةُ آلِ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ مَا اَلنَّاسُ إِلاَّ هُمْ كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَفْضَلَ اَلنَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَوْلَى اَلنَّاسِ بِالنَّاسِ حَتَّى قَالَهَا ثَلاَثاً۔

ترجمہ: سعید بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: الحمد للہ، فرقہ مرجیہ بھی بن گیا، فرقہ حروریہ بھی بن گیا اور فرقہ قدریہ بھی بن گیا اور تم لوگوں کو ترابیہ اور شیعہ علی علیہ السلام کا نام دیا گیا لیکن اللہ کی قسم! اور اس کے سوا کیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے شیعہ ہیں اور ان کے سوا لوگ ہی نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام لوگوں میں سب سے افضل اور لوگوں میں لوگوں سے اولیٰ تھے یہاں تک کہ آپؑ نے تین بار فرمایا۔ [1]

بیان:

قد مضى تفسير المرجئة و الحرورية و الترابية منسوبة إلى أبي تراب و هو كنية أمير المؤمنين ع كناه به رسول الله ص حين رآه نائما لاصقا بالتراب فنفض عنه التراب و قال له قم قم أبا تراب فصار كنية له ع و كان ع يحب أن يكنى به

بیشک مرجئہ، حروریہ اور ترابیہ جو منسوب ہے ابوتراب کی طرف اور یہ أمیر المؤمنین علیہ السلام کی کنیت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لیئے قرار دی تھی کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مٹی پر سویا ہوا دیکھا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے مٹی جھاڑ دی اور ان سے فرمایا: قم قم أبا تراب

اے ابوترابؑ! اٹھو اٹھو

پس ان کی یہ ایک کنیت ہوگئی اور أمیر المؤمنین علیہ السلام اس کنیت بہت پسند کرتے تھے۔

---

[1] مسند الامام الصادق ج۲، ص۳۸۹؛ مسند سہل بن زیاد ج۵، ص۱۱۹

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے [1] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے۔(واللہ اعلم)

2/3093 الکافی،۵۲۰/۳۳۳/۸ محمد عن أحمد عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَمَّارِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اِسْتَأْذَنَّا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَا وَ الْحَارِثُ بْنُ الْمُغِيرَةِ النَّصْرِيُّ وَ مَنْصُورٌ الصَّيْقَلُ فَوَاعَدَنَا دَارَ طَاهِرٍ مَوْلاَهُ فَصَلَّيْنَا الْعَصْرَ ثُمَّ رُحْنَا إِلَيْهِ فَوَجَدْنَاهُ مُتَّكِئاً عَلَى سَرِيرٍ قَرِيبٍ مِنَ الْأَرْضِ فَجَلَسْنَا حَوْلَهُ ثُمَّ اِسْتَوَى جَالِساً ثُمَّ أَرْسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى وَضَعَ قَدَمَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ النَّاسُ يَمِيناً وَ شِمَالاً فِرْقَةٌ مُرْجِئَةٌ وَ فِرْقَةٌ خَوَارِجُ وَ فِرْقَةٌ قَدَرِيَّةٌ وَ سُمِّيتُمْ أَنْتُمُ التُّرَابِيَّةَ ثُمَّ قَالَ بِيَمِينٍ مِنْهُ أَمَا وَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ رَسُولُهُ وَ آلُ رَسُولِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَ شِيعَتُهُمْ كَرَّمَ اللَّهُ وُجُوهَهُمْ وَ مَا كَانَ سِوَى ذَلِكَ فَلاَ كَانَ عَلِيٌّ وَ اللَّهِ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُهَا ثَلاَثاً.

ترجمہ: سعید بن یسار سے روایت ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملنے کی اجازت چاہی، میں، حارث بن مغیرہ النصری اور منصور الصیقل شامل تھے۔ پس ہمیں طاہر کے گھر ملنے کا اتفاق ہوا جو آپؑ کے غلام تھے۔ چنانچہ ہم نے عصر کی نماز پڑھی، پھر آپؑ کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے آپؑ کو زمین کے قریب ایک بستر سے ٹیک لگائے ہوئے پایا۔ چنانچہ ہم آپؑ کے گرد بیٹھ گئے۔ پھر آپؑ سیدھے بیٹھے اور اپنی ٹانگیں پھیلائیں یہاں تک کہ آپؑ نے اپنے پاؤں کو زمین پر رکھا، پھر فرمایا: الحمدللہ، لوگ دائیں اور بائیں چلے گئے۔ فرقہ مرجیہ، فرقہ خوارج اور فرقہ قدریہ بن گئے اور تم لوگوں کو ترابیہ کا نام دیا گیا ہے۔

پھر آپؑ نے اپنی دائیں طرف بیٹھے ہوئے سے فرمایا: اور اللہ کی قسم کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل ہے اور ان کے شیعہ ہیں، اللہ ان کے چہرے کو عزت دے، اور جو کوئی اس کے علاوہ ہے پس وہ ہے ہی نہیں۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام لوگوں میں لوگوں سے سب سے اولی تھے اور آپؑ نے تین بار فرمایا۔ [2]

---

[1] مراۃ العقول ج۲۵، ص۱۵۳

[2] مسند الامام الصادق ج۲، ص۳۸۹

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ (۱) یا پھر سند صحیح ہے۔ (۲) یا پھر قوی یا حسن ہے۔ (۳) اور میرے نزدیک سند حسن ہے۔(واللہ اعلم)

3/3094 الکافی ۵۱۸/۳۳۳/۸، محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَلاَّرٍ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ اَلثَّقَفِيِّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذْ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِنَّ اَلشِّيعَةَ اَلْخَاصَّةَ اَلْخَالِصَةَ مِنَّا أَهْلَ اَلْبَيْتِ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اَللَّهِ عَرِّفْنَاهُمْ حَتَّى نَعْرِفَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَا قُلْتُ لَكُمْ إِلاَّ وَ أَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنَا اَلدَّلِيلُ عَلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَلِيٌّ نَصْرُ اَلدِّينِ وَ مَنَارُهُ أَهْلُ اَلْبَيْتِ وَ هُمُ اَلْمَصَابِيحُ اَلَّذِينَ يُسْتَضَاءُ بِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اَللَّهِ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ قَلْبُهُ مُوَافِقاً لِهَذَا فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَا وُضِعَ اَلْقَلْبُ فِي ذَلِكَ اَلْمَوْضِعِ إِلاَّ لِيُوَافِقَ أَوْ لِيُخَالِفَ فَمَنْ كَانَ قَلْبُهُ مُوَافِقاً لَنَا أَهْلَ اَلْبَيْتِ كَانَ نَاجِياً وَ مَنْ كَانَ قَلْبُهُ مُخَالِفاً لَنَا أَهْلَ اَلْبَيْتِ كَانَ هَالِكاً.

ترجمہ: عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شیعہ ہم اہلبیتؑ میں سے خاص الخاص ہیں۔

پس حضرت عمر نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کا تعارف کروائیں یہاں تک کہ ہم انہیں پہچان لیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ میں تمہیں خبر دینا چاہتا ہوں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کی طرف سے دلیل (رہنما) ہوں اور علی علیہ السلام دین کا سہارا ہیں اور اس کے مینار اہل بیت علیہم السلام ہیں اور یہ (شیعہ) دین کے چراغ ہیں جن کے ذریعہ سے یہ روشن ہوتا ہے۔

حضرت عمر نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تو جس کا دل اس کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا تو؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دل کو ایسے مقام پر نہیں رکھا گیا مگر یہ کہ وہ اتفاق کرتا ہے یا اختلاف کرتا ہے۔ پس جس کا دل ہم اہل بیت علیہم السلام سے اتفاق کرتا ہے وہ نجات پانے والا ہے اور جس کا دل ہم سے اہل بیت علیہم السلام کی مخالفت کرتا ہے

(۱) مرآۃ العقول ج۲۶، ص۴۸۶؛ البضاعۃ المزجاۃ ج۴، ص۱۶۳

(۲) الرسائل الاعتقادیہ خواجوئی ج۱، ص۲۱۶؛ معرفۃ الحدیث وتاریخ نشرہ وبہبودی ص۱۹

(۳) کشف الاستار عن وجہ الکتب والاسفار حسینی خوانساری ج۴، ص۶۲

وہ ہلاک ہونے والا ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

4/3095 الکافی،۳۱/۷۷/۸ محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَبِيعُ اَلزَّيْتَ وَ كَانَ يُحِبُّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حُبّاً شَدِيداً كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَذْهَبَ فِي حَاجَتِهِ لَمْ يَمْضِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ قَدْ عُرِفَ ذَلِكَ مِنْهُ فَإِذَا جَاءَ تَطَاوَلَ لَهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَيْهِ حَتَّى إِذَا كَانَتْ ذَاتُ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْهِ فَتَطَاوَلَ لَهُ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَتَّى نَظَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ مَضَى فِي حَاجَتِهِ فَلَمْ يَكُنْ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ رَجَعَ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ أَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ اِجْلِسْ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا لَكَ فَعَلْتَ اَلْيَوْمَ شَيْئاً لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَبْلَ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ وَ اَلَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيّاً لَغَشِيَ قَلْبِي شَيْءٌ مِنْ ذِكْرِكَ حَتَّى مَا اِسْتَطَعْتُ أَنْ أَمْضِيَ فِي حَاجَتِي حَتَّى رَجَعْتُ إِلَيْكَ فَدَعَا لَهُ وَ قَالَ لَهُ خَيْراً ثُمَّ مَكَثَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَيَّاماً لاَ يَرَاهُ فَلَمَّا فَقَدَهُ سَأَلَ عَنْهُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ مَا رَأَيْنَاهُ مُنْذُ أَيَّامٍ فَانْتَعَلَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ اِنْتَعَلَ مَعَهُ أَصْحَابُهُ وَ اِنْطَلَقَ حَتَّى أَتَوْا سُوقَ اَلزَّيْتِ فَإِذَا دُكَّانُ اَلرَّجُلِ لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَسَأَلَ عَنْهُ جِيرَتَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اَللَّهِ مَاتَ وَ لَقَدْ كَانَ عِنْدَنَا أَمِيناً صَدُوقاً إِلاَّ أَنَّهُ قَدْ كَانَ فِيهِ خَصْلَةٌ قَالَ وَ مَا هِيَ قَالُوا كَانَ يَرْهَقُ يَعْنُونَ يَتْبَعُ اَلنِّسَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ رَحِمَهُ اَللَّهُ وَ اَللَّهِ لَقَدْ كَانَ يُحِبُّنِي حُبّاً لَوْ كَانَ نَخَّاساً لَغَفَرَ اَللَّهُ لَهُ .

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک آدمی تیل بیچتا تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شدید محبت کرتا تھا۔ جب بھی وہ اپنے کام کے لیے جانے کا ارادہ کرتا تو کبھی ایسا نہ کرتا یہاں تک کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا تھا۔ وہ اسی بات سے معروف ہو گیا۔ پس جب وہ آتا تو آپؐ اس کے لیے گردن پھیلا دیتے تھے تا کہ وہ آپؐ کو دیکھ سکے۔ حتیٰ کہ ایک دن وہ آپؐ کے پاس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لیے گردن پھیلا دی یہاں تک کہ اس نے آپؐ کو دیکھا، پھر اپنے کام چلا گیا مگر ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ وہ واپس آ گیا۔ پس جب

[1] الشافی فی العقائد کاشانی ج۱،ص ۴۴۴؛ المختار من کلمات الامام المہدیؑ غروی ج۱،ص ۵۱

[2] مرآۃ العقول ج۲۶،ص ۳۸۶؛ البضاعۃ المزجاۃ ج۴،ص ۱۶۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ایسا کرتے دیکھا تو آپؐ نے اسے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاو۔ چنانچہ وہ آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا: کیا بات ہے کہ تم نے آج جو کیا ہے وہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا؟

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا ہے: آپؐ کی یاد نے میرے دل کو اس حد تک مسحور کر دیا کہ جب تک میں آپؐ کے پاس واپس نہ آتا میں اپنے کام پر جانے کی استطاعت ہی نہیں رکھتا تھا۔

پس آپؐ نے اس کے لیے دعا کی اور اس کی خیر خواہی کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ دن انتظار کیا لیکن اس کو نہیں دیکھا، پس جب اسے مفقود پایا تو آپؐ نے اس کے بارے میں پوچھا۔ آپؐ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے بھی اس کو کئی دنوں سے نہیں دیکھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جوتے پہن لیے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے بھی آپؐ کے ساتھ جوتے پہن لیے اور چل پڑے یہاں تک کہ وہ تیل کے بازار میں پہنچے مگر اس آدمی کی دکان پر بھی کوئی نہیں تھا۔ آپؐ نے پڑوسیوں سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ ہم میں سے ایک امانت دار اور سچا شخص تھا لیکن اس کی ایک خاص عادت تھی۔

آپؐ نے فرمایا: وہ کیا تھی؟

انہوں نے عرض کیا: وہ عورتوں کے پیچھے چل چل کے تھک جاتا تھا (یعنی ان کا دلدادہ تھا)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے! اللہ کی قسم! وہ مجھ سے (شدید) محبت کرتا تھا۔ اگر وہ غلاموں کا سوداگر ہوتا تو بھی اللہ اسے معاف کر دیتا۔ [1]

بیان:

فتطاول له أي مد عنقه لينظر إليه و الرهق غشيان المحارم و البخس النقص في المكيال و الميزان

"فتطاول لہ" اس نے اس کو دیکھتے ہوئے طوالت اختیار کی یعنی اس نے اپنی گردن اوپر کی تا کہ وہ اس کو دیکھ لے۔

"الرھق" بے حیائی۔

"البخس" پیمانوں اور ترازو میں کمی کرنا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [2]

---

[1] بحار الانوار ج ۲۲، ص ۱۴۳

[2] مراۃ العقول ج ۲۵، ص ۱۷۹؛ البضاعۃ المزجاۃ ج ۲، ص ۳۷

5/3096 الکافی ۸/۷۹/۳۵ العدة عن سهل عن ابن فضال عن علی بن عقبة و ثعلبة بن میمون و غالب بن عثمان و هارون بن مسلم عن العجلی قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي فُسْطَاطٍ لَهُ بِمِنًى فَنَظَرَ إِلَى زِيَادٍ اَلْأَسْوَدِ مُنْقَلِعَ اَلرِّجْلِ فَرَثَى لَهُ فَقَالَ لَهُ مَا لِرِجْلَيْكَ هَكَذَا قَالَ جِئْتُ عَلَى بَكْرٍ لِي نِضْوٍ فَكُنْتُ أَمْشِي عَنْهُ عَامَّةَ اَلطَّرِيقِ فَرَثَى لَهُ وَ قَالَ لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ زِيَادٌ إِنِّي أُلِمُّ بِالذُّنُوبِ حَتَّى إِذَا ظَنَنْتُ أَنِّي قَدْ هَلَكْتُ ذَكَرْتُ حُبَّكُمْ فَرَجَوْتُ اَلنَّجَاةَ وَ تَجَلَّى عَنِّي فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ هَلِ اَلدِّينُ إِلاَّ اَلْحُبُّ قَالَ اَللَّهُ تَعَالَى: (حَبَّبَ إِلَيْكُمُ اَلْإِيمَانَ وَ زَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ) وَ قَالَ (إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اَللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اَللَّهُ) وَ قَالَ (يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ) إِنَّ رَجُلاً أَتَى اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ أُحِبُّ اَلْمُصَلِّينَ وَ لاَ أُصَلِّي وَ أُحِبُّ اَلصَّوَّامِينَ وَ لاَ أَصُومُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اَللَّهِ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ وَ لَكَ مَا اِكْتَسَبْتَ وَ قَالَ مَا تَبْغُونَ وَ مَا تُرِيدُونَ أَمَا إِنَّهَا لَوْ كَانَ فَزْعَةٌ مِنَ اَلسَّمَاءِ فَزِعَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَأْمَنِهِمْ وَ فَزِعْنَا إِلَى نَبِيِّنَا وَ فَزِعْتُمْ إِلَيْنَا ۔

العجلی سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے خیمے میں تھا جبکہ آپؑ منیٰ میں تھے تو آپؑ نے زیاد کے پاؤں کی طرف دیکھا جو سیاہ ہو چکے تھے اور دونوں پاؤں پھٹ چکے ہیں، پس آپؑ اس کے لیے رقیق ہو گئے اور اس سے فرمایا: تمہارے پاؤں کو کیا ہوا کہ وہ ایسے ہیں؟

اس نے عرض کیا: میں ایک جوان مگر لاغر اونٹنی پر آیا ہوں اس لیے زیادہ تر راستہ (پیدل) چلنا پڑا۔ پس آپؑ پھر اس کے لیے رقیق ہو گئے۔ اس وقت زیاد نے آپؑ سے عرض کیا: میں اپنے گناہوں کی وجہ سے اس قدر تکلیف میں تھا کہ میں نے سوچا کہ میں ہلاک ہو جاؤں گا مگر مجھے آپ حضراتؑ کی محبت یاد آئی تو اس نے مجھے نجات کی امید دلائی اور اس نے مجھ سے اس (پریشانی کو) کر دیا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کیا دین محبت کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اللہ نے تمہارے لیے ایمان کو محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دی ہے۔ (الحجرات:۷)۔''

نیز فرماتا ہے: ''اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو تا کہ تم سے اللہ محبت کرے۔ (آل عمران:۳۱)۔''

نیز فرماتا ہے: ''جو ان کے پاس وطن چھوڑ کر آتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں۔ (الحشر:۹)۔''

ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپؑ سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نمازیوں سے محبت

کرتا ہوں لیکن خود نماز نہیں پڑھتا اور میں روزہ داروں سے بھی محبت کرتا ہوں لیکن خود روزہ نہیں رکھتا؟
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے اور تیرے لیے وہی کچھ ہے جو تو نے کمایا ہے۔
امامؑ نے فرمایا: تم جو بھی طلب کرتے ہو اور جو بھی چاہتے ہو لیکن اگر آسمان سے کوئی خوف ہو تو ہر قوم اپنی محفوظ جگہ کی طرف پناہ لیتی ہے اور ہم ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پناہ مانگتے ہیں اور تم ہمارے پاس پناہ مانگتے ہو۔ ﴿۱﴾

بیان:

منقلع الرجلين أي لم تثبت قدماه على الأرض فرثى له أي رحمه و رق له و البكر الفتى من الإبل و النضو المهزول و الإلمام بالشيء النزول إليه و لا أصلي يعني زيادة على الفرائض و كذا قوله لا أصوم و الفزعة بالضم ما يخاف منه فزع كل قوم استغاث و لجأ فإن الفزع جاء بمعنى الخوف و يعدى

''منقلع الرجلين'' یعنی اس کے پاؤں زمین پر نہیں ٹکے۔
''فرثي له'' یعنی اس نے اس کے لیئے ہمدردی کی اور گریہ کیا۔
''البکر'' جوان اونٹ۔
''النضو'' بھوک۔
''ال إلمام'' کسی شیء کے ساتھ اس کی طرف اترنا۔
''لا اصلي'' یعنی فرائض کی زیادتی، جیسا کہ اس کا قول ہے کہ میں روزہ نہیں رکھتا۔
''الفزعة'' ضمہ کے ساتھ، یعنی جس سے وہ ڈرتا ہے۔
''فزع کل قوم'' اس نے مدد مانگی اور پناہ لی اور ''الفزع'' خوف کے معنی میں بھی آیا ہے اور اس کو ''من'' کے ساتھ متعدی بھی کیا جاتا ہے اور استغاثہ کے معنی میں بھی آتا ہے جب یہ ''الی'' کے ساتھ متعدی کیا جائے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۲﴾ لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے البتہ غیر امامی مشہور ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3097 اَلْكَافِي،۸/۱۰۶/۸۰ اَلْقُمِّيَّانِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتٍ

﴿۱﴾ تنبیہ الخواطر ج۲، ص۵۰؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۱۰۵
﴿۲﴾ مرآۃ العقول ج۲۵، ص۱۸۲؛ البضاعۃ المزجاۃ ج۲، ص۳۶

بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُمْ قَالُوا حِينَ دَخَلُوا عَلَيْهِ إِنَّا أَحْبَبْنَاكُمْ لِقَرَابَتِكُمْ مِنْ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ لِمَا أَوْجَبَ اَللَّهُ تَعَالَى مِنْ حَقِّكُمْ مَا أَحْبَبْنَاكُمْ لِلدُّنْيَا نُصِيبُهَا مِنْكُمْ إِلاَّ لِوَجْهِ اَللَّهِ وَ اَلدَّارِ اَلْآخِرَةِ وَ لِيُصْلِحَ اِمْرُؤٌ مِنَّا دِينَهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ صَدَقْتُمْ صَدَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّنَا كَانَ مَعَنَا أَوْ جَاءَ مَعَنَا يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ هَكَذَا ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَ اَلسَّبَّابَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَ اَللَّهِ لَوْ أَنَّ رَجُلاً صَامَ اَلنَّهَارَ وَ قَامَ اَللَّيْلَ ثُمَّ لَقِيَ اَللَّهَ بِغَيْرِ وَلاَيَتِنَا أَهْلَ اَلْبَيْتِ لَلَقِيَهُ وَ هُوَ عَنْهُ غَيْرُ رَاضٍ أَوْ سَاخِطٌ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اَللَّهِ تَعَالَى وَ مٰا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰاتُهُمْ إِلاّٰ أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُولِهِ وَ لاٰ يَأْتُونَ اَلصَّلاٰةَ إِلاّٰ وَ هُمْ كُسٰالىٰ وَ لاٰ يُنْفِقُونَ إِلاّٰ وَ هُمْ كٰارِهُونَ فَلاٰ تُعْجِبْكَ أَمْوٰالُهُمْ وَ لاٰ أَوْلاٰدُهُمْ إِنَّمٰا يُرِيدُ اَللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهٰا فِي اَلْحَيٰاةِ اَلدُّنْيٰا وَ تَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَ هُمْ كٰافِرُونَ ثُمَّ قَالَ وَ كَذَلِكَ اَلْإِيمَانُ لاَ يَضُرُّ مَعَهُ اَلْعَمَلُ وَ كَذَا اَلْكُفْرُ لاَ يَنْفَعُ مَعَهُ اَلْعَمَلُ ثُمَّ قَالَ إِنْ تَكُونُوا وُحْدَانِيِّينَ فَقَدْ كَانَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وُحْدَانِيّاً يَدْعُو اَلنَّاسَ فَلاَ يَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَ كَانَ أَوَّلَ مَنِ اِسْتَجَابَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلاَّ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي.

ابوامیہ یوسف بن ثابت بن ابوسعید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جبکہ لوگ آپؑ کے پاس آئے اور عرض کیا: آپؑ کی رسول اللہ ﷺ سے قرابت کی وجہ سے ہم آپؑ سے محبت کرتے ہیں اور آپ کے حق میں سے اللہ نے اس چیز کو اوجب کیا ہے۔ ہم آپؑ سے اس لیے محبت نہیں کرتے کہ دنیا کی خاطر آپؑ سے اس کا حصہ حاصل کریں مگر یہ کہ صرف اللہ کی خاطر اور آخرت کے گھر کے لیے اور یہ کہ ہم میں سے آدمی اپنے دین کی اصلاح کر سکے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ سچ کہتے ہو، تم لوگ سچ کہتے ہو۔ پھر فرمایا: جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ ہمارے ساتھ ہے یا قیامت کے دن ہمارے ساتھ اس طرح آئے گا اور آپؑ نے دو انگلیاں ملا دیں۔ پھر فرمایا: اللہ کی قسم! اگر آدمی دن کو روزہ رکھے اور رات کو قیام کرے پھر اللہ سے ہم اہلبیتؑ کی ولایت کے بغیر ملاقات کرے تو اس کی ملاقات اس حال میں ہوگی کہ وہ اس سے راضی نہیں ہوگا یا تو اس سے ناراض ہوگا۔

پھر فرمایا: اور اسی سلسلے یہ اللہ کا یہ قول ہے: "اور ان کے خرچ کے قبول ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا اور نماز میں سست ہو کر آتے ہیں اور ناخوش ہو کر خرچ

کرتے ہیں۔ سو تو ان کے مال اور اولاد سے تعجب نہ کر، اللہ یہی چاہتا ہے کہ ان چیزوں کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں انہیں عذاب دے اور کفر کی حالت میں ان کی جانیں نکلیں۔ (التوبہ: ۵۴-۵۵)۔"

پھر آپؑ نے فرمایا: اور ایمان بھی اسی طرح ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے (برا) عمل کوئی نقصان نہیں دے سکتا اور کفر بھی اسی طرح ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے (نیک) عمل کوئی نفع نہیں دے سکتا۔

پھر فرمایا: تم لوگوں کو توحید کو ماننے والے بن جانا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو توحید کی طرف بلایا تھا لیکن انہوں نے آپؐ کو جواب نہیں دیا اور جس نے سب سے پہلے آپؐ کو جواب دیا تھا وہ حضرت علی بن ابو طالب علیہ السلام تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری میرے لیے وہی منزلت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [2]

7/3098 اَلْكَافِي، ١/٣/٣٦٣/٢ عَلِيٌّ عَنِ الْعُبَيْدِيِّ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ يَضُرُّ مَعَ اَلْإِيمَانِ عَمَلٌ وَ لاَ يَنْفَعُ مَعَ اَلْكُفْرِ عَمَلٌ أَلاَ تَرَى أَنَّهُ قَالَ وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلاَّ أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ ..وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ.

ترجمہ: ابو امیہ یوسف بن ثابت سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: ایمان کے ساتھ کوئی (برا) عمل نقصان نہیں پہنچا سکتا اور کفر کے ساتھ کوئی (نیک) عمل فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ نے فرمایا ہے: "اور ان کے خرچ کے قبول ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا۔ (التوبہ: ۵۴)۔" ۔۔۔۔۔۔۔ "اور وہ مرتے دم تک کافر ہی رہے۔ (التوبہ: ۱۲۵)۔" [3]

---

[1] البرھان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۷۹۳

[2] مراۃ العقول ج ۲۵، ص ۲۶۰؛ البضاعۃ المزجاۃ ج ۲، ص ۱۹۳

[3] المحاسن ج ۱، ص ۱۲۶؛ تفسیر الصافی ج ۲، ص ۳۴۹؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۷۹۳؛ بحار الانوار ج ۶۵، ص ۱۰۳ و ج ۸۱، ص ۲۲۷؛ تفسیر نور الثقلین ج ۲، ص ۲۲۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۵، ص ۴۷۳

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [1]

8/3099 اَلْكَافِي، ١/٢/٤٦٤/٢ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ: اَلْإِيمَانُ لاَ يَضُرُّ مَعَهُ عَمَلٌ وَ كَذَلِكَ اَلْكُفْرُ لاَ يَنْفَعُ مَعَهُ عَمَلٌ.

ترجمہ: ابوامیہ یوسف بن ثابت بن ابوسعدہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایمان کے ساتھ کوئی (برا) عمل نقصان نہیں پہنچاسکتا اور اسی طرح کفر کے ساتھ کوئی (نیک) عمل فائدہ نہیں پہنچاسکتا۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے اور اگر ابوسعید سے مراد القماط ہے تو پھر سند موثق ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند موثق کالصحیح ہے کیونکہ ابن فضال غیر امامی مشہور ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اس نے فطحی مذہب سے رجوع کر لیا تھا لہٰذا بعید نہیں ہے کہ سند حسن کالصحیح ہو۔ (واللہ اعلم)

9/3100 الكافي، ١/٢/٤٦٤/٢ علي عن العبيدي عَنْ يُونُسَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ مُوسَى لِلْخَضِرِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَدْ تَحَرَّمْتُ بِصُحْبَتِكَ فَأَوْصِنِي قَالَ لَهُ اِلْزَمْ مَا لاَ يَضُرُّكَ مَعَهُ شَيْءٌ كَمَا لاَ يَنْفَعُكَ مَعَ غَيْرِهِ شَيْءٌ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب خضر علیہ السلام سے فرمایا: مجھے آپ کے ساتھ رفاقت کا اعزاز حاصل ہے پس مجھے اچھی نصیحت کیجیے۔

جناب خضر علیہ السلام نے فرمایا: اس چیز کو لازم پکڑو جس کے ہوتے ہوئے کوئی چیز آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی جیسا کہ اس کے غیر کے ہوتے ہوئے کوئی چیز آپ کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ [4]

بیان:

الحرمة ما لا يحل انتهاكه تحرمت بصحبتك أي صرت بها ذا حرمة

"الحرمۃ" جس کی خلاف ورزی جائز نہیں ہوتی۔

---

[1] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۹۶

[2] تفسیر نور الثقلین ج ۲، ص ۲۲۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۵، ص ۴۷۳

[3] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۹۷

[4] تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۱۶۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۳، ص ۲۹۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۸، ص ۱۳۷

''تحرمت بصحبتك'' میں آپ کی صحبت سے محترم ہوگیا یعنی میں اس کی وجہ سے حرمت والا ہوگیا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ ﴿۱﴾

۱۳۳۔ باب أن المؤمن لا يقاس بالناس

باب: مومن کا لوگوں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا

1/3101 الكافى،۸/۱۶۶/۱۸۳/۱ العدة عن سهل عَنْ يَحْيَى بْنِ اَلْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : نَحْنُ بَنُو هَاشِمٍ وَ شِيعَتُنَا اَلْعَرَبُ وَ سَائِرُ اَلنَّاسِ اَلْأَعْرَابُ ۔

ترجمہ: اسحاق بن عمار وغیرہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم قبیلہ ہاشم ہیں اور ہمارے شیعہ عرب ہیں اور باقی لوگ اعراب (بدو) ہیں۔ ﴿۲﴾

بیان:

العرب يقال لأهل الأمصار و الأعراب لسكان البادية و المراد بالعرب هاهنا العارف بمراسم الشرع و الدين لأن الغالب على أهل الأمصار ذلك و بالأعراب الجاهل بها لأن الغالب في سكان البوادي ذلك

''العرب'' عرب شہروں کے رہنے والوں کو کہا جاتا ہے اور وہ بدو جو صحراؤں میں رہتے ہیں کو کہا جاتا ہیں اور یہاں عرب سے مراد دین اور شریعت کے احکامات جاننے والے کو کہتے ہیں کیونکہ اکثر یہ لفظ لوگوں کی شہروں کے رہنے والوں کو کہا جاتا ہے اور اعراب سے مراد جاہل بدو ہیں کیونکہ صحراؤں کے باشندوں کی اکثریت وہی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۳﴾ یا پھر مجہول ضعیف ہے۔ ﴿۴﴾ لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے اور یحیی بن مبارک تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ ﴿۵﴾ عبداللہ بن جبلہ بھی تفسیر قمی اور کامل

﴿۱﴾ مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۹۶

﴿۲﴾ تفسیر نور الثقلین ج ۲، ص ۲۵۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۵، ص ۵۲۰

﴿۳﴾ مرآۃ العقول ج ۲۶، ص ۳۵

﴿۴﴾ البضاعۃ المزجاۃ ج ۲، ص ۵۰۶

﴿۵﴾ المفید من معجم رجال الحدیث ص ۶۶۶

الزیارات کا راوی ہے اور ثقہ ہے۔[1] البتہ غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3102 الکافی، ۸/۱۶۶/۱۸۴ سهل عن السراد عَنْ حَنَانٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: نَحْنُ قُرَيْشٌ وَ شِيعَتُنَا اَلْعَرَبُ وَسَائِرُ اَلنَّاسِ عُلُوجُ اَلرُّومِ.

ترجمہ: زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم قریشی ہیں، ہمارے شیعہ عرب ہیں اور باقی لوگ رومی بے دین ہیں۔[2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔[3] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور حنان بھی واقفی ہے مگر ثقہ ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3103 الکافی، ۸/۲۲۶/۲۸۷ محمد عن أحمد عن السراد عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي جُهَيْمَةَ عَنْ بَعْضِ مَوَالِي أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ عِنْدَ أَبِي اَلْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَجَعَلَ يَذْكُرُ قُرَيْشاً وَ اَلْعَرَبَ فَقَالَ لَهُ أَبُو اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عِنْدَ ذَلِكَ دَعْ هَذَا اَلنَّاسُ ثَلاَثَةٌ عَرَبِيٌّ وَ مَوْلًى وَ عِلْجٌ فَنَحْنُ اَلْعَرَبُ وَ شِيعَتُنَا اَلْمَوَالِي وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى مِثْلِ مَا نَحْنُ عَلَيْهِ فَهُوَ عِلْجٌ فَقَالَ اَلْقُرَشِيُّ تَقُولُ هَذَا يَا أَبَا اَلْحَسَنِ فَأَيْنَ أَفْخَاذُ قُرَيْشٍ وَ اَلْعَرَبِ فَقَالَ أَبُو اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ هُوَ مَا قُلْتُ لَكَ.

ترجمہ: جہم بن ابوجہیمہ نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے کسی موالی سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس قریش کا ایک شخص موجود تھا پس وہ قریش اور عربوں کا ذکر کر رہا تھا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اس وقت اس سے فرمایا: اس بات کو چھوڑ دو، یہ لوگ تین قسم کے ہیں: عرب، دوست اور بے دین۔ پس ہم عرب ہیں اور ہمارے شیعہ دوست ہیں اور جو ہمارے مثل اس پر نہیں جس پر ہم ہیں تو وہ بے دین ہے۔

پس قریشیوں نے عرض کیا: اے ابوالحسنؑ! آپؑ یہ فرما رہے ہیں، پس قریش اور عرب کے غرور والے کہاں گئے؟

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: میں نے تم سے ایسا ہی کہا ہے۔[4]

---

[1] ایضاً ص ۳۲۸

[2] مسند الامام الصادق ج ۵، ص ۵؛ الکشکول بحرانی ج ۲، ص ۲۹۹؛ مسند سہل بن زیاد ج ۵، ص ۲۹۷؛ السیرۃ النبویہ بنظر اہل البیتؑ کورانی ج ۳، ص ۵۸۱

[3] مرآۃ العقول ج ۲۶، ص ۳۵؛ البضاعۃ المزجاۃ ج ۲، ص ۵۰۷

[4] مسند الامام الکاظمؑ ج ۱، ص ۳۵۱؛ السیرۃ النبویہ بنظر اہل البیتؑ کورانی ج ۳، ص ۵۸۲

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1]

4/3104 الکافی،۱۲۶/۱۴۸/۸ العدۃ عن سھل عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ اَلْحُبَابِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ وُلِدَ فِي اَلْإِسْلاَمِ حُرّاً فَهُوَ عَرَبِيٌّ وَ مَنْ كَانَ لَهُ عَهْدٌ فَخُفِرَ فِي عَهْدِهِ فَهُوَ مَوْلًى لِرَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ مَنْ دَخَلَ فِي اَلْإِسْلاَمِ طَوْعاً فَهُوَ مُهَاجِرٌ.

حباب بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: جو شخص اسلام میں آزاد پیدا ہوا پس وہ عربی ہے اور جس کے حق میں کوئی عہد تھا پس اس نے اس کی وفا کی تو وہ رسول اللہ ﷺ کا دوست ہے اور جو اسلام میں خوشی سے داخل ہوا تو وہ مہاجر ہے۔ [2]

بیان:

خفر في عهده أي أجير و صار مأمونا

''خفر فی عہدہ''یعنی وہ اجیر بنایا گیا اور وہ محفوظ ہو گیا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند مجہول ہے جبکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے۔(واللہ اعلم)

5/3105 الکافی،۳۳۹/۲۴۴/۸ العدۃ عن سھل عن السراد عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَلْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ أَخْبِرْنِي إِنْ كُنْتَ عَالِماً عَنِ اَلنَّاسِ وَ عَنْ أَشْبَاهِ اَلنَّاسِ وَ عَنِ اَلنَّسْنَاسِ فَقَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَا حُسَيْنُ أَجِبِ اَلرَّجُلَ فَقَالَ اَلْحُسَيْنُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَمَّا قَوْلُكَ أَخْبِرْنِي عَنِ اَلنَّاسِ فَنَحْنُ اَلنَّاسُ وَ لِذَلِكَ قَالَ اَللَّهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ فِي كِتَابِهِ: (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفاضَ اَلنّاسُ) فَرَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَلَّذِي أَفَاضَ بِالنَّاسِ وَ أَمَّا قَوْلُكَ أَشْبَاهُ اَلنَّاسِ فَهُمْ شِيعَتُنَا وَ هُمْ مَوَالِينَا وَ هُمْ مِنَّا وَ لِذَلِكَ

---

[1] مرآۃ العقول ج۲۶،ص۱۵۹

[2] معانی الاخبار ص۴۰۵؛ بحار الانوار ج۶۴،ص۹۷ اور ج۹۷،ص۴۶

[3] مرآۃ العقول ج۲۵،ص۳۵۸؛ ایضاح المرجاۃ ج۲،ص۳۳۱

قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : (فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي) وَ أَمَّا قَوْلُكَ اَلنَّسْنَاسُ فَهُمُ اَلسَّوَادُ اَلْأَعْظَمُ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى جَمَاعَةِ اَلنَّاسِ ثُمَّ قَالَ (إِنْ هُمْ إِلاَّ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلاً) .

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ میں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کیا: اگر آپؑ الناس (لوگوں) کے بارے میں، الناس سے مشابہت رکھنے والوں کے بارے میں اور نسناس کے بارے میں جانتے ہیں تو مجھے خبر دیجیے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے حسین (علیہ السلام)! آدمی کو جواب دو۔

پس امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جہاں تک تیرا قول ہے کہ مجھے الناس کے بارے میں خبر دیجیے تو ہم الناس ہیں، اور اسی سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے: ''پھر تم لوٹ کر آؤ جہاں سے الناس لوٹ کر آتے ہیں۔ (البقرۃ:۱۹۹)۔'' تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ جن کے لیے لوگوں کو لوٹ کر آنا چاہیے اور جہاں تک تیرا الناس سے مشابہت والا قول ہے تو وہ ہمارے شیعہ ہیں اور وہی ہمارے دوست ہیں اور وہ ہم میں سے ہیں اور اسی سلسلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ''پس جس نے میری پیروی کی تو مجھ میں سے ہے۔ (ابراہیم:۳۶)۔''

اور جہاں تک تیرے قول نسناس کا تعلق ہے تو وہ سواد اعظم (بہت زیادہ) ہیں اور آپؑ نے اپنے ہاتھ سے لوگوں کی ایک جماعت کی طرف اشارہ کیا، پھر فرمایا: ''یہ تو محض چوپایوں کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ (الفرقان:۴۴)۔''[1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔[2]

6/3106 الكافی، ۸/۳۱۶/۴۹۷ علی عن أبيه عن حماد عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: وَ اَللَّهِ لاَ يُحِبُّنَا مِنَ اَلْعَرَبِ وَ اَلْعَجَمِ إِلاَّ أَهْلُ اَلْبُيُوتَاتِ وَ اَلشَّرَفِ وَ اَلْمَعْدِنِ وَ لاَ يُبْغِضُنَا مِنْ هَؤُلاَءِ وَ هَؤُلاَءِ إِلاَّ كُلُّ دَنِسٍ مُلْصَقٍ.

---

[1] تاویل الآیات الظاہرۃ فی فضائل العترۃ الطاہرۃ ص ۹۳؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۱، ص ۴۳۲؛ بحار الانوار ج ۲۴، ص ۹۵؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۲، ص ۲۹۳

[2] مراۃ العقول ج ۲۶، ص ۲۱۱

ربعی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! عربوں اور عجمیوں میں سے کوئی بھی ہم سے محبت نہیں کرتا مگر معزز نسب والے، عالی مرتبت اور قائم شدہ اصل (مرکز) والے اور اِن اور اُن لوگوں میں سے کوئی بھی ہم سے بغض نہیں رکھتا مگر تمام گندے اور نسب میں متہم لوگ۔ [1]

بیان:

الملصق كمعظم المتهم فی نسبه
''الملصق'' اپنے نسب کے بیشتر متہم لوگوں کی طرح۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۳۴۔ باب النوادر

باب: متفرقات

1/3107 الكافی ۸/۸۰/۳۷ العدة عن سهل عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ لَقَدْ تَرَكْنَا أَسْوَاقَنَا انْتِظَاراً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى لَيُوشِكُ الرَّجُلُ مِنَّا أَنْ يَسْأَلَ فِي يَدِهِ فَقَالَ يَا [أَبَا] عَبْدِ الْحَمِيدِ أَ تَرَى مَنْ حَبَسَ نَفْسَهُ عَلَى اللَّهِ لاَ يَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ مَخْرَجاً بَلَى وَ اللَّهِ لَيَجْعَلَنَّ اللَّهُ لَهُ مَخْرَجاً رَحِمَ اللَّهُ عَبْداً أَحْيَا أَمْرَنَا قُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنَّ هَؤُلاَءِ الْمُرْجِئَةَ يَقُولُونَ مَا عَلَيْنَا أَنْ نَكُونَ عَلَى الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا جَاءَ مَا تَقُولُونَ كُنَّا نَحْنُ وَ أَنْتُمْ سَوَاءً فَقَالَ يَا عَبْدَ الْحَمِيدِ صَدَقُوا مَنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ مَنْ أَسَرَّ نِفَاقاً فَلاَ يُرْغِمُ اللَّهُ إِلاَّ بِأَنْفِهِ وَ مَنْ أَظْهَرَ أَمْرَنَا أَهْرَقَ اللَّهُ دَمَهُ يَذْبَحُهُمُ اللَّهُ عَلَى الْإِسْلاَمِ كَمَا يَذْبَحُ الْقَصَّابُ شَاتَهُ قَالَ قُلْتُ فَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ وَ النَّاسُ فِيهِ سَوَاءٌ قَالَ لاَ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ سَنَامُ الْأَرْضِ وَ حُكَّامُهَا لاَ يَسَعُنَا فِي دِينِنَا إِلاَّ ذَلِكَ قُلْتُ فَإِنْ مِتُّ قَبْلَ أَنْ أُدْرِكَ الْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ إِنَّ الْقَائِلَ مِنْكُمْ إِذَا قَالَ إِنْ

---

[1] مسند الامام الصادق ج ۳، ص ۲۳۱؛ السیرۃ النبویۃ بمنظر اہل البیت کورانی ج ۳، ص ۵۷۸؛ موسوعہ ابن ادریس حلی ج ۱۳، ص ۷۷؛ السرائر ج ۳، ص ۵۷۱؛ بحار الانوار ج ۲۷، ص ۱۳۹

[2] مراۃ العقول ج ۲۶، ص ۴۲؛ البضاعۃ المزجاۃ ج ۳، ص ۸۸

أَدۡرَكۡتُ قَائِمَ آلِ مُحَمَّدٍ نَصَرۡتُهُ كَالۡمُقَارِعِ مَعَهُ بِسَيۡفِهِ وَ الشَّهَادَةُ مَعَهُ شَهَادَتَانِ۔

عبدالحمید واسطی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے! ہم نے اس امر کے انتظار میں اپنے بازار (کاروبار) چھوڑ دیئے ہیں یہاں تک کہ ہم میں سے آدمی ہاتھ جوڑ کر مانگنے نکلنے والا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اے [ابو] عبدالحمید! کیا تو نے دیکھا کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ تک محدود رکھتا ہے کہ اللہ اس کے لیے کوئی راستہ نہیں نکالے گا؟ کیوں نہیں، وہ اس کے لیے راستہ بنا دیتا ہے۔ اللہ اس بندے پر رحم کرے جس نے ہمارے امر کو زندہ کیا۔

میں نے عرض کیا: اللہ آپؑ کا بھلا کرے! یہ مرجیہ کہہ رہے ہیں کہ ہم پر (لازم) نہیں کہ ہم بھی اس پر ہوں جس پر ہم (شیعہ) ہیں یہاں تک کہ جب وہ آجائے جو تم کہہ رہے ہو تو ہم اور تم برابر ہوں گے؟

آپؑ نے فرمایا: اے عبدالحمید! انہوں نے سچ کہا ہے۔ جو توبہ کرتا ہے اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور جو اپنے نفاق کو پوشیدہ رکھتا ہے اللہ اسے مجبور نہیں کرتا مگر اس کی ناک رگڑنے پر۔ اور جس نے ہمارے امر کو ظاہر کیا اللہ اس کا خون بہائے گا، اللہ ان کو اسلام پر اس طرح ذبح کرتا ہے جس طرح قصاب اپنی بکری کو ذبح کرتا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: تو کیا اس دن ہم اور دوسرے لوگ برابر ہوں گے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ اس دن تم زمین کی چوٹی پر اور اس کے حکمران ہو گے۔ ہمارے دین میں اس کے سوا کوئی گنجائش نہیں۔

میں نے عرض کیا: اگر میں امام قائم علیہ السلام کو درک کرنے سے پہلے مر گیا تو؟

آپؑ نے فرمایا: بے شک تم میں سے قائل جب کہے کہ اگر میں قائم آل محمد علیہ السلام کو درک کروں گا تو میں ان کی اس کی مدد کروں گا جیسے ان کے ساتھ اپنی تلوار سے وار کرتا ہوں اور انؑ کے ساتھ شہادت دو شہادتوں کے برابر ہے۔ [1]

بیان:

حتى إذا جاء ما تقولون يعنى به ظهور دولة الحق و قيام القائم صدقوا يعنى إذا كانوا طالبين للحق فإذا عرفوه أخذوا به و تابوا مما هم عليه تاب الله عليهم و من أسر نفاقا يعنى يومئذ فهو ممن يرغم الله بأنفه و من أظهر أمرا يخالف الحق قتل على أيدى أهل الحق قتلا على الإسلام و الشهادة معه شهادتان يعنى لهذا القائل إحداهما لقوله هذا و الأخرى لوقوعها آخر أبواب خصائص المؤمن و مكارمه و الحمد لله أولا و آخرا

"حتى إذا جاء ما تقولون" یہاں تک کہ وہ آیا جس کے بارے تم کہتے ہو، یعنی جس کی وجہ سے حق کی حکومت

[1] مسند الامام الباقرؑ ج۱، ص۵۱۷؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ ج۴، ص۴۷۶

کا ظہور ہوگا اور امام قائم کا قیام ہوگا۔

''صدقوا''یعنی جب وہ حق کے طلبگار تھے اور جب وہ ان کو پہچانیں گے تو وہ ان سے وابستہ ہو جائیں گے اور وہ اس عقیدے سے توبہ کرلیں گے جس پر وہ قائم تھے اور اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرلے گا۔''من اُسر نفاقا''میرا مطلب ہے کہ اس دن وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جس کو خدا مجبور کرے گا اور جو کوئی ایسا امر ظاہر کرے گا جو حق کے خلاف ہوگا تو اسے اہل حق کے ہاتھوں قتل کردیا جائے گا، اس کا اسلام پر ہوگا۔

''الشھادۃ معه شھادتان''یعنی ان میں سے ایک اس لیے ہے کہ اس نے یہ کہا اور دوسرا اس کے واقع ہونے کی وجہ سے۔ یہ مومن کی خصائص اور اس کے مکارم کے ابواب کا آخر ہے، الحمد اللہ

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند عبدالحمید واسطی کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے۔(واللہ اعلم)

---

[1] مراۃ العقول ج۲۵،ص ۱۸۳؛ البضاعۃ المزجاۃ ج۲،ص ۵۱

ابواب جنود الکفر من الرذائل والمہلکات

کفر کے لشکر یعنی رذائل اور مہلکات

الآیات:

① تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔

یہ آخرت کا گھر ہم انہیں کو دیتے ہیں جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے، اور نیک انجام تو پرہیز گاروں ہی کا ہے۔ [1]

② وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۔

اور زمین پر اتراتا ہوا نہ چل، بے شک تو نہ زمین کو پھاڑ ڈالے گا اور نہ لمبائی میں پہاڑوں تک پہنچے گا۔ [2]

③ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۔○ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۔○

یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے، ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا کی ہے اور ان کو ہم نے بڑی بادشاہی دی ہے ○ پھر ان میں سے کوئی اس پر ایمان لایا اور کوئی اس سے ہٹ گیا، اور دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ کافی ہے۔ [3]

④ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۔○

"لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔ [4]

بیان:

المرح الاختیال لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ لن تجعل فیها خرقا بشدۃ وطأتك وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا بتطاولك و هو تهكم بالمختال و تعليل للنهي بأن الاختيال حماقة مجردة لا تعود بجدوى

---

[1] سورۃ القصص: ۸۳

[2] سورۃ الاسراء: ۳۷

[3] سورۃ النساء: ۵۴۔۵۵

[4] سورۃ النساء: ۱۴۲

"المرح" تکبر،

لن تخرق الارض

نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو

یعنی تم اپنی طاقت کی شدت کے باوجود بھی اس کو پھاڑ نہیں سکتے۔

لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا

نہ ہی بلندی کے لحاظ سے پہاڑوں تک پہنچ سکتے ہو

یعنی اپنی طوالت کی وجہ سے۔اور یہ تکبر کا تمسخر اور ممانعت کی وضاحت ہے کہ تکبر محض حماقت ہے۔جس کا کوئی فائدہ نہیں۔

۱۳۵۔باب جوامع الرذائل

باب: جملہ برائیاں

1/3108 الکافی،۲/۲۸۹/۱/۱ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أُصُولُ اَلْكُفْرِ ثَلاَثَةٌ اَلْحِرْصُ وَ اَلاِسْتِكْبَارُ وَ اَلْحَسَدُ الحدیث

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کفر کی جڑیں تین ہیں: لالچ، خود پسندی اور حسد۔۔۔الحدیث۔ [1]

بیان:

قد مضی

اس کا بیان گزر چکا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

2/3109 الکافی،۲/۳۳۰/۲/۱ علی عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حبیش [دُبَيْسٍ] عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا خَلَقَ اَللَّهُ اَلْعَبْدَ فِي أَصْلِ اَلْخِلْقَةِ كَافِراً لَمْ يَمُتْ

---

[1] روضۃ الواعظین ج ۲، ص ۳۸۱؛ مشکاۃ الانوار فی غرار الاخبار ص ۲۲۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۳۹؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۵۷

[2] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۷۳

حَتَّى يُحَبِّبَ اَللَّهُ إِلَيْهِ اَلشَّرَّ فَيَقْرُبَ مِنْهُ فَابْتَلاَهُ بِالْكِبْرِ وَ اَلْجَبْرِيَّةِ فَقَسَا قَلْبُهُ وَ سَاءَ خُلُقُهُ وَ غَلُظَ وَجْهُهُ وَ ظَهَرَ فُحْشُهُ وَ قَلَّ حَيَاؤُهُ وَ كَشَفَ اَللَّهُ سِتْرَهُ وَ رَكِبَ اَلْمَحَارِمَ فَلَمْ يَنْزِعْ عَنْهَا ثُمَّ رَكِبَ مَعَاصِيَ اَللَّهِ وَ أَبْغَضَ طَاعَتَهُ وَ وَثَبَ عَلَى اَلنَّاسِ لاَ يَشْبَعُ مِنَ اَلْخُصُومَاتِ فَاسْأَلُوا اَللَّهَ اَلْعَافِيَةَ وَ اُطْلُبُوهَا مِنْهُ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب اللہ کسی بندے کو اصل خلقت میں کافر پیدا کرتا ہے تو وہ مرتا نہیں ہے یہاں تک کہ اللہ اس کے لیے برائی کو محبوب بنا دیتا ہے پس وہ اس کے قریب تر ہو جاتا ہے۔ پھر وہ اسے بڑائی اور جبر میں مبتلا کر دیتا ہے پس اس کا دل سخت ہو جاتا ہے، اس کا خُلق بگڑ جاتا ہے، اس کا چہرہ غلیظ (سخت) ہو جاتا ہے، اس کی فحاشی عام ہو جاتی ہے، اس کی حیاء کم ہو جاتی ہے، اللہ اس کے راز کھول دیتا ہے اور وہ محارم پر سوار ہو جاتا ہے۔ پس وہ اس سے الگ نہیں ہوتا۔ پھر وہ ہر وقت اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اور اللہ کی اطاعت سے نفرت کرنے لگتا ہے اور وہ لوگوں کے خلاف جارحانہ کارروائی کرتا ہے، جھگڑوں سے کبھی مطمئن نہیں ہوتا۔ پس تم لوگ اللہ سے عافیت مانگو اور اس کو اس سے طلب کرو۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [2]

3/3110 الکافی، ۱/۱/۳۲۹/۲ العدة عن أحمد عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى رَفَعَهُ قَالَ: فِيمَا نَاجَى اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَا مُوسَى لاَ تُطَوِّلْ فِي اَلدُّنْيَا أَمَلَكَ فَيَقْسُوَ قَلْبُكَ وَ اَلْقَاسِي اَلْقَلْبِ مِنِّي بَعِيدٌ.

ترجمہ علی بن عیسیٰ سے مرفوع روایت ہے کہ (امامؑ نے) فرمایا: اللہ نے جو مناجات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کی، اس میں یہ بھی ہے: اے موسیٰ! دنیا میں اپنی امیدوں کو طول نہ دے۔ پس یہ تیرے دل کو سخت کرتا ہے اور سخت دل لوگ مجھ سے دور رہتے ہیں۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول مرفوع ہے۔ [4]

---

[1] بحارالانوار ج ۷۰، ص ۳۹۶

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۹۳

[3] عدۃ الداعی ونجاح الساعی ص ۱۶۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۵۳؛ کلیات حدیث قدسی ص ۸۳؛ بحارالانوار ج ۷۰، ص ۹۸؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۹۲ و ج ۳، ص ۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۲، ص ۵۵ و ج ۷، ص ۱۰۲

[4] مراۃ العقول: ج ۱۰ ص ۲۹۳

4/3111 الکافی، ۱/۶/۲۹۰/۲ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مِنْ عَلاَمَاتِ اَلشَّقَاءِ جُمُودُ اَلْعَيْنِ وَ قَسْوَةُ اَلْقَلْبِ وَ شِدَّةُ اَلْحِرْصِ فِي طَلَبِ اَلدُّنْيَا وَ اَلْإِصْرَارُ عَلَى اَلذَّنْبِ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آنکھ کا جمود (یعنی آنکھ کا خشک ہونا)، دل کی سختی، طلب دنیا میں شدید حرص اور گناہ پر اصرار، بدبختی کی نشانیوں میں سے ہیں۔ [۱]

تحقیق اسناد:

5/3112 الکافی، ۱/۹/۲۹۱/۲ علی عن العبیدی عَنْ يُونُسَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَبْعَدِكُمْ مِنِّي شَبَهاً قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اَللَّهِ قَالَ اَلْفَاحِشُ اَلْمُتَفَحِّشُ اَلْبَذِيءُ اَلْبَخِيلُ اَلْمُخْتَالُ اَلْحَقُودُ اَلْحَسُودُ اَلْقَاسِي اَلْقَلْبِ اَلْبَعِيدُ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ يُرْجَى غَيْرُ اَلْمَأْمُونِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ يُتَّقَى.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ باعتبار شباہت تم میں سے مجھ سے زیادہ دور کون ہے؟

انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے حیاء، بدتمیز، بدزبان، بخیل، دھوکے باز نفرت کرنے والا، حسد کرنے والا اور سخت دل، ہر نیکی سے دور جس کی امید کی جاتی ہے اور جس سے ہر قسم کے شر کی توقع کی جاتی ہے، اس سے ڈرا جاتا ہے۔ [۲]

بیان:

البذاء الكلام القبيح و البذي فعيل منه

''البذاء'' قبیح گفتگو اور ''البذی'' سے مراد ایسا فعل سرانجام دینے والا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل کالصحیح ہے۔ [۳]

---

[۱] تحف العقول ص ۴۷؛ الجعفریات ص ۱۶۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۳۷ و ج ۱۶، ص ۴۶؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۱۰۷ و ج ۷۴، ص ۱۵۱؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۹۳؛ الخصال ج ۱، ص ۲۴۲

[۲] وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۴۱؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۱۰۹

[۳] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۸۰

6/3113 الکافی،۲/۲۹۱/۱۰/۱ الاثنان عن منصور بن العباس عن ابن أَسْبَاطٍ رَفَعَهُ إِلَى سَلْمَانَ قَالَ: إِذَا أَرَادَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ هَلاَكَ عَبْدٍ نَزَعَ مِنْهُ اَلْحَيَاءَ فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ اَلْحَيَاءَ لَمْ تَلْقَهُ إِلاَّ خَائِناً مَخُوناً فَإِذَا كَانَ خَائِناً مَخُوناً نُزِعَتْ مِنْهُ اَلْأَمَانَةُ فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ اَلْأَمَانَةُ لَمْ تَلْقَهُ إِلاَّ فَظّاً غَلِيظاً فَإِذَا كَانَ فَظّاً غَلِيظاً نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ اَلْإِيمَانِ فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ اَلْإِيمَانِ لَمْ تَلْقَهُ إِلاَّ شَيْطَاناً مَلْعُوناً.

ترجمہ: ابن اسباط نے اسے حضرت سلمان کی طرف مرفوع کیا ہے، ان کا بیان ہے کہ جب اللہ کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو وہ اس سے حیا کو دور کر دیتا ہے۔ پس جب حیا دور کر دی جاتی ہے تو تم اس کو نہیں پاؤ گے مگر خیانت کرنے والا اور جس سے خیانت کی جاتی ہے اور جب کوئی خائن ومخون ہو تو اس سے امانت کو دور کر دیا جاتا ہے اور جب اس سے امانت کو دور کر دیا جاتا ہے تو تم اسے سخت مزاج کے سوا کچھ نہیں پاؤ گے اور جب کوئی سخت مزاج ہوتا ہے تو اس سے ایمان کا گردن بند دور کر دیا جاتا ہے اور جب اس سے ایمان کا گردن بند دور کر دیا جاتا ہے تو تم اسے شیطان ملعون کے سوا کچھ نہیں پاؤ گے۔ [1]

بیان:

مخونا علی صیغة الفاعل أو المفعول من خونه تخوینا إذا نسبه إلی الخیانة و نقصه

"مخوناً" خونہ تخوینا سے اسم فاعل یا اسم مفعول کا صیغہ جب اس کی نسبت خیانت اور اس کے نقص کی طرف دی جائے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف موقوف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند معتبر موقوف ہے کیونکہ معلی ثقہ جلیل ثابت ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے اور منصور بن عباس کامل الزیارات کا راوی ہے اور علی بن اسباط نے فطحی مذہب سے رجوع کر لیا تھا لہٰذا وہ امامی ہے اور سند کا جناب سلمان تک رک جانا اس کو اعتماد کی حد سے خارج نہیں کرتا۔ (واللہ اعلم)

7/3114 الکافی،۲/۲۹۲/۱۳/۱ العدة عن سهل و علی عن أبیه جمیعا عن السراد عَنِ اِبْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَ لاَ أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِ رِجَالِكُمْ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اَللَّهِ فَقَالَ إِنَّ مِنْ شِرَارِ رِجَالِكُمُ اَلْبَهَّاتَ اَلْجَرِيءَ اَلْفَحَّاشَ اَلْآكِلَ وَحْدَهُ وَ اَلْمَانِعَ رِفْدَهُ وَ اَلضَّارِبَ عَبْدَهُ وَ اَلْمُلْجِئَ عِيَالَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۴۱؛ بحار الانوار ج۶۹، ص۱۰۹

[2] بحار الانوار ج۶۹، ص۱۱۰

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو تمہارے مردوں میں سے سب سے شریر کی خبر نہ دوں؟

انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ ﷺ۔

آپؐ نے فرمایا: تمہارے مردوں میں سے شریر ترین وہ ہے جو الزام لگانے والا ہے، جری (بے ادب) ہے، ڈھٹائی سے گالم گلوچ کرنے والا ہے، اکیلا کھانا کھانے والا ہے، اپنی عطاو بخشش کو روکنے والا ہے، اپنے غلام کو مارنے والا ہے اور اپنے اہل وعیال کو (نان ونفقہ کے لیے) دوسروں کی طرف سوال کرنے پر مجبور کرنے والا ہے۔ [1]

بیان:

البهات المفتری و القائل علی الرجل ما لیس فیه و یقال للمجادل المحیر المسکت

''البھات'' جھوٹا اور کسی شخص کے بارے میں ایسی بات کرنے والا جو اس میں نہ ہو اور یہ متحیر گونگا بحث کرنے والے کو کہا جاتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۳۶۔ باب طلب الرئاسة

باب: حکومت کا طلب کرنا

1/3115 الکافی، ۲/۲۹۷/۱/۱ محمد عن ابن عیسی عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلاً فَقَالَ إِنَّهُ يُحِبُّ اَلرِّئَاسَةَ فَقَالَ مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَنَمٍ قَدْ تَفَرَّقَ رِعَاؤُهَا بِأَضَرَّ فِي دِينِ اَلْمُسْلِمِ مِنَ اَلرِّئَاسَةِ.

معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ اس نے امام علی رضا علیہ السلام کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا اور عرض کیا کہ وہ سرداری کو پسند کرتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: دو خوفناک بھیڑیے بکریوں کے اس ریوڑ میں جس کا چرواہا دور ہے، مسلمان کے دین میں سرداری کے

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۴۰؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۱۱۴

[2] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۷٦

نقصان سے زیادہ نقصان نہیں پہنچاتے۔ (۱)

بیان:

الضراوة شدة الحرص وفی الکلام تقدیم و تأخیر و المعنی لیسا بأضر فی الغنم من الرئاسة فی دین المسلم

''الضراوۃ'' حرص کی شدت اور گفتگو میں تقدیم وتاخیر اور اس کا معنی یہ ہے کہ وہ بھیڑ بکریوں کے لیے مسلمانوں کے مذہب میں قیادت سے زیادہ نقصان دہ نہیں ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۲)

2/3116 الکافی، ۲/۲۹۷/۲/۱ عنه عن أحمد عَنْ أَحْمَدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ طَلَبَ اَلرِّئَاسَةَ هَلَكَ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص قیادت کا طالب ہے وہ ہلاک ہوگیا۔ (۳)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ (۴)

3/3117 الکافی، ۲/۲۹۸/۷/۱ العدة عن سهل عَنْ مَنْصُورِ بْنِ اَلْعَبَّاسِ عَنِ اِبْنِ مَيَّاحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ أَرَادَ اَلرِّئَاسَةَ هَلَكَ.

ترجمہ: ابن میاح نے اپنے والد سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جو شخص قیادت کا خواہاں ہے وہ ہلاک ہوگیا۔ (۵)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۶)

4/3118 الکافی، ۲/۲۹۷/۳/۱ العدة عن البرقی عن أبیه عن ابن المغیرة عن ابن مُسْكَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

---

(۱) وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۵۰ ۳؛ بحار الانوار ج۷۰، ص۱۴۵

(۲) مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۱۸؛ عین الحیاۃ مجلسی ج۲، ص۹؛ تصویری از حکومت اسلامی در افغانستان محسنی ص۲۳۵؛ حدود الشریعہ محسنی ج۱، ص۲۶؛ مرشد المعزب طباطبائی ص۶۰؛ مجمع الفائدۃ ج۱۲،

(۳) وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۵۰ ۳؛ بحار الانوار ج۷۰، ص۱۵۰؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۸۳۷

(۴) مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۲۳

(۵) وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۵۱؛ بحار الانوار ج۷۰، ص۱۵۲

(۶) مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۲۵

عَبۡدِ اَللَّهِ عَلَيۡهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِيَّاكُمۡ وَ هَؤُلاَءِ اَلرُّؤَسَاءَ اَلَّذِينَ يَتَرَأَّسُونَ فَوَ اَللَّهِ مَا خَفَقَتِ اَلنِّعَالُ خَلۡفَ رَجُلٍ إِلاَّ هَلَكَ وَ أَهۡلَكَ.

ابن مسکان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرمارہے تھے: ان سرداروں سے بچو جو سردار ہونے کا دکھاوا کرتے ہیں (زبردستی سردار بنتے ہیں)۔ پس اللہ کی قسم! کسی آدمی کے پیچھے جوتے نہیں چٹخائے گئے مگر یہ کہ وہ خود بھی ہلاک ہوا اور اس نے دوسروں کو بھی ہلاک کردیا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

5/3119 الكافی،۲/۲۹۸/۱ عنه عن ابن بَزِيعٍ وَ غَيۡرِهِ رَفَعُوهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبۡدِ اَللَّهِ عَلَيۡهِ اَلسَّلاَمُ: مَلۡعُونٌ مَنۡ تَرَأَّسَ مَلۡعُونٌ مَنۡ هَمَّ بِهَا مَلۡعُونٌ مَنۡ حَدَّثَ بِهَا نَفۡسَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ ملعون وہ ہے جو قیادت کی تلاش میں ہے، وہ بھی ملعون ہے جو اس کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ بھی ملعون ہے جو اپنے دل میں اس کی بات کرتا ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [4]

6/3120 الكافی،۲/۲۹۸/۵/۱ محمد عن ابن عيسى عَنِ اَلۡحَسَنِ بۡنِ أَيُّوبَ عَنۡ [ابن] أَبِي عقيل [عَقِيلَةَ] اَلصَّيۡرَفِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا كَرَّامٌ عَنۡ أَبِي حَمۡزَةَ اَلثُّمَالِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبۡدِ اَللَّهِ عَلَيۡهِ اَلسَّلاَمُ: إِيَّاكَ وَ اَلرِّئَاسَةَ وَ إِيَّاكَ أَنۡ تَطَأَ أَعۡقَابَ اَلرِّجَالِ قَالَ قُلۡتُ جُعِلۡتُ فِدَاكَ أَمَّا اَلرِّئَاسَةُ فَقَدۡ عَرَفۡتُهَا وَ أَمَّا أَنۡ أَطَأَ أَعۡقَابَ اَلرِّجَالِ فَمَا ثُلُثَا مَا فِي يَدِي إِلاَّ مِمَّا وَطِئۡتُ أَعۡقَابَ اَلرِّجَالِ فَقَالَ لِي لَيۡسَ حَيۡثُ تَذۡهَبُ إِيَّاكَ أَنۡ تَنۡصِبَ رَجُلاً دُونَ اَلۡحُجَّةِ فَتُصَدِّقَهُ فِي كُلِّ مَا قَالَ.

ثمالی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: قیادت طلب کرنے سے بچو اور رجال (مردوں) کے پیچھے چلنے (یعنی تقلید کرنے) سے بچو۔

---

[1] مشکاۃ الانوار ص ۳۴۳؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۲۰۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۵۰ و ج ۲۷، ص ۱۲۶؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۱۵۰؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۳۸ ۷

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۲۳

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۵۱؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۱۵۱

[4] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۲۳

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! رہی قیادت طلبی تو اسے میں پہچان گیا ہوں البتہ جہاں تک مردوں کے پیچھے چلنے کا تعلق ہے، تو جو کچھ میرے ہاتھ میں ہے اس کا دو تہائی تو مجھے ملا ہی نہیں مگر یہ کہ مردوں کے پیچھے چلنے سے؟

آپؑ نے مجھ سے فرمایا: ایسا نہیں ہے جیسا تم سوچ رہے ہو۔ (بلکہ مطلب یہ ہے کہ) ایسے آدمی کو نصب کرنے سے بچو جو حجت کے علاوہ ہو کہ اس کی ہر کہی بات کی تصدیق کرتے پھرو۔ [1]

بیان:

وطء العقب كناية عن الاتباع في الفعال و تصديق المقال و اكتفى في تفسيره بأحدهما لاستلزامه الآخر غالبا

''وطء العقب'' یہ کنایہ ہے معاملات میں پیروی اور مقالات میں تصدیق کرنے کا اور ان دونوں میں سے ایک کا اس کی تفسیر میں ہونا کافی ہے کیونکہ وہ دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے، جبکہ الکافی کے بعض نسخوں میں ابی عقیل ہے اور بعض میں ابی عقیلہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ ایوب بن ابی غفیلہ ہے، کیونکہ شیخ نے الفہرست میں حسن بن ایوب بن ابی غفیلہ ذکر کیا ہے اور نجاشی نے کہا کہ اس کی ایک اصل (کتاب) ہے اور یہ کہ اس کی اصل ہونا میرے نزدیک اس کی بیت بڑی مدح ہے پس خبر حسن موثق ہے۔ [2]

7/3121 الكافي، ١/٦/٢٩٨/٢ علي عن العبيدي عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي اَلرَّبِيعِ اَلشَّامِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ لِي: وَيْحَكَ يَا أَبَا اَلرَّبِيعِ لاَ تَطْلُبَنَّ اَلرِّئَاسَةَ وَ لاَ تَكُنْ ذِئْباً وَ لاَ تَأْكُلْ بِنَا اَلنَّاسَ فَيُفْقِرَكَ اَللَّهُ وَ لاَ تَقُلْ فِينَا مَا لاَ نَقُولُ فِي أَنْفُسِنَا فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ وَ مَسْئُولٌ لاَ مَحَالَةَ فَإِنْ كُنْتَ صَادِقاً صَدَّقْنَاكَ وَإِنْ كُنْتَ كَاذِباً كَذَّبْنَاكَ۔

ترجمہ: ابوربیع شامی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابوربیع! تجھ پر افسوس! نہ قیادت طلب کر، نہ بھیڑیا بن، نہ ہمارے ذریعے لوگوں (کے مال) کو کھا پس اللہ تجھے فقیر بنا دے گا، ہمارے بارے میں وہ نہ کہہ جو ہم اپنے بارے میں نہیں کہتے کیونکہ ایک دن تجھے کھڑا کیا جائے گا اور لامحالہ تجھ سے پوچھ گچھ کی جائے

---

[1] معانی الاخبار ص ۱۶۹؛ وسائل الشیعہ ج ۲۷، ص ۱۲۶؛ اثبات الھداۃ بالنصوص والمعجزات ج ۱، ص ۹۵؛ بحار الانوار ج ۲، ص ۸۳ و ج ۷۰، ص ۱۵۰

[2] مراۃ العقول ج ۱، ص ۱۲۴

گی۔ پس اگر تو سچا ہوا تو ہم تیری تصدیق کریں گے اور اگر تو جھوٹا ہوا تو ہم تجھے جھٹلا دیں گے۔ [1]

بیان:

و لا تكن ذنبا أي لا تأكل أموال الناس بسبب رئاستك عليهم و تعليمك إياهم العلم الذي استفدته منا كما يفسره ما بعده فيفقرك الله أي يعاملك بضد مرادك عقوبة لك و في بعض النسخ و لا تك ذنبا بالنون و الموحدة أي للمترئسين فتكون عونا لهم على باطلهم فيكون موافقا للحديث السابق و يكون ما بعده مستأنفا يراد به ما ذكرناه و يأتي ما يؤيد هذا في باب الكذب و لا تقل فينا نهي عن الغلو فيهم فإنك موقوف و مسئول ناظر إلى قوله عز و جل وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُلُونَ

''لا تکن ذئب'' تم بھیڑیے نہ بنو، یعنی لوگوں پر اپنی حکومت قائم کر کے اور ان کو اس علم کی تعلیم دے کر جو ہم سے حاصل کیا گیا ہے ان مال و اسباب کو نہ کھاؤ، جیسا کہ اس کے بعد اس کی تفسیر بیان ہوگی۔

''فیفقرک اللہ'' یعنی آپ کے خلاف جو سلوک آپ چاہتے ہیں وہ آپ کے لیے سزا کے طور پر کرتا ہے۔

بعض نسخوں میں ''لا تک ذنبا'' نون اور موحدہ کے ساتھ، یعنی ان حکمرانوں کی وجہ سے ان کے باطل پر رہتے ہوئے ان کے مددگار رہو، پس یہ پہلے والی حدیث کے موافق ہے اور اس کے بعد علیحدہ جملہ ہے جس سے مراد وہ ہے جو ہم نے ذکر کیا اور ''باب الکذب'' وہ بیان آئے گا جو اس کی تائید کرتا ہے۔

''لاتقل فینا'' تم ہمارے بارے میں نہ کہو، یہ ان کے بارے میں غلو کرنے سے روکا جا رہا ہے کیونکہ تم روکے جاؤ گے اور تم سے پوچھا جائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ.

انہیں روکو، ان سے پوچھا جائے گا۔ (سورہ الصافات: ٢٤)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] یا پھر سند صحیح علی الاقوی ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ ابوالربیع تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [4]

8/3122 الكافى ١/٨/٢٩٩/٢ بهذا الإسناد عن يونس عن العلاء عن محمد قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: أَ تَرَى لاَ أَعْرِفُ خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ بَلَى وَ اَللَّهِ وَ إِنَّ شِرَارَكُمْ مَنْ

---

[1] بحارالانوار ج ٧٠، ص ١٥١

[2] مراۃ العقول ج ١، ص ١٢٥

[3] تہذیب المقال موحد ابطحی ج ٥، ص ٤٠٦

[4] المفید من معجم رجال الحدیث ص ٦٩٩

أَحَبَّ أَنْ يُوطَأَ عَقِبُهُ إِنَّهُ لاَ بُدَّ مِنْ كَذَّابٍ أَوْ عَاجِزِ اَلرَّأْيِ ـ

محمد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: کیا تو سمجھتا ہے کہ میں تمہارے شریر لوگوں میں سے نیک لوگوں کو نہیں جانتا؟ کیوں نہیں، اللہ کی قسم! تم میں سے شریر وہ ہے جو یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے پیچھے چلیں۔ بے شک اس کا جھوٹا ہونا اور رائے سے عاجز ہونا ناگزیر ہے۔ [1]

بیان:

آخر الحديث يحتمل معنيين أحدهما أن من أحب أن يوطأ عقبه لا بد أن يكون كذابا أو عاجز الرأي لأنه لا يعلم جميع ما يسأل عنه فإن أجاب عن كل ما يسأل فلا بد من الكذب و إن لم يجب عما لا يعلم فهو عاجز الرأي و الثاني أنه لا بد في الأرض من كذاب يطلب الرئاسة و من عاجز الرأي يتبعه

اس حدیث کا آخری حصہ دو معانی رکھتا ہے۔

(۱) ان میں سے پہلا یہ ہے کہ جو اپنی عاقبت کو روندنا پسند کرتا ہے وہ جھوٹا ہے یا رائے کا فقدان ہے، کیونکہ وہ سب کچھ نہیں جانتا جس کے بارے میں وہ پوچھ رہا ہے اور اگر وہ ہر سوال کا جواب دے تو جھوٹ بولے اور اگر وہ جواب نہ دے جس کا اسے علم نہ ہو تو وہ رائے دینے سے قاصر ہے۔

(۲) دوسرا یہ کہ زمین میں ایک جھوٹے کا ہونا ضروری ہے جو حکومت کا طالب ہوتا ہے اور جو رائے سے عاجز ہو اور اس کی پیروی کرتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

۱۳۷ ۔ باب طلب الدنيا بالدين

باب: دین کے ذریعے دنیا طلب کرنا

1/3123 الفقیہ، ۳/۵۷۲/۴۹۵۸ هِشَامُ بْنُ اَلْحَكَمِ وَ أَبُو بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ فِي اَلزَّمَنِ اَلْأَوَّلِ طَلَبَ اَلدُّنْيَا مِنْ حَلاَلٍ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهَا وَ طَلَبَهَا مِنْ حَرَامٍ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهَا فَأَتَاهُ اَلشَّيْطَانُ فَقَالَ لَهُ يَا هَذَا إِنَّكَ قَدْ طَلَبْتَ اَلدُّنْيَا مِنْ حَلاَلٍ فَلَمْ تَقْدِرْ

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۵۱۰؛ بحار الانوار ج۷۰، ص۱۵۲

[2] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۱۲۵

عَلَيْهَا فَطَلَبْتَهَا مِنْ حَرَامٍ فَلَمْ تَقْدِرْ عَلَيْهَا أَ فَلَا أَدُلُّكَ عَلَى شَيْءٍ تُكْثِرُ بِهِ دُنْيَاكَ وَ تُكْثِرُ بِهِ تَبَعَكَ فَقَالَ بَلَى قَالَ تَبْتَدِعُ دِيناً وَ تَدْعُو إِلَيْهِ النَّاسَ فَفَعَلَ فَاسْتَجَابَ لَهُ النَّاسُ فَأَطَاعُوهُ فَأَصَابَ مِنَ الدُّنْيَا ثُمَّ إِنَّهُ فَكَّرَ فَقَالَ مَا صَنَعْتُ اِبْتَدَعْتُ دِيناً وَ دَعَوْتُ النَّاسَ إِلَيْهِ وَ مَا أَرَى لِي تَوْبَةً إِلَّا أَنْ آتِيَ مَنْ دَعَوْتُهُ فَأَرُدَّهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يَأْتِي أَصْحَابَهُ الَّذِينَ أَجَابُوهُ فَيَقُولُ إِنَّ الَّذِي دَعَوْتُكُمْ إِلَيْهِ بَاطِلٌ وَ إِنَّمَا اِبْتَدَعْتُهُ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ كَذَبْتَ هُوَ الْحَقُّ وَ لَكِنَّكَ شَكَكْتَ فِي دِينِكَ فَرَجَعْتَ عَنْهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَمَدَ إِلَى سِلْسِلَةٍ فَوَتَدَ لَهَا وَتِداً ثُمَّ جَعَلَهَا فِي عُنُقِهِ وَ قَالَ لَا أَحُلُّهَا حَتَّى يَتُوبَ اللَّهُ عَلَيَّ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قُلْ لِفُلَانٍ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَوْ دَعَوْتَنِي حَتَّى تَنْقَطِعَ أَوْصَالُكَ مَا اسْتَجَبْتُ لَكَ حَتَّى تَرُدَّ مَنْ مَاتَ عَلَى مَا دَعَوْتَهُ إِلَيْهِ فَيَرْجِعَ عَنْهُ.

ہشام بن حکم اور ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ ایک شخص نے اگلے زمانے میں حلال طریقہ سے دنیا حاصل کرنے کی کوشش کی مگر حاصل نہ کر سکا پھر حرام طریقہ سے حاصل کرنے کی کوشش مگر حاصل نہ کر سکا تو اس کے پاس شیطان آیا اور بولا اے میاں تم نے بذریعہ حلال دنیا حاصل کرنے کی کوشش کی مگر حاصل نہ کر سکے پھر بذریعہ حرام حاصل کرنے کی کوشش کی مگر حاصل نہ کر سکے کیا اب میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جس سے تمہاری دنیا میں اضافہ ہو اور تمھاری اتباع کرنے والے بھی زیادہ ہو جائیں؟ اس نے کہا بتاؤ۔ شیطان نے کہا تم ایک دین ایجاد کرو اس کی طرف لوگوں کو دعوت دو۔ تو اس نے ایسا ہی کیا لوگوں نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا اس کے مطیع ہو گئے اور اس نے دنیا کمالی پھر اس نے سوچا کہ یہ میں نے کیا کیا۔ میں نے ایک دین ایجاد کیا اس کی طرف لوگوں کو دعوت دی اب میرے لئے تو توبہ کی یہی صورت نظر آتی ہے کہ لوگوں کو اپنے خود ساختہ دین سے پلٹاؤں یہ سوچ کر وہ اپنے ان اصحاب کے پاس آیا جن کو اس نے اس کی طرف دعوت دی تھی اور انھوں نے اس کی دعوت قبول کر لی تھی اور ان سے کہنے لگا کہ اے لوگوں میں نے جس دین کی دعوت تم لوگوں کو دی تھی وہ میرا خود ایجاد کردہ تھا اور باطل تھا تو لوگوں نے جواب دیا کہ نہیں تم جھوٹ بولتے ہو یہی دین حق ہے تمہیں اپنے دین میں شک آ گیا ہے اور تم اس سے پھر گئے ہو۔ جب اس نے یہ دیکھا تو اس نے ایک زنجیر لی اور اس کے لئے ایک میخ زمین میں گاڑ دی پھر وہ زنجیر اپنے گلے میں باندھ لی اور کہا کہ میں اسے اپنے گلے سے اس وقت تک نہ کھولوں گا جب تک اللہ تعالیٰ میری توبہ نہ قبول کرے۔ تو اللہ تعالیٰ نے نبیوں میں سے ایک نبی کے پاس وحی بھیجی کہ فلاں شخص سے جا کر کہہ دو مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم اگر تو اپنی

سانس منقطع ہونے تک بھی دعا کرتا رہے گا تو میں تیری دعا قبول نہ کروں گا جب تک تو ان لوگوں کو اپنے دین سے نہ پھیرے گا جو تیری دعوت کو قبول کر کے (تیرے دین پر) مر چکے ہیں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی ہشام والی سند صحیح جبکہ ابوبصیر والی موثق ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک ہشام والی سند صحیح اور ابوبصیر والی سند حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3124 اَلْكَافِي ،۱/۱/۲۹۹/۲ مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ وَيْلٌ لِلَّذِينَ يَخْتِلُونَ اَلدُّنْيَا بِالدِّينِ وَ وَيْلٌ لِلَّذِينَ يَقْتُلُونَ اَلَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ اَلنَّاسِ وَ وَيْلٌ لِلَّذِينَ يَسِيرُ اَلْمُؤْمِنُ فِيهِمْ بِالتَّقِيَّةِ أَ بِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُونَ فَبِي حَلَفْتُ لَأُتِيحَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً تَتْرُكُ اَلْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَاناً.

ترجمہ: یونس بن ظبیان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے: افسوس ہے ان لوگوں پر جو دین سے دنیا حاصل کرتے ہیں اور افسوس ہے ان لوگوں پر جو ان کو قتل کرتے ہیں جو لوگوں کو عدل و انصاف کا حکم دیتے ہیں اور افسوس ہے ان لوگوں پر جن کے درمیان مومن تقیہ کے ساتھ رہتا ہے۔ کیا وہ مجھے دھوکہ دے رہے ہیں یا وہ میری مخالفت کرنے کی ہمت کر رہے ہیں؟ میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان کو اس طرح کے فتنے میں مبتلا کر دوں گا کہ جو ان میں سے عقلمند لوگوں کو بھی الجھن کا شکار کر دے گا۔ [3]

بیان:

الختل بالخاء المعجمة و التاء الفوقانية قال فی النهاية فيه من أشراط الساعة أن تعطل السيوف من الجهاد و أن يختل الدنيا بالدين أی تطلب الدنيا بعمل الآخرة يقال ختله يختله إذا خدعه و راوغه و الإتاحة بالمثناة الفوقانية و المهملة التقدير و الإنزال و الحليم يقال للعاقل و لذی الأناة و إنما خص بالذكر لأنه بكل معنييه أبعد من الحيرة و ذلك لأنه أصبر على الفتن و الزلازل

"الختل" خاء معجمہ اور تاء فوقانیہ کے ساتھ۔

---

[1] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۵۷؛ علل الشرائع ج ۲، ص ۴۹۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۵۴؛ بحار الانوار ج ۲، ص ۲۹۷ و ج ۶۹، ص ۲۱۹

[2] روضۃ المتقین ج ۹، ص ۳۲۷

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۵۶ ۳؛ کلیات حدیث قدسی ص ۲۳۶؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۱، ص ۲۰۶؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۸۵؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۲۴۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۶۰

کتاب النھایہ میں مرقوم ہے کہ یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ تلواریں جہاد سے رک جائیں گی اور دنیا کو دین کے ساتھ ملا دیا جائے گا، یعنی دنیا آخرت کے کاموں سے طلب کی جائے گی۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ "ختلہ یختلہ" اگر وہ اسے دھوکہ دے۔

"الاتاحۃ" مثناۃ فوقانیہ اور مھملہ کے ساتھ، یعنی اترنا۔

"الحلیم" عاقل اور دانائی رکھنے والے کو کہا جاتا ہے۔

اس کا تذکرہ اس لیے کیا گیا کہ وہ اپنے دونوں معانی میں الجھنوں سے دور ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے آزمائشوں اور زلزلوں پر صبر کیا

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے لیکن میرے (یعنی علامہ مجلسی کے) نزدیک صحیح ہے کیونکہ ابن سنان کو شیخ مفید اور ابن طاوس نے ثقہ کہا ہے اور ابن ظبیان، تو ابن ادریس نے مستطر فات السرائر میں البزنطی کے ذریعے امام جعفر صادقؑ سے صحیح سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے جس میں امامؑ نے فرمایا: اللہ اس (یونس بن ظبیان) پر رحم کرے اور اس کے لیے جنت میں گھر بنایا گیا ہے۔ وہ اللہ کی قسم! حدیث میں مامون تھا۔ [1] اور یہ (حدیث) اس کی ثقاہت اور جلالت پر دلالت کرتی ہے البتہ مشہور یہی ہے کہ وہ ضعیف ہے۔ [2] اور میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے اور یونس بن ظبیان تفسیر قمی اور کامل الزیارات دونوں کا راوی ہے۔ نیز صفوان اور ابن ابی عمیر دونوں اس سے روایت کرتے ہیں۔ [3]

۱۳۸۔ باب وصف العدل والعمل بغیرہ

باب: عدل کا وصف اور اس کے بغیر عمل

1/3125 الکافی، ۲/۲۹۹/۱/۲ الثلاثۃ عَنْ يُوسُفَ ٱلْبَزَّازِ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَشَدِّ ٱلنَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ عَمِلَ بِغَيْرِهِ.

معلی بن خنیس سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قیامت والے دن لوگوں میں سے سب سے

---

[1] السرائر ج ۳، ص ۵۷۸؛ بحار الانوار ج ۴۷، ص ۳۴۶؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۱۰۳۳

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۲۷

[3] تہذیب الاحکام ج ۵، ص ۳۲؛ الاستبصار فیما اختلف من الاخبار ج ۲، ص ۱۵۷؛ الوافی ج ۱۲، ص ۳۴۷ ح ۱۲۲۶۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۱، ص ۲۵۲

زیادہ حسرت اس شخص پر ہوگی جو عدل کی توصیف تو کرتا ہے لیکن عمل اس کے برعکس کرتا ہے۔ ﴿۱﴾

بیان:

العدل الوسط الغير المائل إلى إفراط أو تفريط يعني من علم غيره طريقا وسطا في الأخلاق و الأعمال ثم لم يعمل به و لم يحمل نفسه عليه تكون حسرته يوم القيامة أشد من كل حسرة و ذلك لأنه يرى ذلك الغير قد سعد بما تعلمه منه و بقي هو بعلمه شقيا قال الله تعالى يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ ما لا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اللهِ أَنْ تَقُولُوا ما لا تَفْعَلُونَ [1] و قال عز و جل أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ

''العدل'' درمیانہ اور یہ اس کے خلاف ہے جو افراط و تفریط کی طرف مائل ہو یعنی جو اپنے غیر کو ایک ایسے طریقہ کی تعلیم دے جو اخلاق و اعمال میں متوسط ہو اور پھر وہ خود اس پر عمل نہ کرے اور اپنے نفس کو علیم نہ بنائے تو وہ قیامت والے دن تمام حسرت کرنے والوں سے زیادہ حسرت کرے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس چیز کو اپنے غیر میں دیکھتا تھا اور وہ اس کی تعلیم سے سعید ہو گیا اور یہ اپنے علم کے ساتھ شقاوت پر قائم رہا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

اے ایمان والو! تم وہ بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں ہو؟○ اللہ کے نزدیک یہ بات سخت ناپسندیدہ ہے کہ تم وہ بات کہو جو کرتے نہیں ہو (سورہ الصف: ۲،۳)

اللہ تعالی نے فرمایا:

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ

کیا تم (دوسرے) لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو؟ (سورہ البقرہ: ٤٤)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مختلف فیہ ہے۔ ﴿۲﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ یوسف البزار سے ابن ابی عمیر روایت کر رہا ہے اور معلی ثقہ جلیل ثابت ہے جس کی تفصیل کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ علم)

2/3126 الكافي،۲/۳۰۰/۲/۱ محمد عن ابن عيسى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ قُتَيْبَةَ اَلْأَعْشَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَشَدِّ اَلنَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً وَ عَمِلَ بِغَيْرِهِ.

ترجمہ: قتیبہ الاعشی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قیامت والے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ عذاب اس شخص پر ہوگا جو عدل کی توصیف تو کرتا ہے لیکن عمل اس کے برعکس کرتا

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۲۹۵؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۲۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۷۵؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱، ص ۴۰۶

﴿۲﴾ مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۲۷

ہے۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ (۲)

3/3127 الکافی،۲/۳۰۰/۳/۱ الثلاثة عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ خَالَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

ترجمہ: ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں پر سب سے زیادہ افسوس اس پر ہوگا جو انصاف کی تعریف تو کرتا ہے لیکن پھر اس کے غیر کی طرف اس کی مخالفت کرتا ہے۔ (۳)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ (۴) یا پھر سند صحیح ہے۔ (۵) اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3128 الکافی،۲/۳۰۰/۳/۱ محمد عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَ الْغَاوُونَ) قَالَ يَا أَبَا بَصِيرٍ هُمْ قَوْمٌ وَصَفُوا عَدْلاً بِأَلْسِنَتِهِمْ ثُمَّ خَالَفُوهُ إِلَى غَيْرِهِ.

ترجمہ: ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ''پھر وہ اور سب گمراہ اس میں اوندھے ڈال دیے جائیں گے۔ (الشعراء: ۹۴)۔'' کے بارے میں فرمایا: اے ابوبصیر! یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی زبانوں سے تو عدل کی تعریف کرتے ہیں لیکن پھر اس کے غیر کی طرف اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ (۶)

---

(۱) وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۲۹۶؛ بحارالانوار ج۶۹،ص۲۲۴؛ تفسیر نورالثقلین ج۱،ص۵۷؛ تفسیر کنزالدقائق ج۱،ص۴۰۶

(۲) مراۃ العقول ج۱۰،ص۱۵۲

(۳) الفقہ الرضا علیہ السلام ص۳۷۶؛ تحیۃ الخواطر ج۲،ص۹۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۲۹۵؛ بحارالانوار ج۲،ص۵۵ وج۶۹،ص۲۲۳؛ تفسیر نورالثقلین ج۱،ص۵۷؛ تفسیر کنزالدقائق ج۱،ص۴۰۶؛ مستدرک الوسائل ج۱۱،ص۳۲۰

(۴) مراۃ العقول ج۱۰،ص۱۲۸

(۵) روش جدید اخلاق اسلامی محسنی ص۲۷۶؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ منتظری ج۲،ص۱۰۳؛ التقوی ودورھا راضی ص۴۱۴

(۶) الزھد ص۶۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۲۹۶؛ بحارالانوار ج۶۹،ص۲۲۳؛ تفسیر نورالثقلین ج۱،ص۵۷ وج۴،ص۵۹؛ تفسیر کنزالدقائق ج۱،ص۴۰۵؛ ج۹،ص۴۸۷

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۱﴾

5/3129 الکافی،۲/۳۰۰/۵/۱ محمد عن ابن عیسی عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَبْلِغْ شِيعَتَنَا أَنَّهُ لَنْ يُنَالَ مَا عِنْدَ اَللَّهِ إِلاَّ بِعَمَلٍ وَ أَبْلِغْ شِيعَتَنَا أَنَّ أَعْظَمَ اَلنَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ يُخَالِفُهُ إِلَى غَيْرِهِ.

ترجمہ: خیثمہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: ہمارے شیعوں تک پہنچا دے کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ حاصل نہیں ہوسکتا مگر عمل کے ذریعے اور ہمارے شیعوں کو یہ بھی پہنچا دے کہ لوگوں پر قیامت کے دن سب سے زیادہ پشیمانی اس پر ہوگی جو عدل کی توصیف تو کرتا ہے لیکن پھر اس کے غیر کی طرف اس کی مخالفت کرتا ہے۔ ﴿۲﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۳﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ خیثمہ حسن ہے اور راویوں میں عظیم المرتبت ہے۔ ﴿۴﴾

6/3130 الکافی،۸/۲۲۸/۲۸۹ الحسین بن محمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أسلم [مُسْلِمِ] عن [بْنِ] أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بُنَانٍ [سنان] عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ أَبِي يَوْماً وَ عِنْدَهُ أَصْحَابُهُ مَنْ مِنْكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَأْخُذَ جَمْرَةً فِي كَفِّهِ فَيُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْفَأَ قَالَ فَكَاعَ اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ وَ نَكَلُوا فَقُمْتُ وَ قُلْتُ يَا أَبَتِ أَتَأْمُرُ أَنْ أَفْعَلَ فَقَالَ لَيْسَ إِيَّاكَ عَنَيْتُ إِنَّمَا أَنْتَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْكَ بَلْ إِيَّاهُمْ أَرَدْتُ قَالَ وَ كَرَّرَهَا ثَلاَثاً ثُمَّ قَالَ مَا أَكْثَرَ اَلْوَصْفَ وَ أَقَلَّ اَلْفِعْلَ إِنَّ أَهْلَ اَلْفِعْلِ قَلِيلٌ إِنَّ أَهْلَ اَلْفِعْلِ قَلِيلٌ أَلاَ وَ إِنَّا لَنَعْرِفُ أَهْلَ اَلْفِعْلِ وَ اَلْوَصْفِ مَعاً وَ مَا كَانَ هَذَا مِنَّا تَعَامِياً عَلَيْكُمْ بَلْ لِنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ وَ نَكْتُبَ آثَارَكُمْ فَقَالَ وَ اَللَّهِ لَكَأَنَّمَا مَادَتْ بِهِمُ اَلْأَرْضُ حَيَاءً مِمَّا قَالَ حَتَّى إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى اَلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَرْفَضُّ عَرَقاً مَا يَرْفَعُ عَيْنَيْهِ مِنَ اَلْأَرْضِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ مِنْهُمْ قَالَ

﴿۱﴾ مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۲۹

﴿۲﴾ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۲۹۶؛ بحارالانوار ج۶۹، ص۲۲۵

﴿۳﴾ مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۳۰

﴿۴﴾ المفید من معجم رجال الحدیث ص۲۱۳

رَحِمَكُمُ اَللَّهُ فَمَا أَرَدْتُ إِلاَّ خَيْراً إِنَّ اَلْجَنَّةَ دَرَجَاتٌ فَدَرَجَةُ أَهْلِ اَلْفِعْلِ لاَ يُدْرِكُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ اَلْقَوْلِ وَ دَرَجَةُ أَهْلِ اَلْقَوْلِ لاَ يُدْرِكُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ فَوَ اَللَّهِ لَكَأَنَّمَا نَشِطُوا مِنْ عِقَالٍ ۔

ابو مریم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک دن میرے والد گرامیؑ نے اپنے ساتھیوں کے سامنے فرمایا: تم میں سے کون اتنا پاکیزہ نفس ہے کہ اپنے ہاتھ میں جلتا ہوا انگارہ پکڑے رکھے یہاں تک کہ اسے بجھا دے؟

امامؑ نے فرمایا: سب لوگ خاموش تھے اور دباو کا شکار تھے۔ پس میں کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے ابا جان! کیا آپؑ مجھے حکم دیتے ہیں کہ ایسا کروں؟

انہوں نے فرمایا: میری مراد تجھ سے نہیں ہے بلکہ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں البتہ میں نے ان کا ارادہ کیا ہے۔

امامؑ نے فرمایا: اور انہوں نے اسے تین مرتبہ دہرایا، پھر فرمایا: توصیف کتنی کثیر ہے اور عمل کتنا کم ہے۔ عمل کرنے والے بہت کم ہیں، عمل کرنے والے بہت کم ہیں اور ہم اہل عمل اور بیان (گفتگو) دونوں کو پہچانتے ہیں اور یہ تمہاری نسبت ہماری طرف سے اندھے پن کا ایک بہانہ تھا ورنہ تمہاری خبریں ہم جانچتے ہیں اور تمہارے تاثرات لکھتے ہیں۔

پھر امامؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! گویا ان کے ارشاد سے زمین ان لوگوں سے حیاء کی وجہ سے لرز گئی۔ پس میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا جس کا پسینہ بہہ رہا تھا اور وہ اپنی آنکھیں زمین سے نہیں اٹھا رہا تھا۔ چنانچہ جب انہوں نے ان کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا: اللہ تم سب پر رحم کرے۔ پس میں نے خیر کے سوا کچھ نہیں چاہا۔ جنت میں درجے ہیں تو اہل عمل کا درجہ اہل گفتگو میں سے کوئی نہیں سمجھ سکتا اور اہلِ گفتگو کے درجے کو دوسرے نہیں سمجھ سکتے۔

امامؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! گویا وہ زنجیروں سے آزاد ہو گئے ہوں۔ [1]

بیان:

کام الناس هابوا و جبنوا و نکلوا بالنون ضعفوا و ما کان هذا یعنی هذا التکلیف منا تعامیا علیکم إظهارا للعمی عن أحوالکم بل لنبلو أخبارکم لنختبر ما یخبر به عن أعمالکم فیظهر حسنها و قبیحها معتلها و صحیحها أو أخبارکم عن موالاتکم لنا أ صادقة أم کاذبة و نکتب آثارکم أی فیا نکتب مادت تزلزلت و نشطوا من عقال انحلوا من قید

[1] عوالم العلوم ج۱۹، ص ۴۳۴

''کاع الناس''لوگ خوفزدہ اور بزدل تھے۔

''نکلوا''نون کے ساتھ،وہ کمزور ہو گئے۔

''ما کان ھذا''یعنی یہ تکلیف۔

''منا تعامیا علیکم ''یعنی ان کے احوال سے اندھے پن کا مظاہرہ کرتا ہے۔

''بل لنبلو أخبارکم ''تا کہ ہم جانچیں کہ وہ آپ کے اعمال کے بارے میں جو کچھ بتاتا ہے،اس سے ان کے اچھے اور برے، برے اور سچے، یا آپ کی بیعت کے بارے میں آپ کی خبروں کو ظاہر کرے گا، چاہے وہ صحیح ہیں یا غلط۔

''نکتب آثارکم ''یعنی جیسا کہ ہم لکھتے ہیں۔

''مادت۔متزلزل ہونا۔

''نشطوا من عقال ''وہ قید سے نکلے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے اور یہ بظاہر محمد بن سالم بن ابی سلمہ ہے جیسا کہ حدیث نمبر 314 میں آئے گا اور اس میں ضعف ہے اور الشیخ (طوسی) نے کہا: علی بن محمد بن ابی سعید اس سے روایت کرتا ہے لیکن الشیخ نے رجال میں علی بن محمد بن سعد ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے محمد بن حسن بن ولید کے ذریعے روایت کیا گیا ہے۔ [1]

7/3131 الکافی ،۸/۲۲۸/۲۹۰ بِهَذَا اَلْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ اَلصُّوفِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ اَلْوَاسِطِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : لَوْ مَيَّزْتُ شِيعَتِي لَمْ أَجِدْهُمْ إِلاَّ وَاصِفَةً وَ لَوِ اِمْتَحَنْتُهُمْ لَمَا وَجَدْتُهُمْ إِلاَّ مُرْتَدِّينَ وَ لَوْ تَمَحَّصْتُهُمْ لَمَا خَلَصَ مِنَ اَلْأَلْفِ وَاحِدٌ وَ لَوْ غَرْبَلْتُهُمْ غَرْبَلَةً لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلاَّ مَا كَانَ لِي إِنَّهُمْ طَالَ مَا اِتَّكَوْا عَلَى اَلْأَرَائِكِ فَقَالُوا نَحْنُ شِيعَةُ عَلِيٍّ إِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ مَنْ صَدَّقَ قَوْلَهُ فِعْلُهُ ۔

ترجمہ: موسیٰ بن بکر الواسطی سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اگر میں اپنے شیعوں میں تمیز کروں تو میں انہیں وصف بیان کرنے (جمع کلامی) کے علاوہ کچھ نہ پاوں اور اگر میں ان کا امتحان لوں تو میں ان کو مرتدیں (الٹے پاوں پھر جانے والوں) کے سوا کچھ نہ پاوں اور اگر میں ان کی جانچ پڑتال کروں تو ہزار میں

---

[1] مراۃ العقول ج ۲۶، ص ۱۶۱

سے ایک بھی نہیں بچے گا اور اگر میں ان کو چھلنی سے چھان لوں تو ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا سوائے اس کے کہ جو میرا (مخلص) ہے۔ یہ ایک عرصے سے اپنے تختوں پر ٹیک لگائے کہہ رہے ہیں کہ ہم علی علیہ السلام کے شیعہ ہیں۔ درحقیقت علی علیہ السلام کا شیعہ وہ ہے جس کا فعل اس کے قول کی تصدیق کرتا ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2]

8/3132 الکافی ۸/۲۵۳/۳۵۸ محمد عن أحمد عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ ٱللَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: يَا بُنَيَّ إِنَّكَ إِنْ خَالَفْتَنِي فِي ٱلْعَمَلِ لَمْ تَنْزِلْ مَعِيَ غَداً فِي ٱلْمَنْزِلِ ثُمَّ قَالَ أَبَى ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَتَوَلَّى قَوْمٌ قَوْماً يُخَالِفُونَهُمْ فِي أَعْمَالِهِمْ يَنْزِلُونَ مَعَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ كَلاَّ وَ رَبِّ ٱلْكَعْبَةِ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کے والد بزرگوار علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تم اعمال میں میری مخالفت کرتے ہو تو کل (آخرت) میں تم میرے ساتھ میری منزل میں نہیں ہو گے۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس بات سے انکار کر دیا ہے کہ ایسے لوگوں کی ایسے لوگوں سے دوستی ہو جو ان کے اعمال میں ان کی مخالفت کرتے ہوں مگر قیامت کے دن ان کے ساتھ منزلت رکھیں۔ ہرگز نہیں! رب کعبہ کی قسم (ایسا نہیں ہوگا)۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4]

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۲۹۵؛ بحار الانوار ج۶۹، ص۲۲۳؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۷۵؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱، ص۳۰۶

[2] مراۃ العقول ج۲۶، ص۱۶۲

[3] تنبیہ الخواطر ج۲، ص۱۷۶؛ مسند الامام الصادق ج۲۱، ص۳۲۸

[4] مراۃ العقول ج۲۶، ص۲۳۵

۱۳۹۔باب الریاء

باب: ریاکاری

1/3133 الکافی ،۲/۲۹۳/۱/۱ العدة عن سهل عن الأشعری عن اَلْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: أَنَّهُ قَالَ لِعَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ اَلْبَصْرِيِّ فِي اَلْمَسْجِدِ وَيْلَكَ يَا عَبَّادُ إِيَّاكَ وَ اَلرِّيَاءَ فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اَللَّهِ وَكَلَهُ اَللَّهُ إِلَى مَنْ عَمِلَ لَهُ۔

قدح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے عباد بن کثیر بصری سے مسجد میں فرمایا: افسوس ہے تجھ پر اے عباد! تو دکھاوا کرنے سے بچ۔ پس جو شخص غیر اللہ کے لیے عمل کرے تو اللہ اسے اسی کو سونپ دیتا ہے جس کے لیے اس نے عمل کیا۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور جعفر بن محمد الاشعری کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3134 الکافی ،۲/۲۹۳/۲/۱ محمد عن ابن عیسی عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اِجْعَلُوا أَمْرَكُمْ هَذَا لِلَّهِ وَ لاَ تَجْعَلُوهُ لِلنَّاسِ فَإِنَّهُ مَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ لِلَّهِ وَ مَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلاَ يَصْعَدُ إِلَى اَللَّهِ۔

علی بن عقبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: اپنے اس امر کو صرف اللہ کے لیے قرار رہو اور اسے لوگوں کے لیے قرار نہ دو کیونکہ جو کچھ اللہ کے لیے ہے وہی اللہ کے لیے ہے اور جو کچھ لوگوں کے لیے ہے وہ اللہ کی طرف بلند نہیں ہوتا۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن موثق ہے۔ [۴]

3/3135 الکافی ،۲/۲۹۳/۳/۱ الثلاثة عَنْ أَبِي اَلْمَغْرَاءِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: كُلُّ رِيَاءٍ شِرْكٌ إِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِلنَّاسِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى اَلنَّاسِ وَ مَنْ عَمِلَ لِلَّهِ كَانَ ثَوَابُهُ

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۶۵؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۶۶

[۲] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۸۷

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۷۱؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۸۱

[۴] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۰۳

عَلَى ٱللَّهِ.

یزید بن خلیفہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہودکھاوا شرک ہے کیونکہ جو بھی لوگوں کے لیے عمل کرتا ہے اس کا ثواب لوگوں پر ہے اور جو اللہ کے لیے کام کرتا ہے تو اس کا ثواب اللہ پر ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ یزید بن خلیفہ واقفی ہے مگر ثقہ ہے کیونکہ اس سے صفوان روایت کرتا ہے۔ [3] (واللہ اعلم)

4/3136 الکافی، ۲/۲۹۳/۱/۴ محمد عن ابن عیسی عن الحسین عن النضر عَنِ ٱلْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ ٱلْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي قَوْلِ ٱللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَلاَ يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَداً) قَالَ ٱلرَّجُلُ يَعْمَلُ شَيْئاً مِنَ ٱلثَّوَابِ لاَ يَطْلُبُ بِهِ وَجْهَ ٱللَّهِ إِنَّمَا يَطْلُبُ تَزْكِيَةَ ٱلنَّاسِ يَشْتَهِي أَنْ يُسْمِعَ بِهِ ٱلنَّاسَ فَهَذَا ٱلَّذِي أَشْرَكَ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ أَسَرَّ خَيْراً فَذَهَبَتِ ٱلْأَيَّامُ أَبَداً حَتَّى يُظْهِرَ ٱللَّهُ لَهُ خَيْراً وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَرّاً فَذَهَبَتِ ٱلْأَيَّامُ أَبَداً حَتَّى يُظْهِرَ ٱللَّهُ لَهُ شَرّاً.

جراح المدائنی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ''پھر جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھے تو اسے چاہیے کہ اچھے کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔ (الکہف: ۱۱۰)۔'' کے بارے میں فرمایا: آدمی کوئی ثواب کا کام کرتا ہے جس سے وہ اللہ کی توجہ طلب نہیں کرتا بلکہ وہ لوگوں کی رضا طلب کرتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے بارے میں سنیں۔ تو یہ وہ شخص ہے جس نے اللہ کی عبادت کے ساتھ شرک کیا ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: جو بھی بندہ پوشیدہ نیک کام کرتا ہے پس دن ہمیشہ کے لیے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ اللہ اس کے لیے اس کی بھلائی ظاہر کر دیتا ہے اور جو بھی بندہ پوشیدہ برائی کرتا ہے اور دن ہمیشہ کے لیے چلے جاتے

[1] مشکاۃ الانوار ص ۳۱۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۷۱؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۸۱؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۹۱؛ الفقہ الرضا علیہ السلام ص ۳۸۷؛ الوافی ص ۶۵؛ مستدرک الوسائل ج ۱، ص ۱۰۳

[2] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۰۳

[3] الکافی ج ۳، ص ۲۵۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲، ص ۳۱۰ ح ۲۸۳۹؛ تہذیب الاحکام ج ۷، ص ۱۳؛ الاستبصار فیما اختلف من الاخبار ج ۳، ص ۱۰۵؛ الوافی ج ۲، ص ۲۱۰ ح ۶۷۵ و ج ۱۷، ص ۲۵۰ ح ۱۷۲۰۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۷، ص ۲۳۰

ہیں تو اللہ اس کے لیے برائی ظاہر کر دیتا ہے۔ ①

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ② لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ قاسم بن سلیمان بغدادی تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ ③ اور جراح المدائنی کامل الزیارات کا راوی ہے۔ ④

5/3137 الکافی، ۱/۱۲/۲۹۵/۲ علی عن صالح بن السندی عن جعفر بن بشیر عن علی عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ خَيْراً إِلاَّ لَمْ تَذْهَبِ اَلْأَيَّامُ حَتَّى يُظْهِرَ اَللَّهُ لَهُ خَيْراً وَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَرّاً إِلاَّ لَمْ تَذْهَبِ اَلْأَيَّامُ حَتَّى يُظْهِرَ اَللَّهُ لَهُ شَرّاً ۔

ترجمہ: ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی بھی بندہ پوشیدہ نیک کام نہیں کرتا مگر یہ کہ ایام چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ اللہ اس کے لیے نیک کام کو ظاہر کر دیتا ہے اور کوئی بھی بندہ پوشیدہ برائی نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ ایام چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ اللہ اس کے لیے برائی کو ظاہر کر دیتا ہے۔ ⑤

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ ⑥ لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ صالح بن سندی کامل الزیارات کا راوی ہے اور علی بن ابوحمزہ واقفی مگر ثقہ ہے اور اس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3138 الکافی، ۱/۵/۲۹۳/۲ علی عن العبیدی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ قَالَ لِيَ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : وَيْحَكَ يَا اِبْنَ عَرَفَةَ اِعْمَلُوا لِغَيْرِ رِيَاءٍ وَ لاَ سُمْعَةٍ فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اَللَّهِ وَكَلَهُ اَللَّهُ إِلَى مَا عَمِلَ وَيْحَكَ مَا عَمِلَ أَحَدٌ عَمَلاً إِلاَّ رَدَّاهُ اَللَّهُ إِنْ خَيْراً فَخَيْرٌ وَ إِنْ شَرّاً فَشَرٌّ ۔

ترجمہ: محمد بن عرفہ سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے، اے ابن عرفہ! دکھاوے

---

① وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۷۱؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۶۸۹؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۸۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۳، ص ۱۵۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۸، ص ۱۸۱

② مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۰۶

③ المفید من معجم رجال الحدیث ص ۴۶۳

④ کامل الزیارات ص ۳۲۱ باب ۱۱۵

⑤ الاصول الستۃ عشر من الاصول الاولیہ (ط - دار الحدیث) ص ۲۳۳؛ مشکاۃ الانوار فی غرر الاخبار ص ۲۷۴؛ وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۵۷؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۸۹؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۱۹؛ مستدرک الوسائل ج ۱، ص ۹۷

⑥ مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۱۲

اور تشہیر کے بغیر عمل کرو کیونکہ جو بندہ غیر اللہ کے لیے عمل کرتا ہے تو اللہ اسے اس کے سپرد کر دیتا ہے جس کے لیے اس نے عمل کیا ہے۔ تجھ پر افسوس ہے! کوئی ایک بھی عمل نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ اللہ اسے اسی کی چادر اوڑھا دیتا ہے، اگر اچھا ہوتا ہے تو اچھی ہوتی ہے اور اگر برا ہے تو بری ہوتی ہے۔ ﴿۱﴾

بیان:

السمعة بالفتح و بالضم و بالتحريك ما نوه بذكره رداه الله أي جعله الله في عنقه كالرداء

''السمعة'' فتح اور ضمہ کے ساتھ اور تحریک کے ساتھ، جس کا اس نے ذکر کیا۔

''رداہ اللہ'' یعنی خُدا نے اُس کے گلے میں چادر کی طرح ڈال دیا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۲﴾

7/3139 الكافي، ۲/۲۹۴/۶/۱ محمد عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: إِنِّي لَأَتَعَشَّى مَعَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِذْ تَلاَ هَذِهِ اَلْآيَةَ: (بَلِ اَلْإِنْسٰانُ عَلىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۞ وَ لَوْ أَلْقىٰ مَعٰاذِيرَهُ) يَا أَبَا حَفْصٍ مَا يَصْنَعُ اَلْإِنْسَانُ أَنْ يَتَقَرَّبَ إِلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِخِلاَفِ مَا يَعْلَمُ اَللَّهُ تَعَالَى إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَسَرَّ سَرِيرَةً رَدَّاهُ اَللَّهُ رِدَاءَهَا إِنْ خَيْراً فَخَيْرٌ وَ إِنْ شَرّاً فَشَرٌّ.

عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا تو آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بلکہ انسان اپنے اوپر خود شاہد ہے۔ گو وہ کتنے ہی بہانے پیش کرے۔ (القیامۃ: ۱۴-۱۵)۔'' (پھر فرمایا:) اے ابوحفص! انسان کیا کرتا ہے کہ اللہ کی طرف قرب حاصل کرتا ہے خلاف اس کے کہ جو اللہ (اس کے دل کے راز کو) جانتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کوئی کام چھپ کر کرتا ہے تو اللہ اس کی چادر اسے اڑھا دیتا ہے۔ اگر اچھا ہو تو اچھی ہوتی ہے اور اگر برا ہو تو بری ہوتی ہے۔ ﴿۳﴾

بیان:

أن يتقرب إلى الله يعني يفعل ما يفعله المتقرب و يأتي بما يتقرب به و إن كان ينوي به أمرا آخر و هذا

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۶۶؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۸۴

﴿۲﴾ مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۰۷

﴿۳﴾ وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۶۵؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۵۴۳؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۸۵؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۴۶۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۴، ص ۳۸

الخبر أورده مرة أخرى بهذا السند إلا أن فيها ما يصنع الإنسان أن يعتذر إلى الناس بخلاف ما يعلم الله منه و قال ألبسه الله رداءها و هو أوضح

"ان يتقرب الى الله" وہ اللہ تعالیٰ قریب ہوا یعنی وہ وہ کام کرتا ہے جو متقرب لوگ کرتے ہیں وہ اس کے ساتھ آتا ہے جس کی ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوا گرچہ اس کی نیت اس سے کسی دوسرے کام کی ہو۔

یہ وہ خبر ہے جس کو اس سند کے ساتھ دوسری مرتبہ وارد کیا گیا مگر کچھ ایسا ہے جو ایک شخص کو لوگوں سے معافی مانگنے پر مجبور کرتا ہے اس کے علاوہ جو خدا اس کے بارے میں جانتا ہے۔ جیسا کہ اس نے کہا:

ألبسه الله رداءها

خُدا نے اُسے چادر پہنائی یہ بہت واضح ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [1]

8/3140 الکافی،۲/۲۹۵/۱۱/۱ القمیان عن صفوان عن البقباق الکافی،۲/۲۹۵/۱۱/۱ الاثنان عن محمد بن جمهور عن فضالة عن معاوية عن البقباق عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا يَصْنَعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُظْهِرَ حَسَناً وَ يُسِرَّ سَيِّئاً أَ لَيْسَ يَرْجِعُ إِلَى نَفْسِهِ فَيَعْلَمَ أَنَّ ذَلِكَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: ﴿بَلِ اَلْإِنْسانُ عَلى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ﴾ إِنَّ اَلسَّرِيرَةَ إِذَا صَحَّتْ قَوِيَتِ اَلْعَلاَنِيَةُ

ترجمہ: البقباق سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے وہ بندہ کیا کرتا ہے کہ اچھائی کو ظاہر کرتا ہے اور برائی کو چھپاتا ہے؟ کیا وہ اپنے دل کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ پس وہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے؟ اور اللہ فرماتا ہے: "بلکہ انسان اپنے آپ کو دیکھنے والا ہے۔ (القیامۃ: ۱۴)۔" بے شک اگر پوشیدہ درست ہو تو اعلانیہ (ظاہر) مضبوط ہوتا ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی پہلی سند صحیح اور دوسری ضعیف ہے۔ [3] اور میرے نزدیک پہلی سند صحیح اور دوسری سند موثق ہے کیونکہ معلی بن محمد تو ثقہ جلیل ثابت ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے اور محمد بن جمہور کامل الزیارات اور تفسیر قمی دونوں کا راوی اور ثقہ

---

[1] مراۃ العقول ج، ۱، ص ۱۰۹

[2] وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۶۴؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۵۳۵؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۸۹؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۴۶۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۴، ص ۳۷؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۲۱

[3] مراۃ العقول ج، ۱، ص ۱۱۲

ہے۔ [۱] البتہ غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

9/3141 الکافی، ۲/۲۹۶/۱۳/۱ العدۃ عن سھل عن ابن أَسْبَاطٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَرَادَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِالْقَلِيلِ مِنْ عَمَلِهِ أَظْهَرَ اللَّهُ لَهُ أَكْثَرَ مِمَّا أَرَادَ وَ مَنْ أَرَادَ النَّاسَ بِالْكَثِيرِ مِنْ عَمَلِهِ فِي تَعَبٍ مِنْ بَدَنِهِ وَ سَهَرٍ مِنْ لَيْلِهِ أَبَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلاَّ أَنْ يُقَلِّلَهُ فِي عَيْنِ مَنْ سَمِعَهُ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کو اپنے قلیل عمل سے چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس سے کثیر ظاہر فرماتا ہے جو اس نے چاہا تھا اور جو شخص اپنے کثیر عمل، اپنے جسم کی مشقت اور شب بیداری کے ساتھ لوگوں کو چاہے تو اللہ اس سے سننے والے کی نظر میں اسے قلیل کرنے کے سوا انکار کر دیتا ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند یحیی بن بشیر کے باپ بشیر کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ خود یحیی کامل الزیارات کا راوی ہے اور سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے۔ (واللہ اعلم)

10/3142 الکافی، ۲/۲۹۵/۹/۱ العدۃ عن البرقی عن عثمان عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنَا خَيْرُ شَرِيكٍ مَنْ أَشْرَكَ مَعِي غَيْرِي فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لَمْ أَقْبَلْهُ إِلاَّ مَا كَانَ لِي خَالِصاً۔

ترجمہ: علی بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: اللہ نے فرمایا ہے کہ میں بہترین شریک ہوں۔ جس نے اپنے کرنے والے کسی عمل میں میرے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کیا تو میں اسے قبول نہیں کروں گا مگر یہ کہ وہ میرے لیے خالص ہو۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۵] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ علی بن سالم سے ابن ابی عمیر

---

[۱] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۵۱

[۲] المحاسن ج ۱،ص ۲۵۵؛ تنبیہ الخواطر ج ۲،ص ۲۰۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱،ص ۶۶؛ بحار الانوار ج ۶۹،ص ۲۹۰

[۳] مراۃ العقول ج ۱،ص ۱۱۲

[۴] المحاسن ج ۱،ص ۲۵۲؛ مشکاۃ الانوار ص ۱۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱،ص ۶۱؛ کلیات حدیث قدسی ص ۶۶۲؛ الفصول المہمہ ج ۱،ص ۲۵۹؛ بحار الانوار ج ۶۹،ص ۲۸۸؛ عوالم العلوم ج ۲۰،ص ۸۶۷

[۵] مراۃ العقول ج ۱،ص ۱۱۰

روایت کرتا ہے۔ [۱] البتہ یہ واقعی ہو گیا تھا مگر ہمارے اصحاب نے اس سے اس وقت روایات اخذ کیں جبکہ یہ مستقیم تھا اور وہی ہماری کتب میں درج ہیں۔ (واللہ اعلم)

11/3143 الکافی، ۱/۱۰/۲۹۵/۲ علی عن أبيه عن السراد عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَظْهَرَ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ اَللَّهُ وَبَارَزَ اَللَّهَ بِمَا كَرِهَهُ لَقِيَ اَللَّهَ وَهُوَ مَاقِتٌ لَهُ.

ترجمہ داؤد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے لیے اسے ظاہر کرے جسے اللہ پسند کرتا ہے اور اللہ کی مخالفت اس چیز سے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ اس سے نفرت کرتا ہوگا۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مختلف فیہ ہے۔ [۳] یا پھر سند صحیح ہے۔ [۴] اور میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ داود بن فرقد ثقہ جلیل ہے۔ [۵]

12/3144 الکافی، ۱/۱۳/۲۹۶/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : سَيَأْتِي عَلَى اَلنَّاسِ زَمَانٌ تَخْبُثُ فِيهِ سَرَائِرُهُمْ وَ تَحْسُنُ فِيهِ عَلاَنِيَتُهُمْ طَمَعاً فِي اَلدُّنْيَا لاَ يُرِيدُونَ بِهِ مَا عِنْدَ رَبِّهِمْ يَكُونُ دِينُهُمْ رِيَاءً لاَ يُخَالِطُهُمْ خَوْفٌ يَعُمُّهُمُ اَللَّهُ بِعِقَابٍ فَيَدْعُونَهُ دُعَاءَ اَلْغَرِيقِ فَلاَ يَسْتَجِيبُ لَهُمْ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ ان کے راز خبیث ہو جائیں گے لیکن دنیا کے لالچ میں ان کے ظواہر اچھے ہو جائیں گے، وہ اسے چاہیں گے ہی نہیں جو ان کے پروردگار کے پاس ہوگا، ان کا دین دکھاوے کا ہوگا، خوف (خدا) ان میں داخل ہی نہیں ہوگا، اللہ ان کو عذاب میں ڈھانپ دے گا، پس وہ ڈوبنے والے کی طرح دعا مانگیں گے لیکن وہ ان سے قبول نہیں کرے گا۔ [۶]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۷] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو

---

[۱] الکافی ج۵، ص۵۴۱؛ الوافی ج۱۵، ص۲۱۱ ح۱۴۹۱۷؛ وسائل الشیعہ ج۲۰، ص۳۰۹

[۲] الزہد ص۶۹؛ وسائل الشیعہ ج۱، ص۶۴؛ بحار الانوار ج۶۸، ص۳۶۶ و ج۶۹، ص۲۸۸

[۳] مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۱۱

[۴] البحوث الہامہ فی المکاسب المحرمہ خرازی ج۶، ص۶۸

[۵] المفید من معجم رجال الحدیث ص۲۱۶

[۶] تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۰۵؛ الوافی ج۲۶، ص۳۵۸ ح۲۵۵۴۴؛ وسائل الشیعہ ج۱، ص۶۵؛ بحار الانوار ج۶۹، ص۲۹۰

[۷] مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۱۳

گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

13/3145 الکافی، ۲/۲۹۴/۱/۷ بھذا الإسناد قَالَ قَالَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ اَلْمَلَكَ لَيَصْعَدُ بِعَمَلِ اَلْعَبْدِ مُبْتَهِجاً بِهِ فَإِذَا صَعِدَ بِحَسَنَاتِهِ يَقُولُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِجْعَلُوهَا فِي سِجِّينٍ إِنَّهُ لَيْسَ إِيَّايَ أَرَادَ بِهَا۔

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرشتہ بخوشی بندے کے عمل کے ساتھ بلند ہوتا ہے پس جب وہ اس کی نیکی کے ساتھ بلند ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کو سجین میں قرار دو کیونکہ اس کا اسے میرے لیے ادا کرنے کا ارادہ نہیں تھا (بلکہ ریا کاری تھی)۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر گفتگو قبل ازیں کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

14/3146 الکافی، ۲/۲۹۵/۱/۸ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: ثَلاَثُ عَلاَمَاتٍ لِلْمُرَائِي يَنْشَطُ إِذَا رَأَى اَلنَّاسَ وَ يَكْسَلُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ وَ يُحِبُّ أَنْ يُحْمَدَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ۔

ترجمہ: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ریا کاری (نمائش) کی تین نشانیاں ہوتی ہیں: جب لوگوں کو دیکھتا ہے تو بہت متحرک ہوتا ہے، جب وہ تنہا ہوتا ہے تو بہت سست ہوتا ہے اور وہ پسند کرتا ہے کہ اس کی جملہ امور میں اس کی تعریف کی جائے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور وجہ پہلے گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

15/3147 الکافی، ۲/۲۹۶/۱/۱۶ العدة عن سهل عن ابن أَسْبَاطٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: اَلْإِبْقَاءُ عَلَى اَلْعَمَلِ أَشَدُّ مِنَ اَلْعَمَلِ قَالَ وَ مَا اَلْإِبْقَاءُ عَلَى اَلْعَمَلِ قَالَ يَصِلُ اَلرَّجُلُ بِصِلَةٍ وَ يُنْفِقُ نَفَقَةً لِلَّهِ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ فَكُتِبَ لَهُ سِرّاً ثُمَّ يَذْكُرُهَا وَ تُمْحَى فَتُكْتَبُ لَهُ عَلاَنِيَةً ثُمَّ يَذْكُرُهَا فَتُمْحَى وَ تُكْتَبُ لَهُ رِيَاءً۔

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: عمل کو باقی (جاری) رکھنا عمل کرنے سے زیادہ سخت ہے۔

[1] منیۃ المرید ص ۳۱۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۷۱؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۸۷؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۵۳۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۴، ص ۱۸۰

[2] مراۃ العقول ج ۱۹، ح ۱۱۰

[3] منیۃ المرید ص ۳۱۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۷۳؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۸۸

[4] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۱۰

راوی نے عرض کیا: عمل کو باقی رکھنا کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب بندہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھے اور صرف اللہ کے لیے کچھ خرچ کرے جس کا کوئی شریک نہیں تو یہ اس کے لیے ایک پوشیدہ نیکی لکھی جاتی ہے، پھر وہ اس کا تذکرہ کرتا ہے اور اسے حذف کر دیا جاتا ہے پس اسے اعلانیہ (انجام دیا گیا نیک عمل) لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر وہ دوبارہ اس کا ذکر کرتا ہے تو اسے حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کے لیے ریا کاری لکھ دی جاتی ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے اور سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے۔ (واللہ اعلم)

16/3148 الکافی، ۲/۲۹۷/۱۶/۱ العدة عن سهل عن الأشعري عن ٱلْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ: اِخْشَوُا ٱللَّهَ خَشْيَةً لَيْسَتْ بِتَعْذِيرٍ وَ اِعْمَلُوا لِلَّهِ فِي غَيْرِ رِيَاءٍ وَلاَ سُمْعَةٍ فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ ٱللَّهِ وَكَلَهُ ٱللَّهُ إِلَى عَمَلِهِ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کے متعلق فکر کرو۔ ایسی فکر جس میں کوئی تقصیر (عذر) نہ ہو اور دکھاوے یا تشہیر کے بغیر صرف اللہ کے لیے اچھے عمل انجام دو پس جو غیر اللہ کے لیے عمل انجام دیتا ہے تو اللہ اسے اسی کے عمل کے سپرد کر دیتا ہے۔ [3]

بیان:

بتعذير بحذف المضاف أي ذات تعذير و هو بالعين المهملة و الذال المعجمة بمعنى التقصير

"بتعذیر" مضاف کو حذف کیا گیا ہے یعنی اصل "ذات تعذیر" تھا اور اس میں عین مہملہ اور ذال معجمہ ہے اور اس کا معنی تقصیر والا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور جعفر بن محمد کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

17/3149 الفقیہ، ۵۸۷۰/۴۰۴/۴ ابن أبي عمير عن عيسى الفراء عن ابن أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ٱلْبَاقِرُ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: مَنْ كَانَ ظَاهِرُهُ أَرْجَحَ مِنْ بَاطِنِهِ خَفَّ مِيزَانُهُ۔

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱، ص۷۵؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۲۰۵؛ بحار الانوار ج۶۷، ص۲۳۳ و ج۶۹، ص۲۹۲

[2] مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۱۵

[3] المحاسن ج۱، ص۲۵۴؛ وسائل الشیعہ ج۱، ص۶۶؛ الفصول المھمہ ج۱، ص۲۶۰؛ بحار الانوار ج۶۹، ص۲۹۳

[4] مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۱۶

ترجمہ: ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جس کا ظاہر اس کے باطن سے وزنی ہو ہے تو اس کا میزان ہلکا ہوگا۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲] اور امالی والی سند بھی صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

18/3150 الكافي،۲/۲۹۷/۱۸/۱ الثلاثة عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَعْمَلُ ٱلشَّيْءَ مِنَ ٱلْخَيْرِ فَيَرَاهُ إِنْسَانٌ فَيَسُرُّهُ ذَلِكَ فَقَالَ لاَ بَأْسَ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَظْهَرَ لَهُ فِي ٱلنَّاسِ ٱلْخَيْرُ إِذَا لَمْ يَكُنْ صَنَعَ ذَلِكَ لِذَلِكَ.

ترجمہ: زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد علیہ السلام سے پوچھا: آپؑ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو نیک عمل کرتا ہے پس کوئی انسان اسے دیکھتا ہے تو اسے خوشی ہوتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کوئی بھی ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ وہ پسند کرتا ہے کہ اس کے لیے لوگوں میں نیکی ظاہر ہو جبکہ اس نے اسے اس (دکھاوے) کے لیے نہ کیا ہو۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۴] یا پھر صحیح ہے۔ [۵] یا پھر حسن ہے۔ [۶] اور میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] الامالی (للصدوق) ص ۴۹۲؛ تحف العقول ص ۲۹۴؛ مشکاۃ الانوار ص ۳۲۱؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۱۰؛ الدرۃ الباہرۃ ص ۲۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۶۸؛ بحار الانوار ج ۶۸، ص ۳۶۵ و ج ۷۵، ص ۱۷۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۶۷۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۴، ص ۴۱۲

[۲] روضۃ المتقین ج ۱۳، ص ۱۵۸

[۳] تفسیر الصافی ج ۳، ص ۲۶۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۷۵؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۹۴؛ تفسیر نور الثقلین ج ۳، ص ۳۱۵؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۸، ص ۱۸۱

[۴] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۱۶

[۵] تنقیح مبانی العروہ (الطہارۃ) ج ۵، ص ۹۱؛ ماوراء الفقہ ج ق، ص ۲۱۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ) ص ۵۵؛ موسوعہ کتب الامام الشہید ج ۱۱، ص ۲۳؛ اسس التقوی ص ۳۴؛ التفسیر الاثری الجامع ج ۳، ص ۱۱۵؛ مستند الشیعہ ج ۲، ص ۶۷؛ شرح العروۃ حائری ج ۳، ص ۳۹۴؛ العمل الابقی ج ۲، ص ۲۱۵؛ موسوعہ الامام الخوئی ج ۱۴، ص ۳۴؛ مستمسک العروۃ ج ۶، ص ۲۶؛ مہذب الاحکام ج ۶، ص ۱۳۷؛ لوامع الاحکام نراقی ص ۲۸۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ) ج ۲، ص ۵۳۵؛ ینابیع الاحکام ج ۲، ص ۳۷۶؛ البحوث الہامہ ج ۶، ص ۷۸

[۶] مفتاح البصیرہ ج ۵، ص ۴۲۸؛ الدرر النجفیہ بحرانی ج ۱، ص ۲۳۲؛ مصباح الہدیٰ ج ۳، ص ۳۶۱؛ المحجۃ البیضاء کاشانی ج ۸، ص ۱۴۰؛ شرح العروۃ حائری ج ۳، ص ۳۹۴؛ الکشکول بحرانی ج ۱، ص ۲۸؛ التحفۃ السنیہ جزائری ص ۲۰۳؛ المناظر الناضرۃ ج ۲، ص ۳۵۸؛ کتاب الصلاۃ اراکی ج ۱، ص ۳۶۱؛ کتاب الطہارۃ (انصاری) ج ۲، ص ۱۰۶؛ مدارک العروۃ ج ۳، ص ۱۳۹

۱۴۰۔باب الحسد

باب: حسد

1/3151 الکافی،۲/۳۰۶/۲/۱ محمد عن أحمد عن محمد بن خالد و الحسین عن النضر عَنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ اَلْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْحَسَدَ يَأْكُلُ اَلْإِيمَانَ كَمَا تَأْكُلُ اَلنَّارُ اَلْحَطَبَ.

جراح المدائنی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حسد ایمان کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔[۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔[۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ قاسم بن سلیمان بغدادی تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔[۳] اور جراح المدائنی کامل الزیارات کا راوی ہے۔(واللہ اعلم)

2/3152 الکافی،۲/۳۰۶/۱/۱ محمد عن أحمد عن السراد عن العلاء عن محمد قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ اَلرَّجُلَ لَيَأْتِي بِأَيِّ بَادِرَةٍ فَيَكْفُرُ وَ إِنَّ اَلْحَسَدَ لَيَأْكُلُ اَلْإِيمَانَ كَمَا تَأْكُلُ اَلنَّارُ اَلْحَطَبَ.

محمد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: آدمی جو بھی کوئی جلد بازی کرتا ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے تاہم حسد ایمان کو (فوری طور پر) کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔[۴]

بیان:

البادرة ما يبدو من حدتك في الغضب من قول أو فعل

"البادرۃ" یعنی وہ کہ ہے جو آپ کے غصے سے قول یا فعل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔[۵]

---

[۱] روضۃ الواعظین ج۲، ص۴۲۳؛ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۶۵؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۸۱۲؛ بحارالانوار ج۷۰، ص۲۴۴؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۷۲۵

[۲] مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۶۳

[۳] المفید من معجم رجال الحدیث ص۴۶۳

[۴] منیۃ المرید ص۳۲۴؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۸۱۲؛ بحارالانوار ج۷۰، ص۲۳۷

[۵] مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۵۷؛ حدود الشریعہ محسنی ج۱، ص۲۰۱؛ اسس القضاء تبریزی ص۴۶۲؛ المناہل طباطبائی ص۲۶۲؛ مفاہیم تربویہ حسینی حائری ص۲۵

3/3153 الکافی، ۱/۵/۳۰۷/۲ علی عن العبیدی عن یونس عن ابن وَهْبٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : آفَةُ اَلدِّينِ اَلْحَسَدُ وَ اَلْعُجْبُ وَ اَلْفَخْرُ ۔

ابن وہب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دین کی آفت حسد، خود پسندی اور فخر ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲] یا پھر موثق ہے۔ [۳] اور میری نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3154 الکافی، ۱/۶/۳۰۷/۲ يُونُسُ عَنْ دَاوُدَ اَلرَّقِّيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَا اِبْنَ عِمْرَانَ لاَ تَحْسُدَنَّ اَلنَّاسَ عَلَى مَا آتَيْتُهُمْ مِنْ فَضْلِي وَ لاَ تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى ذَلِكَ وَ لاَ تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ فَإِنَّ اَلْحَاسِدَ سَاخِطٌ لِنِعَمِي صَادٌّ لِقَسْمِيَ اَلَّذِي قَسَمْتُ بَيْنَ عِبَادِي وَ مَنْ يَكُ كَذَلِكَ فَلَسْتُ مِنْهُ وَ لَيْسَ مِنِّي ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران سے فرمایا: اے عمران کے بیٹے! لوگوں سے اس پر حسد نہ کرو جو میں نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اور اس کی طرف اپنی نگاہیں مت لگاؤ اور اس سلسلے میں اپنے نفس کے پیچھے نہ چلو کیونکہ حسد کرنے والا میری نعمتوں سے ناراض ہونے والا ہے اور میرے بندوں میں میری نعمتوں کی تقسیم کو روکنے والا ہے اور جو ایسا ہے تو میں اس میں سے نہیں ہوں اور وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مختلف فیہ ہے اور میرے (یعنی علامہ مجلسی کے) نزدیک صحیح ہے۔ [۵] یا پھر سند صحیح ہے۔ [۶] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے کیونکہ داود تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی ہے، نیز اس کی ایک اصل بھی ہے۔ نیز ابن ابی عمیر

---

[۱] نزھۃ الناظر ص ۱۰۷؛ منیۃ المرید ص ۳۲۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۶۶؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۸۱۲؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۲۴۸؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۲۹۷

[۲] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۷۱؛ المناھل طباطبائی ص ۲۶۲

[۳] مدارک العروۃ ج ۱۴، ص ۳۲۰

[۴] منیۃ المرید ص ۳۲۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۶۶؛ کلیات حدیث قدسی ص ۸۷؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۸۱۳؛ بحار الانوار ج ۱۳، ص ۳۵۸ و ج ۷۰، ص ۲۴۹

[۵] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۷۲

[۶] المناھل طباطبائی ص ۲۶۲؛ مصطلحات الفقہ مشکینی اردبیلی ص ۲۲۵

اس سے روایت کرتا ہے۔ [۱] لہٰذا نجاشی کا اس کو ضعیف قرار دینا سہو ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3155 الکافی،۲/۳۰۷/۱/۴ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: كَادَ اَلْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْراً وَ كَادَ اَلْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ اَلْقَدَرَ۔

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ غربت کفر بن جائے اور قریب ہے کہ حسد قدر پر غلبہ پالے۔ [۲]

بیان:

لعل المراد بغلبة القدر منعه ما قدر للحاسد أو المحسود من الخير

شائد "غلبة القدر" سے مراد یہ ہے کہ اسے اس خیر سے روکنا ہو جو حسد کرنے والوں یا حسد کرنے والوں کی مقدر میں ہوتی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی بار گفتگو گزر چکی ہے اور امالی میں درج سند صحیح ہے جسے شیخ آصف نے احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے۔ [۴]

6/3156 الکافی،۲/۳۰۶/۱/۳ العدة عن البرقی عن السراد عَنْ دَاوُدَ اَلرَّقِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اِتَّقُوا اَللَّهَ وَ لاَ يَحْسُدْ بَعْضُكُمْ بَعْضاً إِنَّ عِيسَى اِبْنَ مَرْيَمَ كَانَ مِنْ شَرَائِعِهِ اَلسَّيْحُ فِي اَلْبِلاَدِ فَخَرَجَ فِي بَعْضِ سَيْحِهِ وَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ قَصِيرٌ وَ كَانَ كَثِيرَ اَللُّزُومِ لِعِيسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَلَمَّا اِنْتَهَى عِيسَى إِلَى اَلْبَحْرِ قَالَ بِسْمِ اَللَّهِ بِصِحَّةِ يَقِينٍ مِنْهُ فَمَشَى عَلَى ظَهْرِ اَلْمَاءِ فَقَالَ اَلرَّجُلُ اَلْقَصِيرُ حِينَ نَظَرَ إِلَى عِيسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ جَازَهُ بِسْمِ اَللَّهِ بِصِحَّةِ يَقِينٍ مِنْهُ فَمَشَى عَلَى اَلْمَاءِ وَ لَحِقَ بِعِيسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَدَخَلَهُ اَلْعُجْبُ بِنَفْسِهِ فَقَالَ هَذَا عِيسَى رُوحُ اَللَّهِ يَمْشِي عَلَى اَلْمَاءِ وَ أَنَا أَمْشِي عَلَى اَلْمَاءِ فَمَا فَضْلُهُ عَلَيَّ قَالَ فَرُمِسَ فِي اَلْمَاءِ فَاسْتَغَاثَ بِعِيسَى فَتَنَاوَلَهُ مِنَ اَلْمَاءِ فَأَخْرَجَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا قُلْتَ يَا قَصِيرُ قَالَ قُلْتُ هَذَا

---

[۱] تہذیب الاحکام: ج۶، ص۲۱۰؛ الوافی ج۱۸، ص۸۳۷ ح۱۸۳۹۵؛ وسائل الشیعہ: ج۱۸، ص۴۲۹

[۲] الخصال ج۱، ص۱۱؛ الامالی (للصدوق) ص۲۹۵؛ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۶۵؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۸۱۲؛ بحار الانوار ج۶۹، ص۲۹ و ج۷۰، ص۲۴۶؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۷۲۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۴، ص۵۴۹

[۳] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۱۶۶

[۴] معجم الاحادیث المعتبرۃ ج۳، ص۱۸۷

رُوحُ اَللَّهِ يَمْشِي عَلَى اَلْمَاءِ وَ أَنَا أَمْشِي عَلَى اَلْمَاءِ فَدَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ عُجْبٌ فَقَالَ لَهُ عِيسَى لَقَدْ وَضَعْتَ نَفْسَكَ فِي غَيْرِ اَلْمَوْضِعِ اَلَّذِي وَضَعَكَ اَللَّهُ فِيهِ فَمَقَتَكَ اَللَّهُ عَلَى مَا قُلْتَ فَتُبْ إِلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِمَّا قُلْتَ قَالَ فَتَابَ اَلرَّجُلُ وَ عَادَ إِلَى مَرْتَبَتِهِ اَلَّتِي وَضَعَهُ اَللَّهُ فِيهَا فَاتَّقُوا اَللَّهَ وَ لاَ يَحْسُدَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضاً ۔

ترجمہ داؤد رقی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ حضرت عیسیٰ بن مریم اپنے شہروں کی طرف سفر کرتے تھے۔ ایک سفر میں آپؑ جا رہے تھے کہ آپؑ کے ساتھ آپؑ کا ایک صحابی تھا جو چھوٹے قد کا تھا اور وہ اکثر آپؑ کے ساتھ رہتا تھا۔ پس آپؑ دریا کے کنارے پر آئے تو آپؑ نے پورے صحت یقین کے ساتھ کہا: بسم اللہ اور پانی پر چلنا شروع کر دیا۔ جب اس چھوٹے قد کے صحابی نے آپؑ کی طرف دیکھا کہ آپؑ پانی پر چل رہے ہیں تو اس نے بھی وہی کلمات کہے اور پانی پر چلنا شروع کر دیا اور حضرت عیسیٰ کے ساتھ ملحق ہو گیا۔ پس اس کے دل میں خود پسندی آ گئی اور اس نے یوں کہا: یہ عیسیٰ ابن مریمؑ ہیں جو پانی پر چل رہے ہیں اور یہ میں ہوں کہ میں بھی پانی پر چل رہا ہوں تو حضرت عیسیٰؑ کو مجھ پر کون کی فضیلت حاصل ہے؟

امامؑ نے فرمایا: چنانچہ اسی وقت وہ پانی میں جانا شروع ہو گیا۔ پس اس نے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ سے مدد طلب کی تو آپؑ نے اس کو پکڑ کر پانی سے باہر نکالا۔ پھر اس سے فرمایا: اے قصیر! تو نے کیا کہا تھا؟

اس نے عرض کیا: میں نے کہا تھا کہ یہ عیسیٰ روح اللہؑ ہیں جو پانی پر چل رہے ہیں اور میں بھی پانی پر چل رہا ہوں۔ پس یہ خود پسندی میرے دل میں آئی تھی۔

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا: تو نے اپنے آپ کو اس مقام پر رکھا تھا جس کا تو اہل نہیں تھا۔ جو تو نے ارادہ کیا یا کہا اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔

پس اس بندے نے توبہ کی تو پھر اسی مرتبہ پر آیا جس پر وہ پہلے تھا جس سے وہ گرا تھا۔ پس اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مختلف فیہ ہے اور میرے (یعنی علامہ مجلسی کے) نزدیک صحیح ہونا زیادہ قوی ہے۔ [2] اور میرے نزدیک

[1] البرھان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۸۱۲؛ بحار الانوار ج۱۴، ص۲۵۴ و ج۷۰، ص۲۴۴؛ النور المبین فی قصص الانبیاء والمرسلین ص۴۱۱

[2] مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۶۵

بھی سند صحیح ہے اور رداو درقی پر گفتگو پہلے گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

7/3157 الکافی، ۲/۳۰۷/۱/۷ علی عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْمِنْقَرِيِّ عَنِ اَلْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ يَغْبِطُ وَ لاَ يَحْسُدُ وَ اَلْمُنَافِقُ يَحْسُدُ وَ لاَ يَغْبِطُ

فضیل بن عیاض سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن اللہ سے مانگتا ہے لیکن حسد نہیں کرتا اور منافق حسد کرتا ہے لیکن اللہ سے نہیں مانگتا۔ [1]

بیان:

الفرق بين الحسد و الاغتباط أن الحاسد يريد زوال النعمة عن المحسود و المغتبط إنما يريد لنفسه مثلها من دون أن يزول عن المحسود

حسد اور اغتباط کے درمیان فرق یہ ہے کہ حاسد (حسد کرنے والا) چاہتا ہے کہ محسود (جس سے حسد کیا جائے) سے نعمتیں زائل (ختم) ہو جائیں اور مغتبط وہ ہوتا ہے کہ جو ہی چیز اپنی ذات کے لیئے چاہتا ہے بغیر اس کے کہ وہ چیز محسود سے زائل ہو۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ قاسم بن محمد کامل الزیارات کا راوی ہے اور سلیمان بن داود المنقری تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [3] البتہ غیر امامی ہے اور فضیل بن عیاض بھی ثقہ ہے مگر عامی ہے۔ [4]

---

[1] محاسبۃ النفس ص ۵۷؛ منیۃ المرید ص ۳۲۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۶۶؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۸۱۳؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۲۵۰

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۷۲

[3] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۲۶۳

[4] ایضاً ص ۴۵۹

۱۴۱۔باب الغضب

باب:غضب

1/3158 الکافی،۲/۳۰۲/۱/۱ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: اَلْغَضَبُ يُفْسِدُ اَلْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ اَلْخَلُّ اَلْعَسَلَ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غصہ ایمان کو اس طرح خراب کرتا ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کرتا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند جس پر گفتگو کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

2/3159 الکافی،۲/۳۰۳/۱/۳ علی عن العبیدی عَنْ يُونُسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: اَلْغَضَبُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: غصہ تمام برائیوں کی چابی ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۴]

3/3160 الکافی،۲/۳۰۳/۱/۴ العدة عن البرقی عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: أَتَى رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ رَجُلٌ بَدَوِيٌّ فَقَالَ إِنِّي أَسْكُنُ اَلْبَادِيَةَ فَعَلِّمْنِي جَوَامِعَ اَلْكَلاَمِ فَقَالَ آمُرُكَ أَنْ لاَ

[۱] دعائم الاسلام ج۲،ص ۵۳۷؛الجعفریات ص ۱۶۳؛النوادر (للراوندی) ص ۱۷؛ارشاد القلوب ج۱،ص ۱۷۷؛منیۃ المرید ص ۳۲۰؛وسائل الشیعہ ج۱۵، ص ۳۵۸؛بحار الانوار ج۷۰،ص ۲۶۵؛مستدرک الوسائل ج۱۲،ص ۷

[۲] مراۃ العقول ج۱۰،ص ۱۴۱

[۳] الزھد ص ۲۷؛الخصال ج۱،ص ۷؛تحف العقول ص ۳۸۸؛روضۃ الواعظین ج۲،ص ۳۷۹؛مشکاۃ الانوار ص ۲۱۹؛جامع الاخبار ص ۱۶۰؛سلوۃ الحزین (الدعوات) ص ۲۵۸؛تنبیہ الخواطر ج۱،ص ۱۲۲؛ارشاد القلوب ج۱،ص ۱۷۷؛وسائل الشیعہ ج۱۵،ص ۳۵۸؛بحار الانوار ج۷۰،ص ۲۶۳ و ج۷۵،ص ۳۷۳؛عوالم العلوم ج۲۰،ص ۷۸۵؛مستدرک الوسائل ج۱۲،ص ۹

[۴] مراۃ العقول ج۱۰،ص ۱۴۷

تَغْضَبْ فَأَعَادَ عَلَيْهِ اَلْأَعْرَابِيُّ اَلْمَسْأَلَةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ حَتَّى رَجَعَ اَلرَّجُلُ إِلَى نَفْسِهِ فَقَالَ لاَ أَسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا مَا أَمَرَنِي رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلاَّ بِالْخَيْرِ قَالَ وَ كَانَ أَبِي يَقُولُ أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِنَ اَلْغَضَبِ إِنَّ اَلرَّجُلَ لَيَغْضَبُ فَيَقْتُلُ ﴿اَلنَّفْسَ اَلَّتِي حَرَّمَ اَللَّهُ﴾ وَ يَقْذِفُ اَلْمُحْصَنَةَ۔

ترجمہ: قاسم بن سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: صحرا میں رہتا ہوں پس مجھے جوامع الکلام کی تعلیم فرمائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ غصہ نہ کرو۔

چنانچہ اعرابی نے اپنا سوال تین بار دہرایا۔ پھر اپنے دل کی طرف رجوع کیا اور کہا: میں اس کے بعد کچھ نہیں پوچھوں گا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیر کے سوا کسی چیز کا حکم نہیں دیا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد بزرگوارؑ فرماتے ہیں کہ غصہ سے زیادہ سخت (مضر) کیا چیز ہوسکتی ہے؟ بے شک ایک آدمی غصے میں آتا ہے تو وہ قتل کر دیتا ہے اس جان کو جسے اللہ نے حرام کیا ہے اور ایک شادی شدہ عورت پر (بے حیائی کی) تہمت لگاتا ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ قاسم بن سلیمان بغدادی تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔ [3] (واللہ اعلم)

4/3161 الکافی، ۱/۵/۳۰۳/۲ عَنْهُ عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اَلْأَعْلَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَلِّمْنِي عِظَةً أَتَّعِظُ بِهَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اَللَّهِ عَلِّمْنِي عِظَةً أَتَّعِظُ بِهَا فَقَالَ لَهُ اِنْطَلِقْ وَ لاَ تَغْضَبْ ثُمَّ أَعَادَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اِنْطَلِقْ وَ لاَ تَغْضَبْ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ۔

ترجمہ: عبدالاعلی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: آپؑ مجھے نصیحت فرمائیں جس پر میں کاربند رہوں۔

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۵۹؛ بحارالانوار ج۷۰، ص۲۷۴

[2] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۱۴۹

[3] المفید من معجم رجال الحدیث ص۴۶۳

آپؑ نے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے نصیحت فرمائیں جس پر میں کاربند رہوں۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور غصہ نہ کیا کرو۔

اس آدمی نے پھر اپنا سوال دہرایا تو آپؑ نے اسے فرمایا: جاؤ اور غصہ نہ کرو۔ آپؑ نے تین بار ایسا فرمایا۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول کالحسن ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق کالحسن ہے کیونکہ ابراہیم بن محمد اشعری ثقہ ہے۔ [۳] البتہ ابن فضال غیر امامی مشہور ہیں۔ مگر تحقیق یہ ہے کہ اس نے فطحی مذہب سے رجوع کرلیا تھا لہٰذا اس کا امامی ہونا ثابت ہے۔ بہر حال ہم اسے اس کی شہرت کی بنا پر موثق کہتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

5/3162 الکافی، ۲/۳۰۳/۶/۱ عَنْهُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَمَّنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اَللَّهُ عَوْرَتَهُ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص اپنے غصے کو قابو میں رکھتا ہے، اللہ اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ [۴]

بیان:

وذلك لأن عند الغضب تبدو المساوي و تظهر العيوب

یہ اس لیے کہ جب غصہ آتا ہے تو برابری پیدا ہوتی ہے اور عیب ظاہر ہوتے ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۵]

6/3163 الکافی، ۲/۳۰۳/۷/۱ عنه عن السراد عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ حَبِيبٍ اَلسِّجِسْتَانِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي اَلتَّوْرَاةِ فِيمَا نَاجَى اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَا مُوسَى أَمْسِكْ غَضَبَكَ عَمَّنْ مَلَّكْتُكَ عَلَيْهِ أَكُفَّ عَنْكَ غَضَبِي.

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص ۳۶۰؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۲۷۵

[۲] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۴۹

[۳] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۱۳

[۴] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۱۳۳؛ منیۃ المرید فی أدب المفید والمستفید ص ۳۱۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۶۰؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۲۶۴

[۵] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۵

ترجمہ: حبیب سجستانی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حضرت موسیٰ سے اللہ نے جو مناجات کیں وہ تورات میں لکھی ہوئی ہیں، ان میں سے یہ بھی ہے: اے موسیٰ! جس پر میں نے تجھے حکومت دی ہے اس پر اپنے غصے کو قابو رکھ تو میں اپنا غصہ تجھ سے روک رکھوں گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول یا حسن ہے کیونکہ کشی نے حبیب کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ شراب پینے والا تھا اور پھر وہ اس مذہب میں داخل ہو گیا۔ مزید کہا: وہ امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ کے اصحاب میں سے تھا اور ان دونوں کے ساتھ مخلص تھا اور یہ تعریف اس (کے ثقہ ہونے) کے لیے کافی ہے۔ [2] اور میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ حبیب ممدوح اور امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

7/3164 الكافي ۲/۳۰۳/۸/۱ العدة عن سهل عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَوْحَى اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ يَا اِبْنَ آدَمَ أُذْكُرْنِي فِي غَضَبِكَ أَذْكُرْكَ فِي غَضَبِي لاَ أَمْحَقُكَ فِيمَنْ أَمْحَقُ وَ اِرْضَ بِي مُنْتَصِراً فَإِنَّ اِنْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنِ اِنْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

ترجمہ: عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں میں سے بعض پر وحی کی: اے آدم کے بیٹے! مجھے اپنے غصے میں یاد کر تو میں تجھے اپنے غصے میں یاد رکھوں گا، تجھے ان چیزوں کے ساتھ ختم نہیں کروں گا جن کو میں ختم کرتا ہوں اور (اپنے دشمن سے) میرے انتقام لینے سے خوش رہ کیونکہ میرا انتقام لینا تیرے لیے تیری اپنی ذات کے انتقام لینے سے بہتر ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4]

8/3165 الكافي ۲/۳۰۴/۹/۱ القميان عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مِثْلَهُ وَ زَادَ فِيهِ وَ إِذَا ظُلِمْتَ بِمَظْلِمَةٍ فَارْضَ بِانْتِصَارِي لَكَ فَإِنَّ

[1] منیۃ المرید ص ۳۲۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۶۰؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۲۶۷

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۵

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۶۴؛ کلیات حدیث قدسی ص ۶۶۳؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۲۷۶

[4] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۵۱

اِنۡتِصَارِی لَکَ خَیۡرٌ مِنِ اِنۡتِصَارِکَ لِنَفۡسِکَ۔

عبداللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے مگر یہ آپؑ نے یہ اضافہ فرمایا: اور جب تجھ پر ظلم ہو تو اپنے لیے میرے انتقام لینے پر راضی رہ کیونکہ میرا انتقام لینا تیرے لیے تیری اپنی ذات کے انتقام لینے سے بہتر ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند سند موثق کالصحیح ہے [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق کالحسن ہے کیونکہ ابن فضال کا موثق ہونا مشہور ہے۔ پس اگر اسے امامی شمار کیا جائے تو سند حسن کالصحیح ہوگی۔ (واللہ اعلم)

9/3166 الکافی، ۲/۳۰۴/۱۰/۱ محمد عن ابن عیسی عن السراد عَنۡ إِسۡحَاقَ بۡنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعۡتُ أَبَا عَبۡدِ اللّٰهِ عَلَيۡهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ فِي اَلتَّوۡرَاةِ مَكۡتُوباً يَا اِبۡنَ آدَمَ اُذۡكُرۡنِي حِينَ تَغۡضَبُ أَذۡكُرۡكَ عِنۡدَ غَضَبِي فَلاَ أَمۡحَقُكَ فِيمَنۡ أَمۡحَقُ وَ إِذَا ظُلِمۡتَ بِمَظۡلِمَةٍ فَارۡضَ بِانۡتِصَارِي لَكَ فَإِنَّ اِنۡتِصَارِي لَكَ خَيۡرٌ مِنِ اِنۡتِصَارِكَ لِنَفۡسِكَ۔

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: تورات میں لکھا ہے: اے ابن آدم! مجھے یاد کر جبکہ تو غصے میں ہو تو میں اپنے غصے کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور تجھے اس کے ساتھ نہیں مٹاؤں گا جس کو میں مٹا دیتا ہوں اور جب تجھ پر ظلم ہو تو میرے انتقام لینے سے راضی ہو کیونکہ میرا انتقام لینا تیرے لیے تیری اپنی ذات کے انتقام لینے سے بہتر ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے اور اسحاق بن عمار امامی اور ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

10/3167 الکافی، ۲/۳۰۴/۱۱/۱ الاثنان وَ عَلِيُّ بۡنُ مُحَمَّدٍ عَنۡ صَالِحِ بۡنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعاً عَنِ اَلۡوَشَّاءِ عَنۡ أَحۡمَدَ بۡنِ عَائِذٍ عَنۡ أَبِي خَدِيجَةَ عَنۡ مُعَلَّى بۡنِ خُنَيۡسٍ عَنۡ أَبِي عَبۡدِ اللّٰهِ عَلَيۡهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ آلِهِ يَا رَسُولَ اَللّٰهِ عَلِّمۡنِي قَالَ اِذۡهَبۡ وَ لاَ تَغۡضَبۡ فَقَالَ اَلرَّجُلُ قَدۡ

---

[1] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

[2] مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۵۱

[3] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۶۴؛ کلیات حدیث قدسی ص۱۰۱؛ بحار الانوار ج۱۳، ص۳۵۸

[4] مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۵۲

اِكْتَفَيْتُ بِذَاكَ فَمَضَى إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا بَيْنَ قَوْمِهِ حَرْبٌ قَدْ قَامُوا صُفُوفاً وَ لَبِسُوا اَلسِّلاَحَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ لَبِسَ سِلاَحَهُ ثُمَّ قَامَ مَعَهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ قَوْلَ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لاَ تَغْضَبْ فَرَمَى اَلسِّلاَحَ ثُمَّ جَاءَ يَمْشِي إِلَى اَلْقَوْمِ اَلَّذِينَ هُمْ عَدُوُّ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا هَؤُلاَءِ مَا كَانَتْ لَكُمْ مِنْ جِرَاحَةٍ أَوْ قَتْلٍ أَوْ ضَرْبٍ لَيْسَ فِيهِ أَثَرٌ فَعَلَيَّ فِي مَالِي أَنَا أُوفِيكُمُوهُ فَقَالَ اَلْقَوْمُ فَمَا كَانَ فَهُوَ لَكُمْ نَحْنُ أَوْلَى بِذَلِكَ مِنْكُمْ قَالَ فَاصْطَلَحَ اَلْقَوْمُ وَ ذَهَبَ اَلْغَضَبُ.

معلی بن خنیس سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا: ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے تعلیم دیجیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ مگر غصہ نہ کیا کر۔

اس شخص نے عرض کیا: میرے لیے اتنا کافی ہے۔ پس وہ اپنے خاندان کے پاس گیا اور دیکھا کہ اس کے لوگوں کے درمیان لڑائی ہو گئی ہے، وہ صف بستہ اور ہتھیار باندھے کھڑے ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ بھی اپنا اسلحہ اٹھا کر ان کے ساتھ صف میں کھڑا ہو گیا۔ پس اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان یاد آ گیا کہ غصہ نہ کرنا۔ چنانچہ اس نے اپنا اسلحہ پھینک دیا اور ان لوگوں کی طرف چلا گیا جو اس کی قوم کے دشمن تھے اور کہا: اے لوگو! تمہیں جو بھی زخم ہوا یا کوئی قتل ہوا یا چوٹ پہنچی کہ جس کا نشان نہیں ہے تو میں اس کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں، میں اسے اس کا بدلہ (دیت یا خون بہا) دوں گا۔ لوگوں نے کہا: جو بھی ہوا وہ تمہارے لیے ہے اور ہم تم لوگوں سے زیادہ سزاوار ہیں (کہ لڑائی ختم کریں)۔

آپؑ نے فرمایا: لوگوں نے صلح کر لی اور غصہ ختم ہو گیا۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ صالح بن ابی حماد تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۳] اور ابوخدیجہ یعنی سالم بن مکرم ثقہ ثقہ (یعنی ثقہ جلیل) ہے۔ [۴] اور شیخ کا اسے ضعیف کہنا درست نہیں ہے۔ نیز یہ کامل الزیارات کا راوی بھی ہے اور معلی بن خنیس بھی ثقہ جلیل ثابت ہے اور اس پر مفصل گفتگو کئی مرتبہ گزر چکی

[۱] بحارالانوار ج ۲۲، ص ۸۴ و ج ۷۰، ص ۲۷۷

[۲] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۵۳

[۳] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۲۸۱

[۴] ایضاً ص ۲۴۲

ہے۔(واللہ اعلم)

11/3168 الکافی،۲/۳۰۵/۱۳/۱ العدة عن البرقی عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: اَلْغَضَبُ مَمْحَقَةٌ لِقَلْبِ اَلْحَكِيمِ وَ قَالَ مَنْ لَمْ يَمْلِكْ غَضَبَهُ لَمْ يَمْلِكْ عَقْلَهُ۔

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: غصہ حکیم (عقلمند) کے دل کونابود کردیتا ہے۔

نیز آپؑ نے فرمایا: جو اپنے غصے کا مالک نہیں ہوتا وہ اپنی عقل کا مالک بھی نہیں ہوتا۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [۲]

12/3169 الکافی،۲/۳۰۵/۱۳/۱ الاثنان عن الوشاء عن عاصم بن حمید عن الثمالی عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ كَفَّ نَفْسَهُ عَنْ أَعْرَاضِ اَلنَّاسِ أَقَالَ اَللَّهُ نَفْسَهُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ وَ مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ عَنِ اَلنَّاسِ كَفَّ اَللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ اَلْقِيَامَةِ۔

ترجمہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے نفس کو لوگوں کے اعراض (تکلیف دینے) سے روکا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے نفس کی حفاظت کرے گا اور جو شخص اپنے غصے کو لوگوں سے روک کر رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے آگ کو روک دے گا۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ معلی ثقہ ثابت ہے بلکہ وہ ثقہ جلیل ہے تو بعید نہیں ہے کہ سند صحیح ہو اور اس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ نیز حسین بن سعید والی سند صحیح ہے اور شیخ صدوق کی سند حسن ہے۔(واللہ اعلم)

13/3170 الکافی،۲/۳۰۵/۱۵/۱ العدة عن سهل عن السراد عن الثمالی عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ عَنِ اَلنَّاسِ كَفَّ اَللَّهُ عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ اَلْقِيَامَةِ۔

---

[۱] تحف العقول ص ۳۷۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۶۰؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۲۷۸ وج ۷۵، ص ۲۵۵؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۵۷

[۲] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۵۴

[۳] الاصول الستہ عشر من الاصول الاولیہ (ط - دار الحدیث) ص ۱۷۰؛ الزھد ص ۶؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۱۳۳؛ الاختصاص ص ۲۲۹؛ ارشاد القلوب ج ۱، ص ۱۷۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۹۸ وج ۱۵، ص ۳۵۹؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۲۶۳ وج ۷۲، ص ۵۴؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۷

[۴] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۵۶

ترجمہ ثمالی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے غصے کو لوگوں سے روک کر رکھے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اپنے عذاب کو روکے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اگر چہ اس میں کلام ہے۔(واللہ اعلم)

14/3171 الکافی،۲/۳۰۴/۱۲/۱ العدۃ عن سھل و علی عن أبیہ جمیعاً عن السراد عن ابن رئاب اَلثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ هَذَا اَلْغَضَبَ جَمْرَةٌ مِنَ اَلشَّيْطَانِ تُوقَدُ فِي قَلْبِ اِبْنِ آدَمَ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا غَضِبَ اِحْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَاِنْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ وَدَخَلَ اَلشَّيْطَانُ فِيهِ فَإِذَا خَافَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِهِ فَلْيَلْزَمِ اَلْأَرْضَ فَإِنَّ رِجْزَ اَلشَّيْطَانِ لَيَذْهَبُ عَنْهُ عِنْدَ ذَلِكَ.

ترجمہ ثمالی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: یہ غصہ شیطان کی طرف سے ایک چنگاری ہے جسے وہ ابن آدم کے دل میں جلاتا ہے اور جب بھی تم میں سے کوئی غصہ کرتا ہے تو اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، اس کی رگیں پھول جاتی ہیں اور شیطان اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی اپنے دل سے اس کا خوف کرے تو وہ زمین کو پکڑ لے کیونکہ ایسا کرنے سے شیطان کا رجز (وسوسہ یا غضب) اس سے دور ہو جاتا ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

15/3172 الکافی،۲/۳۰۲/۲/۱ القمیان عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ: ذُكِرَ اَلْغَضَبُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ إِنَّ اَلرَّجُلَ لَيَغْضَبُ فَمَا يَرْضَى أَبَداً حَتَّى يَدْخُلَ اَلنَّارَ فَأَيُّمَا رَجُلٍ غَضِبَ عَلَى قَوْمٍ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ مِنْ فَوْرِهِ ذَلِكَ فَإِنَّهُ سَيَذْهَبُ عَنْهُ رِجْزُ اَلشَّيْطَانِ وَأَيُّمَا رَجُلٍ غَضِبَ عَلَى ذِي رَحِمٍ فَلْيَدْنُ مِنْهُ فَلْيَمَسَّهُ فَإِنَّ اَلرَّحِمَ إِذَا مُسَّتْ

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۶۱

[2] مرآۃ العقول ج۱۰،ص۱۵۶

[3] وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۶۰؛ بحارالانوار ج۶۰،ص۲۶۵ وج۷۰،ص۲۷۸

[4] مرآۃ العقول ج۱۰،ص۱۵۳

سَکَنَتْ۔

ترجمہ: میسر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے غصے کا ذکر کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: یقیناً جو آدمی غصہ کرتا ہے وہ کبھی راضی نہیں ہوگا یہاں تک کہ جہنم میں داخل ہو جائے گا پس جو شخص لوگوں سے ناراض ہو جائے جبکہ کھڑا ہو تو فوراً بیٹھ جائے۔ پس شیطان کی گندگی اس سے دور ہو جائے گی اور جو کوئی کسی رشتے دار سے ناراض ہو جائے تو وہ اس کے قریب آئے اور اسے چھوئے کیونکہ جب رحم (رشتہ دار) کو چھولیا جاتا ہے تو وہ پرسکون ہو جاتا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [۲]

۱۴۲۔ باب العصبیة

باب: تعصب

1/3173 الکافی، ۲/۳۰۷/۱/۱ محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ تَعَصَّبَ أَوْ تُعُصِّبَ لَهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ اَلْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ.

ترجمہ: منصور بن حازم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس نے تعصب کیا یا جس سے تعصب کیا جائے تو اس نے اپنے گلے سے ایمان کا ہار اتار دیا۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۴]

2/3174 اَلْكَافِي، ۲/۳۰۸/۲/۱ اَلثَّلاَثَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ دُرُسْتَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مِثْلَهُ.

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۵۸؛ بحارالانوار ج۷۰، ص۲۷۰

[۲] مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۳۷

[۳] جامع الاخبار ص۱۶۲؛ تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۰۶؛ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۷۰؛ بحارالانوار ج۷۰، ص۲۸۳؛ تفسیر نورالثقلین ج۵، ص۱۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲، ص۳۰۱

[۴] مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۷۳

ہشام بن سالم اور درست نے امام جعفر صادقؑ سے گذشتہ کے مثل روایت کی ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3175 الکافی،۲/۳۰۸/۳/۱ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ عَصَبِيَّةٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ أَعْرَابِ الْجَاهِلِيَّةِ .

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تعصب ہو تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جاہلیت کے بدوؤں کے ساتھ مبعوث کرے گا۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور اس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3176 الکافی،۲/۳۰۸/۴/۱ القمیان عَنْ صَفْوَانَ عَنْ خَضِرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ تَعَصَّبَ عَصَبَهُ اللّٰهُ بِعِصَابَةٍ مِنْ نَارٍ .

ترجمہ محمد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس نے تعصب کیا تو اللہ قیامت کے دن آگ کے رومال سے اس کا سر باندھے گا۔ [۵]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۶]

5/3177 الکافی،۲/۳۰۸/۶/۱ العدة عن البرقی عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ

---

[۱] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

[۲] مراۃ العقول ج۹، ص۱۷۵

[۳] الامالی (للصدوق) ص۷۰۶؛ تحیۃ الحوائج ج۲، ص۲۰۶؛ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۷۰؛ بحارالانوار ج۷۰، ص۲۸۳؛ تفسیر نورالثقلین ج۵، ص۱۷؛ تفسیر کنزالدقائق ج۱۲، ص۳۰۰

[۴] مراۃ العقول ج۹، ص۱۷۵

[۵] جامع الاخبار ص۱۶۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۷۱؛ بحارالانوار ج۷۰، ص۲۸۳؛ تفسیر نورالثقلین ج۵، ص۲۷؛ تفسیر کنزالدقائق ج۱۲، ص۳۰۱

[۶] مراۃ العقول ج۹، ص۱۷۵

عَلَيۡهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلۡمَلاَئِكَةَ كَانُوا يَحۡسَبُونَ أَنَّ إِبۡلِيسَ مِنۡهُمۡ وَ كَانَ فِي عِلۡمِ اَللَّهِ أَنَّهُ لَيۡسَ مِنۡهُمۡ فَاسۡتَخۡرَجَ مَا فِي نَفۡسِهِ بِالۡحَمِيَّةِ وَ اَلۡغَضَبِ فَقَالَ (خَلَقۡتَنِي مِنۡ نَارٍ وَ خَلَقۡتَهُ مِنۡ طِينٍ)۔

ترجمہ: داؤد بن فرقد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: فرشتوں کا خیال تھا کہ شیطان انہی میں سے ایک ہے مگر اللہ کے علم میں تھا کہ وہ ان میں سے نہیں ہے۔ پس جو کچھ اس کے دل میں تھا وہ اس نے حمیت (نسل پرستانہ جذبات) اور غصے کے ساتھ نکال دیا اور کہا: ''تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور تو نے اسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ (الاعراب:۱۲)۔'' [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

6/3178 الكافی، ۱/۷/۳۰۸/۲ علی عن أبیه و اَلۡقَاسَانِيِّ عَنِ اَلۡقَاسِمِ بۡنِ مُحَمَّدٍ عَنۡ اَلۡمِنۡقَرِيِّ عَنۡ عَبۡدِ اَلرَّزَّاقِ عَنۡ مَعۡمَرٍ عَنِ اَلزُّهۡرِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بۡنُ اَلۡحُسَيۡنِ عَلَيۡهِمَا اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلۡعَصَبِيَّةِ فَقَالَ اَلۡعَصَبِيَّةُ اَلَّتِي يَأۡثَمُ عَلَيۡهَا صَاحِبُهَا أَنۡ يَرَى اَلرَّجُلُ شِرَارَ قَوۡمِهِ خَيۡراً مِنۡ خِيَارِ قَوۡمٍ آخَرِينَ وَ لَيۡسَ مِنَ اَلۡعَصَبِيَّةِ أَنۡ يُحِبَّ اَلرَّجُلُ قَوۡمَهُ وَ لَكِنۡ مِنَ اَلۡعَصَبِيَّةِ أَنۡ يُعِينَ قَوۡمَهُ عَلَى اَلظُّلۡمِ۔

ترجمہ: زہری سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام سے عصبیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: وہ عصبیت جس کا مرتکب گنہگار ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک متعصب شخص اپنی قوم کے بدکاروں کو دوسری قوم کے نیکوکاروں سے بہتر سمجھے اور یہ عصبیت نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنی قوم سے محبت کرے بلکہ عصبیت یہ ہے کہ اگر اس کی قوم کی ظلم پر بھی اعانت کرے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۴]

---

[۱] تفسیر (للعیاشی) ج۲،ص۹؛ تفسیر الصافی ج۲،ص۱۸۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۲۷۳؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۲،ص۵۲۰؛ بحارالانوار ج۶۰،ص۲۲۰ وج۷۰،ص۲۸۷؛ تفسیر نورالثقلین ج۱،ص۵۷ وج۲،ص۸ وج۳،ص۲۶۷؛ تفسیر کنزالدقائق ج۱،ص۳۵۴ وج۵،ص۳۴ وج۸،ص۹۲

[۲] مراۃ العقول ج۱،ص۱۷۹؛ دانشنامہ امام خمینی ج۱،ص۲۶۵۰۱؛ تفسیر قرآن ایازی ج۳،ص۲۸۹

[۳] وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۲۷۳؛ بحارالانوار ج۷۰،ص۲۸۸؛ تفسیر نورالثقلین ج۵،ص۲۷؛ تفسیر کنزالدقائق ج۱۲،ص۳۰۲

[۴] مراۃ العقول ج۱،ص۱۸۱

7/3179 الکافی،۲/۳۰۸/۵/۱ العدۃ عن البرقی عن البزنطی عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَلسِّمْطِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَمْ يُدْخِلِ اَلْجَنَّةَ حَمِيَّةٌ غَيْرُ حَمِيَّةِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اَلْمُطَّلِبِ وَ ذَلِكَ حِينَ أَسْلَمَ غَضَباً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي حَدِيثِ اَلسَّلَى اَلَّذِي أُلْقِيَ عَلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ۔

ترجمہ: حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حمیت وعصبیت (قبائلی اورنسلی جذبات) جنت میں نہیں جائے گی سوائے جناب حمزہ بن عبدالمطلبؑ کی حمیت کے جو اوجھڑی (یا بچے دانی) والی حدیث کے مطابق اس وقت نبی اکرمؐ کے لیے غضبناک ہو کر اسلام لائے تھے جب اسے نبی اکرمؐ پر پھینکا گیا تھا۔ (۱)

بیان:

السلا مقصورا الجلدۃ التی فیھا الولد ألقاھا المشرکون لعنھم اللہ علی رأسہ ص حین وجدوہ فی السجود فأخذت حمزۃ الحمیۃ لہ فأسلم

''السلا'' الف مقصورہ کے ساتھ، اس سے مراد وہ جھلی ہے جس میں بچہ ہوتا ہے، اس کو ملعون مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس پر رکھ دیا تھا جس وقت ان لوگوں نے آپ علیہ السلام کو سجدے کی حالت دیکھا اور جناب حمزہؓ نے آپ علیہ السلام سے اس کو اٹھالیا اور وہ مسلمان ہو گئے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۲) لیکن میرے نزدیک سند حبیب کی وجہ سے مجہول ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ عامی ہے مگر اسے امیر المومنینؑ، امام سجادؑ، امام باقرؑ اور امام صادقؑ کے اصحاب میں شمار کیا گیا ہے اور عامر بن سمط سے صفوان سے روایت کر رہا ہے جو اس کی توثیق کے لیے کافی ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۴۳۔ باب الکبر

باب: تکبر کرنا

1/3180 الکافی،۲/۳۰۹/۳/۱ العدۃ عن البرقی عَنْ عُثْمَانَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ

---

(۱) وسائل الشیعہ ج ۱۵،ص ۳۷۱ وج ۲۰،ص ۲۸۵؛ تفسیر نورالثقلین ج ۵،ص ۲۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲،ص ۳۰۱

(۲) مراۃ العقول ج ۱۰،ص ۱۷٦

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : اَلْعِزُّ رِدَاءُ اَللَّهِ وَ اَلْكِبْرُ إِزَارُهُ فَمَنْ تَنَاوَلَ شَيْئاً مِنْهُ أَكَبَّهُ اَللَّهُ فِي جَهَنَّمَ .

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: عزت اللہ کی چادر ہے اور بڑائی اس کا ازار بند ہے پس جو ان میں سے کسی چیز کو لے گا تو اللہ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا۔ [1]

بیان:

الرداء و الإزار مثلان فی انفرادہ بصفتی العز و الکبر أی لیستا کسائر الصفات التی قد یتصف بھا الخلق مجازا کالرحمة و الکرم شبھھما بالرداء و الإزار لأن المتصف بھما یشملانه کما یشمل الرداء الإنسان و لأنه لا یشارکه فی ردائه و إزارہ أحد فکذلك الله لا ینبغی أن یشارکه فیھما أحد کذا فی النھایة الأثیریة

''الرداء وال ازراء'' یہ دونوں مثالیں ہیں اس کے عزت و کبرائی کی دوصفتوں کے ساتھ منفرد ہونے میں یعنی یہ دونوں تمام ان صفات کی طرح نہیں ہیں جن ساتھ مجازی طور پر مخلوق بھی متصف ہوتی ہے جیسے کہ رحمت اور کرم، اور ان دونوں کا ''الرداء وال ازراء'' کے مشابہ ہونا ہے کیونکہ وہ ان دونوں کے ساتھ متصف ہوتا ہے اور یہ دونوں اس کے ساتھ ایسے شامل ہیں جیسے رداء (چادر) انسان کو شامل ہوتی ہے اور کیونکہ اس کی رداء اور ازراء میں بھی اس کا شریک نہیں ہوتا لہٰذا اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ان دونوں صفات میں کوئی بھی اس کا شریک نہیں ہوتا جیسا کہ النھایہ اثیریہ میں ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عثمان کا واقفی مذہب سے رجوع معلوم ہے اور وہ امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3181 الکافی، ۱/۵/۳۰۹/۲ العدۃ عن البرقی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ لَيْثٍ اَلْمُرَادِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْكِبْرُ رِدَاءُ اَللَّهِ فَمَنْ نَازَعَ اَللَّهَ شَيْئاً مِنْ ذَلِكَ أَكَبَّهُ اَللَّهُ فِي اَلنَّارِ .

ترجمہ: لیث مرادی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تکبر اللہ کی چادر ہے پس جو اللہ سے اس میں سے کسی چیز میں جھگڑے گا تو اللہ اسے جہنم میں ڈال دے گا۔ [3]

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵،ص ۳۷۴؛ بحارالانوار ج۷۰،ص ۲۱۳

[2] مراۃ العقول ج۱۰،ص ۲۰۶

[3] وسائل الشیعہ ج۱۵،ص ۳۷۴؛ بحارالانوار ج۷۰،ص۲۱۵؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۷۸۹؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۲۱

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ {۱} لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی یعنی ابوسمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے البتہ غیر امامی ہے اور ابو جمیلہ ثقہ ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا اور لیث مرادی تو ایک قول کے مطابق اصحاب اجماع میں سے ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3182 الکافی، ۱/۴/۳۰۹/۲ القمیان عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْكِبْرُ رِدَاءُ اَللَّهِ وَ اَلْمُتَكَبِّرُ يُنَازِعُ اَللَّهَ رِدَاءَهُ.

ترجمہ: معمر بن عمر بن عطاء سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بڑائی اللہ کی رداء ہے اور متکبر اللہ کے ساتھ اس کی رداء کے بارے میں جھگڑا کرنے والا ہوتا ہے۔ {۲}

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ {۳}

4/3183 الکافی، ۱/۲/۳۰۹/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي اَلْعَلاَءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَلْكِبْرُ قَدْ يَكُونُ فِي شِرَارِ اَلنَّاسِ مِنْ كُلِّ جِنْسٍ وَ اَلْكِبْرُ رِدَاءُ اَللَّهِ فَمَنْ نَازَعَ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ رِدَاءَهُ لَمْ يَزِدْهُ اَللَّهُ إِلاَّ سَفَالاً إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَرَّ فِي بَعْضِ طُرُقِ اَلْمَدِينَةِ وَ سَوْدَاءُ تَلْقُطُ اَلسِّرْقِينَ فَقِيلَ لَهَا تَنَحَّيْ عَنْ طَرِيقِ رَسُولِ اَللَّهِ فَقَالَتْ إِنَّ اَلطَّرِيقَ لَمُعْرَضٌ فَهَمَّ بِهَا بَعْضُ اَلْقَوْمِ أَنْ يَتَنَاوَلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ دَعُوهَا فَإِنَّهَا جَبَّارَةٌ.

ترجمہ: حسین بن ابوالعلاء سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: بڑائی ہر جنس کے شریر لوگوں میں پائی جاتی ہے اور بڑائی اللہ کی رداء ہے پس جو اللہ سے اس کی چادر کے بارے میں جھگڑا کرے تو اللہ اس کی پستی کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ راستے میں ایک سیاہ فام عورت گوبر اٹھا رہی تھی۔ پس اس سے کہا گیا کہ وہ رسول اللہؐ کے راستے سے ایک طرف ہٹ جائے تو اس نے کہا: سڑک تو کشادہ ہے۔ چنانچہ بعض لوگوں نے اسے مارنا چاہا لیکن

{۱} مرآۃ العقول ج۱۰، ص۲۰۷

{۲} وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۷۵؛ بحارالانوار ج۷۰، ص۲۱۴

{۳} مرآۃ العقول ج۱۰، ص۲۰۶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کہ یہ بدمعاش عورت ہے۔ [1]

بیان:

المعرض لعله من التعريض وهو جعل الشيء عريضا

"المعرض" شاید یہ "تعریض" سے ہے اور اس سے مراد کسی شیء کو چوڑائی میں قرار دینا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [2]

5/3184 الکافی، ۲/۳۰۹/۱/۱ علي عن العبيدي عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ حُكَيْمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ أَدْنَى اَلْإِلْحَادِ فَقَالَ إِنَّ اَلْكِبْرَ أَدْنَاهُ.

حکیم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کمترین الحاد (دین سے پھر جانے) کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: بڑائی اس کا کمترین درجہ ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4] مگر بعض کا خیال ہے کہ حکیم دراصل حدید بن حکیم ہے تو ایسی صورت میں سند حسن کالصحیح ہوگی اور شیخ صدوق نے جو سند ذکر کی ہے وہ صحیح ہے اور اس میں حبیب بن حکیم وارد ہے جو ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3185 الکافی، ۲/۳۱۰/۱۰/۱ الثلاثة عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ فِي جَهَنَّمَ لَوَادِياً لِلْمُتَكَبِّرِينَ يُقَالُ لَهُ سَقَرُ شَكَا إِلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ شِدَّةَ حَرِّهِ وَ سَأَلَهُ أَنْ يَأْذَنَ لَهُ أَنْ يَتَنَفَّسَ فَتَنَفَّسَ فَأَحْرَقَ جَهَنَّمَ.

ابن بکیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک جہنم میں متکبرین کے لیے ایک وادی ہے جسے صقر کہا جاتا ہے۔ یہ اللہ سے شدت حرارت کی شکایت کرتی ہے اور اس سے سانس لینے کی اجازت مانگتی ہے۔ پس جب یہ سانس لیتی ہے تو یہ جہنم کو بھی جلا دیتی ہے۔ [5]

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵،ص ۳۸۰؛ بحارالانوار ج۷۰،ص ۲۰۹

[2] مراۃ العقول ج۱۰،ص ۲۰۴

[3] معانی الاخبار ص ۳۹۴؛ وسائل الشیعہ ج۱۵،ص ۳۷۴؛ بحارالانوار ج۷۰،ص ۱۹۰؛ تفسیر نورالثقلین ج۳،ص ۸۳۴؛ تفسیر کنزالدقائق ج۹،ص ۲۷

[4] مراۃ العقول ج۱۰،ص ۱۸۲

[5] الزھد ص ۱۰۳؛ تفسیر القمی ج۲،ص ۲۵۱؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۲۲؛ ارشاد القلوب ج۱،ص ۱۷۸؛ تفسیر الصافی ج۴،ص ۳۲۷ و ج۵،ص ۱۰۴؛ وسائل الشیعہ ج۱۵،ص ۳۷۵؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۴،ص ۷۲۳؛ بحارالانوار ج۸،ص ۲۹۴ و ج۷۰،ص ۱۸۹؛ تفسیر نورالثقلین ج۴،ص ۳۹۶ و ج۵،ص ۱۸۶؛ تفسیر کنزالدقائق ج۱۱،ص ۳۲۶ و ج۱۲،ص ۵۵۱ و ج۱۴،ص ۲۳

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن موثق کالصحیح ہے۔ (۱) یا پھر سند صحیح ہے۔ (۲)

7/3186 الکافی، ۱/۱۱/۳۱۱/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ اَلْمُتَكَبِّرِينَ يُجْعَلُونَ فِي صُوَرِ اَلذَّرِّ يَتَوَطَّأُهُمُ اَلنَّاسُ حَتَّى يَفْرُغَ اَللَّهُ مِنَ اَلْحِسَابِ.

داؤد بن فرقد نے اپنے بھائی سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: متکبر لوگ ذروں کی صورت (میں محشور) ہوں گے کہ جن کو لوگ روندتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ (لوگوں کا) حساب سے فارغ ہو جائے گا۔ (۳)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے یا زید کے سب بھائی مجہول ہونے کی وجہ سے مجہول ہے۔ (۴)

8/3187 الکافی، ۱/۶/۳۱۰/۲ علی [البرقی] عن أبیه عن القاسم بن عروة عن ابن بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالاَ: لاَ يَدْخُلُ اَلْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ.

زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ (۵)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۶) لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ قاسم بن عروہ سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ (۷) جو اس کی توثیق کے لیے کافی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

(۱) مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۱۱

(۲) کمال الکارم ج ۱، ص ۵۳۹

(۳) وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۷۵؛ بحار الانوار ج ۷، ص ۲۰۱ و ج ۷۰، ص ۲۱۹

(۴) مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۱۱

(۵) ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۲۱؛ تحیۃ الخواطر ج ۱، ص ۲۰۳؛ عوالی اللئالی ج ۱، ص ۵۹۳؛ منیۃ المرید ص ۱۵۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۷۴؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۱۹۳

(۶) مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۰۷

(۷) الکافی ج ۷، ص ۳۹۰؛ تہذیب الاحکام ج ۶، ص ۲۲۸؛ الاستبصار فیما اختلف من الاخبار ج ۳، ص ۱۶؛ الوافی ج ۱۶، ص ۹۶۷ ح ۱۶۵۰۰؛ وسائل الشیعہ ج ۲۷، ص ۳۴۵

9/3188 الکافی،۲/۳۱۰/۷/۱ علی عن العبیدی عن یونس عن الخراز عن محمد عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَدْخُلُ اَلْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ اَلْكِبْرِ قَالَ فَاسْتَرْجَعْتُ فَقَالَ مَا لَكَ تَسْتَرْجِعُ قُلْتُ لِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ فَقَالَ لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ إِنَّمَا أَعْنِي اَلْجُحُودَ إِنَّمَا هُوَ اَلْجُحُودُ.

ترجمہ: محمد سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امامؑ نے فرمایا: وہ جنت میں داخل نہیں ہوسکتا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے حیرت کا اظہار کیا (انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا) تو آپؑ نے فرمایا: تجھے کیوں حیرت ہوئی؟

میں نے عرض کیا: اس کی وجہ سے جو آپؑ سے سنا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ایسی بات نہیں ہے جس طرف تم چلے گئے۔ اس سے میری مراد جحود (انکار) ہے۔ یہ یقیناً جحود ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

10/3189 الکافی،۲/۳۱۰/۸/۱ القميان عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ اَلْحُرِّ عَنْ عَبْدِ اَلْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْكِبْرُ أَنْ تَغْمِصَ اَلنَّاسَ وَتَسْفَهَ اَلْحَقَّ.

ترجمہ: عبدالاعلیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نے فرمایا: بڑائی یہ ہے کہ کوئی لوگوں کو حقیر کہے اور حق کو ہلکا (حماقت) سمجھے۔ [۳]

بیان:

"الغمص"، معجمہ اور مہملہ کے ساتھ، اس سے مراد توہین کرنا اور کمتر سمجھنا ہے۔

"السفہ" اس سے مراد جہالت ہے اور اس کی اصل خفت وطیش ہے اور "سفہ الحق" کا معنی یہ ہے کہ اسے کم تر سمجھنا اور اسے اس بات میں نہ دیکھنا کہ جس میں امکان اور سنجیدگی ہو۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول کالحسن ہے۔ [۴] اور میرے نزدیک سند حسن ہے اور اس میں کوئی جہل نہیں ہے کیونکہ عبدالاعلیٰ تفسیر

---

[۱] معانی الاخبار ص ۲۴۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۵؛ بحار الانوار ج ۲، ص ۱۳۱ و ج ۸، ص ۳۵۵ و ج ۷۰، ص ۲۱۶

[۲] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۰۸؛ حدود الشریعہ ج ۱، ص ۵۹۸

[۳] تفسیر الصافی ج ۱، ص ۱۹۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۶؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۲۱۷

[۴] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۰۹

قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ ①

11/3190 الکافی، ۱/۹/۳۱۰/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اَلْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنَّ أَعْظَمَ اَلْكِبْرِ غَمْصُ اَلْخَلْقِ وَ سَفَهُ اَلْحَقِّ قَالَ قُلْتُ وَ مَا غَمْصُ اَلْخَلْقِ وَ سَفَهُ اَلْحَقِّ قَالَ يَجْهَلُ اَلْحَقَّ وَ يَطْعَنُ عَلَى أَهْلِهِ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ نَازَعَ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ رِدَاءَهُ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو حقیر سمجھنا اور حق کو ہلکا (حماقت) سمجھنا تکبر کی سب سے بڑی صورت ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: لوگوں کو حقیر سمجھنا اور حق کو ہلکا جاننا کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: حق سے جاہل ہونا اور اہل حق پر طعن کرنا۔ پس جو بھی ایسا کرتا ہے تو وہ اللہ عزوجل کے ساتھ اس کی رداء میں جھگڑا کرتا ہے۔ ②

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول کالحسن ہے۔ ③ اور میرے نزدیک سند حسن ہے اور اس میں کوئی جہل نہیں ہے کیونکہ عبدالاعلیٰ تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ ④

12/3191 الکافی، ۱/۱۲/۳۱۱/۲ العدة عن البرقی عن غیر واحد عن ابن أسباط عن عمه عَنْ عَبْدِ اَلْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَا اَلْكِبْرُ فَقَالَ أَعْظَمُ اَلْكِبْرِ أَنْ تَسْفَهَ اَلْحَقَّ وَ تَغْمِصَ اَلنَّاسَ قُلْتُ وَ مَا سَفَهُ اَلْحَقِّ قَالَ يَجْهَلُ اَلْحَقَّ وَ يَطْعَنُ عَلَى أَهْلِهِ.

ترجمہ: عبدالاعلیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: بڑائی کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: سب سے بڑی بڑائی یہ ہے حق کو ہلکا سمجھے اور لوگوں کو حقیر جانے۔

میں نے عرض کیا: حق کو ہلکا جاننا کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: حق سے جاہل ہونا اور اہل حق پر طعن کرنا۔ ⑤

---

① المفید من معجم رجال الحدیث ص ۳۰۳

② معانی الاخبار ص ۲۴۲؛ منیۃ المرید ص ۳۳۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۶؛ بحار الانوار ج ۲، ص ۱۳۲ و ج ۷۰، ص ۲۱۸

③ مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۱۰

④ المفید من معجم رجال الحدیث ص ۳۰۳

⑤ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۶؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۲۲۰

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل کالحسن ہے۔ [1]

13/3192 الکافی،۲/۳۱۱/۱۳/۱ عَنْهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنِّي آكُلُ اَلطَّعَامَ اَلطَّيِّبَ وَ أَشَمُّ اَلرِّيحَ اَلطَّيِّبَةَ وَ أَرْكَبُ اَلدَّابَّةَ اَلْفَارِهَةَ وَ يَتْبَعُنِي اَلْغُلاَمُ فَتَرَى فِي هَذَا شَيْئاً مِنَ اَلتَّجَبُّرِ فَلاَ أَفْعَلَهُ فَأَطْرَقَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا اَلْجَبَّارُ اَلْمَلْعُونُ مَنْ غَمَصَ اَلنَّاسَ وَ جَهِلَ اَلْحَقَّ قَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ أَمَّا اَلْحَقُّ فَلاَ أَجْهَلُهُ وَ اَلْغَمْصُ لاَ أَدْرِي مَا هُوَ قَالَ مَنْ حَقَّرَ اَلنَّاسَ وَ تَجَبَّرَ عَلَيْهِمْ فَذَلِكَ اَلْجَبَّارُ.

ترجمہ: محمد بن عمر بن یزید نے اپنے والد سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میں اچھا کھانا کھاتا ہوں، اچھا پرفیوم استعمال کرتا ہوں اور اچھے توانائی والے جانوروں پر سوار ہوتا ہوں اور ایک غلام میرے پیچھے پیچھے آتا ہے تو کیا آپؑ کو اس میں کوئی جبر نظر آتا ہے کہ میں اس سے بچوں؟

امام جعفر صادق علیہ السلام کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: جبار ملعون وہ ہے جو لوگوں کو حقیر سمجھتا ہے اور حق سے جاہل ہے۔

عمر کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: رہی حق کی بات تو میں اس سے جاہل نہیں ہوں لیکن لوگوں کو حقیر جاننے کو میں نہیں جان پایا کہ وہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جو لوگوں کو حقیر سمجھے اور ان پر جبر کرے تو یہی شخص جبار ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [3] مگر میرے نزدیک سند مجہول کالمعتبر ہے کیونکہ محمد بن عمر بن یزید کی کتاب بہر حال معتبر ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] مراۃ العقول ج۱، ص۲۱۲

[2] منیۃ المرید ص۳۳۰؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۷؛ بحار الانوار ج۷۰، ص۲۲۰

[3] مراۃ العقول ج۱، ص۲۱۳

14/3193 الکافی،۳۰۲/۲۳۱/۸ علی بن محمد عن صالح بن أبی حماد عن یحیی بن المبارك عن ابن جبلة عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ خَصَفَ نَعْلَهُ وَ رَقَّعَ ثَوْبَهُ وَ حَمَلَ سِلْعَتَهُ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اَلْكِبْرِ.

ترجمہ: اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو اپنا جوتا گانٹھے، اپنے کپڑے کو پیوند لگائے اور اپنا بار خود اٹھائے وہ تکبر سے بری ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ صالح بن ابی حماد تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۳] اور یحیی بن مبارک بھی تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۴] اور عبداللہ بن جبلہ تفسیر قمی اور کامل الزیارات دونوں کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۵] البتہ یہ غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

15/3194 الکافی،۱/۱۳/۳۱۱/۲ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الثمالی عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: ثَلاَثَةٌ (لاَ يُكَلِّمُهُمُ اَللَّهُ وَ لاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ وَ لاَ يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ) شَيْخٌ زَانٍ وَ مَلِكٌ جَبَّارٌ وَ مُقِلٌّ مُخْتَالٌ.

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور وہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: ایک زانی، ظالم بادشاہ اور متکبر غریب۔ [۶]

---

[۱] مکارم الاخلاق ص ۱۲۴؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۱۷۸؛ وسائل الشیعہ ج ۵، ص ۱۳

[۲] مراۃ العقول ج ۲۶، ص ۱۶۸

[۳] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۲۸۱

[۴] ایضاً ص ۶۶۶

[۵] ایضاً ص ۳۲۸

[۶] تفسیر (للعیاشی) ج ۱، ص ۱۷۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴، ص ۲۱؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۲۲؛ عوالی اللئالی ج ۱، ص ۳۶۰ وج ۳، ص ۵۳۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۷۹؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۱، ص ۶۴۳؛ بحار الانوار ج ۷، ص ۲۲۳ وج ۷۰، ص ۲۲۱ وج ۷۲، ص ۳۴۳ وج ۷۶، ص ۲۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۳۵۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۱۳۷

بیان:

المقل الفقير
"المقل" اس سے مراد فقیر ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند محمد بن جعفر کی وجہ سے مجہول ہے اور بعض نسخوں میں اس کی جگہ محمد بن یحیی ہے تو پھر سند صحیح ہوگی لیکن اول الذکر زیادہ ظاہر ہے کیونکہ محمد بن جعفر نے محمد بن عبدالحمید سے کثیر روایات کی ہیں۔ [۱] اور جو سند شیخ صدوق نے ثواب الاعمال میں ذکر کی ہے اسے صحیح کہا گیا ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک وہ سند حسن ہے اور اس میں بھی محمد بن عبد الحمید ہے جو کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

16/3195 الكافي، ۱/۱۵/۳۱۱/۲ العدة عن أحمد عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ يُوسُفَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ اَلشَّيْخُ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ دَخَلَهُ عِزُّ اَلْمُلْكِ فَلَمْ يَنْزِلْ إِلَيْهِ فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ يَا يُوسُفُ اُبْسُطْ رَاحَتَكَ فَخَرَجَ مِنْهَا نُورٌ سَاطِعٌ فَصَارَ فِي جَوِّ اَلسَّمَاءِ فَقَالَ يُوسُفُ يَا جَبْرَئِيلُ مَا هَذَا اَلنُّورُ اَلَّذِي خَرَجَ مِنْ رَاحَتِي فَقَالَ نُزِعَتِ اَلنُّبُوَّةُ مِنْ عَقِبِكَ عُقُوبَةً لِمَا لَمْ تَنْزِلْ إِلَى اَلشَّيْخِ يَعْقُوبَ فَلاَ يَكُونُ مِنْ عَقِبِكَ نَبِيٌّ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بوڑھے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام سے ملے اور بادشاہ کے شان وشوکت کی وجہ سے وہ (تخت یا سواری سے) نیچے نہیں اترے تو جرائیل علیہ السلام ان کے پاس نازل ہوئے اور کہا: اے یوسفؑ! اپنی ہتھیلی کو دیکھو۔

پس ایک چمکتا ہوا نور نکلا اور آسمان میں چلا گیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا: اے جرائیلؑ! یہ نور کیا تھا جو میری ہتھیلی سے نکلا؟

اس نے کہا: بزرگ یعقوب علیہ السلام کے لیے نیچے نہ اترنے کی سزا کے طور پر آپ کی نسل سے نبوت ختم کر دی گئی ہے پس آپ کی اولاد میں کوئی نبی نہیں ہوگا۔ [۳]

بیان:

المراد بالنزول النزول عن السرير أو المركب وكلاهما مرويان

---

[۱] مرآۃ العقول ج۱۰، ص ۲۱۴
[۲] روضۃ المتقین ج۹، ص ۴۳۹
[۳] تفسیر الصافی ج ۳، ص ۴۷؛ بحارالانوار ج ۷۰، ص ۲۲۳؛ تفسیر نورالثقلین ج ۲، ص ۴۶۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۶، ص ۳۸۰

اس ''نزول'' سے مراد تخت یا سواری سے اترنا ہے اور یہ دونوں روایت کیئے گئے ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [1]

17/3196 الکافی، ۱/۱۶/۳۱۲/۲ الثلاثة عَنۡ بَعۡضِ أَصۡحَابِهِ عَنۡ أَبِي عَبۡدِ ٱللَّهِ عَلَيۡهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنۡ عَبۡدٍ إِلاَّ وَ فِي رَأۡسِهِ حَكَمَةٌ وَ مَلَكٌ يُمۡسِكُهَا فَإِذَا تَكَبَّرَ قَالَ لَهُ إِتَّضِعۡ وَضَعَكَ ٱللَّهُ فَلاَ يَزَالُ أَعۡظَمَ ٱلنَّاسِ فِي نَفۡسِهِ وَ أَصۡغَرَ ٱلنَّاسِ فِي أَعۡيُنِ ٱلنَّاسِ وَ إِذَا تَوَاضَعَ رَفَعَهُ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنۡتَعِشۡ نَعَشَكَ ٱللَّهُ فَلاَ يَزَالُ أَصۡغَرَ ٱلنَّاسِ فِي نَفۡسِهِ وَ أَرۡفَعَ ٱلنَّاسِ فِي أَعۡيُنِ ٱلنَّاسِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر بندہ کے سر میں حکمت ہے اور ایک فرشتہ ہے جو اسے روکتا ہے پس جب آدمی تکبر کرتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے: پست ہو جا، خدا تجھے پست کرے۔ پس اس کے بعد وہ شخص اپنے خیال کے مطابق سب لوگوں سے بڑا اور لوگوں کی نظر میں سب سے چھوٹا سمجھا جاتا ہے اور جب وہ تواضع کرے تو خداوند عالم اسے بلند کرتا ہے اور وہ فرشتہ اس سے کہتا ہے بلند ہو جا۔ پس اس کے بعد وہ اپنے آپ کو سب سے چھوٹا خیال کرتا ہے مگر لوگوں کی نظروں میں وہ سب سے بڑا سمجھا جاتا ہے۔ [2]

بیان:

الحكمة محركة ما أحاط بحنكي الفرس من لجامه وفيها العذاران انتعش نعشك الله ارتفع رفعك الله

''الحکمۃ'' ایک لگام جو گھوڑے کے تالو کو گھیرتی ہے اور اس میں دو کنواریاں ہوتی ہیں۔

''انتعش نعشك الله'' اللہ تعالیٰ تجھے رفعت و بلندی عطا فرمائے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

18/3197 الکافی، ۱/۱۷/۳۱۲/۲ محمد عن محمد بن أحمد عن بعض أصحابه عن النهدي عن شعر عن عبد الله بن المنذر عن ابن بُكَيۡرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبۡدِ ٱللَّهِ عَلَيۡهِ ٱلسَّلاَمُ: مَا مِنۡ أَحَدٍ يَتِيهُ إِلاَّ مِنۡ ذِلَّةٍ يَجِدُهَا فِي نَفۡسِهِ.

ابن بکیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی بھی تکبر نہیں کرتا مگر اس ذلت کی وجہ سے جو وہ

[1] مراۃ العقول ج ۱، ص ۲۱۵

[2] وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۷۶؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۲۲۴

[3] مراۃ العقول ج ۱، ص ۲۱۷

اس کے نفس میں پائی جاتی ہے۔ ﴿۱﴾

بیان:

یتیہ یتکبر
"یتیہ" تکبر کرنا

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ ﴿۲﴾

19/3198 الکافی، ۱۷/۳۱۲/۲ وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكَبَّرَ أَوْ تَجَبَّرَ إِلاَّ لِذِلَّةٍ وَجَدَهَا فِي نَفْسِهِ.

ترجمہ ایک دوسری حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کوئی بھی آدمی تکبر یا ظلم کا نہیں کرتا مگر ذلت کی وجہ سے جو اس نے اپنے نفس میں پائی ہے۔ ﴿۳﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ ﴿۴﴾

۱۴۴۔باب الافتخار

باب: فخر کرنا

1/3199 الکافی، ۱/۲/۳۲۸/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: آفَةُ اَلْحَسَبِ اَلاِفْتِخَارُ وَ اَلْعُجْبُ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فخر کرنا اور بڑائی نسب کے لیے آفت ہے۔ ﴿۵﴾

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۷۹؛ بحارالانوار ج۷۰، ص۲۲۵
﴿۲﴾ مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۱۷
﴿۳﴾ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۸۰؛ بحارالانوار ج۷۰، ص۲۲۵
﴿۴﴾ مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۱۷
﴿۵﴾ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۴۲؛ بحارالانوار ج۷۰، ص۲۲۸

بیان:

حسب الرجل مآثر آبائه لأنه يحسب من المناقب و الفضائل له و أما النسب فهو مجرد النسبة إلى الآباء سواء كان لهم مأثرة تعد أو لا و هذا الحديث أورده في الكافي مرة أخرى في هذا الباب أيضا بهذا السند بدون قوله و العجب

کسی شخص کے حسب سے مراد وہ اثرات ہوتے ہیں جو اسے اپنے آباء واجداد کے طرف سے ملتے ہیں کیونکہ وہ ان کی وجہ سے فضائل ومناقب میں شمار کیا جاتا ہے اور بہر حال نسب سے مراد یہ ہے کہ اس کا اس نسبت سے خالی ہونا جو اس کے آباء واجداد کی طرف ہو سوائے وہ تاثرات جو پہلے بیان کئے گئے ہیں۔

یہ وہ حدیث ہے کہ جس کو کتاب الکافی کے اس باب میں دوسری مرتبہ اس سند کے ساتھ بغیر لفظ ''والعجب'' کے وارد کیا گیا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ (۱) لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3200 الكافي،۲/۳۲۹/۱/۴ العدة عن البرقي عن عثمان عَنْ عِيسَى بْنِ اَلضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : عَجَباً لِلْمُخْتَالِ اَلْفَخُورِ وَ إِنَّمَا خُلِقَ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ يَعُودُ جِيفَةً وَ هُوَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ لاَ يَدْرِي مَا يُصْنَعُ بِهِ.

عیسیٰ بن ضحاک سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: متکبر فخر ومباہات کرنے والے پر تعجب حالانکہ وہ نطفہ سے پیدا ہوا ہے، پھر وہ ایک لاش میں تبدیل ہو جائے گا اور اس کے درمیان وہ نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا گزرے گی۔ (۲)

بیان:

المختال ذو الخيلاء أي الكبر

''المختال'' یعنی مغرور۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۳)

---

(۱) مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۸۶

(۲) وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۴۲؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۲۲۹

(۳) مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۸۹

3/3201 الکافی، ۱/۱/۳۲۸/۲ محمد عن ابن عیسی عن السراد عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ اَلثُّمَالِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ : عَجَباً لِلْمُتَكَبِّرِ اَلْفَخُورِ اَلَّذِي كَانَ بِالْأَمْسِ نُطْفَةً ثُمَّ هُوَ غَداً جِيفَةٌ ۔

ترجمہ ثمالی سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: متکبر،فخر کرنے والے کے لیے تعجب ہے کہ جو پہلے صرف نطفہ تھا اور کل لاش میں تبدیل ہوجائے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

4/3202 الکافی، ۱/۳/۳۲۸/۲ القمیان عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَنَانٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ اَلْأَسَدِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَا عُقْبَةُ بْنُ بَشِيرٍ اَلْأَسَدِيُّ وَ أَنَا فِي اَلْحَسَبِ اَلضَّخْمِ مِنْ قَوْمِي قَالَ فَقَالَ مَا تَمُنُّ عَلَيْنَا بِحَسَبِكَ إِنَّ اَللَّهَ رَفَعَ بِالْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اَلنَّاسُ يُسَمُّونَهُ وَضِيعاً إِذَا كَانَ مُؤْمِناً وَ وَضَعَ بِالْكُفْرِ مَنْ كَانَ اَلنَّاسُ يُسَمُّونَهُ شَرِيفاً إِذَا كَانَ كَافِراً فَلَيْسَ لِأَحَدٍ فَضْلٌ عَلَى أَحَدٍ إِلاَّ بِالتَّقْوَى [الله]۔

ترجمہ عقبہ بن بشیر اسدی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے عرض کیا: میں عقبہ بن بشیر اسدی ہوں اور میری قوم میں میرا نسب بہت نمایاں ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وہ کیا چیز ہے جو تیرے نسب کی وجہ سے ہم پر واجب ہے؟ بے شک اللہ ایمان کی وجہ سے اس کو بلند کر دیتا ہے جسے لوگ پست کہتے ہیں جبکہ وہ مومن ہو اور وہ کفر کی وجہ سے اس کو پست کر دیتا جس کو لوگ معزز آدمی کہتے تھے جبکہ وہ کافر ہو۔ پس کسی ایک کو دوسرے ایک پر کوئی فضیلت نہیں ہے سوائے تقویٰ (الٰہی) کے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4]

5/3203 الکافی، ۱/۵/۳۲۹/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ أَنَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ حَتَّى عَدَّ تِسْعَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۴۲؛ عیون الحکم والمواعظ ص۳۲۹

[2] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۲۸۶

[3] بحار الانوار ج۷۰، ص۲۲۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۹۸؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲، ص۳۵۲

[4] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۲۸۷

عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَمَا إِنَّكَ عَاشِرُهُمْ فِي اَلنَّارِ .

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں فلاں بن فلاں ہوں یہاں تک کہ اس نے نو نسلوں تک شمار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: تو ان میں سے دسواں ہے جو آگ میں ہیں۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3204 الکافی ۸/۲۴۶/۳۴۲ علی عن أبیه عن حنان و محمد عن أحمد عن محمد بن إسماعیل عن حَنَانٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَلْمِنْبَرَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ أَيُّهَا اَلنَّاسُ إِنَّ اَللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ نَخْوَةَ اَلْجَاهِلِيَّةِ وَ تَفَاخُرَهَا بِآبَائِهَا أَلاَ إِنَّكُمْ مِنْ آدَمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ آدَمُ مِنْ طِينٍ أَلاَ إِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اَللَّهِ عَبْدٌ اِتَّقَاهُ إِنَّ اَلْعَرَبِيَّةَ لَيْسَتْ بِأَبٍ وَالِدٍ وَ لَكِنَّهَا لِسَانٌ نَاطِقٌ فَمَنْ قَصَرَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُبْلِغْهُ حَسَبُهُ أَلاَ إِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي اَلْجَاهِلِيَّةِ أَوْ إِحْنَةٍ وَ اَلْإِحْنَةُ اَلشَّحْنَاءُ فَهِيَ تَحْتَ قَدَمِي هَذِهِ إِلَى يَوْمِ اَلْقِيَامَةِ .

حنان نے اپنے والد سے اور اس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن منبر پر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کے غرور کو اور جو اپنے آباء واجداد کے بارے میں فخر تھا اسے دور کر دیا ہے۔ بے شک! تم آدم علیہ السلام سے ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! بے شک اللہ کے بندوں میں سے بہترین بندہ اس سے ڈرنے والا ہے۔ بے شک عربی کسی (حقیقی) باپ کی وجہ سے والد نہیں ہے بلکہ یہ بولی جانے والی زبان ہے۔ پس جس کے اعمال میں کمی ہے تو اس کا نسب اس کے کام نہیں آئے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! بے شک زمانہ جاہلیت میں بہایا جانے والا ہر خون یا کینے اور جھگڑے دشمنیاں اب قیامت تک میرے کے قدموں نیچے ہیں۔ [۳]

بیان:

أرید بالعربیة النبالة و العلم بالآداب لیست بأب والد یعني لیست بنسبة إلی أب بل إنما هو بمعنی فی

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۴۲؛ بحارالانوار ج۲۲، ص۱۳۱ و ج۷۰، ص۲۲۶

[۲] مرآۃ العقول ج۱، ص۲۹

[۳] بحارالانوار ج۲۱، ص۱۳۷

نفس الرجل ينطق عنه لسانه وفي هذا المعنى قيل

إن الفتى من يقول ها أنا ذا

ليس الفتى من يقول كان أبي

و الإحنة بالكسر الحقد و الغضب و المؤاحنة المعاداة و الشحناء العداوة و جعلها و الدم تحت القدم كناية عن إبطالهما و عدم المؤاخذة عليهما

"العربیۃ" سے مراد شرافت اور آداب کا علم ہے۔

"لیست بأب والد" وہ حقیقی والد کی وجہ سے نہ ہوں یعنی میرا مطلب یہ ہے کہ یہ باپ سے تعلق نہیں ہے بلکہ یہ آدمی کی روح کے معنی میں ہے جو اس کی زبان بولتی ہے۔

اس معنی کے بارے میں یہ کہا گیا ہے:

إن الفتى من يقول ها أنا ذا

ليس الفتى من يقول كان أبي

یہ وہ جوان ہے جو کہتا ہے کہ میں یہاں ہوں۔

وہ جوان نہیں جو کہتا ہے کہ وہ میرا باپ ہے۔

"الاحنۃ" کسرہ کے ساتھ، اس سے مراد نفرت اور غصہ ہے۔

"المواحنۃ" ایک دوسرے کا دشمن ہونا۔

"الشحناء" دشمنی۔

"الدم تحت القدم" یہ کنایہ ہے ان کے باطل ہونے سے اور ان دونوں پر الزام لگائے بغیر۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن یا موثق ہے۔ [1]

۱۴۵۔ باب العُجب

باب: خودپسندی

1/3205 الکافی ۲/۳۱۳/۱/۱ محمد عن ابن عیسی عن ابن أسباط عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ مِنْ وُلْدِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَيَّارٍ يَرْفَعُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَلِمَ

[1] مراۃ العقول ج ۲۶، ص ۲۱۴

أَنَّ اَلذَّنْبَ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ اَلْعُجْبِ وَلَوْ لاَ ذَلِكَ مَا اُبْتُلِيَ مُؤْمِنٌ بِذَنْبٍ أَبَداً ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ جانتا تھا کہ گناہ مومن کے لیے خود پسندی سے بہتر ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو مومن کبھی گناہ میں مبتلا ہی نہ ہوتا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [2]

2/3206 الکافی، ۱/۲/۳۱۳/۲ عَنْهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ دَخَلَهُ اَلْعُجْبُ هَلَكَ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس میں خود پسندی داخل ہوگئی وہ ہلاک ہوگیا۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [4] اور شیخ صدوق کی سند مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3207 الکافی، ۱/۳/۳۱۳/۲ علی عن أبیه عن ابن أَسْبَاطٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ اَلْحَلاَّلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْعُجْبِ اَلَّذِي يُفْسِدُ اَلْعَمَلَ فَقَالَ اَلْعُجْبُ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ يُزَيَّنَ لِلْعَبْدِ سُوءُ عَمَلِهِ فَيَرَاهُ حَسَناً فَيُعْجِبَهُ وَ يَحْسَبَ أَنَّهُ يُحْسِنُ صُنْعاً وَ مِنْهَا أَنْ يُؤْمِنَ اَلْعَبْدُ بِرَبِّهِ فَيَمُنَّ عَلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لِلَّهِ عَلَيْهِ فِيهِ اَلْمَنُّ.

ترجمہ: علی بن سوید سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے خود پسندی کے بارے میں پوچھا جو عمل کو فاسد کر دیتی ہے تو آپؑ نے فرمایا: خود پسندی کئی درجوں کا ہے۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ کہ بندے کے لیے اس کا برا عمل خوبصورت ہو جاتا ہے پس وہ اسے اچھا سمجھتا ہے تو اسے پسند کرتا ہے اور وہ سوچتا ہے کہ وہ اچھا کر رہا ہے۔ نیز اس میں سے یہ بھی ہے کہ بندہ اپنے رب پر ایمان لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر احسان سمجھتا ہے حالانکہ اللہ نے اس پر احسان کیا ہے۔ [5]

---

[1] علل الشرائع ج ۲، ص ۵۷۹؛ تحف العقول ص ۴۳۳؛ الاختصاص ص ۲۴۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۱۰۰؛ بحار الانوار ج ۶۶، ص ۲۳۵ و ج ۶۹، ص ۳۰۶ و ج ۷۵، ص ۲۴۶؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۳۵۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۰، ص ۵۴۱؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۴۳

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۱۸

[3] وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۱۰۱ و ۱۰۳؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۳۰۹ و ج ۷۴، ص ۸۳؛ عیون أخبار الرضا علیہ السلام ج ۲، ص ۵۳؛ الامالی (للصدوق) ص ۴۳۶؛ عوالم العلوم ج ۲۳، ص ۲۷۲

[4] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۲۰

[5] معانی الاخبار ص ۲۴۳؛ تحف العقول ص ۴۴۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۱۰۰؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۳۱۰؛ تفسیر نور الثقلین ج ۳، ص ۳۱۲ و ج ۵، ص ۱۰۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۸، ص ۵۷۵ و ج ۱۲، ص ۳۶۲

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن موثق ہے۔ [1] یا پھر سند صحیح ہے۔ [2] اور میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ابن اسباط نے فطحی مذہب سے رجوع کر لیا تھا۔ (واللہ اعلم)

4/3208 الکافی، ۱/۴/۳۱۳/۲ الثلاثۃ عن البجلی عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلرَّجُلَ لَيُذْنِبُ اَلذَّنْبَ فَيَنْدَمُ عَلَيْهِ وَ يَعْمَلُ اَلْعَمَلَ فَيَسُرُّهُ ذَلِكَ فَيَتَرَاخَى عَنْ حَالِهِ تِلْكَ فَلَأَنْ يَكُونَ عَلَى حَالِهِ تِلْكَ خَيْرٌ لَهُ مِمَّا دَخَلَ فِيهِ.

ترجمہ البجلی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آدمی گناہ کرتا ہے پس اس پر پشیمان ہوتا ہے اور کوئی (اچھا) عمل کرتا ہے تو اس سے وہ خوش ہو جاتا ہے پس وہ اپنے اس حال پر اتراتا ہے حالانکہ اس کا اس (سابقہ) حالت پر ہونا اس سے بہتر ہے جس میں وہ اب داخل ہوا ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [4] یا پھر سند حسن ہے۔ [5] یا پھر سند صحیح ہے۔ [6] یا پھر سند معتبر ہے۔ [7] اور میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3209 الکافی، ۱/۵/۳۱۳/۲ محمد عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ نَضْرِ بْنِ قِرْوَاشٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَتَى عَالِمٌ عَابِداً فَقَالَ لَهُ كَيْفَ صَلاَتُكَ فَقَالَ مِثْلِي يُسْأَلُ عَنْ صَلاَتِهِ وَ أَنَا أَعْبُدُ اَللَّهَ مُنْذُ كَذَا وَ كَذَا قَالَ فَكَيْفَ بُكَاؤُكَ قَالَ أَبْكِي حَتَّى تَجْرِيَ دُمُوعِي فَقَالَ لَهُ اَلْعَالِمُ فَإِنَّ ضَحِكَكَ وَ أَنْتَ خَائِفٌ أَفْضَلُ مِنْ بُكَائِكَ وَ أَنْتَ مُدِلٌّ إِنَّ اَلْمُدِلَّ لاَ يَصْعَدُ مِنْ عَمَلِهِ شَيْءٌ.

---

[1] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۲۱

[2] سند العروۃ (الطہارہ) ج۴، ص۲۰؛ الکشکول بحرانی ج۱، ص۱۲۴؛ البحوث الہامہ خرازی ج۶، ص۲۹؛ مصباح المنہاج (الطہارہ) ج۲، ص۵۴۳؛ الدرر النجفیہ ج۱، ص۲۲۵؛ منہاج الصالحین سند ج۱، ص۵۳

[3] الزہد ص۶۷؛ وسائل الشیعہ ج۱، ص۹۹؛ بحار الانوار ج۶۸، ص۲۳۱ و ج۶۹، ص۳۱۱

[4] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۲۱

[5] الکشکول بحرانی ج۱، ص۱۲۷؛ شرح العروۃ حائری ج۳، ص۵۰۲

[6] التحفہ السنیہ جزائری ص۱۳۸؛ شرح العروۃ حائری ج۳، ص۵۰۲

[7] تنقیح مبانی العروۃ (الطہارہ) ج۵، ص۹۹

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک عالم ایک عابد کے پاس گیا اور اس نے اس سے کہا: تمہاری نمازیں کیسی ہیں؟

اس نے جواب دیا: کیا مجھ جیسے شخص سے اس کی نماز کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے؟ میں فلاں فلاں وقت سے اللہ کی عبادت کرتا رہا ہوں۔ اس نے کہا: تمہارا رونا کیسا ہے؟

اس نے جواب دیا: میں اس وقت تک روتا ہوں یہاں تک کہ میرے آنسو بہہ جائیں۔

عالم نے اس سے کہا: تیرا خوف کے ساتھ ہنسنا تیرے رونے سے افضل ہے اور تو خود پسند ہے، بے شک خود پسند شخص کے عمل میں کوئی شئے بھی اوپر نہیں چڑھتی۔ [1]

بیان:

الإدلال الغنج و الانبساط

"الإدلال" نخرے کرنا اور بے تکلف ہو جانا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور یا مجہول ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد سنان ثقہ ثابت ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے اور نضر بن قرواش سے البزنطی روایت کرتا ہے۔ [3] (واللہ العلم)

6/3210 الکافی، ۱/۶/۳۱۴/۲ عنه عن أحمد عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلاَنِ اَلْمَسْجِدَ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَ اَلْآخَرُ فَاسِقٌ فَخَرَجَا مِنَ اَلْمَسْجِدِ وَ اَلْفَاسِقُ صِدِّيقٌ وَ اَلْعَابِدُ فَاسِقٌ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ يَدْخُلُ اَلْعَابِدُ اَلْمَسْجِدَ مُدِلاًّ بِعِبَادَتِهِ يُدِلُّ بِهَا فَتَكُونُ فِكْرَتُهُ فِي ذَلِكَ وَ تَكُونُ فِكْرَةُ اَلْفَاسِقِ فِي اَلتَّنَدُّمِ عَلَى فِسْقِهِ وَ يَسْتَغْفِرُ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ مِمَّا صَنَعَ مِنَ اَلذُّنُوبِ۔

امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: دو آدمی ایک مسجد میں داخل ہوئے جن میں سے ایک عبادت گزار اور دوسرا فاسق تھا مگر مسجد سے نکلے تو فاسق صدیق (بن چکا) تھا عابد فاسق (بن چکا) تھا۔ ایسا اس لیے ہوا کیونکہ نمازی اپنی عبادت پر فخر کرتے ہوئے مسجد میں داخل، وہ اس پر خود پسند ہوا پس اس کی فکر اسی بارے میں رہی جبکہ فاسق اپنے گناہوں پر نادم تھا اور جو گناہ اس نے کیے تھے ان پر اللہ سے معافی مانگ رہا تھا۔ [4]

---

[1] تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۰۶؛ وسائل الشیعہ ج۱، ص۱۰۱؛ بحار الانوار ج۶۹، ص۳۰۷

[2] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۲۲

[3] تہذیب الاحکام ج۵، ص۷۳؛ الاستبصار فیما اختلف من الاخبار ج۲، ص۲۶۰؛ الوافی ج۱۴، ص۱۷۳، ح۱۴۰۲۳؛ وسائل الشیعہ ج۱۴، ص۱۷۶

[4] علل الشرائع ج۲، ص۵۴۳؛ تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۰۶؛ وسائل الشیعہ ج۱، ص۱۰۱؛ بحار الانوار ج۶۹، ص۳۱۱

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [1]

7/3211 الکافی ،۲/۳۱۴/۷/۱ علی عن العبیدی عن یونس عن البجلی قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يَعْمَلُ اَلْعَمَلَ وَ هُوَ خَائِفٌ مُشْفِقٌ ثُمَّ يَعْمَلُ شَيْئاً مِنَ اَلْبِرِّ فَيَدْخُلُهُ شِبْهُ اَلْعُجْبِ بِهِ فَقَالَ هُوَ فِي حَالِهِ اَلْأُولَى وَ هُوَ خَائِفٌ أَحْسَنُ حَالاً مِنْهُ فِي حَالِ عُجْبِهِ۔

ترجمہ: البجلی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: ایک آدمی ایک عمل کرتا ہے جبکہ وہ خوفزدہ، فکر مند ہوتا ہے۔ پھر وہ کوئی نیکی کا کام انجام دیتا ہے جس سے خود پسندی کا وسوسہ اس میں داخل ہوجاتا ہے تو؟

آپؑ نے فرمایا: اس کا پہلی حالت میں ہونا جبکہ خوفزدہ ہو، اس کی خود پسندی والی حالت سے احسن ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند کالصحیح ہے۔ [3] یا پھر صحیح ہے۔ [4] یا پھر معتبر ہے۔ [5] اور میرے نزدیک سند صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

8/3212 الکافی ،۲/۳۱۴/۸/۱ بهذا الإسناد عَنْ يُونُسَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: بَيْنَمَا مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ جَالِساً إِذْ أَقْبَلَ إِبْلِيسُ وَ عَلَيْهِ بُرْنُسٌ ذُو أَلْوَانٍ فَلَمَّا دَنَا مِنْ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ خَلَعَ اَلْبُرْنُسَ وَ قَامَ إِلَى مُوسَى فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُوسَى مَنْ أَنْتَ فَقَالَ أَنَا إِبْلِيسُ قَالَ أَنْتَ فَلاَ قَرَّبَ اَللَّهُ دَارَكَ قَالَ إِنِّي إِنَّمَا جِئْتُ لِأُسَلِّمَ عَلَيْكَ لِمَكَانِكَ مِنَ اَللَّهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَمَا هَذَا اَلْبُرْنُسُ قَالَ بِهِ أَخْتَطِفُ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ فَقَالَ مُوسَى فَأَخْبِرْنِي بِالذَّنْبِ اَلَّذِي إِذَا أَذْنَبَهُ اِبْنُ آدَمَ اِسْتَحْوَذْتَ عَلَيْهِ قَالَ إِذَا أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ وَ اِسْتَكْثَرَ عَمَلَهُ وَ صَغُرَ فِي عَيْنِهِ ذَنْبُهُ وَ قَالَ قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَا دَاوُدُ بَشِّرِ اَلْمُذْنِبِينَ وَ أَنْذِرِ اَلصِّدِّيقِينَ قَالَ كَيْفَ أُبَشِّرُ اَلْمُذْنِبِينَ وَ أُنْذِرُ اَلصِّدِّيقِينَ قَالَ يَا دَاوُدُ بَشِّرِ اَلْمُذْنِبِينَ أَنِّي أَقْبَلُ اَلتَّوْبَةَ وَ أَعْفُو عَنِ اَلذَّنْبِ وَ أَنْذِرِ اَلصِّدِّيقِينَ أَلاَّ يُعْجَبُوا بِأَعْمَالِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَبْدٌ أَنْصِبُهُ لِلْحِسَابِ إِلاَّ هَلَكَ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے کہ شیطان آن پہنچا اور اس نے سر پر کئی رنگوں کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ پس جب وہ حضرت موسیٰؑ کے قریب پہنچا تو

---

[1] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۲۴

[2] وسائل الشیعہ ج۱، ص۹۹؛ بحار الانوار ج۶۸، ص۲۲۹ و ج۶۹، ص۳۱۲

[3] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۲۴

[4] تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ) ج۳، ص۳۴؛ مصباح المنہاج (الطہارہ) ج۲، ص۵۴۶

[5] البحوث الہامہ ج۶، ص۲۸۷؛ موسوعۃ الامام الخوئی ج۱۴، ص۳۸

اس نے اپنی چادر اتاری، قریب ہی کھڑے ہو گیا اور ان پر سلام کیا۔ حضرت موسیٰؑ نے اس سے کہا: تو کون ہے؟

اس نے کہا: میں ابلیس ہوں۔

حضرت موسیٰؑ نے کہا: تو ہے۔ اللہ تجھے قریب نہ کرے۔

اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کے نزدیک آپ کے مرتبے کی وجہ سے سلام پیش کرنے آیا ہوں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا: یہ چادر کس لیے ہے؟

اس نے کہا: اس سے میں بنی آدم کے دلوں کو دھوکا دیتا ہوں۔

حضرت موسیٰؑ نے کہا: بتاؤ ایسا کون سا گناہ ہے کہ جب بنی آدم اس کا ارتکاب کرے تو تم کامیاب محسوس کرتے ہو؟

اس نے کہا: جب اس کا نفس خود پسند ہو، اس کا عمل کثیر ہو اور اس کی نظر میں اس کا گناہ معمولی ہو۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا: اے داؤد! گنہگاروں کو بشارت دے اور سچے مومنوں کو ڈرا۔

اس نے عرض کیا: میں گنہگاروں کو کیسے خوشخبری دوں اور کیسے سچے مومنوں کو ڈراؤں؟

اللہ نے فرمایا: گنہگاروں کو خوشخبری دو کہ میں توبہ قبول کرتا ہوں اور ان کے گناہ معاف کرتا ہوں اور سچے مومنوں کو ان کے اعمال کی وجہ سے خود پسند بننے سے ڈراو کیونکہ کوئی بھی بندہ نہیں کہ میں اس پر (مکمل) حساب نصب کر دوں مگر یہ وہ ہلاک ہو جائے گا۔ [۱]

بیان:

البرنس قلنسوة طويلة و استحواذ الشيطان غلبته و استمالته الإنسان إلى ما يريد منه و قد مر حديث آخر من هذا الباب في باب الحسد

"البرنس" یعنی لمبوتری ٹوپی "واستحواذ" یعنی شیطان نے اُس پر غلبہ پایا "واستمالتہ" اور وہ انسان کو آمادہ کرتا ہے جو کچھ اُس کی طرف جو اس سے چاہتا ہے۔

اس باب کی ایک اور حدیث "باب الحسد" میں گزر چکی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۲]

۱۴۶ ۔ باب البغی

باب: بغاوت

1/3213 الکافی، ۲/۳۲۷/۱/۱ العدة عن سهل الأشعري عن ابن قداح عن أبي عبد الله عليه السلام

[۱] تنبیہ الخواطر ج۱، ص ۱۰۳؛ بحار الانوار ج۶۰، ص ۲۵۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۳، ص ۳۵۱؛ تفسیر کنز الدقائق و بحر الغرائب ج۱۰، ص ۵۴۲

[۲] مرآۃ العقول ج۱۰، ص ۲۲۷

قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنَّ أَعْجَلَ اَلشَّرِّ عُقُوبَةً اَلْبَغْيُ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس برائی پر سب سے جلدی سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ سرکشی (بغاوت) ہے۔ [1]

بیان:

البغی العلو و الاستطالة

''البغی'' بلند وطویل ہونا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] یا پھر قوی کالصحیح ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور اشعری کامل الزیارات کا راوی ہے اور شیخ صدوق کی سند حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3214 اَلْكَافِي ،۲/۳/۳۲۷/۲ اَلْأَرْبَعَةُ عَنْ مِسْمَعٍ : أَنَّ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كَتَبَ إِلَيْهِ فِي كِتَابٍ أُنْظُرْ أَنْ لاَ تَكَلَّمَنَّ بِكَلِمَةِ بَغْيٍ أَبَداً وَ إِنْ أَعْجَبَتْكَ نَفْسَكَ وَ عَشِيرَتَكَ.

ترجمہ: مسمع سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے ایک خط لکھا جس میں آپؑ نے فرمایا: یاد رکھو! کبھی بھی سرکشی کا کوئی جملہ نہ بولنا اگرچہ تجھے اور تیرے رشتہ داروں کو پسند ہو۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [5]

3/3215 الكافي ،۲/۲/۳۲۷/۲ علي عن أبيه عن السراد عَنِ اِبْنِ رِئَابٍ وَ يَعْقُوبَ اَلسَّرَّاجِ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَيُّهَا اَلنَّاسُ إِنَّ اَلْبَغْيَ يَقُودُ أَصْحَابَهُ إِلَى اَلنَّارِ وَ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ بَغَى عَلَى اَللَّهِ عَنَاقُ بِنْتُ آدَمَ فَأَوَّلُ قَتِيلٍ قَتَلَهُ اَللَّهُ عَنَاقُ وَ كَانَ مَجْلِسُهَا جَرِيباً فِي جَرِيبٍ وَ كَانَ لَهَا عِشْرُونَ إِصْبَعاً فِي كُلِّ إِصْبَعٍ ظُفْرَانِ مِثْلُ اَلْمِنْجَلَيْنِ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ ج۴، ص۳۷۹؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۷۵؛ تحف العقول ص۳۹؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۹؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۲۷۵ وج۷۴، ص۱۵۳

[2] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۲۸۲

[3] روضۃ المتقین ج۱۰، ص۱۶۸

[4] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۸؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۲۷۹

[5] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۲۸۳؛ روضۃ المتقین ج۱۰، ص۱۶۸

فَسَلَّطَ اَللّٰهُ عَلَيْهَا أَسَداً كَالْفِيلِ وَ ذِئْباً كَالْبَعِيرِ وَ نَسْراً مِثْلَ اَلْبَغْلِ فَقَتَلْنَهَا وَ قَدْ قَتَلَ اَللّٰهُ اَلْجَبَابِرَةَ عَلَى أَفْضَلِ أَحْوَالِهِمْ وَ آمَنِ مَا كَانُوا ۔

ترجمہ: ابن رئاب اور یعقوب السراج دونوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! سرکشی اپنے ساتھی کو جہنم کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ سب سے پہلا شخص جس نے سرکشی کی وہ عناق بنت آدم تھی اور پہلا مقتول جسے خدا نے قتل کیا وہ یہی عناق تھی۔ اس کی بیٹھنے کی جگہ ایک جریب میں جریب (دو جریب) تھی اور اس کی بیس انگلیاں تھیں اور ہر انگلی میں درانتی کی مانند دو دو ناخن تھے۔ خدا نے اس پر ہاتھی کی مانند ایک شیر کو اور اونٹ کی مانند ایک بھیڑیے کو اور خچر کی مانند ایک گدھ کو مسلط کیا اور خدا جابروں کو قتل کیا ہے اگرچہ ان کے حالات بہترین ہوں اور وہ جیسے بھی امن میں ہوں۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۲]

4/3216 الكافى، ۱/۲/۳۲۷/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يَقُولُ إِبْلِيسُ لِجُنُودِهِ أَلْقُوا بَيْنَهُمُ اَلْحَسَدَ وَ اَلْبَغْيَ فَإِنَّهُمَا يَعْدِلاَنِ عِنْدَ اَللّٰهِ اَلشِّرْكَ ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: شیطان اپنے سپاہیوں سے کہتا ہے کہ ان لوگوں کے درمیان حسد اور سرکشی ڈال دو کیونکہ اللہ کے نزدیک یہ دونوں شرک شمار ہوتی ہیں۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3217 الفقيه، ۵۰۹۴/۵۹/۴ الفقيه، ۵۹۰۵/۵۹/۴: قد سابق رسول الله صلى الله عليه و آله أسامة بن زيد و أجرى الخيل فَرُوِيَ: أَنَّ نَاقَةَ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سُبِقَتْ فَقَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّهَا بَغَتْ وَ قَالَتْ فَوْقِي رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ حَقٌّ عَلَى اَللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ لاَ يَبْغِيَ شَيْءٌ عَلَى

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۸ ۳؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۲۷۷

[۲] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۸۵؛ روضۃ المتقین ج ۱۰، ص ۱۶۸

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۸ ۳؛ بحارالانوار ج ۶۰، ص ۲۶۰ و ج ۷۲، ص ۲۷۸

[۴] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۸۳

شَیْءٍ إِلاَّ أَذَلَّهُ اَللَّهُ وَ لَوْ أَنَّ جَبَلاً بَغَى عَلَى جَبَلٍ لَهَدَّ اَللَّهُ اَلْبَاغِيَ مِنْهُمَا ۔

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے اسامہ بن زید کے مقابلہ پر آئے اور گھوڑا دورایا۔ پس روایت کی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے ناقہ کو سبقت دی گئی تو آپؐ نے فرمایا: اس نے سرکشی کی اور کہا کہ میری پشت پر رسول اللہؐ سوار ہیں اور اللہ تعالیٰ پر لازم ہے اگر کوئی شئے کسی شئے پر سرکشی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلت دے گا اور کوئی پہاڑ کسی پہاڑ پر سرکشی کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے باغی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق نے سند درج نہیں کی (واللہ اعلم)

6/3218 الکافی،۲/۴۶۰/۱ علی عن العبیدی عَنْ یُونُسَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ اَلْأَعْرَجِ وَ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الثمالی عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ قَالاَ: إِنَّ أَسْرَعَ اَلْخَيْرِ ثَوَاباً اَلْبِرُّ وَ أَسْرَعَ اَلشَّرِّ عُقُوبَةً اَلْبَغْيُ وَ كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْباً أَنْ يَنْظُرَ فِي عُيُوبِ غَيْرِهِ مَا يَعْمَى عَلَيْهِ مِنْ عَيْبِ نَفْسِهِ أَوْ يُؤْذِيَ جَلِيسَهُ بِمَا لاَ يَعْنِيهِ أَوْ يَنْهَى اَلنَّاسَ عَمَّا لاَ يَسْتَطِيعُ تَرْكَهُ۔

ترجمہ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: سب سے جلدی جس کی جزا ملتی ہے وہ نیکی ہے اور سب سے جلدی جس کی سزا ملتی ہے وہ سرکشی ہے اور انسان کا یہی عیب کافی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب کو تو دیکھے اور اپنے عیب پر اندھا ہو جائے یا اپنے رفیق کو اذیت دے جس سے اسے کوئی سروکار نہیں ہے یا لوگوں کو اس سے روکے جسے ترک کرنے کی وہ استطاعت ہی نہیں رکھتے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [3]

7/3219 الکافی،۲/۴۵۹/۱ علی عن أبیه و العدة عن سهل عن التمیمی عن عاصم اَلثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ أَسْرَعَ اَلْخَيْرِ ثَوَاباً اَلْبِرُّ وَ إِنَّ أَسْرَعَ اَلشَّرِّ عُقُوبَةً اَلْبَغْيُ وَ كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْباً أَنْ يُبْصِرَ مِنَ اَلنَّاسِ مَا يَعْمَى عَنْهُ مِنْ نَفْسِهِ أَوْ يُعَيِّرَ اَلنَّاسَ بِمَا لاَ يَسْتَطِيعُ تَرْكَهُ أَوْ يُؤْذِيَ جَلِيسَهُ بِمَا لاَ يَعْنِيهِ۔

ترجمہ ثمالی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: سب سے جلدی جس کی جزا ملتی ہے وہ نیکی ہے اور سب سے

---

[1] السیرۃ النبویہ بنظر اھل البیتؑ کورانی ج۲، ص۳۷۸

[2] إرشاد القلوب ج۱، ص۱۸۳

[3] مراۃ العقول ج۱۱، ص۳۸۲

جلدی جس کی سزا ملتی ہے وہ سرکشی ہے اور انسان کا یہی عیب کافی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب کو تو دیکھے اور اپنے عیب پر اندھا ہو جائے یا لوگوں کی اس پر سرزنش کرے جسے ترک کرنے کی وہ استطاعت ہی نہیں رکھتے یا اپنے رفیق کو اذیت دے جس سے اسے کوئی سروکار نہیں ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۲] یا پھر سند صحیح ہے۔ [۳] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے اور شیخ طوسی کی سند حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

8/3220 الکافی، ۲/۴۶۰/۳/۱ محمد عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُخْتَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْباً أَنْ يَتَعَرَّفَ مِنْ عُيُوبِ اَلنَّاسِ مَا يَعْمَى عَلَيْهِ مِنْ أَمْرِ نَفْسِهِ أَوْ يَعِيبَ عَلَى اَلنَّاسِ أَمْراً هُوَ فِيهِ لاَ يَسْتَطِيعُ اَلتَّحَوُّلَ عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ أَوْ يُؤْذِيَ جَلِيسَهُ بِمَا لاَ يَعْنِيهِ.

ترجمہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: انسان کا یہی عیب کافی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب کو تو دیکھے مگر اپنے ذاتی عیب پر اندھا ہو جائے یا وہ لوگوں کو کسی ایسے امر کے لیے موردِ الزام ٹھہرائے جو اس کے اندر موجود ہو جس میں وہ استطاعت نہیں رکھتا کہ اس سے منہ موڑ کر کسی دوسرے کی طرف جائے یا اپنے رفیق کو اذیت دے جس سے اسے کوئی سروکار نہیں ہے۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۵]

9/3221 الکافی، ۲/۴۶۰/۲/۱ محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنِ الثمالی قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : كَفَى

---

[۱] الاصول الستۃ عشر من الاصول الاولیہ (ط - دارالحدیث) ص ۱۵۶؛ الزہد ص ۸؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۶۱؛ الخصال ج ۱، ص ۱۱۰؛ الامالی (للمفید) ص ۶۷؛ الامالی (للطوسی) ص ۱۰۷؛ تحیۃ الخواطر ج ۲، ص ۱۸۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۲۹۲ وج ۱۶، ص ۳۹؛ مستدرک الوسائل ج ۹، ص ۱۱۲ وج ۱۱، ص ۳۱۲؛ بحارالانوار ج ۶۹، ص ۱۹۵ وج ۷۲، ص ۳۷ وج ۷۳، ص ۱۲۳

[۲] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۸۱

[۳] التقوی ودورھا راضی ص ۱۴۰

[۴] الزہد ص ۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۲۸۹؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۱۵۰

[۵] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۸۲

بِالْمَرْءِ عَيْباً أَنْ يُبْصِرَ مِنَ اَلنَّاسِ مَا يَعْمَى عَلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَنْ يُؤْذِيَ جَلِيسَهُ بِمَا لاَ يَعْنِيهِ ـ

ترجمہ ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے سنا، آپ فرمار ہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان کا عیب اتنا ہی کافی ہے کہ وہ لوگوں کے عیب تو دیکھے لیکن جو اپنے نفس میں ہے اس پر آنکھیں بند کر لے اور اپنے ہمنشین کو بغیر کسی مطلب کے تکلیف دے۔ [۱]

بیان:

فی هذه الأخبار تفسیر و بیان لمعنی البغی و جزئیاته و فروعه فإن کل واحد من هذه الأمور فرد من أفراد البغی أو فرع من فروعه

ان اخبار میں "البغی" کے معنی، اس کی جزئیات اور اس کی فروعات کا بیان اور تفسیر بیان ہوئی ہے اور بیشک ان امور میں سے ہر ایک "البغی" کے افراد میں سے ایک فرد یا اس کی فروعات میں سے ایک فرع ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

۱۴۷۔ باب الخرق وسوء الخلق

باب: افعال میں ناہمواری اور بد خلقی

1/3222 الکافی، ۲/۳۲۱/۱/۱ العدة عن البرقی عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ قُسِمَ لَهُ اَلْخُرْقُ حُجِبَ عَنْهُ اَلْإِيمَانُ ـ

ترجمہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جس کے لیے کمزور رائے (بیوقوفی/سختی) تقسیم کی گئی ہے اس سے ایمان پوشیدہ رہ گیا۔ [۳]

بیان:

الخرق بالضم و بالتحریك ضد الرفق

"الخرق" ضمہ کے ساتھ اور تحریک کے ساتھ، یہ "الرفق" (مہربانی) کی ضد ہے۔

---

[۱] مسند الامام الباقرؑ ج۲، ص۳۳۵؛ کشف الغمہ ج۲، ص۶۵۹

[۲] مرآة العقول ج۱۱، ص۳۸۲

[۳] الامالی (للصدوق) ص۲۰۵؛ تحف العقول ص۲۹۶؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۶؛ بحار الانوار ج۷۰، ص۲۹۸ و ج۷۵، ص۱۷۶

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ (۱)

2/3223 الکافی،۲/۳۲۱/۲/۱ محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: لَوْ كَانَ اَلْخُرْقُ خَلْقاً يُرَى مَا كَانَ شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اَللَّهُ أَقْبَحَ مِنْهُ.

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کمزور رائے (بیوقوفی/سختی) ایسی مخلوق ہو جو نظر آئے تو کوئی ایسی چیز نہ ہوگی جو اللہ نے اس سے قبیح خلق کی ہو۔ (۲)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۳) لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عمرو بن شمر اور جابر دونوں ثقہ ہیں اور ان کی تفصیل کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3224 الکافی،۲/۳۲۱/۱/۲ الثلاثة عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ سُوءَ اَلْخُلُقِ لَيُفْسِدُ اَلْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ اَلْخَلُّ اَلْعَسَلَ.

ترجمہ: عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک بداخلاقی عمل کو ایسے برباد کرتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو برباد کر دیتا ہے۔ (۴)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ (۵) لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3225 الکافی،۲/۳۲۱/۳/۱ العدة عن البرقی عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ سُوءَ اَلْخُلُقِ لَيُفْسِدُ اَلْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ اَلْخَلُّ اَلْعَسَلَ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بداخلاقی ایمان کو اس طرح خراب کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کرتا ہے۔ (۶)

---

(۱) مراۃ العقول ج۱،ص۲۵۹

(۲) وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۲۷

(۳) مراۃ العقول ج۱،ص۲۶۰

(۴) جامع الاخبارص۱۰۷؛ تحبیہ الخواطر ج۱،ص۹۰؛ وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۲۷؛ بحار الانوار ج۶۸،ص۲۹۳ و ج۷۰،ص۲۹۶؛ مستدرک الوسائل ج۱۲،ص۷۵

(۵) مراۃ العقول ج۱،ص۲۶۰

(۶) وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۲۷

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ ①

5/3226 الکافی،۲/۳۲۲/۵/۱ العدة عن سهل عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو وعَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَوْحَى اَللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ اَلْخُلُقُ اَلسَّيِّئُ يُفْسِدُ اَلْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ اَلْخَلُّ اَلْعَسَلَ.

ترجمہ: عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالی نے اپنے نبیوں میں سے ایک پر وحی بھیجی کہ بد اخلاقی عمل کو اسی طرح خراب کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ ②

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ ③ لیکن میرے نزدیک سند یحیی بن عمرو کی وجہ سے مجہول ہے اور سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے اور شیخ صدوق کی سند معتبر ہے۔ ④ (واللہ اعلم)

6/3227 الکافی،۲/۳۲۱/۴/۱ العدة عن البرقی عن ابن بزیع عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ عمر [عُثْمَانَ] عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ سَاءَ خُلُقُهُ عَذَّبَ نَفْسَهُ.

ترجمہ: اسحاق بن غالب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس کا اخلاق برا ہو اس کے نفس کو عذاب ہو گا۔ ⑤

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ⑥ لیکن میرے نزدیک سند عبداللہ بن عثمان اور حسین بن مہران کی وجہ سے مجہول

---

① مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۶۱

② وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۵۲؛ صحیفۃ الامام الرضا علیہ السلام ج ۱، ص ۶۵؛ عیون أخبار الرضا علیہ السلام ج ۲، ص ۳۷؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۲۹۷؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۷۳؛ کلیات حدیث قدسی ص ۶۵۴

③ مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۶۲

④ معجم الاحادیث المعتبرۃ ج ۲، ص ۱۵۹

⑤ الامالی (للصدوق) ص ۲۰۵؛ تحف العقول ص ۳۶۳؛ روضۃ الواعظین ج ۲، ص ۳۷۷؛ غرر الحکم و درر الکلم ص ۵۸۰؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۲۴؛ عیون الحکم و المواعظ ص ۴۲۴؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۷۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۸؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۲۹۶ و ج ۷۵، ص ۲۳۶؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۳۵؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۷۴

⑥ مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۶۱

ہے۔(واللہ اعلم)

7/3228 الکافی،۲/۳۲۱/۲/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ ٱلنَّبِيُّ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَبَى ٱللَّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِصَاحِبِ ٱلْخُلُقِ ٱلسَّيِّئِ بِالتَّوْبَةِ قِيلَ وَ كَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُولَ ٱللَّٰهِ قَالَ لِأَنَّهُ إِذَا تَابَ مِنْ ذَنْبٍ وَقَعَ فِي ذَنْبٍ أَعْظَمَ مِنْهُ ۔

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: برے اخلاق کے مالک کی توبہ (قبول کرنے) سے اللہ نے انکار کر دیا ہے۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ کیسے ہے؟

آپؐ نے فرمایا: کیونکہ اگر وہ ایک گناہ سے توبہ کرتا ہے تو اس سے بھی بڑے گناہ میں پڑ جاتا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

۱۴۸۔باب حب الدنیا والحرص علیها

باب: دنیا کی محبت اور اس پر حریص ہونا

1/3229 الکافی،۲/۳۱۵/۱/۱ الثلاثة عن درست عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ وَ هِشَامٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ حُبُّ ٱلدُّنْيَا ۔

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمام خطاؤں کا سر دنیا کی محبت ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے اور درست ثقہ ہے اگرچہ غیر امامی ہے اور شیخ طوسی

---

[۱] علل الشرائع ج۲،ص۴۹۲؛ وسائل الشیعه ج۱۶،ص۲۷؛ بحارالانوار ج۷۰،ص۲۹۹؛ مستدرک الوسائل ج۱۲،ص۷۵

[۲] مرآۃ العقول ج۱۰،ص۲۶

[۳] الخصال ج۱،ص۲۵؛ کنز الفوائد ج۱،ص۲۱۷؛ الامالی (للطوسی) ص۲۶۲؛ روضة الواعظین ج۲،ص۴۳۱؛ غرر الحکم و درر الکلم ص۳۴۸؛ تنبیه الخواطر ج۱، ص۱۲۸؛ مثیر الاحزان ص۲۷؛ غرر الاخبار و درر الآثار فی مناقب ابی الائمه الاطهار علی علیه السلام ص۳۷۲؛ أعلام الدین ص۱۳۹؛ وسائل الشیعه ج۱۶،ص۸؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج۴،ص۱۷۵؛ بحارالانوار ج۶۷،ص۲۳۹ و ج۷۰،ص۷؛ تفسیر نور الثقلین ج۵،ص۵۵۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج۹،ص۴۸۶ و ج۱۴، ص۲۳۸؛ مستدرک الوسائل ج۱۲،ص۳۸

[۴] مرآۃ العقول ج۱۰،ص۲۲۸

کی سند میں ارسال تو نہیں ہے مگر اس میں مجاہیل ہیں۔ (واللہ اعلم)

2/3230 الکافی، ١/٢/٣١٥/٢ عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ [بشر] قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَنَمٍ قَدْ فَارَقَهَا رِعَاؤُهَا أَحَدُهُمَا فِي أَوَّلِهَا وَ الْآخَرُ فِي آخِرِهَا بِأَفْسَدَ فِيهَا مِنْ حُبِّ الْمَالِ وَ الشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ [الإسلام].

ترجمہ: حماد بن بشیر (بشر) سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: مال کی محبت اور دین مسلم (اسلام) میں (طلب) شرف کے فساد سے زیادہ وہ دو بھیڑیے ان بھیڑوں کو نقصان نہیں پہنچاتے جن کا چرواہا ان سے الگ ہو گیا اور ان میں سے ایک پہلے سرے پر اور دوسرا آخری سرے پر (حملہ آور) ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن اس مضمون کی کئی صحیح الاسناد احادیث موجود ہیں۔ (واللہ اعلم)

3/3231 اَلْكَافِي، ١/١٠/٣١٨/٢ مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: مِثْلَهُ.

ترجمہ: محمد حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند موثق علی المشہور ہے کیونکہ ابن فضال غیر امامی مشہور ہے مگر اس کا رجوع بھی واضح ہے پس اگر رجوع مانا جائے تو سند حسن ہو اور ابو جمیلہ یعنی مفضل بن صالح تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [5] (واللہ اعلم)۔

4/3232 الکافی، ١/٣/٣١٥/٢ علی عن أبیه عن عثمان عن الخراز عن محمد عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَنَمٍ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ هَذَا فِي أَوَّلِهَا وَ هَذَا فِي آخِرِهَا بِأَسْرَعَ فِيهَا مِنْ

---

[1] بحار الانوار ج ٧٠، ص ٢٣؛ وسائل الشیعہ ج ١٦، ص ٢١؛ الزہد ص ٥٨؛ مستدرک الوسائل ج ١٢، ص ٢٣

[2] مراۃ العقول ج ١٠، ص ٢٢٨

[3] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

[4] مراۃ العقول ج ١٠، ص ٢٣٦

[5] المفید من معجم رجال الحدیث ص ٦١٦

حُبِّ ٱلْمَالِ وَٱلشَّرَفِ فِي دِينِ ٱلْمُؤْمِنِ.

محمد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ان کو کہ جن کا چرواہا ان سے الگ ہو گیا ہو، دو بھیڑیے اتنا جلدی نقصان نہیں پہنچاتے جبکہ ان کا ایک پہلے سرے اور ایک آخری سرے پر (حملہ آور) ہو، جتنا جلدی مال کی محبت اور مومن کے دین میں شرف نقصان پہنچاتے ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن موثق کالصحیح ہے۔ [2] یا پھر سند صحیح ہے۔ [3] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3233 الکافی،۲/۳۱۵/۴/۱ محمد عن ابن عِيسى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ٱلْخَزَّازِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ ٱلشَّيْطَانَ يُدِيرُ اِبْنَ آدَمَ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا أَعْيَاهُ جَثَمَ لَهُ عِنْدَ ٱلْمَالِ فَأَخَذَ بِرَقَبَتِهِ.

غیاث بن ابراہیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: شیطان بنی آدم کے گرد ہر چیز میں چکر لگاتا ہے پس جب وہ مایوس ہو جاتا ہے تو وہ اس کے لیے مال کے پاس گھات لگاتا ہے پس (اس کے ذریعے) اس کی گردن سے پکڑ لیتا ہے۔ [4]

بیان:

ربما يوجد في بعض النسخ تكرار إسناد هذا الحديث مع ما لا يتم معناه إلا بتكلف بعيد من الحديث السابق و يشبه أن يكون من زيادات النساخ فإذا أعياه أي أعجزه عن كل شهوة و لذة و ذلك بأن يشيب كما ورد في حديث آخر يشيب ابن آدم و يشب فيه خصلتان الحرص و طول الأمل جثم له جثم جثوما لزم مكانه و لم يبرح

شاید بعض نسخوں میں اس حدیث کی اسناد کا تکرار ہے جس سے اس کا مفہوم مکمل نہیں ہوتا سوائے سابقہ حدیث کے دور کے اثر کے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ کاتبوں کے اضافے سے ہے۔

"فإذا أعياه" یعنی جب وہ ہر طرح کی شہوت ولذت سے عاجز ہوا اور بوڑھا ہونے کی وجہ سے ہے جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں وارد ہوا:

يشيب ابن آدم و يشب فيه خصلتان الحرص و طول الأمل

[1] بحار الانوار ج ۷۰، ص ۲۴

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۲۸

[3] مجمع الفائدہ والبرہان ج ۱۲، ص ۳۶۷

[4] تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۲۰۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۱؛ بحار الانوار ج ۶۰، ص ۲۶۰ وج ۷۰، ص ۲۲

ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کے اندر بے تابی اور لمبی امید کی دو خصلتیں پیدا ہوتی ہیں۔
''جثم لہ'' وہ جھک گیا، اپنی جگہ پر اٹک گیا، اور نہ ہٹا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ غیاث امامی ثابت ہے اگرچہ غیر امامی مشہور ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3234 الکافی، ۱/۵/۳۱۵/۲ عنه عن أحمد عن علي بن النعمان عن الشحام عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَنْ لَمْ يَتَعَزَّ بِعَزَاءِ اَللَّهِ تَقَطَّعَتْ نَفْسُهُ حَسَرَاتٍ عَلَى اَلدُّنْيَا وَ مَنْ أَتْبَعَ بَصَرَهُ مَا فِي أَيْدِي اَلنَّاسِ كَثُرَ هَمُّهُ وَ لَمْ يُشْفَ غَيْظُهُ وَ مَنْ لَمْ يَرَ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ نِعْمَةً إِلاَّ فِي مَطْعَمٍ أَوْ مَشْرَبٍ أَوْ مَلْبَسٍ فَقَدْ قَصُرَ عَمَلُهُ وَ دَنَا عَذَابُهُ ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے اللہ کی تسلی سے تسلی نہیں ملتی اس کا نفس دنیا پر حسرتوں سے پھٹ جاتا ہے اور جو اپنی نظر کی اتباع کرتا ہے اس چیز کے بارے میں کہ جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے تو اس کی مایوسی بڑھ جاتی ہے اور اس کی پریشانی ختم ہی نہیں ہوتی اور جو شخص کھانے، پینے اور کپڑوں کے علاوہ اللہ کی نعمت کو نہیں دیکھتا تو اس کا عمل کم (یا ضائع) ہو جاتا ہے اور اس کا عذاب قریب آ جاتا ہے۔ [2]

بیان:

العزاء الصبر و السلوة أو حسن الصبر يقال عزيته تعزية فتعزى و معنى الحديث أن من لم يصبر و لم يسل أو لم يحسن الصبر و السلوة على ما رزقه الله من الدنيا بل أراد الزيادة في المال أو ألجأه مما لم يرزقه إياه تقطعت نفسه متحسرا حسرة بعد حسرة على ما يراه في يدي غيره ممن فاق عليه في العيش فهو لم يزل يتبع بصره ما في أيدي الناس و من أتبع بصره ما في أيدي الناس كثر همه و لم يشف غيظه فهو لم ير أن لله عليه نعمة إلا نعم الدنيا و إنما يكون كذلك من لا يوقن بالآخرة و من لم يوقن بالآخرة قصر عمله و إذ ليس له من الدنيا بزعمه إلا قليل مع شدة طمعه في الدنيا و زينتها فقد دنا عذابه نعوذ بالله من ذلك و منشأ ذلك كله الجهل و ضعف الإيمان و أيضا لما كان عمل أكثر الناس على قدر ما يرون من نعم الله عليهم عاجلا أو آجلا لا جرم من لم ير من النعم عليه إلا القليل فلا يصدر عنه من العمل إلا قليل و هذا يوجب قصور العمل و دنو العذاب:

''العزاء'' صبر اور سکون یا اچھے صبر کو تعزیت کہا جاتا ہے اور یہ تسلی ہے۔
اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جو شخص صبر نہیں کرتا اور نہ مانگتا ہے یا اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا سے جو کچھ عطا کیا ہے اس پر صبر

---

[1] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۲۹

[2] مشکاۃ الانوار ص۲۶۷؛ بحار الانوار ج۷۰، ص۷

اور سکون نہیں بڑھاتا بلکہ اس سے زیادہ مال چاہتا ہے یا اس کا سہارا لیتا ہے جو اس نے اس کے لیے نہیں دیا اس کی روح کٹ جاتی ہے اور ندامت کے بعد افسوس کے بعد اس بات پر کہ وہ دوسروں کے ہاتھوں میں کیا دیکھتا ہے جنہوں نے زندگی میں اسے پیچھے چھوڑ دیا۔ پس وہ اپنی بصارت سے جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں تھا اس کی پیروی کرنے سے باز نہ آیا اور جس نے اپنی نظر کی پیروی کی جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں تھا اس کی فکر بڑھ گئی اور اس کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوا کیونکہ اس نے خدا کو نہیں دیکھا۔ اس پر دنیا کی نعمتوں کے سوا ایک نعمت تھی، اس کے پاس اس کے دعوے کے مطابق دنیا سے کچھ نہیں سوائے تھوڑے کے، باوجود اس کے کہ اس کی دنیا کی حرص اور اس کی زینت کی شدید ہے، اس لیے اس کا عذاب قریب ہے، نعوذ باللہ من ذلک، ان سب کی اصل جہالت اور ایمان کی کمزوری ہے اور یہ بھی کہ اکثر لوگوں کا کام اس کے مطابق ہوتا ہے جو وہ جلد یا بدیر ان پر خدا کی نعمتوں کو دیکھتے ہیں اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے جو اس نے نہیں کیا۔ اس پر چند نعمتوں کے علاوہ کوئی نعمت دیکھو، تو اس نے اس سے کچھ حاصل نہیں کیا سوائے تھوڑے کے اور اس سے کام کی ناکامی اور عذاب کا نزول لازم آتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [1]

7/3235 الکافی،۲/۳۱۶/۶/۱ العدة عن البرقی عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زِيَادٍ اَلْقَنْدِيِّ عَنْ أَبِي وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ اَلسَّبِيعِيِّ عَنِ اَلْحَارِثِ اَلْأَعْوَرِ عَنْ أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ اَلدِّينَارَ وَاَلدِّرْهَمَ أَهْلَكَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَهُمَا مُهْلِكَاكُمْ.

ترجمہ: امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: بے شک دینا اور درہم نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے اور یہ دونوں تم لوگوں کو بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [3]

8/3236 الکافی،۲/۳۱۶/۷/۱ علی عن العبیدی عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقْبَةَ اَلْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: مَثَلُ اَلْحَرِيصِ عَلَى اَلدُّنْيَا مَثَلُ دُودَةِ اَلْقَزِّ كُلَّمَا اِزْدَادَتْ

---

[1] مراۃ العقول ج۱۰،ص۲۳۱

[2] الخصال ج۱،ص۴۳؛ روضۃ الواعظین ج۲،ص۴۲۷؛ مشکاۃ الانوار ص۱۲۶؛ تفسیر الصافی ج۲،ص۳۴۰؛ وسائل الشیعہ ج۹،ص۴۴۳ و ج۱۶،ص۲۱؛ بحار الانوار ج۷۰،ص۲۳؛ تفسیر نور الثقلین ج۲،ص۲۱۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج۵،ص۴۳۹؛ مستدرک الوسائل ج۱۲،ص۴۳

[3] مراۃ العقول ج۱۰،ص۲۳۲

مِنَ الْقَزِّ عَلَى نَفْسِهَا لَفّاً كَانَ أَبْعَدَ لَهَا مِنَ الْخُرُوجِ حَتَّى تَمُوتَ غَمّاً وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَغْنَى الْغِنَى مَنْ لَمْ يَكُنْ لِلْحِرْصِ أَسِيراً وَ قَالَ لاَ تُشْعِرُوا قُلُوبَكُمُ الاِشْتِغَالَ بِمَا قَدْ فَاتَ فَتَشْغَلُوا أَذْهَانَكُمْ عَنِ الاِسْتِعْدَادِ لِمَا لَمْ يَأْتِ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: دنیا کے حریص کی مثال ریشم کے کیڑے کی مانند ہے کہ جتنا زیادہ ریشم اپنے اردگرد پیدا کرتا جاتا ہے اتنا ہی اس کا باہر نکلنا مشکل ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ غم میں مرجاتا ہے۔

اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دولت کا سب سے امیر وہ ہے جو حرص کا اسیر نہ ہو۔

نیز آپؑ نے فرمایا: اپنے دلوں کو اس میں مشغول نہ ہونے دو جو فوت ہو چکا (یعنی گزر چکا) ہے کہ اپنے ذہنوں کو اس کی تیاری سے (کہیں اور) مشغول کر بیٹھو جو ابھی تک نہیں آیا ہے۔ [1]

بیان:

قد أنشد بعضهم في هذا التمثيل
ألم تر أن المرء طول حياته
حريص على ما لا يزال يناسجه
كدود كدود القز ينسج دائما
فيهلك غما وسط ما هو ناسجه

بیشک ان میں سے بعض نے اس تمثیل کے بارے میں یہ اشعار کہے ہیں:

ألم تر أن المرء طول حياته
حريص على ما لا يزال يناسجه
كدود كدود القز ينسج دائما
فيهلك غما وسط ما هو ناسجه

ان میں سے کچھ اس نمائندگی میں گا سکتے ہیں۔
کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ایک شخص ساری عمر ہوتا ہے۔
اس کے بارے میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ وہ اب بھی کیا فٹ بیٹھتا ہے۔
ریشم کے کیڑے ہمیشہ بنتے ہیں۔
پس وہ اس کے بیچ میں ہی فنا ہو جاتا ہے جو وہ بنتا ہے۔

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۱۹

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۱)

9/3237 الکافی،۲/۲۸۹/۳/۱ العدۃ عن البرقی عن نوح بن شعیب عن اَلدِّهْقَانِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنَّ أَوَّلَ مَا عُصِيَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ سِتٌّ حُبُّ اَلدُّنْيَا وَ حُبُّ اَلرِّئَاسَةِ وَ حُبُّ اَلطَّعَامِ وَ حُبُّ اَلنَّوْمِ وَ حُبُّ اَلرَّاحَةِ وَ حُبُّ اَلنِّسَاءِ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اولین چیزیں کہ جن کے ساتھ اللہ کی نافرمانی کی گئی وہ چھ تھیں: دنیا کی محبت، سرداری کی محبت، کھانے کی محبت، سونے کی محبت، آرام کی محبت اور عورتوں کی محبت۔ (۲)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۳)

10/3238 الکافی،۲/۳۱۶/۸/۱ علی عن أبیه و علی بن محمد جمیعا عن القاسم بن محمد عن اَلْمِنْقَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اَلرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ اَلزُّهْرِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اَللَّهِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ أَيُّ اَلْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَ اَللَّهِ قَالَ مَا مِنْ عَمَلٍ بَعْدَ مَعْرِفَةِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَعْرِفَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَفْضَلَ مِنْ بُغْضِ اَلدُّنْيَا فَإِنَّ لِذَلِكَ لَشُعَباً كَثِيرَةً وَ لِلْمَعَاصِي شُعَبٌ فَأَوَّلُ مَا عُصِيَ اَللَّهُ بِهِ اَلْكِبْرُ مَعْصِيَةُ إِبْلِيسَ حِينَ (أَبىٰ وَ اِسْتَكْبَرَ وَ كٰانَ مِنَ اَلْكٰافِرِينَ) ثُمَّ اَلْحِرْصُ وَ هِيَ مَعْصِيَةُ آدَمَ وَ حَوَّاءَ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ حِينَ قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُمَا: (فَكُلاٰ مِنْ حَيْثُ شِئْتُمٰا وَ لاٰ تَقْرَبٰا هٰذِهِ اَلشَّجَرَةَ فَتَكُونٰا مِنَ اَلظّٰالِمِينَ) فَأَخَذَا مَا لاَ حَاجَةَ بِهِمَا إِلَيْهِ فَدَخَلَ ذَلِكَ عَلَى ذُرِّيَّتِهِمَا إِلَى يَوْمِ اَلْقِيَامَةِ وَ ذَلِكَ أَنَّ أَكْثَرَ مَا يَطْلُبُ اِبْنُ آدَمَ مَا لاَ حَاجَةَ بِهِ إِلَيْهِ ثُمَّ اَلْحَسَدُ وَ هِيَ مَعْصِيَةُ اِبْنِ آدَمَ حَيْثُ حَسَدَ أَخَاهُ

---

(۱) مرآۃ العقول ج۱۰،ص۲۳۳

(۲) المحاسن ج۱،ص۲۹۵؛ الخصال ج۱،ص۳۳۰؛ تحیہ الحو اطرج ۲،ص۲۰۵؛ ارشاد القلوب ج۱،ص۱۷۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵،ص۳۳۹وج۲۰،ص۳۶؛ الفصول المھمہ ج۳،ص۳۹۲؛ بحار الانوار ج۶۳،ص۳۱۳وج۶۹،ص۱۰۵وج۷۰،ص۶۰وج۷۳،ص۱۸۰وج۱۰۰،ص۲۲۵؛ تفسیر نور الثقلین ج۱،ص۳۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳،ص۵۱

(۳) مرآۃ العقول ج۱۰،ص۷۵

فَقَتَلَهُ فَتَشَعَّبَ مِنْ ذَٰلِكَ حُبُّ ٱلنِّسَاءِ وَ حُبُّ ٱلدُّنْيَا وَ حُبُّ ٱلرِّئَاسَةِ وَ حُبُّ ٱلرَّاحَةِ وَ حُبُّ ٱلْكَلاَمِ وَ حُبُّ ٱلْعُلُوِّ وَ ٱلثَّرْوَةِ فَصِرْنَ سَبْعَ خِصَالٍ فَاجْتَمَعْنَ كُلُّهُنَّ فِي حُبِّ ٱلدُّنْيَا فَقَالَ ٱلْأَنْبِيَاءُ وَ ٱلْعُلَمَاءُ بَعْدَ مَعْرِفَةِ ذَٰلِكَ حُبُّ ٱلدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ وَ ٱلدُّنْيَا دُنْيَاءَانِ دُنْيَا بَلاَغٌ وَ دُنْيَا مَلْعُونَةٌ۔

زہری محمد بن مسلم بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا: اللہ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ کی معرفت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت کے بعد دنیا سے نفرت کرنے سے بہتر کوئی عمل نہیں کیونکہ اس کی بہت سی شاخیں ہیں اور گناہوں کی بھی شاخیں ہیں۔ سب سے پہلے جس کے ذریعے اللہ کی معصیت کی گئی وہ تکبر تھا۔ شیطان کی معصیت تھی کہ جب اس نے انکار کیا، تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔ اس کے بعد حرص (لالچ) ہے اور یہ آدم اور حوا کی معصیت تھی کہ جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان سے فرمایا: ''پھر جہاں سے چاہو کھاؤ اور اس درخت کے پاس نہ جاؤ ورنہ بے انصافوں میں سے ہو جاؤ گے۔ (الاعراف:۱۹)۔'' چنانچہ انہوں نے وہ چیز لے لی جس کی انہیں ضرورت ہی نہیں تھی پس یہ (لالچ) قیامت تک ان کی اولاد میں داخل ہوگیا۔ اس کے بعد حسد ہے اور یہ جناب آدم کے بیٹے کی معصیت ہے کہ جس نے اپنے بھائی سے حسد کر کے اسے قتل کر دیا۔ پس اسی سے عورتوں کی محبت، دنیا کی محبت، قیادت کی محبت، سکون کی محبت، تقریر کی محبت، مقام ودولت کی محبت نکلی ہے۔ چنانچہ یہ سات خصلتیں بن گئیں اور یہ سب دنیا کی محبت میں پائی جاتی ہیں۔ انبیاء اور علمائے کرام نے اس کی معرفت کے بعد کہا ہے کہ یہ دنیا سے محبت تمام گناہوں کا سر ہے اور دنیا دو طرح کی ہے: ضرورتوں کی دنیا اور ملعون دنیا۔ [1]

بیان:

المشار إليه في قوله ع فإن لذلك لشعبا العمل يعني أن للأعمال الصالحة لشعبا يرجع كلها إلى بغض الدنيا و للمعاصي شعبا يرجع كلها إلى حب الدنيا ثم اكتفى ببيان أحدهما عن الآخر و أراد بحب الدنيا أولا حب المال و ثانيا حب كل ما لا حاجة به في تحصيل الآخرة و البلاغ بالفتح الكفاية

امامؑ کے فرمان میں ''فإنّ لذلك لشعباً العمل'' اس لیے لوگ عمل کرتے ہیں، مشار الیہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے نیک اعمال کے لیے جو سب دنیا کی نفرت کی طرف لوٹتے ہیں اور ایسے لوگوں کے گناہوں کے لیے

[1] مشکاۃ الانوار ص ۲۶۶؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۱، ص ۱۸۲؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۱۹؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۲۱۸؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۵۵۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۰، ص ۲۷۲ و ج ۱۴، ص ۲۳۸

جو دنیا کی محبت کی طرف لوٹتے ہیں اور پھر وہ ان دونوں میں سے ایک کو دوسرے سے سمجھا کر مطمئن ہو گیا اور اس نے دنیا کی محبت کا ارادہ کیا۔

اوّل مال کی محبت اور دوم ہر اس چیز کی محبت جس کی آخرت کے حصول میں ضرورت نہیں ہے۔

''البلاغ'' فتح کے ساتھ، یہ کفایت کے معنی میں ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1]

11/3239 الكافی، ۱/۹/۳۱۷/۲ بِهَذَا ٱلْإِسْنَادِ عَنِ ٱلْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: فِي مُنَاجَاةِ مُوسَى عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَا مُوسَى إِنَّ ٱلدُّنْيَا دَارُ عُقُوبَةٍ عَاقَبْتُ فِيهَا آدَمَ عِنْدَ خَطِيئَتِهِ وَ جَعَلْتُهَا مَلْعُونَةً مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلاَّ مَا كَانَ فِيهَا لِي يَا مُوسَى إِنَّ عِبَادِيَ ٱلصَّالِحِينَ زَهِدُوا فِي ٱلدُّنْيَا بِقَدْرِ عِلْمِهِمْ وَ سَائِرَ ٱلْخَلْقِ رَغِبُوا فِيهَا بِقَدْرِ جَهْلِهِمْ وَ مَا مِنْ أَحَدٍ عَظَّمَهَا فَقَرَّتْ عَيْنَاهُ فِيهَا وَ لَمْ يُحَقِّرْهَا أَحَدٌ إِلاَّ ٱنْتَفَعَ بِهَا.

حفص بن غیاث سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مناجات میں سے یہ بھی ہے: اے موسیٰ علیہ السلام! دنیا عقوبت ان کا گھر ہے۔ میں نے آدم علیہ السلام کو اس میں مبتلا کیا جس وقت اس نے غلطی کی اور میں نے اسے ملعون قرار دیا ہے۔ اس میں جو کچھ ہے سب ملعون ہے سوائے اس کے کہ جو اس میں سے میرے لیے ہے۔ اے موسیٰ! میرے نیک بندے دنیا میں اپنے علم کے تناسب سے زہد ہوتے ہیں اور باقی خلقت اپنی جہالت کے تناسب سے اس میں دلچسپی رکھتی ہے۔ کوئی ایک نہیں ہے جس نے اس کی تعظیم کی ہو پس اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئی ہوں اور کسی نے بھی اسے حقیر نہ سمجھا ہو مگر یہ کہ اس نے اس فائدہ اٹھایا ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ قاسم بن محمد اصفہانی کامل الزیارات کا راوی ہے اور سلیمان بن داود المنقری تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [4] اور غیاث ثقہ مگر غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

12/3240 الكافی، ۱/۱۱/۳۱۸/۲ العدة عن البرقی عَنْ مَنْصُورِ بْنِ ٱلْعَبَّاسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ عَنْ عمر

[1] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۳۵

[2] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۲۰؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۹؛ بحار الانوار ج۷۰، ص۲۱

[3] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۳۶

[4] المفید من معجم رجال الحدیث ص۲۶۳

[عُثْمَانَ] بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُهَاجِرٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَرَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى قَرْيَةٍ قَدْ مَاتَ أَهْلُهَا وَ طَيْرُهَا وَ دَوَابُّهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَمُوتُوا إِلَّا بِسَخْطَةٍ وَ لَوْ مَاتُوا مُتَفَرِّقِينَ لَتَدَافَنُوا فَقَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا رُوحَ اللَّهِ وَ كَلِمَتَهُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُحْيِيَهُمْ لَنَا فَيُخْبِرُونَا مَا كَانَتْ أَعْمَالُهُمْ فَنَجْتَنِبَهَا فَدَعَا عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهُ فَنُودِيَ مِنَ الْجَوِّ أَنْ نَادِهِمْ فَقَامَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاللَّيْلِ عَلَى شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ يَا أَهْلَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ فَأَجَابَهُ مِنْهُمْ مُجِيبٌ لَبَّيْكَ يَا رُوحَ اللَّهِ وَ كَلِمَتَهُ فَقَالَ وَيْحَكُمْ مَا كَانَتْ أَعْمَالُكُمْ قَالَ عِبَادَةُ الطَّاغُوتِ وَ حُبُّ الدُّنْيَا مَعَ خَوْفٍ قَلِيلٍ وَ أَمَلٍ بَعِيدٍ وَ غَفْلَةٍ فِي لَهْوٍ وَ لَعِبٍ فَقَالَ كَيْفَ كَانَ حُبُّكُمْ لِلدُّنْيَا قَالَ كَحُبِّ الصَّبِيِّ لِأُمِّهِ إِذَا أَقْبَلَتْ عَلَيْنَا فَرِحْنَا وَ سُرِرْنَا وَ إِذَا أَدْبَرَتْ عَنَّا بَكَيْنَا وَ حَزِنَّا قَالَ كَيْفَ كَانَتْ عِبَادَتُكُمْ لِلطَّاغُوتِ قَالَ الطَّاعَةُ لِأَهْلِ الْمَعَاصِي قَالَ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِكُمْ قَالَ بِتْنَا لَيْلَةً فِي عَافِيَةٍ وَ أَصْبَحْنَا فِي الْهَاوِيَةِ فَقَالَ وَ مَا الْهَاوِيَةُ فَقَالَ سِجِّينٌ قَالَ وَ مَا سِجِّينٌ قَالَ جِبَالٌ مِنْ جَمْرٍ تُوقَدُ عَلَيْنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَمَا قُلْتُمْ وَ مَا قِيلَ لَكُمْ قَالَ قُلْنَا رُدَّنَا إِلَى الدُّنْيَا فَنَزْهَدَ فِيهَا قِيلَ لَنَا كَذَبْتُمْ قَالَ وَيْحَكَ كَيْفَ لَمْ يُكَلِّمْنِي غَيْرُكَ مِنْ بَيْنِهِمْ قَالَ يَا رُوحَ اللَّهِ إِنَّهُمْ مُلْجَمُونَ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ بِأَيْدِي مَلَائِكَةٍ غِلَاظٍ شِدَادٍ وَ إِنِّي كُنْتُ فِيهِمْ وَ لَمْ أَكُنْ مِنْهُمْ فَلَمَّا نَزَلَ الْعَذَابُ عَمَّنِي مَعَهُمْ فَأَنَا مُعَلَّقٌ بِشَعْرَةٍ عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ لَا أَدْرِي أُكَبْكَبُ فِيهَا أَمْ أَنْجُو مِنْهَا فَالْتَفَتَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ فَقَالَ يَا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ أَكْلُ الْخُبْزِ الْيَابِسِ بِالْمِلْحِ الْجَرِيشِ وَ النَّوْمُ عَلَى الْمَزَابِلِ خَيْرٌ كَثِيرٌ مَعَ عَافِيَةِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

مہاجر اسدی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ ایک بستی کے پاس سے گزرے جس میں انسان، پرندے اور جانور سب مر گئے تھے۔ پس انہوں نے کہا: وہ سب ناراضگی سے مرے ہیں کیونکہ اگر وہ انفرادی طور پر مرتے تو ایک دوسرے کو دفن کر دیتے۔

حواریوں نے کہا: اے روح اللہ اور اس کے کلمہ! اللہ سے دعا کریں کہ وہ انہیں زندہ کرے کہ ہم ان کے اعمال کے بارے میں پوچھیں تا کہ ہم ان سے بچیں۔ پس انہوں نے اپنے رب سے دعا کی تو خلا سے ندا دی گئی کہ انہیں بلاؤ۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رات کے وقت ایک جگہ پر کھڑے ہوئے جو زمین سے بلند تھی اور کہا: اے بستی

کے لوگو۔ توان میں سے ایک جواب دینے والے نے رخ جواب دیا: لبیک، اے اللہ کی روح اور اس کے کلمہ۔
پھر انہوں نے فرمایا: تم لوگوں پر افسوس ہے، تمہارے اعمال کیا تھے؟
اس نے کہا: طاغوت کی پرستش کرنا، قلیل خوف کے ساتھ اس دنیا سے محبت کرنا، دور کی امید رکھنا اور لہو ولہب میں غافل رہنا۔
انہوں نے فرمایا: تمہاری دنیا کی محبت کیسی تھی؟
اس نے کہا: ایک بچے کی اپنی ماں سے محبت کی طرح تھی۔ جب یہ ہمارے پاس کچھ آ گیا تو ہم خوش و مسرور ہوتے تھے اور جب کچھ چلا گیا تو ہم رونے لگتے تھے اور غمگین ہو جاتے تھے۔
انہوں نے فرمایا: تمہاری طاغوت کی عبادت کیسی تھی؟
اس نے کہا: گنہگار لوگوں کی اطاعت کرنا۔
انہوں نے فرمایا: تمہارے امر کی عاقبت کیا ہوئی؟
اس نے کہا: رات ہم نے آرام سے گزاری اور صبح حاویہ (جہنم کی ایک جگہ) میں تھے۔
انہوں نے فرمایا: حاویہ کیا ہے؟
اس نے کہا: سجین ہے۔
انہوں نے فرمایا: سجین کیا ہے؟
اس نے کہا: یہ جلتے ہوئے کوئلے کا پہاڑ ہے جو قیامت تک ہم پر سلگتا رہے گا۔
انہوں نے فرمایا: تم نے کیا کہا اور تم سے کیا کہا گیا؟
اس نے کہا: ہم نے کہا کہ ہمیں دنیاوی زندگی کی طرف لوٹا دو تا کہ ہم زہد اختیار کریں اور ہم سے کہا گیا کہ تم جھوٹے ہو۔
انہوں نے فرمایا: تجھ پر افسوس! تم میں سے دوسرے لوگوں نے مجھ سے بات کیوں نہیں کی؟
اس نے کہا: اے روح اللہ اور اس کا کلمہ! اللہ کی پاکی کی قسم! ان کو آگ کا ایک دستہ پہنایا گیا ہے جو سخت اور مضبوط فرشتوں کے ہاتھ میں ہے۔ میں بھی ان میں شامل تھا لیکن ان میں سے نہیں تھا پس جب عذاب آیا تو مجھے اپنے ساتھ لے گیا اور مجھے جہنم کے دہانے پر بالوں سے لٹکا دیا گیا ہے اور میں نہیں جانتا کہ میں جہنم میں ڈالا جاؤں گا یا بچ جاؤں گا۔
پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام حواریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے اللہ کے دوستو! خشک روٹی نمک ملا کر کھانا

اور خاک (کچرے کے ڈھیر) پر سونا دنیاو آخرت کی بھلائی کے ساتھ ساتھ بہت بڑی نیکی بھی ہے۔ [1]

بیان:

''الجو'' فضاء، تشدید کے ساتھ، جو زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

''الشرف'' بلند مکان۔

''الطاغوت'' اس سے مراد شیطان ہے اور ظالم شیطان اور ہر گمراہ رہنما اور ہر وہ شخص جو خدا کی عبادت سے روکتا ہے یا خدا کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتا ہے۔

پس گناہگاروں کی اطاعت کو ان کی عبادت کا نام دیا گیا ہے کیونکہ عبادت سے مراد خضوع و خشوع اور اپنے کو ذلیل اور غلام تسلیم کرنا ہے جیسا کہ اس کی تحقیق ''باب وجوہ الکفر والشرک'' میں گزر چکی ہے۔

اس شخص نے جو اس بستی والوں کا وصف بیان کرتے ہوئے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل ہمارا اور ہمارے زمانے کے لوگوں کا حال ہے، بلکہ ہم میں سے اکثر لوگ اس تھوڑے سے خوف سے بھی خالی ہیں۔

نعوذ باللہ من الغفلة وسوء المنقلب

ہم غفلت اور برے انقلاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

شیخ صدوقؒ نے اپنی کتاب اکمال الدین واتمام النعمۃ میں بعض حکماء سے ایک حکایت نقل کی ہے

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

13/3241 الکافی، ۱/۱۳/۳۱۹/۲ علی عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ عِيسَى اِبْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ تَعْمَلُونَ لِلدُّنْيَا وَ أَنْتُمْ تُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ وَ لاَ تَعْمَلُونَ لِلْآخِرَةِ وَ أَنْتُمْ لاَ تُرْزَقُونَ فِيهَا إِلاَّ بِالْعَمَلِ وَيْلَكُمْ عُلَمَاءَ سَوْءٍ اَلْأَجْرَ تَأْخُذُونَ وَ اَلْعَمَلَ تُضَيِّعُونَ يُوشِكُ رَبُّ اَلْعَمَلِ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلَهُ وَ يُوشِكُ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ ضِيقِ اَلدُّنْيَا إِلَى ظُلْمَةِ اَلْقَبْرِ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ اَلْعِلْمِ مَنْ هُوَ فِي مَسِيرِهِ إِلَى آخِرَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلَى دُنْيَاهُ وَمَا يَضُرُّهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا يَنْفَعُهُ.

ترجمہ: حفص بن غیاث سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے فرمایا: تم دنیاوی چیزوں کے لیے کام کرتے ہو جبکہ اس میں تمہیں رزق بغیر کام کے دیا جاتا ہے اور تم آخرت کے لیے کام نہیں کرتے جہاں تمہیں بغیر کام کے رزق نہیں ملے گا۔ افسوس ہے تم پر اے برے علماء! تم اجرت وصول کرتے ہو مگر عمل کو تباہ کر دیتے ہو۔ جو تقلید کر کے عمل کرنے والا ہے شاید ہی اس سے اس کا عمل قبول کیا جائے اور شاید ہی وہ

---

[1] مشکاۃ الانوار ص ۲۶۳؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۳۱ے؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۱۰

[2] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۴۱

دنیا کی تنگ جگہ سے نکال کر قبر کی تاریکی میں لے جایا جائے۔وہ اہل علم میں سے کیسے ہوسکتا ہے جو اپنی آخرت کی راہ پر گامزن ہے مگر دنیا کو سنبھالے ہوئے ہے اور جو چیز اس کے لیے نقصان دہ ہے وہ اسے اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جو اسے فائدہ دیتی ہے۔ [۱]

بیان:

أريد برب العمل العابد الذي يقلد أهل العلم في عبادته أعني يعمل بما يأخذ عنهم و فيه توبيخ لأهل العلم الغير العامل

"ربّ العمل" سے مراد وہ عبادت گزار ہے کہ جس کی عبادت میں اہل علم اس کی تقلید کرتے ہیں۔

میرا مطلب یہ ہے کہ وہ وہی کرتا ہے جو ان سے لیتا ہے، اور اہل علم کے لیے توبیخ ہے جو غیر عامل ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ قاسم بن محمد اصفہانی کامل الزیارات کا راوی ہے اور جوہری بھی یہی ہے اور سلیمان بن داود المنقری تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۳] اور حفص بن غیاث بھی غیر امامی ہے۔(واللہ اعلم)

14/3242 الکافی،۱/۱۴/۳۱۹/۲ علی عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ اَلْحَذَّاءِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَبْعَدُ مَا يَكُونُ اَلْعَبْدُ مِنَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا لَمْ يُهِمَّهُ إِلاَّ بَطْنُهُ وَ فَرْجُهُ.

ترجمہ: زرارہ اور محمد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ اس وقت دور ہوتا ہے جب اسے اس کے پیٹ اور اس کی فرج کے علاوہ کوئی فکر نہ ہو۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۵]

15/3243 الکافی،۱/۱۲/۳۱۹/۲ الثلاثة عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا فَتَحَ اَللَّهُ عَلَى عَبْدٍ بَاباً مِنْ أَمْرِ اَلدُّنْيَا إِلاَّ فَتَحَ اَللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ اَلْحِرْصِ مِثْلَهُ.

---

[۱] الوافی ج ۲۶، ص ۲۸۷، ح ۲۵۴۲۰؛ بحارالانوار ج ۷۰، ص ۱۶

[۲] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۴۳

[۳] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۲۶۳

[۴] مشکاۃ الانوار ص ۱۵۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۰؛ بحارالانوار ج ۷۰، ص ۱۸؛ تفسیر نور الثقلین ج ۲، ص ۲۰ و ج ۳، ص ۵۳۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۵، ص ۷۰ و ج ۹، ص ۱۶۲؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۶۹۷

[۵] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۴۳

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امر دنیا کا کوئی دروازہ اللہ بندے پر نہیں کھولتا مگر یہ کہ اللہ اس پر لالچ کا دروازہ بھی اسی طرح کھول دیتا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

16/3244 الکافی، ۱/۱۵/۳۱۹/۲ محمد عن أحمد عن السراد عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ وَ عَبْدِ اَلْعَزِيزِ اَلْعَبْدِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ وَ أَمْسَى وَ اَلدُّنْيَا أَكْبَرُ هَمِّهِ جَعَلَ اَللَّهُ تَعَالَى اَلْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ شَتَّتَ أَمْرَهُ وَ لَمْ يَنَلْ مِنَ اَلدُّنْيَا إِلاَّ مَا قَسَمَ اَللَّهُ لَهُ وَ مَنْ أَصْبَحَ وَ أَمْسَى وَ اَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ هَمِّهِ جَعَلَ اَللَّهُ اَلْغِنَى فِي قَلْبِهِ وَ جَمَعَ لَهُ أَمْرَهُ.

ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص دن اور رات گزارتا ہے جبکہ دنیا اس کی سب سے بڑی فکر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کے درمیان فقر کو قرار دے دیتا ہے، اس کے معاملات کو بگاڑ دیتا ہے اور وہ دنیا میں سے کچھ نہیں پاتا مگر وہ حصہ جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے تقسیم کیا ہے اور جو دن اور رات گزارتا ہے جبکہ اس کی سب سے بڑی فکر آخرت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں دولت ڈال دیتا ہے اور اس کے امر کو جمع کر دیتا ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۴]

17/3245 الکافی، ۱/۱۶/۳۲۰/۲ علی عن العبیدی عَنْ يُونُسَ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ كَثُرَ اِشْتِبَاكُهُ بِالدُّنْيَا كَانَ أَشَدَّ لِحَسْرَتِهِ عِنْدَ فِرَاقِهَا.

حفص بن قرط سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص دنیا میں جتنا زیادہ الجھا ہوا ہوگا تو اس سے جدائی کے وقت حسرت اتنی ہی شدید ہوگی۔ [۵]

بیان:

الاشتباك الاختلاط يقال شبكة فاشتبك أي أعلق بعضه في بعض

---

[۱] تحف العقول ص ۳۷۰؛ بحارالانوار ج ۷۰، ص ۱۶ و ج ۷۵، ص ۲۵۳؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۱۶

[۲] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۴۱

[۳] مشکاۃ الانوار ص ۲۶۵؛ بحارالانوار ج ۷۰، ص ۱۷؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۲۸

[۴] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۳۵؛ مفتاح الفلاح ص ۲۸۹

[۵] مشکاۃ الانوار ص ۲۷۲؛ عدۃ الداعی ص ۱۱۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۰؛ بحارالانوار ج ۶۹، ص ۵۳ و ج ۷۰، ص ۱۹؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۳۲

"الاشتباک" اختلاط کو ایک نظام کہا جاتا ہے لہٰذا اس میں تصادم ہوا، یعنی ان میں سے کچھ کو آپس میں پھنسایا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ حفص بن قرط سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ [2] (واللہ اعلم)

18/3246 الکافی،۲/۳۲۰/۱۷/۱ علی عن أبیه عن السراد عَنْ عَبْدِ اَلْعَزِیزِ اَلْعَبْدِیِّ عَنِ اِبْنِ أَبِی یَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ یَقُولُ: مَنْ تَعَلَّقَ قَلْبُهُ بِالدُّنْیَا تَعَلَّقَ قَلْبُهُ بِثَلاَثِ خِصَالٍ هَمٍّ لاَ یَفْنَی وَ أَمَلٍ لاَ یُدْرَكُ وَ رَجَاءٍ لاَ یُنَالُ.

ترجمہ: ابن ابویعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جس نے اپنے دل کو دنیا کے ساتھ معلق کیا تو اُس کا دل تین خصال کے ساتھ معلق ہو گیا: فکر جو کبھی ختم نہیں ہو گی، خواہش جو کبھی پوری نہیں ہو گی اور امید جو کبھی بر نہیں آتی۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [4]

19/3247 الفقیه،۴/۴۱۸/۵۹۱۲ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُیَسِّرٍ قَالَ قَالَ اَلصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ: إِنَّ فِیمَا نَزَلَ بِهِ اَلْوَحْیُ مِنَ اَلسَّمَاءِ لَوْ أَنَّ لاِبْنِ آدَمَ وَادِیَیْنِ یَسِیلاَنِ ذَهَباً وَ فِضَّةً لاَبْتَغَی إِلَیْهِمَا ثَالِثاً یَا اِبْنَ آدَمَ إِنَّمَا بَطْنُكَ بَحْرٌ مِنَ اَلْبُحُورِ وَ وَادٍ مِنَ اَلْأَوْدِیَةِ لاَ یَمْلَأُهُ شَیْءٌ إِلاَّ اَلتُّرَابُ.

ترجمہ: میسر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آسمان سے جو کچھ بذریعہ وحی نازل ہوا اس میں یہ بھی ہے: اگر ابن آدم کے پاس سونے اور چاندی کی دو وادیاں بہتی ہوں تو بھی وہ تیسری کی خواہشمند رہے گا۔ اے ابن آدم! تیرا شکم تو سمندروں میں سے ایک سمندر ہے اور وادیوں میں سے ایک وادی ہے اس کو مٹی کے سوا کوئی بھر نہیں کر سکتا۔ [5]

---

[1] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۴۵

[2] الکافی ج۲، ص۱۵۲؛ الوافی ج۵، ص۵۰۷ ح۲۴۴۸؛ وسائل الشیعہ ج۲۱، ص۵۳۵؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۱۱۴

[3] الخصال ج۱، ص۸۸؛ روضۃ الواعظین ج۲، ص۴۴۱؛ مشکاۃ الانوار ص۲۶۹؛ بحار الانوار ج۷۰، ص۲۴؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۵۶۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۴، ص۲۳۹

[4] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۴۵

[5] کلیات حدیث قدسی ص۶۷۱؛ روضۃ الواعظین ج۲، ص۴۲۹؛ تنبیہ الخواطر ج۱، ص۱۶۳

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ {۱} لیکن اگر ابن فضال کا رجوع مسلم ہو تو سند صحیح ہوگی۔(واللہ اعلم)

۱۴۹۔باب الطمع

باب: لالچ

1/3248 الکافی،۲/۳۲۰/۱/۱ العدة عن البرقی عَنْ عَلِیِّ بْنِ حَسَّانَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِی عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا أَقْبَحَ بِالْمُؤْمِنِ أَنْ تَکُونَ لَهُ رَغْبَةٌ تُذِلُّهُ۔

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کے لیے ایسی خواہش رکھنا کتنی بدصورت ہے جو اسے ذلیل کرتی ہے۔ {۲}

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ {۳} لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے جبکہ علی بن حسان ثقہ، کامل الزیارات کا راوی اور کثیر الروایت ہے۔(واللہ اعلم)

2/3249 الکافی،۲/۳۲۰/۲/۱ عَنْهُ عَنْ أَبِیهِ عَمَّنْ ذَکَرَهُ: بَلَغَ بِهِ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ بِئْسَ اَلْعَبْدُ عَبْدٌ لَهُ طَمَعٌ یَقُودُهُ وَ بِئْسَ اَلْعَبْدُ عَبْدٌ لَهُ رَغْبَةٌ تُذِلُّهُ۔

ترجمہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بدترین ہے وہ بندہ جس کا لالچ اس پر غالب آجائے۔نیز بدترین ہے وہ بندہ جس کی خواہش اسے ذلیل کردے۔ {۴}

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ {۵}

3/3250 الکافی،۲/۳۲۰/۳/۱ علی عَنْ أَبِیهِ عَنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْمِنْقَرِیِّ عَنْ عَبْدِ اَلرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ

{۱} روضۃ المتقین ج۱۲،ص۲۳۱

{۲} صفات الشیعہ ص۳۲؛ تحف العقول ص۳۸۹؛ تنبیہ الخواطر ج۲،ص۲۰۶؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۲۴؛ بحار الانوار ج۶۴،ص۳۰۳ و ج۷۰،ص۱۷۰ و ج۷۵،ص۲۴۷؛ مستدرک الوسائل ج۱۲،ص۶۸

{۳} مراۃ العقول ج۱۰،ص۲۵۸

{۴} وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۲۴؛ بحار الانوار ج۷۰،ص۱۷۰

{۵} مراۃ العقول ج۱۰،ص۲۵۸

عَنِ اَلزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ : رَأَيْتُ اَلْخَيْرَ كُلَّهُ قَدِ اِجْتَمَعَ فِي قَطْعِ اَلطَّمَعِ عَمَّا فِي أَيْدِي اَلنَّاسِ.

ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے قطع طمع میں تمام نیکی کو جمع دیکھا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲]

4/3251 الكافی،۲/۳۲۰/۴/۱ محمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ رُشَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلاَّمٍ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَا اَلَّذِي يُثْبِتُ اَلْإِيمَانَ فِي اَلْعَبْدِ قَالَ اَلْوَرَعُ وَ اَلَّذِي يُخْرِجُهُ مِنْهُ قَالَ اَلطَّمَعُ.

ترجمہ سعدان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: کیا چیز بندے میں ایمان کو مضبوط کرتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ورع۔

(پھر میں نے پوچھا:) نیز کون سی چیز اس سے ایمان کو نکال دیتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: لالچ۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۴]

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۲۴؛ بحارالانوار ج ۷۰،ص ۱۷۱

[۲] مرآۃ العقول ج۱۰،ص ۲۵۸

[۳] الخصال ج۱،ص۹؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۲۳ و ج ۲۰،ص ۵۸ ۳؛ بحارالانوار ج ۶۷،ص ۳۰۴ و ج ۷۰،ص ۱۶۸؛ تفسیر نور الثقلین ج۵،ص ۲۷۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۳،ص ۱۵۲

[۴] مرآۃ العقول ج۱۰،ص ۲۵۹

۱۵۰۔باب اتباع الھوی

باب: خواہشات کی پیروی

1/3252 الکافی،۱/۱/۳۳۵/۲ محمد عن ابن عیسی عن السراد عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ اَلْوَابِشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اِحْذَرُوا أَهْوَاءَكُمْ كَمَا تَحْذَرُونَ أَعْدَاءَكُمْ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَعْدَى لِلرِّجَالِ مِنِ اِتِّبَاعِ أَهْوَائِهِمْ وَحَصَائِدِ أَلْسِنَتِهِمْ۔

ترجمہ: ابومحمد وابشی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: اپنی خواہشات سے اس طرح ڈرو جس طرح تم اپنے دشمنوں سے ڈرتے ہو۔ پس مردوں کے لیے اپنی خواہشات کی پیروی اور اپنی زبان کی فصل سے بڑھ کر کوئی چیز دشمن نہیں ہے۔ [1]

بیان:

الدلیل علی ذلك من کتاب الله عز و جل قوله سبحانه أَ فَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَواهُ و قوله تعالی وَ أَمَّا مَنْ خافَ مَقامَ رَبِّهِ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوى إلی غیر ذلك و حصد الزرع قطعه و حصائد ألسنتهم ما یقطعونه من الکلام الذی لا خیر فیه

اس پر دلیل قرآن مجید کی ایک آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ أَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٤٠﴾ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ۔

اور جو شخص اپنے رب کی بارگاہ میں پیش ہونے کا خوف رکھتا ہے اور نفس کو خواہشات سے روکتا ہے ○ اس کا ٹھکانا یقینا جنت ہے۔ (سورہ النازعات: ۴۰، ۴۱)

یہاں تک کہ اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ فصلوں کی کھیتی ان کو کاٹنا ہے اور ان کی زبانوں کی کھیتی وہ ہے جسے وہ اپنے کلام سے کاٹ دیتے ہیں جس میں کوئی بھلائی نہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ وابشی سے ابن ابی عمیر (محمد بن زیاد) روایت کرتا ہے۔ [3]

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۵۷؛ بحار الانوار ج۶۷، ص۸۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۵۰۸؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۴، ص۱۲۸

[2] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۳۱۳

[3] الکافی ج۲، ص۳۰۲؛ الامالی (للطوسی) ص۲۳۷، مجلس ۱۱؛ الوافی ج۵، ص۶۷۵ ح۲۸۴۹؛ بحار الانوار ج۱۷، ص۳۸۴

2/3253 الکافی، ۱/۲/۳۳۵/۲ العدة عن البرقی عن أبیه عن عبد الله بن القاسم عن الثمالی عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: يَقُولُ اَللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِي وَجَلاَلِي وَعَظَمَتِي وَ كِبْرِيَائِي وَ نُورِي وَ عُلُوِّي وَ اِرْتِفَاعِ مَكَانِي لاَ يُؤْثِرُ عَبْدٌ هَوَاهُ عَلَى هَوَايَ إِلاَّ شَتَّتُّ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَلَبَّسْتُ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَ شَغَلْتُ قَلْبَهُ بِهَا وَلَمْ أُوْتِهِ مِنْهَا إِلاَّ مَا قَدَّرْتُ لَهُ وَ عِزَّتِي وَ جَلاَلِي وَعَظَمَتِي وَنُورِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لاَ يُؤْثِرُ عَبْدٌ هَوَايَ عَلَى هَوَاهُ إِلاَّ اِسْتَحْفَظَتْهُ مَلاَئِكَتِي وَ كَفَّلْتُ اَلسَّمَاوَاتِ وَ اَلْأَرَضِينَ رِزْقَهُ وَ كُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ وَ أَتَتْهُ اَلدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ ۔

ترجمہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے میری عزت، میری جلالت، میری عظمت، میری کبریائی، میرے نور، میری بزرگی اور میرے بلند مقام کی قسم! کوئی بندہ اپنی خواہش کو میری خواہش پر ترجیح نہیں دیتا مگر یہ کہ میں اس پر معاملہ بگاڑ دیتا ہوں، اس کی دنیا کو منتشر کر دیتا ہوں، اس کے دل کو اس میں مشغول کر دیتا ہوں اور اسے اس سے زیادہ نہیں دیا جاتا مگر یہ کہ جو میں نے اس کے لیے طے کیا ہے۔ مجھے میری عزت، میری جلالت، میری عظمت، میری کبریائی، میرے نور، میری بزرگی اور میرے بلند مقام کی قسم! کوئی بندہ میری خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح نہیں دیتا مگر یہ کہ میں اپنے فرشتوں کے ذریعے اس کی حفاظت کرتا ہوں اور آسمانوں اور زمینوں کو اس کے رزق کے کفیل بناتا ہوں اور میں اس کے لیے ہر تاجر کی تجارت کے پیچھے (نگہبان) ہوتا ہوں اور دنیا اس کے پاس محکوم (مجبور) ہو کر آتی ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ عبداللہ بن قاسم الحضرمی کامل الزیارات کا راوی ہے مگر غیر امامی ہے اور پر مفصل گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3254 الکافی، ۱/۱/۱۳۷/۲ الاثنان عن الوشاء عن عاصم بن حمید عن الحذاء عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَعِزَّتِي وَ جَلاَلِي وَ عَظَمَتِي وَ عُلُوِّي وَ اِرْتِفَاعِ مَكَانِي لاَ يُؤْثِرُ عَبْدٌ هَوَايَ عَلَى هَوَى نَفْسِهِ إِلاَّ كَفَفْتُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَ ضَمَّنْتُ اَلسَّمَاوَاتِ وَ اَلْأَرْضَ

[۱] مشکاۃ الانوار ص ۱۷؛ عدۃ الداعی ص ۳۰۶؛ ارشاد القلوب ج ۱ ص ۱۷۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵ ص ۲۷۹؛ کلیات حدیث قدسی ص ۲۴۱؛ بحار الانوار ج ۶۷ ص ۷۸؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵ ص ۵۰۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۴ ص ۱۲۸؛ مستدرک الوسائل ج ۱۱ ص ۳۰۴

[۲] مرآۃ العقول ج ۱۰ ص ۳۱۵

رِزْقَهُ وَ كُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ۔

ترجمہ: الحذاء سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مجھے میری عزت، میری جلالت، میری عظمت، میری کبریائی، میرے نور، میری بزرگی اور میرے بلند مقام کی قسم! کوئی بندہ اپنے نفس کی خواہش پر میری خواہش کو ترجیح نہیں دیتا مگر یہ کہ میں اس کے ضائع شدہ کی حفاظت کرتا ہوں اور آسمانوں اور زمین کو اس کے رزق کا ضامن بنا دیتا ہوں اور میں ہر تاجر میں اس کے پیچھے (نگہبان) ہوتا ہوں۔ [1]

بیان:

الضيعة العقار و الأرض المغلة و حرفة الرجل كففت عليه ضيعته أي جعلتها عليه كفافا و قد مضى حديث آخر في هذا المعنى في باب الزهد و ذم الدنيا

"الضیعۃ" جائیداد، زمین سیر حاصل اور کسی شخص کا فن۔

"کففت علیہ یعتہ" میں نے اسے اس پر رزق دیا یعنی اس کو ذریعہ رزق بنایا۔

بیشک اس معنی میں ایک دوسری حدیث "باب الزھد و ذم الدنیا" میں گزر چکی ہے

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشھور ہے مگر میرے (یعنی علامہ مجلسی کے) نزدیک معلی کا ضعیف ہونا نقصاندہ نہیں ہے۔ اور میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ معلی ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم) [2]

4/3255 الكافي، ١/٣/٣٣٥/٢ بهذا الإسناد عن عاصم عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ اِثْنَتَيْنِ اِتِّبَاعَ الْهَوَى وَ طُولَ الْأَمَلِ أَمَّا اِتِّبَاعُ الْهَوَى فَإِنَّهُ يَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَ أَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ۔

ترجمہ: یحیی بن عقیل سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہارے لیے دو چیزوں سے ڈرتا ہوں: خواہشات کی پیروی اور طویل امیدیں۔ رہی خواہشات کی پیروی تو یہ انسان کو حق سے روک دیتی ہے اور رہی طویل امید تو یہ آخرت کو بھلا دیتی ہے۔ [3]

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۲۷۸؛ کلیات حدیث قدسی ص۶۲۹؛ بحار الانوار ج۶۷،ص۷۹

[2] مراۃ العقول ج۸،ص۳۱۸

[3] تحف العقول ص۲۰۴؛ تفسیر الصافی ج۳،ص۱۰۱؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۵۸؛ بحار الانوار ج۶۷،ص۸۸ و ج۷۵،ص۴۱؛ تفسیر نور الثقلین ج۳،ص۲ و ج۵،ص۵۰۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج۷،ص۱۰۱ و ج۱۳،ص۱۲۷

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند یحیی کی وجہ سے مجہول ہے اور معلّی ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3256 الکافی،۲/۳۳۶/۱/۴ العدۃ عن سھل عن ابن شمون عن الأصم عن البجلی قَالَ قَالَ لِی أَبُو اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : اِتَّقِ اَلْمُرْتَقَى اَلسَّهْلَ إِذَا كَانَ مُنْحَدَرُهُ وَعْراً قَالَ وَ كَانَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ لاَ تَدَعِ اَلنَّفْسَ وَ هَوَاهَا فَإِنَّ هَوَاهَا فِي رَدَاهَا وَ تَرْكُ اَلنَّفْسِ وَ مَا تَهْوَى أَذَاهَا وَ كَفُّ اَلنَّفْسِ عَمَّا تَهْوَى دَوَاهَا ۔

البجلی سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اس آسان چڑھائی سے بچو جس کی ڈھلوان کھردری ہو (یعنی اترائی مشکل ہو)۔

آپؑ نے فرمایا: اور امام جعفر صادقؑ فرمایا کرتے تھے: نفس کو اس کی خواہش پر نہ چھوڑو کیونکہ اس کی خواہش اس کی تباہی ہے اور نفس کو اس کی خواہش سے روکنے میں جو اذیت ہوتی ہے مگر درحقیقت اسے خواہش سے روکنا اس کی دوا ہے۔ [2]

بیان:

الوعر ضد السھل و لعل المراد بصدر الحدیث النھی عن طلب الجاہ و الرئاسۃ و سائر شھوات الدنیا و مرتفعاتھا فإنھا و إن کانت مواتیۃ علی الیسر و الخفض إلا أن عاقبتھا عاقبۃ سؤ و التخلص من غوائلھا و تبعاتھا فی غایۃ الصعوبۃ أعاذنا اللہ و سائر المؤمنین من شرور الدنیا و غرورھا

"الوعر" ناہموار، یہ "السھل" میدان، کی ضد ہے۔

شاید حدیث کے شروع سے مراد عزت و قیادت اور دیگر دنیاوی خواہشات اور اس کی بلندیوں کی ممانعت ہے کیونکہ یہ اگرچہ آسانی اور تخفیف کے لیے سازگار ہیں لیکن ان کا انجام بُرا ہے اور اس کی مصیبتوں اور نتائج سے چھٹکارا پانا بہت مشکل ہے، اور اس کے فتنوں اور نتائج سے خلاصی پانا انتہائی دشوار ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مومنین کو دنیا کے شر اور اس کے فریب سے محفوظ رکھے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [3]

---

[1] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۳۱۶

[2] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۵۸؛ بحار الانوار ج۶۷، ص۸۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۵۰۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۴، ص۱۲۷

[3] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۳۱۷

۱۵۱۔باب النوادر

باب: متفرقات

1/3257 الکافی ۱/۱۷۰/۱۶۲/۸ العدة سَهْلٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَيَابَةَ بْنِ أَيُّوبَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَ ابْنِ أَسْبَاطٍ يَرْفَعُونَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ السِّتَّةَ بِالسِّتَّةِ: الْعَرَبَ بِالْعَصَبِيَّةِ وَ الدَّهَاقِينَ بِالْكِبْرِ وَ الْأُمَرَاءَ بِالْجَوْرِ وَ الْفُقَهَاءَ بِالْحَسَدِ وَ التُّجَّارَ بِالْخِيَانَةِ وَ أَهْلَ الرَّسَاتِيقِ بِالْجَهْلِ۔

ترجمہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ چھے (قسم کے لوگوں) کو چھے (کاموں) کی وجہ سے عذاب دے گا: عربوں کو تعصب کی وجہ پر، جاگیرداروں کو تکبر کی وجہ سے، حاکموں کو ظلم کی وجہ سے، فقہاء کو حسد کی وجہ سے، تاجروں کو دھوکہ دہی کی وجہ سے اور گاوں میں رہنے والے (دیہاتیوں) کو جہالت کی وجہ سے۔ [1]

بیان:

و ذلك لأن هذه الأخلاق إنما توجد في الأغلب في هذه الأقوام كما نراه و الدهقان بالكسر و الضم يقال للقوي على التصرف مع حدة و للتاجر و لزعيم فلاحي العجم و لرئيس الإقليم معرب و أكثر ما يستعمل في زعماء الفلاحين و لعلهم المرادون هاهنا أو رؤساء الأقاليم لأنهما اللذان فيهما الكبر آخر أبواب جنود الكفر من الرذائل و المهلكات و الحمد لله أولا و آخرا

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اخلاق زیادہ تر ان لوگوں میں پائے جاتے ہیں جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے،

''الدهقان'' کسرہ اور ضمہ کے ساتھ، یہ طاقتور انسان کو کہا جاتا ہے جو تصرف رکھتا ہو اور تاجر کو، غیر عرب کسانوں کے رہنما کو،

''الاقلیم'' معرب ہے۔ یہ اکثر کسان رہنماؤں کے حوالے سے استعمال ہوتا ہے اور شاید یہاں ان سے مراد ہے یا

[1] المحاسن ج۱،ص۱۰؛ الخصال ج۱،ص۳۲۵؛ تحف العقول ص۲۲۰؛ الاختصاص ص۲۳۴؛ نزھۃ الناظر ص۱۱۵؛ مشکاۃ الانوار ص۱۳۹؛ وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۷۲؛ بحار الانوار ج۲،ص۱۰۸ و ج۶۹،ص۱۹۰ و ج۷۰،ص۲۵۲ و ج۷۲،ص۳۳۹ و ج۷۵،ص۵۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۵،ص۱۷؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۸۵۵

علاقوں کے سربراہ ہیں کیونکہ وہ لوگ ہیں جن میں تکبر ہوتا ہے۔

یہ رذائل اور مہلکات میں سے کفر کے لشکروں کے ابواب کا آخر ہے۔ والحمد للہ أولا و آخرا

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] یا پھر ضعیف مرسل ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند مجہول مرفوع ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] (۱) مراۃ العقول ج۲۶، ص۲۷

[2] البضاعۃ المزجاۃ ج۲، ص۴۹

أبواب مايجب على المؤمن اجتنابه في المعاشرات

ان چیزوں کے ابواب جن سے سماجی معاملات میں اجتناب کرنا مومن پر واجب ہے

الآیات:

① فَلَا تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ

"پس انہیں اف بھی نہ کہو" [۱]

② وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَآ أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوٓءُ الدَّارِ۔

"اور جو لوگ اللہ کا عہد مضبوط کرنے کے بعد توڑتے ہیں اور اس چیز کو توڑتے ہیں جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم فرمایا اور ملک میں فساد کرتے ہیں، ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے برا گھر ہے۔" [۲]

③ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۔

"اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو" [۳]

④ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَآ أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ۔

"تو نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق پیدا کر دیا اس دن تک جب اللہ سے ملیں گے اس لیے کہ انہوں نے جو اللہ سے وعدہ کیا تھا اسے پورا نہ کیا اور اس لیے کہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ [۴]"

⑤ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ

"وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے" [۵]

⑥ إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ إِن فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُم

---

[۱] سورۃ الاسراء: ۲۳

[۲] سورۃ الرعد: ۲۵

[۳] سورۃ آل عمران: ۱۰۳

[۴] سورۃ التوبہ: ۷۷

[۵] سورۃ الفتح: ۱۱

بِبَالِغِيۡهِ ۔

''بے شک جولوگ اللہ کی آیتوں میں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو جھگڑتے ہیں، اور کچھ نہیں بس ان کے دل میں بڑائی ہے کہ وہ اس تک کبھی پہنچنے والے نہیں۔''[۱]

(۷) وَاِذَا جَآءَهُمۡ اَمۡرٌ مِّنَ الۡاَمۡنِ اَوِ الۡخَوۡفِ اَذَاعُوۡا بِهٖ ۔

''اور جب ان کے پاس امن یا ڈر کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے مشہور کردیتے ہیں۔''[۲]

(۸) اِنَّ الَّذِيۡنَ يَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنَاتِ الۡغَافِلَاتِ الۡمُؤۡمِنَاتِ لُعِنُوۡا فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۔

''جولوگ پاک دامنوں بے خبر ایمان والیوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔''[۳]

(۹) وَالَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ بِغَيۡرِ مَا اكۡتَسَبُوۡا فَقَدِ احۡتَمَلُوۡا بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا ۔

''اور جو ایمان دار مردوں اور عورتوں کو نا کردہ گناہوں پر ستاتے ہیں سو وہ اپنے سر بہتان اور صریح گناہ لیتے ہیں۔''[۴]

(۱۰) اِنَّمَا السَّبِيۡلُ عَلَى الَّذِيۡنَ يَظۡلِمُوۡنَ النَّاسَ وَيَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ○

''الزام تو ان پر ہے جولوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق سرکشی کرتے ہیں، یہی ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔''[۵]

(۱۱) اِنَّ الَّذِيۡنَ يُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِيۡعَ الۡفَاحِشَةُ فِى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ۔

''بے شک جولوگ چاہتے ہیں کہ ایمانداروں میں بدکاری کا چرچا ہو ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔''[۶]

(۱۲) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا خَيۡرًا مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ

---

[۱] سورۃ غافر:۵۶

[۲] سورۃ النساء:۸۳

[۳] سورۃ النور:۲۳

[۴] سورۃ الاحزاب:۵۸

[۵] سورۃ الشوریٰ:۴۲

[۶] سورۃ النور:۱۹

عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡہُنَّ ۚ وَ لَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَ لَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ ۚ وَ مَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ○ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوۡا وَ لَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡہِ مَیۡتًا فَکَرِہۡتُمُوۡہُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیۡمٌ ○

''اے ایمان والو! ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے عجب نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے ٹھٹھا کریں کچھ بعید نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کے نام دھرو، فسق کے نام لینے ایمان لانے کے بعد بہت برے ہیں، اور جو باز نہ آئیں سو وہی ظالم ہیں۔○ اے ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچتے رہو، کیوں کہ بعض گمان تو گناہ ہیں، اور ٹٹول بھی نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی سے غیبت کیا کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے سو اس کو تو تم ناپسند کرتے ہو، اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔'' [1]

بیان:

مِنۡ بَعۡدِ مِیثَاقِهِ من بعد ما أوثقوه به من الاعتراف و القبول بِحَبْلِ اللهِ الإيمان و الطاعة كما قيل أو القرآن و أهل البيت ع كما ورد وَ لا تَفَرَّقُوا لا تتفرقوا عن الحق بالاختلاف بينكم فَأَعْقَبَهُمْ أي الله تعالى نِفاقاً أي فخذلهم حتى نافقوا و تمكن النفاق في قلوبهم فلا ينفك عنها حتى يموتوا بسبب إخلافهم الوعد و بكونهم كاذبين إِلَّا كِبْرٌ أي تكبر و هو إرادة التقدم و الرئاسة ما هُمْ بِبالِغِيهِ أي بالغي موجب الكبر و مقتضيه و هو متعلق إرادتهم من الرئاسة جاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ بلغهم خبر عن سرايا رسول الله من أمن و سلامة أو خوف و ضرر أَذاعُوا بِهِ و كانت إذاعتهم مفسدة يَرْمُونَ الْمُحْصَناتِ يقذفون العفائف من النساء بالزنا و الفجور قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ القوم الرجال خاصة لأنهم القوام بأمور النساء وَ لا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ لا يطعن بعضكم على بعض و اللمز الطعن و العيب في المشهد و الهمز في المغيب و قيل إن اللمز ما يكون باللسان و بالعين و بالإشارة و الهمز لا يكون إلا باللسان وَ لا تَنابَزُوا بِالْأَلْقابِ أي لا تداعوا بها و التلقيب المنهي عنه هو ما يدخل المدعو به كراهة لكونه ذما له و شينا بِئْسَ الِاسْمُ أي الذكر يعني بئس الاسم المرتفع للمؤمنين بسبب ارتكاب هذه الجرائر أن يذكروا بالفسق بعد إيمانهم كَثِيراً مِنَ الظَّنِّ و هو أن يظن بأهل الخير سوء و الاغتياب ذكر السوء في الغيبة و فسر في الحديث بأن تذكر أخاك بما يكره أَ يُحِبُّ أَحَدُكُمْ تمثيل و تصوير لما يناله المغتاب من عرض المغتاب على أفظع وجه

''من بعد میثاقہ'' اس کے عہد کے بعد، خدا کی رسی کو تسلیم کرنے اور قبول کرنے کے بعد، جس کے ساتھ انہوں نے اس پر بھروسہ کیا۔ ایمان اور اطاعت، جیسا کہ کہا گیا ہے یا قرآن اور اہل بیت علیہم السلام جیسا کہ وارد ہوا ہے۔

---

[1] سورۃ الحجرات: ۱۱۔۱۲

''ولاتفرّقوا''تم اپنے درمیان پائے جانے والے اختلافات کی وجہ سے حق سے جدنہ ہوجانا۔
''فاعقبھم''پس وہ تمہیں عذاب دے گا یعنی اللہ تعالی۔
''نفاقا''یعنی جب تک وہ منافق نہ ہوجائیں اور منافقت ان کے دلوں میں جم جائے تب تک ان کو نیچا دو، پس یہ اس وقت تک نہیں رکے گا جب تک کہ وہ وعدہ خلافی اور جھوٹے ہونے کی وجہ سے مرنہ جائیں۔
''لاّ کبر''یعنی تکبر کرنا اور اس سے مراد اقدام اور ریاست کا ارادہ کرنا ہے۔
''وھم بالغیہ''یعنی وہ زانی جس پر تکبر اور اس کے تقاضے لازم ہوں اور یہ متعلق ہے اس''اراد تھم من الرئاسة''جملے کا۔
''جاءھم امر من الامن اوالخوف''ان کے پاس امن اور خوف کا امر آیا، ان تک رسول اللہ ﷺ کی جنگوں کے بارے میں خبریں پہنچیں خواہ وہ سلامت رہیں یا خوف اور نقصان میں،
''اذاعوابه''ان کی خبریں جھوٹ تھیں۔
''یرمون المحصنات''وہ پاک دامن عورتوں پر بدکاری اور بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں۔
''قوم من قوم''اس سے مراد مرد ہیں کیونکہ وہ عرتوں کے امور قائم کرنے والے ہیں۔
''لاتلمزوا أنفسکم''یعنی تمہیں ایک دوسرے پر سب وشتم نہیں کرنا چاہیے۔
''اللمز''طعن اور حاضر میں عیب کا ہونا۔
''الھمز''غیب میں عیب۔
کہا گیا ہے کہ بیشک''اللمز''وہ ہوتا ہے جو زبان سے ہوتا ہے، آنکھ سے ہوتا ہے اور اشارے سے ہوتا ہے اور''الھمز''صرف زبان سے ہوتی ہے۔
''لا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ''یعنی اس کے ساتھ نہ پکارو، اور جو اسم حرام ہے وہ اس شخص کے اندر داخل ہوتا ہے جس کے ساتھ پکارا جاتا ہے، کیونکہ یہ اس کے لیے ذلت اور رسوائی ہے۔
''بِئْسَ الِاسْمُ''یعنی ذکر سے مراد مومنین کے اس نام کی بدنصیبی ہے کیونکہ ان جرائم کے ارتکاب کے بعد ان کے ایمان لانے کے بعد بے حیائی کے لیے یاد کیا جاتا ہے۔
''کثیراًمن الظن''اچھے لوگوں کو برا سمجھنا اور غیبت میں برائی کا ذکر کرنا غیبت ہے اور اس حدیث میں تفسیر کی گئی ہے کہ اپنے بھائی کو وہ چیز یاد کراؤ جس کو وہ پسند نہیں کرتا۔
''أیحب أحدکم''غیبت کرنے والے کو انتہائی خوفناک انداز میں دکھانے سے کیا حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۲۔العقوق

باب: والدین کی نافرمانی

1/3258 الکافی، ۱/۲/۳۴۸/۲ علی عن أبیه عن ابن اَلْمُغِیرَةِ عَنْ أَبِی اَلْحَسَنِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّی اَللَّهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ: کُنْ بَارّاً وَ اِقْتَصِرْ عَلَی اَلْجَنَّةِ وَ إِنْ کُنْتَ عَاقّاً فَظّاً فَاقْتَصِرْ عَلَی اَلنَّارِ.

ترجمہ: امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (والدین کے ساتھ) نیکی کرنے والا بن اور جنت پر اکتفاء کر اور اگر تو (والدین کا) عاق اور نافرمان ہے تو آگ پر اکتفاء کر۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

2/3259 الکافی، ۱/۵/۳۴۹/۲ العدة عن البرقی عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَیْفِ بْنِ عَمِیرَةَ عَنْ أَبِی عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ نَظَرَ إِلَی أَبَوَیْهِ نَظَرَ مَاقِتٍ وَ هُمَا ظَالِمَانِ لَهُ لَمْ یَقْبَلِ اَللَّهُ لَهُ صَلاَةً

ترجمہ: سیف بن عمیرہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی اپنے والدین کی طرف غصے کی نگاہ سے دیکھے اگر چہ وہ دونوں اس پر ظلم ہی کرتے ہوں تو بھی اللہ اس کی نماز قبول نہیں کرتا۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح علی الظاہر ہے اور ابن شہر آشوب نے سیف بن عمیرہ کو واقفی کہا ہے مگر یہ قابل اعتماد نہیں ہے کیونکہ متقدمین میں سے کسی نے ایسا نہیں کہا ہے۔ [4] یا پھر صحیح ہے۔ [5] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے۔(واللہ اعلم)

3/3260 الکافی، ۱/۶/۳۴۹/۲ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ

---

[1] وسائل الشیعہ ج۲۱،ص۵۰۰؛ بحارالانوار ج۱۷،ص۶۰

[2] مراۃ العقول ج۱۰،ص۳۷۱

[3] مشکوۃ الانوار ص۱۶۴؛ تنبیہ الخواطر ج۲،ص۲۰۸؛ ارشاد القلوب ج۱،ص۱۷۹؛ وسائل الشیعہ ج۲۱،ص۵۰۱؛ بحارالانوار ج۱۷،ص۶۱؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۸۴۳؛ مستدرک الوسائل ج۱۵،ص۱۹۵

[4] مراۃ العقول ج۱۰،ص۳۷۲

[5] حدود الشریعہ محسنی ج۱،ص۳۷۴

قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي كَلاَمٍ لَهُ: إِيَّاكُمْ وَ عُقُوقَ اَلْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ رِيحَ اَلْجَنَّةِ تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ وَ لاَ يَجِدُهَا عَاقٌّ وَ لاَ قَاطِعُ رَحِمٍ وَ لاَ شَيْخٌ زَانٍ وَ لاَ جَارٌّ إِزَارَهُ خُيَلاَءَ إِنَّمَا اَلْكِبْرِيَاءُ لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ۔

ترجمہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا: والدین کے عاق ہونے سے بچو کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے محسوس کی جاسکتی ہے لیکن اسے عاق، رشتہ داروں سے قطع تعلقی کرنے والا، بوڑھا زانی اور تکبر اور گھمنڈ سے اپنے کپڑے گھسیٹنے والا نہیں پاسکے گا کیونکہ کبریائی صرف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی یعنی ابوسمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے اگرچہ غیر امامی ہے اور محمد بن فرات تفسیر قمی کا راوی ہے اور یہی ظاہر ہورہا ہے کیونکہ جس محمد بن فرات پر لعنت وارد ہوئی ہے وہ تو امام رضاؑ کے زمانے میں تھا اور وہ محمد بن فرات الجعفی ہے جو آپؑ پر جھوٹ باندھتا تھا۔ واللہ اعلم)

4/3261 الکافی،۲/۳۴۸/۳/۱ القمی عن الکوفی عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ صَالِحٍ اَلْحَذَّاءِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ اَلْقِيَامَةِ كُشِفَ غِطَاءٌ مِنْ أَغْطِيَةِ اَلْجَنَّةِ فَوَجَدَ رِيحَهَا مَنْ كَانَتْ لَهُ رُوحٌ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ إِلاَّ صِنْفٌ وَاحِدٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ قَالَ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ۔

ترجمہ یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو جنت کے پردوں میں سے ایک پردہ اٹھے گا اور پانچ سو سال کی مسافت تک ہر ذی روح اس کی خوشبو محسوس کرے گی سوائے (لوگوں کی) ایک قسم کے۔

میں نے عرض کیا: وہ گروہ ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: والدین کے عاق۔ [3]

---

[1] مشکاۃ الانوار ص ۱۶۱؛ وسائل الشیعہ ج ۲۱، ص ۵۰۱؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۲۶۷؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۶۱؛ مستدرک الوسائل ج ۳، ص ۲۴۳ و ج ۱۵، ص ۱۹۵

[2] مراۃ العقول ج۱۰، ص ۳۷۳

[3] وسائل الشیعہ ج ۲۱، ص ۵۰۱؛ بحار الانوار ج ۷، ص ۲۲۴ و ج ۱۷، ص ۶۰؛ ارشاد القلوب ج ۱، ص ۱۷۹؛ مشکاۃ الانوار ص ۱۶۳؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۱۷۰؛ مستدرک الوسائل ج ۱۵، ص ۱۹۵

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے اور علامہ مجلسی کا اسے مجہول کہنا شاید کتابت کی غلطی لگتا ہے کیونکہ سند میں کوئی مجہول راوی تو موجود ہی نہیں ہے۔ (واللہ علم)

5/3262 الکافی، ۱/۳/۳۴۸/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : فَوْقَ كُلِّ ذِي بِرٍّ بَرٌّ حَتَّى يُقْتَلَ اَلرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اَللَّهِ فَإِذَا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اَللَّهِ فَلَيْسَ فَوْقَهُ بِرٌّ وَ إِنَّ فَوْقَ كُلِّ عُقُوقٍ عُقُوقاً حَتَّى يَقْتُلَ اَلرَّجُلُ أَحَدَ وَالِدَيْهِ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَلَيْسَ فَوْقَهُ عُقُوقٌ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نیکی کے اوپر ایک نیکی ہوتی ہے حتیٰ کہ ایک آدمی اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے۔ پس جب وہ اللہ کی راہ میں مارا جائے تو اس سے اوپر کوئی نیکی نہیں ہے اور ہر نافرمانی کے اوپر ایک نافرمانی ہے حتیٰ کہ آدمی اپنے والدین میں سے کسی کو قتل کر دے۔ پس جب وہ ایسا کرے تو اس نافرمانی سے اوپر کچھ نہیں ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ علم)

6/3263 اَلْكَافِي، ۱/۱/۳۴۸/۲ مُحَمَّدٌ عَنِ اِبْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ اَلْكَافِي، ۲/۸۱/۹/۳۴ اَلْقُمِّيُّ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ مُحَسِّنِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ حَدِيدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَدْنَى اَلْعُقُوقِ أُفٍّ وَلَوْ عَلِمَ اَللَّهُ تَعَالَى شَيْئاً هُوَ أَهْوَنُ مِنْهُ لَنَهَى عَنْهُ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کمترین نافرمانی اُف کہنا ہے اور اگر کوئی چیز اس سے پست جانتا ہوتا تو وہ ضرور اس سے منع کرتا۔ [۴]

---

[۱] مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۷۷

[۲] الخصال ج۱، ص۹؛ تہذیب الاحکام ج۶، ص۱۲۲؛ روضۃ الواعظین ج۲، ص۳۶۳؛ جامع الاخبار ص۸۳؛ الوافی ج۱۵، ص۵۳ ح۱۴۰۱۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۱۶ و ج۲۱، ص۵۰۱؛ الفصول المہمہ ج۳، ص۳۷۷؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۶۰ و ج۹۷، ص۱۰

[۳] مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۷۲

[۴] صحیفۃ الامام الرضا علیہ السلام ص۸۲؛ تفسیر (للعیاشی) ج۲، ص۲۸۵؛ عیون اخبار الرضا علیہ السلام ج۲، ص۴۳؛ مشکاۃ الانوار ص۱۶۲؛ وسائل الشیعہ ج۲۱، ص۵۰۰؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۳، ص۵۱۷؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۴۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۳، ص۱۳۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج۷، ص۳۸۲؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۲۰۷؛ مستدرک الوسائل ج۱۵، ص۱۹۱

تحقیق اسناد:

حدیث کی پہلی سند ضعیف علی المشہور اور دوسری سند مجہول ہے۔ (۱) لیکن میرے نزدیک پہلی سند حسن ہے کیونکہ محمد سنان ثقہ ثابت ہے اور اس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے اور دوسری سند بھی حسن ہے کیونکہ محسن بن احمد سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ (۲) اور شیخ صدوق والی تین اسناد ہیں جن کو آصف محسنی نے معتبر شمار کیا ہے۔ (۳) (واللہ اعلم)

7/3264 الکافی،۲/۳۴۹/۷/۱ البرقی عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلاَدِ اَلسُّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَوْ عَلِمَ اَللَّهُ شَيْئاً أَدْنَى مِنْ أُفٍّ لَنَهَى عَنْهُ وَ هُوَ مِنْ أَدْنَى اَلْعُقُوقِ وَمِنَ اَلْعُقُوقِ أَنْ يَنْظُرَ اَلرَّجُلُ إِلَى وَالِدَيْهِ فَيُحِدَّ اَلنَّظَرَ إِلَيْهِمَا ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر اللہ کے علم اُف سے کم کوئی چیز ہوتی تو وہ اس سے منع کرتا اور یہ کمترین نافرمانی ہے۔ نیز نافرمانی میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی والدین کی طرف دیکھے مگر ان کو گھور کر (سخت نظروں سے) دیکھے۔ (۴)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۵)

8/3265 الکافی،۲/۳۴۹/۸/۱ العدۃ عن البرقی عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ اَلْجَهْمِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ أَبِي نَظَرَ إِلَى رَجُلٍ وَ مَعَهُ اِبْنُهُ يَمْشِي وَ اَلاِبْنُ مُتَّكِئٌ عَلَى ذِرَاعِ اَلْأَبِ قَالَ فَمَا كَلَّمَهُ أَبِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَقْتاً لَهُ حَتَّى فَارَقَ اَلدُّنْيَا ۔

ترجمہ: عبداللہ بن سلیمان سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد گرامیؑ نے ایک آدمی کو اپنے بیٹے کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھا جبکہ بیٹے نے باپ کے بازو سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ پس میرے والد گرامیؑ نے اس سے نفرت کی وجہ سے کبھی بات نہیں کی یہاں تک کہ وہ دنیا سے چلے گئے۔ (۶)

---

(۱) مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۷۴و۳۷۵

(۲) من لا یحضرہ الفقیہ ج۴، ص۹۵ ح۵۱۶۲؛ وسائل الشیعہ ج۲۹، ص۴۷؛ الوافی ج۱۶، ص۵۷۶ ح۱۵۷۱۶

(۳) معجم الاحادیث المعتبرہ ج۳، ص۲۲۲

(۴) الزہد ص۳۸؛ وسائل الشیعہ ج۲۱، ص۵۰۲؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۳، ص۵۱۷؛ بحارالانوار ج۷۱، ص۶۴؛ تفسیر نورالثقلین ج۳، ص۱۴۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج۷، ص۳۸۲؛ مستدرک الوسائل ج۱۵، ص۱۹۲

(۵) مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۷۵

(۶) تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۰۸؛ وسائل الشیعہ ج۲۱، ص۵۰۲؛ بحارالانوار ج۷۱، ص۶۴

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۱) لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عبداللہ بن سلیمان کامل۔الزیارات کا راوی ہے۔(واللہ اعلم)

9/3266 الفقیه ،۵۶۳/۱۸۷/۱ سُئِلَ أَبُو اَلْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ : عَنِ اَلرَّجُلِ يَقُولُ لِابْنِهِ أَوْ لِابْنَتِهِ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي أَوْ بِأَبَوَيَّ أَنْتَ أَ تَرَى بِذَلِكَ بَأْساً فَقَالَ إِنْ كَانَ أَبَوَاهُ حَيَّيْنِ فَأَرَى ذَلِكَ عُقُوقاً وَ إِنْ كَانَ قَدْ مَاتَا فَلاَ بَأْسَ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا گیا: ایک شخص ہے جو اپنے فرزند سے یا اپنی دختر سے کہتا ہے کہ میرا باپ اور میری ماں تجھ پر قربان یا میرے والدین تجھ پر قربان، تو آپؑ سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر والدین زندہ ہیں تو میری نظر میں یہ نافرمانی (یا عاق ہونا) ہے اور اگر وہ فوت ہو چکے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ (۲)

بیان:

بأبي أنت و أمي يعني أفديك بأبوي و إنما كان عقوقا لأنه إساءة أدب معهما و قلة مبالاة بحياتهما

"بابی انت وامی" یعنی میں اپنے والدین کو آپ پر فداء کردوں اور یہ نافرمانی تھی کیونکہ یہ ان کے ساتھ بدسلوکی اور ان کی زندگیوں سے لاتعلق تھی۔

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق نے یہاں سند ذکر نہیں کی لیکن الخصال میں سند موجود ہے جو موثق ہے اور اس میں محمد بن سنان ہے جو ثقہ ثابت ہے اور اس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ نیز اس میں موسی بن بکر واسطی ہے جو واقفی ثقہ ہے اور تفسیر قمی کا راوی ہے۔ (۳) (واللہ اعلم)

---

(۱) مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۷۵

(۲) وسائل الشیعہ ج ۲، ص ۴۴۰؛ تفسیر نور الثقلین ج ۳، ص ۱۵۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۷، ص ۳۸۳؛ الخصال ج ۱، ص ۲۶؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۶۹

(۳) المفید من معجم رجال الحدیث ص ۶۲۵

۱۵۳۔ باب قطیعة الرحم

باب: قطع رحمی

1/3267 الکافی،۱/۲/۳۴۶/۲ العدة عن البرقی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْفُضَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : اِتَّقُوا اَلْحَالِقَةَ فَإِنَّهَا تُمِيتُ اَلرِّجَالَ قُلْتُ وَ مَا اَلْحَالِقَةُ قَالَ قَطِيعَةُ اَلرَّحِمِ.

ترجمہ حذیفہ بن منصور سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حالقہ سے بچو کیونکہ یہ مردوں کو مار دیتی ہے۔
میں نے عرض کیا: حالقہ سے کیا مراد ہے؟
آپؑ نے فرمایا: قطع رحمی۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی یعنی ابوسمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے البتہ غیر امامی ہے اور محمد بن فضیل تفسیر قمی کا راوی ہے اور اس کے بارے کئی مرتبہ تفصیل گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3268 الکافی،۱/۱/۳۴۶/۲ الثلاثة عن ابن أذينة عن مسمع عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : فِي حَدِيثٍ أَلاَ إِنَّ فِي اَلتَّبَاغُضِ اَلْحَالِقَةَ لاَ أَعْنِي حَالِقَةَ اَلشَّعْرِ وَ لَكِنْ حَالِقَةَ اَلدِّينِ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: جاننا چاہیے کہ باہمی بغض حالقہ (مونڈنے والی چیز) ہے۔ اس سے میرا مطلب بال مونڈنے والی چیز نہیں بلکہ دین کو مونڈنے والی چیز ہے۔ [3]

بیان:

قال فی النهاية و فيه دب إليكم داء الأمم البغضاء و هی الحالقة الحالقة الخصلة التی من شأنها أن تحلق أی تهلك و تستأصل الدين كما يستأصل الموسى الشعر و قيل هی قطيعة الرحم و التظالم انتهى
کتاب النھایہ میں مرقوم ہے کہ اس میں نفرت کرنے والی قوموں کی بیماری تم پر وارد ہوتی ہے اور یہ وہ خصلت ہے جو فنا

---

[1] مشکاۃ الانوار ص۱۶۵؛ وسائل الشیعہ ج۲۱، ص۴۹۳؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۱۳۳؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۶۹۸؛ مستدرک الوسائل ج۱۵، ص۱۸۳

[2] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۳۶۴

[3] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۴۰؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۱۳۲

کرسکتی ہے یعنی مذہب کوتباہ وبرباد کردیتی ہے جیسے استرا شاعری کوجڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہےاور کہاجاتا ہے کہ اس سے رشتہ توڑنا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [1]

3/3269 الکافی،۲/۲۸۹/۴/۱ محمد عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّ رَجُلاً مِنْ خَثْعَمٍ جَاءَ إِلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ أَيُّ اَلْأَعْمَالِ أَبْغَضُ إِلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ اَلشِّرْكُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَا ذَا قَالَ قَطِيعَةُ اَلرَّحِمِ قَالَ ثُمَّ مَا ذَا قَالَ اَلْأَمْرُ بِالْمُنْكَرِ وَ اَلنَّهْيُ عَنِ اَلْمَعْرُوفِ .

ترجمہ: طلحہ بن زید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: خثعم (قبیلہ) کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ تعالی کے نزدیک کون سا عمل مبغوض ترین ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک۔

اس نے عرض کیا: پھر اس سے زیادہ کون سا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: قطعہ رحمی۔

اس نے عرض کیا: اس سے بڑھ کر کون سا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: منکر (کاموں کا) حکم دینا اور نیکی سے منع کرنا۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے اور اس کی تضعیف سہو ہے اور اس بارے تفصیل کئی مرتبہ گزر چکی ہے اور طلحہ بن زید تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی ہے اور اس کی کتاب بھی معتمد ہے البتہ یہ غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3270 الکافی،۲/۳۴۷/۶/۱ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : لاَ تَقْطَعْ رَحِمَكَ وَ إِنْ قَطَعَتْكَ .

---

[1] مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۶۴

[2] المحاسن ج۱، ص۲۹۵؛ بحار الانوار ج۷۹، ص۱۰۶

[3] مراۃ العقول ج۱۰، ص۷۶

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلقی نہ کر اگرچہ وہ تجھ سے قطع تعلقی بھی کریں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3271 الکافی ۲/۳۲۷/۵/۱ علی عَنْ صَالِحِ بْنِ اَلسِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَنْبَسَةَ اَلْعَابِدِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَقَارِبَهُ فَقَالَ لَهُ اِكْظِمْ غَيْظَكَ وَ اِفْعَلْ فَقَالَ إِنَّهُمْ يَفْعَلُونَ وَ يَفْعَلُونَ فَقَالَ أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُمْ فَلاَ يَنْظُرَ اَللَّهُ إِلَيْكُمْ .

ترجمہ: عنبسہ العابد سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ کے سامنے اپنے قرابت دار کی شکایت کی۔ پس آپؑ نے فرمایا: غصہ کم رکھ اور ایسا کر۔

اس آدمی نے عرض کیا: وہ اس طرح کرتے ہیں اور اس طرح کرتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تم بھی چاہتے ہو کہ ان جیسے ہو جاو پس اللہ تم لوگوں کی طرف نگاہ بھی نہیں کرے گا۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ صالح بن سندی کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3272 الکافی ۲/۳۴۶/۳/۱ محمد عن ابن عیسی عن عثمان عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنَّ إِخْوَتِي وَ بَنِي عَمِّي قَدْ ضَيَّقُوا عَلَيَّ اَلدَّارَ وَ أَلْجَئُونِي مِنْهَا إِلَى بَيْتٍ وَ لَوْ تَكَلَّمْتُ أَخَذْتُ مَا فِي أَيْدِيهِمْ قَالَ فَقَالَ لِيَ اِصْبِرْ فَإِنَّ اَللَّهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجاً قَالَ فَانْصَرَفْتُ وَ وَقَعَ اَلْوَبَاءُ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَ ثَلاَثِينَ وَ مِائَةٍ فَمَاتُوا وَ اَللَّهِ كُلُّهُمْ فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ قَالَ

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۳۷۳ و ج ۲۱، ص ۴۹۳؛ بحارالانوار ج ۷۱، ص ۱۳۷

[2] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۶۹

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۳۷۲؛ بحارالانوار ج ۷۱، ص ۱۳۷

[4] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۶۹

فَخَرَجْتُ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَا حَالُ أَهْلِ بَيْتِكَ قَالَ قُلْتُ لَهُ قَدْ مَاتُوا وَ اَللَّهِ كُلُّهُمْ فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَقَالَ هُوَ بِمَا صَنَعُوا بِكَ وَ بِعُقُوقِهِمْ إِيَّاكَ وَ قَطْعِ رَحِمِهِمْ بُتِرُوا أَ تُحِبُّ أَنَّهُمْ بَقُوا وَ أَنَّهُمْ ضَيَّقُوا عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ إِي وَ اَللَّهِ۔

ہمارے کسی ساتھی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میرے بھائی اور چچا زاد نے میرے لیے گھر تنگ کر دیا ہے اور مجھے گھر سے نکال باہر کیا ہے اور اگر میں ان سے بات کروں تو جو کچھ ان کے ہاتھوں (قبضے) میں ہے وہ چھین لوں۔

آپؑ نے مجھ سے فرمایا: صبر کر۔ یقیناً عنقریب اللہ تیرے لیے آسانی کر دے گا۔

پس میں نے اپنا ارادہ بدل لیا۔ چنانچہ ایک سو اکتیس میں ایک وباء پھیل پڑی تو اللہ کی قسم! وہ سب کے سب مر گئے کہ ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں بچا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں آپؑ سے ملنے نکلا۔ پس جب آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا: تیرے گھر والوں کا کیا حال ہے؟

میں نے آپؑ سے عرض کیا: خدا کی قسم! وہ سب کے سب مر چکے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں بچا۔

آپؑ نے فرمایا: یہ اس کی وجہ سے ہوا ہے جو انہوں نے تیرے ساتھ کیا اور تیرے ساتھ ان کی بے وفائی کی وجہ سے ہوا اور انہوں نے قطع رحمی کی تو مٹا دیئے گئے۔ کیا تو پسند کرتا ہے کہ وہ باقی ہوتے اور تجھ پر تنگی پیدا کرتے؟

میں نے عرض کیا: ہاں، اللہ کی قسم! (میں یہی چاہتا ہوں)۔ [1]

بیان:

إحدى و ثلاثين يعني بعد المائة و البتر بتقديم الموحدة و تأخيرها القطع و الاستيصال

”إحدى وثلاثين“ اکتیس یعنی ایک سو کے بعد۔

”البتر“ موحدہ کے مقدم و مؤخر ہونے کے ساتھ، کاٹنا اور نکالنا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [2]

7/3273 الكافی، ۲/۳۳۷/۱/۴ عنه عن أحمد عن السراد عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

[1] بحار الانوار ج ۷۱، ص ۱۳۳

[2] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۶۶

عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ ثَلاَثُ خِصَالٍ لاَ يَمُوتُ صَاحِبُهُنَّ أَبَداً حَتَّى يَرَى وَبَالَهُنَّ اَلْبَغْيُ وَ قَطِيعَةُ اَلرَّحِمِ وَ اَلْيَمِينُ اَلْكَاذِبَةُ يُبَارِزُ اَللَّهَ بِهَا وَ إِنَّ أَعْجَلَ اَلطَّاعَةِ ثَوَاباً لَصِلَةُ اَلرَّحِمِ وَ إِنَّ اَلْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فُجَّاراً فَيَتَوَاصَلُونَ فَتَنْمِي أَمْوَالُهُمْ وَ يُثْرُونَ وَ إِنَّ اَلْيَمِينَ اَلْكَاذِبَةَ وَ قَطِيعَةَ اَلرَّحِمِ لَتَذَرَانِ اَلدِّيَارَ بَلاَقِعَ مِنْ أَهْلِهَا وَ تَنْقُلُ اَلرَّحِمَ وَ إِنَّ نَقْلَ اَلرَّحِمِ اِنْقِطَاعُ اَلنَّسْلِ.

ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ تین خصلتیں ہیں کہ اگر کسی میں پائی جائیں تو وہ ان کے نتائج بھگتنے سے پہلے کبھی نہیں مرے گا: خیانت، قطع رحمی اور جھوٹی قسم کہ جس کے ذریعے وہ اللہ سے مبارزہ طلب کرتا ہے اور جس نیکی کا صلہ وثواب سب سے زیادہ جلدی (اسی دنیا میں) ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے۔ کئی لوگ فاسق وفاجر ہوتے ہیں مگر وہ صلہ رحمی کرتے ہیں اس لیے ان کا مال بڑھتا ہے اور وہ سرمایہ دار ہو جاتے ہیں اور جہاں تک جھوٹی قسم اور قطع رحمی کا تعلق ہے تو یہ آبادی کو برباد اور چہروں کو ویران کر دیتے اور نسلوں کو قطع کر دیتے ہیں۔ [1]

بیان:

یأتي تفسير البلاقع في باب جمل المعاصي و المناهي إن شاء الله و مفاد هذه الكلمة تفريق الشمل و تغيير النعمة

"البلاقع" کی تفسیر ان شاءاللہ "باب جمل المعاصی والمناهی" آئے گی اور اس لفظ کے معنی ہیں جدائی اور نعمت کی تبدیلی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

8/3274 الكافي، ۲/۳۴۷/۱/۷ العدة عن البرقي عن أبيه رفعه عن اَلثُّمَالِيِّ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي خُطْبَتِهِ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ اَلذُّنُوبِ اَلَّتِي تُعَجِّلُ اَلْفَنَاءَ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ اَلْكَوَّاءِ اَلْيَشْكُرِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ أَ وَ تَكُونُ ذُنُوبٌ تُعَجِّلُ اَلْفَنَاءَ فَقَالَ نَعَمْ وَيْلَكَ قَطِيعَةُ اَلرَّحِمِ إِنَّ أَهْلَ اَلْبَيْتِ لَيَجْتَمِعُونَ وَ يَتَوَاسَوْنَ وَ هُمْ فَجَرَةٌ فَيَرْزُقُهُمُ اَللَّهُ وَ إِنَّ أَهْلَ اَلْبَيْتِ

[1] وسائل الشیعہ ج۲۱، ص ۴۹۲؛ بحارالانوار ج۱۷، ص ۱۳۴؛ الزہد ص ۳۹

[2] مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۶۸؛ المحجۃ البیضاء ج۲، ص۴۳۱؛ حدود الشریعہ ج۱، ص۱۳۶؛ مبانی تحریر الوسیلہ مومن قمی ج۱، ص۳۰۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الاسراء) سیفی ص۳۱۹

لَيَتَفَرَّقُونَ وَيَقْطَعُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً فَيَحْرِمُهُمُ اَللّٰهُ وَهُمْ أَتْقِيَاءُ.

ثمالی سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام اپنے ایک خطبہ میں فرمایا: میں ان گناہوں سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جوجلد فنا کر دیتے ہیں۔

پس اس موقع پر عبداللہ بن الکواء یشکری کھڑا ہوا اور کہا: اے امیر المومنینؑ! کیا ایسے گناہ بھی ہوتے ہیں جوفنا میں جلدی کرتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، تجھ پر افسوس! قطع تعلقی ہے۔ایک گھر والے ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں تو اللہ انہیں رزق دیتا ہے اگر چہ وہ گناہگار لوگ ہوں اور ایک گھر والے الگ الگ ہوتے ہیں اور ان کے بعض دوسروں سے قطع تعلقی کر لیتے ہیں تو اللہ انہیں محروم کر دیتا ہے اگر چہ وہ متقی لوگ ہوں۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [۲]

9/3275 الكافى ،۲/۳۴۸/۸/۱ عنه عن السراد عن مالك بن عطية عن الثمالى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِذَا قَطَعُوا اَلْأَرْحَامَ جُعِلَتِ اَلْأَمْوَالُ فِي أَيْدِي اَلْأَشْرَارِ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ رشتہ داروں کے ساتھ قطعی تعلقی کرتے ہیں تو اموال شریروں کے ہاتھوں میں چلے جاتے ہیں۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۴]

---

[۱] بحار الانوار ج ۷۱، ص ۱۳۷

[۲] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۶۸

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۷۳ و ج ۲۱، ص ۴۹۳؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۱۳۷

[۴] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۷؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الامراء) سیفی ص ۳۱۸

۱۵۴۔باب الھجرۃ

باب: قطع کلامی

1/3276 الکافی ،۲/۳۴۴/۱/۱ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ اَلرَّبِيعِ وَ العدۃ عن البرقی رَفَعَهُ قَالَ فِي وَصِيَّةِ اَلْمُفَضَّلِ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ يَفْتَرِقُ رَجُلاَنِ عَلَى اَلْهِجْرَانِ إِلاَّ اِسْتَوْجَبَ أَحَدُهُمَا اَلْبَرَاءَةَ وَ اَللَّعْنَةَ وَ رُبَّمَا اِسْتَحَقَّ ذَلِكَ كِلاَهُمَا فَقَالَ لَهُ مُعَتِّبٌ جَعَلَنِيَ اَللَّهُ فِدَاكَ هَذَا اَلظَّالِمُ فَمَا بَالُ اَلْمَظْلُومِ قَالَ لِأَنَّهُ لاَ يَدْعُو أَخَاهُ إِلَى صِلَتِهِ وَ لاَ يَتَغَامَسُ لَهُ عَنْ كَلاَمِهِ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ إِذَا تَنَازَعَ اِثْنَانِ فَعَازَّ أَحَدُهُمَا اَلْآخَرَ فَلْيَرْجِعِ اَلْمَظْلُومُ إِلَى صَاحِبِهِ حَتَّى يَقُولَ لِصَاحِبِهِ أَيْ أَخِي أَنَا اَلظَّالِمُ حَتَّى يَقْطَعَ اَلْهِجْرَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ صَاحِبِهِ فَإِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى حَكَمٌ عَدْلٌ يَأْخُذُ لِلْمَظْلُومِ مِنَ اَلظَّالِمِ.

ترجمہ برقی نے مرفوع روایت کی ہے کہ مفضل کی وصیت میں (یوں درج) ہے: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرمارہے تھے: کوئی دو شخص تعلقات قطع کر کے جدا جدا نہیں ہوتے مگر یہ کہ ان میں سے ایک ضرور برات اور لعنت کا مستحق بن جاتا ہے اور کبھی کبھی دونوں اس کے مستحق بن جاتے ہیں۔

اس پر معتب نے آپؑ سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! ایک تو ظالم ٹھہرا مگر دوسرے مظلوم کا کیا قصور؟ آپؑ نے فرمایا: وہ اس طرح کہ وہ اپنے بھائی کو تعلقات کی بحالی کی طرف نہیں بلاتا۔ اور اس سے نرم کلامی نہیں کرتا۔ میں نے اپنے والد گرامی (امام محمد باقرؑ) سے سنا، وہ فرماتے تھے: جب دو شخصوں کا آپس میں تنازعہ ہو جائے اور ایک زیادہ سخت ہو جائے تو مظلوم کو چاہیے کہ وہ اپنے دوسرے ساتھی کے پاس چلا جائے اور اس سے کہے: اے بھائی! میں ہی ظالم ہوں اور میری ہی زیادتی ہے تا کہ اس طرح ان کی باہمی قطع تعلقی ختم ہو جائے۔ مگر اللہ عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والا ہے، وہ ظالم کے خلاف مظلوم کے لیے (انصاف کے ساتھ) فیصلہ کرتا ہے۔ [1]

بیان:

التعامس بالمھملتین التغافل عازہ بالعین المھملۃ و الزای المشددۃ غالبہ

---

[1] مشکاۃ الانوار ص ۲۰۹؛ تنبیہ الخواطر ج ۲ ص ۲۰۷؛ منیۃ المرید ص ۳۲۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲ ص ۲۶۱؛ بحار الانوار ج ۷۲ ص ۱۸۴؛ عوالم العلوم ج ۲۰ ص ۸۰۳

''التعامس'' دونوں مھملوں کے ساتھ، غافل ہونا۔

''عازّہ'' عین مھملہ اور زاء مشددہ کے ساتھ، اس سے مراد غلبہ ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [1]

2/3277 الکافی، ۱/۵/۳۴۵/۲ محمد عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ اَلْقَمَّاطِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ قَالَ أَبِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَيُّمَا مُسْلِمَيْنِ تَهَاجَرَا فَمَكَثَا ثَلاَثاً لاَ يَصْطَلِحَانِ إِلاَّ كَانَا خَارِجَيْنِ مِنَ اَلْإِسْلاَمِ وَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا وَلاَيَةٌ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ إِلَى كَلاَمِ أَخِيهِ كَانَ اَلسَّابِقَ إِلَى اَلْجَنَّةِ يَوْمَ اَلْحِسَابِ.

ترجمہ: داؤد بن کثیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے کہ میرے والد گرامیؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو مسلمانوں میں سے جو شخص دوسرے کو چھوڑ دے اور تین دن کے اندر صلح نہ کرے تو وہ دونوں اسلام سے خارج ہو جائیں گے اور ان کے درمیان کوئی ولایت نہیں ہوگی۔ پس ان دونوں میں سے بات کرنے میں پہل کرے گا تو وہ قیامت کے دن سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا ہوگا۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے اور داود بن کثیر بھی ثقہ ہے بلکہ ایک قول کے مطابق ثقہ جلیل ہے اور تفسیر قمی اور کامل الزیارات دونوں کا راوی ہے۔ نجاشی کا اسے ضعیف قرار دینا سہو ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3278 الکافی، ۱/۲/۳۴۴/۲ الخمسة عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لاَ هِجْرَةَ فَوْقَ ثَلاَثٍ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قطع تعلقی تین دن سے زیادہ (جائز) نہیں ہے۔ [4]

---

[1] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۳۶

[2] مصادقۃ الاخوان ص۸۳؛ منیۃ المرید ص۳۲۵؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۶۲؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۱۸۶

[3] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۳۶۲

[4] شرح فارسی شہاب الاخبار ص۳۴۳؛ مشکاۃ الانوار ص۲۰۹؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۶۰؛ بحار الانوار الجامعہ لدرر اخبار ج۷۲، ص۱۸۵

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3279 الكافي، ۱/۳/۳۴۴/۲ حميد عن ابن سماعة عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَصْرِمُ ذَوِي قَرَابَتِهِ مِمَّنْ لاَ يَعْرِفُ الْحَقَّ قَالَ لاَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَصْرِمَهُ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنے ان رشتہ داروں سے قطع تعلقی کر لی جو حق کی معرفت نہیں رکھتے تھے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے لیے مناسب نہیں کہ ان سے قطع تعلقی کرے۔ [۲]

بیان:

الصرم القطع

"الصرم" کاٹنا

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۳]

5/3280 الكافي، ۱/۴/۳۴۴/۲ العدة عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ عَمِّهِ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: كَانَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يُلَقَّبُ شَلَقَانَ وَ كَانَ قَدْ صَيَّرَهُ فِي نَفَقَتِهِ وَ كَانَ سَيِّئَ الْخُلُقِ فَهَجَرَهُ فَقَالَ لِي يَوْماً يَا مُرَازِمُ وَ تُكَلِّمُ عِيسَى فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ أَصَبْتَ لاَ خَيْرَ فِي الْمُهَاجَرَةِ.

مرازم بن حکیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس ہمارے ساتھیوں میں سے ایک شخص تھا کہ جسے ہم لوگ شلقان کہتے تھے اور آپؑ نے اسے اپنے گھریلو اخراجات پر مقرر کیا تھا لیکن اس کے اخلاق برے تھے تو آپؑ نے اسے (میرے ذریعے) ملازمت سے ہٹا دیا تھا (جس وجہ سے وہ مجھ سے ناراض تھا)۔ چنانچہ امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے مرازم! کیا تم نے عیسیٰ (شلقان) سے بات کی ہے؟

---

[۱] مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۶

[۲] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۶۱؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۱۸۵

[۳] مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الاسراء) ص۳۵۹

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپؑ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا ہے۔ قطع تعلقی میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ [۱]

بیان:

شلقان اسمہ عیسی قد صیرہ فی نفقتہ أی جعلہ قیما علیھا متصرفا فیھا أو جعلہ من جملۃ عیالہ فھجرہ أی فھجر عیسی أبا عبد اللہ ع و خرج من عندہ بسبب سوء خلقہ مع أصحاب أبی عبد اللہ ع الذین کان مرازم منھم

”شلقان“ اس کا نام عیسیٰ تھا۔

”قد صیرہ فی نفقتہ“ یعنی اسے اس کا قائم مقام بنانا، اس کا تصرف کرنا یا اسے اپنے کفیلوں میں سے بنانا۔

”فھجرہ“ یعنی عیسیٰ نے امام جعفر صادقؑ کو چھوڑ دیا اور وہ آپؑ کے پاس سے اپنے بُرے اخلاق کی وجہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب کے ہمراہ چلا گیا کہ جن میں مرازم بھی شامل تھے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ علی بن حدید تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3281 الکافی ۲/۳۴۵/۶/۱ الثلاثۃ عَنِ اِبْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلشَّيْطَانَ يُغْرِي بَيْنَ اَلْمُؤْمِنِينَ مَا لَمْ يَرْجِعْ أَحَدُهُمْ عَنْ دِينِهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ اِسْتَلْقَى عَلَى قَفَاهُ وَ تَمَدَّدَ ثُمَّ قَالَ فُزْتُ فَرَحِمَ اَللَّهُ اِمْرَأً أَلَّفَ بَيْنَ وَلِيَّيْنِ لَنَا يَا مَعْشَرَ اَلْمُؤْمِنِينَ تَأَلَّفُوا وَ تَعَاطَفُوا۔

ترجمہ: زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: شیطان مومنین کے درمیان عداوت ڈالتا رہتا ہے جب تک کہ ان میں سے کوئی اپنا دین نہ پھر جائے۔ پس جب وہ ایسا کر لیتے ہیں تو وہ اپنی پیٹھ کے بل کشادگی کے ساتھ لیٹ جاتا ہے اور کہتا ہے: میں کامیاب ہو گیا۔

پس اللہ اس پر رحم فرمائے جو ہمارے دو دوستوں کے درمیان الفت پیدا کرتے ہیں۔ اے گروہ مومنین! آپس میں

[۱] بحار الانوار ج ۷۲، ص ۱۸۵

[۲] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۶۱

الفت پیدا کرو اور ایک دوسرے پر مہربانی کیا کرو۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۲] یا پھر سند صحیح ہے۔ [۳] یا پھر حسن ہے۔ [۴] اور میرے نزدیک سند صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

7/3282 الکافی،۲/۳۴۶/۱/۷ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْفُوظٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَزَالُ إِبْلِيسُ فَرِحاً مَا اِهْتَجَرَ اَلْمُسْلِمَانِ فَإِذَا اِلْتَقَيَا اِصْطَكَّتْ رُكْبَتَاهُ وَ تَخَلَّعَتْ أَوْصَالُهُ وَ نَادَى يَا وَيْلَهُ مَا لَقِيَ مِنَ اَلثُّبُورِ.

ترجمہ: ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تک دو مسلمان ایک دوسرے کو چھوڑتے رہیں گے شیطان اس سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ پس جب وہ ملتے ہیں تو اس کے گھٹنے ہلنے لگتے ہیں اور اس کی ہڈیوں کے جوڑ ٹوٹنے لگتے ہیں اور وہ پکارتا ہے: ہائے افسوس! مجھے ہلاکت ہوئی ہے۔ [۵]

بیان:

اصطكاك الركبتين اجطرابهما والأوصال المفاصل او مجتمع العظام: وإنما التفت في حكاية قول إبليس عن التكلم إلى الغيبة في قوله ويله ولقي تنزيها لنفسه المقدسة عن نسبة الشر إليه في اللفظ وان كان في المعنى منسوبا إلى غيره ونظيره شائع في الكلام والثبور: الهلاك:

''اصطکاک الرکبتین'' گھٹنے کے مروڑ کا عارضہ۔

''الاوصال'' جوڑی یا ہڈیوں کا مجموعہ۔

اس نے اپنے الفاظ میں غیبت کرنے کے بارے میں ابلیس کے قصے کی طرف رجوع کیا، اس پر افسوس، اور اس نے اظہار میں اس کی طرف برائی منسوب کرنے سے اپنے مقدس نفس کی توہین محسوس کی خواہ معنی میں اس کی طرف منسوب ہو۔

کوئی اور، اور اس کا ہم منصب تقریر میں عام ہے۔

---

[۱] عوالی اللئالی ج ۲، ص ۱۱۵؛ منیۃ المرید ص ۳۲۶؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۱۸۷

[۲] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۶۳

[۳] الآراء الفقہیہ مجلسی ج ۳، ص ۲۱۴

[۴] مجمع الفائدہ ج ۱۲، ص ۳۴۶

[۵] منیۃ المرید ص ۳۲۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۶۲؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۱۸۷

''الثبور'' ہلاک ہونا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۱]

۱۵۵۔باب المکر و الغدر و خلف الوعد۔

باب: مکر، دھوکا اور وعدہ خلافی

1/3283 الکافی،۲/۳۳۶/۱/۱ الثلاثة عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : لَوْ لاَ أَنَّ اَلْمَكْرَ وَ اَلْخَدِيعَةَ فِي اَلنَّارِ لَكُنْتُ أَمْكَرَ اَلنَّاسِ.

ترجمہ: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اگر ایسا نہ ہوتا کہ مکر اور فریب آگ میں ہے تو میں لوگوں میں سب سے مکر کرنے والا ہوتا۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع کالحسن ہے۔ [۳] یا پھر صحیح مرسل ہے۔ [۴]

2/3284 الکافی،۲/۳۳۸/۶/۱ علی عن أبيه عن ابن أسباط عن عمه عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلْعَبْدِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ اَلْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : ذَاتَ يَوْمٍ وَ هُوَ يَخْطُبُ عَلَى اَلْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ يَا أَيُّهَا اَلنَّاسُ لَوْ لاَ كَرَاهِيَةُ اَلْغَدْرِ كُنْتُ مِنْ أَدْهَى اَلنَّاسِ أَلاَ إِنَّ لِكُلِّ غُدَرَةٍ فُجَرَةً وَ لِكُلِّ فُجَرَةٍ كُفَرَةً أَلاَ وَ إِنَّ اَلْغَدْرَ وَ اَلْفُجُورَ وَ اَلْخِيَانَةَ فِي اَلنَّارِ.

ترجمہ: اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک دن منبر کوفہ سے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اگر مجھے دھوکے سے شدید نفرت نہ ہوتی تو میں لوگوں میں سب سے زیادہ چالاک ہوتا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہر دھوکے میں گناہ (جھوٹ) ہوتا ہے اور ہر گناہ (جھوٹ) کفر ہے۔ نیز تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ

[۱] مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۶۳

[۲] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۴۲؛ بحار الانوار ج۳۳، ص۵۴۳ و ج۷۲، ص۲۸۵

[۳] مراۃ العقول ج۱، ص۳۱۸

[۴] شرح بحار الانوار محشی ج۲، ص۷۴

دھوکہ، گناہ اور خیانت آگ میں ہیں۔ [1]

بیان:

الغدر ضد الوفاء و الدھاء جودة الرأی و الفجر بالفتح الانبعاث فی المعاصی و الزنا و الکفر بالفتح الکفر و التاء فی الألفاظ الثلاثة للوحدة

''الغدر'' یہ وفا کی ضد ہے۔

''الدھاء'' رائے کا معیار۔

''الفجر'' فتح کے ساتھ، زنا اور گناہوں میں اخراج۔

''الکفر'' فتح کے ساتھ اور تینوں الفاظ میں تاء موحدہ کے لیئے آئی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

3/3285 الکافی ۱/۶/۳۳۷/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاكَرَ مُسْلِماً.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مسلمان دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3286 الکافی ۱/۵/۳۳۷/۲ العدة عن البرقی عن ابن شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اَلْأَشْعَثِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ اَلْأَنْصَارِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: يَجِيءُ كُلُّ غَادِرٍ بِإِمَامٍ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ مَائِلاً شِدْقُهُ حَتَّى يَدْخُلَ اَلنَّارَ.

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص ۷۰؛ بحارالانوار ج ۳۳، ص ۵۳ و ج ۴۱، ص ۱۲۹ و ج ۷۲، ص ۲۹۰

[2] مراۃ العقول ج۱۰، ص ۳۲۳

[3] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۷۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۳۲؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۲۸۵

[4] مراۃ العقول ج۱۰، ص ۳۲۲

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر غدار قیامت کے دن امام کے ساتھ آئے گا کہ اس کا جبڑا ایک طرف لٹکا ہوگا یہاں تک کہ جہنم میں داخل ہو جائے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3287 الکافی،۲/۳۳۷/۱/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: يَجِيءُ كُلُّ غَادِرٍ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ بِإِمَامٍ مَائِلٍ شِدْقُهُ حَتَّى يَدْخُلَ اَلنَّارَ وَيَجِيءُ كُلُّ نَاكِثٍ بَيْعَةَ إِمَامٍ أَجْذَمَ حَتَّى يَدْخُلَ اَلنَّارَ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر غدار قیامت کے دن امام کے ساتھ آئے گا کہ اس کا جبڑا ایک طرف لٹکا ہوگا یہاں تک کہ جہنم میں داخل ہو جائے گا اور امام کی بیعت توڑنے والا ہر شخص جذام زدہ ہو کر آئے گا یہاں تک کہ آگ میں داخل ہو جائے گا۔ [3]

بیان:

یجیء کل غادر یعنی من أصناف الغادرین علی اختلافهم فی أنواع الغدر بإمام یعنی مع إمام یکون تحت لوائه کما قال الله تعالی يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ و إمام کل صنف من الغادرین من کان کاملا فی ذلك الصنف من الغدر أو بادیا به و یحتمل أن یکون المراد بالغادر بإمام من غدر ببیعة إمام فی الحدیث الأول خاصة و أما الثانی فلا لاقتضائه التکرار و للفصل فیه بیوم القیامة و الأول أظهر لأنهما فی الحقیقة حدیث واحد یبین أحدهما الآخر فینبغی أن یکون معناهما واحدا و الشدق بالکسر جانب الفم و الأجذم المقطوع الید أو الذاهب الأنامل

''یجیء کل غادر'' ہر غدار آتا ہے، یعنی غدار لوگوں کی اقسام میں سے، باوجود اس کے کہ وہ مختلف قسم کی خیانت کرتے ہیں۔

''بامام'' یعنی امامؑ کے ساتھ ان کے پرچم کے سائے میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا:

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۶۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۳،ص۱۹۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۷،ص۴۵۷

[2] مرآۃ العقول ج۱۰،ص۳۲۳

[3] بحار الانوار ج۷،ص۲۰۱ و ج۷۲،ص۲۸۷

قیامت کے دن ہم ہر گروہ کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے۔ (سورہ بنی اسرائیل: ۷۱)

اور ہر قسم کی خیانت کا امام وہ ہے جو اس قسم کی خیانت میں کامل ہو یا اس پر کھلا ہو۔

اور ممکن ہے کہ امام کے ساتھ خیانت سے مراد وہ شخص ہو جس نے خاص طور پر پہلی حدیث میں کسی امام کی بیعت میں خیانت کی ہو، لیکن دوسری حدیث میں یہ اس لیے نہیں ہے کہ اس کے لیے اعادہ کی ضرورت ہے اور اس پر فیصلہ کرنا ضروری ہے۔ بہر حال! اول جو ہے وہ اظہر ہے کیونکہ یہ دونوں حقیقت میں ایک حدیث ہیں اور ان دونوں میں سے ایک دوسری کو بیان کر رہیں ہے۔ پس ان دونوں کا معنی ایک ہی ہونا چاہیے۔ ''و الشدق'' یعنی مُنہ کی ایک جانب ''و الأجذم'' یعنی ہاتھ کٹا ہوا یا انگلیاں کا کٹا ہونا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3288 الکافی، ۱/۱/۳۶۳/۲ الثلاثة عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: عِدَةُ اَلْمُؤْمِنِ أَخَاهُ نَذْرٌ لاَ كَفَّارَةَ لَهُ فَمَنْ أَخْلَفَ فَبِخُلْفِ اَللَّهِ بَدَأَ وَلِمَقْتِهِ تَعَرَّضَ وَذَلِكَ قَوْلُهُ: (يَا أَيُّهَا اَلَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لاَ تَفْعَلُونَ . كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اَللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لاَ تَفْعَلُونَ)

ترجمہ: ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: مومن کا اپنے بھائی سے وعدہ کرنا نذر ہے کہ جس کا کوئی کفارہ نہیں۔ پس جس نے اس کی خلاف ورزی کی تو اس نے اللہ کی خلاف ورزی کی ابتداء کی اور اپنے آپ کو اس کے غضب کا نشانہ بنایا جیسا کہ اس کا فرمان ہے: ''اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک بڑی ناپسند بات ہے جو کہو اس کو کرو نہیں۔ (الصف: ۲-۳)۔'' [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [3] یا پھر صحیح ہے۔ [4] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

7/3289 اَلْكَافِي، ۱/۲/۳۶۴/۲ اَلثَّلاَثَةُ عَنِ اَلْعَقَرْقُوفِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ

---

[1] مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۲

[2] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۱۶۵؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۳۶۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۳۱۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۳، ص۲۲۰

[3] مراۃ العقول ج۱۱، ص۲۲

[4] مہذب الاحکام ج۱۶، ص۱۵۳؛ فقہ الصادق ج۱۴، ص۲۳۴؛ روش جدید اخلاق اسلامی محسنی ص۲۷۵؛ حدود الشریعہ ج۱، ص۵۹۳؛ استفتاءات خطری ج۲، ص۳۱۱

صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْآخِرِ فَلْيَفِ إِذَا وَعَدَ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ جب وعدہ کرے تو اس کو پورا کرے۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ (۲) لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۵۶۔ باب الکذب

باب: جھوٹ

1/3290 الكافى، ۱/۱۱/۳۴۰/۲ العدة عن البرقی عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱلْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ ٱلْحَمِيدِ ٱلطَّائِيِّ عَنِ ٱلْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: لاَ يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ ٱلْإِيمَانِ حَتَّى يَتْرُكَ ٱلْكَذِبَ هَزْلَهُ وَجِدَّهُ.

ترجمہ: اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: بندہ ایمان کا ذائقہ نہیں چکھ سکتا یہاں تک کہ وہ اپنے مذاق اور اپنی سنجیدگی (یعنی ہر حال) میں جھوٹ بولنا چھوڑ دے۔ (۳)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۴) لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ قاسم بن عروہ سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ (۵)

2/3291 الكافى، ۱/۲/۳۳۸/۲ عنه عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ ٱلْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ لِوُلْدِهِ: اِتَّقُوا ٱلْكَذِبَ

(۱) تحف العقول ص ۴۵؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۳۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۱۶۵؛ بحار الانوار ج ۷۴، ص ۱۴۹

(۲) مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۲۴

(۳) تحف العقول ص ۲۱۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۵۰؛ الفصول المہمہ ج ۳، ص ۳۶۳؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۴۹ و ج ۷۵، ص ۵۵

(۴) مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۳۶

(۵) الکافی ج ۷، ص ۳۹۰؛ تہذیب الاحکام ج ۶، ص ۲۲۸؛ الاستبصار فیما اختلف من الاخبار ج ۳، ص ۱۶؛ الوافی ج ۱۶، ص ۹۶۷ ح ۱۶۵۰۰؛ وسائل الشیعہ ج ۲۷، ص ۳۴۵

اَلصَّغِيرَ مِنْهُ وَ اَلْكَبِيرَ فِي كُلِّ جِدٍّ وَ هَزْلٍ فَإِنَّ اَلرَّجُلَ إِذَا كَذَبَ فِي اَلصَّغِيرِ اِجْتَرَى عَلَى اَلْكَبِيرِ أَ مَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ مَا يَزَالُ اَلْعَبْدُ يَصْدُقُ حَتَّى يَكْتُبَهُ اَللَّهُ صِدِّيقاً وَ مَا يَزَالُ اَلْعَبْدُ يَكْذِبُ حَتَّى يَكْتُبَهُ اَللَّهُ كَذَّاباً ۔

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام اپنے بچوں سے فرماتے تھے: تم ہر سنجیدگی اور مذاق میں چھوٹے اور بڑے (ہر طرح کے) جھوٹ سے بچو۔ کیونکہ جب آدمی چھوٹی بات میں جھوٹ بولتا ہے تو بڑی بات میں جھوٹ بولنے کی ہمت بڑھ جاتی ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ مسلسل سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ اسے سچا لکھ دیتا ہے اور جو کوئی مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ اسے جھوٹا لکھ دیتا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۲]

3/3292 الکافی، ۱/۳/۳۳۸/۲ عنه عن عثمان عن ابن مسکان عن محمد عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ أَقْفَالاً وَ جَعَلَ مَفَاتِيحَ تِلْكَ اَلْأَقْفَالِ اَلشَّرَابَ وَ اَلْكَذِبُ شَرٌّ مِنَ اَلشَّرَابِ ۔

ترجمہ: محمد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے برائی کے لیے کچھ تالے بنائے ہیں اور اس نے شراب کو ان تالوں کی کنجی قرار دیا ہے اور جھوٹ شراب سے زیادہ بری چیز ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۴] یا پھر سند صحیح ہے۔ [۵] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے کیونکہ عثمان کا رجوع واضح ہے اور اصحاب اجماع میں سے ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۰۷؛ ارشاد القلوب ج۱، ص۱۸۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۵۰؛ بحار الانوار ج۶۹، ص۲۳۵

[۲] مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۲۸

[۳] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۴۴؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۴۴ و ج۲۵، ص۳۳۱؛ بحار الانوار ج۶۹، ص۲۳۶ و ج۷۶، ص۱۳۹

[۴] مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۲۹؛ ارشاد الطالب ج۱، ص۲۲۷؛ المکاسب انصاری ج۴، ص۱۶؛ فقہ الصادق ج۲۱، ص۲۸۲؛ مصباح المنہاج (الاجتہاد و التقلید) ص۲۷۱ و (التجارۃ) ج۱، ص۳۱۱؛ منہاج الفقاہۃ روحانی ج۲، ص۱۱؛ ایصال الطالب ج۳، ص۱۸؛ المکاسب شہیدی ج۱، ص۴۴۸؛ تشریح المطالب ج۳، ص۸۷۶؛ المکاسب مامقانی ج۳، ص۶؛ البحوث الہامہ ج۷، ص۱۵۳

[۵] مہذب الاحکام ج۱۶، ص۱۵؛ الانوار النعمانیہ ج۳، ص۳۷؛ مصباح المنہاج (التجارۃ) ج۱، ص۳۱۱؛ الآراء الفقہیہ نجفی ج۳، ص۵۶

4/3293 الکافی،۲/۳۳۹/۱/۴ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْكَذِبَ هُوَ خَرَابُ اَلْإِيمَانِ.

ترجمہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بے شک جھوٹ ایمان کی بربادی ہے۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۲﴾

5/3294 الکافی،۲/۳۳۹/۱/۶ محمد عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ اَلْأَحْمَرِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُكَذِّبُ اَلْكَذَّابَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ اَلْمَلَكَانِ اَللَّذَانِ مَعَهُ ثُمَّ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ كَاذِبٌ.

ترجمہ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جس نے سب سے پہلے جھوٹے کی تکذیب اللہ تعالیٰ کرتا ہے، پھر وہ دوفرشتے کرتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں اور پھر وہ کرتا ہے جو جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔ ﴿۳﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ ﴿۴﴾

6/3295 الکافی،۲/۳۳۹/۱/۷ عَلِيُّ بْنُ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ اَلْكَذَّابَ يَهْلِكُ بِالْبَيِّنَاتِ وَ يَهْلِكُ أَتْبَاعُهُ بِالشُّبُهَاتِ.

ترجمہ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرمارہے تھے: بے شک کذاب بینات (واضح دلیل) سے ہلاک ہوگا اور اس کے پیروکار شبہات سے ہلاک ہوں گے۔ ﴿۵﴾

بیان:

أريد بالكذاب في هذا الحديث مدعي الرئاسة و سبب هلاكه بالبينات إفتاؤه بغير علم مع علمه بجهله و سبب هلاك أتباعه بالشبهات تجويزهم كونه عالما و عدم قطعهم بجهله فهم في شبهة من أمره

﴿۱﴾ ارشاد القلوب ج ۱، ص ۱۷۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۴۳؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۴۷

﴿۲﴾ مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۲۹

﴿۳﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۴۳؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۴۷

﴿۴﴾ مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۳۰؛ الآراء الفقہیہ نجفی ج ۳، ص ۵۶

﴿۵﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۴۳؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۴۸

اس حدیث میں ''الکاذب'' جھوٹے سے میری مراد ریاست کا دعویٰ کرنے والا ہے اور اس کی ہلاکت کا سبب اس کا فتویٰ ہے بغیر علم کے جبکہ وہ اپنی لاعلمی کو جانتا تھا اور اس کے پیروکاروں کے شکوک وشبہات سے ہلاک ہونے کی وجہ اس کی اجازت دینا ہے۔ علم والا ہے اور اپنی لاعلمی کی وجہ سے ان کو کاٹ نہیں رہا ہے، اس لیے وہ اس کے معاملے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۱]

7/3296 اَلْكَافِي ١/٨/٣٤٠/٢ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عِيسَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ آيَةَ اَلْكَذَّابِ بِأَنْ يُخْبِرَكَ خَبَرَ اَلسَّمَاءِ وَ اَلْأَرْضِ وَ اَلْمَشْرِقِ وَ اَلْمَغْرِبِ فَإِذَا سَأَلْتَهُ عَنْ حَرَامِ اللّٰهِ تَعَالَى وَ حَلاَلِهِ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ.

ترجمہ: ابن وھب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: بے شک کذاب کی کچھ نشانیاں ہوتی ہیں۔ چنانچہ وہ تجھے آسمان وزمین اور مشرق ومغرب کی خبریں تو سنائے گا لیکن جب تو اس سے اللہ کے حرام اور اس کے حلال کے بارے میں پوچھے گا تو اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہوگی۔ [۲]

بیان:

و ذلك لأن العلم بحقائق الأشياء على ما هي عليه لا يحصل لأحد إلا بالتقوى و تهذيب السر عن رذائل الأخلاق قال الله تعالى وَ اتَّقُوا اللهَ وَ يُعَلِّمُكُمُ اللهُ و لا يحصل التقوى إلا بالاقتصار على الحلال و الاجتناب عن الحرام و لا يتيسر ذلك إلا بالعلم بالحلال و الحرام فمن أخبر عن شيء من حقائق الأشياء و لم يكن عنده معرفة بالحلال و الحرام فهو لا محالة كذاب يدعي ما ليس له

اس لیے کہ چیزوں کی حقیقتوں کا علم جیسا کہ وہ ہیں کسی کو حاصل ہوسکتا مگر پرہیزگاری اور اخلاق کی برائیوں اور راز کو ضبط کرنے کے ساتھ،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاتَّقُوا اللهَ وَيُعَلِّمُكُمُ الله (سورہ البقرہ:۲۸۲)

اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں تعلیمات سے آراستہ فرماتا ہے تقویٰ حاصل نہیں کیا جاسکتا سوائے اس کے کہ اپنے آپ کو حلال تک محدود رکھے اور حرام سے اجتناب کرے اور یہ ممکن نہیں ہے سوائے اس کے کہ کیا حلال ہے اور کیا حرام ہے لہٰذا

---

[۱] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۳

[۲] بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۴۸

جو شخص کسی چیز کے بارے میں حقائق سے آگاہ کرتا ہے اور اس کے پاس نہیں ہوتا کہ کیا حلال ہے اور کیا حرام کا علم، تو یقیناوہ جھوٹا ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ اس کے پاس نہیں ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [1]

8/3297 الكافي ۱/۹/۳۴۰/۲ الثلاثة عن بزرج عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ ٱلْكَذِبَةَ لَتُفَطِّرُ اَلصَّائِمَ قُلْتُ وَ أَيُّنَا لاَ يَكُونُ ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ لَيْسَ حَيْثُ ذَهَبْتَ إِنَّمَا ذَلِكَ ٱلْكَذِبُ عَلَى ٱللَّهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَ عَلَى ٱلْأَئِمَّةِ صَلَوَاتُ ٱللَّهِ عَلَيْهِم۔

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرمار ہے تھے: بے شک جھوٹ روزے کو توڑ دیتا ہے۔

میں نے عرض کیا: ہم میں سے کون ایسا شخص ہے جو ایسا نہیں ہوگا (کہ جس نے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو)؟

آپؑ نے فرمایا: جیسا تم سمجھے ہو ایسا نہیں ہے۔ اس سے مراد اللہ پر، اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ائمہؑ پر جھوٹ بولنا ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن موثق ہے۔ [3] یا پھر موثق ہے۔ [4]

9/3298 الكافي ۱/۵/۳۳۹/۲ الاثنان و علی بن محمد عن صالح بن أبي حماد جميعا عَنِ ٱلْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْكَذِبُ عَلَى ٱللَّهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ مِنَ ٱلْكَبَائِرِ۔

ابو خدیجہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ پر اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھنا کبائر (گناہان کبیرہ) میں سے ہے۔ [5]

تحقیق اسناد:

---

[1] مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۳۱؛ الاصول الاصیلہ ص۱۷۹؛ عین الحیاۃ مجلسی ج۲، ص۶۰۴؛ معتصم الشیعہ ج۱، ص۳۳

[2] بحار الانوار ج۶۹، ص۲۴۹

[3] مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۳۱؛

[4] مہذب الاحکام ج۱۰، ص۶۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم) ص۱۳۶

[5] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۴۸

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ابو خدیجہ یعنی سالم بن مکرم کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ عین ہے۔ [۲]

10/3299 اَلْكَافِي، ۱/۱۰/۳۴۰/۲ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عِيسَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: ذُكِرَ الْحَائِكُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ مَلْعُونٌ فَقَالَ ذَاكَ الَّذِي يَحُوكُ الْكَذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

ابن عیسی کے کسی ساتھی نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف مرفوع کرتے ہوئے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے جولاہے کا ذکر کیا گیا کہ وہ ملعون ہوتا ہے تو آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد وہ ہے جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھتا ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۴]

11/3300 الكافي، ۱/۱/۳۳۸/۲ محمد عن ابن عيسى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: يَا أَبَا النُّعْمَانِ لاَ تَكْذِبْ عَلَيْنَا كَذِبَةً فَتُسْلَبَ الْحَنِيفِيَّةَ وَ لاَ تَطْلُبَنَّ أَنْ تَكُونَ رَأْساً فَتَكُونَ ذَنَباً وَ لاَ تَسْتَأْكِلِ النَّاسَ بِنَا فَتَفْتَقِرَ فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ لاَ مَحَالَةَ وَ مَسْئُولٌ فَإِنْ صَدَقْتَ صَدَّقْنَاكَ وَ إِنْ كَذَبْتَ كَذَّبْنَاكَ

ابو نعمان سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو نعمان! ہم پر جھوٹ نہ باندھنا ورنہ تجھ سے حنیفیت (شریعت) سلب کر لی جائے گی اور یہ طلب مت کرنا کہ تو سر بن جائے (یعنی مقدم ہو جائے) ورنہ تو گنہگار ہو جائے گا اور ہمارے ذریعے لوگوں (کے اموال) کو مت کھانا ورنہ فقیر کر دے گا۔ یقینا تجھے لامحالہ کھڑا کیا جائے گا اور پوچھ گچھ کی جائے گی۔ چنانچہ اگر تو سچ بولے گا تو ہم تیری تصدیق کریں گے اور اگر تو جھوٹ بولے گا تو ہم تیری تکذیب کریں گے۔ [۵]

---

[۱] مرآۃ العقول ج۱۰، ص ۳۳

[۲] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۲۴۲

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۴۸ و ج ۱۷، ص ۱۴۰؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۴۹

[۴] مرآۃ العقول ج۱۰، ص ۳۳۲

[۵] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۴۷؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۳۳

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۱)

12/3301 الکافی، ۱/۲۱/۳۴۳/۲ العدۃ عن سھل عن ابن أَسْبَاطٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَ الْكَذِبَ فَإِنَّ كُلَّ رَاجٍ طَالِبٌ وَ كُلَّ خَائِفٍ هَارِبٌ۔

ترجمہ ابواسحاق خراسانی سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے تھے: جھوٹ سے بچو کیونکہ ہر امید رکھنے والا طلبگار ہوتا ہے اور ہر ڈرنے والا بھاگنے والا ہوتا ہے۔ (۲)

بیان:

أراد ع لا تكذبوا في ادعائكم الرجاء و الخوف من الله سبحانه و ذلك لأن كل راج طالب لما يرجو ساع في أسبابه و أنتم لستم كذلك و كل خائف هارب مما يخاف منه مجتنب مما يقربه منه و أنتم لستم كذلك و هذا مثل قوله ع كذب و الله العظيم ما باله لا يتبين رجاؤه في عمله و كل من رجا عرف رجاؤه في عمله إلا رجاء الله فإنه مدخول و كل خوف محقق إلا خوف الله فإنه معلول الحديث بطوله و قد مضى ذكر بعضه

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا، امید اور خوف خدا کے دعوؤں میں جھوٹ نہ بولو، وہ پاک ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر امیدمند جس چیز کی امید رکھتا ہے، اس کے اسباب تلاش کرتا ہے، اور تم ایسے نہیں ہو، اور ہر ڈرنے والا اس چیز سے بھاگتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے، اس چیز سے بچتا ہے جو اسے اس کے قریب کرتی ہے، اور تم ایسے نہیں ہو، اور یہ اس طرح ہے جو امامؑ نے فرمایا:

كذب و الله العظيم ما باله لا يتبين رجاؤه في عمله و كل من رجا عرف رجاؤه في عمله إلا رجاء الله

جھوٹ ہے! خدا کی قسم! جو اس کے اندر ہے۔ یاد رکھو کہ اس کی امید اپنے کام میں واضح نہیں ہے اور جو کوئی امید رکھتا ہے وہ اپنے کام میں امید رکھتا ہے سوائے خدا کی امید کے کیونکہ وہ داخل ہے اور ہر خوف پورا ہوتا ہے سوائے خدا کے خوف کے۔

حدیث میں اس کی دلیل ہے اس کی طوالت کے لیے اور اس میں سے کچھ کا ذکر پہلے ہی ہو چکا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے اور اس میں ارسال یا اضمار بھی ہے کہ ہوسکتا ہے کہ ضمیر "قال" امام جعفر صادق علیہ السلام

---

(۱) مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۲۷

(۲) وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۴۵؛ بحار الانوار ج۶۹، ص۲۴۶

یا امام علی رضاؑ کی طرف لوٹتی ہو۔ ﴿۱﴾ لیکن میرے نزدیک سند مرسل یا مجہول ہے کیونکہ سہل ثقہ ہے اور ابو اسحاق کا زمانہ امیر المومنینؑ کا نہیں ہے اور یہ مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

13/3302 الكافی، ۱/۱۲/۳۴۰/۲ الثلاثة عن البجلی قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلْكَذَّابُ هُوَ اَلَّذِي يَكْذِبُ فِي اَلشَّيْءِ قَالَ لاَ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ يَكُونُ ذَلِكَ مِنْهُ وَلَكِنَّ اَلْمَطْبُوعَ عَلَى اَلْكَذِبِ

ترجمہ: البجلی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا کذاب وہی ہے جو کسی چیز میں جھوٹ بولتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، ایسا کوئی بھی نہیں مگر یہ کہ اس سے ایسا سرزد ہوہی جاتا ہے بلکہ اس سے مراد وہ ہے جس کی طبیعت (عادت/فطرت) ہی جھوٹ پر ہے۔ ﴿۲﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ ﴿۳﴾ یا پھر صحیح ہے۔ ﴿۴﴾ اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

14/3303 الكافی، ۱/۱۳/۳۴۱/۲ العدة عن البرقی عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ ظَرِيفٍ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ عِيسَى اِبْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَنْ كَثُرَ كَذِبُهُ ذَهَبَ بَهَاؤُهُ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت عیسیٰ ابن مریم نے فرمایا ہے کہ جو کثرت سے جھوٹ بولتا ہے اس کا حسن و جمال (یا عزت و احترام) جاتا رہتا ہے۔ ﴿۵﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ ﴿۶﴾

﴿۱﴾ مراۃ العقول ج۱۰، ص ۳۴۵

﴿۲﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۴۵؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۵۰

﴿۳﴾ مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۳۲

﴿۴﴾ مہذب الاحکام ج ۱۶، ص ۱۵۱؛ حدود الشریعہ محسنی ج ۱، ص ۸۰۶؛ المکاسب مامقانی ج ۳، ص ۷؛ مصباح المنہاج (الاجتہاد والتقلید) ص ۲۷۳؛ ایصال الطالب ج ۳، ص ۱۸۷؛ فقہ الصادق ج ۲۱، ص ۲۸۸؛ المکاسب انصاری ج ۱، ص ۱۹۵؛ منہاج الفقاہۃ ج ۲، ص ۱۱۳؛ المواہب فی تحریر احکام المکاسب ص ۷۰۰؛ البحوث الہامہ ج ۷، ص ۱۵۹؛ ارشاد الطالب ج ۲، ص ۱۰؛ تشریح المطالب ج ۳، ص ۸۸۰؛ المکاسب محرمہ خمینی ج ۲، ص ۱۲۱؛ انوار الفقاہۃ (مکارم المکاسب) ص ۳۱۶؛ المکاسب شہیدی ج ۱، ص ۳۴۹؛ الآراء الفقہیہ ج ۳، ص ۶؛ دروس فی الاخلاق مشکینی ص ۱۵۹

﴿۵﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۴۴؛ بحار الانوار ج ۱۴، ص ۳۳۰ و ج ۶۹، ص ۲۵۰

﴿۶﴾ مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۳۳

15/3304 الكافي، ۸/۲۵۴/۳۶۲ الثلاثة عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ مِمَّنْ يَنْتَحِلُ هَذَا اَلْأَمْرَ لَيَكْذِبُ حَتَّى إِنَّ اَلشَّيْطَانَ لَيَحْتَاجُ إِلَى كَذِبِهِ.

ترجمہ: ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جو شخص اس امر (تشیع یا امامت) کا دعویٰ کرتا ہے (یا اسے خود سے منسوب کرتا ہے) تو وہ ضرور جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ شیطان اس کے جھوٹ کا محتاج ہوتا ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

16/3305 الكافي، ۲/۳۴۱/۱۵/۱ العدة عن البرقي عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ مِمَّا أَعَانَ اَللَّهُ بِهِ عَلَى اَلْكَذَّابِينَ اَلنِّسْيَانَ.

ترجمہ: عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جس چیز کے ذریعے اللہ جھوٹ بولنے والوں کی مدد کرتا ہے وہ بھول جانا ہے۔ [3]

بیان:

يعني أن النسيان يصير سبب فضيحتهم و ذلك لأنهم ربما قالوا شيئا فنسوا أنهم قالوه فيقولون خلاف ما قالوه أولا فيفتضحون

اس کا مطلب یہ ہے کہ بھول جانا ان کی رسوائی کا سبب بنتا ہے اور وہ اس لیے کہ انہوں نے کچھ کہا ہوگا لیکن وہ بھول گئے تھے کہ انہوں نے کہا تھا اس لیے وہ پہلے کہی ہوئی بات کے برعکس کہتے ہیں اور وہ رسوا ہو جاتے ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [4]

17/3306 الكافي، ۲/۳۴۱/۱۶/۱ محمد عن ابن عيسى عَنْ أَبِي يَحْيَى اَلْوَاسِطِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْكَلاَمُ ثَلاَثَةٌ صِدْقٌ وَ كَذِبٌ وَ إِصْلاَحٌ بَيْنَ اَلنَّاسِ قَالَ قِيلَ لَهُ

---

[1] مسند الامام الصادق ج ۴، ص ۲۹٦

[2] مراۃ العقول ج۱۰، ص

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۴۵؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۵۱

[4] مراۃ العقول ج۱۰، ص ۳۳۴

جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا اَلْإِصْلاَحُ بَيْنَ اَلنَّاسِ قَالَ تَسْمَعُ مِنَ اَلرَّجُلِ كَلاَماً يَبْلُغُهُ فَتَخْبُثُ نَفْسُهُ فَتَلْقَاهُ فَتَقُولُ سَمِعْتُ مِنْ فُلاَنٍ قَالَ فِيكَ مِنَ اَلْخَيْرِ كَذَا وَ كَذَا خِلاَفَ مَا سَمِعْتَ مِنْهُ .

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کلام تین قسم کے ہیں: صحیح، جھوٹ اور لوگوں کے درمیان اصلاح (کرنے والا)۔
راوی کا بیان ہے کہ آپؑ سے عرض کیا گیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! لوگوں کے درمیان اصلاح (کرنے والا کلام) کون سا ہے؟
آپؑ نے فرمایا: تو کسی شخص سے کسی کے بارے میں ایسے الفاظ سنتا ہے کہ اگر وہ اس شخص تک پہنچ جائیں تو وہ اس کے نفس کو برا لگے گا مگر تو اس سے جا کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے سنا کہ وہ تیرے بارے میں اس (مکروہ گفتگو) کے برخلاف ایسی ایسی اچھی باتیں کر رہا تھا جو تو نے اس سے سن رکھی ہیں۔ [1]

بیان: من الرجل أی فیه فإن حروف الصفات یقوم بعضها مقام بعض و الخبث خلاف الطیبة و المراد من الحدیث أن الکذب فی الإصلاح بین الناس جائز و أنه لیس بکذب محرم و لا صدق بل هو قسم ثالث من الکلام

انسان سے یعنی اس میں صفات کے حروف ایک دوسرے کی جگہ لے لیتے ہیں اور بدی نیکی کے برعکس ہے۔ اور حدیث کی مفہوم یہ ہے کہ لوگوں میں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا جائز ہے۔ اور یہ کہ یہ جھوٹ بولنا حرام نہیں ہے اور نہ ہی سچ بولنا بلکہ یہ کلام میں سے تیسری قسم ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [2]

18/3307 اَلْكَافِي،۱/۲۲/۳۴۳/۲ اَلْقُمِّيَّانِ عَنِ اَلْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : لاَ كَذِبَ عَلَى مُصْلِحٍ ثُمَّ تَلاَ أَيَّتُهَا اَلْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ قَالَ وَ اللهِ مَا سَرَقُوا وَ مَا كَذَبَ ثُمَّ تَلاَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ ثُمَّ قَالَ وَ اَللَّهِ مَا فَعَلُوهُ وَ مَا كَذَبَ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اصلاح کرنے (یا صلح کروانے) والے پر جھوٹ نہیں ہوتا۔ پھر آپؑ نے یہ آیت پڑھی: "اے قافلہ والو! بے شک تم البتہ چور ہو۔ (یوسف: ۷۰)۔"
آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! نہ انہوں نے چوری کی تھی اور نہ اس (یعنی حضرت یوسفؑ) نے جھوٹ بولا۔ پھر آپؑ نے یہ آیت پڑھی: "بلکہ ان کے اس بڑے نے یہ کیا ہے سو ان سے پوچھ لو اگر وہ بولتے

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۵۳؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۵۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۵۵۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۵۳۸

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۳۴

ہیں۔(الانبیاء:۶۳)۔"

پھر فرمایا: خدا کی قسم! نہ انہوں نے ایسا کیا تھا اور نہ اس نے جھوٹ بولا۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲]

19/3308 اَلْكَافِي ۸/۱۰۰/۷۰ اَلِاثْنَانِ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنِ أَبَانٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ أَنَا عِنْدَهُ إِنَّ سَالِمَ بْنَ أَبِي حَفْصَةَ وَ أَصْحَابَهُ يَرْوُونَ عَنْكَ أَنَّكَ تَكَلَّمُ عَلَى سَبْعِينَ وَجْهاً لَكَ مِنْهَا اَلْمَخْرَجُ فَقَالَ مَا يُرِيدُ سَالِمٌ مِنِّي أَ يُرِيدُ أَنْ أَجِيءَ بِالْمَلاَئِكَةِ وَ اَللَّهِ مَا جَاءَتْ بِهَا اَلنَّبِيُّونَ وَ لَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنِّي سَقِيمٌ وَ مَا كَانَ سَقِيماً وَ مَا كَذَبَ وَ لَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَ مَا فَعَلَهُ وَ مَا كَذَبَ وَ لَقَدْ قَالَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَيَّتُهَا اَلْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ وَ اَللَّهِ مَا كَانُوا سَارِقِينَ وَ مَا كَذَبَ.

ترجمہ: ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا گیا جبکہ میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھا: سالم بن ابو حفصہ اور ان کے ساتھی آپ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ستر طریقوں سے بات کرتے ہیں جس سے آپ کے پاس نکلنے کا راستہ ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا: سالم مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ کیا وہ چاہتا ہے کہ میں فرشتوں کے ساتھ آؤں؟ اللہ کی قسم! انبیاء علیہم السلام بھی اس کے ساتھ نہیں آئے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: "بے شک میں بیمار ہوں۔(الصافات:۸۹)۔" حالانکہ وہ بیمار نہیں تھے اور نہ ہی انہوں نے جھوٹ بولا تھا۔ نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: "بلکہ ان کے اس بڑے نے یہ کیا ہے۔(الانبیاء:۶۳)۔" حالانکہ اس نے نے ایسا نہیں کیا تھا اور نہ ہی حضرت ابراہیمؑ نے جھوٹ بولا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا: "اے قافلہ والو! بے شک تم البتہ چور ہو۔(یوسف:۷۰)۔" اللہ کی قسم! نہ انہوں نے چوری کی تھی اور نہ ہی حضرت یوسفؑ نے جھوٹ بولا۔ [۳]

بیان:

سالم نے امامؑ پر الزام لگایا کہ شاید آپؑ کچھ بولتے ہیں تو وہ کسی ایسے شخص تک پہنچ جاتا ہے جسے وہ نہیں پہنچانا چاہتا تھا

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۵۴؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۱۸۷؛ بحارالانوار ج ۱۲، ص ۵۴ و ج ۶۹، ص ۲۵۲؛ النور المبین فی قصص الانبیاء و المرسلین ص ۱۱۲؛ تفسیر نور الثقلین ج ۲، ص ۴۴۴ و ج ۳، ص ۴۴۳؛ تفسیر کنزالدقائق ج ۶، ص ۳۴۳ و ج ۸، ص ۴۲۹

[۲] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۴۶

[۳] البرھان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۲۰۹

پس وہ اس سے انکار کر دیتا ہے اور آپؑ کی اصل مراد کے علاوہ اس کی تاویل کرتا ہے اور یہ جھوٹ اُس کے طرف سے ہوتا ہے پس آپؑ نے اُسے جواب دیا کہ اُن کی یہ صلاحیت ان کے علم کی کثرت کا ثبوت ہے اور وہ اللہ کی طرف سے حجت ہیں اور یہ کہ وہ اس سلسلے میں محتاج نہیں ہیں کہ فرشتے اُن کی طرف لے کر آئیں یہ کیسے ہوسکتا ہے جب کہ انبیاء اسے نہ لائیں ہوں۔ الاحتجاج میں روایت کیا گیا ہے، کہ امام جعفر صادقؑ سے حضرت ابراہیم کے قصہ ابراہیم کے سلسلے میں خدا کے قول: "بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہے، اگر یہ بولتے ہیں تو ان سے پوچھ لو۔ (الانبیاء:٦٣)" پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: بڑے بت نے یہ کام نہیں کیا تھا اور حضرت ابراہیمؑ نے بھی جھوٹ نہیں بولا۔ میں نے عرض کیا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا تھا کہ ان سے پوچھ لو اگر وہ بولتے ہیں تو پھر ان کے بڑے نے کیا ہے (اس کا مفہوم ہے کہ) اگر وہ بولتے نہیں تو پھر ان کے بڑے نے کچھ نہیں کیا۔ پس وہ بولتے نہیں تھے تو حضرت ابراہیمؑ نے جھوٹ بھی نہیں بولا تھا۔ نیز آپؑ سے حضرت یوسفؑ کے سلسلے میں اس کے قول: "اے قافلے والو تم نے چوری کی ہے۔ (یوسف:٧٠)" کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: ان لوگوں نے حضرت یوسفؑ جوان کے والد سے چرایا تھا۔ کیا تم لوگ نہیں دیکھتے کہ آپؑ نے ان سے فرمایا جس وقت وہ پوچھ رہے تھے کہ تم کیا ڈھونڈ رہے ہو۔ انہوں نے کہا: ہم بادشاہ کے ناپ تول والا پیمانہ ڈھونڈ رہے ہیں اور یہ نہیں کہا کہ تم لوگوں نے پیمانہ چرایا ہے۔ دراصل انہوں نے حضرت یوسفؑ کو ان کے والدؑ سے چرایا تھا۔ نیز آپؑ سے حضرت ابراہیمؑ کے قول: "پھر اس نے ایک بار ستاروں میں غور سے دیکھا۔ پھر کہا بے شک میں بیمار ہوں۔ (الصافات:٨٨-٨٩)" کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: حضرت ابراہیمؑ بیمار نہ تھے اور نہ انہوں نے جھوٹ بولا۔ دراصل ان کی مراد اپنے دین میں بیماری تھی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ معلیٰ ثقہ جلیل ثابت ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

20/3309 اَلْكَافِي، ١/١٧/٣٤١/٢ عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱلْبَزَنْطِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عثمان عَنِ ٱلصَّيْقَلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِنَّا قَدْ رُوِّينَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي قَوْلِ يُوسُفَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَيَّتُهَا ٱلْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ قَالَ وَ ٱللَّهِ مَا سَرَقُوا وَ مَا كَذَبَ وَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ فَقَالَ وَ ٱللَّهِ مَا فَعَلُوا وَ مَا كَذَبَ قَالَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ مَا عِنْدَكُمْ فِيهَا يَا صَيْقَلُ قَالَ قُلْتُ مَا عِنْدَنَا فِيهِ إِلاَّ ٱلتَّسْلِيمُ قَالَ فَقَالَ إِنَّ ٱللَّهَ تَعَالَى أَحَبَّ ٱثْنَيْنِ وَ أَبْغَضَ ٱثْنَيْنِ أَحَبَّ ٱلْخَطَرَ فِيمَا بَيْنَ ٱلصَّفَّيْنِ وَ أَحَبَّ ٱلْكَذِبَ فِي ٱلْإِصْلاَحِ وَ أَبْغَضَ ٱلْخَطَرَ فِي ٱلطُّرُقَاتِ وَ أَبْغَضَ ٱلْكَذِبَ فِي غَيْرِ إِصْلاَحٍ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِنَّمَا قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا إِرَادَةَ ٱلْإِصْلاَحِ وَ

[1] مراۃ العقول ج٢٥، ص٢٣٣

دَلاَلَةٌ عَلَى أَنَّهُمْ لاَ يَفْعَلُونَ وَ قَالَ يُوسُفُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِرَادَةَ اَلْإِصْلاَحِ.

ترجمہ: صیقل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا: ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے حضرت یوسف علیہ السلام کے قول: ''اے قافلہ والو! بے شک تم البتہ چور ہو۔(یوسف:۷۰)۔'' کے بارے میں روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! نہ انہوں نے چوری کی اور نہ حضرت یوسفؑ نے جھوٹ بولا۔

نیز حضرت ابراہیمؑ نے کہا: ''بلکہ ان کے اس بڑے نے یہ کیا ہے سو ان سے پوچھ لو اگر وہ بولتے ہیں۔(الانبیاء:٦٣)۔'' تو انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! نہ انہوں نے ایسا کیا تھا اور حضرت ابراہیمؑ نے جھوٹ بولا۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اے صیقل! اس بارے میں تمہارے ہاں کیا بات ہے؟

میں نے عرض کیا: اس بارے میں ہمارے ہاں صرف تسلیم کرنا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: بے شک اللہ دو سے محبت کرتا ہے اور دو سے بغض رکھتا ہے: اسے دو (جنگی) صفوں کے درمیان اترا کر چلنا پسند کرتا ہے اور اصلاح کرنے (یا صلح کروانے) میں جھوٹ بولنے کو پسند کرتا ہے۔ اور وہ عام راستوں پر اترا کر چلنے سے بغض رکھتا ہے اور اصلاح (یا صلح) کے علاوہ کسی کام میں جھوٹ بولنے سے بغض رکھتا ہے۔ اور یقیناً جو حضرت ابراہیمؑ نے کہا: ''بلکہ ان کے اس بڑے نے یہ کیا ہے۔(الانبیاء:٦٣)۔'' تو ان کا ارادہ اصلاح (یا صلح) تھا اور اس پر دلیل یہ ہے کہ انہوں نے ایسا کیا ہی نہیں تھا اور حضرت یوسفؑ نے بھی اصلاح (یا صلح) کے ارادہ سے کہا تھا۔ [1]

بیان:

الخطر بالمعجمة ثم المهملتين التبختر في المشي

''الخطر'' معجمہ اور دو مھملوں کے ساتھ، پیدل چلنے کے بارے میں ہلچل۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند کا حسن ہونا بعید نہیں ہے کیونکہ حسن بن زیاد الصیقل سے ابان کے روایت کرنے پر اس کے ثقہ ہونے کا استدلال کیا گیا ہے جو غلط نہیں ہے کیونکہ یہ جس سے اصحاب اجماع میں سے کوئی روایت کرے تو یہ اس کے ثقہ ہونے کی دلیل مانا گیا ہے جیسا کہ جلد اول کے مقدمے میں وضاحت گزر چکی

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۵۳؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۱۸۶؛ بحارالانوار ج ۱۲، ص ۵۵ و ج ۶۹، ص ۲۳۷؛ تفسیر نورالثقلین ج ۲، ص ۴۳۳ و ج ۳، ص ۴۳۳؛ تفسیر کنزالدقائق وبحرالغرائب ج ۶، ص ۳۴۲ و ج ۸، ص ۴۲۸

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۲۸

ہے۔(واللہ اعلم)

21/3310 الکافی، ۱/۱۸/۳۴۲/۲ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي مَخْلَدٍ [محمد] اَلسَّرَّاجِ عَنْ عِيسَى بْنِ حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: كُلُّ كَذِبٍ مَسْئُولٌ عَنْهُ صَاحِبُهُ يَوْماً إِلاَّ كَذِباً فِي ثَلاَثَةٍ رَجُلٌ كَائِدٌ فِي حَرْبِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عَنْهُ أَوْ رَجُلٌ أَصْلَحَ بَيْنَ اِثْنَيْنِ يَلْقَى هَذَا بِغَيْرِ مَا يَلْقَى بِهِ هَذَا يُرِيدُ بِذَلِكَ اَلْإِصْلاَحَ مَا بَيْنَهُمَا أَوْ رَجُلٌ وَعَدَ أَهْلَهُ شَيْئاً وَهُوَ لاَ يُرِيدُ أَنْ يُتِمَّ لَهُمْ۔

ترجمہ: عیسیٰ بن حسان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: ہر جھوٹ کے بارے میں اس کے بولنے والے سے ایک دن پوچھا جائے گا سوائے تین باتوں میں جھوٹ بولنے کے: بندہ اپنی جنگ میں جنگی حربے کر رہا ہو تو یہ (جھوٹ) اس سے اٹھالیا گیا ہے، بندہ دو لوگوں کے درمیان صلح کرواتے ہوئے ایک سے کسی اور طرح ملے اور دوسرے سے کسی اور طرح ملے جبکہ اس کا ارادہ ان دونوں کے درمیان صلح کروانے کا ہو یا بندہ اپنے گھر والوں سے کسی چیز کا وعدہ کرے جبکہ اس کا ارادہ ان کے لیے پورا کرنے کا نہ ہو۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

22/3311 الکافی، ۱/۱۹/۳۴۲/۲ العدۃ عن البرقی عن أبیہ عن ابن المغیرۃ عن ابن عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ۔

ترجمہ: ابن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اصلاح کرنے (یا صلح کروانے) والا جھوٹا نہیں ہوتا۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [4]

---

[1] مشکاۃ الانوار ص ۱۷۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۵۳؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۴۲؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۹۲۷؛ مستدرک الوسائل ج ۹، ص ۹۴

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۴

[3] تفسیر الصافی ج ۵، ص ۵۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۵۲ و ج ۱۸، ص ۴۴۲

[4] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۴۲؛ حاشیہ المکاسب شیرازی ج ۱، ص ۱۳۳؛ المکاسب انصاری ج ۱، ص ۴۰۲؛ ایصال الطالب ج ۳، ص ۲۳۱؛ المکاسب شہیدی ج ۱، ص ۴۷۰؛ ارشاد الطالب ج ۲، ص ۳۶؛ تشریح الطالب ج ۳، ص ۹۲۷؛ المکاسب المحرمہ خمینی ج ۲، ص ۷۱؛ البحوث الہامہ ج ۷، ص ۸۰۲؛ منہاج الفقاہۃ روحانی ج ۲، ص ۱۳۴؛ فقہ الصادق ج ۲۱، ص ۳۲۸؛ المکاسب مامقانی ج ۳، ص ۱۹؛ ماوراء الفقہ ج ۱۰، ص ۳۳۹

23/3312 الکافی،۲/۳۴۲/۲۰/۱ محمد عن أحمد عن علی بن الحکم عن اَلْكَاهِلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اَلْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ بِحَدِيثٍ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ زَعَمْتَ لِيَ اَلسَّاعَةَ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ لاَ فَعَظُمَ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ بَلَى وَ اَللَّهِ زَعَمْتَ فَقَالَ لاَ وَ اَللَّهِ مَا زَعَمْتُهُ قَالَ فَعَظُمَ عَلَيَّ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ بَلَى وَ اَللَّهِ قَدْ قُلْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَدْ قُلْتُهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ كُلَّ زَعْمٍ فِي اَلْقُرْآنِ كَذِبٌ۔

ترجمہ: عبدالاعلی مولی آل سام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی تو میں نے آپؑ سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! کیا اب تک آپؑ کا گمان ایسا ایسا نہیں تھا؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

چنانچہ یہ بات مجھ پر گراں گزری۔ پس میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! ہاں، اللہ کی قسم! آپ کا یہی گمان تھا۔

آپؑ نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! میرا اس بارے میں ایسا گمان نہیں تھا۔

راوی کا بیان ہے کہ یہ بات مجھ پر پھر گراں گزری۔ پس میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! ہاں، اللہ کی قسم! آپؑ نے یہی بات کہی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں، میں نے کہی تھی۔ کیا تم نہیں جانتے کہ قرآن کے اندر ہر گمان جھوٹ (کے معنی میں) ہے؟ [1]

بیان:

الزعم مثلثة القول الحق و الباطل و أكثر ما يقال فيما يشك فيه لما عبر عبد الأعلى عما قال له الإمام ع بالزعم أنكره ثم لما عبر عنه بالقول صدقه ثم ذكر أن الوجه في ذلك أن كل زعم جاء في القرآن جاء في الكذب

''الزعم'' دعوے تین ہیں: حق اور باطل، اور اکثر جو کچھ کہا جاتا ہے وہ شبہات کے بارے میں ہوتا ہے، جب عبدالاعلیٰ نے امامؑ سے دعوے کے ساتھ جو کچھ کہا، اس کا اظہار کیا تو انہوں نے اس کی تردید کی، پھر جب الفاظ کے ساتھ اس کا اظہار کیا۔ اس نے یقین کیا، پھر اس نے ذکر کیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن میں جو بھی دعویٰ آیا ہے وہ جھوٹ ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

---

[1] الاصول الستہ عشر من الاصول الاولیہ (ط- دارالحدیث) ص ۳۳۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۵۶؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۵۰۸

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۴۴

24/3313 التهذيب، ۴/۳۱۹/۱/۴۱ أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ أَبِي بَدْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلرَّجُلُ يَكُونُ صَائِماً فَيُقَالُ لَهُ أَ صَائِمٌ أَنْتَ فَيَقُولُ لاَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ هَذَا كَذِبٌ۔

ترجمہ عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص روزہ سے ہو اور اس سے کوئی سوال کرے کہ کیا تو روزے سے ہے؟ پس وہ نہیں کہہ دے تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ جھوٹ ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

۱۵۷۔باب مخالفة السر و العلن

باب: باطن اور ظاہر کا مختلف ہونا

1/3314 الکافی، ۲/۳۴۳/۱/۱ محمد عن ابن عیسی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَوْنٍ اَلْقَلاَنِسِيِّ عَنِ اِبْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ لَقِيَ اَلْمُسْلِمِينَ بِوَجْهَيْنِ وَ لِسَانَيْنِ جَاءَ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ وَ لَهُ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ۔

ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں سے دو چہروں اور دو زبانوں کے ساتھ ملے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند عون القلانسی کی وجہ سے مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3315 الکافی، ۲/۳۴۳/۲/۱ العدة عن البرقی عن عثمان عن ابن مسکان عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ اَلزُّهْرِيِّ عَنْ

[1] وسائل الشیعہ ج۱۰، ص۱۳۵

[2] ملاذ الاخیار ج۷، ص۱۵۱

[3] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۶۸؛ ارشاد القلوب ج۱، ص۸۱۷؛ اعلام الدین ص۴۰۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۵۶؛ بحار الانوار ج۷، ص۲۱۸ و ج۷۲، ص۲۰۴

[4] مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۵۳

أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: بِئْسَ اَلْعَبْدُ عَبْدٌ يَكُونُ ذَا وَجْهَيْنِ وَ ذَا لِسَانَيْنِ يُطْرِي أَخَاهُ شَاهِداً وَيَأْكُلُهُ غَائِباً إِنْ أُعْطِيَ حَسَدَهُ وَإِنِ اُبْتُلِيَ خَذَلَهُ.

ترجمہ: زہری سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کا سب سے برا بندہ دو چہروں والا اور دو زبانوں والا ہے۔ وہ اپنے بھائی کی موجودگی میں تعریف کرتا ہے اور اس کی غیر موجودگی میں اس کی غیبت کرتا ہے۔ اگر اسے کچھ عطا کیا جاتا ہے تو یہ اس سے حسد کرتا ہے اور اگر وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ اسے (بے یار و مددگار) چھوڑ دیتا ہے۔ [1]

بیان:

يطری أخاه يحسن الثناء عليه

''یطری اخاہ'' وہ اس کی بہترین ثناء کرتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

3/3316 الکافی، ۱/۳/۳۴۳/۲ علی عن أبيه عن ابن أَسْبَاطٍ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ اَللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لِعِيسَى اِبْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَا عِيسَى لِيَكُنْ لِسَانُكَ فِي اَلسِّرِّ وَ اَلْعَلاَنِيَةِ لِسَاناً وَاحِداً وَ كَذَلِكَ قَلْبُكَ إِنِّي أُحَذِّرُكَ نَفْسَكَ وَ كَفَى بِي خَبِيراً لاَ يَصْلُحُ لِسَانَانِ فِي فَمٍ وَاحِدٍ وَ لاَ سَيْفَانِ فِي غِمْدٍ وَاحِدٍ وَ لاَ قَلْبَانِ فِي صَدْرٍ وَاحِدٍ وَ كَذَلِكَ اَلْأَذْهَانُ.

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن حماد نے مرفوع روایت کیا ہے کہ ((امام علیہ السلام نے) فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے فرمایا: اے عیسیٰ! تیری ظاہر اور باطن میں ایک ہی زبان ہونی چاہیے اور تیرا دل بھی اسی طرح ہونا چاہیے۔ میں تجھے تیرے نفس سے ڈراتا ہوں اور میرے لیے خبیر ہونا کافی ہے۔ نہ ہی ایک منہ میں دو زبانیں، نہ ہی ایک میان میں دو تلواریں اور نہ ہی ایک سینے میں دو دل ٹھیک ہوتے ہیں اور اذہان کا معاملہ بھی اسی طرح ہے۔ [3]

---

[1] الزھد ص۵؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۶۹؛ الخصال ج۱، ص۳۸؛ معانی الاخبار ص۱۸۵؛ الامالی (للصدوق) ص۳۳۷؛ تحف العقول ص۳۸۸؛ روضۃ الواعظین ج۲، ص۴۷۰؛ مشکاۃ الانوار ص۱۷۳؛ محاسبۃ النفس ص۳۹؛ ارشاد القلوب ج۱، ص۱۷۸؛ أعلام الدین ص۳۰۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۵۷؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۲۰۲ و ج۷۵، ص۳۷۳؛ مستدرک الوسائل ج۹، ص۹۶

[2] مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۵۵

[3] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۶۹؛ محاسبۃ النفس ص۵۰؛ ارشاد القلوب ج۱، ص۱۷۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۵۸؛ کلیات حدیث قدسی ص۲۲۴؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۲۰۳

بیان:

إنما حذره نفسه لأن هوى النفس و خدعها مردية لو لا عصمة الله و كذلك الأذهان يعني كما أن الظاهر من هذه الأجسام لا يصلح تعددها في محل واحد كذلك باطن الإنسان الذي هو ذهنه و حقيقته لا يصلح أن يكون ذا قولين مختلفين أو عقيدتين متضادتين

اسے صرف اپنی طرف سے تنبیہ کی گئی تھی، کیونکہ روح کی خواہشات اور فریبیں اگر خدا کی نافرمانی نہ ہوتیں تو مہلک ہوتی ہیں، اسی طرح عقلیں، یعنی جس طرح ان اجسام کی ظاہری شکل ان کی کثرت کے لیے موزوں نہیں ہے۔ایک جگہ، اسی طرح باطنی انسان جو اس کا دماغ اور اس کی حقیقت ہے، اس کے لیے دو مختلف قول یا دو متضاد عقائد رکھنا مناسب نہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [1]

۱۵۸۔باب المراء والخصومة ومعاداة الرجال

باب: جھگڑا، مقدمہ بازی اور مردوں سے عداوت

1/3317 الکافی،۲/۳۰۰/۱/۱ علی عن الاثنین عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِيَّاكُمْ وَ اَلْمِرَاءَ وَ اَلْخُصُومَةَ فَإِنَّهُمَا يُمْرِضَانِ اَلْقُلُوبَ عَلَى اَلْإِخْوَانِ وَ يَنْبُتُ عَلَيْهِمَا اَلنِّفَاقُ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ تنازعہ اور خصومت سے بچو کیونکہ یہ بھائیوں کے دلوں کو بیمار کرتے ہیں اور ان میں نفاق کو بڑھاتے ہیں۔ [2]

بیان:

المراء الجدال و الاعتراض على كلام الغير من غير غرض ديني

"المراء" بغیر کسی مذہبی مقصد کے دوسروں کی باتوں پر بحث کرنا اور اعتراض کرنا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ ہارون بن مسلم اور مسعدہ بن صدقہ دونوں ثقہ

---

[1] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۳۵۸

[2] منیۃ المرید ص۱۷۱؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۳۶؛ بحار الانوار ج۲، ص۱۳۹ و ج۷۰، ص۳۹۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۳، ص۲۵۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۸، ص۵۹

[3] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۱۳۲

ہیں۔ [1] البتہ موخر الذکر غیر امامی ہے۔(واللہ اعلم)

2/3318 الکافی،۲/۳۰۰/۲/۲ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : ثَلاَثٌ مَنْ لَقِيَ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِنَّ دَخَلَ اَلْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ مَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ وَ خَشِيَ اَللَّهَ فِي اَلْمَغِيبِ وَ اَلْمَحْضَرِ وَ تَرَكَ اَلْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقّاً ۔

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ سے تین چیزوں کے ساتھ ملاقات کرے گا تو وہ جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل ہو جائے گا: اس کا اخلاق اچھا ہو، کسی کی فکر و فکر اور پوشیدہ اور علانیہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور خصومت سے پرہیز کرے اگرچہ حق پر ہی ہو۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور وجہ اوپر گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

3/3319 الکافی،۲/۳۰۱/۳/۱ بِإِسْنَادِهِ قَالَ: مَنْ نَصَبَ اَللَّهَ غَرَضاً لِلْخُصُومَاتِ أَوْشَكَ أَنْ يُكْثِرَ اَلاِنْتِقَالَ

ترجمہ: انہی اسناد سے روایت ہے کہ (حضور ﷺ نے) فرمایا: جو شخص خدا کو تنازعات کے لیے نشانہ بناتا ہے تو جلد ہی اس کے انحراف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ [4]

بیان:

و ذلك لأن الجدال في الله و الخوض في آيات الله يورثان الشكوك و الشبه كما نرى ممن يرتكبها من أبناء زماننا ممن يزعم أنه من طلبة العلم قال الله تعالى وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُجادِلُ فِي اللهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ لا هُدىً وَ لا كِتابٍ مُنِيرٍ و قال جل شأنه وَ إِذا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آياتِنا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذاً مِثْلُهُمْ إلى غير ذلك من الآيات في ذم الجدال وهي كثيرة

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا کے بارے میں بحث کرنا اور خدا کی آیات کا مطالعہ کرنا شکوک و شبہات کا وارث ہے جیسا کہ ہم ان لوگوں سے دیکھتے ہیں جو اپنے زمانے کے لوگوں میں سے اس کا ارتکاب کرتے ہیں جو علم کے طالب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

[1] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۶۰۱، ۶۳۹

[2] منیۃ المرید ص ۳۱۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۳۶؛ بحار الانوار ج ۲، ص ۱۳۹ و ج ۷۰، ص ۳۹۹؛ تفسیر نور الثقلین ج ۳، ص ۲۵۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۸، ص ۵۶

[3] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۳۷

[4] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۳۶؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۹۹

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ

''اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے بارے میں بغیر کسی علم اور ہدایت اور روشن کتاب کے کج بحثیاں کرتے ہیں۔(سورہ الحج:۸)۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ۔

''اور جب آپ دیکھیں کہ لوگ ہماری آیات کے بارے میں چہ میگوئیاں کر رہے ہیں تو آپ وہاں سے ہٹ جائیں یہاں تک کہ وہ کسی دوسری گفتگو میں لگ جائیں۔(سورہ الانعام:۶۸)۔''

اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری آیات ہیں جو جھگڑا و جدال کی مذمت کرتی ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور وجہ قبل ازیں گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

4/3320 الکافی،۲/۳۰۱/۴/۱ علی عَنْ صَالِحِ بْنِ اَلسِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : لاَ تُمَارِيَنَّ حَلِيماً وَ لاَ سَفِيهاً فَإِنَّ اَلْحَلِيمَ يَقْلِيكَ وَ اَلسَّفِيهَ يُؤْذِيكَ ۔

عمار بن مروان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نہ بردبار شخص سے بحث کرو اور نہ ہی بیوقوف سے کیونکہ بردبار شخص تجھ سے بغض رکھے گا اور بیوقوف تجھے اذیت دے گا۔ [۲]

بیان:

القلاء البغض

''القلا'' اس سے مراد بغض ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ صالح بن سندی کامل الزیارات کا راوی ہے۔(واللہ اعلم)

5/3321 الکافی،۲/۳۰۱/۵/۱ الثلاثة عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ

---

[۱] مراۃ العقول ج۱۰،ص۱۳۷

[۲] وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۲۳۶؛ بحارالانوار ج۷۰،ص۴۰۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج۸،ص۵۷

[۳] مراۃ العقول ج۱۰،ص۱۳۸

اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَا كَادَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَأْتِينِي إِلاَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِتَّقِ شَحْنَاءَ اَلرِّجَالِ وَ عَدَاوَتَهُمْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آتے تو مجھ سے کہتے: اے محمدؐ! لوگوں سے کینے اوران کی دشمنی سے بچو۔ [1]

بیان:

الشحناء البغضاء

''الشحناء'' نفرت۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [2]

6/3322 الکافی، ۲/۳۰۲/۱۱/۱ الخمسة عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ عَنِ اَلْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَا عَهِدَ إِلَيَّ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي شَيْءٍ مَا عَهِدَ إِلَيَّ فِي مُعَادَاةِ اَلرِّجَالِ.

ولید بن صبیح سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے کسی چیز کے بارے میں اتنی تاکید نہیں کی جتنی لوگوں کی عداوت (مخالفت) کے بارے میں کی۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن یا موثق ہے۔ [4] اورمیرے نزدیک سند حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

7/3323 الکافی، ۲/۳۰۱/۶/۱ العدة عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ اَلْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِيَّاكَ وَ مُلاَحَاةَ اَلرِّجَالِ.

حسن بن حسین کندی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرمؐ سے

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۲۳۸؛ بحارالانوار ج۷۰،ص۴۰۷

[2] مراۃ العقول ج۱۰،ص۱۳۸

[3] وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۲۳۸؛ بحارالانوار ج۷۰،ص۴۰۹

[4] مراۃ العقول ج۱۰،ص۱۴۱

کہا: بندوں کے تنازعات سے بچو۔ [۱]

بیان:

الملاحاة المنازعة

"الملاحاة" تنازع

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

8/3324 الکافی، ۲/۳۰۱/۷/۱ عنه عن عثمان عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَ ٱلْمُشَارَّةَ فَإِنَّهَا تُورِثُ ٱلْمَعَرَّةَ وَ تُظْهِرُ ٱلْعَوْرَةَ.

عبدالرحمٰن بن سیابہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جھگڑے میں پڑنے سے بچو کیونکہ یہ گناہ (یا ننگ وعار) کا سبب بنتا ہے اور نقص (عیب) کو ظاہر کرتا ہے۔ [۳]

بیان:

فی بعض النسخ إیاکم و المشارة وهی بتشدید الراء بمعنی المخاصمة و المعرة الإثم

بعض نسخوں میں "ایاکم والمشاورة" ہے اور راء کی تشدید کے ساتھ ہے، اور اس کا معنی تنازعہ ہے۔

"المعرة" گناہ

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ابن سیابہ کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۵]

9/3325 الکافی، ۲/۳۰۱/۸/۱ محمد عن ابن عیسی عن السراد عَنْ عَنْبَسَةَ ٱلْعَابِدِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَ ٱلْخُصُومَةَ فَإِنَّهَا تَشْغَلُ ٱلْقَلْبَ وَ تُورِثُ ٱلنِّفَاقَ وَ تَكْسِبُ ٱلضَّغَائِنَ.

عنبسہ عابد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خصومت سے بچو کیونکہ یہ دل کو مشغول کر دیتا ہے،

---

[۱] منیۃ المرید ص ۳۱۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۳۹؛ بحار الانوار ج ۲، ص ۱۳۹ و ج ۷۰، ص ۴۰۷

[۲] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۳۹؛ حدود الشریعہ ج ۱، ص ۶۳

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۳۹؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۴۰۷

[۴] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۳۹

[۵] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۳۱

نفاق کا باعث بنتا ہے اور عناد کو پیدا کرتا ہے۔ ﴿۱﴾

بیان:

الضغينة الحقد

"الضغينة" بغض وعناد

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ ﴿۲﴾ یا پھر معتبر ہے۔ ﴿۳﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

10/3326 الكافى،١/١٠/٣٠٢/٢ محمد عن ابن عيسى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَا أَتَانِي جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَطُّ إِلاَّ وَعَظَنِي فَآخِرُ قَوْلِهِ لِي إِيَّاكَ وَ مُشَارَّةَ اَلنَّاسِ فَإِنَّهَا تَكْشِفُ اَلْعَوْرَةَ وَ تَذْهَبُ بِالْعِزِّ .

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام میرے پاس نہیں آیا مگر یہ کہ اس نے مجھے وصیت کی پس اس کا میرے لیے آخری قول یہ تھا: لوگوں کے جھگڑوں سے بچو کیونکہ یہ عیبوں کو ظاہر کرتا ہے اور عزت کو دور کرتا ہے۔ ﴿۴﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۵﴾

11/3327 الكافى،١/١٢/٣٠٢/٢ العدة عن البرقى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَنْ زَرَعَ اَلْعَدَاوَةَ حَصَدَ مَا بَذَرَ .

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص دشمنی لگائے گا وہ وہی کاٹے گا جو اس نے بویا ہے۔ ﴿۶﴾

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۳۷؛

﴿۲﴾ مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۴

﴿۳﴾ شرح بحار الانوار ج ۱، ص ۷۳

﴿۴﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۳۹؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۴۰۸

﴿۵﴾ مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۱۴

﴿۶﴾ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۳۹؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۴۰۹

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [1]

12/3328 الکافی،۸/۳۹۱/۵۸۶ العدة عن سهل عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: وَيْلُ أُمِّهِ فَاسِقاً مَنْ لاَ يَزَالُ مُمَارِياً وَ وَيْلُ أُمِّهِ فَاجِراً مَنْ لاَ يَزَالُ مُخَاصِماً وَ وَيْلُ أُمِّهِ آثِماً مَنْ كَثُرَ كَلاَمُهُ فِي غَيْرِ ذَاتِ اَللَّهِ.

ترجمہ: معروف بن خربوز سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: افسوس ہے اس فاسق گروہ پر جو کج بحثی سے باز نہیں آتا، افسوس ہے اس فاجر گروہ پر جو جھگڑے سے باز نہیں آتا اور افسوس ہے اس گنہگار گروہ پر جس کا کلام ذات الٰہی کے علاوہ کے لیے زیادہ ہوتا ہے۔ [2]

بیان:

ویل أمه بالإضافة و نصب فاسقا على التمييز لرفع إبهام النسبة و كذا في أختيها في غير ذات الله أي في غير الله فإن لفظة الذات في مثله مقحمة و لا بد من تقدير مضاف سواء قيل في الله أو في ذات الله فإن المعنى في حق الله أو طاعة الله أو عبادة الله و هذا كقوله سبحانه على الحكاية يا حَسْرَتى عَلى ما فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللهِ

"ویل امہ" اضافت کے ساتھ اور "فاسقاً" کو تمیز کی بنیاد پر نصب دی گئی ہے تا کہ نسبت کا ابہام دور ہو جائے اور اسی طرح "اختیھا فی غیر ذات اللہ" میں یعنی "غیر اللہ" میں کیونکہ لفظ "ذات" کو اس کی مثل میں داخل کیا گیا ہے اور مضاف کو مقدر کرنا ضروری ہے جیسا کہ کہا گیا ہے کہ "اللہ" کے بارے یا "ذات اللہ" کے بارے میں وہ اس لیئے کہ معنی اللہ تعالی کے حق میں یا اس کی اطاعت میں یا اللہ تعالی کی عبادت میں پوشیدہ ہے اور یہ اللہ تعالی کے قول کی طرح جو اس سے حکایت بیان ہوئی:

يَحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ (سورہ الزمر آیہ ۵۶)

افسوس ہے اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کے حق میں کی

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند عمر بن علی کی وجہ سے مجہول ہے اور سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے۔ (واللہ اعلم)

[1] مراۃ العقول ج۱۰، ص۱۴۱

[2] وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۳۷

[3] مراۃ العقول ج۲۶، ص۱۰۶؛ البضاعۃ المزجاۃ ج۴، ص۴۱۴

۱۵۹۔ باب الإذاعة

باب: راز کھولنا

1/3329 الكافى، ۲/۳۷۰/۲/۱ على عن العبيدى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدٍ الحذاء [الْخَزَّازِ] عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيثَنَا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ جَحَدَنَا حَقَّنَا قَالَ وَ قَالَ لِمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ اَلْمُذِيعُ حَدِيثَنَا كَالْجَاحِدِ لَهُ۔

ترجمہ محمد حذاء (خزاز) سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ہماری حدیث کو افشاء کرے تو وہ اس شخص کی منزلت پر ہے جس نے ہمارے حق کا انکار کیا ہو۔

راوی کا بیان ہے کہ امام علیہ السلام نے معلیٰ بن خنیس سے فرمایا: ہماری حدیث کو افشاء کرنے والا ان کے انکار کرنے والے کی طرح ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

2/3330 الكافى، ۲/۳۷۰/۳/۱ يُونُسُ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنِ اِبْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيثَنَا سَلَبَهُ اَللَّهُ اَلْإِيمَانَ۔

ترجمہ ابن ابو یعفور سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو ہماری حدیث ہمارے خلاف افشاء کرے گا اللہ اس کا ایمان سلب کر لے گا۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [4]

3/3331 الكافى، ۲/۳۷۰/۴/۱ يونس عن يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا قَتَلَنَا مَنْ أَذَاعَ حَدِيثَنَا قَتْلَ خَطَإٍ وَلَكِنْ قَتَلَنَا قَتْلَ عَمْدٍ۔

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۵۰؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۸۵

[2] مرآۃ العقول ج۱۱، ص۶۱

[3] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۵۰؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۸۵

[4] مرآۃ العقول ج۱۱، ص۶۲؛ حدود الشریعہ ج۱، ص۲۵۶

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو ہماری حدیث کو افشاء کرتا ہے وہ ہمیں غلطی سے قتل نہیں کرتا بلکہ وہ ہمیں جان بوجھ کر قتل کرتا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۲]

4/3332 الکافی،۱/۹/۳۷۱/۲ الثلاثة عن حسين عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا شَيْئاً مِنْ أَمْرِنَا فَهُوَ كَمَنْ قَتَلَنَا عَمْداً وَلَمْ يَقْتُلْنَا خَطَأً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی ہمارے امر میں سے کوئی چیز ہمارے خلاف افشاء کرتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے ہمیں جان بوجھ کر قتل کیا ہے اور اس نے ہمیں غلطی سے قتل نہیں کیا۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۴] اور جو سند المحاسن میں ہے وہ حسن ہے اور اس میں محمد بن سنان ثقہ ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3333 الکافی،۱/۶/۳۷۱/۲ علی عن العبیدی يُونُسَ عَنِ اِبْنِ مسكان [سِنَانٍ] عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : وَ تَلاَ هَذِهِ اَلْآيَةَ: (ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اَللّٰهِ وَ يَقْتُلُونَ اَلنَّبِيِّينَ بِغَيْرِ اَلْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَ كَانُوا يَعْتَدُونَ) قَالَ وَ اَللَّهِ مَا قَتَلُوهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَلاَ ضَرَبُوهُمْ بِأَسْيَافِهِمْ وَلَكِنَّهُمْ سَمِعُوا أَحَادِيثَهُمْ فَأَذَاعُوهَا فَأُخِذُوا عَلَيْهَا فَقُتِلُوا فَصَارَ قَتْلاً وَاِعْتِدَاءً وَمَعْصِيَةً.

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے، یہ اس لیے کہ نافرمان تھے اور حد سے بڑھ جاتے تھے۔(البقرة:٦١)۔" اور فرمایا: اللہ کی قسم! وہ انہیں اپنے ہاتھوں سے قتل نہیں کرتے تھے اور نہ ہی انہیں تلواروں سے مارتے تھے بلکہ وہ ان کی احادیث سنتے تھے تو انہیں افشاء کر دیتے تھے پس اس پر وہ پکڑے

---

[۱] المحاسن ج۱،ص ۲۵٦؛ تنبیہ الخواطر ج۲،ص ۱٦۲؛ وسائل الشیعہ ج۱٦،ص ۲۵۰؛ بحارالانوار ج۲،ص ۷۴ و ج۷۲،ص ۸۵

[۲] مراۃ العقول ج۱۱،ص ٦۲

[۳] المحاسن ج۱،ص ۲۵٦؛ مشکاۃ الانوار ص ۱۴۳؛ جامع الاخبار ص ۹۵؛ وسائل الشیعہ ج۱٦،ص ۲۵۱؛ بحارالانوار ج۷۲،ص ۸۷؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص ۸۲۷

[۴] مراۃ العقول ج۱۱،ص ٦۵

جاتے اور قتل کر دیئے جاتے تھے۔ چنانچہ یہ (عمل) قتل، حملہ اور نافرمانی بن جاتا تھا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ابن سنان ثقہ ہے اور اس پر تفصیلی گفتگو کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3334 اَلْكَافِي، ۱/۷/۳۷۱/۲ اَلْعِدَّةُ عَنِ اَلْبَرْقِيِّ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ سَمَاعَةَ عَنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي قَوْلِ اَللَّهِ تَعَالَى وَ يَقْتُلُونَ اَلْأَنْبِيٰاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَالَ أَمَا وَ اَللَّهِ مَا قَتَلُوهُمْ بِالسُّيُوفِ وَلَكِنْ أَذَاعُوا سِرَّهُمْ وَ أَفْشَوْا عَلَيْهِمْ فَقُتِلُوا.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: "اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے۔ (آل عمران: ۱۱۲)۔" کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! انہوں نے انہیں اپنی تلواروں سے قتل نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے ان کے راز افشا کیے اور ان کے خلاف پھیلایا تھا تو انہیں قتل کیا گیا۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عثمان کا رجوع واضح ہے اور سماعہ تحقیق سے امامی ثابت ہے اور ثقہ جلیل ہے البتہ واقفی مشہور ہے۔ (واللہ اعلم)

7/3335 الكافي، ۱/۸/۳۷۱/۲ عنه عن عثمان عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ قَالَ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَيَّرَ قَوْماً بِالْإِذَاعَةِ فَقَالَ: (وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ اَلْأَمْنِ أَوِ اَلْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ) فَإِيَّاكُمْ وَ اَلْإِذَاعَةَ.

محمد بن عجلان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو راز افشاء کرنے پر ملامت کی ہے۔ پس فرمایا: "اور جب ان کے پاس امن یا ڈر کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں۔

---

[1] المحاسن ج۱، ص۲۵۶؛ التفسیر (للعیاشی) ج۱، ص۴۵؛ تفسیر الصافی ج۱، ص۱۳۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۵۱؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۱، ص۲۲۹؛ بحار الانوار ج۲، ص۷۴ و ج۷۲، ص۸۶؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۸۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج۲، ص۴۰؛ مستدرک الوسائل ج۱۲، ص۲۹۶ و ج۱۸، ص۲۱۳

[2] مراۃ العقول ج۱۱، ص۶۴

[3] المحاسن ج۱، ص۲۵۶؛ مشکاۃ الانوار ص۴۲؛ مختصر البصائر ص۲۹۰؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۴۹؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۱، ص۶۷۷؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۸۷

[4] مراۃ العقول ج۱۱، ص۶۴

(النساء۔٦٣)۔' لہٰذا (راز کو) افشاء کرنے سے بچو۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن عجلان کامل الزیارات کا راوی ہے۔(واللہ اعلم)

8/3336 الکافی،۲/۲،۳۷۲/۱۲/۱ القمیان عن صفوان عن البجلی عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنِ اِسْتَفْتَحَ نَهَارَهُ بِإِذَاعَةِ سِرِّنَا سَلَّطَ اَللَّهُ عَلَيْهِ حَرَّ اَلْحَدِيدِ وَ ضِيقَ اَلْمَحَابِسِ.

ترجمہ ابو علی اشعری نے محمد بن عبد الجبار نے صفوان سے، عبدالرحمٰن بن الحجاج نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے، انہوں نے درج ذیل کہا: 'ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہا:) فرمایا ہے کہ جو شخص ہمارے اسرار کی تشہیر کے ساتھ اپنی صبح کے کاموں کو کھولے گا اللہ تعالیٰ اس پر لوہے کی گرمی اور جیلوں کی بھیڑ کو مسلط کردے گا۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [4]

9/3337 الکافی،۲/۲،۳۷۲/۱۱/۱ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ اَلْكُوفِيِّينَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ اَلْكَابُلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ اَلدِّينَ دَوْلَتَيْنِ دَوْلَةَ آدَمَ وَ هِيَ دَوْلَةُ اَللَّهِ وَ دَوْلَةَ إِبْلِيسَ فَإِذَا أَرَادَ اَللَّهُ أَنْ يُعْبَدَ عَلاَنِيَةً كَانَتْ دَوْلَةُ آدَمَ وَ إِذَا أَرَادَ اَللَّهُ أَنْ يُعْبَدَ فِي اَلسِّرِّ كَانَتْ دَوْلَةُ إِبْلِيسَ وَ اَلْمُذِيعُ لِمَا أَرَادَ اَللَّهُ سَتْرَهُ مَارِقٌ مِنَ اَلدِّينِ.

ترجمہ ابو خالد کابلی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دین کے لیے دو حکومتیں قرار دی ہیں: حضرت آدمؑ کی حکومت جو کہ اللہ کی حکومت ہے اور شیطان کی حکومت۔ پس جب اللہ چاہتا ہے کہ اعلانیہ اس کی عبادت کی جائے تو تو اس وقت آدم کی بادشاہی ہوتی ہے اور جب وہ ارادہ کرتا ہے کہ اس کی عبادت خفیہ کی جائے تو اس وقت شیطان کی بادشاہی ہوتی ہے اور اللہ جس چیز کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے اسے افشاء کرنے والا دین

---

[1] المحاسن ج۱، ص۲۵۶؛ تفسیر (للعیاشی) ج۱، ص۲۵۹؛ مشکاۃ الانوار ص۳۲؛ مختصر البصائر ص۲۸۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۴۹؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۲، ص۱۳۴؛ بحار الانوار ج۲، ص۷۵ و ج۷۲، ص۸۴ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۵۲۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳، ص۴۸۵؛ مستدرک الوسائل ج۱۲، ص۲۹۵

[2] مراۃ العقول ج۱۱، ص۶۵

[3] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۴۷؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۸۹

[4] مراۃ العقول ج۱۱، ص۶۷

سے باہر نکل جاتا ہے۔ [۱]

بیان:

قد مضى هذا الحديث بإسناد آخر في كتاب الحجة مع أخبار أخر في هذا المعنى

بیشک یہ حدیث دیگر اسناد کے ساتھ "کتاب الحجّۃ" میں گزر چکی ہے جو اس معنی دوسری احادیث کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے اور صالح بن ابی حماد تفسیر قمی کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

10/3338 الکافی ۲/۱/۳۷۱/۱۰/۱ الاثنان عن أحمد عَنْ نَصْرِ بْنِ صاهر [طاهر] [صاعد] مَوْلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مُذِيعُ اَلسِّرِّ شَاكٌّ وَ قَائِلُهُ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَافِرٌ وَ مَنْ تَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ اَلْوُثْقَى فَهُوَ نَاجٍ قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ اَلتَّسْلِيمُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام کے غلام نصر بن صاہر (طاہر، صاعد) نے اپنے باپ سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرمارہے تھے: راز کو افشاء کرنے والا شک کرنے والا ہے اور نا اہل کے پاس اسے بیان کرنے والا کافر ہے اور جس نے عروۃ الوثقیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیا وہ نجات پا گیا۔

میں نے عرض کیا: یہ (عروۃ الوثقیٰ) کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تسلیم کرنا۔ [۳]

بیان:

إنما كان المذيع شاكا لأنه في الأغلب إنما يذيع السر ليستعلم حقيته و يستفهم و لو كان صاحب يقين لما احتاج إلى الإذاعة

بلکہ نشر کرنے والا مشتبہ تھا کیونکہ اکثر صورتوں میں وہ راز کو صرف اس لیے نشر کرتا تھا تاکہ اس کی حقیقت معلوم ہوجائے اور اگر وہ یقین رکھنے والا ہوتا تو اسے نشر کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند احمد بن محمد اور نصر کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ معلیٰ ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] الکافی ج۸، ص۱۵۸ ح۱۵۳؛ الوافی ج۲، ص۲۴۶ ح۲۱۷؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۸۸

[۲] مرآۃ العقول ج۱۱، ص۶۶

[۳] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۵۰؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۸۸

[۴] مرآۃ العقول ج۱۱، ص۶۵

۱۶۰۔باب السفه والسباب

باب: حماقت اور گالیاں دینے والا

1/3339 الکافی، ۱/۱/۳۲۲/۲ العدة عن البرقی عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ أَبِي غُرَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ ٱلسَّفَهَ خُلُقٌ لَئِيمٌ يَسْتَطِيلُ عَلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَ يَخْضَعُ لِمَنْ هُوَ فَوْقَهُ.

ترجمہ: فضل بن ابوقرہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کم عقلی (بیوقوفی) ایک برا رویہ ہے کہ وہ اپنے سے نیچے والوں کو ڈراتا ہے اور اپنے اوپر والوں کے سامنے عاجز ہو جاتا ہے۔ [۱]

بیان:

السفه ضد الحلم و أصله الخفة و الحركة

''السفہ'' یہ حلم کی ضد ہے اور اس اصل خفت اور حرکت ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲]

2/3340 الکافی، ۱/۲/۳۲۲/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي ٱلْمَغْرَاءِ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَسْفَهُوا فَإِنَّ أَئِمَّتَكُمْ لَيْسُوا بِسُفَهَاءَ وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ مَنْ كَافَأَ ٱلسَّفِيهَ بِالسَّفَهِ فَقَدْ رَضِيَ بِمَا أَتَى إِلَيْهِ حَيْثُ ٱحْتَذَى مِثَالَهُ.

ترجمہ: حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کم عقل (بیوقوف) نہ بنو کیونکہ تم لوگوں کے ائمہ کم عقل نہیں ہیں۔

نیز امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی کم عقل آدمی کو کم عقلی میں جواب دے تو جو کچھ اس کی طرف پلٹ کر آئے گا وہ اس پر (خود) راضی ہو گیا کہ جیسا کہ اس نے اس کے نقش قدم کی پیروی کی۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۴]

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۰؛ بحارالانوار ج۷۲، ص۲۹۳

[۲] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۶۲

[۳] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۰؛ بحارالانوار ج۷۲، ص۲۹۹

[۴] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۶۳

3/3341 الکافی،۲/۳۶۰/۴/۱ العدۃ عن ابن عیسی عن السراد عن البجلی عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلَيْنِ يَتَسَابَّانِ قَالَ اَلْبَادِي مِنْهُمَا أَظْلَمُ وَ وِزْرُهُ وَ وِزْرُ صَاحِبِهِ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَعْتَذِرْ إِلَى اَلْمَظْلُومِ ۔

ترجمہ: البجلی سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے دو گالی دینے والوں کے بارے میں فرمایا: ان دو میں سے شروع کرنے والا زیادہ ظالم ہے اور اس کا گناہ اور اس کے ساتھی کا گناہ اسی پر ہے جب تک کہ وہ مظلوم سے معافی نہ مانگے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2] یا پھر معتبر ہے۔ [3] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3342 الکافی،۲/۳۲۲/۳/۱ علی عن أبیه عن السراد عن البجلی عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلَيْنِ يَتَسَابَّانِ فَقَالَ اَلْبَادِي مِنْهُمَا أَظْلَمُ وَ وِزْرُهُ وَ وِزْرُ صَاحِبِهِ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَتَعَدَّ اَلْمَظْلُومُ ۔

ترجمہ: ترجمہ گزشتہ حدیث کے مثل ہے۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [5] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3343 الکافی،۲/۳۶۰/۳/۱ العدۃ عن ابن عیسی عن السراد عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ رَجُلاً مِنْ تَمِيمٍ أَتَى اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ أَوْصِنِي فَكَانَ فِيمَا أَوْصَاهُ أَنْ قَالَ لاَ تَسُبُّوا اَلنَّاسَ فَتَكْسِبُوا اَلْعَدَاوَةَ لَهُمْ ۔

ترجمہ: ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک دفعہ تمیم کی قوم کا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے وصیت فرمائیے۔

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۲،ص ۲۹۷؛ بحارالانوار ج ۷۲،ص ۱۴۳

[2] مرآۃ العقول ج۱۱،ص ۸؛ الحاشیہ علی المکاسب امامی خوانساری ص ۳۱؛ مہذب الاحکام ج۱۶،ص ۹۷؛ حدود الشریعہ ج۱،ص ۳۲۱؛ موسوعہ الامام الخوئی ج ۳۵،ص ۳۰۳؛ القضاء والشہادۃ محسنی ص ۱۱۲

[3] فقہ الصادق ج ۲۱،ص ۸۲؛ منہاج الفقاہۃ ج۱،ص ۳۷۶

[4] وسائل الشیعہ ج ۱۲،ص ۲۹؛ بحارالانوار ج ۷۲،ص ۲۹۴

[5] مرآۃ العقول ج ۱۰،ص ۲۶۴

پس آپؑ نے اسے جو وصیت کی اس میں یہ بھی فرمایا: لوگوں کو گالیاں نہ دو ورنہ ان سے دشمنی پیدا ہو جائے گی۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

6/3344 الکافی، ۱/۵/۳۶۰/۲ القمی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلنَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا شَهِدَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ بِكُفْرٍ قَطُّ إِلاَّ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ شَهِدَ بِهِ عَلَى كَافِرٍ صَدَقَ وَ إِنْ كَانَ مُؤْمِناً رَجَعَ اَلْكُفْرُ عَلَيْهِ فَإِيَّاكُمْ وَ اَلطَّعْنَ عَلَى اَلْمُؤْمِنِينَ.

ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کوئی بھی شخص کسی شخص پر کفر کی شہادت نہیں دیتا مگر یہ کہ ان دو میں سے ایک یقیناً اس پر ہوتا ہے۔ اگر اس نے اس کے واقعی کافر ہونے پر گواہی دی تو اس نے سچ کہا اور اگر وہ مؤمن ہے تو کفر اس (کہنے والے) پر لوٹ آئے گا لہٰذا مؤمنوں پر طعن کرنے سے بچو۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند محمد بن سالم کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ عمرو بن شمر تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

7/3345 الکافی، ۱/۶/۳۶۰/۲ الاثنان عن اَلْوَشَّاءِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اَللَّعْنَةَ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ فِي صَاحِبِهَا تَرَدَّدَتْ فَإِنْ وَجَدَتْ مَسَاغاً وَ إِلاَّ رَجَعَتْ عَلَى صَاحِبِهَا.

ترجمہ علی بن ابو حمزہ سے روایت ہے میں نے امامینؑ میں سے ایک امامؑ سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جب لعنت کرنے والے کے منہ سے لعنت نکلتی ہے تو وہ (ان کے درمیان) چکر لگاتی رہتی ہے پس اگر اسے مستحق مل جائے تو ٹھیک ورنہ وہ گالی دینے والے پر واپس لوٹ آتی ہے۔ [۵]

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۹۷؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۱۶۳

[۲] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۸؛ البحوث الہامہ ج ۶، ص ۱۱۳؛ حدود الشریعہ محسنی ج ۱، ص ۳۱۸؛ اضاءات فی الفکر والدین والاجتماع ج ۲، ص ۲۲۲؛ الآراء الفقہیہ ج ۲، ص ۱۹۳؛ منہاج الصالحین وحید ج ۱، ص ۵۲

[۳] تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۲۰۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۹۸؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۰۸ و ج ۷۲، ص ۱۶۳

[۴] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۹

[۵] ثواب الاعمال ص ۲۶۹؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۲۰۹؛ الوافی ج ۵، ص ۹۵۰ ح ۳۳۴۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۳۰۱؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۰۸ و ج ۷۲، ص ۱۶۵

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔اوراگرابن فضال کارجوع تسلیم ہوتومیرے نزدیک سند صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔[1] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ معلیٰ ثقہ جلیل ثابت ہے اورابوحمزہ البطائنی تفسیر قمی کا راوی ہے البتہ ملعون واقفی ہے لیکن ظاہر ہے ہمارے مشائخ نے اس سے اس وقت روایات لیں جبکہ یہ واقفی ملعون نہیں ہوا تھا۔(واللہ اعلم)

8/3346 الکافی،۱/۷/۳۶۰/۲ محمد عن ابن عیسی عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ اَلثُّمَالِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ اَللَّعْنَةَ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ فِي صَاحِبِهَا تَرَدَّدَتْ بَيْنَهُمَا فَإِنْ وَجَدَتْ مَسَاغاً وَإِلاَّ رَجَعَتْ عَلَى صَاحِبِهَا.

ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے سنا،آپؑ فرمارہے تھے:جب کسی شخص کے منہ سے لعنت نکلتی ہے تو وہ ان دونوں کے درمیان چکر لگاتی رہتی ہے پس مستحق مل گیا تو ٹھیک ورنہ اپنے صاحب (یعنی لعنت کرنے والے) پر لوٹ جاتی ہے۔[2]

بیان:

مساغا أي مدخلا
"مساغا" یعنی مدخل

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔[3] اوراگرابن فضال کارجوع تسلیم ہوتومیرے نزدیک سند صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

9/3347 الکافی،۱/۹/۳۶۱/۲ محمد عن أحمد عن محمد بن سنان عن حماد عَنْ رِبْعِيٍّ عَنِ اَلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنْ إِنْسَانٍ يَطْعُنُ فِي عَيْنِ مُؤْمِنٍ إِلاَّ مَاتَ بِشَرِّ مِيتَةٍ وَ كَانَ قَمِناً أَنْ لاَ يَرْجِعَ إِلَى خَيْرٍ.

فضیل سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:جوشخص کسی مومن کو آمنے سامنے طعن کرتا ہے وہ بدترین حالت میں مرتا ہے اوراس کے لیے سزاوار ہوجاتا ہے کہ وہ کسی بھلائی کی طرف نہیں لوٹے گا۔[4]

---

[1] مراۃ العقول ج۱۱،ص۱۱

[2] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

[3] مراۃ العقول ج۱۱،ص۱۱

[4] المحاسن ج۱،ص۱۰۰؛ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۳۹؛منیۃ المرید ص۳۲۹؛وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۲۹۹؛بحارالانوار ج۷۲،ص۱۶۷

بیان:

فی عین مؤمن یعنی حین ینظر إلیه و یراعیه و القمن ککتف الخلیق الجدیر

"فی عین مؤمن" یعنی جب وہ اس کی طرف دیکھتا ہے اور اس کی طرف توجہ کرتا ہے اور اس کی چوٹ ایک لائق مخلوق کے کندھے کی طرح ہوتی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ابن سنان ثقہ ثابت ہے اور پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے اور شیخ صدوق نے جو سند ذکر کی ہے وہ صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

10/3348 الکافی، ۱/۲/۳۵۹/۲ العدة عن ابن عیسی عن الحسین عن فضالة عن ابن بکیر عن أبی بصیر

عن أبی جعفر علیه السلام قال الفقیه، ۴۹۱۳ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: سِبَابُ اَلْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ وَ أَكْلُ لَحْمِهِ مَعْصِيَةٌ وَ حُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ.

ترجمہ: امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کو گالی دینا فسق ہے، اس سے لڑنا کفر ہے، اس کا گوشت کھانا معصیت ہے اور اس کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [3] یا پھر موثق ہے۔ [4] یا پھر صحیح ہے۔ [5] اور میرے نزدیک سند موثق کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

11/3349 الکافی، ۲/۱/۳۵۹/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: سِبَابُ اَلْمُؤْمِنِ كَالْمُشْرِفِ عَلَى اَلْهَلَكَةِ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کو گالی دینے والا ہلاکت پر جھانکنے

---

[1] مراۃ العقول ج۱۱، ص۱۳

[2] مشکاۃ الانوار ص۱۰۰؛ جامع الاخبار ص۱۲۰؛ تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۰۹؛ منیۃ المرید ص۳۲۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص۲۸۱ و ج۲۹، ص۲۰؛ بحارالانوار ج۷۲، ص۱۶۰

[3] مراۃ العقول ج۱۱، ص۷

[4] دلیل تحریر الوسیلہ (الربا) ص۳۶۹

[5] مجمع المسائل صانعی ج۳، ص۳۶

والے کی مانند ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر متعدد مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

۱۶۱۔باب البذاء والسلاطة

باب: بدگوئی اور تندزبانی

1/3350 الکافی ،۱/۳/۳۲۳/۲ العدة عن البرقی عن عثمان عن ابن أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَمِيرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : إِنَّ ٱللَّهَ حَرَّمَ ٱلْجَنَّةَ عَلَى كُلِّ فَحَّاشٍ بَذِيءٍ قَلِيلِ ٱلْحَيَاءِ لاَ يُبَالِي مَا قَالَ وَلاَ مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّكَ إِنْ فَتَّشْتَهُ لَمْ تَجِدْهُ إِلاَّ لِغَيَّةٍ أَوْ شِرْكِ شَيْطَانٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ ٱللَّهِ وَفِي ٱلنَّاسِ شِرْكُ شَيْطَانٍ فَقَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ ٱللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَشَارِكْهُمْ فِي ٱلْأَمْوَالِ وَٱلْأَوْلاَدِ (قَالَ وَسَأَلَ رَجُلٌ فَقِيهاً هَلْ فِي ٱلنَّاسِ مَنْ لاَ يُبَالِي مَا قِيلَ لَهُ قَالَ مَنْ تَعَرَّضَ لِلنَّاسِ يَشْتِمُهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ لاَ يَتْرُكُونَهُ فَذَلِكَ ٱلَّذِي لاَ يُبَالِي مَا قَالَ وَلاَ مَا قِيلَ له [فيه]۔

ترجمہ امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے فحاشی کرنے والے، گالیاں بکنے والے اور حیاء کی قلت والے پر جنت حرام کردی ہے اور اس پر بھی (جنت حرام کردی ہے) کہ جسے پروا نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور نہ یہ پرواہ ہو کہ اس کے بارے کیا کہا جاتا ہے۔پس اگر تو اس کے بارے میں جستجو کرے گا تو اسے نہیں پائے گا مگر بے ہودہ یا شیطان کی شرکت والا۔

عرض کیا گیا: یارسول اللہؐ! کیا شیطان لوگوں میں شریک ہوجاتا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: کیا تو نے اللہ کا قول نہیں پڑھا: ''اور ان کے مال اور اولاد میں بھی شریک ہو

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲،ص ۲۹۸؛ بحارالانوار ج ۷۲،ص ۱۶۰

[۲] مرآۃ العقول ج ۱۱،ص ۵

جا۔(الاسراء:۶۴)۔“

راوی کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے فقیہ (یعنی امامؑ) سے پوچھا: کیا لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو اس کی پرواہ نہ کرے کہ اس کے بارے میں کیا کہا جاتا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: جو لوگوں کے سامنے ان کو گالی دیتا ہے جبکہ وہ جانتا ہے کہ لوگ اسے بھی نہیں چھوڑیں گے تو ایسا شخص وہ ہے جسے اس کی پرواہ نہیں کہ وہ کیا کہتا ہے اور اس کے بارے میں کیا کہا جاتا ہے۔ [1]

بیان:

الغية بكسر المعجمة و تشديد المثناة التحتانية الزنا يقال فلان لغية في مقابلة فلان لرشدة بكسر الراء و معنى مشاركة الشيطان للإنسان في الأموال حمله إياه على تحصيلها من الحرام و إنفاقها فيما لا يجوز و على ما لا يجوز من الإسراف و التقتير و البخل و التبذير و مشاركته له في الأولاد إدخاله معه في النكاح إذا لم يسم الله

”الغيّة“ کسرہ معجمہ کے ساتھ اور مثناۃ تحتانیہ کی تشدید کے ساتھ، زنا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ فلاں کے مقابلہ میں فلاں بے ہودہ ہے ”لرشدہ“ را کے کسر کے ساتھ۔ اور شیطان کا کسی شخص کے اموال میں شراکت کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسے حرام چیزوں میں سے جمع کرنے پر حمل کرتا ہے اور ایسی چیزوں میں خرچ کرتا ہے جو کہ جائز نہیں ہیں اور اس پر بھی خرچ کرتا ہے جو اسراف، فضول خرچی، بخل اور کنجوسی میں سے جائز نہیں ہیں اور اولاد میں اس کی شرکت یہ ہے کہ وہ اسے نکاح میں شامل کر لے جب وہ اللہ کا نام نہ لے اور نطفہ ایک ہے جیسا کہ کتاب النکاح میں اس کا ذکر آئے گا ان شاء اللہ

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مختلف فیہ ہے مگر میرے (یعنی علامہ مجلسی کے) نزدیک معتبر ہے۔ [2] یا پھر سند معتبر ہے۔ [3] اور ہمارے نزدیک بھی سند معتبر ہے اور ابان کی تضعیف عجیب فلسفہ ہے جبکہ اس پر کوئی دلیل ہے ہی نہیں اور اس پر گفتگو پہلے گزر چکی ہے۔ مزید یہ کہ کتاب سلیم ہمارے پاس ابان کے علاوہ بھی اسناد سے پہنچی ہے جو صحیح ہیں اور اس کتاب پر اعتماد اور اس کی شہرت ہی اس کی توثیق کے لیے کافی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3351 الکافی ۲/۳۲۳/۲/۱ الثلاثة عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِذَا رَأَيْتُمُ ٱلرَّجُلَ لاَ يُبَالِي مَا قَالَ وَلاَ مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّهُ لِغَيَّةٍ

[1] کتاب سلیم بن قیس الہلالی ج۲، ص۹۵۶؛ الزہد ص۷؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۳، ص۵۴۶؛ تفسیر (للعیاشی) ج۲، ص۲۹۹؛ تفسیر الصافی ج۳، ص۲۰۳؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۵؛ بحار الانوار ج۶۰، ص۲۰۶ و ج۷۲، ص۱۱۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۳، ص۱۸۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۷، ص۴۴۲

[2] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۷۲

[3] الآراء الفقہیہ مجلسی ج۳، ص۲۱۰

أَوْ شِرْكِ شَيْطَانٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی ایسے آدمی کو دیکھو جو یہ پرواہ نہ کرتا ہو کہ وہ کیا کہتا ہے اور نہ یہ پرواہ کرتا ہو کہ اس کے بارے میں کیا کہا جاتا ہے وہ یقیناً ایک بے ہودہ شخص ہے یا شیطان کی شرکت والا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3352 الکافی، ۱/۱/۳۲۳/۲ محمد عن ابن عیسی عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي اَلْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ مِنْ عَلاَمَاتِ شِرْكِ اَلشَّيْطَانِ اَلَّذِي لاَ يُشَكُّ فِيهِ أَنْ يَكُونَ فَحَّاشاً لاَ يُبَالِي مَا قَالَ وَلاَ مَا قِيلَ فِيهِ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی شخص کے ساتھ شیطان کی شرکت کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ فحش (بدزبان) ہوجاتا ہے۔ وہ شخص کہ جس کے فحش ہونے میں کوئی شک نہیں وہ ہے جو اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کیا کہتا ہے اور نہ اس کی پرواہ کرتا ہے کہ اس کے بارے میں کیا کہا جاتا ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [۴] یا پھر کالصحیح ہے۔ [۵] یا پھر موثق ہے۔ [۶] اور میرے نزدیک سند موثق کالصحیح ہے مگر یہ شہرت کی وجہ سے ہے ورنہ ابن فضال کا رجوع واضح ہے اور اگر یہ تسلیم ہو تو سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3353 الکافی، ۱/۲/۳۲۴/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ يَرْفَعُهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ يُبْغِضُ اَلْفَاحِشَ اَلْمُتَفَحِّشَ.

امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا: بے شک اللہ فحش گوئی کرنے والے اور جس سے فحش گوئی کی جاتی ہے، بغض رکھتا

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۴؛ تحف العقول ص ۴۴

[۲] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۷

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۱

[۴] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۷

[۵] حدود الشریعہ ج ۱، ص ۵۲۳

[۶] مصباح الفقاہہ خوئی ج ۱، ص ۴۵۹؛ موسوعہ الامام الخوئی ج ۳۵، ص ۶۹۶

ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند مرفوع ہے کیونکہ ابو جمیلہ یعنی مفضل بن صالح تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3354 الکافی ۲/۳۲۵/۱۱/۱ محمد عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : إِنَّ اَللَّهَ يُبْغِضُ اَلْفَاحِشَ اَلْبَذِيءَ وَ اَلسَّائِلَ اَلْمُلْحِفَ.

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فحش گوئی کرنے والے، گندی زبان استعمال کرنے والے اور اصرار کے ساتھ (چمٹ کر) مانگنے والے سے بغض رکھتا ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عمرو بن شمر کے بارے گزر چکا کہ وہ ثقہ ہے اور جابر ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3355 الکافی ۲/۳۲۵/۱۰/۱ محمد عن أحمد عن محمد بن سنان عن ابن مسکان عن اَلصَّيْقَلِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ اَلْفُحْشَ وَ اَلْبَذَاءَ وَ اَلسَّلاَطَةَ مِنَ اَلنِّفَاقِ.

ترجمہ: صیقل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: گالی گلوچ، بدزبانی اور تیز زبان نفاق میں سے ہے۔ [۵]

بیان:

السلاطة شدة اللسان

''السلاطۃ'' زبان کی شدت

---

[۱] تحف العقول ص۲۹۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۲؛ بحار الانوار ج ۷۵، ص ۱۷۶

[۲] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۷۲

[۳] الخصال ج ۱، ص ۲۲۶؛ وسائل الشیعہ ج ۹، ص ۴۴۲ و ج ۱۶، ص ۳۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۲، ص ۴۵۰

[۴] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۷۷

[۵] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۲

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے اور اس کی تضعیف سہو ہے اور اس پر گفتگو کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

7/3356 الکافی،۱/۹/۳۲۵/۲ العدۃ عن سھل عن السراد عن ابن رئاب عن الحذاء عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْبَذَاءُ مِنَ اَلْجَفَاءِ وَ اَلْجَفَاءُ فِي اَلنَّارِ ۔

ترجمہ حذاء سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بدزبانی ظلم میں سے ہے اور ظلم آگ میں ہے۔ [2]

بیان:

الجفاء الغلظ فی العشرۃ و الخرق فی المعاملۃ و ترک الرفق

''الجفاء'' مباشرت میں کھردراپن، سلوک میں اناڑی اور حسن سلوک کو ترک کرنا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور مگر میرے (یعنی علامہ مجلسی کے) نزدیک صحیح ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند موثق علی المشہور ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے۔ واضح ہونا چاہیے کہ سہل تحقیق سے امامی ثابت ہے پس اگر یہ تسلیم ہو تو سند حسن ہوگی۔ (واللہ اعلم)

8/3357 الکافی،۱/۱/۳۲۶/۲ العدۃ عن البرقی عن عثمان عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذَا اِسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِئْسَ أَخُو اَلْعَشِيرَةِ فَقَامَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلَتِ اَلْبَيْتَ وَ أَذِنَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِلرَّجُلِ فَلَمَّا دَخَلَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَ بِشْرِهِ إِلَيْهِ يُحَدِّثُهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ وَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اَللَّهِ بَيْنَا أَنْتَ تَذْكُرُ هَذَا اَلرَّجُلَ بِمَا ذَكَرْتَهُ بِهِ إِذْ أَقْبَلْتَ عَلَيْهِ بِوَجْهِكَ وَ بِشْرِكَ فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اَللَّهِ مَنْ تُكْرَهُ مُجَالَسَتُهُ لِفُحْشِهِ ۔

ترجمہ ہمارے بہت سے لوگوں نے احمد بن محمد بن خالد سے، عثمان بن عیسیٰ سے، سماع سے، ابوبصیر سے، وہ ابوعبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ایک دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے

---

[1] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۷۷

[2] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۵

[3] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۷۶

ایک آدمی نے ملاقات کی اجازت چاہی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ قبیلہ کا کتنا برا آدمی ہے!" پھر عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرے میں گئیں اور رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو ملاقات کی اجازت دے دی۔ جب وہ اندر آیا تو حضور ﷺ خوش دلی سے ان سے ملے اور ان سے شائستگی سے بات کرتے رہے یہاں تک کہ ملاقات ختم ہوگئی اور وہ آدمی چلا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر پوچھا کہ یا رسول اللہ، تھوڑی دیر پہلے آپ نے اس شخص کے بارے میں جو کہا تھا، پھر آپ اس سے اتنے خوش اخلاق اور شائستہ انداز میں ملے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے سب سے برا بندہ وہ ہے جس کی ملاقات اس کی بدزبانی کی وجہ سے ناپسندیدہ ہو۔ [1]

بیان:

یعنی أن هذا الرجل كان ممن تكره مجالسته لفحشه و لهذا قلت فيه ما قلت و إنما فعلت معه ما فعلت لأني لو لم أفعل معه ذلك لم آمن شره و فحشه

یعنی یہ شخص ان لوگوں میں سے تھا جن کے ساتھ بیٹھنا تم اس کی فحاشی کی وجہ سے ناپسند کرتے تھے اور اسی لیے میں نے اس کے بارے میں وہی کہا جو میں نے کہا تھا۔ میں نے اس کے ساتھ وہی کیا جو میں نے کیا کیونکہ اگر میں نے اس کے ساتھ ایسا نہ کیا ہوتا تو میں اس کے شر اور بے حیائی سے محفوظ نہ رہ پاتا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک موثق علی المشہور ہے ورنہ عثمان کا رجوع ثابت ہے اور سماعہ واقفی نہیں بلکہ امامی ہے اور دونوں ثقہ جلیل ہیں لہٰذا ایسی صورت میں سند صحیح ہوگی۔ (واللہ اعلم)

9/3358 الکافی،۲/۳۲۵/۸/۱ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ تُكْرَهُ مُجَالَسَتُهُ لِفُحْشِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کے بندوں میں سے سب سے زیادہ برا وہ ہے جس کی بدزبانی کی وجہ سے اس کی مجالست ناپسندیدہ ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک موثق علی المشہور ہے ورنہ عثمان کا رجوع ثابت ہے اور سماعہ واقفی

---

[1] الزھد ص۹؛ بحار الانوار ج۱۶، ص۲۸۱ و ج۲۲، ص۱۳۱ و ج۷۲، ص۲۸۱؛ مستدرک الوسائل ج۱۲، ص۸۱

[2] مراۃ العقول ج۱۹، ص۲۸۰؛ الآراء الفقہیہ ج۳، ص۲۱۱

[3] تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۰۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۳۰

[4] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۷۶

نہیں بلکہ امامی ہے اور دونوں ثقہ جلیل ہیں لہٰذا ایسی صورت میں سند صحیح ہوگی۔(واللہ اعلم)

10/3359 الکافی،۲/۳۲۷/۳/۱ علی عن العبیدی عَنْ یُونُسَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَنْ خَافَ اَلنَّاسُ لِسَانَهُ فَهُوَ فِي اَلنَّارِ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ شخص کہ جس کی زبان سے لوگ ڈرتے ہوں تو وہ آگ (جہنم) میں ہوگا۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

11/3360 الکافی،۲/۳۲۲/۳/۱ العدۃ عن سھل عن صفوان بن یحیی عَنْ عِيصِ بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ أَبْغَضَ خَلْقِ اَللَّهِ عَبْدٌ اِتَّقَى اَلنَّاسُ لِسَانَهُ ۔

ترجمہ: عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ قابل نفرت وہ بندہ ہے جس کی زبان سے لوگ ڈرتے ہیں۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۴] یا پھر معتبر ہے۔ [۵] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے۔(واللہ اعلم)

12/3361 الکافی،۲/۳۲۶/۲/۱ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : شَرُّ اَلنَّاسِ عِنْدَ اَللَّهِ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ اَلَّذِينَ يُكْرَمُونَ اِتِّقَاءَ شَرِّهِمْ ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ برے وہ ہوں گے کہ جن کی ان شر کے خوف سے عزت کی جاتی ہوگی۔ [۶]

---

[۱] تنبیہ الخواطر ج۲،ص ۲۰۷؛ ارشاد القلوب ج۱،ص ۱۳۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶،ص ۳۱؛ بحارالانوار ج۷۲،ص ۲۸۳

[۲] مرآۃ العقول ج۱۰،ص ۲۸۲؛ موسوعہ الامام الخوئی ج۳۵،ص ۶۹۶؛ مجمع الفائدہ ج۱۲،ص ۳۶۵؛ مصباح الفقاھہ ج۱،ص ۴۵۹؛ حدود الشریعہ ج۱،ص ۱۲۶؛ مصباح المنہاج (التجارہ) ج۱،ص ۲۸۵

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۶،ص ۳۰

[۴] مرآۃ العقول ج۱۰،ص ۲۶۹

[۵] نقش اھل بیت علیہم السلام در بنیا نگذاری جماعت صالحان، حکیم ج۶،ص ۱۸۶

[۶] تنبیہ الخواطر ج۲،ص ۲۰۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶،ص ۳۱؛ بحارالانوار ج۷،ص ۲۱۷ و ج۷۲،ص ۲۸۳

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

13/3362 اَلْكَافِي،١/٣/٣٢٧/٢ اَلْعِدَّةُ عَنْ سَهْلٍ عَنِ السَّرَّادِ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: اَلْحَدِيثَ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: آگے وہی حدیث ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے۔ (واللہ اعلم)

14/3363 الكافي،١/٧/٢٩٠/٢ علي عن أبيه عن ابن أسباط عن داود بن النعمان عن الثمالي عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَلنَّاسَ فَقَالَ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اَللّٰهِ قَالَ اَلَّذِي يَمْنَعُ رِفْدَهُ وَ يَضْرِبُ عَبْدَهُ وَ يَتَزَوَّدُ وَحْدَهُ فَظَنُّوا أَنَّ اَللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقاً هُوَ شَرٌّ مِنْ هَذَا ثُمَّ قَالَ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اَللّٰهِ قَالَ اَلَّذِي لاَ يُرْجَى خَيْرُهُ وَ لاَ يُؤْمَنُ شَرُّهُ فَظَنُّوا أَنَّ اَللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقاً هُوَ شَرٌّ مِنْ هَذَا ثُمَّ قَالَ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اَللّٰهِ قَالَ اَلْمُتَفَحِّشُ اَللَّعَّانُ اَلَّذِي إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ اَلْمُؤْمِنُونَ لَعَنَهُمْ وَ إِذَا ذَكَرُوهُ لَعَنُوهُ.

ترجمہ: ثمالی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: کیا میں تمہیں تم میں سے سب سے برے کے بارے میں بتاؤں؟

انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

آپؐ نے فرمایا: یہ وہ شخص ہے جو (کسی کو) تحفہ دینے سے انکار کرتا ہے، اپنے غلام کو مارتا پیٹتا ہے اور اکیلے زاد سفر کھاتا ہے۔ پس ان لوگوں نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی مخلوق پیدا ہی نہیں کی جو اس سے بدتر ہو۔ پھر

---

[۱] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۸۲

[۲] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

[۳] مراۃ العقول ج۱۰، ص۲۸۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس سے بھی زیادہ بدتر کون ہے؟
انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ!
آپؐ نے فرمایا: جس سے خیر کی توقع نہیں کی جاسکتی اور جس کے شر سے لوگ محفوظ نہیں رہتے۔ پس ان لوگوں نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی مخلوق پیدا ہی نہیں کی جو اس سے بدتر ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس سے بھی زیادہ بدتر کون ہے؟
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس سے زیادہ بدتر کون ہے؟
انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!
آپؐ نے فرمایا: وہ بدکلام اور لعان (بہت زیادہ لعنتیں کرنے والا) ہے۔ یہ وہ ہے کہ جب اس کے سامنے مومنوں کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ انہیں لعن کرتا ہے اور جب ان کے سامنے اس کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ اس کو لعن کرتے ہیں۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن موثق کالصحیح ہے۔ [۲] اور میرے نزدیک سند موثق کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

15/3364 الکافی، ۱/۱۳/۳۲۵/۲ الاثنان عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ قَالَ قَالَ : مَنْ فَحُشَ عَلَى أَخِيهِ اَلْمُسْلِمِ نَزَعَ اَللَّهُ مِنْهُ بَرَكَةَ رِزْقِهِ وَ وَكَلَهُ إِلَى نَفْسِهِ وَ أَفْسَدَ عَلَيْهِ مَعِيشَتَهُ .

ترجمہ: احمد بن محمد نے اپنے آدمیوں میں سے کسی سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ (امامؑ نے فرمایا): جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے خلاف بدزبانی کرے تو اللہ اس کے رزق میں سے برکت کو ختم کر دیتا ہے، اسے اس کے نفس پر چھوڑ دیتا ہے اور اس پر اس کے ذریعہ معاش کو تباہ کر دیتا ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے اور جس معصوم سے مروی ہے وہ معلوم نہیں ہے۔ پس اگر یہ امام صادق علیہ السلام سے ہو تو پھر ارسال ایک سے زیادہ ہو جائے گا اور احمد سے مراد البزنطی ہے اور یہاں ابن عیسی کا گمان کرنا بعید ہے جیسا کہ صاحب تربیت کے لیے مخفی نہیں ہے پس ممکن ہوگا کہ ایک کا ہی ارسال ہو۔ [۴]

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۴۰؛ بحارالانوار ج ۶۹، ص ۱۰۷
[۲] مراۃ العقول ج ۱، ص ۷۸
[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۲
[۴] مراۃ العقول ج ۱، ص ۲۷۹

16/3365 الکافی،۲/۳۲۶/۱۴/۱ الاثنان عَنْ أحمد بن محمد بن حسان [أَحْمَدَ بْنِ غَسَّانَ] عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ لِي مُبْتَدِئاً يَا سَمَاعَةُ مَا هٰذَا الَّذِي كَانَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ جَمَّالِكَ إِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ فَحَّاشاً أَوْ صَخَّاباً أَوْ لَعَّاناً فَقُلْتُ وَ اللّٰهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ أَنَّهُ ظَلَمَنِي فَقَالَ إِنْ كَانَ ظَلَمَكَ لَقَدْ أَرْبَيْتَ عَلَيْهِ إِنَّ هٰذَا لَيْسَ مِنْ فِعَالِي وَ لاَ آمُرُ بِهِ شِيعَتِي اِسْتَغْفِرْ رَبَّكَ وَ لاَ تَعُدْ قُلْتُ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ لاَ أَعُودُ.

ترجمہ سماعہ سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے خود ابتداء کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا: اے سماعہ! تیرے اور تیرے اونٹ والے کے درمیان کیا بات تھی؟ تم بدکلامی، اونچی آواز میں بولنے اور لعن کرنے سے بچو۔

میں نے عرض کیا: خدا کی قسم! ایسا تو ہوا ہے لیکن اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

آپؑ نے فرمایا: اگر اس نے تجھ پر ظلم کیا ہے تو تجھ کو فائدہ ہوا۔ بے شک یہ میرے طرز عمل میں سے نہیں ہے اور نہ ہی میں نے اپنے شیعوں کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اپنے رب سے معافی مانگ اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

میں نے عرض کیا: میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں اور دوبارہ نہیں کروں گا۔ [1]

بیان:

السخاب بالسين و الصاد الشديد الصوت أربيت زدت

''السخاب'' سین اور صاد کے ساتھ، شدید تیز آواز،

''أربيت'' میں نے زیادہ کیا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند احمد بن غسان کی وجہ سے مجہول ہے اور اگر یہ احمد بن محمد بن حسان ہے جیسا جو الوافی میں ہے تو بھی مجہول ہے جبکہ معلی ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

17/3366 الکافی،۲/۳۲۴/۵/۱ القمي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَضْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ نُعْمَانَ الْجُعْفِيِّ قَالَ: كَانَ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ صَدِيقٌ لاَ يَكَادُ يُفَارِقُهُ إِذَا ذَهَبَ مَكَاناً فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَهُ فِي الْحَذَّائِينَ وَ مَعَهُ غُلاَمٌ لَهُ سِنْدِيٌّ يَمْشِي خَلْفَهُمَا إِذَا الْتَفَتَ الرَّجُلُ يُرِيدُ غُلاَمَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَرَهُ فَلَمَّا نَظَرَ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ يَا ابْنَ الْفَاعِلَةِ أَيْنَ كُنْتَ قَالَ فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ

[1] تنبیہ الخواطر ج۲،ص۲۰۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۳۳

[2] مرآۃ العقول ج۱۰،ص۲۷۹

اَللّٰہِ عَلَیْہِ اَلسَّلاَمُ یَدَہُ فَصَكَّ بِہَا جَبْہَۃَ نَفْسِہِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اَللّٰہِ تَقْذِفُ أُمَّہُ قَدْ كُنْتُ أَرَى أَنَّ لَكَ وَرَعاً فَإِذَا لَيْسَ لَكَ وَرَعٌ فَقَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أُمَّہُ سِنْدِيَّةٌ مُشْرِكَةٌ فَقَالَ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ نِكَاحاً تَنَحَّ عَنِّي قَالَ فَمَا رَأَيْتُهُ يَمْشِي مَعَهُ حَتَّى فَرَّقَ اَلْمَوْتُ بَيْنَهُمَا .

ترجمہ: عمرو بن نعمان جعفی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک دوست تھا۔ وہ آپؑ سے الگ نہیں ہوتا تھا آپؑ جہاں کہیں بھی جاتے تھے۔ ایک دفعہ وہ آپؑ کے ساتھ جوتیوں کے بازار میں چل رہا تھا جبکہ آپؑ کا ایک سندھی غلام ان کے پیچھے چل رہا تھا۔ جب اس آدمی نے اس کی طرف توجہ کا ارادہ کیا تو وہ اسے تین بار بھی دیکھ نہیں سکا۔ چنانچہ چوتھی بار اس نے اسے دیکھا تو کہا! اے زانی عورت کے بیٹے! تو کہاں تھا؟

راوی کا بیان ہے کہ امام نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اپنی پیشانی پر مارا پھر فرمایا: سبحان اللہ! تو نے اس کی ماں پر تہمت لگادی ہے جبکہ میں نے تجھے پرہیزگار (گناہوں سے باز رکھنے والا) سمجھتا تھا مگر اب یہ ظاہر ہوا کہ تجھ میں ورع نہیں ہے۔

اس نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! اس کی ماں سندھی مشرکہ ہے۔

آپؑ نے فرمایا: کیا تو نہیں جانتا کہ ہر امت (گروہ) کا ایک نکاح ہوتا ہے۔ تو مجھ سے دور ہو جا۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں نے انہیں کبھی امامؑ کے ساتھ چلتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ موت نے انہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

18/3367 اَلْكَافِي،۲/۳۲۴/۵/۱ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ نِكَاحاً يَحْتَجِبُونَ يَحْتَجِزُونَ بِهِ مِنَ الزِّنَا.

ترجمہ: اور دوسری روایت میں ہے: ہر امت (جماعت) کا ایک (نظام) نکاح ہوتا ہے کہ جس کے ذریعے وہ زنا سے بچتے ہیں۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [4]

---

[1] تنبیہ الخواطر ج۲،ص۲۰۶؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۱۸۹

[2] مراۃ العقول ج۱،ص۲۷۳

[3] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۳۷

[4] مراۃ العقول ج۱،ص۲۷۳

19/3368 الكافی، ۱/۶/۳۲۴/۲ الكافی، ۱/۱۲/۳۲۵/۲ الثلاثة عَنِ اِبْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنَّ اَلْفُحْشَ لَوْ كَانَ مِثَالاً لَكَانَ مِثَالَ سَوْءٍ

ترجمہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک بدکلامی کی کوئی شکل وصورت ہوتی تو وہ بہت بدصورت ہوتی۔ [۱]

بیان:

هذا الخبر أورده مرة أخرى في هذا الباب بهذا الإسناد بعينه بدون ذكر عائشة

اس حدیث کو اس باب میں دوسری مرتبہ وارد کیا گیا بعینہ انہیں اسناد کے سوائے ذکرِ عائشہ کے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۶۲۔ باب إيذاء المؤمن واحتقاره

باب: مومن کو تکلیف پہنچانا اور اس کی تحقیر کرنا

1/3369 الكافی، ۲/۱/۳۵۰/۲ محمد عن أحمد عن السراد عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِيَأْذَنْ بِحَرْبٍ مِنِّي مَنْ آذَى عَبْدِيَ اَلْمُؤْمِنَ وَ لْيَأْمَنْ غَضَبِي مَنْ أَكْرَمَ عَبْدِيَ اَلْمُؤْمِنَ الحديث.

ترجمہ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: اللہ فرماتا ہے کہ جو شخص کسی مومن بندے کو ذلیل کرتا ہے تو وہ میری طرف سے اپنے خلاف اعلانِ جنگ سمجھے اور جو شخص میرے کسی مومن بندے کا احترام کرتا ہے وہ میرے غضب سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھے، الحدیث۔ [۳]

بیان:

قد مضى تمامه ليأذن ليعلم فإن أذن بمعنى علم قاله الجوهري قال و منه قوله سبحانه فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ

---

[۱] الوافی ج۵،ص ۷۰۳ ح ۲۶۷۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲،ص ۸۷؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج۵،ص ۳۱۴؛ بحارالانوار ج۱۶،ص ۲۵۸

[۲] مراۃ العقول ج ۱۰،ص ۲۷۴

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۲،ص ۲۶۴؛ مستدرک الوسائل ج۹،ص ۹۹؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۸۴؛ تنبیہ الخواطر ج ۲،ص ۲۰۸؛ عدۃ الداعی ص ۱۹۵؛ کلیات حدیث قدسی ص ۶۴۸؛ بحارالانوار ج ۶۴،ص ۷۱ و ج ۷۲،ص ۱۵۲

مِنَ اللهِ

بیشک مکمل حدیث گزر چکی ہے۔

''لیأذن ''تا کہ وہ اسے جان لے،اس لیئے کہ بیشک''اذن''علم میں معنی میں ہےاوراس کو جوہری نے بیان کیا ہےاور جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللهِ۔

تو اللہ اوراس کے رسول کی طرف سے جنگ کے لیے تیار ہوجاؤ۔(سورہ البقرہ:۲۷۹)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۱]

2/3370 الکافی،۱/۲/۳۵۱/۲ عنه عن أحمد عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اَلْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِذَا كَانَ يَوْمُ اَلْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ أَيْنَ اَلصُّدُودُ لِأَوْلِيَائِي فَيَقُومُ قَوْمٌ لَيْسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ لَحْمٌ فَيُقَالُ هَؤُلاَءِ اَلَّذِينَ آذَوُا اَلْمُؤْمِنِينَ وَ نَصَبُوا لَهُمْ وَ عَانَدُوهُمْ وَ عَنَّفُوهُمْ فِي دِينِهِمْ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ ۔

ترجمہ مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا،آپ فرمار ہے تھے:جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: کہاں ہیں میرے دوستوں کے لیے رکاوٹیں پیدا کرنے والے؟ پس ایسے لوگ اٹھیں گے جن کے چہروں پر گوشت نہیں ہوگا تو کہا جائے گا: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مومنوں کو اذیت پہنچائی،ان کے خلاف کھڑے ہوئے،ان کی مخالفت کی اوران کے دین میں ان پر تشدد کیا،پھر انہیں جہنم کی طرف حکم دیا جائے گا۔ [۲]

بیان:

إنما سقط لحم وجوههم لأنهم كاشفوهم بوجوههم الشديدة من غير استحياء من الله و منهم و نصبوا لهم يعني العداوة و التعنيف التعيير و اللوم

صرف اُن کے چہروں کا گوشت اُتر گیا کیونکہ اُنہوں نے اپنے مضبوط چہروں سے اُن کو بے نقاب کیا،پس خدا سے اور

---

[۱] مراۃ العقول ج۱،ص۳۷۸؛رسالہھای فقھی واصولی مشکینی ج۱،ص۲۹۲؛خزائن الاحکام دربندی ج۱،ص۸۰

[۲] مشکاۃ الانوار ص۱۰۷؛ارشاد القلوب ج۱،ص۱۴۲؛تفسیر الصافی ج۳،ص۳۰۳؛وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۲۶۴؛بحارالانوار ج۷،ص۲۰۱وج۷۲،ص۱۵۴؛تفسیر نورالثقلین ج۳،ص۳۰۶؛تفسیر کنزالدقائق ج۱۰،ص۳۴۱؛عوالم العلوم ج۲۰،ص۱۱۷؛ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۵۷؛جامع الاخبار ص۱۶۲؛بحارالانوار ج۷۲،ص۱۴۹

اُن سے شرمندہ نہیں۔

''نصبوا الهم ''یعنی عداوت،

''التعنيف''شرم وحیا

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [1] یا پھر معتبر ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند منذر کی وجہ سے مجہول ہے اور ابن سنان اور مفضل دونوں ثقہ ہیں جس پر گفتگو کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

3/3371 الکافی،۲/۳۵۱/۳/۱ القميان عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: قَالَ اَللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ أَرْصَدَ لِمُحَارَبَتِي۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے کسی دوست کی توہین کی تو وہ مجھ سے جنگ کرنے کے لیے گھات لگاتا ہے۔ [3]

بیان:

الإرصاد المراقبة و الإعداد للشيء

''الارصاد''مراقبہ اور کسی چیز کو شمار کرنا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک مجہول معتبر ہے کیونکہ ابن فضال موجود ہے اور یہ توثیق کا قرینہ جلد اول کے مقدمات میں گزر چکا ہے۔(واللہ اعلم)

4/3372 الکافی،۲/۳۵۱/۵/۱ محمد عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَقُولُ مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ أَرْصَدَ لِمُحَارَبَتِي وَ أَنَا أَسْرَعُ شَيْءٍ إِلَى نُصْرَةِ أَوْلِيَائِي۔

معلی بن خنیس سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: بے شک اللہ فرماتا

---

[1] مرآۃ العقول ج۱، ص۳۷۹

[2] الاسلام دین الفطرۃ پختصری ص۴۷۹

[3] المؤمن ص۶۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص۲۶۶؛ کلیات حدیث قدسی ص۲۴۲؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۱۵۵؛ مستدرک الوسائل ج۹، ص۱۰۱

[4] مرآۃ العقول ج۱، ص۳۸۰

ہے کہ جس نے میرے کسی دوست کی توہین کی تو اس نے میرے خلاف جنگ کے لیے گھات لگائی ہے اور میں اپنے دوستوں کی مدد کرنے میں سب سے تیز ہوں۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مختلف فیہ ہے مگر میرے (یعنی علامہ مجلسی کے) نزدیک معتبر ہے۔ [۲] یا صحیح کے قریب ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ معلیٰ ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3373 الکافی، ۱/۶/۳۵۱/۲ العدة عن سهل عن السراد عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ نَابَذَنِي مَنْ أَذَلَّ عَبْدِيَ اَلْمُؤْمِنَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا کہ جو میرے مومن بندے کو ذلیل کرے تو وہ یقیناً میرے خلاف دشمنی (کا اعلان) ہے۔ [۴]

بیان:

المنابذة المعاداة جهارا
"المنابذة" کھلم کھلا دشمنی

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۵] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور معلیٰ ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3374 الکافی، ۱/۹/۳۵۳/۲ الثلاثة عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنِ اسْتَذَلَّ مُؤْمِناً وَ اِحْتَقَرَهُ لِقِلَّةِ ذَاتِ يَدِهِ وَ لِفَقْرِهِ شَهَرَهُ اَللَّهُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ اَلْخَلاَئِقِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کو ذلیل کرے یا اس کی تنگ دستی اور غربت کی وجہ سے اسے حقیر

---

[۱] المومن ص ۶۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۶۶؛ کلیات حدیث قدسی ص ۶۳۹؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۱۵۸؛ مستدرک الوسائل ج ۹، ص ۱۰۱

[۲] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۸۰

[۳] مصباح المنہاج (الاجتہاد والتقلید) ۳۸۵

[۴] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۷۱؛ کلیات حدیث قدسی ص ۲۴۳؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۱۵۸

[۵] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۸۱

سمجھے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے اسے رسوا مشہور کرے گا۔ ①

بیان:

الشهرة ظهور الشيء في شنعة يقال شهره كمنعه وشهره واشتهره شهره وتشهيرا واشتهارا

''الشهرۃ'' غصے میں کسی چیز کا ظہور ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی شہرت اس کی روک تھام، اس کی شہرت، اس کی شہرت، اس کی شہرت، اس کی بدنامی، اور اس کی شہرت۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ ② یا پھر حسن یا صحیح ہے۔ ③

7/3375 الکافی، ۱/۴/۳۵۱/۲ الثلاثة عن حسين عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ حَقَّرَ مُؤْمِناً مِسْكِيناً أَوْ غَيْرَ مِسْكِينٍ لَمْ يَزَلِ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ حَاقِراً لَهُ مَاقِتاً حَتَّى يَرْجِعَ عَنْ مَحْقَرَتِهِ إِيَّاهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کو حقیر سمجھتا ہے چاہے مسکین ہو یا غیر مسکین، تو اللہ تعالیٰ اسے برابر حقیر سمجھتا رہے گا، اس سے ناراض رہے گا یہاں تک کہ وہ شخص اس (مومن) کو حقیر سمجھنے سے رجوع کر لے۔ ④

بیان:

قد مضت أخبار أخر من هذا الباب في باب عزة المؤمن

بیشک اس باب سے دیگر اخبار ''باب عزۃ المؤمن'' میں گزر چکی ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ ⑤

---

① وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۷۰؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۱۴۶؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۲۷

② مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۹۷

③ لوامع الانوار العرشیہ ج ۲، ص ۴۷۱

④ الاصول الستہ عشر من الاصول الاولیہ (ط - دار الحدیث) ص ۳۱۸؛ المؤمن ص ۵۰؛ مشکاۃ الانوار ص ۳۲۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۷۰؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۵۲ و ج ۷۲، ص ۱۵۷؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۳۳؛ مستدرک الوسائل ج ۹، ص ۱۰۳

⑤ مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۸

۱۶۳۔باب إخافة المؤمن وضربه

باب: مومن کو ڈرانا اور اسے مارنا

1/3376 الكافي ،۲/۳۶۸/۱/۱ العدة عن البرقي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ نَظَرَ إِلَى مُؤْمِنٍ نَظْرَةً لِيُخِيفَهُ بِهَا أَخَافَهُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کو ایسی نظر سے دیکھتا ہے کہ جس نظر کے ذریعے وہ اسے خوفزدہ کردے تو اللہ اسے اس دن خوفزدہ کردے گا کہ جس دن سوائے اس کے سائے کے کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے اور اگر عبدالغفار بن قاسم ثقہ ہے تو حدیث صحیح ہوگی۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عبدالغفار بن قاسم یقیناً ثقہ ہے۔ [3] البتہ اگر انصاری سے مراد عبداللہ بن ابراہیم بن حماد ہو تو پھر سند معتبر ہوگی یا ممکن ہے حسن کو پہنچ جائے کیونکہ عبداللہ بہرحال ممدوح ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3377 الكافي ،۲/۳۶۸/۲/۱ علي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ اَلْخَفَّافِ عَنْ بَعْضِ اَلْكُوفِيِّينَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ رَوَّعَ مُؤْمِناً بِسُلْطَانٍ لِيُصِيبَهُ مِنْهُ مَكْرُوهٌ فَلَمْ يُصِبْهُ فَهُوَ فِي اَلنَّارِ وَ مَنْ رَوَّعَ مُؤْمِناً بِسُلْطَانٍ لِيُصِيبَهُ مِنْهُ مَكْرُوهٌ فَأَصَابَهُ فَهُوَ مَعَ فِرْعَوْنَ وَ آلِ فِرْعَوْنَ فِي اَلنَّارِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کو کسی حاکم کے ذریعے سے ڈرائے تاکہ اس سے اسے نقصان پہنچائے پس اگرچہ اسے کچھ نقصان نہ بھی پہنچے تو بھی وہ آگ (جہنم) میں جائے گا اور جو شخص کسی مومن کو کسی حاکم کے ذریعے ڈرائے تاکہ اسے نقصان پہنچائے پس اسے نقصان پہنچ جائے تو وہ آگ (جہنم) میں فرعون اور آل

[1] مشکاۃ الانوار ص ۱۰۰؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۲۰۹؛ ارشاد القلوب ج ۱، ص ۱۴۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۳۰۳؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۱۵۱

[2] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۵۴

[3] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۳۲۰

فرعون کے ساتھ ہوگا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

3/3378 الکافی، ۱/۳/۳۶۸/۲ الثلاثة الفقیه، ۵۱۵۷/۹۳/۴ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَعَانَ عَلَى مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اَللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رحمة الله تعالى.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کے خلاف (کسی کی) آدھے لفظ سے مدد کرے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔ [3]

بیان:

الشطر النصف و الجزء وفی الفقیه عن غیر واحد بدل عن بعض أصحابه وجاء یوم القیامة مكان لقي الله

''الشطر'' نصف اور جزء، کتاب من لایحضرہ الفقیہ میں اس کے بعض ساتھیوں کے بجائے ایک سے زیادہ کی طرف سے ہے اور قیامت کے دن وہ ایسی جگہ آئے گا جہاں وہ خدا سے ملاقات کرے گا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [4] یا پھر صحیح ہے۔ [5] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3379 الفقیه، ۵۱۵۵/۹۳/۴ اَلْعَلاَءِ عَنِ اَلثُّمَالِيِّ قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلاً ضَرَبَ رَجُلاً سَوْطاً لَضَرَبَهُ اَللّٰهُ سَوْطاً مِنَ اَلنَّارِ.

ترجمہ: ثمالی سے روایت ہے کہ (امامؑ نے) فرمایا: اگر کوئی شخص کسی آدمی کو ایک کوڑا مارے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور آگ کے کوڑے سے مارے گا۔ [6]

---

[1] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۵۶؛ الاختصاص ص ۲۳۸؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۱۶۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۳۰۳؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۱۴۸؛ مستدرک الوسائل ج ۹، ص ۱۴۸

[2] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۵۵

[3] تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۱۶۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۳۰۵؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۱۵۲؛ الامالی (للطوسی) ص ۱۹۸

[4] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۵۵

[5] فقہ الصادق ج ۲۳، ص ۲۲۵؛ المہذب البارع ج ۵، ص ۱۳۹

[6] دعائم الاسلام ج ۲، ص ۵۴۱؛ وسائل الشیعہ ج ۲۹، ص ۲۲؛ مستدرک الوسائل ج ۹، ص ۱۴۸ و ج ۱۸، ص ۲۱۶

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۱]

5/3380 اَلْفَقِيهُ ۴/۱۷۰/۵۳۹۰ عَبْدُ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الثُّمَالِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: مِثْلَهُ.

جابر بن عبداللہ نے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند قوی کالصحیح ہے۔ [۳] اور میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ سعید بن مسیب تحقیق سے ثقہ جلیل ثابت ہے اگر چہ اس کے بارے میں اخبار مختلف وارد ہوئے ہیں لیکن بہر حال ممدوح ہے اور اس کا تقیہ پر عمل پیرا رہنا مشہور ہے اور الکافی کی روایت میں اسے امام صادق علیہ السلام نے ثقہ قرار دیا ہے۔ [۴]

۱۶۴۔باب الظلم

باب: ظلم

1/3381 الکافی،۲/۳۳۰/۱/۱ العدة عن البرقی عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلظُّلْمُ ثَلاَثَةٌ ظُلْمٌ يَغْفِرُهُ اَللَّهُ وَ ظُلْمٌ لاَ يَغْفِرُهُ اَللَّهُ وَ ظُلْمٌ لاَ يَدَعُهُ اَللَّهُ فَأَمَّا اَلظُّلْمُ اَلَّذِي لاَ يَغْفِرُهُ فَالشِّرْكُ وَ أَمَّا اَلظُّلْمُ اَلَّذِي يَغْفِرُهُ فَظُلْمُ اَلرَّجُلِ نَفْسَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اَللَّهِ وَ أَمَّا اَلظُّلْمُ اَلَّذِي لاَ يَدَعُهُ فَالْمُدَايَنَةُ بَيْنَ اَلْعِبَادِ.

سعد بن طریف سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ظلم کی تین قسمیں ہیں: وہ ظلم جسے اللہ معاف کر دیتا ہے، وہ ظلم جسے وہ معاف نہیں کرتا اور وہ ظلم جسے وہ نہیں چھوڑتا۔ پس وہ ظلم جس کو وہ معاف نہیں کرتا وہ شرک ہے اور وہ ظلم جس کو وہ معاف کر دیتا ہے تو وہ ظلم ہے جو بندہ اپنے نفس پر کرتا ہے جو اس کے اور اللہ کے درمیان

---

[۱] روضۃ المتقین ج۱۰،ص۲۷۳؛ حدود الشریعہ ج۱،ص۴۳۰

[۲] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

[۳] روضۃ المتقین ج۱۰،ص۴۷۵

[۴] الکافی ج۱،ص۴۷۲؛ الوافی (مترجم) ج۳،ص۵۳۲ ح۱۳۰۱؛ بحار الانوار ج۴۷،ص۷؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۱۹

(معاملات میں) ہوتا ہے اور وہ ظلم جسے وہ نہیں چھوڑتا تو یہ بندوں کے درمیان معاملات میں ایک دوسرے پر کیا جاتا ہے۔[۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔[۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ مفضل تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی ہے اور سعد بن طریف ثقہ ہے۔[۳] البتہ غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3382 اَلْكَافِي ۱/۲/۳۳۱/۲ عَنْهُ عَنِ اَلْحَجَّالِ عَنْ غَالِبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي قَوْلِ اَللَّهِ تَعَالَى إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصٰادِ قَالَ قَنْطَرَةٌ عَلَى اَلصِّرَاطِ لاَ يَجُوزُهَا عَبْدٌ بِمَظْلِمَةٍ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: "بے شک آپ کا رب تاک میں ہے۔ (الفجر: ۱۴)" کے بارے میں فرمایا: (جنت کی طرف) راستے پر ایک پل ہے جس سے ظلم سے چھینی ہوئی چیز کے ساتھ بندے کا گزرنا جائز نہیں ہے۔[۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔[۵]

3/3383 الكافي ۱/۳/۳۳۱/۲ الثلاثة عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ وَ عُبَيْدِ اَللَّهِ اَلطَّوِيلِ عَنْ شَيْخٍ مِنَ اَلنَّخَعِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنِّي لَمْ أَزَلْ وَالِياً مُنْذُ زَمَنِ اَلْحَجَّاجِ إِلَى يَوْمِي هَذَا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَدْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لاَ حَتَّى تُؤَدِّيَ إِلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ.

ترجمہ: نخع کے ایک بزرگ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: میں حجاج کے زمانے سے لے کر اب تک والی (گورنر) کی حیثیت سے کام کر رہا ہوں، کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

---

[۱] الخصال ج۱، ص۱۱۸؛ روضۃ الواعظین ج۲، ص۴۶۶؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۵۲؛ الفصول المہمہ ج۲، ص۲۲۲؛ بحارالانوار ج۷۲، ص۳۲۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۴، ص۱۹۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۰، ص۲۴۳

[۲] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۲۹۶

[۳] المفید من معجم رجال الحدیث ص۲۴۶

[۴] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۷۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۴۷؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۶۵۲؛ بحارالانوار ج۸، ص۶۶ وج۷۲، ص۳۲۳

[۵] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۲۹۷

راوی کا بیان ہے کہ امامؑ خاموش رہے۔ پھر میں نے اعادہ کیا تو آپؑ نے فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ تو ہر صاحب حق کا حق اس تک پہنچادے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

4/3384 الکافی،۲/۳۳۱/۴/۱ محمد عن ابن عیسی عن الحسین عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنْ مَظْلِمَةٍ أَشَدَّ مِنْ مَظْلِمَةٍ لاَ يَجِدُ صَاحِبُهَا عَلَيْهَا عَوْناً إِلاَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

ولید بن صبیح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی ظلم اس ظلم سے زیادہ سخت نہیں ہے کہ جب مظلوم اس پر خدا کے سوا اپنا کوئی مددگار نہیں پاتا۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [4] یا پھر صحیح ہے۔ [5] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3385 الکافی،۲/۳۳۱/۵/۱ العدة عن البرقی عن إسماعیل بن مهران عن درست عن عیسی بن بشیر عن اَلثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ عَلِيَّ بْنَ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ اَلْوَفَاةُ ضَمَّنِي إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ أُوصِيكَ بِمَا أَوْصَانِي بِهِ أَبِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ حِينَ حَضَرَتْهُ اَلْوَفَاةُ وَبِمَا ذَكَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَاهُ بِهِ قَالَ يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَظُلْمَ مَنْ لاَ يَجِدُ عَلَيْكَ نَاصِراً إِلاَّ اَللَّهَ.

ثمالی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب امام زین العابدین علیہ السلام کی شہادت ہونے والی تھی تو انہوں نے مجھے اپنے سینے سے لگایا، پھر فرمایا: اے میرے بیٹے! میں تجھے وصیت کرتا ہوں جیسے میرے بابا جانؑ نے مجھے کی تھی جب ان کا وقت شہادت تھا اور انہوں نے ذکر فرمایا کہ ان کے والد گرامیؑ نے انہیں وصیت کی اور فرمایا: اے میرا بیٹا! اس ظلم سے بچو جس پر مظلوم تیرے خلاف اللہ کے سوا کوئی

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۵۲؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۳۲۹

[2] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۹۷

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۴۶؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۳۲۹

[4] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۹۸؛ حدودالشریعہ ج ۱، ص ۴۵۶

[5] حدودالشریعہ ج ۱، ص ۴۵۶

سہارا نہ پاتا ہو۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۲) لیکن میرے نزدیک سند عیسیٰ بن بشیر کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ اسماعیل بن مہران سکونی اور درست بن ابو منصور دونوں ثقہ ہیں۔ (۳) اگرچہ موخر الذکر غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3386 الکافی، ۱/۶/۳۳۱/۲ عِدَّةٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ ٱلْجَهْمِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ خَافَ ٱلْقِصَاصَ كَفَّ عَنْ ظُلْمِ ٱلنَّاسِ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص قصاص (انتقام) سے ڈرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ لوگوں پر ظلم کرنے سے باز رہے۔ (۴)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۵)

7/3387 اَلْكَافِي، ۱/۲۳/۳۳۵/۲ اَلْعِدَّةُ عَنْ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ أَسْبَاطٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مِثْلَهُ.

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آگے حدیث اسی کے مثل ہے۔ (۶)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ (۷) لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے

---

(۱) الخصال ج۱، ص۱۶؛ الامالی (للصدوق) ص۱۸۲؛ روضۃ الواعظین ج۲، ص۳۶۵؛ تنبیہ الخواطر ج۲، ص۱۴۳؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۴۸؛ بحار الانوار ج۴۶، ص۱۵۳ و ج۷۲، ص۳۰۸؛ عوالم العلوم ج۱۸، ص۲۹۷

(۲) مرآۃ العقول ج۱۰، ص۲۹۸

(۳) المفید من معجم رجال الحدیث ص۷۰ و ۲۱۸

(۴) ثواب الاعمال و عقاب الاعمال ص۲۷۳؛ تحف العقول ص۲۱۶؛ تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۰۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۴۸؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۳۱۳ و ج۷۵، ص۵۵

(۵) مرآۃ العقول ج۱۰، ص۲۹۹

(۶) گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

(۷) مرآۃ العقول ج۱۰، ص۳۱

ہے اور علی بن اسباط بھی ثقہ غیر امامی ہے۔(واللہ اعلم)

8/3388 الکافی، ۱/۸/۳۳۲/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ أَصْبَحَ لاَ يَهُمُّ بِظُلْمِ أَحَدٍ غَفَرَ اَللَّهُ مَا اِجْتَرَمَ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی پر ظلم نہ کرنے کے ارادے سے صبح کرے تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے جو اس نے گناہ کیے ہوں۔ [1]

بیان:

فی بعض النسخ لا ینوی ظلم أحد ما اجترم أی فی ذلك الیوم ما بینه و بین الله تعالی و فی بعض النسخ ما أجرم

بعض نسخوں میں ہے: "لاینوی ظلم احد مااجترم" وہ کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ نہیں کرتا ہے جو اس نے کیا ہے یعنی اس دن، جو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے،

بعض نسخوں میں ہے: "مااجرم"

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

9/3389 اَلْكَافِي، ۱/۲۱/۳۳۴/۲ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَلْكُوفِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ اَلْمَرْوَزِيِّ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مِثْلَهُ.

ترجمہ: امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آگے وہی حدیث ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4]

10/3390 الکافی، ۱/۷/۳۳۱/۲ القمیان عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ

---

[1] روضۃ الواعظین ج۲،ص ۳۶۷؛ مشکاۃ الانوار ص ۳۱۶؛ جامع الاخبار ص ۱۵۴؛ بحار الانوار ج ۲۷، ص ۳۳۰

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۰۰

[3] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

[4] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۰۸

اَلسَّلاَمُ : مَنْ أَصْبَحَ لاَ يَنْوِي ظُلْمَ أَحَدٍ غَفَرَ اَللَّهُ لَهُ مَا أَذْنَبَ ذَلِكَ اَلْيَوْمَ مَا لَمْ يَسْفِكْ دَماً أَوْ يَأْكُلْ مَالَ يَتِيمٍ حَرَاماً ۔

ترجمہ: اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی پر ظلم نہ کرنے کی نیت سے صبح کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس دن کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے جب تک کہ وہ خون نہ بہائے یا یتیم کا مال ناحق ہڑپ نہ کرے۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ (۲) یا پھر سند معتبر ہے۔ (۳) لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ اسحاق بن عمار ثقہ جلیل ہے اور واقفی نہیں بلکہ امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

11/3391 الكافي، ۱/۱۱/۳۳۲/۲ محمد عن ابن عيسى عن منصور عن هشام بن سالم عن أبي عبد الله عليه السلام الكافي، ۱/۱۱/۳۳۲/۲ اِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : اِتَّقُوا اَلظُّلْمَ فَإِنَّهُ ظُلُمَاتُ يَوْمِ اَلْقِيَامَةِ

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ظلم کرنے سے بچو کیونکہ قیامت کے دن بہت اندھیرے ہوں گے۔ (۴)

تحقیق اسناد:

حدیث کی پہلی سند صحیح (۵) جبکہ دوسری سند حسن کالصحیح ہے۔ (۶) اور میرے نزدیک دونوں سندیں صحیح ہیں۔ (واللہ اعلم)

12/3392 الكافي، ۱/۱۵/۳۳۳/۲ الاثنان عن الوشاء عن علي عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ أَكَلَ مَالَ أَخِيهِ ظُلْماً وَلَمْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِ أَكَلَ جَذْوَةً مِنَ اَلنَّارِ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ

ترجمہ: ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جو اپنے بھائی کا مال ظلم

---

(۱) وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۴۸؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۳۲۳
(۲) مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۰۰
(۳) شرح بحار الانوار ج ۲، ص ۳۸۰
(۴) وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۴۶؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۳۳۰
(۵) مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۰۱
(۶) ایضاً ص ۳۰۰

سے کھائے اور اسے واپس نہ لوٹائے تو وہ قیامت کے دن آگ کا انگارہ کھائے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ معلی بن محمد تو ثقہ جلیل ثابت ہے اور علی بن ابوحمزہ واقفی ملعون ہے مگر ثقہ ہے اور ان دونوں نے متعلق تفصیل کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

13/3393 الکافی، ۱/۹/۳۳۲/۲ الثلاثة عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ ظَلَمَ مَظْلِمَةً أُخِذَ بِهَا فِي نَفْسِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وُلْدِهِ.

ترجمہ: ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ظلم کر کے کسی کا مظلمہ چھین لے تو اس کا بدلہ اس کی جان یا اس کے مال یا اس کی اولاد سے لیا جاتا ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [4] یا پھر سند صحیح ہے۔ [5] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

14/3394 الکافی، ۱/۱۲/۳۳۲/۲ الثلاثة عن ابن أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَظْلِمُ بِمَظْلِمَةٍ إِلاَّ أَخَذَهُ اَللَّهُ بِهَا فِي نَفْسِهِ وَ مَالِهِ وَ أَمَّا اَلظُّلْمُ اَلَّذِي بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اَللَّهِ فَإِذَا تَابَ غَفَرَ اَللَّهُ لَهُ.

ترجمہ: زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی بھی کسی کا حق چھیننے کے لیے ظلم کرتا ہے تو اللہ اسے اس کی جان اور اس کے مال سے اس کا بدلہ لیتا ہے۔ البتہ جو ظلم اس کے اور اللہ کے درمیان ہے تو جب وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔ [6]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [7] یا پھر کالصحیح ہے۔ [8] یا پھر صحیح ہے۔ [9] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۵۳؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۳۱۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۴۴۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۳۴۳
[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۰۴
[3] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۴۷؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۳۳۰
[4] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۰۰
[5] حدود الشریعہ ج ۱، ص ۴۵۷؛ روش جدید اخلاق اسلامی محسنی ص ۲۷۶
[6] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۷۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۴۷؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۳۳۱
[7] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۰۱
[8] مصباح المنہاج (الاجتہاد والتقلید) ص ۳۲۳
[9] حدود الشریعہ ج ۱، ص ۴۵۷

15/3395 الکافی،۲/۳۳۲/۱۳/۱ العدۃ عن البرقی عن التمیمی عَنْ عَمَّارِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اَلْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مُبْتَدِئاً مَنْ ظَلَمَ سَلَّطَ اَللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ [أَوْ عَلَى عَقِبِهِ] أَوْ عَلَى عَقِبِ عَقِبِهِ قُلْتُ هُوَ يَظْلِمُ فَيُسَلِّطُ اَللَّهُ عَلَى عَقِبِهِ أَوْ عَلَى عَقِبِ عَقِبِهِ فَقَالَ إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ ﴿وَ لْيَخْشَ اَلَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰافاً خٰافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اَللّٰهَ وَ لْيَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً﴾ .

عبدالاعلی مولی آل سام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خود ابتداء کرتے ہوئے فرمایا: جو ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر یا اس کی نسل پر یا نسل کی نسل پر کسی ایسے کو مسلط کر دیتا ہے جو اس پر ظلم کرتا ہے۔

میں نے عرض کیا: جس نے ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نسل پر یا اس کی نسل کی نسل پر کیوں مسلط کرے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو اپنے بعد چھوٹے چھوٹے ایسے بچے چھوڑنے والے ہوں جن کی انہیں فکر ہو تو پھر ان لوگوں کو چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور سیدھی بات کہیں۔(النساء:۹)۔" [1]

بیان:

الوجه في ذلك أن الدنيا دار مكافأة و انتقام و إن كان بعض ذلك مما يؤخر إلى الآخرة و فائدة ذلك أما بالنسبة إلى الظالم فإنه يردعه عن الظلم إذا سمع به و أما بالنسبة إلى المظلوم فإنه يستبشر بنيل الانتقام في الدنيا مع نيله ثواب الظلم الواقع عليه في الآخرة فإنه ما ظفر أحد بخير مما ظفر به المظلوم لأنه يأخذ من دين الظالم أكثر مما أخذ الظالم من ماله كما يأتي في حديث آخر الباب و هذا مما يصحح الانتقام من عقب الظالم أو عقب عقبه فإنه و إن كان في صورة الظلم لأنه انتقام من غير أهله مع أنه لا تَزِرُ وازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرى إلا أنه نعمة من الله عليه في المعنى من جهة ثوابه في الدارين فإن ثواب المظلوم في الآخرة أكثر مما جرى عليه من الظلم في الدنيا

اس میں نکتہ یہ ہے کہ یہ دنیا جزا اور بدلہ کی جگہ ہے، خواہ اس میں سے کچھ آخرت تک موخر کر دینے والی چیز ہو اور اس کا فائدہ، جہاں تک ظالم کا تعلق ہے، تو یہ اسے ظلم سے باز رکھتا ہے اگر وہ سن لے۔ جہاں تک مظلوم کا تعلق ہے تو وہ دنیا میں بدلہ لینے کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کا ثواب دنیا میں حاصل کرنے پر خوش ہوتا ہے، آخرت میں اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی جو مظلوم نے حاصل کی، کیونکہ وہ ظالم کے دین سے اس سے زیادہ لیتا ہے جتنا ظالم نے اپنے پیسوں سے لیا۔

جیسا کہ اس باب کے آخر میں ایک دوسری حدیث بھی ئے گی۔

[1] بحارالانوار ج۷۲، ص۳۲۵؛ تفسیر نورالثقلین ج۱، ص۴۴۷؛ تفسیر کنزالدقائق ج۳، ص۳۳۸

اور یہی چیز ظالم کی اولاد یا اس کی اولاد سے بدلہ لینے کی اصلاح کرتی ہے۔ ظلم کی تصویر اس لیے کہ یہ ان لوگوں سے انتقام ہے جو اس کے لائق نہیں ہیں، حالانکہ کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا، سوائے اس کے کہ یہ اللہ کی طرف سے اس پر انعام کے لحاظ سے دو جہانوں میں ایک نعمت ہے۔ آخرت میں مظلوم کے ثواب سے بڑھ کر ہے جو اس کے ساتھ دنیا میں ظلم کے لحاظ سے ہوا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1]

16/3396 الکافی، ۱/۱۳/۳۳۳/۲ عنه عن السراد عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْحَى إِلَى نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَائِهِ فِي مَمْلَكَةِ جَبَّارٍ مِنَ اَلْجَبَّارِينَ أَنِ اِئْتِ هَذَا اَلْجَبَّارَ فَقُلْ لَهُ إِنَّنِي لَمْ أَسْتَعْمِلْكَ عَلَى سَفْكِ اَلدِّمَاءِ وَ اِتِّخَاذِ اَلْأَمْوَالِ وَ إِنَّمَا اِسْتَعْمَلْتُكَ لِتَكُفَّ عَنِّي أَصْوَاتَ اَلْمَظْلُومِينَ فَإِنِّي لَمْ أَدَعْ ظُلاَمَتَهُمْ وَ إِنْ كَانُوا كُفَّاراً .

ترجمہ: اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی پر وحی بھیجی جو ایک جابر حکمرانوں میں کسی جابر کے زمانے میں رہتا تھا کہ اس ظالم کے پاس جاؤ اور اس سے کہہ دو کہ میں نے تمہیں خون بہانے اور اموال پر قبضے کے لیے حکومت نہیں دی بلکہ میں نے تمہیں یہ حکومت صرف اس لیے دی کہ تم مظلوموں کی آوازوں کو میری طرف آنے سے روکو۔ پس میں ان کے ساتھ کسی ظلم کو (بغیر بدلے کے) نہیں چھوڑوں گا خواہ وہ (مظلوم) کفار ہی کیوں نہ ہوں۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ اسحاق امامی اور ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

17/3397 الکافی، ۱/۱۶/۳۳۳/۲ محمد عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْعَامِلُ بِالظُّلْمِ وَ اَلْمُعِينُ لَهُ وَ اَلرَّاضِي بِهِ شُرَكَاءُ ثَلاَثَتُهُمْ .

ترجمہ: طلحہ بن زید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ظلم کرنے والا، اس میں اس کا حمایتی اور اس پر

---

[1] مراۃ العقول ج۱، ص ۳۰۲

[2] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۷۲؛ عوالی اللئالی ج ۱، ص ۳۶۴؛ وسائل الشیعہ ج ۷، ص ۱۲۹؛ کلیات حدیث قدسی ص ۶۵۸؛ بحار الانوار ج ۱۴، ص ۳۶۴ و ج ۷۲، ص ۳۳۱

[3] مراۃ العقول ج۱، ص ۳۰۴

راضی ہونے والا تینوں شریک ہیں۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف کالموثق ہے۔ [۲] یا پھر موثق ہے۔ [۳] یا پھر معتبر ہے۔ [۴] اور میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے جیسا کہ کئی مرتبہ گزر چکا ہے اور طلحہ بن زید تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی ہے البتہ غیر امامی ہے۔(واللہ اعلم)

18/3398 الکافی،۲/۳۳۳/۱۷/۱ عنه عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ اَلْعَبْدَ لَيَكُونُ مَظْلُوماً فَمَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَكُونَ ظَالِماً.

ترجمہ: ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: بے شک مظلوم ہوتا ہے پس وہ (ظالم کے خلاف) دعا کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ خود ظالم بن جاتا ہے۔ [۵]

بیان:

فی بعض النسخ العدة عن أحمد فما یزال یدعو أی یدعو علی ظالمه حتی یربو علیه و یزید فیصیر الظالم مظلوما و المظلوم ظالما

بعض نسخوں میں "العدة عن احمد" ہے۔"فما یزال یدعو" یعنی وہ اپنے ظالم کے خلاف دعا کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑھتا چلا جاتا ہے، اور ظالم مظلوم بن جاتا ہے، اور مظلوم ظالم بن جاتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۶]

19/3399 الکافی،۲/۳۳۴/۱۸/۱ العدة عن البرقی عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ: مَنْ عَذَرَ ظَالِماً بِظُلْمِهِ سَلَّطَ اَللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ فَإِنْ دَعَا لَمْ يَسْتَجِبْ لَهُ وَلَمْ يَأْجُرْهُ اَللَّهُ عَلَى ظُلاَمَتِهِ.

---

[۱] الخصال ج۱،ص۱۰۷؛ تحف العقول ص۲۱۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶،ص۵۵ وج۱۷،ص۱۷۷؛ بحارالانوار ج۷۲،ص۳۳۲

[۲] مرآة العقول ج۱۰،ص۳۰۵

[۳] البحوث الہامہ ج۷،ص۲۵۶

[۴] مصباح المنہاج (التجارہ) ج۱،ص۱۶

[۵] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۷۳؛ وسائل الشیعہ ج ۷،ص۱۳۱؛ بحارالانوار ج۷۲،ص۳۳۳ وج۹۰،ص۳۲۵

[۶] مرآة العقول ج۱۰،ص۳۰۵؛ مستمسک العروة ج۶،ص۵۰۵؛ سند العروة (الصلاة) ص۲۲۹؛ مہذب الاحکام ج۷،ص۱۰۱

ترجمہ: عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی ظالم کے لیے اس کے ظلم پر عذر تلاش کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر کسی کو مسلط کر دے گا جو اس پر ظلم کرے گا پس اگر وہ دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول نہیں کی جائے گی اور اللہ اسے اس پر ہوئے ظلم کا کوئی اجر نہیں دے گا۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲]

20/3400 الکافی، ۲/۳۳۴/۱۹/۱ عنه عن محمد بن عیسی عن إبراهیم بن عبد الحمید عن علی عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ: مَا اِنْتَصَرَ اَللَّهُ مِنْ ظَالِمٍ إِلاَّ بِظَالِمٍ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ اَلظّٰالِمِينَ بَعْضاً).

ترجمہ: ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کسی ظالم سے انتقام نہیں لیتا مگر دوسرے ظالم کے ذریعے اور اس کا یہ قول اسی سلسلے میں ہے: "اور اسی طرح ہم ملا دیں گے ظالموں کو ایک دوسرے کے ساتھ۔ (الانعام:۱۲۹)"۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ ابراہیم بن عبدالحمید اسدی ثقہ ہے اور اس کی اصل بھی ہے۔ [۵] البتہ اسے واقفی کہا گیا ہے مگر میرے ضبط کے مطابق وہ امامی ہے اور علی بن ابوحمزہ واقفی ملعون ہونے کے باوجود ثقہ ہے اور ویسے بھی ہمارے اصحاب نے اس سے اس وقت روایات لی ہیں جبکہ یہ مستقیم تھا اور پر تفصیل کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

21/3401 الکافی، ۲/۳۳۴/۲۰/۱ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ ظَلَمَ أَحَداً فَفَاتَهُ فَلْيَسْتَغْفِرِ اَللَّهَ لَهُ فَإِنَّهُ كَفَّارَةٌ لَهُ.

---

[۱] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۷۴؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۵۶؛ بحار الانوار ج ۲۷، ص ۲۳۳ و ج ۹۰، ص ۳۱۹

[۲] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۰۷

[۳] تفسیر (للعیاشی) ج ۱، ص ۳۷۶؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۷۴؛ جامع الاخبار ص ۱۵۵؛ أعلام الدین ص ۴۰۹؛ تفسیر الصافی ج ۲، ص ۱۵۸؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۴۸۰؛ بحار الانوار ج ۲۷، ص ۳۲۶؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۷۶۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۴، ص ۴۴۸؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۹۸

[۴] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۰۷

[۵] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۱۰

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوکوئی کسی شخص پر ظلم کرے اور وہ فوت ہوجائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس (مظلوم) کے لیے اللہ سے استغفار کرے کیونکہ یہ اس کے لیے کفارہ ہوگا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

22/3402 الکافی، ۲/۳۳۴/۲۲/۱ محمد عن ابن عیسی عن السراد عن علی عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: دَخَلَ رَجُلاَنِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي مُدَارَاةٍ بَيْنَهُمَا وَ مُعَامَلَةٍ فَلَمَّا أَنْ سَمِعَ كَلاَمَهُمَا قَالَ أَمَا إِنَّهُ مَا ظَفِرَ أَحَدٌ بِخَيْرٍ مِنْ ظَفَرٍ بِالظُّلْمِ أَمَا إِنَّ اَلْمَظْلُومَ يَأْخُذُ مِنْ دِينِ اَلظَّالِمِ أَكْثَرَ مِمَّا يَأْخُذُ اَلظَّالِمُ مِنْ مَالِ اَلْمَظْلُومِ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَفْعَلِ اَلشَّرَّ بِالنَّاسِ فَلاَ يُنْكِرِ اَلشَّرَّ إِذَا فُعِلَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ إِنَّمَا يَحْصُدُ اِبْنُ آدَمَ مَا يَزْرَعُ وَ لَيْسَ يَحْصُدُ أَحَدٌ مِنَ اَلْمُرِّ حُلْواً وَ لاَ مِنَ اَلْحُلْوِ مُرّاً فَاصْطَلَحَ اَلرَّجُلاَنِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَا.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ دو لوگ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ ان کے درمیان کوئی جھگڑا اور معاملہ ہوگیا تھا۔ پس جب امامؑ نے ان کا مقدمہ سنا تو فرمایا: نیکی کے ذریعے کسی نے اس سے زیادہ فتح نہیں پائی جتنی (مظلوم) ظلم کے ذریعے فتح حاصل کرتا ہے کیونکہ مظلوم ظالم کے دین سے جو چیز لیتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جو ظالم مظلوم کے مال سے لیتا ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: جو لوگوں کے ساتھ برائی کرتا ہے تو جب اس کے ساتھ برائی کی جائے تو اس کو برا نہ مانے۔ درحقیقت بنی آدم جو بوتے ہیں وہی کاٹتے ہیں اور نہ کوئی کڑوے بو کر اس سے میٹھا حاصل کرتا ہے اور نہ ہی کوئی میٹھے سے کڑوا حاصل کرتا ہے۔ پس دونوں بندوں نے وہاں سے اٹھنے سے پہلے ہی صلح کرلی۔ [3]

بیان:

من ظفر علی الجار و المجرور متعلق بخیر لیس بالموصول کما توهم و المراد بالظلم المظلومیة کما مر تفسیرہ

''من ظفر'' جار اور مجرور اور یہ متعلق ہیں ''خیر'' کے اور ''لیس'' موصولہ ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اور ''ظلم'' سے مراد

---

[1] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۷۴؛ الاختصاص ص ۲۳۵؛ جامع الاخبار ص ۵۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۵۳؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۳۱۳

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۰۸

[3] بحارالانوار ج ۷۲، ص ۳۲۸

مظلومیت ہے جیسا کہ اس کی تفسیر گزر چکی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ (۱) یا پھر سند صحیح ہے۔ (۲) لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ علی بن ابو حمزہ واقعی ملعون ہے مگر ثقہ ہے اور تفصیل کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۶۵۔ باب طلب عثرات المؤمن وعوراته وتعييره

باب: مومن کی غلطیاں مانگنا، اس کے راز ڈھونڈنا اور اس کی مذمت کرنا

1/3403 الكافى، ۱/۱/۳۵۴/۲ محمد عن ابن عيسى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَ اَلْفَضْلِ [اِبْنَيْ زيد [يَزِيدَ] اَلْأَشْعَرِيِّ [الأشعريين] عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالاَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ اَلْعَبْدُ إِلَى اَلْكُفْرِ أَنْ يُوَاخِيَ اَلرَّجُلَ عَلَى اَلدِّينِ فَيُحْصِيَ عَلَيْهِ عَثَرَاتِهِ وَ زَلاَّتِهِ لِيُعَنِّفَهُ بِهَا يَوْماً مَا.

ترجمہ: زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بندہ کفر کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ کسی آدمی کے ساتھ دین میں اخوت رکھے اور پھر اس کے عیب اور اس کی غلطیوں کو شمار کرے تا کہ اس کے ذریعے کسی دن اس کو ذلیل کر سکے۔ (۳)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ (۴) لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے اور ابن بکیر غیر امامی مشہور ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3404 الكافى، ۱/۳/۳۵۵/۲ العدة عن البرقى عن على بن الحكم عن ابن بكير عن زرارة عن أبي جعفر عليه السّلام: مثله.

---

(۱) مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۱

(۲) الامثال والحکم المستخرجہ من نہج البلاغہ غروی ص۱۸۵

(۳) الامالی (للمفید) ص۲۳؛ الاختصاص ص۲۲۷؛ تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۰۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۷۴؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۱۱۱؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۲۱۷؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۹۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲، ص۳۴۳؛ منیۃ المرید ص۳۲۸

(۴) مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۹۹

زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: آگے وہی حدیث ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [2] یا پھر سند موثق ہے۔ [3] اور میرے نزدیک سند موثق کالصحیح ہے۔(واللہ اعلم)

3/3405 الكافی ۱/۶/۳۵۵/۲ العدة عن البرقی إبنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاخِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ عَلَى الدِّينِ فَيُحْصِيَ عَلَيْهِ زَلاَّتِهِ لِيُعَيِّرَهُ بِهَا يَوْماً مَا.

زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بندہ کفر کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ آدمی کسی آدمی کے ساتھ دین میں بھائی چارہ کرے پھر اس کی غلطیوں کو گننا شروع کردے تا کہ وہ اس کے ذریعے ایک دن اس کی ملامت کر سکے۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [5]

4/3406 الكافی ۱/۷/۳۵۵/۲ بهذا الإسناد عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَبْعَدُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ يُوَاخِي الرَّجُلَ وَ هُوَ يَحْفَظُ عَلَيْهِ زَلاَّتِهِ لِيُعَيِّرَهُ بِهَا يَوْماً مَا.

ابن بکر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک بندہ اللہ سے سب سے زیادہ دور ہوتا ہے جب وہ آدمی کسی آدمی کے ساتھ بھائی چارہ اختیار کرتا ہے جبکہ اس کی غلطیوں کو حفظ کرتا رہتا ہے تا کہ ایک دن وہ اس کے ذریعے اس کی ملامت کر سکے۔ [6]

---

[1] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۴۰۱

[3] الآراء الفقہیہ نجفی ج ۳، ص ۲۰۳؛ الاخلاق شبر ص ۹۷؛ المحجۃ البیضاء ج ۳، ص ۳۶۲؛ اللہ وللحقیقۃ محسن ج ۲، ص ۲۷؛ الاربعین فی حب امیر المومنینؑ ابو معاش ج ۹، ص ۱۶۴؛ حدود الشریعہ ج ۱، ص ۴۹۹

[4] منیۃ المرید ص ۳۳۱؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۱۱۱

[5] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۴۰۲

[6] السرائر ج ۳، ص ۶۳۲؛ منیۃ المرید ص ۳۳۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۷۴؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۱۱۲؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۲۱۹؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۹۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۳۴۴

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ ﴿۱﴾

5/3407 الکافی،۲/۳۵۴/۲/۱ محمد عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَ لَمْ يَخْلُصِ اَلْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لاَ تَذُمُّوا اَلْمُسْلِمِينَ وَ لاَ تَتَبَّعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَاتِهِمْ تَتَبَّعَ اَللَّهُ عَوْرَتَهُ وَ مَنْ تَتَبَّعَ اَللَّهُ تَعَالَى عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي بَيْتِهِ۔

ترجمہ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے وہ گروہ جس نے اپنی زبان سے اسلام قبول کیا ہے اوراس کے دل میں ایمان ابھی تک خالص ہوا! مسلمانوں پر الزام نہ لگاو اور نہ ہی ان کے عیب تلاش کرو کیونکہ جوان کے عیب تلاش کرے گا اللہ اس کے عیب تلاش کرے گا اور جس کے عیب اللہ تلاش کرے گا تو وہ اسے بے نقاب کردے گا اگرچہ وہ اپنے گھر میں بھی ہو۔ ﴿۲﴾

بیان:

خلص إليه وصل
''خلص الیہ''یعنی وہ پہنچ گیا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ ﴿۳﴾ لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ عمار امامی اور ثقہ جلیل ہے۔(واللہ اعلم)

6/3408 اَلْكَافِي،۲/۳۵۴/۲/۱ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ أَبِي اَلْجَارُودِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: مِثْلَهُ.

ترجمہ ابو جارود سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: آگے وہی حدیث ہے۔ ﴿۴﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۵﴾ لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ ابو جارود یعنی زیاد بن منذر ثقہ ہے البتہ زیدی

﴿۱﴾ مراۃ العقول ج۱۰،ص۴۰۳

﴿۲﴾ الاختصاص ص۲۲۵؛ تنبیہ الخواطر ج۲،ص۲۰۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۲،ص۲۷۵؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج۵،ص۱۱۱؛ بحارالانوار ج۷۲،ص۲۱۸؛ تفسیر نور الثقلین ج۵،ص۹۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲،ص۳۴۴

﴿۳﴾ مراۃ العقول ج۱۰،ص۴۰۱

﴿۴﴾ گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

﴿۵﴾ مراۃ العقول ج۱۰،ص۴۰۱

المذہب ہے۔ [۱] (واللہ اعلم)

7/3409 الکافی، ۲/۳۵۵/۴/۱ العدۃ عن البرقی عَنِ اَلْحَجَّالِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَ لَمْ يُسْلِمْ بِقَلْبِهِ لاَ تَتَبَّعُوا عَثَرَاتِ اَلْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَثَرَاتِ اَلْمُسْلِمِينَ تَتَبَّعَ اَللَّهُ عَثْرَتَهُ وَ مَنْ تَتَبَّعَ اَللَّهُ عَثْرَتَهُ يَفْضَحْهُ۔

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے وہ گروہ جس نے اپنی زبان سے تو اسلام قبول کیا ہے مگر دل سے نہیں کیا! تم مسلمانوں کے عیب تلاش نہ کرو کیونکہ جو مسلمانوں کے عیب تلاش کرتا ہے تو اللہ اس کے عیب تلاش کرتا ہے اور جس کے عیب اللہ کرے گا تو وہ اسے بے نقاب کر دے گا۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۳]

8/3410 الکافی، ۲/۳۵۵/۵/۱ الثلاثة عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَوِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لاَ تَطْلُبُوا عَثَرَاتِ اَلْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ مَنْ تَتَبَّعَ عَثَرَاتِ أَخِيهِ تَتَبَّعَ اَللَّهُ عَثَرَاتِهِ وَ مَنْ تَتَبَّعَ اَللَّهُ عَثَرَاتِهِ يَفْضَحْهُ وَ لَوْ فِي جَوْفِ بَيْتِهِ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومنوں کے عیب تلاش نہ کرو کیونکہ جو کوئی اپنے بھائی کے عیب تلاش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرے گا اور جس کا عیب اللہ تعالیٰ ڈھونڈے گا تو وہ اس پر رسوائی لائے گا اگرچہ وہ اپنے ہی گھر کے اندر رہو۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۵] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۲۳۵

[۲] السرائر ج ۳، ص ۶۴۲؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۱۱۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۳۴۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۹۲

[۳] مراۃ العقول ج ۱، ص ۲۰۴؛ حدود الشریعہ ج ۱، ص ۱۷۹؛ الاخلاق شبر ص ۹۷

[۴] مشکاۃ الانوار ص ۱۰۷؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۱۱۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۹۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۳۴۴

[۵] مراۃ العقول ج ۱، ص ۲۰۴

9/3411 التھذیب ۱/۱۰/۳۷۵/۱ ۱/۱ أحمد اَلْبَرْقِیُّ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ شَيْءٌ يَقُولُهُ اَلنَّاسُ عَوْرَةُ اَلْمُؤْمِنِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ حَرَامٌ فَقَالَ لَيْسَ حَيْثُ يَذْهَبُونَ إِنَّمَا عُنِيَ عَوْرَةُ اَلْمُؤْمِنِ أَنْ يَزِلَّ زَلَّةً أَوْ يَتَكَلَّمَ بِشَيْءٍ يُعَابُ عَلَيْهِ فَيَحْفَظَ عَلَيْهِ لِيُعَيِّرَهُ بِهِ يَوْماً مَا.

ترجمہ: حذیفہ بن منصور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: لوگ ایک بات کہتے ہیں کہ مومن کی عورت (قابل ستر چیز) مومن پر حرام ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کا وہ مطلب نہیں جس طرف وہ گئے ہیں بلکہ مومن کی عورت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کی کوئی لغزش دیکھے یا اس سے کوئی قابل گرفت بات سنے تو یہ اسے اس لیے یاد رکھے کہ کسی دن اسے ملامت کر سکے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] یا پھر سند صحیح ہے۔ [۳] یا پھر صحیح علی الاقرب (صحیح کے قریب ترین) ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

10/3412 الکافی، ۲/۳۵۶/۳/۱ الثلاثة عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ أَذَاعَ فَاحِشَةً كَانَ كَمُبْتَدِئِهَا وَ مَنْ عَيَّرَ مُؤْمِناً بِشَيْءٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرْكَبَهُ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی بے حیائی کی تشہیر کرے وہ ایسے ہے جیسے اس کی ابتداء کرنے والا ہے اور جو شخص کسی مومن کو کسی چیز پر ملامت کرے تو اسے موت نہیں آئے گی یہاں تک کہ وہ خود اس کا مرتکب ہو جائے گا۔ [۵]

---

[۱] مکارم الاخلاق ص ۵۶؛ وسائل الشیعہ ج ۲، ص ۷۳؛ بحار الانوار ج ۷۳، ص ۸۰

[۲] ملاذ الاخیار ج ۳، ص ۸۷

[۳] التعلیقہ الاستدلالیہ مشکینی ج ۳، ص ۱۳۸؛ صراط الیقین احسائی ج ۲، ص ۱۰۳

[۴] ذخیرہ المعاد ج ۱، ص ۱۵

[۵] المومن ص ۷۶؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۴۷؛ تحف العقول ص ۳۷؛ الاختصاص ص ۲۲۹؛ منیۃ المرید ص ۳۳۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۷۷؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۸۴ و ج ۷۲، ص ۲۱۵؛ مستدرک الوسائل ج ۹، ص ۱۱۱

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن موثق کالصحیح ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ اسحاق بن عمار امامی اور ثقہ جلیل ہے۔(واللہ اعلم)

11/3413 الکافی،۲/۳۵۶/۱/۱ الثلاثة عن حسین عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَنَّبَ مُؤْمِناً أَنَّبَهُ اَللَّهُ فِي اَلدُّنْيَا وَ اَلْآخِرَةِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص مومن کو جھڑکے گا تو اللہ بھی اس کو دنیا اور آخرت میں جھڑکے گا۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل کالحسن ہے۔ [3]

12/3414 الکافی،۲/۳۵۶/۲/۱ العدة عن البرقی عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ اِبْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ بِمَا يُؤَنِّبُهُ أَنَّبَهُ اَللَّهُ فِي اَلدُّنْيَا وَ اَلْآخِرَةِ.

ابن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کی ملامت کرتا ہو تو اللہ اسے دنیا اور آخرت میں ملامت کرے گا۔ [4]

بیان:

التأنیب و التعییر و التعنیف و التثریب و التوبیخ و الملامة و العذل متقاربات

التأنیب و التعییر و التعنیف و التثریب و التوبیخ و الملامة و العذل، یہ سب معنی کے لحاظ سے ایک دوسرے کے قریب ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسین بن عمرو کی وجہ سے مجہول ہے۔ [5] مگر معتبر سے خارج نہیں ہے کیونکہ ابن فضال موجود ہے۔(واللہ اعلم)

---

[1] مراۃ العقول ج۱۰،ص۴۰۳

[2] وسائل الشیعہ ج ۱۲،ص۲۷۷؛ بحارالانوار ج ۷۰،ص۳۸۴

[3] مراۃ العقول ج۱۰،ص۴۰۳

[4] منیۃ المرید ص۳۲۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲،ص۲۷۷؛ بحارالانوار ج۷۰،ص۳۸۵

[5] مراۃ العقول ج۱۰،ص۴۰۵

۱۶۶۔باب الروایة علی المؤمن و الشماتة به

باب: مومن پر بات نقل کرنا اور اس پر استہزاء کرنا

1/3415 اَلْكَافِي، ١/٢/٣٥٨/٢ مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ اَلسَّرَّادِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ اَلتَّهْذِيبُ، ١/١١/٣٧٥/١ اِبْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ اَلتَّهْذِيبُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ ش قَالَ : قُلْتُ لَهُ عَوْرَةُ اَلْمُؤْمِنِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ حَرَامٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَعْنِي سُفْلَيْهِ قَالَ لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ إِنَّمَا هُوَ إِذَاعَةُ سِرِّهِ.

ترجمہ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: مومن کی عورت (قابل ستر چیز) دوسرے مومن پر حرام ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: یعنی (قابل ستر چیز) سے مراد اس کا نچلہ حصہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جو تم سمجھ رہے ہو وہ مطلب نہیں ہے بلکہ اس سے مراد اس کے راز کو افشاء کرنا ہے۔ [۱]

بیان:

سفلیه یوجد فی النسخ تارة بالفوقانیة و أخری بالتحتانیة

"سفلیہ" بعض نسخوں میں فوقانیہ کے ساتھ اور بعض میں تحتانیہ کے ساتھ۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند پہلی سند صحیح ہے [۲] اور دوسری سند موثق کالصحیح ہے۔ [۳] اور میرے نزدیک دونوں سندیں صحیح ہیں اور شیخ صدوق والی سند بھی صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3416 اَلْكَافِي، ١/٣/٣٥٩/٢ عَلِيٌّ عَنِ اَلْعُبَيْدِيِّ عَنْ يُونُسَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ اَلْمُخْتَارِ اَلتَّهْذِيبُ، ١/١٢/٣٧٥/١ اِبْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ اَلْمُخْتَارِ عَنِ اَلشَّحَّامِ

---

[۱] معانی الاخبار ص ۲۵۵؛ وسائل الشیعہ ج ۲، ص ۷ و ج ۱۲، ص ۲۹۴؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۱۶۹

[۲] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳؛ مجمع الفائدہ ج ۱۲، ص ۳۵؛ المکاسب المحرمہ خمینی ج ۱، ص ۳۴۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی المقارن ج ۳، ص ۱۷۲؛ حدود الشریعہ ج ۱، ص ۵۱۳؛ المحجہ البیضاء ج ۳، ص ۳۷۷؛ البحوث الہامہ ج ۶، ص ۲۴۲؛ مصباح الہدیٰ ج ۳، ص ۴؛ منہاج الفقاھہ روحانی ج ۲، ص ۲۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی طبقا ج ۱۵، ص ۳۰۲؛ مصباح المنہاج (الاجتہاد والتقلید) ص ۳۱؛ غایۃ الآمال ج ۱، ص ۱۱۶؛ المکاسب انصاری ج ۱، ص ۶۳؛ الفقہ وسائل طبیہ محسنی ج ۱، ص ۱۶۸؛ حدود الشریعہ ج ۱، ص ۲۵۳؛ المکاسب مامقانی ج ۲، ص ۲۶۷؛ ینابیع الاحکام ج ۵، ص ۲۴۸

[۳] ملاذ الاخیار ج ۳، ص ۸۸

عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِيمَا جَاءَ فِي اَلْحَدِيثِ عَوْرَةُ اَلْمُؤْمِنِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ حَرَامٌ قَالَ مَا هُوَ أَنْ يَنْكَشِفَ فَيَرَى مِنْهُ شَيْئاً وَ إِنَّمَا هُوَ أَنْ يَزْرِيَ عَلَيْهِ أَوْ يَعِيبَهُ.

ترجمہ: شحام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کچھ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کی عورت مومن پر حرام ہے، کے بارے میں فرمایا: یہ مراد نہیں ہے کہ وہ ظاہر ہو جائے اور اس میں سے کوئی چیز دیکھی جائے بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کے خلاف روایت کیا جائے یا اس پر عیب لگایا جائے۔ [1]

تحقیق اسناد:

شیخ کلینی کی سند موثق ہے۔ [2] جبکہ شیخ طوسی کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک شیخ کلینی کی سند حسن ہے کیونکہ حسین بن مختار واقفی نہیں بلکہ امامی ہے اور شیخ طوسی کی سند بھی حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے اور حسین بن مختار امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3417 الکافی،۲/۳۵۹/۱/۱ العدة عن البرقي عن ابن فَضَّالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عَبْدِ اَلْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تُبْدِي اَلشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اَللَّهُ وَ يُصَيِّرَهَا بِكَ وَ قَالَ مَنْ شَمِتَ بِمُصِيبَةٍ نَزَلَتْ بِأَخِيهِ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ اَلدُّنْيَا حَتَّى يُفْتَتَنَ.

ترجمہ: ابان بن عبدالملک سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کر پس اللہ اس پر رحم کرے گا اور اس مصیبت کو آپ پر منتقل کر دے گا۔

نیز آپؑ نے فرمایا: جو شخص اس مصیبت پر خوش ہوتا ہے جو اس کے بھائی پر آئی ہے تو وہ بھی اس دنیا سے نہیں جائے گا یہاں تک کہ اس مصیبت سے مبتلا ہو جائے۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن موثق ہے۔ [5]

4/3418 الکافی،۸/۱۴۷/۱۲۵ العدة عن سهل عن يحيى بن المبارك عن ابن جَبَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلْأَوَّلِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اَلرَّجُلُ مِنْ إِخْوَانِي

---

[1] منیۃ المرید ص ۳۲۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۹۵؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۱۷۰؛ مکارم الاخلاق ص ۵۷

[2] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ) ج ۲، ص ۱۳

[3] ملاذ الاخیار ج ۳، ص ۸۸

[4] وسائل الشیعہ ج ۳، ص ۲۶۶؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۲۱۶

[5] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۴

يَبْلُغُنِي عَنْهُ اَلشَّيْءُ اَلَّذِي أَكْرَهُهُ فَأَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَيُنْكِرُ ذَلِكَ وَ قَدْ أَخْبَرَنِي عَنْهُ قَوْمٌ ثِقَاتٌ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ كَذِّبْ سَمْعَكَ وَ بَصَرَكَ عَنْ أَخِيكَ فَإِنْ شَهِدَ عِنْدَكَ خَمْسُونَ قَسَامَةً وَ قَالَ لَكَ قَوْلاً فَصَدِّقْهُ وَ كَذِّبْهُمْ لاَ تُذِيعَنَّ عَلَيْهِ شَيْئاً تَشِينُهُ بِهِ وَ تَهْدِمُ بِهِ مُرُوءَتَهُ فَتَكُونَ مِنَ اَلَّذِينَ قَالَ اَللَّهُ فِي كِتَابِهِ: (إِنَّ اَلَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ اَلْفَاحِشَةُ فِي اَلَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ).

محمد بن فضیل سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! ہمارے بھائیوں میں سے ایک شخص کے بارے میں میرے پاس ایک بات پہنچی ہے جو مجھے ناپسند ہے پس میں نے اس کے بارے میں اس سے پوچھا تو اس نے انکار کر دیا مگر مجھے ثقہ لوگوں سے یہ بات پہنچی ہے؟

آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! اپنے بھائی کے بارے میں اپنی سماعت اور بصیرت کو جھٹلا دے اگرچہ پچاس لوگ تجھے قسم کھا کر گواہی دیں اور وہ جو بات تجھ سے کہے تو اس کی تصدیق کر اور ان سب کی تکذیب کر دے۔اس کے خلاف کوئی ایسی بات نہ پھیلا جس سے اس کی رسوائی ہوتی ہو اور اس سے اس کی عظمت ختم ہوتی ہو ورنہ تم وہ بن جاؤ گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:''بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمانداروں میں بدکاری کا چرچا ہو ان کے لیے (دنیا اور آخرت میں) دردناک عذاب ہے۔(النور:۱۹)۔''[۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔[۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور یحیی بن مبارک تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔[۳] اور عبداللہ بن جبلہ تفسیر قمی اور کامل الزیارات دونوں کا راوی اور ثقہ ہے۔[۴] اور یہ بھی غیر امامی ہے اور محمد بن فضیل تفسیر قمی کا راوی ہے اور تفصیل کئی مرتبہ گزر چکی ہے کہ یہ ثقہ ہے۔(واللہ اعلم)

5/3419 الكافی،۲/۳۵۸/۱/۱ محمد عن ابن عيسى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ لِي

---

[۱] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۴۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲،ص ۲۹۵؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج ۴،ص ۵۵؛ بحارالانوار ج ۷۲،ص ۲۵۵؛ تفسیر نورالثقلین ج ۳،ص ۵۸۲؛ تفسیر کنزالدقائق ج ۹،ص ۲۶۴

[۲] مرآۃ العقول ج ۲۵،ص ۳۵۶؛ البضاعۃ المزجاۃ ج ۲،ص ۴۳

[۳] المفید من معجم رجال الحدیث ص ٦٦٦

[۴] ایضاً ص ۳۲۸

أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَنْ رَوَى عَلَى مُؤْمِنٍ رِوَايَةً يُرِيدُ بِهَا شَيْنَهُ وَ هَدْمَ مُرُوءَتِهِ لِيَسْقُطَ مِنْ أَعْيُنِ اَلنَّاسِ أَخْرَجَهُ اَللَّهُ مِنْ وَلاَيَتِهِ إِلَى وَلاَيَةِ اَلشَّيْطَانِ فَلاَ يَقْبَلُهُ اَلشَّيْطَانُ .

ترجمہ: مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: جو شخص کسی مومن کے خلاف کچھ روایت کرے جبکہ اس کا ارادہ ہو کہ اسے بدنام کرنے کرے اور اس کی عزت کو برباد کرے تاکہ وہ لوگوں کی نظر میں گر جائے تو اللہ اسے اپنی ولایت سے نکال کر شیطان کی ولایت کی طرف لے جاتا ہے پس شیطان بھی اسے قبول نہیں کرے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] یا پھر معتبر ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان اور مفضل بن عمر دونوں ثقہ ہیں اور اس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۶۷۔ باب الغیبة والبھت

باب: غیبت اور بہتان

1/3420 الکافی،۲/۳۵۶/۱/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : اَلْغِيبَةُ أَسْرَعُ فِي دِينِ اَلرَّجُلِ اَلْمُسْلِمِ مِنَ اَلْأَكِلَةِ فِي جَوْفِهِ قَالَ وَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَلْجُلُوسُ فِي اَلْمَسْجِدِ اِنْتِظَارَ اَلصَّلاَةِ عِبَادَةٌ مَا لَمْ يُحْدِثْ قِيلَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ وَ مَا يُحْدِثُ قَالَ اَلاِغْتِيَابُ .

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غیبت مسلمان بندے کے دین میں اس کے پیٹ میں بیماری سے زیادہ تیز ہے۔

[1] المحاسن ج۱،ص ۱۰۳؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۴۱؛ الامالی (للصدوق) ص ۴۸۶؛ الاختصاص ص ۳۲؛ روضة الواعظین ج۲،ص ۳۸۷؛ مشکاۃ الانوار ص ۸۴؛ السرائر ج۳،ص ۶۴۲؛ تنبیہ الخواطر ج۲،ص ۲۰۹؛ محاسبة النفس ص ۱۱؛ أعلام الدین ص ۴۰۳؛ منیة المرید ص ۳۲۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۹۴؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۱۶۸؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۳۴؛ مستدرک الوسائل ج ۹، ص ۱۳۵

[2] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۲

[3] عین الحیاۃ مجلسی ج ۲، ص ۳۵۰

نیز امامؑ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنا عبادت ہے جب تک کہ کوئی حدث نہ ہو۔

آپؐ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہؐ! حدث کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا:

آپؐ نے فرمایا: غیبت کرنا۔ [1]

بیان:

الأكلة بالضم اللقمة و كفرحة داء في العضو يأتكل منه و كلاهما محتملان إلا أن ذكر الجوف يؤيد الأول و إرادة الإفناء و الإذهاب يؤيد الثاني و الأول أقرب و أصوب و تشبيه الغيبة بأكل اللقمة أنسب لأن الله سبحانه شبهها بأكل اللحم

''الاکلۃ ضمہ کے ساتھ لقمہ، جیسے فرحۃ' اعضاء میں ایک بیماری جس پر انحصار کیا جاتا ہے اور دونوں ممکن ہیں سوائے اس کے کہ کھوکھلے کا ذکر پہلے کی تائید کرتا ہے، اور فنا ہونے اور جانے کی خواہش دوسرے کی تائید کرتی ہے اور پہلا قریب تر ہے۔ اور زیادہ صحیح، اور غیبت کو لقمہ کھانے سے تشبیہ دینا زیادہ مناسب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3421 الكافي، ۱/۲/۳۵۷/۲ الثلاثة عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا رَأَتْهُ عَيْنَاهُ وَ سَمِعَتْهُ أُذُنَاهُ فَهُوَ مِنَ اَلَّذِينَ قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ (إِنَّ اَلَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ اَلْفٰاحِشَةُ فِي اَلَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذٰابٌ أَلِيمٌ) ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس نے کسی مومن کے بارے میں وہ کہا جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا تو وہ ان لوگوں میں سے ہوتا ہے جن کے بارے میں اللہ رب العزت فرماتا ہے: ''بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمانداروں میں بدکاری کا چرچا ہو ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ (النور:۱۹)۔'' [3]

---

[1] البرہان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۱۱۲؛ بحارالانوار ج۷۲، ص۲۲۰؛ تفسیر کنزالدقائق ج۱۲، ص۳۴۶

[2] مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۰۶

[3] الاختصاص ص۲۲۷؛ تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۱۹؛ محاسبۃ النفس ص۱۱؛ منیۃ المرید ص۳۲۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۸۰؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۴، ص۵۵ و ج۵، ص۱۱۲؛ بحارالانوار ج۷۲، ص۲۴۰؛ تفسیر نورالثقلین ج۳، ص۵۸۲؛ تفسیر کنزالدقائق ج۹، ص۲۶۵

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3422 الکافی،۲/۳۵۷/۱/۵ محمد عن ابن عیسی عن السراد عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ اِبْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ بَهَتَ مُؤْمِناً أَوْ مُؤْمِنَةً بِمَا لَيْسَ فِيهِ بَعَثَهُ اَللَّهُ فِي طِينَةِ خَبَالٍ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ قُلْتُ وَ مَا طِينَةُ اَلْخَبَالِ قَالَ صَدِيدٌ يَخْرُجُ مِنْ فُرُوجِ اَلْمُومِسَاتِ۔

ترجمہ: ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مومن یا مومنہ پر ایسی تہمت لگائے جو اس میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے خبال کی مٹی میں مبعوث کرے گا یہاں تک کہ وہ اپنے کہے سے باہر نکل آئے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یہ خبال کی مٹی سے کیا مراد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ وہ پیپ ہے جو طوائفوں کی شرمگاہوں سے نکلتی ہے۔ [2]

بیان:

المومسة الفاجرة

"المومس" اس سے مراد فاجرہ عورت ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [3]

4/3423 الکافی،۲/۳۵۸/۱/۶ محمد عن أحمد عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مروان عَامِرٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ رَجُلٍ لاَ نَعْلَمُهُ إِلاَّ يَحْيَى اَلْأَزْرَقَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: مَنْ ذَكَرَ رَجُلاً مِنْ خَلْفِهِ بِمَا هُوَ فِيهِ مِمَّا عَرَفَهُ اَلنَّاسُ لَمْ يَغْتَبْهُ وَ مَنْ ذَكَرَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِمَا هُوَ فِيهِ مِمَّا لاَ يَعْرِفُهُ اَلنَّاسُ اِغْتَابَهُ وَ مَنْ ذَكَرَهُ بِمَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَهُ۔

ترجمہ: ابان نے ایک شخص سے روایت کی ہے جس کو ہم نہیں جانتے سوائے یحییٰ الازرق کے، اس کا بیان ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: جو شخص کسی آدمی کا اس کی پیٹھ پیچھے ایسی چیز سے ذکر کرے جو اس میں پائی جاتی

[1] مراۃ العقول ج ۱، ص ۴۳

[2] المحاسن ج ۱، ص ۱۰۱؛ المومن ص ۶۶؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۴۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۸۷؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۱۵۳ وج ۴، ص ۵۵ وج ۵، ص ۱۱۲؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۲۴۳

[3] مراۃ العقول ج ۱، ص ۲۳۵؛ حدود الشریعہ ج ۱، ص ۱۳۸؛ مستدرک سفینۃ البحار ج ۱، ص ۴۴۳

ہے اور لوگ اسے جانتے ہیں تو یہ اس کی غیبت نہیں ہے اور جو شخص کسی آدمی کا اس کی پیٹھ پیچھے ایسی چیز سے ذکر کرے جو اس میں پائی جاتی ہے اور لوگ اسے نہیں جانتے تو اس نے اس کی غیبت کی اور جس نے کسی شخص کا ذکر ایسی چیز سے کیا جو اس میں نہ ہو تو اس نے اس پر بہتان لگایا۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۲) یا پھر صحیح ہے۔ (۳) لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3424 الکافی، ۲/۳۵۸/۷/۱ علی عن العبیدی عن یونس عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلْغِيبَةُ أَنْ تَقُولَ فِي أَخِيكَ مَا سَتَرَهُ اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ أَمَّا اَلْأَمْرُ اَلظَّاهِرُ فِيهِ مِثْلُ اَلْحِدَّةِ وَ اَلْعَجَلَةِ فَلاَ وَ اَلْبُهْتَانُ أَنْ تَقُولَ فِيهِ مَا لَيْسَ فِيهِ.

عبدالرحمٰن بن سیابہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: غیبت وہ ہے جو تو اپنے بھائی کے بارے میں کہتا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے چھپایا ہے اور البتہ وہ امور جو اس میں ظاہر ہیں جیسے گرم مزاجی اور جلد بازی تو اس میں (غیبت) نہیں ہے اور بہتان یہ ہے کہ تم اس کے بارے میں وہ بات کہو جو اس میں نہ ہو۔ (۴)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۵) یا پھر معتبر ہے۔ (۶) یا پھر حسن ہے۔ (۷) اور میرے نزدیک بھی سند حسن ہے کیونکہ ابن سیابہ ثقہ ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3425 الکافی، ۲/۳۵۷/۳/۱ الاثنان عن اَلْوَشَّاءِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ

---

(۱) تفسیر الصافی ج۵، ص۵۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص۲۸۹؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۱۱۳؛ بحارالانوار ج۷۲، ص۲۴۵؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۹۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲، ص۳۴۵

(۲) مراۃ العقول ج۱۰، ص۴۳۶

(۳) الآراء الفقہیہ نجفی ج۲، ص۳۵۸

(۴) وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص۲۸۸؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۱۱۳؛ بحارالانوار ج۷۲، ص۲۴۶؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۹۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲، ص۳۴۶

(۵) مراۃ العقول ج۱۰، ص۴۳۶

(۶) عین الحیاۃ مجلسی ج۲، ص۳۶۰

(۷) وسائل العباد ج۴، ص۱۲۵؛ البحوث الہامہ ج۶، ص۳۲۲؛ مستند الشیعہ ج۱۴، ص۱۵۹؛ ایصال الطالب ج۳، ص۳۰؛ المکاسب انصاری ص۴۱؛ مطلع انوار طہرانی ج۴، ص۹۰؛ تشریح المطالب ج۳، ص۷۲۵؛ احکام المتاجر کاشف الغطاء ص۱۶۶

اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْغِيبَةِ قَالَ هُوَ أَنْ تَقُولَ لِأَخِيكَ فِي دِينِهِ مَا لَمْ يَفْعَلْ وَ تَبُثَّ عَلَيْهِ أَمْراً قَدْ سَتَرَهُ اَللَّهُ عَلَيْهِ لَمْ يُقَمْ عَلَيْهِ فِيهِ حَدٌّ.

ترجمہ داؤد بن سرحان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غیبت کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کے بارے میں اس کے دین میں کوئی ایسی بات کہہ جو اس نے نہ کی ہو اور اس کے خلاف ایسی بات پھیلا جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے چھپا رکھا ہے۔ اس میں اس پر حد قائم نہیں ہوتی۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور، میرے (یعنی علامہ مجلسی کے) نزدیک معتبر ہے۔ [2] یا پھر معتبر یا صحیح ہے۔ [3] یا پھر معتبر ہے۔ [4] یا پھر صحیح ہے۔ [5] یا پھر حسن ہے۔ [6] اور میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے اور معلیٰ ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

7/3426 عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ اَلْجَهْمِ عَنِ الفقيه، ۴۳۲۶/۳۷۷/۳ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ [عمرو] عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَا كَفَّارَةُ اَلاِغْتِيَابِ قَالَ تَسْتَغْفِرُ اَللَّهَ لِمَنِ اِغْتَبْتَهُ كُلَّمَا ذَكَرْتَهُ.

ترجمہ حفص بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ غیبت کرنے کا کفارہ کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کی تو نے غیبت کی ہے جب بھی اس کا تذکرہ کر تو تو اللہ سے استغفار کر۔ [7]

---

[1] تنبیہ الخواطر ج۲،ص۲۱۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲،ص۲۸۸؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۵،ص۱۱۲؛ بحار الانوار ج۷۲،ص۲۴۰؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵،ص۹۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲،ص۳۴۶

[2] مراۃ العقول ج۱۰،ص۴۳۱

[3] الآراء الفقہیہ نجفی ج۲،ص۳۵۷

[4] عین الحیاۃ مجلسی ج۲،ص۳۵۶

[5] مستند الشیعہ ج۱۴،ص۱۶۰؛ المواھب فی تحریر احکام المکاسب سبحانی ص۶۰۴؛ ینابیع الاحکام ج۵،ص۲۳۷

[6] فقہ الصادق ج۱۴،ص۳۴۹؛ منہاج الفقاھہ ج۲،ص۱۷؛ ریاض المسائل ج۸،ص۱۶۲

[7] وسائل الشیعہ ج ۱۲،ص۲۹۰؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۵،ص۱۱۲؛ بحار الانوار ج۷۲،ص۲۴۱؛ تفسیر نور الثقلین ج۵،ص۹۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲،ص۳۴۶

بیان:

یأتی حدیث آخر فی ذم الغیبة فی باب فضل اللحم من کتاب المطاعم سوی ما یأتی فی أواخر هذا الکتاب إن شاء الله

غیبت کی مذمت میں ایک دوسری حدیث انشاءاللہ ''کتاب المطاعم'' کے ''باب فضل اللحم'' میں آئے گی اور وہ ان احادیث کے علاوہ ہے جو اس کتاب کے آخر میں آئیں گی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1] یا پھر معتبر ہے۔ [2] اور میرے نزدیک بھی سند حفص کی وجہ سے مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۶۸۔ باب النمیمة

باب: چغل خوری

1/3427 الکافی، ۲/۳۶۹/۱/۱ العدة عن أحمد عن السراد عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْمَشَّاءُونَ بِالنَّمِيمَةِ الْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ الْبَاغُونَ لِلْبُرَآءِ الْمَعَايِبَ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے برے لوگوں کے بارے میں خبر دوں؟

انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

آپؐ نے فرمایا: یہ چغلی کھانے والے، پیاروں (دوستوں) کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور بے گناہوں پر عیب لگانے والے باغی ہیں۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول ج۱، ص۳۲۱

[2] عین الحیاۃ مجلسی ج۲، ص۳۶۴

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص۳۰۶؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص۲۲۶؛ الزھد ص۶؛ تفسیر نورالثقلین ج۵، ص ۳۹۳؛ تفسیر کنزالدقائق ج ۱۳، ص۳۸۱؛ الخصال ج۱، ص۱۸۲

[4] مراۃ العقول ج۱۰، ص۵۶، حدود الشریعہ ج۱، ص۵۲۷

2/3428 الکافی ۲/۳۶۹/۱/۳ علی عن العبیدی عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلْأَصْبَهَانِيِّ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رسول الله صلى الله عليه و آله [أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ]: شِرَارُكُمُ اَلْمَشَّاءُونَ بِالنَّمِيمَةِ اَلْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ اَلْأَحِبَّةِ اَلْمُبْتَغُونَ لِلْبُرَآءِ اَلْمَعَايِبَ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (امیر المومنین علیہ السلام) نے فرمایا: تمہارے برے لوگ وہ ہیں جو چغلی کھاتے ہیں، پیاروں کے درمیان جدائی کا باعث بنتے ہیں اور بے گناہوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔ [1]

بیان:

نم الرجل الحدیث سعی به لیوقع فتنة أو وحشة و البغی و الابتغاء الطلب و فی بعض النسخ المعایب بدل العیب فی الحدیثین

انسان چغل خوری اس لیئے کرتا ہے تا کہ وہ فتنہ، وحشت اور بغاوت واقع کرے۔

بعض نسخوں میں دونوں حدیثوں میں "العیب" کی جگہ "المعایب" ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2]

3/3429 الکافی ۲/۳۷۰/۱/۵ علی عن العبیدی يُونُسَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: يُحْشَرُ اَلْعَبْدُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ وَ مَا نَدِيَ دَماً فَيُدْفَعُ إِلَيْهِ شِبْهُ اَلْمِحْجَمَةِ أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ فَيُقَالُ لَهُ هَذَا سَهْمُكَ مِنْ دَمِ فُلاَنٍ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنَّكَ قَبَضْتَنِي وَ مَا سَفَكْتُ دَماً فَيَقُولُ بَلَى سَمِعْتَ مِنْ فُلاَنٍ رِوَايَةَ كَذَا وَ كَذَا فَرَوَيْتَهَا عَلَيْهِ فَنُقِلَتْ حَتَّى صَارَتْ إِلَى فُلاَنٍ اَلْجَبَّارِ فَقَتَلَهُ عَلَيْهَا وَ هَذَا سَهْمُكَ مِنْ دَمِهِ۔

ترجمہ: محمد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام (امام محمد باقر علیہ السلام) سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: قیامت کے دن ایک بندہ اٹھایا جائے گا اور اس نے کوئی خون خرابہ نہیں کیا ہوگا۔ پس اس کو ایک شیشی حجامہ (کا خون) یا اس سے کچھ زیادہ دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ فلاں کے خون میں سے تیرا حصہ ہے۔ وہ کہے گا: اے پروردگار! تو جانتا ہے کہ تو نے مجھے مارا ہے جبکہ میں نے کوئی خونریزی نہیں کی تھی۔

اس سے کہا جائے گا: کیوں نہیں۔ تم نے فلاں سے فلاں فلاں روایت سنی پس تو نے اسے اس کے خلاف روایت کیا اور

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۳۰۶؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۲۶۸

[2] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۵۷

اسے نقل کیا یہاں تک کہ وہ فلاں ظالم تک پہنچ گئی پس وہ اس پر قتل کر دیا گیا اور یہ تیر اس کے خون میں سے حصہ ہے۔ [۱]

بیان:

القت بالقاف و التاء المشددة المثناة الفوقانية ثم الحديث ما ندا دما أي ابتل بدم شبيه المحجمة أو فوق ذلك يعني بقدر الدم الذي يكون في المحجمة أو أزيد من ذلك على وفق نميمته و سعيه بأخيه

''القت'' قاف کے ساتھ اور تاء مشددة مثناة فوقانی ۃ کے ساتھ، چغل خوری کرنا،

''ماندادما'' خون کا کوئی داغ۔

''**شبيه المحجمة أو فوق ذلك**'' اس کا مطلب ہے خون کی مقدار جو پیالے میں ہے یا اس سے زیادہ اس کی چغل خوری اور اس کے بھائی کے تعاقب کے مطابق ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] یا پھر صحیح ہے۔ [۳] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے اور اسے علامہ مجلسی کا ضعیف قرار دینا عجیب ترین ہے یا ممکن ہے کہ یہاں کتابت کی غلطی ہو۔ (واللہ اعلم)

4/3430 الكافی، ۱/۲/۳۶۹/۲ محمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مُحَرَّمَةٌ ٱلْجَنَّةُ عَلَى ٱلْقَتَّاتِينَ ٱلْمَشَّاءِينَ بِالنَّمِيمَةِ.

ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جاسوسی کرنے والوں اور چغلی کرنے والوں پر جنت حرام ہے۔ [۴]

بیان:

في بعض النسخ القتاتين بدل العيابين

بعض نسخوں میں ''العیابین'' کی جگہ ''القتاتین'' ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۵] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۵۱؛ بحار الانوار ج ۷، ص ۲۰۲ و ج ۷۲، ص ۸۵

[۲] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ٦٢

[۳] حدود الشریعہ ج ۱، ص ۲۵۷

[۴] محاسبۃ النفس ص ۳۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۳۰٦؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۲٦۷

[۵] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ٥٦؛ مجمع الفائدہ ج ۱۲، ص ۳۳۹؛ فقہ الصادق ج ۲۱، ص ۳٦٥؛ الآراء الفقہیہ نجفی ج ۳، ص ۱۳۳؛ منہاج الفقاہہ ج ۲، ص ۱۷۹؛ حدود الشریعہ ج ۱، ص ۷۳۹؛ البحوث الہامہ ج ۷، ص ۲٦۷

۱۶۹۔ باب التہمة وسوء الظن

باب: تہمت اور بدگمانی

1/3431 الکافی، ۱/۱/۳۶۱/۲ علی عن أبیه عن حماد بن عیسی عن الْیَمَانِیِّ عَنْ أَبِی عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ أَخَاهُ انْمَاثَ الْإِیمَانُ مِنْ قَلْبِهِ کَمَا یَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ

ترجمہ: یمانی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب مومن اپنے بھائی پر تہمت لگاتا ہے تو اس کے دل میں ایمان اس طرح پگھل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔ [۱]

بیان:

التہمة الشك و الریبة و الانمیاث بالنون و الثاء المثلثة الذوبان

''التہمة'' شک اور ریب،

''الانمیات'' نون اور ثاء مثلثہ کے ساتھ، اس سے مراد حل پذیری ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۲] یا پھر صحیح ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3432 الکافی، ۱/۲/۳۶۱/۲ العدة عن البرقی عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ الحسن [الْحُسَیْنِ] بْنِ حَازِمٍ عَنْ حُسَیْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ یَزِیدَ عَنْ أَبِیهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُولُ: مَنِ اتَّهَمَ أَخَاهُ فِی دِینِهِ فَلَا حُرْمَةَ بَیْنَهُمَا وَ مَنْ عَامَلَ أَخَاهُ بِمِثْلِ مَا عَامَلَ بِهِ النَّاسَ فَهُوَ بَرِیءٌ مِمَّا یَنْتَحِلُ.

ترجمہ: حسین بن عمر بن یزید نے اپنے والد سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جس نے اپنے دینی بھائی پر تہمت لگائی تو ان کے درمیان کوئی حرمت نہیں رہے گی اور جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے جیسا کہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ کرتا ہے تو وہ اس (بھائی

---

[۱] مشکاۃ الانوار ص ۳۱۹؛ محاسبۃ النفس ص ۲۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۳۰۲؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۱۱۰؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۱۹۸؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۰۳

[۲] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۱۴

[۳] رسالہ القلم طلاب البحرین ج ۲، ص ۴۰۱؛ المواھب فی تحریر احکام المکاسب ص ۶۳۰

چارے) سے آزاد ہو جاتا ہے جس کی وہ نقالی کر رہا ہوتا ہے۔ [۱]

بیان:

فی دینه إما متعلق بأنهم أو بأخاه و التهمة فی الدین تشمل تهمته بترك شیء من الفرائض أو ارتكاب شیء من المحارم لأن الإتیان بالفرائض و الاجتناب عن المحارم من الدین كما أن القول الحق و التصدیق به من الدین والانتحال ادعاء ما لیس له و المراد بما ینتحل هاهنا إما التشیع أو الأخوة:

''فی دینه'' یا تو یہ متعلق ہے ''اتهم'' کا اور یا پھر ''اخاه'' کا، دین میں تہمت، اس میں اس پر بعض واجبات کو ترک کرنے یا کسی حرام کے ارتکاب کا الزام بھی شامل ہے کیونکہ فرض کی ادائیگی اور حرام سے بچنا دین کا حصہ ہے جیسا کہ حق بات کہنا اور اس کی تصدیق کرنا دین کا حصہ ہے۔

''الانتحال'' اس چیز کا دعویٰ کرنا جو اس کی نہ ہو اور یہاں پر ''بما ینتحل'' سے مراد یا تو تشیع ہے یا اخوت ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل مجہول ہے۔ [۲]

3/3433 الکافی، ۲/۳۶۲/۳/۱ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ اَلْمُخْتَارِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي كَلاَمٍ لَهُ: ضَعْ أَمْرَ أَخِيكَ عَلَى أَحْسَنِهِ حَتَّى يَأْتِيَكَ مَا يَغْلِبُكَ مِنْهُ وَ لاَ تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ أَخِيكَ سُوءاً وَ أَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي اَلْخَيْرِ مَحْمِلاً ۔

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا: اپنے بھائی کے معاملے کو بہترین طریقے پر حمل کر یہاں تک کہ تیرے پاس وہ (دلیل قطعی) پہنچ جائے جو تجھے اس سے غالب کر دے اور اپنے بھائی کی طرف سے نکلنے والے کسی لفظ کے بارے میں برا گمان نہ کر جبکہ تو اسے نیکی پر حمل کر سکتا ہو۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۴]

4/3434 الکافی، ۸/۱۵۲/۱۳۷ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَنْ عَرَّضَ نَفْسَهُ لِلتُّهَمَةِ فَلاَ يَلُومَنَّ مَنْ أَسَاءَ بِهِ اَلظَّنَّ وَ مَنْ كَتَمَ سِرَّهُ كَانَتِ

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۳۰۲؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۱۱۰؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۱۹۸

[۲] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۱۵

[۳] تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۲۰۹؛ محاسبۃ النفس ص ۲۱؛ منیۃ المرید ص ۳۳۲؛ تفسیر الصافی ج ۵، ص ۵۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۳۰۲؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۱۱۱؛ بحارالانوار ج ۷۲، ص ۱۹۹ و ج ۷۵، ص ۲۵۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۹۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۳۴۱؛ مستدرک الوسائل ج ۹، ص ۱۴۴؛ الامالی (للصدوق) ص ۳۰۴؛ تحف العقول ص ۳۶۸؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۸۳۵

[۴] مراۃ العقول: ج ۱۱، ص ۱۶

اَلْخِيَرَةُ فِي يَدِهِ ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو تہمت کے لیے پیش کرتا ہے تو اس لیے اس کی ملامت نہ کرے جو اس کے بارے برا گمان رکھے اور جو اپنا راز چھپاتا ہے تو بھلائی اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۷۰۔ باب ترک مناصحة المؤمن

باب: مومن کو نصیحت کرنا چھوڑ دینا

1/3435 الکافی، ۲/۳۶۲/۱/۱ محمد عن أحمد عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ أَبِي حَفْصٍ اَلْأَعْشَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَنْ سَعَى فِي حَاجَةٍ لِأَخِيهِ فَلَمْ يَنْصَحْهُ فَقَدْ خَانَ اَللَّهَ وَ رَسُولَهُ ۔

ترجمہ: ابو حفص اعشی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی حاجت میں سعی کی لیکن اسے نصیحت نہیں کی تو اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیانت کی۔ [۳]

بیان:

قد مضى معنى المناصحة وأن مناصحة المؤمن إرشاده إلى ما فيه مصلحته وحفظ غبطته في أموره

بیشک "المناصحة" کا معنی گزر گیا ہے اور یہ کہ مومن کو نصیحت کرنا اس کی رہنمائی کرنا ہے جو اس کے مفاد میں ہے اور اس کے معاملات میں اس کی خوشی کو برقرار رکھنا ہے۔

---

[۱] تحف العقول ص ۲۲۰؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۱۴۷؛ أعلام الدین ص ۲۳۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۳۶؛ بحار الانوار ج ۷۵، ص ۵۹

[۲] مرآة العقول ج ۲۵، ص ۳۷۲

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۸۳؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۱۸۲

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۱]

2/3436 الکافی،۲/۱/۶/۳۶۳ علی عن العبیدی عَنْ یُونُسَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَشَى مَعَ أَخِيهِ اَلْمُؤْمِنِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُنَاصِحْهُ فَقَدْ خَانَ اَللَّهَ وَ رَسُولَهُ۔

ترجمہ: سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: کوئی بھی مومن جو اپنے مومن بھائی کی حاجت میں اس کے ساتھ چلتا ہے مگر اسے نصیحت نہیں کرتا تو وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیانت کرتا ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۳] لیکن سماعہ کو موثق ہونا شہرت کی بنا پر ہے ورنہ ہماری تحقیق میں وہ امامی اور ثقہ جلیل ہے لہٰذا سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3437 الکافی،۲/۱/۲/۳۶۲ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ فَلَمْ يُنَاصِحْهُ فَقَدْ خَانَ اَللَّهَ وَ رَسُولَهُ۔

ترجمہ: سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: کوئی بھی مومن جو اپنے بھائی کی حاجت میں سعی کرے لیکن اسے نصیحت نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خیانت کی۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۵] لیکن عثمان کا رجوع واضح ہے اور سماعہ پر گفتگو گزر چکی لہٰذا بعید نہیں کہ سند حسن کالصحیح ہو۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] مراۃ العقول ج۱۱،ص۱۹

[۲] المومن ص۶۸؛ مشکاۃ الانوار ص۱۸۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶،ص ۳۸۳؛ بحار الانوار ج۷۱،ص ۲۸۷؛ عوالم العلوم ج ۲۰،ص ۸۴۴؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲،ص ۴۳۱

[۳] مراۃ العقول ج۱۱،ص۲۱؛ حدود الشریعہ ج۲

[۴] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

[۵] مراۃ العقول ج۱۱،ص۱۹

4/3438 الکافی، ۱/۴/۳۶۳/۲ العدۃ عن البرقی و القمی عن محمد بن حسان جمیعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ ثُمَّ لَمْ يُنَاصِحْهُ فِيهَا كَانَ كَمَنْ خَانَ اَللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ كَانَ اَللَّهُ خَصْمَهُ.

ترجمہ: ابو جمیلہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں چل پڑتا ہے پھر وہ اسے اس بارے میں نصیحت نہیں کرتا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیانت کرنے والا ہے اور اللہ اس کا دشمن ہوگا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک برقی والی سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی ابوسمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے البتہ غیر امامی ہے اور ابو جمیلہ یعنی مفضل بن صالح تفسیر قمی کا راوی ہے جبکہ قمی والی سند معتبر کالموثق ہے کیونکہ محمد بن حسان الرازی سے قمی روایت کرتے ہیں اور شیخ صدوق نے خادم امام رضاؑ سے اس کی توصیف کی ہے۔ نیز ابن غضائری کا اسے ضعیف کہنا کوئی شے نہیں ہے کیونکہ اس کی کتاب ہی ثابت نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3439 الکافی، ۲/۳/۳۶۲/۲ العدۃ عن البرقی و القمی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ جَمِيعاً عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ مُصَبِّحِ بْنِ هِلْقَامٍ عَنْ أَبُو بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا اِسْتَعَانَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُبَالِغْ فِيهَا بِكُلِّ جُهْدٍ فَقَدْ خَانَ اَللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ اَلْمُؤْمِنِينَ قَالَ أَبُو بَصِيرٍ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَا تَعْنِي بِقَوْلِكَ وَ اَلْمُؤْمِنِينَ قَالَ مِنْ لَدُنْ أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ إِلَى آخِرِهِمْ.

ترجمہ: ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: ہمارے اصحاب میں سے کوئی بھی شخص کہ جس سے اس کے بھائیوں میں سے کسی شخص نے اپنی حاجت میں مدد طلب کی اور اس نے مدد کرنے کی ہر طرح کوشش نہ کی تو اس نے اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین سے خیانت کی۔

ابو بصیر کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: آپؑ کے قول: ''اور مومنین۔'' سے آپؑ کی کیا مراد ہے؟

[1] المحاسن ج۱، ص۹۸؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۴۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۳۸۳؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۱۸۳

[2] مرآۃ العقول ج۱۱، ص۲۰

آپؑ نے فرمایا: امیرالمومنین علیہ السلام سے لے کر ان (آئمہؑ) کے آخری تک مراد ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

6/3440 الكافی، ۱/۵/۳۶۳/۲ العدة عن البرقی عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنِ اسْتَشَارَ أَخَاهُ فَلَمْ يَمْحَضْهُ مَحْضَ اَلرَّأْيِ سَلَبَهُ اَللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَأْيَهُ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی سے مشورہ کرے پس وہ اسے مخلص محض رائے نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کی رائے کو ہی چھین لیتا ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۳]

۱۷۱۔ باب ترک إعانة المؤمن

باب: مومن کی معاونت کرنا چھوڑ دینا

1/3441 الكافی، ۱/۱/۳۶۵/۲ العدة عن البرقی و القمی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَمِينٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ بَخِلَ بِمَعُونَةِ أَخِيهِ اَلْمُسْلِمِ وَ اَلْقِيَامِ لَهُ فِي حَاجَتِهِ إِلاَّ اُبْتُلِيَ بِمَعُونَةِ مَنْ يَأْثَمُ عَلَيْهِ وَلاَ يُؤْجَرُ۔

ترجمہ: حسین بن امین سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنے اور اس کی ضرورتوں میں اس کے ساتھ کھڑا ہونے میں بخل سے کام لے گا تو وہ ایسے شخص کی مدد میں مبتلا ہو جائے گا جس پر گناہگار بھی ہوگا اور اسے کوئی اجر بھی نہیں ملے گا۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۵] لیکن میرے نزدیک سند حسین کی وجہ سے مجہول ہے اور باقی راویوں کے حالات

---

[۱] المحاسن ج۱، ص۹۸؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۴۹؛ بحارالانوار ج۷۲، ص۱۸۲

[۲] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۸۴؛ بحارالانوار ج۷۲، ص۱۸۳

[۳] مرآۃ العقول ج۱۱، ص۲۱

[۴] المحاسن ج۱، ص۹۹؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۴۹؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۳۸۵؛ بحارالانوار ج۷۲، ص۱۸۰

[۵] مرآۃ العقول ج۱۱، ص۴۹

حدیث 3438 کے تحت گزر چکے ہیں۔(واللہ اعلم)

2/3442 الكافى ١/٢/٣٦٦/٢ علی عن العبیدی عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ شِيعَتِنَا أَتَى رَجُلاً مِنْ إِخْوَانِهِ فَاسْتَعَانَ بِهِ فِي حَاجَتِهِ فَلَمْ يُعِنْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ إِلاَّ ابْتَلاَهُ اللَّهُ بِأَنْ يَقْضِيَ حَوَائِجَ غَيْرِهِ مِنْ أَعْدَائِنَا يُعَذِّبُهُ اللَّهُ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعوں میں سے جو کوئی شخص اپنے بھائیوں میں سے کسی کے پاس آئے پس وہ اپنی حاجت پر مدد مانگتا ہو اور وہ اس کی مدد نہ کرے جبکہ اس پر قادر ہو تو اللہ اسے مبتلا کر دیتا ہے کہ وہ اس کی جگہ ہمارے دشمنوں میں سے کسی کی حاجت پوری کرتا پھرے، اللہ قیامت کے دن اسے اس پر سزا دے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

3/3443 الكافى ١/٣/٣٦٦/٢ القمی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْخَطَّابِ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ سَدِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَمْ يَدَعْ رَجُلٌ مَعُونَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ حَتَّى يَسْعَى فِيهَا وَ يُوَاسِيَهُ إِلاَّ ابْتُلِيَ بِمَعُونَةِ مَنْ يَأْثَمُ وَ لاَ يُؤْجَرُ.

ترجمہ: سدیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی مدد کو یہاں تک کہ اس میں کوشش کرنا اور اسے تسلی دینا ترک نہیں کرے گا مگر یہ کہ وہ کسی ایسے شخص کی مدد میں مبتلا ہو جائے گا جس (کی مدد کرنے) سے گناہگار ہوگا اور اسے کوئی اجر نہیں دیا جائے گا۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند خطاب بن مصعب کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ محمد حسان سے قمی روایت کرتے ہیں اور شیخ صدوق نے توصیف بھی کی ہے کہ خادم امام رضاؑ ہے مگر غیر امامی ہے اور محمد بن اسلم الجبلی تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی ہے۔(واللہ اعلم)

---

[1] المحاسن ج۱،ص۹۹؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۴۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶،ص۳۸۵؛ بحارالانوار ج۷۲،ص۱۸۱

[2] مرآۃ العقول ج۱۱،ص۵

[3] وسائل الشیعہ ج ۱۶،ص۳۸۶؛ بحارالانوار ج۷۲،ص۱۸۱

[4] مرآۃ العقول ج۱۱،ص۵

4/3444 الكافي،١/٤/٣٦٦/٢ الاثنان عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ مُسْتَجِيراً بِهِ فِي بَعْضِ أَحْوَالِهِ فَلَمْ يُجِرْهُ بَعْدَ أَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ فَقَدْ قَطَعَ وَلاَيَةَ اَللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمہ: علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: جس شخص کے پاس اس کے بھائیوں میں سے کوئی اپنے بعض حالات میں پناہ (مدد) مانگنے کے لیے آئے پس وہ اس کی استطاعت کے باوجود مدد نہ کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ولایت سے کٹ گیا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند احمد بن محمد بن عبداللہ کی وجہ سے مجہول ہے اور معلیٰ ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3445 الكافي،١/١/٣٦٧/٢ العدة عن أحمد و القمي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ فُرَاتِ بْنِ أَحْنَفَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَنَعَ مُؤْمِناً شَيْئاً مِمَّا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِ أَقَامَهُ اَللَّهُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ مُسْوَدّاً وَجْهُهُ مُزْرَقَّةً عَيْنَاهُ مَغْلُولَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَيُقَالُ هَذَا اَلْخَائِنُ اَلَّذِي خَانَ اَللَّهَ وَ رَسُولَهُ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى اَلنَّارِ.

ترجمہ: فرات بن احنف سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی بھی مومن کسی ضرورت مند مومن کو وہ چیز دینے سے انکار کر دے جو وہ اپنی طرف سے یا کسی دوسرے کی طرف سے دے سکتا ہے تو قیامت کے دن اللہ اسے اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا، اس کی آنکھیں نیلی (پھٹی ہوئی) ہوں گی اور اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ باندھے ہوئے ہوں گے۔ پس اس کہا جائے گا: یہ وہ خیانت کرنے والا ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیانت کی، پھر اسے آگ میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔ [3]

---

[1] وسائل الشیعہ ج ١٦، ص ٣٨٦؛ بحار الانوار ج ٧٢، ص ١٨١

[2] مراۃ العقول ج ١١، ص ٥

[3] المحاسن ج ١، ص ١٠٠؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ٢٣٩؛ ارشاد القلوب ج ١، ص ١٣٢؛ أعلام الدین ص ٤٠٣؛ عوالی اللئالی ج ١، ص ٣٦٠؛ وسائل الشیعہ ج ١٦، ص ٣٨٧؛ بحار الانوار ج ٧، ص ٢٠١ و ج ٧٢، ص ١٧٧

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1]

6/3446 الکافی،۸/۱۰۲/۳، محمد عن محمد بن الحسین عن ابن بزیع عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي هَارُونَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ لِنَفَرٍ عِنْدَهُ وَ أَنَا حَاضِرٌ مَا لَكُمْ تَسْتَخِفُّونَ بِنَا قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ خُرَاسَانَ فَقَالَ مَعَاذٌ لِوَجْهِ اَللَّهِ أَنْ نَسْتَخِفَّ بِكَ أَوْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِكَ فَقَالَ بَلَى إِنَّكَ أَحَدُ مَنِ اِسْتَخَفَّ بِي فَقَالَ مَعَاذٌ لِوَجْهِ اَللَّهِ أَنْ أَسْتَخِفَّ بِكَ فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ أَ وَ لَمْ تَسْمَعْ فُلاَناً وَ نَحْنُ بِقُرْبِ اَلْجُحْفَةِ وَ هُوَ يَقُولُ لَكَ اِحْمِلْنِي قَدْرَ مِيلٍ فَقَدْ وَ اَللَّهِ أَعْيَيْتُ وَ اَللَّهِ مَا رَفَعْتَ بِهِ رَأْساً وَ لَقَدِ اِسْتَخْفَفْتَ بِهِ وَ مَنِ اِسْتَخَفَّ بِمُؤْمِنٍ فِينَا اِسْتَخَفَّ وَ ضَيَّعَ حُرْمَةَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

ترجمہ: ابو ہارون سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس کچھ لوگ موجود تھے اور میں بھی حاضر تھا کہ آپؑ نے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ہمیں خفیف (ہلکا) سمجھ رہے ہو؟

راوی کا بیان ہے کہ خراسان کا ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: اللہ کی ذات کی پناہ کہ ہم آپؑ کو خفیف جانیں۔

آپؑ نے اس سے فرمایا: تجھ پر افسوس! کیا تو نے فلاں کو نہیں سنا تھا جبکہ ہم جحفہ کے قریب تھے اور وہ تجھ سے کہہ رہا تھا کہ مجھے ایک میل تک سواری دے دو کیونکہ اللہ کی قسم! میں (بہت) تھک گیا ہوں؟ خدا کی قسم! تو نے اپنا سر بھی نہیں اٹھایا اور اس کو خفیف جانا اور جس نے ہم پر ایمان لانے والے کو خفیف جانا اس نے اللہ کی حرمت کو ضائع کر دیا۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ صالح بن عقبہ تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔ [4] اور ابو ہارون مکفوف یعنی موسیٰ بن عمیر کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

7/3447 الکافی،۲/۳۶۷/۱/۳، مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: مَنْ كَانَتْ لَهُ دَارٌ فَاحْتَاجَ مُؤْمِنٌ إِلَى سُكْنَاهَا فَمَنَعَهُ إِيَّاهَا قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَا مَلاَئِكَتِي أَبَخِلَ عَبْدِي عَلَى عَبْدِي بِسُكْنَى اَلدَّارِ اَلدُّنْيَا وَ عِزَّتِي وَ جَلاَلِي لاَ يَسْكُنُ جِنَانِي أَبَداً.

---

[1] مرآۃ العقول ج۱۱، ص۵۱

[2] وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص۲۷۲

[3] مرآۃ العقول ج۲۵، ص۲۴۷؛ البضاعۃ المزجاۃ ج۲، ص۱۶۸

[4] المفید من معجم رجال الحدیث ص۲۸۳

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کسی کے پاس گھر ہو جبکہ مومن کو رہنے کے لیے جگہ کی ضرورت ہو اور وہ اسے انکار کردے تو اللہ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! کیا میرے بندے نے میرے دوسرے بندے کو دنیا کے گھر میں رہنے کے لیے انکار کیا ہے؟ اور میری عزت و جلال کی قسم! وہ میری جنت میں کبھی سکونت نہیں کرسکے گا۔ [1]

بیان:

لعل المراد بالدار الدار الزائدة علی ضرورة سکناه و بالمنع ألا یسکنه إعارة ولا إجارة

شاید مکان سے مراد وہ گھر ہے جو اس میں رہائش کی ضرورت سے زیادہ ہے اور ممانعت سے یہ ہے کہ وہ قرض یا کرایہ پر آباد نہ ہو۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک برقی والی سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی یعنی ابو سمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے مگر غیر امامی ہے اور ابن سنان اور مفضل دونوں ثقہ ہیں جیسا کہ کئی مرتبہ گزر چکا ہے اور قمی والی سند معتبر کالموثق ہے کیونکہ محمد بن حسان سے قمی روایت کرتے ہیں اور شیخ صدوق کی توصیف گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۷۲۔ باب الاحتجاب عن المؤمن

باب: مومن سے چھپ جانا

1/3448 الکافی،۲/۳۶۴/۱/۱ القمی عن محمد بن حسان و العدة عن البرقی جمیعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ اَلْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ مُؤْمِنٍ حِجَابٌ ضَرَبَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اَلْجَنَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ سُورٍ مَا بَيْنَ اَلسُّورِ إِلَى اَلسُّورِ مَسِيرَةُ أَلْفِ عَامٍ ۔

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی بھی مومن اپنے اور دوسرے مومن کے درمیان (ملنے سے) کوئی پردہ کرے تو اللہ اس کے اور جنت کے درمیان ستر ہزار دیواریں کھڑی کردے گا کہ

[1] المحاسن ج۱،ص۱۰۱؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۴۱؛ أعلام الدین ص۴۰۳؛ عوالی اللئالی ج۱،ص۳۴۴؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۳۸۸؛ بحار الانوار ج۷۱،ص۳۸۹ و ج۷۲،ص۱۷۹

[2] مرآۃ العقول ج۱۱،ص۵۲

ایک دیوار کا فاصلہ دوسری دیوار سے ایک ہزار برس کی راہ کا ہوگا۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۲﴾ یا پھر معتبر ہے۔ ﴿۳﴾ اور میرے نزدیک وہی تحقیق ہے جو گزشتہ حدیث کے تحت گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3449 الکافی، ۱/۳/۳۶۵/۲ العدۃ عن سھل عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُؤْمِنٍ حِجَابٌ ضَرَبَ اَللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَلْجَنَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ سُورٍ غِلَظُ كُلِّ سُورٍ مَسِيرَةُ أَلْفِ عَامٍ مَا بَيْنَ اَلسُّورِ إِلَى اَلسُّورِ مَسِيرَةُ أَلْفِ عَامٍ.

ترجمہ: مفضل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی بھی مومن اپنے اور دوسرے مومن کے درمیان کوئی پردہ کرے تو اللہ اس کے اور جنت کے درمیان ستر ہزار دیواریں کھڑی کردے گا کہ ہر دیوار کی موٹائی ہزار سال کی مسافت (کے برابر) ہوگی، دیوار کا فاصلہ دوسری دیوار سے ایک ہزار برس کی راہ کا ہوگا۔ ﴿۴﴾

تحقیق اسناد

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۵﴾ لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور بکر بن صالح تفسیر قمی کا راوی ہے اور محمد بن سنان اور مفضل بن عمر کے بارے تفصیل کئی بار گزر چکی کہ وہ ثقہ ہیں۔ (واللہ اعلم)

3/3450 الکافی، ۱/۴/۳۶۵/۲ علی عن أبیه عن یحیی بن المبارك عن ابن جبلة عن عاصم بن حمید عن الثمالی عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ فِي مُسْلِمٍ أَتَى مُسْلِماً زَائِراً أَوْ طَالِبَ حَاجَةٍ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ قَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ أَتَى مُسْلِماً زَائِراً أَوْ طَالِبَ حَاجَةٍ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَاسْتَأْذَنَ لَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ

﴿۱﴾ المحاسن ج۱، ص۱۰۱؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۳۹؛ تنبیہ الخواطر ج۲، ص۱۴۳؛ اعلام الدین ص۴۰۳؛ عوالی اللئالی ج۱، ص۳۶۰؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص۲۳۰؛ بحارالانوار ج۷۲، ص۱۹۰

﴿۲﴾ مرآۃ العقول ج۱۱، ص۳۶

﴿۳﴾ عین الحیاۃ مجلسی ج۲، ص۲۶۲

﴿۴﴾ مسند الامام الصادق ج۵، ص۳۷۷؛ مسند سہل بن زیاد ج۲، ص۲۱۳

﴿۵﴾ مرآۃ العقول ج۱۱، ص۳۸

إِلَيْهِ لَمْ يَزَلْ فِي لَعْنَةِ اَللَّهِ حَتَّى يَلْتَقِيَا فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي لَعْنَةِ اَللَّهِ حَتَّى يَلْتَقِيَا قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا حَمْزَةَ.

ترجمہ: ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! آپؑ اس مسلمان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کسی مسلمان سے ملنے کے لیے آتا ہے یا وہ کسی حاجت کا طالب ہوتا ہے جبکہ وہ گھر کے اندر ہوتا ہے پس وہ اس سے اجازت مانگتا ہے لیکن وہ اجازت نہیں دیتا اور نہ ہی اس کے لیے باہر نکلتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اے ابوحمزہ! اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کے پاس ملاقات کرنے آئے یا وہ کسی حاجت کا طالب ہو جبکہ وہ گھر کے اندر موجود ہو پس یہ اس سے اجازت طلب کرے لیکن وہ اس (سے ملنے) کے لیے باہر نہ نکلے تو وہ مسلسل اللہ کی لعنت میں رہتا ہے یہاں تک کہ دونوں آپس میں مل جائیں۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! کیا وہ اللہ کی لعنت میں رہے گا یہاں تک کہ دونوں ملاقات کر لیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، اے ابوحمزہ۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ یحیی بن مبارک تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۳] اور ابن جبلہ تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۴] البتہ یہ غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3451 الکافی، ۲/۳۶۴/۲/۱ علی عن ابن جُمْهُورٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ كَانَ فِي زَمَنِ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ مِنَ اَلْمُؤْمِنِينَ فَأَتَى وَاحِدٌ مِنْهُمُ اَلثَّلاَثَةَ وَ هُمْ مُجْتَمِعُونَ فِي مَنْزِلِ أَحَدِهِمْ فِي مُنَاظَرَةٍ بَيْنَهُمْ فَقَرَعَ اَلْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ اَلْغُلاَمُ فَقَالَ أَيْنَ مَوْلاَكَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ فِي اَلْبَيْتِ فَرَجَعَ اَلرَّجُلُ وَ دَخَلَ اَلْغُلاَمُ إِلَى مَوْلاَهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ كَانَ اَلَّذِي قَرَعَ اَلْبَابَ قَالَ كَانَ فُلاَنٌ فَقُلْتُ لَهُ لَسْتَ فِي اَلْمَنْزِلِ فَسَكَتَ وَ لَمْ يَكْتَرِثْ وَ لَمْ يَلُمْ غُلاَمَهُ وَ لاَ اِغْتَمَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ لِرُجُوعِهِ عَنِ اَلْبَابِ وَ أَقْبَلُوا فِي حَدِيثِهِمْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ اَلْغَدِ بَكَّرَ إِلَيْهِمُ اَلرَّجُلُ

---

[۱] تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۱۶۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۲، ص ۲۲۹؛ بحار الانوار ج ۷۲، ص ۱۹۲

[۲] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۸

[۳] المفید من معجم رجال الحدیث ص ٦٦٦

[۴] ایضاً ص ۳۲۸

فَأَصَابَهُمْ وَ قَدْ خَرَجُوا يُرِيدُونَ ضَيْعَةً لِبَعْضِهِمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَ قَالَ أَنَا مَعَكُمْ فَقَالُوا لَهُ نَعَمْ وَلَمْ يَعْتَذِرُوا إِلَيْهِ وَ كَانَ الرَّجُلُ مُحْتَاجاً ضَعِيفَ الْحَالِ فَلَمَّا كَانُوا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذَا غَمَامَةٌ قَدْ أَظَلَّتْهُمْ فَظَنُّوا أَنَّهُ مَطَرٌ فَبَادَرُوا فَلَمَّا اسْتَوَتِ الْغَمَامَةُ عَلَى رُءُوسِهِمْ إِذَا مُنَادٍ يُنَادِي مِنْ جَوْفِ الْغَمَامَةِ أَيَّتُهَا النَّارُ خُذِيهِمْ وَ أَنَا جَبْرَئِيلُ رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا نَارٌ مِنْ جَوْفِ الْغَمَامَةِ قَدِ اخْتَطَفَتِ الثَّلَاثَةَ النَّفَرِ وَ بَقِيَ الرَّجُلُ مَرْعُوباً يَعْجَبُ مِمَّا نَزَلَ بِالْقَوْمِ وَ لَا يَدْرِي مَا السَّبَبُ فَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَقِيَ يُوشَعَ بْنَ نُونٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ وَ مَا رَأَى وَ مَا سَمِعَ فَقَالَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدَ أَنْ كَانَ عَنْهُمْ رَاضِياً وَ ذَلِكَ بِفِعْلِهِمْ بِكَ فَقَالَ وَ مَا فِعْلُهُمْ بِي فَحَدَّثَهُ يُوشَعُ فَقَالَ الرَّجُلُ فَأَنَا أَجْعَلُهُمْ فِي حِلٍّ وَ أَعْفُو عَنْهُمْ قَالَ لَوْ كَانَ هَذَا قَبْلُ لَنَفَعَهُمْ فَأَمَّا السَّاعَةَ فَلَا وَ عَسَى أَنْ يَنْفَعَهُمْ مِنْ بَعْدُ.

ترجمہ محمد بن سنان سے روایت ہے کہ میں امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! بنی اسرائیل کے زمانے میں چار مومن لوگ تھے۔ ان میں سے ایک باقی تین کے پاس آیا جبکہ وہ ان میں سے کسی ایک کے گھر پر اکٹھے محوِ گفتگو تھے۔ پس اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک غلام اس کے پاس آیا تو اس نے اس سے کہا: تیرا مالک کہاں ہے؟

غلام نے جواب دیا: وہ گھر میں نہیں ہے۔

چنانچہ وہ آدمی واپس چلا گیا اور غلام اندر اپنے مالک کے پاس گیا تو اس نے اس سے کہا: دروازہ کس نے کھٹکھٹایا تھا؟

غلام نے جواب دیا: فلاں شخص تھا تو میں نے اسے بتایا کہ آپ گھر پر نہیں ہیں۔ پس وہ خاموش رہا۔ نہ اس نے کوئی پرواہ کی اور نہ ہی غلام کی ملامت کی اور نہ ہی ان میں کسی نے اس کے دروازے سے لوٹنے پر افسوس کیا اور وہ اپنی بات کرتے رہے۔ جب دوسرے دن صبح ہوئی تو وہ آدمی بہت سویرے ان کے آیا۔ پس وہ ان (باقی تینوں سے) اس وقت ملا جب وہ ایک خاص جائیداد پر جانے کے لیے جا رہے تھے جو ان میں سے ایک کی تھی۔ پس اس نے انہیں سلام کیا اور کہا: میں بھی آپ کے ساتھ آنا چاہتا ہوں؟

انہوں نے اس سے کہا: ہاں، چلو۔ لیکن (پہلے اپنے رویہ کے لیے) اس سے معذرت نہیں کی۔ اور وہ آدمی محتاج، غریب الحال تھا۔ چنانچہ انہوں نے کچھ راستہ طے کیا تو بادل کا ایک ٹکڑا ان کے سروں پر نمودار ہوا اور انہوں نے

سمجھا کہ بارش ہونے والی ہے تو وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ پس جب بادل بالکل ان کے سروں پر پہنچ گیا تو ایک منادی نے جوف بادل سے ندا دی: اے آگ! ان کو اچک لے اور میں جبرائیل، اللہ کا پیغام رساں ہوں۔ چنانچہ اچانک جوف بادل سے آگ نے ان تینوں افراد کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور باقی شخص خوفزدہ اور حیران رہ گیا کہ دوسرے لوگوں پر کیا نازل ہو گیا ہے جبکہ اسے وجہ معلوم نہیں تھی۔ پس وہ شہر میں آیا اور حضرت یوشع بن نون علیہ السلام سے ملا اور اس نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا ان کو اس کی خبر دی۔ تو حضرت یوشع بن نونؑ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو گیا تھا بعد اس کے کہ وہ ان سے راضی تھا اور یہ ان کے اپنے فعل کی وجہ سے تھا جو انہوں نے تیرے ساتھ کیا۔

اس نے عرض کیا: انہوں نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا؟

پس حضرت یوشعؑ نے اسے اس سے آگاہ کیا تو اس آدمی نے عرض کیا: میں ان کے لیے اسے جائز کرتا ہوں اور انہیں معاف کرتا ہوں۔

انہوں نے فرمایا: اگر ایسا پہلے ہوتا تو اس سے ان کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا تھا لیکن اب یہ ان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور ممکن ہے کہ بعد میں ان کو فائدہ پہنچ جائے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند احمد، اس کے باپ اور اسماعیل کی وجہ سے مجہول ہے اور باقی راوی ثقہ ہیں۔ (واللہ اعلم)

۱۷۳۔ باب إطاعة المخلوق فی معصية الخالق

باب: خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت کرنا

1/3452 الكافی، ۲/۳۷۲/۱/۱ الكافی، ۵/۶۳/۳/۱ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ طَلَبَ رِضَا اَلنَّاسِ بِسَخَطِ اَللَّهِ جَعَلَ اَللَّهُ حَامِدَهُ مِنَ اَلنَّاسِ ذَامّاً۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کی خوشنودی

---

[1] بحار الانوار ج ۱۳، ص ۳۷۰ وج ۷۲، ص ۱۹۱؛ النور المبین فی قصص الانبیاء والمرسلین ص ۳۱۰

[2] مرآة العقول ج ۱۱، ص ۴۷

طلب کرے تو اللہ لوگوں میں سے اس کی تعریف کرنے والوں کو مذمت کرنے والا بنا دیتا ہے۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ ﴿۲﴾ لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3453 الکافی، ۱/۲/۳۷۲/۲ الکافی، ۲/۱/۶۲/۵ العدۃ عن التھذیب، ۱/۱۵/۱۶۹/۶ البرقی عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَنْ طَلَبَ مَرْضَاةَ اَلنَّاسِ بِمَا يُسْخِطُ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ كَانَ حَامِدُهُ مِنَ اَلنَّاسِ ذَامّاً وَ مَنْ آثَرَ طَاعَةَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِمَا يُغْضِبُ اَلنَّاسَ كَفَاهُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَدَاوَةَ كُلِّ عَدُوٍّ وَ حَسَدَ كُلِّ حَاسِدٍ وَ بَغْيَ كُلِّ بَاغٍ وَ كَانَ اَللَّهُ لَهُ نَاصِراً وَ ظَهِيراً .

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں کی مرضیاں طلب کرے اس چیز سے جو اللہ کو ناراض کرتی ہے تو لوگوں میں اس کی تعریف کرنے والے ہی اس کی مذمت کرنے لگیں گے اور جس نے اللہ کی اطاعت کو اس چیز پر ترجیح دی کہ جس سے لوگ غضبناک ہوتے ہیں تو اللہ اسے ہر دشمن کی دشمنی، ہر حاسد کے حسد اور ہر باغی کی بغاوت پر کافی ہوگا اور اللہ اس کا مددگار اور پشت بان (نگہبان) ہوگا۔ ﴿۳﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ﴿۴﴾ لیکن میرے نزدیک سند حسن کیونکہ عمرو بن شمر تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی ہے اور جابر جعفی ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3454 الکافی، ۱/۵/۳۷۳/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ اَلْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَنْ أَرْضَى سُلْطَاناً بِسَخَطِ اَللَّهِ خَرَجَ مِنْ دِينِ اَللَّهِ .

ترجمہ: جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی ناراضگی کے ذریعے

﴿۱﴾ الخصال ج۱، ص ۳؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۹۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۱۵۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۴۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۲۳۶

﴿۲﴾ مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۶۸ و ج ۱۸، ص ۳۱۱

﴿۳﴾ مشکاۃ الانوار ص ۵۰؛ إرشاد القلوب ج۱، ص ۱۷۹؛ عوالی اللئالی ج ۳، ص ۱۸۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۱۵۲؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۹۲ و ج ۹۷، ص ۹۲؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۴۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۲۳۵؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۲۰۸

﴿۴﴾ مراۃ العقول ج ۸، ص ۶۸ و ج ۱۸، ص ۳۱۱؛ ملاذ الاخیار ج ۹، ص ۴۷۳

کسی بادشاہ کو راضی کیا تو وہ اللہ کے دین سے نکل گیا۔ (۱)

تحقیق اسناد

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ (۲) لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3455 الکافی، ۱/۲/۶۳/۵ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ أَرْضَى سُلْطَاناً بِسَخَطِ ٱللَّهِ خَرَجَ عَنْ دِينِ ٱلْإِسْلاَمِ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اللہ کی ناراضگی کے ساتھ کسی حاکم کو راضی کرے تو وہ دین اسلام سے خارج ہے۔ (۳)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ (۴) لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3456 الکافی، ۱/۴/۳۷۳/۲ القمیان عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ٱلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: لاَ دِينَ لِمَنْ دَانَ بِطَاعَةِ مَنْ عَصَى ٱللَّهَ وَ لاَ دِينَ لِمَنْ دَانَ بِفِرْيَةِ بَاطِلٍ عَلَى ٱللَّهِ وَ لاَ دِينَ لِمَنْ دَانَ بِجُحُودِ شَيْءٍ مِنْ آيَاتِ ٱللَّهِ.

ترجمہ: محمد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس شخص کا کوئی دین نہیں جس نے اس کی اطاعت کی پیروی کی جو اللہ کی معصیت کرتا ہے، اس شخص کا بھی کوئی دین نہیں جو اس کی پیروی کرے جو اللہ پر باطل گھڑتا ہے اور اس شخص کا بھی کوئی دین نہیں جو اس کی پیروی کرے جو اللہ کی آیات میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے۔ (۵)

---

(۱) عیون أخبار الرضا علیہ السلام ج ۲، ص ۶۹؛ تحف العقول ص ۵۷؛ مشکاۃ الانوار ص ۳۱۸؛ النوادر (للراوندی) ص ۲۷؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۱۹۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۱۵۳؛ الفصول المہمہ ج ۲، ص ۲۲۸؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۹۳ و ج ۷۲، ص ۳۸۰ و ج ۷۳، ص ۱۹۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۴۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۲، ص ۲۴۵؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۲۰۹ و ج ۱۳، ص ۱۲۳

(۲) مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۶۹

(۳) گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

(۴) مراۃ العقول ج ۱۸، ص ۴۱۱

(۵) الاختصاص ص ۲۵۸؛ الامالی (للمفید) ص ۳۰۸؛ الامالی (للطوسی) ص ۷۸؛ السرائر ج ۳، ص ۵۹۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۱۵۲؛ الفصول المہمہ ج ۲، ص ۲۲۸؛ بحار الانوار ج ۲، ص ۱۲۱ و ج ۶۹، ص ۱۳۳ و ج ۷۰، ص ۳۹۲؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۲۰۷ و ج ۱۸، ص ۱۸۰

بیان:

و ذلك مثل من دان بطاعة الأولين اللذين عصيا الله في نكثهما البيعة التي أخذ منهما رسول الله ص في أمير المؤمنين ع في غدير خم و مثل من دان بأن الخلافة ثبتت باختيار الناس و هذا فرية باطل على الله عز و جل لأن الله تعالى يقول وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ ما يَشاءُ وَ يَخْتارُ ما كانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحانَ اللهِ وَ تَعالى عَمّا يُشْرِكُونَ و يقول وَ ما كانَ لِمُؤْمِنٍ وَ لا مُؤْمِنَةٍ إِذا قَضَى اللهُ وَ رَسُولُهُ أَمْراً أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ و مثل من دان بجحود الآيات التي وردت في أمير المؤمنين ع و في خلافته و ما قلناه أمثلة في تنزيل الحديث للتوضيح و هو عام يشمل كل من دان لصاحب معصية أو فرية أو جحود:

یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنہوں نے پہلے دو کی اطاعت کی جنہوں نے بیعت کو توڑنے میں خدا کی نافرمانی کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم میں ان سے امیر المؤمنینؑ کے معاملے میں لی اور ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اس بات کی مذمت کی کہ خلافت لوگوں کی مرضی سے قائم ہوئی اور یہ خدا پر بہت بڑا جھوٹ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

اور آپ کا رب جسے چاہتا ہے خلق کرتا ہے اور منتخب کرتا ہے، انہیں انتخاب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، اللہ پاک بلند و برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ (سورہ القصص:٦٨)

اور فرمایا:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ

اور کسی مؤمن اور مومنہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ اور اس کے رسول کسی معاملے میں فیصلہ کریں تو انہیں اپنے معاملے کا اختیار حاصل رہے۔ (سورۃ الاحزاب:٣٦)

ان لوگوں کی مثال جنہوں نے امیر المومنین علیہ السلام اور آپؑ کی خلافت کے بارے میں وارد ہونے والی آیات کا انکار کر کے اس پر اپنا عقیدہ قائم کیا ہے اور جو کچھ ہم نے کہا ہے اس کی وضاحت کے لیے حدیث کی تنزیل کی مثالیں ہیں اور یہ عمومی بات ہے اور اس میں ہر وہ شخص شامل ہے جو گناہ، غیبت یا ناشکری کرنے والے جیسا عقیدہ رکھتا ہے۔

تحقیق اسناد

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [1]

6/3457 الكافي، ١/٣/٣٠٣/٢ العدة عن البرقي عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ

[1] مرآۃ العقول ج١١، ص٦٩

اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عِظْنِي بِحَرْفَيْنِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَنْ حَاوَلَ أَمْراً بِمَعْصِيَةِ اَللّٰهِ كَانَ أَفْوَتَ لِمَا يَرْجُو وَ أَسْرَعَ لِمَجِيءِ مَا يَحْذَرُ .

فضل بن ابوقرہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کو خط لکھا کہ مجھے دوحرفوں میں نصیحت فرمائیں۔ امامؑ نے اسے جواب لکھا: جوکوئی اللہ کی معصیت کے ساتھ کسی امر کی کوشش کرتا ہے تو وہ اس چیز سے محروم ہو جائے گا جس کی اس نے امید کی تھی اور جس چیز سے ڈرتا ہے اور وہ بہت جلد اس کے سر آجاتی ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲]

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۱۵۳؛ بحارالانوار ج ۷۰، ص ۳۹۲

[۲] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۶۹

۱۷۴۔ باب النوادر

باب: متفرقات

1/3458 الفقیہ، ۲/۴۰۱/۵۸۶۲ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ أَحَقَّ اَلنَّاسِ بِأَنْ يَتَمَنَّى لِلنَّاسِ اَلْغِنَى اَلْبُخَلاَءُ لِأَنَّ اَلنَّاسَ إِذَا اِسْتَغْنَوْا كَفُّوا عَنْ أَمْوَالِهِمْ وَ إِنَّ أَحَقَّ اَلنَّاسِ بِأَنْ يَتَمَنَّى لِلنَّاسِ اَلصَّلاَحَ أَهْلُ اَلْعُيُوبِ لِأَنَّ اَلنَّاسَ إِذَا صَلَحُوا كَفُّوا عَنْ تَتَبُّعِ عُيُوبِهِمْ وَ إِنَّ أَحَقَّ اَلنَّاسِ بِأَنْ يَتَمَنَّى لِلنَّاسِ اَلْحِلْمَ أَهْلُ اَلسَّفَهِ اَلَّذِينَ يَحْتَاجُونَ أَنْ يُعْفَى عَنْ سَفَهِهِمْ فَأَصْبَحَ أَهْلُ اَلْبُخْلِ يَتَمَنَّوْنَ فَقْرَ اَلنَّاسِ وَ أَصْبَحَ أَهْلُ اَلْعُيُوبِ يَتَمَنَّوْنَ مَعَايِبَ اَلنَّاسِ وَ أَصْبَحَ أَهْلُ اَلسَّفَهِ يَتَمَنَّوْنَ سَفَهَ اَلنَّاسِ وَ فِي اَلْفَقْرِ اَلْحَاجَةُ إِلَى اَلْبَخِيلِ وَ فِي اَلْفَسَادِ طَلَبُ عَوْرَةِ أَهْلِ اَلْعُيُوبِ وَ فِي اَلسَّفَهِ اَلْمُكَافَأَةُ بِالذُّنُوبِ.

ترجمہ عبداللہ بن مسکان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں میں سزاوارترین وہ شخص ہے جو لوگوں کے لیے تونگری کی دعا کرتا ہے، وہ بخیل ہے کیونکہ جب لوگ مستغنی ہو جائیں گے تو وہ ان (بخیلوں) کے مال سے ہاتھ روک لیں گے اور لوگوں میں سے سزاوارترین وہ شخص ہے جو یہ تمنا کرتا ہے کہ تمام لوگ عیبوں سے پاک ہو جائیں، وہ خود معیوب (عیبوں والا) ہے کیونکہ جب لوگ بے عیب ہو جائیں گے تو وہ عیبوں کی تلاش سے رک جائیں گے اور لوگوں میں سزاوارترین وہ شخص ہے جو لوگوں کی بردباری کی خواہش کرتا ہے، وہ خود بے وقوف ہے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو محتاج ہیں کہ لوگ ان کی بیوقوفی سے درگزر کریں۔ پس (وضع و حالات تبدیل ہو چکے ہیں) اب بخیل لوگوں کے لیے فقر کی آرزو کرتے ہیں، معیوب لوگوں کے معیوب ہونے کی خواہش کرتے ہیں اور بیوقوف لوگوں کی بے وقوفی کی تمنا کرتے ہیں اور فقر (غربت) میں کنجوس کی طرف حاجت ہوتی ہے، فساد میں اہل عیوب کی عورت (ستر) کی تمنا ہوتی ہے اور بیوقوفی میں گناہوں کا وظیفہ (سبب) ہے۔ [1]

تحقیق اسناد

محمد بن سنان کو شیخ مفید نے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ شیخ نے ضعیف کہا ہے لیکن صدوقین (کلینی وصدوق) کا مدار اسی کی

[1] الخصال ج۱، ص۱۵۲؛ الامالی (للصدوق) ص۳۸۷؛ الامالی (للطوسی) ص۳۰؛ بحار الانوار ج۷۰، ص۳۰۰ و ج۷۵، ص۱۹۱؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۶۷۹

حدیثوں پر ہے، اس کے ساتھ حدیث کا متن اس کے صحیح ہونے پر شاہد ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے اور الخصال والی سند بھی حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے کہ اس کو ضعیف کہنا سہو ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3459 اَلْكَافِي،۸/۱۴۰/۱۹۱ الِاثْنَانِ رَفَعَهُ عَنْ بَعْضِ الْحُكَمَاءِ قَالَ: إِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ الْحَدِيثَ بِأَدْنَى تَفَاوُتٍ.

ترجمہ: بعض حکماء کا بیان ہے: آگے بفرق الفاظ وہی حدیث ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند مرفوع ہے اور معلیٰ ثقہ جلیل ثابت ہے جیسا کہ کئی مرتبہ گزر چکا ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3460 الفقيه ،۴/۳۹۴/۵۸۳۸ قَالَ [الصادق] عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : خَمْسٌ هُنَّ كَمَا أَقُولُ لَيْسَتْ لِبَخِيلٍ رَاحَةٌ وَلاَ لِحَسُودٍ لَذَّةٌ وَلاَ لِمَمْلُوكٍ وَفَاءٌ وَلاَ لِكَذُوبٍ مُرُوءَةٌ وَلاَ يَسُودُ سَفِيهٌ.

ترجمہ: امام (صادق علیہ السلام) نے فرمایا: پانچ اشخاص ویسے ہی رہیں گے جیسا کہ میں کہتا ہوں: بخیل کو راحت نہیں ہوگی، حاسد کے لیے لذت نہیں ہوگی، غلام کے لیے وفا نہیں ہوگی، جھوٹے کے لیے مروت نہیں ہوگی اور بیوقوف غالب نہیں آسکے گا۔ [۴]

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق نے یہاں سند درج نہیں کی ہے مگر الخصال میں درج کی ہے جو قوی ہے۔ [۵] لیکن میرے نزدیک وہ سند مرفوع کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] روضۃ المتقین ج۱۳، ص۱۴۷

[۲] تنبیہ الخواطر ج۲، ص۱۴۹

[۳] مراۃ العقول ج۲۶، ص۳۰۴؛ البضاعۃ المزجاۃ ج۲، ص۵۲۲

[۴] الوافی ج۲۶، ص۵۵۸ ح۲۵۷۰۰؛ الخصال ج۱، ص۲۷۱؛ بحار الانوار ج۶۹، ص۱۹۳ و ج۷۰، ص۳۰۳ و ج۷۲، ص۳۰۰ و ج۷۵، ص۱۹۴؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۶۷۸؛ مستدرک الوسائل ج۷، ص۲۹

[۵] روضۃ المتقین ج۱۳، ص۹۸

أبواب الذنوب وتداركها

گناہوں اوران کے تدارک کے ابواب

الآیات:

① قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○

کہہ دو آؤ میں تمہیں سنا دوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے، یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو، اور تنگدستی کے سبب اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم تمہیں اور انہیں رزق دیں گے، اور بے حیائی کے ظاہر اور پوشیدہ کاموں کے قریب نہ جاؤ، اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے، (اللہ) تمہیں یہ حکم دیتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ۔ اور سوائے کسی بہتر طریقہ کے یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے، اور ناپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو، ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، اور جب بات کہو تو انصاف سے کہو اگرچہ رشتہ داری ہو، اور اللہ کا عہد پورا کرو، (اللہ نے) تمہیں یہ حکم دیا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ [1]

② وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰــهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ○ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰۗىِٕكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَـيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ○ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ○ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ○

---

[1] سورۃ الانعام: ۱۵۱۔۱۵۲

إلی آخر الآیات۔

اور وہ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور اس شخص کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام کر دیا ہے اور زنا نہیں کرتے، اور جس شخص نے یہ کیا وہ گناہ میں جا پڑا۔○ قیامت کے دن اسے دگنا عذاب ہوگا اور اس میں ذلیل ہو کر پڑا رہے گا۔○ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے سو انہیں اللہ برائیوں کی جگہ بھلائیاں بدل دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔○ اور جس نے توبہ کی اور نیک کام کیے تو وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔○ اور جو بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے، اور جب بیہودہ باتوں کے پاس سے گزریں تو شریفانہ طور سے گزرتے ہیں۔○ اور وہ لوگ جب انہیں ان کے رب کی آیتوں سے سمجھایا جاتا ہے تو ان پر بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے۔ [۱]

③ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ۔

پھر بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرو۔ [۲]

④ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ۔

اور بعض ایسے آدمی بھی ہیں جو کھیل کی باتوں کے خریدار ہیں تاکہ بن سمجھے اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اس کی ہنسی اڑائیں، ایسے لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ [۳]

⑤ إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا۔

اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ معاف کر دیں گے اور تمہیں عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔ [۴]

⑥ إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۔ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا

---

[۱] سورۃ الفرقان: ۶۸۔۷۳

[۲] سورۃ الحج: ۳۰

[۳] سورۃ لقمان: ۶

[۴] سورۃ النساء: ۳۱

لَهُمۡ عَذَابًا أَلِيمًا ۔

اللہ پر توبہ قبول کرنے کا حق انہیں لوگوں کے لیے ہے جو جہالت کی وجہ سے برا کام کرتے ہیں پھر جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں ان لوگوں کو اللہ معاف کر دیتا ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا دانا ہے۔○ اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہے جو برے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو اس وقت کہتا ہے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں، اور اسی طرح ان لوگوں کی توبہ بھی قبول نہیں ہے جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں، ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔ [1]

بیان:

قد مضى تفسير الآية الأولى في بيان حديث هشام من كتاب العقل و الآثام جزاء الإثم و فسر الرجس من الأوثان بالشطرنج و قول الزور و لهو الحديث بالغناء كما يأتي في أبواب وجوه المكاسب من كتاب المعايش و يأتي تفاسير سائر الألفاظ في خلال بيان أحاديث هذه الأبواب إن شاء الله تعالى

بیشک پہلی آیت کی تفسیر ''کتاب العقل'' میں ہشام کی حدیث کے بیان گزر چکی ہے کہ ''الآثام'' سے مراد گناہوں کی سزا ہے، ''الرجس'' سے مراد بت ہیں، ''قول الزور'' سے مراد شطرنج ہے اور ''لھوالحدیث'' سے مراد غناء ہے جیسا کہ ''کتاب المعایش'' کے ''ابواب وجوہ المکاسب'' ان کا بیان آئے گا اور ان تمام الفاظ تفسیر حدیثوں کو چھوڑ کر انشآء اللہ تعالیٰ ان ابواب میں آئے گی۔

۱۷۵۔باب غوائل الذنوب وتبعاتها

باب: گناہوں کے فسادات اور ان کے متابعات

1/3461 الكافي، ۲/۱/۲۶۸/۲ محمد عن ابن عيسى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ كَانَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْسَدَ لِلْقَلْبِ مِنْ خَطِيئَةٍ إِنَّ الْقَلْبَ لَيُوَاقِعُ الْخَطِيئَةَ فَمَا تَزَالُ بِهِ حَتَّى تَغْلِبَ عَلَيْهِ فَيُصَيِّرَ أَعْلاَهُ أَسْفَلَهُ ۔

طلحہ بن زید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد بزرگوار علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ گناہ سے بڑھ کر دل کو خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں کیونکہ دل گناہ کا تجربہ کرتا ہے پس یہ اس کے ساتھ جاری رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (گناہ) اس پر قابو پالیتا ہے اور اپنے اوپری حصے کو نیچے کی طرف موڑ دیتا ہے (یعنی

[1] سورۃ النساء: ۱۷۔۱۸

الٹ جاتا ہے)۔ [1]

بیان:

یعنی فما تزال تفعل تلک الخطیئة بالقلب و تؤثر فیه بحلاوتها حتی تجعل وجهه الذی إلی جانب الحق و الآخرة إلی جانب الباطل و الدنیا

میرا مطلب ہے کہ تم وہ گناہ دل میں کرتے رہو گے اور اس کی مٹھاس سے اس کو متاثر کرتے رہو گے یہاں تک کہ وہ اپنا چہرہ حق کی طرف اور آخرت کو باطل اور دنیا کی طرف نہ کر دے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ہے اور اس پر گفتگو کئی مرتبہ گزر چکی اور طلحہ بن زید تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔ نیز اس کی کتاب بھی معتمد ہے مگر یہ عامی ہے۔ [3] (واللہ اعلم)

2/3462 الکافی،۲/۲۶۸/۲/۱ العدة عن البرقی عن عثمان عن ابن مُسْکَانَ عَمَّنْ ذَکَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (فَمٰا أَصْبَرَهُمْ عَلَى اَلنّٰارِ) فَقَالَ مَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى فِعْلِ مَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُ يُصَيِّرُهُمْ إِلَى اَلنَّارِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ''پس دوزخ کی آگ پر ان کا کتنا بڑا صبر ہے۔(البقرة:۱۷۵)۔'' کے بارے میں فرمایا: وہ کس قدر اس فعل پر صبر کریں گے (یعنی قائم رہیں گے) جو وہ انجام دیتے ہیں کہ وہ ان کو جہنم کی طرف منتقل کر دے گا۔ [4]

تحقیق اسناد

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [5]

3/3463 الکافی،۲/۲۶۹/۲/۱ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ

---

[1] الامالی (للصدوق) ص ۳۹۷؛ الامالی (للطوسی) ص ۴۳۸؛ روضۃ الواعظین ج ۲، ص ۴۱۴؛ مشکاۃ الانوار ص ۲۵۵؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۱۷۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۰۱؛ بحار الانوار ج ۶۷، ص ۵۴ و ج ۷۰، ص ۳۱۲؛ مستدرک الوسائل ج ۱۱، ص ۳۲۸

[2] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۳۹۷

[3] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۲۹۲

[4] وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۲۹۹؛ البرہان تفسیر القرآن ج ۱، ص ۳۷۴؛ بحار الانوار ج ۸، ص ۲۹۸ و ج ۷۰، ص ۳۱۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۱۵۶

[5] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۳۹۸

عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عِرْقٍ يَضْرِبُ وَ لاَ نَكْبَةٍ وَ لاَ صُدَاعٍ وَ لاَ مَرَضٍ إِلاَّ بِذَنْبٍ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ: (وَ مٰا أَصٰابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمٰا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَ يَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ) قَالَ ثُمَّ قَالَ وَ مَا يَعْفُو اَللَّهُ أَكْثَرُ مِمَّا يُؤَاخِذُ بِهِ.

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی رگ زخمی نہیں ہوتی، نہ خرابی ہوتی ہے، نہ سر درد ہوتا ہے اور نہ ہی بیماری ہوتی ہے مگر گناہ کی وجہ سے اور اسی سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا اس کی کتاب میں قول ہے: ''اور تم پر جو مصیبت آتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے کاموں سے آتی ہے اور وہ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ (الشوری: ۳۰)۔''

پھر آپؑ نے فرمایا: اور جو (گناہ) اللہ معاف کرتا ہے وہ کہیں زیادہ ہیں اس سے کہ جس کی وہ سزا دیتا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۲] یا پھر سند صحیح ہے۔ [۳] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3464 الکافی، ۱/۴/۲۶۹/۲ الأربعة عَنِ اَلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنْ نَكْبَةٍ تُصِيبُ اَلْعَبْدَ إِلاَّ بِذَنْبٍ وَ مَا يَعْفُو اَللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرُ.

فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بندے کو کوئی ناکامی (ذلت) نہیں پہنچتی مگر گناہ کے سبب اور جو (گناہ) اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے وہ بہت زیادہ ہیں۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۵] یا پھر سند صحیح ہے۔ [۶] اور میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3465 الکافی، ۱/۶/۲۶۹/۲ الثلاثة عن إبراهيم بن عبد الحميد عن الشحام عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ سَطَوَاتِ اَللَّهِ بِاللَّيْلِ وَ اَلنَّهَارِ قَالَ قُلْتُ لَهُ وَ مَا

---

[۱] مکارم الاخلاق ص ۳۵۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۲۹۹؛ البرهان تفسیر القرآن ج ۴، ص ۸۲۶؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۱۵ و ج ۷۸، ص ۲۰۰؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۵۸۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۱، ص ۵۲۷

[۲] مراۃ العقول ج ۹، ص ۴۰۰

[۳] البراهین الواضحہ ج ۲، ص ۴۴

[۴] وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۰۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۵۸۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۱، ص ۵۲۸

[۵] مراۃ العقول ج ۹، ص ۴۰۱

[۶] روش جدید اخلاق اسلامی محسنی ص ۱۳۴؛ بدایہ المعارف خرازی ج ۱، ص ۱۴۰

سَطَوَاتُ اَللّٰهِ قَالَ اَلْأَخْذُ عَلَى اَلْمَعَاصِي.

ترجمہ: شحام سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: رات اور دن میں اللہ کے حملوں سے اللہ کی پناہ مانگو۔

میں نے عرض کیا: اللہ کے حملوں سے کیا مراد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: گناہوں پر اللہ کا مواخذہ کرنا پکڑ مراد ہے۔ (۱)

تحقیق اسناد

حدیث کی سند حسن یا موثق ہے۔ (۲) لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3466 الكافي، ۱/۸/۲۷۰/۲ الاثنان عَنِ اَلْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانٍ عَنِ اَلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْعَبْدَ لَيُذْنِبُ اَلذَّنْبَ فَيُزْوَى عَنْهُ اَلرِّزْقُ.

ترجمہ: فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: (بعض اوقات) بندہ کوئی گناہ کرتا ہے پس رزق اس سے چھین لیا جاتا ہے (یا کم کر دیا جاتا ہے)۔ (۳)

بیان:

أي فيصرف عنه

یعنی جس کو برطرف کیا جائے۔

تحقیق اسناد

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ (۴) لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ معلی ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

7/3467 الكافي، ۱/۱۱/۲۷۱/۲ القميان اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اَلذَّنْبَ يَحْرِمُ اَلْعَبْدَ اَلرِّزْقَ.

ترجمہ: محمد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: بے شک گناہ بندے کو رزق

(۱) وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۰۵؛ تفسیر نور الثقلین ج۴، ص۵۸۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۱، ص۵۲۸

(۲) مرآۃ العقول ج۹، ص۴۰۲

(۳) وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۰۱؛ بحار الانوار ج۷۰، ص۳۱۸؛ تفسیر نور الثقلین ج۴، ص۵۸۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۱، ص۵۲۹

(۴) مرآۃ العقول ج۹، ص۴۰۳

سے محروم کر دیتا ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند معتبر ہے کیونکہ ابن فضال موجود ہے لہذا سلیمان کا مجہول ہونا مضر نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

8/3468 الکافی، ۲/۲۷۱/۱۲/۱ محمد عن عبد الله بن محمد عن علی بن الحكم عن أبان عَنِ ٱلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ ٱلرَّجُلَ لَيُذْنِبُ ٱلذَّنْبَ فَيُدْرَأُ عَنْهُ ٱلرِّزْقُ وَ تَلاَ هَذِهِ ٱلْآيَةَ: (إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ۝ وَ لَا يَسْتَثْنُونَ ۝ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِنْ رَبِّكَ وَ هُمْ نَائِمُونَ).

فضیل سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بے شک آدمی گناہ کرتا ہے تو اس سے رزق چھین لیا جاتا ہے (رزق میں کمی کر دی جاتی ہے) اور آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جب انہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ ضرور صبح ہوتے ہی اس کا پھل توڑ لیں گے۔ اور ان شاء اللہ بھی نہ کہا تھا۔ پھر تو اس پر رات ہی میں آپ کے رب کی طرف سے ایک جھونکا چل گیا اس حال میں کہ وہ سوئے ہوئے تھے۔ (القلم: ۱۷-۱۹)''۔ [3]

بیان:

الآية نزلت فی قوم كانت لأبيهم جنة فكان يأخذ منها قوت سنته و يتصدق بالباقی فلما مات قال بنوه إن فعلنا ما كان يفعل أبونا ضاق علينا الأمر فحلفوا أن يقطعوها و قد بقی من الليل ظلمة داخلين فی الصبح منكرين و لم يستثنوا فی يمينهم أی لم يقولوا إن شاء الله فطاف عليها بلاء أو هلاك طائف أی محيط بها و هذا كقوله سبحانه و أحيط بثمره قيل احترقت جنتهم فاسودت و قيل يبست و ذهبت خضرتها و لم يبق منها شیء

یہ آیت ایسی قوم کے بارے میں نازل ہوئی جس کے باپ کے پاس ایک باغ تھا اور وہ اس میں سے اپنے سال بھر کا رزق نکالتے تھے اور باقی کو خیرات دیتے تھے۔

جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے کہا کہ اگر ہم وہی کریں جو ہمارے باپ کیا کرتے تھے تو ہمارے لیے مشکل ہو جائے گی چنانچہ انہوں نے قسم کھائی کہ اسے منقطع کر دیں گے اور وہیں رات کی تاریکی چھائی رہی کہ صبح تک انکار میں

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۰۱؛ الفصول المہمہ ج۲، ص۲۲۱؛ تفسیر نور الثقلین ج۴، ص۵۸۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۱، ص۵۲۹

[2] مراۃ العقول ج۹، ص۴۰۹

[3] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۰۱؛ البرہان تفسیر القرآن ج۵، ص۴۵۹؛ بحار الانوار ج۷۰، ص۳۲۴؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۳۹۵؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۳، ص۳۸۶

داخل ہوگیا اور انہوں نے اپنی قسم میں کوئی استثناء نہیں کیا یعنی یہ نہیں کہا کہ ان شاء اللہ تو اس پر آفت یا تباہی نازل ہوئی یعنی اس کے گرد گھیرا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرح ہے کہ وہ پاک ہے اور وہ پھلوں کو گھیرے ہوئے ہے۔
کہا گیا کہ ان کا باغ جل کر کالا ہوگیا اور کہا گیا کہ وہ سوکھ گیا اور اس کی ہریالی ختم ہوگئی اور اس میں کچھ باقی نہیں رہا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1] یا پھر سند صحیح ہے۔ [2] اور میرے نزدیک سند عبداللہ بن محمد کی وجہ سے مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

9/3469 الکافی، ۲/۲۷۱/۱۲/۱ عنه عن أحمد عن السراد عن الخراز عن محمد عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْعَبْدَ يَسْأَلُ اَللَّهَ اَلْحَاجَةَ فَيَكُونُ مِنْ شَأْنِهِ قَضَاؤُهَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ أَوْ إِلَى وَقْتٍ بَطِيءٍ فَيُذْنِبُ اَلْعَبْدُ ذَنْباً فَيَقُولُ اَللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لِلْمَلَكِ لاَ تَقْضِ حَاجَتَهُ وَ اِحْرِمْهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ تَعَرَّضَ لِسَخَطِي وَ اِسْتَوْجَبَ اَلْحِرْمَانَ مِنِّي۔

محمد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب بندہ اللہ سے کسی حاجت کا سوال کرتا ہے تو وہ قریب وقت تک یا طویل وقت تک قبول ہونے والی ہوتی ہے مگر بندہ کوئی گناہ کر لیتا ہے۔ پس اللہ پاک فرشتے سے فرماتا ہے: اس کی حاجت پوری نہ کرنا اور اسے محروم کر دینا کیونکہ وہ میرے غضب کا شکار ہے اور وہ مجھ سے محرومی کا مستحق ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [4]

10/3470 الکافی، ۲/۲۷۲/۱۵/۱ السراد عن مالك بن عطية عن الثمالي عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّهُ مَا مِنْ سَنَةٍ أَقَلَّ مَطَراً مِنْ سَنَةٍ وَ لَكِنَّ اَللَّهَ يَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا عَمِلَ قَوْمٌ بِالْمَعَاصِي صَرَفَ عَنْهُمْ مَا كَانَ قَدَّرَ لَهُمْ مِنَ اَلْمَطَرِ فِي تِلْكَ اَلسَّنَةِ إِلَى غَيْرِهِمْ وَ إِلَى اَلْفَيَافِي وَ اَلْبِحَارِ وَ اَلْجِبَالِ وَ إِنَّ اَللَّهَ لَيُعَذِّبُ اَلْجُعَلَ فِي جُحْرِهَا بِحَبْسِ اَلْمَطَرِ عَنِ

---

[1] مراۃ العقول ج۹، ص۴۱۰

[2] البراھین الواضحہ ج۲، ص۴۴

[3] مشکاۃ الانوار ص۱۵۵؛ وسائل الشیعہ ج۷، ص۴۳ او ج۱۵، ص۳۰۲؛ بحار الانوار ج۷۰، ص۳۲۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۴، ص۵۸۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۱، ص۵۲۹

[4] مراۃ العقول ج۹، ص۴۱۴

ٱلْأَرْضِ ٱلَّتِي هِيَ بِمَحَلِّهَا بِخَطَايَا مَنْ بِحَضْرَتِهَا وَ قَدْ جَعَلَ ٱللَّهُ لَهَا ٱلسَّبِيلَ فِي مَسْلَكٍ سِوَى مَحَلَّةِ أَهْلِ ٱلْمَعَاصِي قَالَ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ (فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي ٱلْأَبْصَارِ) ۔

ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپ فرمارہے تھے: کوئی بھی سال بارش کے اعتبار سے دوسرے سال سے کم نہیں ہوتی (یعنی بارش یکساں ہوتی ہے) لیکن اللہ تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے اسے مقرر کرتا ہے۔ جب کوئی گروہ گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سال ان کی بارش کا حصہ کسی دوسرے لوگوں کی طرف اور کھلی زمینوں، سمندروں اور پہاڑوں کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قریب رہنے والوں کے گناہوں کی وجہ سے اس زمین پر بارش کو روکنے کے ذریعے بھوزے (کالے کیڑے کے مانند ایک کیڑا جو تر جگہوں میں پیدا ہوتا ہے) کو اس کے بل عذاب دیتا ہے جبکہ اس نے اس کے لیے ایسے راستے بنائے ہیں جو اہل معاصی کے علاوہ ہیں (کہ وہ وہاں چلا جائے)۔

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: پس اے صاحبان بصیرت! سبق سیکھو۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

11/3471 الکافی ۸/۲۴۶/۳۴۳ علی عن أبیه عن حنان بن سدیر عَنْ أَبِي ٱلْخَطَّابِ عَنْ عَبْدٍ صَالِحٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ ٱلنَّاسَ أَصَابَهُمْ قَحْطٌ شَدِيدٌ عَلَى عَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ وَطَلَبُوا إِلَيْهِ أَنْ يَسْتَسْقِيَ لَهُمْ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ إِذَا صَلَّيْتُ ٱلْغَدَاةَ مَضَيْتُ فَلَمَّا صَلَّى ٱلْغَدَاةَ مَضَى وَ مَضَوْا فَلَمَّا أَنْ كَانَ فِي بَعْضِ ٱلطَّرِيقِ إِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ يَدَهَا إِلَى ٱلسَّمَاءِ وَاضِعَةٍ قَدَمَيْهَا إِلَى ٱلْأَرْضِ وَ هِيَ تَقُولُ ٱللَّهُمَّ إِنَّا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِكَ وَ لاَ غِنَى بِنَا عَنْ رِزْقِكَ فَلاَ تُهْلِكْنَا بِذُنُوبِ بَنِي آدَمَ قَالَ فَقَالَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ ٱرْجِعُوا فَقَدْ سُقِيتُمْ بِغَيْرِكُمْ قَالَ فَسُقُوا فِي ذَلِكَ ٱلْعَامِ مَا لَمْ يُسْقَوْا مِثْلَهُ قَطُّ

ابو خطاب سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے زمانے میں لوگ شدید خشک سالی کا شکار ہوئے تو انہوں نے ان سے اس کی شکایت کی اور ان سے درخواست کی کہ وہ ان کے لیے دعا

---

[1] المحاسن ج ۱، ص ۱۱۶؛ روضۃ الواعظین ج ۲، ص ۳۲۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۵۷؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۲۹ و ج ۸۸، ص ۳۲۷؛ الامالی (للصدوق) ص ۳۰۸؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۵۲

[2] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۴۱۵

کریں۔ چنانچہ انہوں نے ان سے فرمایا: جب میں صبح کی نماز پڑھ لوں تو میں چلوں گا۔ پس جب انہوں نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ چل پڑے اور لوگ بھی چلنے لگے۔ پس جب وہ ایک راستے پر تھے تو وہ ایک راستے پر تھے تو وہاں ایک چیونٹی تھی جس نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا رکھا تھا اور اپنے پاؤں زمین پر رکھے ہوئے تھے اور کہہ رہی تھی: اے ہمارے اللہ! ہم بھی تیری مخلوق میں سے ہیں اور ہم تیرے رزق سے بے نیاز نہیں ہیں، لہٰذا ہمیں اولادِ آدم کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہ کر۔ پس جناب سلیمان علیہ السلام نے (اپنے صحابہ سے) فرمایا: لوٹ جاؤ، تمہیں تمہارے علاوہ کے ذریعے سے پانی پلایا جائے گا۔

امامؑ نے فرمایا: پس وہ اس سال اس طرح سیراب کیے گئے جس طرح وہ کبھی سیراب نہیں ہوئے تھے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے اگرچہ ابوالخطاب ملعون غالی ہے مگر جاننا چاہیے کہ یہ اولاً راہِ حق پر تھا اور ہمارے اصحاب کے درمیان اس کی جو روایات نقل ہیں وہ اس کے اسی زمانے کی ہیں جبکہ مستقیم تھا۔ بعد ازاں یہ بدمذہب ہو گیا تو اس کی مذمت وارد ہوئی اور ایسا ممکن نہیں ہے کہ اس کے ملعون ہونے کے بعد ہمارے اصحاب اس سے کوئی روایت اخذ کریں۔ (واللہ اعلم)

12/3472 الفقیہ ۱/۵۲۲/۱۴۹۰ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ مَعَ أَصْحَابِهِ لِيَسْتَسْقِيَ فَوَجَدَ نَمْلَةً قَدْ رَفَعَتْ قَائِمَةً مِنْ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ وَ هِيَ تَقُولُ اَللَّهُمَّ إِنَّا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِكَ لاَ غِنَى بِنَا عَنْ رِزْقِكَ فَلاَ تُهْلِكْنَا بِذُنُوبِ بَنِي آدَمَ فَقَالَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِأَصْحَابِهِ اِرْجِعُوا فَقَدْ سُقِيتُمْ بِغَيْرِكُمْ.

ترجمہ: حفص بن غیاث سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام ایک دن اپنے اصحاب کے ساتھ باہر نکلے تا کہ بارش کے لیے دعا کریں۔ پس راستہ میں ایک چیونٹی کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے یہ کہہ رہی تھی: اے اللہ! میں بھی مخلوق میں سے تیری ایک مخلوق ہوں، ہم لوگ تیرے رزق سے مستغنی نہیں ہیں پس ہمیں بنی آدم کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہ کر۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا: واپس چلو، اب تمہیں تمہارے علاوہ کے ذریعے سیراب کیا جائے

---

[1] بحارالانوار ج ۶۱، ص ۲۶۰

[2] مرآۃ العقول ج ۲۶، ص ۲۱۵

گا۔ ⁽¹⁾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ ⁽²⁾ یا موثق کالصحیح ہے۔ ⁽³⁾ اور جاننا چاہیے کہ حفص بن غوث تک شیخ صدوق کے تین طرق ہیں جن میں سے ایک حسین بن ہیثم کی وجہ سے مجہول ہے اور دوسرا حفص کی وجہ سے موثق ہے اور تیسرا معتبر کالموثق ہے اور اس میں قاسم بن محمد اصفہانی کاسولہ کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

13/3473 الکافی،۲/۲۷۲/۱۶/۱ القمیان عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُحْرَمُ صَلاَةَ اللَّيْلِ وَإِنَّ الْعَمَلَ السَّيِّئَ أَسْرَعُ فِي صَاحِبِهِ مِنَ السِّكِّينِ فِي اللَّحْمِ.

ترجمہ: ابن بکیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک آدمی کوئی گناہ انجام دیتا ہے تو نماز شب (تہجد) سے محروم ہو جاتا ہے اور بے شک ایک برا عمل اس کے کرنے والے میں گوشت کے اندر چھری (کے کاٹنے) سے زیادہ تیز ہے۔ ⁽⁴⁾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ ⁽⁵⁾

14/3474 الکافی،۲/۲۷۲/۱۷/۱ عَنْهُ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلاَ يَعْمَلْهَا فَإِنَّهُ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَبْدُ السَّيِّئَةَ فَيَرَاهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَيَقُولُ وَ عِزَّتِي وَ جَلاَلِي لاَ أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَداً۔

ترجمہ: ابن بکر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص گناہ کرنے کا گمان کرے تو اسے انجام نہ دے کیونکہ کبھی کوئی بندہ گناہ کرتا ہے پس رب تعالیٰ اس کو (اسی حالت میں) دیکھتا ہے تو وہ فرماتا ہے: مجھے اپنی عظمت وجلال کی قسم! اس کے بعد میں تجھے کبھی معاف نہیں کروں گا۔ ⁽⁶⁾

⁽¹⁾ بحار الانوار ج ۱۴، ص ۹۴؛ مستدرک الوسائل ج ۶، ص ۲۰۶

⁽²⁾ روضۃ المتقین ج ۲، ص ۷۷۴

⁽³⁾ لوامع صاحبقرانی ج ۵، ص ۳۰۳

⁽⁴⁾ المحاسن ج ۱، ص ۱۱۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۰۲؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۳۰

⁽⁵⁾ مرآۃ العقول ج ۹، ص ۴۱۶

⁽⁶⁾ المحاسن ج ۱، ص ۱۱۷؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۴۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۰۳؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۳۱

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ ﴿۱﴾

15/3475 الکافی،۲/۲۷۳/۲۰/۱ القمی عَنْ عِیسَی بْنِ أَیُّوبَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مَهْزِیَارَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ بُکَیْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ إِلاَّ وَ فِی قَلْبِهِ نُکْتَةٌ بَیْضَاءُ فَإِذَا أَذْنَبَ ذَنْباً خَرَجَ فِی اَلنُّکْتَةِ نُکْتَةٌ سَوْدَاءُ فَإِنْ تَابَ ذَهَبَ ذَلِکَ اَلسَّوَادُ وَ إِنْ تَمَادَی فِی اَلذُّنُوبِ زَادَ ذَلِکَ اَلسَّوَادُ حَتَّی یُغَطِّیَ اَلْبَیَاضَ فَإِذَا غَطَّی اَلْبَیَاضَ لَمْ یَرْجِعْ صَاحِبُهُ إِلَی خَیْرٍ أَبَداً وَ هُوَ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (کَلاَّ بَلْ رانَ عَلی قُلُوبِهِمْ ما کانُوا یَکْسِبُونَ).

زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: کوئی بھی بندہ نہیں ہے مگر اس کے دل میں ایک سفید نقطہ ہے۔ تو جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس سفید پر ایک سیاہ نقطہ نکل آتا ہے۔ پس اگر وہ توبہ کرتا ہے تو کالا نقطہ دور ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ گناہ پر ڈٹا رہے تو سیاہ نقطہ بڑا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ سفید نقطے کو ڈھانپ لیتا ہے اور جب سفید نقطے کو ڈھانپ لیا جاتا ہے تو اس کے بعد موصوف کبھی نیکیوں کی طرف نہیں لوٹ سکتا اور اللہ کا یہ قول اسی بارے میں ہے: "ہرگز نہیں بلکہ ان کے (برے) کاموں سے ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے۔ (مطففین: ۱۴)" ﴿۲﴾

بیان:

تمادی لج و دام علی فعله

"تمادی" وہ اس پر ڈٹے رہے اور کرتے رہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۳﴾

16/3476 الکافی،۲/۲۷۱/۱۳/۱ محمد عن أحمد عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُکَیْرٍ عَنْ أَبِی بَصِیرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ یَقُولُ: إِذَا أَذْنَبَ اَلرَّجُلُ خَرَجَ فِی قَلْبِهِ نُکْتَةٌ سَوْدَاءُ فَإِنْ تَابَ اِنْمَحَتْ وَ إِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّی تَغْلِبَ عَلَی قَلْبِهِ فَلاَ یُفْلِحُ بَعْدَهَا أَبَداً.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جب آدمی گناہ کرتا ہے تو

﴿۱﴾ مرآۃ العقول ج۹، ص۴۱۶

﴿۲﴾ تفسیر الصافی ج۵، ص۳۰۰؛ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۰۳؛ البرہان تفسیر القرآن ج۵، ص۶۱۲؛ بحارالانوار ج۷۰، ص۳۳۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۵۳۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۴، ص۱۸۲

﴿۳﴾ مرآۃ العقول ج۹، ص۴۱۹

اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ نکل آتا ہے۔ تو اگر وہ توبہ کرے گا تو وہ مٹ جائے گا اور اگر وہ زیادہ (گناہ) کرے گا تو یہ بڑھتا جائے گا یہاں تک کہ یہ اس کے دل پر غالب آ جائے گا اور اس کے بعد اسے کبھی کامیابی نہیں ملے گی۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ ﴿۲﴾

17/3477 الکافی،۲/۲۷۲/۱۸/۱ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لاَ يُعْصَى فِي دَارٍ إِلاَّ أَضْحَاهَا لِلشَّمْسِ حَتَّى تُطَهِّرَهَا.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی ذمہ داری ہے کہ جس گھر میں گناہ کیا جاتا ہے اس کو سورج کے لیے ظاہر کرے یہاں تک کہ وہ اسے پاک کر دے۔ ﴿۳﴾

بیان:

أضحاها أظهرها كناية عن تخريبها وهدمها

''اضحاها''اس نے اس کو ظاہر کیا اور یہ کنایہ ہے اس کے خراب اور تباہ ہونے کا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ ﴿۴﴾

18/3478 الکافی،۲/۲۷۲/۱۹/۱ العدة عن سهل عن الثلاثة عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْبَسُ عَلَى ذَنْبٍ مِنْ ذُنُوبِهِ مِائَةَ عَامٍ وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَى أَزْوَاجِهِ فِي الْجَنَّةِ يَتَنَعَّمْنَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک بندہ اپنے گناہوں میں سے کسی گناہ کی وجہ سے سو سال تک محبوس (قید) کیا جائے گا اور یہ کہ وہ اپنی بیویوں کو جنت میں نعمتوں سے لطف اندوز

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۰۲؛ بحارالانوار ج۷۰،ص۳۲۷

﴿۲﴾ مرآۃ العقول ج۹،ص۴۱۲

﴿۳﴾ وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۰۶؛ بحارالانوار ج۷۰،ص۳۱۳؛ تفسیر نورالثقلین ج۴،ص۹۴؛ تفسیر کنزالدقائق ج۹،ص۵۷۷و ج۱۱،ص۵۲۹

﴿۴﴾ مرآۃ العقول ج۹،ص۴۱۷

ہوتے دیکھے گا۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن جو سند شیخ صدوق نے ذکر کی ہے وہ موثق علی المشہور ہے اور اس میں اسماعیل بن مسلم یعنی سکونی ثقہ ہے۔ [۳] البتہ وہ غیر امامی مشہور ہے لیکن اس میں اشکال ہے اور امامی علی التحقیق ہے۔ پس اگر ایسا ہو تو سند حسن ہوگی۔ (واللہ اعلم)

19/3479 الکافی، ۱/۲۱/۲۷۳/۲ العدۃ عن سھل عن ابن أسباط عَنْ أَبِي ٱلْحَسَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : لاَ تُبْدِيَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ وَ قَدْ عَمِلْتَ ٱلْأَعْمَالَ ٱلْفَاضِحَةَ وَ لاَ تَأْمَنِ ٱلْبَيَاتَ وَ قَدْ عَمِلْتَ ٱلسَّيِّئَاتِ.

ترجمہ: امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: تو اپنے دانت (مسکراہٹ) نہ دکھا جبکہ تو برے (رسوا کرنے والے) کام کر چکا ہے اور تو شب خون سے بے فکر نہ رہ کیونکہ تو برائیوں کا ارتکاب کر چکا ہے۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۵] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے۔ (واللہ اعلم)

20/3480 الکافی، ۱/۵/۲۶۹/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ كَانَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ تُبْدِيَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ وَ قَدْ عَمِلْتَ ٱلْأَعْمَالَ ٱلْفَاضِحَةَ وَ لاَ يَأْمَنِ ٱلْبَيَاتَ مَنْ عَمِلَ ٱلسَّيِّئَاتِ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: تو اپنے دانت (مسکراہٹ) نہ دکھا جبکہ تو برے (رسوا کرنے والے) کام کر چکا ہے اور تو شب خون سے بے فکر نہ رہ کیونکہ تو برائیوں کا ارتکاب کر چکا ہے۔ [۶]

---

[۱] الامالی (للصدوق) ص ۳۱۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۲۹۹؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۳۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۶۵۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۴، ص ۳۹۶

[۲] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۳۱۷

[۳] المفید من معجم رجال الحدیث: ص ۷۳

[۴] وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۰۰؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۱۷؛ مستدرک الوسائل ج ۸، ص ۳۱۵ و ج ۱۱، ص ۳۲۳

[۵] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۳۱۹

[۶] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

بیان:

قد مضی تفسیر هذا الحدیث فی باب الضحك

بیشک اس حدیث کی تفسیر "باب الضحک" میں گزر چکی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ (۱) لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

21/3481 الکافی، ۱/۲۲/۲۷۳/۲ محمد و القمی عَنِ اَلْحُسَیْنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مَهْزِیَارَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِیسَی عَنْ أَبِی عَمْرٍو اَلْمَدَائِنِیِّ عَنْ أَبِی عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ یَقُولُ کَانَ أَبِی عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ یَقُولُ: إِنَّ اَللَّهَ قَضَی قَضَاءً حَتْماً أَلاَّ یُنْعِمَ عَلَی اَلْعَبْدِ بِنِعْمَةٍ فَیَسْلُبَهَا إِیَّاهُ حَتَّی یُحْدِثَ اَلْعَبْدُ ذَنْباً یَسْتَحِقُّ بِذَلِکَ اَلنَّقِمَةَ.

ابو عمرو مدائنی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرمار ہے تھے کہ میرے والد بزرگوار علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: اللہ نے حتمی فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے بندے پر بذریعہ نعمت جو انعام کرتا ہے اسے نہیں چھینے گا یہاں تک کہ وہ بندہ کوئی ایسا گناہ کرے جو اسے اس بدبختی کا مستحق کردے۔ (۲)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۳)

22/3482 الکافی، ۱/۲۳/۲۷۴/۲ علی عن أبیه عن السراد عَنْ جَمِیلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَدِیرٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (فَقٰالُوا رَبَّنٰا بٰاعِدْ بَیْنَ أَسْفٰارِنٰا وَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ) اَلْآیَةَ فَقَالَ هَؤُلاَءِ قَوْمٌ کَانَتْ لَهُمْ قُرًی مُتَّصِلَةٌ یَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَی بَعْضٍ وَ أَنْهَارٌ جَارِیَةٌ وَ أَمْوَالٌ ظَاهِرَةٌ فَکَفَرُوا نِعَمَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ غَیَّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ مِنْ عَافِیَةِ اَللَّهِ فَغَیَّرَ اَللَّهُ مَا بِهِمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَ (إِنَّ اَللّٰهَ لاٰ یُغَیِّرُ مٰا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوا مٰا بِأَنْفُسِهِمْ) فَأَرْسَلَ اَللَّهُ (عَلَیْهِمْ سَیْلَ اَلْعَرِمِ) فَغَرَّقَ قُرَاهُمْ وَ خَرَّبَ دِیَارَهُمْ وَ أَذْهَبَ أَمْوَالَهُمْ وَ أَبْدَلَهُمْ مَکَانَ جَنَّاتِهِمْ (جَنَّتَیْنِ ذَوٰاتَیْ أُکُلٍ خَمْطٍ وَ أَثْلٍ وَ شَیْءٍ مِنْ سِدْرٍ قَلِیلٍ) ثُمَّ قَالَ (ذٰلِکَ جَزَیْنٰاهُمْ

(۱) مراۃ العقول ج ۹، ص ۴۰۱

(۲) تفسیر الصافی ج ۲، ص ۳۱۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۰۳؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۳۴؛ تفسیر نور الثقلین ج ۲، ص ۱۶۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۵، ص ۳۶۰

(۳) مراۃ العقول ج ۹، ص ۴۰۲

بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ)۔

سدیر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''پھر انہوں نے کہا اے ہمارے رب ہماری منزلوں کو دور دور کر دے اور انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔۔۔الآیہ۔(سباء:۱۹)۔'' کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: یہ وہ لوگ تھے جو بستیوں میں رہتے تھے جو ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے اور وہ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔ نیز بہتی ندیاں اور اموال کی فروانی تھی۔ پس انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفر کیا اور اللہ کی عافیت سے جو کچھ ان کے نفسوں کے لیے تھا اسے انہوں نے بدل ڈالا تو اللہ نے بھی ان نعمتوں کو بدل دیا جو انہیں حاصل تھیں۔'' بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔(الرعد:۱۱)۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک بہت بڑا اسیلاب بھیجا جس نے ان کی بستیوں کو غرق کر دیا، ان کے گھروں کو تباہ کر دیا اور املاک کو ختم کر دیا اور وہ دو باغوں میں بدل دیئے گئے۔'' دو باغ بدمزہ پھل کے اور جھاؤ کے اور کچھ تھوڑی سی بیریوں کے بدل دیے۔(سباء:۱٦)۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہ ہم نے ان کی ناشکری کا بدلہ دیا اور ہم ناشکروں ہی کو برا بدلہ دیا کرتے ہیں۔(سباء:۱۷)۔''[1]

بیان:

فكفروا نعم الله عز وجل حيث قالوا رَبَّنا باعِدْ بَيْنَ أَسْفارِنا بطروا النعمة و ملوا العافية و طلبوا الكد و التعب أو شكوا بعد سفرهم إفراطا منهم في الترفيه و عدم الاعتداد بما أنعم الله عليهم على اختلاف القراءتين سيل العرم سيل الأمر العرم أي الصعب أو المطر الشديد أو الجرذ أضاف إليه السيل لأنه نقب عليهم سدا حقن به الماء أو الحجارة المركومة التي عقد بها السد فيكون جمع عرمة و قيل اسم واد جاء السيل من قبله و كان ذلك بين عيسى و محمد عليهما و آله السلام خمط مر بشع و الأثل هو الطرفاء

پس انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کیا اور کہا:

رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا

ہمارے رب! ہمارے سفر کی منزلوں کو لمبا کر دے۔(سورہ سبا آیہ ۱۹)

انہوں نے نعمتوں کی تلاش کی، اپنے آپ کو عافیت سے بھرپور کیا اور محنت اور لگن کو اختیار کیا۔

یا انہوں نے اپنے سفر کے بعد شکایت کی کہ ان کی حد سے زیادہ تفریح اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ان کو عطا کیا ہے اس کی پرواہ نہ کرنے کی، باوجود اس کے کہ دونوں قرأت کے درمیان اختلاف ہے ''سیل العرم و سیل الأمر'' یعنی

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص ۳۱۴؛ البرہان تفسیر القرآن ج ۴، ص ۵۱۳؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۴۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۳۸۷و ج ۴، ص ۳۲۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۶، ص ۴۲۰

سخت یا تیز بارش یا جو ہے اس نے اس میں "السیل" کا اضافہ کیا کیونکہ اس نے ان کے لیے ایک بدکھودا تھا جس سے اس نے پانی کا بند لگایا تھا یا پتھروں کا ڈھیر لگا دیا تھا۔ جس کے ساتھ زخیرہ منعقد کیا گیا تھا، تو یہ "عرمہ" کی جمع ہے۔

کہا گیا کہ ایک وادی کا نام "السیل" سے پہلے آیا تھا اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کا زمانہ تھا۔

"خمط" بدصورت۔

"والأثل" ضرب المثل ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [1]

23/3483 الکافی،۲/۲۷۴/۲۴/۱ محمد عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَا أَنْعَمَ اَللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَسَلَبَهَا إِيَّاهُ حَتَّى يُذْنِبَ ذَنْباً يَسْتَحِقُّ بِذَلِكَ اَلسَّلْبَ.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ جو بندے کو انعام کرتا ہے اس نعمت کو سلب نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ کوئی ایسا گناہ کرے جو اسے اس سلبی کا مستحق کردے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے جیسا کہ کئی مرتبہ گزر چکا اور سماعہ امامی ہے اگرچہ غیر امامی مشہور ہے۔ (واللہ اعلم)

24/3484 الکافی،۲/۲۷۴/۲۵/۱ محمد عن أحمد و علی عن أبيه جميعاً عن السراد عَنِ اَلْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ اَلْجَزَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بَعَثَ نَبِيّاً مِنْ أَنْبِيَائِهِ إِلَى قَوْمِهِ وَ أَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ قُلْ لِقَوْمِكَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ وَ لاَ أُنَاسٍ كَانُوا عَلَى طَاعَتِي فَأَصَابَهُمْ فِيهَا سَرَّاءُ فَتَحَوَّلُوا عَمَّا أُحِبُّ إِلَى مَا أَكْرَهُ إِلاَّ تَحَوَّلْتُ لَهُمْ عَمَّا يُحِبُّونَ إِلَى

---

[1] مرآۃ العقول ج۹، ص ۳۲۳

[2] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص ۳۰۴؛ البرہان تفسیر القرآن ج۲، ص ۲۷۴؛ بحارالانوار ج۷۰، ص ۳۳۹؛ تفسیر نورالثقلین ج۲، ص ۱۹۳؛ تفسیر کنزالدقائق ج۵، ص ۳۶۰

[3] مرآۃ العقول ج۹، ص ۳۲۴

مَا يَكْرَهُونَ وَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ وَ لاَ أَهْلِ بَيْتٍ كَانُوا عَلَى مَعْصِيَتِي فَأَصَابَهُمْ فِيهَا ضَرَّاءُ فَتَحَوَّلُوا عَمَّا أَكْرَهُ إِلَى مَا أُحِبُّ إِلاَّ تَحَوَّلْتُ لَهُمْ عَمَّا يَكْرَهُونَ إِلَى مَا يُحِبُّونَ وَ قُلْ لَهُمْ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَلاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَتِي فَإِنَّهُ لاَ يَتَعَاظَمُ عِنْدِي ذَنْبٌ أَغْفِرُهُ وَ قُلْ لَهُمْ لاَ يَتَعَرَّضُوا مُعَانِدِينَ لِسَخَطِي وَ لاَ يَسْتَخِفُّوا بِأَوْلِيَائِي فَإِنَّ لِي سَطَوَاتٍ عِنْدَ غَضَبِي لاَ يَقُومُ لَهَا شَيْءٌ مِنْ خَلْقِي۔

ہیثم بن واقد جزری سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرمارہے تھے: خدائے بزرگ وبرتر نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اور اسے وحی کی کہ وہ اپنی قوم کو بتائے: جو اہل دیہہ میری اطاعت پر کاربند ہوں اور اُن کو خوشحالی حاصل ہو مگر وہ میری پسند کو چھوڑ کر میری ناپسندیدگی کو اختیار کرلیں تو میں بھی ان کی پسندیدہ چیز کو ان کی ناپسندیدہ چیز کے ساتھ بدل دوں گا اور جو اہل دیہہ اور جو خانوادے میری نافرمانی میں مشغول ہوں اور ان کو شدت اور سختی کا سامنا کرنا پڑے مگر وہ میری ناپسندیدہ حالت کو چھوڑ کر میری پسندیدہ حالت کی طرف لوٹ آئیں تو میں بھی ان کی ناپسندیدہ چیز کو ان کی پسندیدہ چیز کے ساتھ تبدیل کردوں گا اور ان سے کہو کہ میری رحمت میرے قہر وغضب سے آگے آگے ہونی چاہیے، اس لیے وہ میری رحمت سے کبھی ناامید نہ ہوں کیونکہ میرے نزدیک کسی گناہ کا معاف کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے اور ان سے کہو کہ بغض وعناد کی حالت میں میرے قہر وغضب کے درپے نہ ہوں کیونکہ جب میں غضب ناک ہوتا ہوں تو میرے حملے اس قدر سخت ہوتے ہیں کہ کوئی مخلوق ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ہیثم تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [3]

25/3485 اَلْكَافِي،۱/۲۶/۲۷۵/۲ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ اَلْهَاشِمِيُّ عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ اَلْجَعْفَرِيِّ عَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَوْحَى اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى نَبِيٍّ مِنَ اَلْأَنْبِيَاءِ إِذَا أُطِعْتُ رَضِيتُ وَ إِذَا رَضِيتُ بَارَكْتُ وَ لَيْسَ لِبَرَكَتِي نِهَايَةٌ وَ إِذَا عُصِيتُ غَضِبْتُ وَ إِذَا غَضِبْتُ لَعَنْتُ وَ لَعْنَتِي تَبْلُغُ اَلسَّابِعَ مِنَ اَلْوُلْدِ اَلْوَرَى۔

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۰۶؛ کلیات حدیث قدسی ص۶۵۴؛ بحارالانوار ج۱۴،ص۴۵۸ وج۷۰،ص۳۳۹

[2] مراۃ العقول ج۹،ص۴۲۶

[3] المفید من معجم رجال الحدیث ص۶۵۷

جعفری سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء میں سے ایک نبی پر وحی بھیجی کہ جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو میں راضی ہو جاتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں تو برکت دیتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں ہوتی اور جب میری نافرمانی کی جاتی ہے تو میں ناراض ہو جاتا ہوں اور جب میں ناراض ہوتا ہوں تو میں لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت سات نسلوں (طبقات) تک پہنچ جاتی ہے۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ﴿۲﴾

26/3486 الکافی ۱/۲۷/۲۷۵/۲ محمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْوَلِيدِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَكْثُرُ بِهِ اَلْخَوْفُ مِنَ اَلسُّلْطَانِ وَ مَا ذَلِكَ إِلاَّ بِالذُّنُوبِ فَتَوَقَّوْهَا مَا اِسْتَطَعْتُمْ وَ لاَ تَمَادَوْا فِيهَا ۔

یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم میں کوئی ایک بادشاہ سے بہت زیادہ ڈرتا ہے اور یہ صرف گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے پس جس قدر ممکن ہو اس (گناہ کرنے) سے بچو اور ایسی حالت میں ڈٹے نہ رہو۔ ﴿۳﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ ﴿۴﴾ لیکن میرے نزدیک سند موثق کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

27/3487 الکافی ۱/۲۸/۲۷۵/۲ علی عن العبیدی عَنْ يُونُسَ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : لاَ وَجَعَ أَوْجَعُ لِلْقُلُوبِ مِنَ اَلذُّنُوبِ وَ لاَ خَوْفَ أَشَدُّ مِنَ اَلْمَوْتِ وَ كَفَى بِمَا سَلَفَ تَفَكُّراً وَ كَفَى بِالْمَوْتِ وَاعِظاً ۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: دلوں کے لیے گناہوں سے بڑھ کر کوئی درد نہیں، موت کے خوف سے زیادہ شدید کوئی خوف نہیں، جو کچھ گزر چکا (ماضی کا تجربہ) تفکر کے لیے کافی ہے اور موت نصیحت کے لیے کافی ہے۔ ﴿۵﴾

﴿۱﴾ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص ۳۰۷؛ کلیات حدیث قدسی ص ۶۹۹؛ بحار الانوار ج۱۴، ص ۴۵۹ و ج۷۰، ص ۳۴۱؛ النور المبین فی قصص الانبیاء والمرسلین ص ۴۵۶

﴿۲﴾ مراۃ العقول ج۹، ص ۴۲۶

﴿۳﴾ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص ۳۰۴؛ بحار الانوار ج۷۰، ص ۳۴۲

﴿۴﴾ مراۃ العقول ج۹، ص ۴۲۷

﴿۵﴾ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص ۳۰۴؛ بحار الانوار ج۷۰، ص ۳۴۲

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ ⦃۱⦄

28/3488 الکافی، ۱/۲۹/۲۷۵/۲ أحمد بن محمد الکوفی عن التیمی [عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَسَنِ ٱلْمِيثَمِيِّ] عَنِ ٱلْعَبَّاسِ بْنِ هِلاَلٍ ٱلشَّامِيِّ مَوْلًى لِأَبِي ٱلْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: كُلَّمَا أَحْدَثَ ٱلْعِبَادُ مِنَ ٱلذُّنُوبِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَعْمَلُونَ أَحْدَثَ ٱللَّهُ لَهُمْ مِنَ ٱلْبَلاَءِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَعْرِفُونَ.

ترجمہ: امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے غلام عباس بن ہلال شامی سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمار ہے تھے: جب بھی بندے ایسے نئے گناہ کرتے ہیں جو انہوں نے پہلے نہیں کیے ہوتے تو اللہ بھی ان پر ایک نئی مصیبت پیدا کر دیتا ہے جسے وہ نہیں جانتے ہوتے۔ ⦃۲⦄

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ⦃۳⦄ لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عباس بن ہلال شامی تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ ⦃۴⦄ اور شیخ صدوق کی سند بھی حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

29/3489 الکافی، ۱/۳۰/۲۷۶/۲ علی عن أبیه عن السراد عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: يَقُولُ ٱللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا عَصَانِي مَنْ عَرَفَنِي سَلَّطْتُ عَلَيْهِ مَنْ لاَ يَعْرِفُنِي.

ترجمہ: عباد بن صہیب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میری معرفت رکھنے والا کوئی شخص میری نافرمانی کرتا ہے تو میں اس پر اس شخص کو مسلط کر دیتا ہوں جو میری معرفت نہیں رکھتا۔ ⦃۵⦄

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن موثق ہے۔ ⦃۶⦄ یا پھر سند صحیح ہے۔ ⦃۷⦄

⦃۱⦄ مراۃ العقول ج۹، ص۳۲۸

⦃۲⦄ علل الشرائع ج۲، ص۵۲۲؛ الامالی (للطوسی) ص۲۲۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۰۴؛ بحارالانوار ج۷۰، ص۳۴۳؛ مستدرک الوسائل ج۱۱، ص۳۲۷

⦃۳⦄ المفید من معجم رجال الحدیث ص۳۰۲

⦃۴⦄ مراۃ العقول ج۹، ص۳۲۹

⦃۵⦄ کلیات حدیث قدسی ص۶۵۹؛ بحارالانوار ج۷۰، ص۳۴۳

⦃۶⦄ مراۃ العقول ج۹، ص۳۲۹

⦃۷⦄ آفاق نیایش، تفسیر دعای کمیل، مظاہری ص۳۳۵

30/3490 الکافی ۲/۲۷۶/۳۱/۱ العدة عن سهل عن ابن أَسْبَاطٍ عَنِ ابْنِ عَرَفَةَ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ مُنَادِياً يُنَادِي مَهْلاً مَهْلاً عِبَادَ اَللَّهِ عَنْ مَعَاصِي اَللَّهِ فَلَوْ لاَ بَهَائِمُ رُتَّعٌ وَ صِبْيَةٌ رُضَّعٌ وَ شُيُوخٌ رُكَّعٌ لَصُبَّ عَلَيْكُمُ اَلْعَذَابُ صَبّاً تُرَضُّونَ بِهِ رَضّاً۔

ترجمہ: ابن عرفہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک منادی ہے جو ہر دن اور رات میں اعلان کرتا ہے: رک جاو، اے اللہ کے بندو! اللہ کی نافرمانی سے رک جاو۔ اگر چرنے والے جانور، دودھ پینے والے بچے رکوع کرنے والے بوڑھے تمہارے درمیان نہ ہوتے تو تم پر ایسا عذاب ضرور نازل ہوتا جو تمہیں کچل (پیس) کر رکھ دیتا۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند ابن عرفہ کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے اور شیخ صدوق کی سند حسن کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۷۶۔ باب استصغار الذنب و الإصرار عليه

باب: گناہ کو چھوٹا سمجھنا اور اس پر اصرار کرنا

1/3491 الکافی ۲/۴۵۶/۱۴/۱ محمد عن أحمد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ: لاَ يَصْغُرُ مَا يَنْفَعُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ وَ لاَ يَصْغُرُ مَا يَضُرُّ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ فَكُونُوا فِيمَا أَخْبَرَكُمُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ كَمَنْ عَايَنَ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو چیز قیامت کے دن فائدہ مند ہو وہ چھوٹی (معمولی) نہیں ہے اور نہ ہی وہ چیز چھوٹی ہے جو قیامت کے دن نقصان دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی

[۱] الخصال ج ۱، ص ۱۲۸؛ روضۃ الواعظین ج ۲، ص ۴۶۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۰۷؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۴۴؛ تفسیر نور الثقلین ج ۳، ص ۴۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۷، ص ۱۸۰

[۲] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۴۴

تمہیں بتایا ہے، اس میں اس شخص کی طرح ہو جس نے اس کا معائنہ کیا ہو۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے جبکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے۔(واللہ اعلم)

2/3492 الكافى، ٢/٢٨٧/٢/١ الكافى، ١/١٧/٤٥٧/٢ العدة عن أحمد عن عثمان عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ تَسْتَكْثِرُوا كَثِيرَ الْخَيْرِ وَ تَسْتَقِلُّوا قَلِيلَ الذُّنُوبِ فَإِنَّ قَلِيلَ الذُّنُوبِ يَجْتَمِعُ حَتَّى يَصِيرَ كَثِيراً وَ خَافُوا اللَّهَ فِي السِّرِّ حَتَّى تُعْطُوا مِنْ أَنْفُسِكُمُ النَّصَفَ وَ سَارِعُوا إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَ اصْدُقُوا الْحَدِيثَ وَ أَدُّوا الْأَمَانَةَ فَإِنَّمَا ذَلِكَ لَكُمْ وَ لاَ تَدْخُلُوا فِيمَا لاَ يَحِلُّ لَكُمْ فَإِنَّمَا ذَلِكَ عَلَيْكُمْ.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: بہت زیادہ نیکی کو بھی بہت زیادہ نہ سمجھو اور چھوٹے سے گناہ کو بھی چھوٹا نہ سمجھو کیونکہ چھوٹے گناہ جمع ہو کر بہت زیادہ بن جاتے ہیں، تنہائی میں اللہ سے ڈرو تا کہ تم اپنے خلاف انصاف کر سکو، اللہ کی اطاعت میں جلدی کرو، اپنی باتوں میں سچے رہو اور امانت کو ادا کرو کیونکہ یہ تمہارے ہی حق میں ہے اور جو تمہارے لیے حلال نہیں ہے اس میں داخل نہ ہو کیونکہ یہ تمہارے ہی خلاف ہے [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [4]

3/3493 الكافى، ٢/٢٨٧/١/١ الخمسة عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الشَّحَّامِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : اِتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوبِ فَإِنَّهَا لاَ تُغْفَرُ قُلْتُ وَ مَا الْمُحَقَّرَاتُ قَالَ الرَّجُلُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَقُولُ طُوبَى لِي لَوْ لَمْ يَكُنْ لِي غَيْرُ ذَلِكَ.

شحام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: گناہوں میں سے محقرات سے بچو کیونکہ ان کی بخشش

[1] المحاسن ج۱، ص۲۴۹؛ تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۵۲؛ وسائل الشیعہ ج۱، ص۱۱۷ و ج۱۵، ص۳۱۱؛ بحار الانوار ج۶۷، ص۸۷ و ج۶۸، ص۱۸۳؛ مستدرک الوسائل ج۱۱، ص۱۹۵

[2] مراۃ العقول ج۱۱، ص۳۶۷

[3] الزھد ص۱۶؛ الامالی (للمفید) ص۱۵۷؛ مشکاۃ الانوار ص۱۷؛ بحار الانوار ج۶۶، ص۳۹۶؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۷۹۵؛ مستدرک الوسائل ج۱۱، ص۱۷۶

[4] مراۃ العقول ج۱۱، ص۳۷۱ و ج۱۰، ص۶۹

نہیں کی ہوگی۔

میں نے عرض کیا: المحقرات کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ایک آدمی گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر اس کے علاوہ میرا کوئی گناہ نہ ہو تو میرے لیے طوبیٰ (خوشخبری) ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح موثق ہے۔ [2] یا پھر موثق ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3494 الکافی،۱/۳/۲۸۸/۲ القمیان عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ وَ اَلْحَجَّالِ جَمِیعاً عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ زِیَادٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّی اَللَّهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ نَزَلَ بِأَرْضٍ قَرْعَاءَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ اِئْتُوا بِحَطَبٍ فَقَالُوا یَا رَسُولَ اَللَّهِ نَحْنُ بِأَرْضٍ قَرْعَاءَ مَا بِهَا مِنْ حَطَبٍ قَالَ فَلْیَأْتِ کُلُّ إِنْسَانٍ بِمَا قَدَرَ عَلَیْهِ فَجَاءُوا بِهِ حَتَّی رَمَوْا بَیْنَ یَدَیْهِ بَعْضَهُ عَلَی بَعْضٍ فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّی اَللَّهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ هَکَذَا تَجْتَمِعُ اَلذُّنُوبُ ثُمَّ قَالَ إِیَّاکُمْ وَ اَلْمُحَقَّرَاتِ مِنَ اَلذُّنُوبِ فَإِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ طَالِباً أَلاَ وَ إِنَّ طَالِبَهَا یَکْتُبُ (مَا قَدَّمُوا وَ آثَارَهُمْ وَ کُلَّ شَیْءٍ أَحْصَیْنَاهُ فِی إِمَامٍ مُبِینٍ) ۔

زیاد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بنجر زمین پر آرام کے لیے رک گئے اور اپنے صحابہ سے لکڑیاں جمع کرنے کو فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! ہم ایک بنجر زمین میں ہیں اور یہاں لکڑیاں نہیں ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: ہر انسان جس بھی چیز پر قادر ہو لے کر آئے۔

چنانچہ وہ لکڑیاں لے آئے یہاں تک کہ آپؐ کے سامنے ایک کے اوپر ایک رکھ دی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گناہ بھی اسی طرح جمع ہو جاتے ہیں۔

پھر فرمایا: تم گناہوں میں سے محقرات (حقیر گناہوں) سے بچو کیونکہ ہر چیز کا ایک مطالبہ کرنے والا ہوتا ہے۔ جان لو کہ اس بات کا مطالبہ کرنے والا انہیں لکھتا ہے: "جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اور ہم نے ہر چیز کو امام مبین میں

---

[1] مشکاۃ الانوار ص ۱۵۵؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۱۰؛ البرھان تفسیر القرآن ج ۴، ص ۵۶۸؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۴۵؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۲۹۹؛ مستدرک الوسائل ج ۱۱، ص ۳۵۰

[2] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۶۸

[3] التحفہ السنیہ جزائری ص ۶۱

محفوظ کر رکھا ہے۔(یٰسین:۱۲)۔"[1]

بیان:

القرعاء الصلبة و التی رعتها الماشية و المطالب بالذنوب هو الله سبحانه ما قدموا أی أسلفوا فی حياتهم و آثارهم ما بقی عنهم بعد مماتهم يصل إليهم ثمرته إما حسنة كعلم علموه أو حبيس وقفوه أو سيئة كإشاعة باطل أو تأسيس ظلم أو نحو ذلك و الإمام المبين اللوح المحفوظ

"القرعاء" وہ سخت ٹھونٹھ جس پر مویشی چرتے ہیں اور گناہوں کا حساب لینے والا خدا ہے۔

"ما قدموا" یعنی انہوں نے اپنی زندگی میں قرض لیا۔

"وآثارھم" اور ان کے آثار، وہ ہیں جو ان کے مرنے کے بعد ان کے پاس رہ جاتا ہے جس کا پھل ان تک پہنچتا ہے یا تو وہ علم جتنا اچھا ہے یا انہوں نے قید کیا اور انہوں نے اسے عطا کیا یا برا ہے جتنا جھوٹ پھیلانا یا ناانصافی قائم کرنا یا اس طرح کا۔

"الامام المبین" اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔[2] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ زیاد منذر یعنی ابو جارود تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے مگر زیدی المذہب ہے۔[3]

5/3495 الكافى، ۱/۱۰/۲۷۰/۲ الاثنان عن الوشاء عن علی عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اِتَّقُوا اَلْمُحَقَّرَاتِ مِنَ اَلذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا طَالِباً يَقُولُ أَحَدُكُمْ أُذْنِبُ وَ أَسْتَغْفِرُ إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ (وَ نَكْتُبُ مٰا قَدَّمُوا وَ آثٰارَهُمْ وَ كُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنٰاهُ فِي إِمٰامٍ مُبِينٍ) وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ (إِنَّهٰا إِنْ تَكُ مِثْقٰالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي اَلسَّمٰاوٰاتِ أَوْ فِي اَلْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اَللّٰهُ إِنَّ اَللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ)۔

ترجمہ: ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: گناہوں میں سے محقرات (چھوٹے گناہوں) سے بچو کیونکہ ان کا طالب کوئی تم میں سے کہتا ہے کہ میں گناہ کروں گا اور معافی مانگ لوں گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اس کو لکھتے ہیں، اور ہم نے ہر

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۱۰؛ البرھان تفسیر القرآن ج۴، ص۵۶۸؛ بحار الانوار ج۷۰، ص۳۴۶؛ تفسیر نور الثقلین ج۴، ص۳۷۸؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۱، ص۶۱

[2] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۷۰

[3] المفید من معجم رجال الحدیث ص۲۳۵

چیز کو کتاب واضح (لوح محفوظ) میں محفوظ کر رکھا ہے۔(یٰسین:۱۲)۔"

نیز فرماتا ہے: "اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا وہ آسمان کے اندر ہو یا زمین کے اندر ہو تب بھی اللہ اس کو حاضر کر دے گا، بے شک اللہ بڑا باریک بین باخبر ہے۔(لقمان:۱۶)۔" [۱]

بیان:

یستفاد من الحدیث أن الجرأة علی الذنب اتکالا علی الاستغفار بعده تحقیر له و هو کذلك کیف لا و هذا محقق معجل نقد و ذاك موهوم مؤجل نسیة إنها أی الخصلة من الإساءة أو الإحسان إن تك مثلا فی الصغر کحبة الخردل فتکن فی أخفی مکان و أحرزه کجوف الصخرة أو أعلی مکان کمحدب السماوات أو أسفل مکان کمرکز الأرض

اس حدیث سے استفادہ ہوتا ہے کہ گناہ کرنے کی جرأت کرنا، اس کے بعد استغفار پر بھروسہ کرنا، اس کی توہین ہے اور یہ اسی طرح ہے کہ یہ کیسے نہیں ہوسکتا؟ اور یہ تیز تنقید کا احساس ہے اور یہ ایک فریب اور التوا میں بھول جاتا ہے۔

"انھا" یعنی بدسلوکی یا خیرات کی کوئی خاصیت۔

"ان تک" مثلاً سرسوں کے دانے کی طرح چھوٹا۔

"فتکن" کسی چٹان کے کھوکھلے کی طرح پوشیدہ اور محفوظ جگہ یا آسمان کے محدب کی طرح سب سے اونچی جگہ یا زمین کے مرکز کی طرح سب سے نیچے کی جگہ۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ معلی ثقہ جلیل ثابت ہے اور علی بن ابوحمزہ ملعون مگر ثقہ ہے اور ان دونوں کی تفصیل کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

6/3496 الکافی ،۱/۱/۲۸۸/۲ العدة عن البرقی عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلنَّهِيكِيِّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ اَلْقَنْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ صَغِيرَةَ مَعَ اَلْإِصْرَارِ وَ لاَ كَبِيرَةَ مَعَ اَلاِسْتِغْفَارِ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اصرار کے ساتھ چھوٹے گناہ نہیں ہوتے (بلکہ بڑے ہو جاتے ہیں) اور استغفار کے ساتھ کبیرہ گناہ نہیں ہوتے (بلکہ معاف ہو جاتے ہیں)۔ [۳]

---

[۱] الاصول الستہ عشر من الاصول الاولیہ (ط-دارالحدیث) ص۲۲۶؛ وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۱۱؛ البرہان تفسیر القرآن ج۴،ص۳۷۳؛ بحارالانوار ج۷۰، ص۳۲۱؛ تفسیر نورالثقلین ج۴،ص۲۰۳؛ تفسیر کنزالدقائق ج۱۰،ص۲۵۳ و ج۱۱،ص۲۰؛ مستدرک الوسائل ج۱۱،ص۳۴۸

[۲] مراۃ العقول ج۹،ص۴۰۸

[۳] نزھۃ الناظر ج۱،ص۲۸؛ شرح قاری شہاب الاخبار ص۳۴۳؛ مشکاۃ الانوار ص۱۱۱؛ جامع الاخبار ص۵۷؛ تفسیر الصافی ج۱،ص۳۸۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۳۷؛ الفصول المہمہ ج۲،ص۲۲۲؛ تفسیر نورالثقلین ج۱،ص۳۹۴؛ تفسیر کنزالدقائق ج۳،ص۲۲۲؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۷۹۹؛ مستدرک الوسائل ج۱۱،ص۳۶۷

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ عبداللہ بن محمد یہکی ثقہ ہے۔ [۲] اور زیاد بن مروان کندی اگر چہ واقفی ہو گیا تھا، ملعون ہے اور امام علی رضاؑ کی امامت کا منکر ہو گیا تھا مگر اس کے باوجود ثقہ ہے اور کامل الزیارات کا راوی ہے۔ [۳]

7/3497 الکافی، ۲/۲۸۸/۳/۲ الثلاثة عن بزرج عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ وَ اَللَّهِ لاَ يَقْبَلُ اَللَّهُ شَيْئاً مِنْ طَاعَتِهِ عَلَى اَلْإِصْرَارِ عَلَى شَيْءٍ مِنْ مَعَاصِيهِ.

ترجمہ: ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرمار ہے تھے: نہیں، اللہ کی قسم! اس کی نافرمانی پر اصرار کرنے والے کی اطاعت میں سے اللہ کسی بھی چیز کو قبول نہیں کرتا۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن موثق ہے۔ [۵] یا پھر معتبر ہے۔ [۶] لیکن میرے نزدیک سند موثق کالصحیح ہے۔(واللہ اعلم)

8/3498 الکافی، ۲/۲۸۸/۲/۱ القمی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلنَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ) قَالَ اَلْإِصْرَارُ هُوَ أَنْ يُذْنِبَ اَلذَّنْبَ فَلاَ يَسْتَغْفِرَ اَللَّهَ وَ لاَ يُحَدِّثَ نَفْسَهُ بِتَوْبَةٍ فَذَلِكَ اَلْإِصْرَارُ

ترجمہ: جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ''اور اپنے کیے پر وہ اڑتے نہیں اور وہ جانتے ہیں۔(آل عمران:۱۳۵)۔'' کے بارے میں فرمایا: اصرار (استقامت) یہ ہے کہ جب کوئی گناہ کرتا ہے مگر اللہ سے استغفار نہیں کرتا اور نہ ہی توبہ کے بارے میں اپنے آپ سے کچھ کہتا ہے۔ پس یہی اصرار ہے۔ [۷]

---

[۱] مرآۃ العقول ج۱۰، ص ۷

[۲] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۳۴۸

[۳] ایضاً ص ۲۳۵

[۴] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص ۳۳۷؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص ۳۹۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳، ص ۲۲۲

[۵] مرآۃ العقول ج۱۰، ص ۷۳

[۶] النور الساطع کاشف الغطاء ج۲، ص ۲۵۸

[۷] تنبیہ الخواطر ج۱، ص ۱۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص ۳۳۸؛ البرھان تفسیر القرآن ج۱، ص ۶۹۰؛ بحار الانوار ج۸۵، ص ۲۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص ۳۹۴

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] یا پھر معتبر ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند محمد بن سالم کی وجہ سے مجہول ہے اور عمرو بن شمر اور جابر دونوں ثقہ ہیں اور ان پر تفصیل کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ (واللہ علم)

9/3499 الکافی، ۱/۹/۲۷۹/۲ العدة عن البرقی عن محمد بن حبیب عن الأصم عن ابن مسکان الکافی، ابن فضال عن ابن مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ: مَا مِنْ عَبْدٍ إِلاَّ وَ عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ جُنَّةً حَتَّى يَعْمَلَ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً فَإِذَا عَمِلَ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً اِنْكَشَفَتْ عَنْهُ اَلْجُنَنُ فَيُوحِي اَللَّهُ إِلَيْهِمْ أَنِ اُسْتُرُوا عَبْدِي بِأَجْنِحَتِكُمْ فَتَسْتُرُهُ اَلْمَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا قَالَ فَمَا يَدَعُ شَيْئاً مِنَ اَلْقَبِيحِ إِلاَّ قَارَفَهُ حَتَّى يَمْتَدِحَ إِلَى اَلنَّاسِ بِفِعْلِهِ اَلْقَبِيحِ فَيَقُولُ اَلْمَلاَئِكَةُ يَا رَبِّ هَذَا عَبْدُكَ مَا يَدَعُ شَيْئاً إِلاَّ رَكِبَهُ وَ إِنَّا لَنَسْتَحْيِي مِمَّا يَصْنَعُ فَيُوحِي اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِمْ أَنِ اِرْفَعُوا أَجْنِحَتَكُمْ عَنْهُ فَإِذَا فُعِلَ ذَلِكَ أَخَذَ فِي بُغْضِنَا أَهْلَ اَلْبَيْتِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَنْهَتِكُ سِتْرُهُ فِي اَلسَّمَاءِ وَ سِتْرُهُ فِي اَلْأَرْضِ فَيَقُولُ اَلْمَلاَئِكَةُ يَا رَبِّ هَذَا عَبْدُكَ قَدْ بَقِيَ مَهْتُوكَ اَلسِّتْرِ فَيُوحِي اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِمْ لَوْ كَانَتْ لِلَّهِ فِيهِ حَاجَةٌ مَا أَمَرَكُمْ أَنْ تَرْفَعُوا أَجْنِحَتَكُمْ عَنْهُ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کوئی بھی مومن ایسا نہیں ہے مگر اس پر چالیس ڈھالیں ہوتی ہیں یہاں تک کہ وہ چالیس کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کر لے پس جب وہ چالیس کبیرہ گناہ کرتا ہے تو ڈھالیں ہٹادی جاتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) کی طرف وحی بھیجتا ہے کہ میرے بندے کو اپنے پروں سے ڈھانپ لو اور فرشتے اسے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ کسی برے کام کو ترک ہی نہیں کرتا مگر اس کی تعریف کرنے لگتا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! تیرے بندے نے کوئی برائی نہیں چھوڑی اور وہ جو کرتا ہے ہمیں اس پر حیا آتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ ان پر وحی کرتا ہے: اپنے پروں کو اس سے ہٹادو۔

چنانچہ جب وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ ہم (اہل بیتؑ) سے بغض کرنے لگتا ہے پس اس وقت اس کی رازداری کا پردہ

[1] مراۃ العقول ج۱۰، ص۷۲

[2] بیان الفقہ فی شرح العروۃ الوثقیٰ حسینی شیرازی ج۲، ص۳۵۳

آسمانوں پر بھی اور زمین پر نظر بھی پر چاک ہو جاتا ہے اور فرشتے کہتے ہیں: اے پروردگار! تیرا بندہ اس حالت میں ہے کہ اس کی کوئی پردہ داری نہیں رہی (بلکہ رسوا ہو گیا ہے)۔

اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی کرتا ہے: اگر اللہ کو اس کی کوئی حاجت ہوتی تو میں تمہیں حکم نہ دیتا کہ اس سے اپنے پروں کو ہٹا لو۔ ﴿۱﴾

بیان:

الجنة بالضم ما يستر و يقي و كأنها هنا كناية عن نتائج أخلاقه الحسنة و ثمرات أعماله الصالحة التي تخلق منها الملائكة و أجنحة الملائكة كناية عن معارفه الحقة التي بها يرتقي في الدرجات و ذلك لأن العمل أسرع زوالا من المعرفة و إنما يأخذ في بغض أهل البيت لأنهم الحائلون بينه و بين الذنوب التي صارت محبوبة له و معشوقة لنفسه الخبيثة بمواعظهم و وصاياهم ع

''الجُنّة'' ضمہ کے ساتھ، جو چیز چھپاتی اور حفاظت کرتی ہے، گویا یہاں اس کے اچھے اخلاق کے نتائج اور اس کے اچھے اعمال کے ثمرات کا کنایہ ہے جس سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں۔

''اجنحة الملائكة'' یہ اس کے حقیقی جاننے والوں کے لیے ایک کنایہ ہے جس کے ذریعے وہ درجات میں ترقی کرتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ علم کے مقابلے میں کام تیزی سے زائل ہو جاتا ہے اور یہ اہلبیتؑ کا بغض ہی لے لیتا ہے کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اس کے اور ان گناہوں کے درمیان کھڑے ہیں جو اس کے لیے محبوب اور اس کی بری روح کے لیے اپنے وعظ و نصیحت کے ذریعے محبوب ہو گئے ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف جبکہ دوسری سند موثق کالصحیح ہے۔ ﴿۲﴾

﴿۱﴾ علل الشرائع ج ۲، ص ۵۳۲؛ بحارالانوار ج ۷۰، ص ۳۵۴

﴿۲﴾ مرآۃ العقول ج ۱، ص ۲۴

۱۷۷۔باب تأييد المؤمن بروح الايمان وأنه يفارقه عند الذنب

باب: روح ایمان سے مومن کی تائید اور گناہ کے وقت اس کا اُس سے الگ ہونا

1/3500 اَلْكَافِي ،۲/۲۶۸/۱/۱ مُحَمَّدٌ وَ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ اَلتَّمِيمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ لِي إِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَيَّدَ اَلْمُؤْمِنَ بِرُوحٍ تَحْضُرُهُ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُحْسِنُ فِيهِ وَ يَتَّقِي وَ تَغِيبُ عَنْهُ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُذْنِبُ فِيهِ وَ يَعْتَدِي فَهِيَ مَعَهُ تَهْتَزُّ سُرُوراً عِنْدَ إِحْسَانِهِ وَ تَسِيخُ فِي اَلثَّرَى عِنْدَ إِسَاءَتِهِ فَتَعَاهَدُوا عِبَادَ اَللَّهِ نِعَمَهُ بِإِصْلاَحِكُمْ أَنْفُسَكُمْ تَزْدَادُوا يَقِيناً وَ تَرْبَحُوا نَفِيساً ثَمِيناً رَحِمَ اَللَّهُ اِمْرَأً هَمَّ بِخَيْرٍ فَعَمِلَهُ أَوْ هَمَّ بِشَرٍّ فَارْتَدَعَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نُؤَيِّدُ اَلرُّوحَ بِالطَّاعَةِ لِلَّهِ وَ اَلْعَمَلِ لَهُ.

ابو خدیجہ سے روایت ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملنے گیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک مومن کی روح کے ذریعے تائید کرتا ہے جو ہر احسن کام اور تقوی میں اس کے پاس حاضر رہتی ہے اور جب بھی وہ گناہ کرتا ہے اور زیادتی کرتا ہے تو وہ اس سے غائب رہتی ہے، وہ اس کے ساتھ خوشی سے جھومتی ہے جبکہ وہ کوئی نیک کام کرتا ہے اور جب وہ گناہ کرتا ہے تو تحت الثریٰ میں دھنس جاتی ہے۔اے اللہ کے بندو! اپنے نفسوں کی اصلاح کے ذریعے اللہ کی نعمتوں کے لیے پرعزم رہو۔یہ (عزم) تمہارے یقین میں اضافہ کرے گا اور تم اچھی اور قیمتی چیزیں کماؤ گے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم فرمائے جو نیکی کرنے کا سوچتے ہیں اور اسے انجام دیتے ہیں یا کسی برے کام کا سوچتے ہیں مگر انجام دینے سے رک جاتے ہیں۔

پھر امامؑ نے فرمایا: ہم اللہ کی اطاعت اور اس کے لیے عمل کے ذریعے روح کی تائید کرتے ہیں۔[1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔[2] لیکن میرے نزدیک سند علی بن محمد بن سعد اور محمد بن سالم کی وجہ سے مجہول ہے اور باقی

[1] تفسیر الصافی ج۵، ص۱۵۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۲۹۶؛ البرھان تفسیر القرآن ج۵، ص۳۲۹؛ بحار الانوار الجامعہ ج۶۶، ص۱۹۴؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۲۶۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۳، ص۱۵۰

[2] مراۃ العقول ج۹، ص۳۹۶

راوی سب ثقہ ہیں۔(واللہ اعلم)

2/3501 الکافی،۲/۲۶۷/۳/۱ محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلاَّ وَ لِقَلْبِهِ أُذُنَانِ فِي جَوْفِهِ أُذُنٌ يَنْفُثُ فِيهَا اَلْوَسْوَاسُ اَلْخَنَّاسُ وَ أُذُنٌ يَنْفُثُ فِيهَا اَلْمَلَكُ فَيُؤَيِّدُ اَللَّهُ اَلْمُؤْمِنَ بِالْمَلَكِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ (وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ)۔

ترجمہ: ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی مومن ایسا نہیں ہے مگر اس کے دل کے اندر دو کان ہوتے ہیں۔ان میں سے ایک میں خناس (شیاطین) وسواس کی پھونک مارتے ہیں اور دوسرے کان میں فرشتہ پھونک مارتا ہے۔پس اللہ تعالیٰ فرشتے کے ذریعے مومن کی تائید کرتا ہے اسی بارے میں اس کا یہ قول ہے: ''اور وہ اپنی طرف سے ان کی تائید روح کے ذریعے کرتا ہے۔(المجادلہ:۲۲)۔'' [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

3/3502 الکافی،۲/۲۶۷/۲/۱ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ لِلْقَلْبِ أُذُنَيْنِ فَإِذَا هَمَّ اَلْعَبْدُ بِذَنْبٍ قَالَ لَهُ رُوحُ اَلْإِيمَانِ لاَ تَفْعَلْ وَ قَالَ لَهُ اَلشَّيْطَانُ اِفْعَلْ وَ إِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا نُزِعَ مِنْهُ رُوحُ اَلْإِيمَانِ۔

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دل کے دو کان ہوتے ہیں۔پس جب بندہ گناہ کرنے کا سوچتا ہے تو ایمان کی روح اس سے کہتی ہے: یہ مت کر اور شیطان اس سے کہتا ہے: یہ کر۔اور جب وہ (زانی) اس (زانیہ) کے شکم پر ہوتا ہے تو اس سے روح ایمان چھین لی جاتی ہے۔ [3]

بیان:

المجرور في بطنها يعود إلى المزني بها كما وقع التصريح به في الأخبار الآتية

''بطنها'' میں جو ضمیر مجرور ہے وہ ''المزنی'' کی طرف لوٹ رہی ہے جیسا کہ اس کی تصریح آنے والی اخبار میں بیان ہوگی۔

---

[1] تفسیر الصافی ج۵،ص۱۵۲؛البرهان تفسیر القرآن ج۵،ص۳۲۹و ص۸۱۹؛بحارالانوار ج۶۶،ص۱۹۹و ج۶۷،ص۴۷؛تفسیر نورالثقلین ج۵،ص۲۶۹و ص۲۷۵؛تفسیر کنزالدقائق ج۱۳،ص۱۵۰و ج۱۴،ص۵۵۵

[2] مراۃ العقول ج۹،ص۳۹۲؛بیست رسالہ فارسی استادی ص۵۸؛دروس فی الاخلاق مشکینی ص۳۲؛البراهین الواضحہ سیفی ج۳،ص۲۹۲

[3] بحارالانوار ج۶۰،ص۲۰۶و ج۶۶،ص۱۹۸و ج۶۷،ص۴۳

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ سعدان تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۲] (واللہ اعلم)

4/3503 الکافی،۲/۲۶۶/۱/۲ الثلاثة عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنْ قَلْبٍ إِلاَّ وَ لَهُ أُذُنَانِ عَلَى إِحْدَاهُمَا مَلَكٌ مُرْشِدٌ وَ عَلَى اَلْأُخْرَى شَيْطَانٌ مُفْتِنٌ هَذَا يَأْمُرُهُ وَ هَذَا يَزْجُرُهُ اَلشَّيْطَانُ يَأْمُرُهُ بِالْمَعَاصِي وَ اَلْمَلَكُ يَزْجُرُهُ عَنْهَا وَ هُوَ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ (عَنِ اَلْيَمِينِ وَ عَنِ اَلشِّمٰالِ قَعِيدٌ مٰا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلاّٰ لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ) .

حماد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی بھی ایسا دل نہیں مگر اس کے دو کان ہوتے ہیں کہ ان میں سے ایک پر مرشد (ہدایت دینے والا) فرشتہ ہوتا ہے اور دوسرے پر فتنہ انگیز شیطان ہوتا ہے۔ یہ اسے حکم دیتا ہے اور وہ اسے منع کرتا ہے۔ شیطان اسے معاصی کا حکم دیتا ہے اور فرشتہ اسے اس سے روکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قول سے یہی مراد ہے: ”دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ منہ سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک ہوشیار محافظ ہوتا ہے۔ (ق:۱۷-۱۸)۔“ [۳]

بیان:

المستفاد من هذا الحديث أن صاحب الشمال شيطان و المشهور أنهما جميعا ملكان كما يأتي في باب الهم بالسيئة أو الحسنة إلا أن يقال إن المرشد و المفتن غير الكاتبين الرقيبين

اس حدیث سے استفادہ ہوتا ہے کہ بیشک صاحب شمال سے مراد شیطان ہے اور مشہور و معروف ہے کہ بیشک وہ دونوں فرشتے ہیں جیسا کہ اس کا بیان "باب الهم بالسيئة أو الحسنة" میں آئے گا مگر یہ کہ کہا گیا ہے کہ بیشک مرشد اور مفتن کاتبین اور رقیبین کے غیر ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۴] یا پھر حسن ہے۔ [۵] یا پھر صحیح ہے۔ [۶] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] مرآۃ العقول ج۹، ص۳۹۰

[۲] المفید من معجم رجال الحدیث ص۲۴۸

[۳] تفسیر الصافی ج۵، ص۶۰؛ البرھان تفسیر القرآن ج۵، ص۱۳۳؛ بحارالانوار ج۶۰، ص۲۰۵ و ج۶۷، ص۳۳؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۱۱۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲، ص۳۷۹

[۴] مرآۃ العقول ج۹، ص۳۷۷

[۵] علم الیقین کاشانی ج۱، ص۳۹۱؛ المعارف کاشانی ۱۱۷؛ عین الیقین کاشانی ج۲، ص۲۳۳

[۶] البراھین الواضحہ ج۳، ص۲۹۲؛ روش جدید اخلاق اسلامی محسنی ص۱۲۳؛ معجم الاحادیث المعتبرہ ج۱، ص۲۸۹؛ حقیقۃ القلوب فی القرآن الکریم علوی ص۳۶؛ اکسیر العبادات دربندی ج۲، ص۷۹۴

5/3504 الکافی،۲/۲۸۱/۱۶/۱ العدۃ عن البرقی عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ اَلْغَنَوِيِّ عَنِ اَلْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ إِنَّ نَاساً زَعَمُوا أَنَّ اَلْعَبْدَ لاَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلاَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلاَ يَشْرَبُ اَلْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلاَ يَأْكُلُ اَلرِّبَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلاَ يَسْفِكُ اَلدَّمَ اَلْحَرَامَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَدْ ثَقُلَ عَلَيَّ هَذَا وَحَرِجَ مِنْهُ صَدْرِي حِينَ أَزْعُمُ أَنَّ هَذَا اَلْعَبْدَ يُصَلِّي صَلاَتِي وَيَدْعُو دُعَائِي وَيُنَاكِحُنِي وَأُنَاكِحُهُ وَيُوَارِثُنِي وَأُوَارِثُهُ وَقَدْ خَرَجَ مِنَ اَلْإِيمَانِ مِنْ أَجْلِ ذَنْبٍ يَسِيرٍ أَصَابَهُ فَقَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ وَاَلدَّلِيلُ عَلَيْهِ كِتَابُ اَللَّهِ خَلَقَ اَللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلنَّاسَ عَلَى ثَلاَثِ طَبَقَاتٍ وَأَنْزَلَهُمْ ثَلاَثَ مَنَازِلَ وَذَلِكَ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي اَلْكِتَابِ (فَأَصْحَابُ اَلْمَيْمَنَةِ) وَ (أَصْحَابُ اَلْمَشْئَمَةِ) وَ (اَلسَّابِقُونَ) فَأَمَّا مَا ذَكَرَ مِنْ أَمْرِ اَلسَّابِقِينَ فَإِنَّهُمْ أَنْبِيَاءُ مُرْسَلُونَ وَغَيْرُ مُرْسَلِينَ جَعَلَ اَللَّهُ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ رُوحَ اَلْقُدُسِ وَرُوحَ اَلْإِيمَانِ وَرُوحَ اَلْقُوَّةِ وَرُوحَ اَلشَّهْوَةِ وَرُوحَ اَلْبَدَنِ فَبِرُوحِ اَلْقُدُسِ بُعِثُوا أَنْبِيَاءَ مُرْسَلِينَ وَغَيْرَ مُرْسَلِينَ وَبِهَا عَلِمُوا اَلْأَشْيَاءَ وَبِرُوحِ اَلْإِيمَانِ عَبَدُوا اَللَّهَ وَلَمْ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وَبِرُوحِ اَلْقُوَّةِ جَاهَدُوا عَدُوَّهُمْ وَعَالَجُوا مَعَاشَهُمْ وَبِرُوحِ اَلشَّهْوَةِ أَصَابُوا لَذِيذَ اَلطَّعَامِ وَنَكَحُوا اَلْحَلاَلَ مِنْ شَبَابِ اَلنِّسَاءِ وَبِرُوحِ اَلْبَدَنِ دَبُّوا وَدَرَجُوا فَهَؤُلاَءِ مَغْفُورٌ لَهُمْ مَصْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ثُمَّ قَالَ قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (تِلْكَ اَلرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اَللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى اِبْنَ مَرْيَمَ اَلْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ اَلْقُدُسِ) ثُمَّ قَالَ فِي جَمَاعَتِهِمْ (وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ) يَقُولُ أَكْرَمَهُمْ بِهَا فَفَضَّلَهُمْ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ فَهَؤُلاَءِ مَغْفُورٌ لَهُمْ مَصْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ثُمَّ ذَكَرَ أَصْحَابَ اَلْمَيْمَنَةِ وَ (هُمُ اَلْمُؤْمِنُونَ حَقًّا) بِأَعْيَانِهِمْ جَعَلَ اَللَّهُ فِيهِمْ أَرْبَعَةَ أَرْوَاحٍ رُوحَ اَلْإِيمَانِ وَرُوحَ اَلْقُوَّةِ وَرُوحَ اَلشَّهْوَةِ وَرُوحَ اَلْبَدَنِ فَلاَ يَزَالُ اَلْعَبْدُ يَسْتَكْمِلُ هَذِهِ اَلْأَرْوَاحَ اَلْأَرْبَعَةَ حَتَّى تَأْتِيَ عَلَيْهِ حَالاَتٌ فَقَالَ اَلرَّجُلُ يَا أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ مَا هَذِهِ اَلْحَالاَتُ فَقَالَ أَمَّا أُولاَهُنَّ فَهُوَ كَمَا قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ اَلْعُمُرِ لِكَيْ لاَ يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئاً) فَهَذَا يَنْتَقِصُ مِنْهُ جَمِيعُ اَلْأَرْوَاحِ وَلَيْسَ بِالَّذِي يَخْرُجُ مِنْ دِينِ اَللَّهِ لِأَنَّ اَلْفَاعِلَ بِهِ رَدَّهُ إِلَى أَرْذَلِ عُمُرِهِ فَهُوَ لاَ يَعْرِفُ لِلصَّلاَةِ وَقْتاً وَلاَ يَسْتَطِيعُ اَلتَّهَجُّدَ بِاللَّيْلِ وَلاَ بِالنَّهَارِ وَلاَ اَلْقِيَامَ فِي اَلصَّفِّ مَعَ اَلنَّاسِ فَهَذَا نُقْصَانٌ مِنْ رُوحِ اَلْإِيمَانِ وَلَيْسَ يَضُرُّهُ شَيْئاً وَمِنْهُمْ

مَنْ يَنْتَقِصُ مِنْهُ رُوحُ الْقُوَّةِ فَلاَ يَسْتَطِيعُ جِهَادَ عَدُوِّهِ وَ لاَ يَسْتَطِيعُ طَلَبَ الْمَعِيشَةِ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَقِصُ مِنْهُ رُوحُ الشَّهْوَةِ فَلَوْ مَرَّتْ بِهِ أَصْبَحُ بَنَاتِ آدَمَ لَمْ يَحِنَّ إِلَيْهَا وَ لَمْ يَقُمْ وَ تَبْقَى رُوحُ الْبَدَنِ فِيهِ فَهُوَ يَدِبُّ وَ يَدْرُجُ حَتَّى يَأْتِيَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَهَذَا الْحَالُ خَيْرٌ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ هُوَ الْفَاعِلُ بِهِ وَ قَدْ تَأْتِي عَلَيْهِ حَالاَتٌ فِي قُوَّتِهِ وَ شَبَابِهِ فَيَهُمُّ بِالْخَطِيئَةِ فَيُشَجِّعُهُ رُوحُ الْقُوَّةِ وَ يُزَيِّنُ لَهُ رُوحُ الشَّهْوَةِ وَ يَقُودُهُ رُوحُ الْبَدَنِ حَتَّى تُوقِعَهُ فِي الْخَطِيئَةِ فَإِذَا لاَمَسَهَا نَقَصَ مِنَ الْإِيمَانِ وَ تَفَصَّى مِنْهُ فَلَيْسَ يَعُودُ فِيهِ حَتَّى يَتُوبَ فَإِذَا تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ إِنْ عَادَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ نَارَ جَهَنَّمَ فَأَمَّا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ فَهُمُ الْيَهُودُ وَ النَّصَارَى يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ: (الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ) يَعْرِفُونَ مُحَمَّداً وَ الْوَلاَيَةَ فِي التَّوْرَاةِ وَ الْإِنْجِيلِ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ: (وَ إِنَّ فَرِيقاً مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَ هُمْ يَعْلَمُونَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ) أَنَّكَ الرَّسُولُ إِلَيْهِمْ: (فَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ) فَلَمَّا جَحَدُوا مَا عَرَفُوا ابْتَلاَهُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ فَسَلَبَهُمْ رُوحَ الْإِيمَانِ وَ أَسْكَنَ أَبْدَانَهُمْ ثَلاَثَةَ أَرْوَاحٍ رُوحَ الْقُوَّةِ وَ رُوحَ الشَّهْوَةِ وَ رُوحَ الْبَدَنِ ثُمَّ أَضَافَهُمْ إِلَى الْأَنْعَامِ فَقَالَ (إِنْ هُمْ إِلاَّ كَالْأَنْعَامِ) لِأَنَّ الدَّابَّةَ إِنَّمَا تَحْمِلُ بِرُوحِ الْقُوَّةِ وَ تَعْتَلِفُ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ وَ تَسِيرُ بِرُوحِ الْبَدَنِ فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ أَحْيَيْتَ قَلْبِي بِإِذْنِ اللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ.

ترجمہ اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کیا: اے امیر المومنین علیہ السلام! تحقیق لوگوں کا گمان ہے کہ مومن بندہ زنا نہیں کرتا، مومن بندہ شراب نوشی نہیں کرتا اور مومن بندہ سود خور نہیں ہوتا اور مومن بندہ محترم خون کو نہیں بہاتا یعنی قتل نہیں کرتا۔ پس یہ بات میرے لیے بہت گراں گزری ہے اور میرے دل میں حرج و مرج پیدا ہو گیا ہے۔ میں نے گمان کیا کہ یہ بندہ میری طرح نماز پڑھتا ہے اور میری طرح دُعائیں کرتا ہے اور وہ ہماری عورتوں سے نکاح کرتا ہے اور ہم اس کی عورتوں سے نکاح کرتے ہیں اور یہ ہمارا وارث بنتا ہے اور ہم اس کے وارث ہوتے ہیں جبکہ یہ اس گناہ کی وجہ سے ایمان سے خارج ہو گیا ہے۔

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: تو نے سچ کہا ہے۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ فرماتے تھے: اور اس پر دلیل قرآن مجید ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو تین طبقات میں خلق کیا ہے اور ان کو تین منزلوں پر نازل کیا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کا یہ قول بیان کرتا ہے: ”پھر داہنے والے کیا خوب ہی ہیں داہنے والے۔ اور بائیں والے کیسے برے ہیں بائیں والے۔ اور سابقون تو سابقون ہیں۔ (الواقعہ: ۸-۱۰۔)“ پس سابقین کے امر میں جو

ذکر ہوا ہے تو یہ انبیاء ہیں خواہ وہ رسول ہوں یا غیر رسول ہوں۔ ان میں اللہ نے پانچ ارواح کو قرار دیا: روح القدس، روح الایمان، روح القوۃ، روح الشھوۃ، روح البدن۔
پس روح القدس کے ذریعے انبیاء خواہ رسول ہوں یا غیر رسول، کو مبعوث کیا گیا اور اس روح القدس کے ذریعے وہ تمام اشیاء کو جانتے ہیں اور ان کا علم حاصل کرتے ہیں۔
اور روح الایمان کے ذریعے وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور کسی کو اس کا شریک نہیں قرار دیتے۔
اور روح القوہ سے وہ اللہ اور اپنے دشمنوں کے خلاف جہاد کرتے ہیں اور اپنی زندگی کے اسباب معاش فراہم کرتے ہیں۔
اور روح الشہوہ کے ذریعے وہ کھانوں کی لذت حاصل کرتے ہیں اور حلال عورتوں میں سے جوان عورتوں سے نکاح کرتے ہیں۔
اور روح البدن کے ذریعے وہ چلتے پھرتے ہیں۔
یہ وہ لوگ ہیں جو بخشے ہوئے ہیں اور گناہوں سے صرفِ نظر کرتے ہیں۔ پھر اللہ نے ان کے بارے میں فرمایا:
''ہم نے رسولوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ پس ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام کی ہے اور ان میں سے بعض کے درجات کو بلند کیا ہے اور ہم نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو روشن نشانیاں عطا کیں اور ہم نے اس کی تائید روح القدس سے کی ہے۔ (البقرۃ: ۲۵۳)۔'' پھر ان سب کے لیے فرمایا: ''اور ان کی روح کے ذریعے تائید کی گئی۔ (المجادلہ: ۲۲)۔''
آپؑ نے فرمایا: اس روح کے ذریعے انبیاء کو مکرم کیا گیا اور ان کو دوسرے لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ پس یہ بخشے ہوئے ہیں اور ان کو گناہوں سے محفوظ رکھا گیا ہے اور ان کی خطاؤں سے صرفِ نظر کی گئی ہے۔ اس کے بعد اس نے اصحاب یمین کا ذکر کیا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو حقیقت میں مومن ہیں اور دل و جان سے مومنین ہیں۔
پھر اللہ نے ان میں چار روحیں رکھی ہیں: روح ایمان، روح القوہ، روح الشہوت اور روح البدن۔
پس مومن بندے میں ہمیشہ یہ چار ارواح کامل رہتی ہیں مگر جب اس پر بعض حالات عارض ہو جاتے ہیں تو اس وقت اس کی بعض روحیں ناقص ہو جاتی ہیں۔
اس شخص نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! وہ بعض حالات کیا ہیں؟
آپؑ نے فرمایا: ان حالات میں سے پہلا حال یہ ہے جس کو اللہ ایسے بیان کرتا ہے: ''تم میں سے بعض کو نکمی عمر کی طرف پہنچا دیا جاتا ہے تاکہ وہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے۔ (النحل: ۷۰۔'' پس یہ وہ ہے کہ اس میں ہر روح میں

نقص ہوجاتا ہے مگر یہ ایسی حالت نہیں ہے وہ اس کی وجہ سے دین خدا سے نکل جائے کیونکہ یہ نقص پیدا کرنے والا خود اللہ ہے۔ اس نے اس کو نکمی عمر کی طرف پہنچایا ہے۔ پس وہ نماز کے وقت کی معرفت نہیں رکھتا، وہ رات کے وقت نماز شب (نماز تہجد) کی طاقت نہیں رکھتا، دن کی نمازوں کی طاقت نہیں رکھتا اور وہ لوگوں کے ساتھ صف نماز میں کھڑا نہیں ہوسکتا۔ یہ نقصان اس کی روح ایمان کی وجہ سے ہے اور یہ نقصان اس کے لیے نقصان دہ اور ضرر رساں نہیں ہے۔

اور ان میں سے بعض وہ ہیں جن میں روح القوۃ میں نقص ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے وہ خدا کے دشمن کے مقابلے میں جہاد نہیں کرسکتا اور معیشت کو تلاش نہیں کرسکتا۔

اور ان میں سے بعض وہ ہیں کہ جن میں روح الشہوت ناقص ہوجاتی ہے۔ پس وہ اس کمزوری کی وجہ سے آدم کی جوان بیٹیوں کے پاس سے بھی گزرے تب بھی ان کی طرف توجہ نہیں کرتا اور وہ قیام نہیں کرتا۔

پس باقی اس میں بدن کی روح رہ جاتی ہے۔ وہ اس کے ذریعے چلتا پھرتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس ملک الموت آجاتا ہے۔ یہ حال بھی اس بندے کے لیے خیر و اچھا ہے کیونکہ اس کا فاعل بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ بعض اوقات اس کی قوت و جوانی میں حالات پیدا ہوجاتے ہیں۔ پس وہ خطاو گناہ قصداً کرتا ہے اور روح قوت و جوانی اس کو اس پر تشویق دیتی ہے اور روح شہوت اس کے لیے اس کام کو مزین کرتی ہے اور بدن کی روح اس کو آگے لے کر جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اس اشتباہ و گناہ میں وارد ہوجاتا ہے۔ پس اس وجہ سے اس کے ایمان میں نقص اور عیب پیدا ہوجاتا ہے اور وہ نقص و عیب اس وقت تک ختم نہیں ہوتا جب تک وہ توبہ نہ کرلے۔ تو جب وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ کو قبول کرلیتا ہے اور اس کے نقص کو ختم کردیتا ہے اور اگر وہ پھر اس کا اعادہ کرے تو پھر اللہ اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔

اور رہے بائیں ہاتھ والے، تو ان میں سے یہودی، نصاری ہیں۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کو یوں پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بچوں کو پہچانتے ہیں۔ (البقرۃ:۱۴۶)۔'' پس یہود و نصاری تورات و انجیل سے حضرت محمد ﷺ اور ان کی ولایت کی معرفت و پہچان رکھتے ہیں جیسے وہ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کی پہچان رکھتے ہیں۔ پھر ان میں سے: ''پھر ان میں سے بعض حق کو چھپاتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ حق تیرے رب کی طرف سے ہے، پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوجائیں۔ (البقرۃ:۱۴۷)۔'' پس جب وہ معرفت کے باوجود انکار کرتے ہیں تو اللہ ان سے روح ایمان کو سلب کرلیتا ہے۔ پھر ان کے بدنوں میں تین روحیں باقی بچ جاتی ہیں: روح قوت، روح

شہوت اور روح بدن۔ پھر ان کو جانوروں کی مثل قرار دیتا ہے۔وہ فرماتا ہے:''تحقیق وہ جانوروں کی مانند ہیں۔(الفرقان:۴۴)۔'' کیونکہ جانور روح بدن کی وجہ سے بوجھ اُٹھاتا ہے،روح شہوت کی وجہ سے گھاس و چارہ کھاتا ہے اور روح بدن کی وجہ سے چلتا پھرتا ہے۔اس سائل شخص نے آپؑ سے عرض کیا: اے امیر المومنین علیہ السلام! آپؑ نے حکم خدا سے میرے دل کو زندہ کر دیا ہے۔ [1]

بیان:

صدقت علی البناء للمفعول أی صدقوك فیما زعموا و لیس بالذی یخرج من دین الله إن قیل قد ثبت أن الإنسان إنما یبعث علی ما مات علیه فإذا مات الکبیر علی غیر معرفة فکیف یبعث عارفا قلنا لما کان مانعة عن الالتفات إلی معارفه أمرا عارضا فلما زال ذلك بالموت برزت له معارفه التی کانت کامنة فی ذاته بخلاف من لم یحصل المعرفة أصلا فإنه لیس فی ذاته شیء لیبرز له

''صدقت'' یہ مبنی بر مفعول ہے یعنی انہوں نے آپ کی تصدیق کی اس چیز میں جس انہوں نے گمان کیا اور یہ وہ نہیں ہے جو خدا کے دین سے خارج ہو جائے اور اگر یہ کہا جائے تو ثابت ہوا کہ انسان جس چیز کے لیے مر گیا اسے دوبارہ زندہ کیا جاتا ہے پس اگر کوئی بزرگ بغیر علم کے مر جائے تو صاحب معرفت کیسے زندہ ہو سکتا ہے؟ ہم یہاں یہ کہیں گے کہ اس کے جاننے والوں کی طرف توجہ دینے میں رکاوٹ ایک وقتی معاملہ ہے کیونکہ اس کا علم جو اس کے اندر چھپا ہوا تھا اس کے سامنے ظاہر ہوا اس کے برعکس کہ جس نے علم حاصل نہیں کیا کیونکہ اس کے اندر ظاہر کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [2]

6/3505 الکافی،۲/۲۸۴/۱/۱۷ علی عن العبیدی عَنْ یُونُسَ عَنْ دَاوُدَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذَا زَنَى اَلرَّجُلُ فَارَقَهُ رُوحُ اَلْإِيمَانِ قَالَ فَقَالَ هُوَ مِثْلُ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ (وَ لاٰ تَيَمَّمُوا اَلْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ) ثُمَّ قَالَ غَيْرُ هَذَا أَبْيَنُ مِنْهُ ذَلِكَ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ) هُوَ اَلَّذِي فَارَقَهُ.

داؤد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول:''جب آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان کی روح اس سے الگ ہو جاتی ہے۔'' کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی مانند ہے:''اور اس میں سے ردی چیز کا ارادہ نہ کرو کہ اس کو خرچ کرو۔(البقرۃ:۲۶۷)۔''

---

[1] بصائر الدرجات فی فضائل آل محمد علیہ السلام ص ۴۴۹؛ تفسیر الصافی ج ۳، ص ۱۰۹؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۲۵۳؛ بحار الانوار ج ۲۵، ص ۶۴ و ج ۶۶، ص ۱۷۹؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۲۰۵؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۷، ص ۱۲۴ و ج ۱۳، ص ۱۶؛ تفسیر جابر الجعفی (ترجمہ از مترجم): ص ۱۴۳

[2] مرآۃ العقول ج ۱، ص ۴۰

پھر فرمایا: اس سے زیادہ واضح اللہ کا یہ قول ہے۔: ''اور ہم نے ان کی اپنی روح سے تائید کی ہے۔(المجادلہ:۲۲)۔'' یہی وہ روح ہے جواس سے الگ ہوجاتی ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح علی الظاہر ہےاور اگر داود مشترک بھی ہوتو یہ ثقات کے درمیان مشترک ہےاور ابن کثیر بھی میرے (یعنی علامہ مجلسی کے) نزدیک ثقہ ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند داود کی وجہ سے مجہول ہےاور معلوم نہیں کہ یہ کون ساشخص ہےالبتہ اگر یہ داود بن کثیر ہےتو وہ تفسیر قمی اور کامل الزیارات کاراوی ہے لہذا سند حسن ہوگی اور اگر یہ داود بن قاسم ہےتو وہ ثقہ جلیل ہے لہذا سند صحیح ہوگی اور اگر یہ داود بن فرقد ہےتو وہ بھی ثقہ جلیل ہےاور سند صحیح ہوگی یا یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کوئی اور داود ہو۔(واللہ اعلم)

7/3506 الکافی،۲/۱/۱۱/۲۸۰ محمد عن أحمد عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي قَوْلِ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذَا زَنَى اَلرَّجُلُ فَارَقَهُ رُوحُ اَلْإِيمَانِ قَالَ هُوَ قَوْلُهُ (وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ) ذَاكَ اَلَّذِي يُفَارِقُهُ.

ترجمہ: ابن بکیر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول: ''جب کوئی شخص زنا کرتا ہےتو روح ایمان اس سے الگ ہوجاتی ہے۔'' کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: یہ اللہ کا قول ہی تو ہے: ''اور ہم نے ان کی اپنی روح سے تائید کی ہے۔(المجادلہ:۲۲)۔'' یہی ہے جواس سے الگ ہوجاتی ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [۴] یا پھر موثق ہے۔ [۵] اور میرے نزدیک سند موثق کالصحیح ہے۔(واللہ اعلم)

8/3507 الکافی،۲/۲۷۸/۶/۱ علی عن العبیدی عن یونس عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لاَ يَزْنِي اَلزَّانِي وَ هُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ لاَ إِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا سُلِبَ اَلْإِيمَانُ مِنْهُ فَإِذَا

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۵،ص ۳۲۳؛البرھان فی تفسیر القرآن ج۱،ص ۵۴۵؛بحارالانوار ج۶۶،ص۱۹۵؛تفسیر نورالثقلین ج۱،ص۲۸۶وج۵،ص۲۶۹؛تفسیر کنز الدقائق ج۲،ص۳۴۲وج۱۳،ص۱۵۰

[۲] مراۃ العقول ج۱۰،ص۴۱

[۳] المحاسن ج۱،ص۱۰۶؛ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۶۳؛تفسیر الصافی ج۵،ص۱۵۲؛وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۲۴وج۲۰،ص۳۱۲؛بحارالانوار ج۶۶،ص۱۹۰وج۷۶،ص۲۶؛تفسیر نورالثقلین ج۵،ص۲۶۹؛تفسیر کنز الدقائق ج۱۳،ص۱۵۰

[۴] مراۃ العقول ج۱۰،ص۲۶

[۵] الراسخون فی العلم حیدری ص۲۵؛حدود الشریعہ محسنی ج۱،ص۷۶۵؛البراھین الواضحہ ج۳،ص۳۰

قَامَ رُدَّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَادَ سُلِبَ قُلْتُ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَعُودَ فَقَالَ مَا أَكْثَرَ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَعُودَ فَلاَ يَعُودُ إِلَيْهِ أَبَداً.

ترجمہ: محمد بن عبدہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو؟
آپؑ نے فرمایا: نہیں (ایسا نہیں ہے) البتہ جب وہ (زانیہ کے) پیٹ پر ہوتا ہے تو اس سے ایمان چھین لیا جاتا ہے۔ پس جب وہ کھڑا ہو جاتا ہے تو اس کا ایمان اس کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر وہ اعادہ کرے تو پھر سلب کر لیا جاتا ہے۔
میں نے عرض کیا: بے شک وہ ارادہ رکھتا ہے کہ دوبارہ کرے تو؟
آپؑ نے فرمایا: بہت سے ایسے لوگ ہیں جو دوبارہ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں مگر کبھی اس کی طرف دوبارہ نہیں آتے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲]

9/3508 الکافی، ۲/۲۸۱/۱۳/۱ الثلاثة عن ابن عمّار عَنْ صَبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ يَزْنِي اَلزَّانِي وَ هُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ لاَ إِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا سُلِبَ اَلْإِيمَانُ مِنْهُ فَإِذَا قَامَ رُدَّ عَلَيْهِ قُلْتُ فَإِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ قَالَ مَا أَكْثَرَ مَا يَهُمُّ أَنْ يَعُودَ ثُمَّ لاَ يَعُودُ.

صباح بن سیابہ سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ محمد بن عبدہ نے آپؑ سے عرض کیا: زانی زنا کرتا ہے جبکہ وہ مومن بھی ہوتا ہے؟
آپؑ نے فرمایا: نہیں، جب وہ اس (زانیہ) کے پیٹ پر ہوتا ہے تو اس سے ایمان چھین لیا جاتا ہے اور جب وہ کھڑا ہو جاتا ہے تو اس کو لوٹا دیا جاتا ہے۔
میں نے عرض کیا: اگر کوئی اعادہ کرنے کا ارادہ کرے تو؟
آپؑ نے فرمایا: کتنے ہی لوگ ہیں جو اعادہ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں مگر اعادہ نہیں کرتے۔ [۳]

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص ۳۲۳؛ بحارالانوار ج۷۶، ص ۱۹۷

[۲] مراۃ العقول ج۱۰، ص ۱۶

[۳] مسند الامام الصادقؑ ج۱۸، ص ۳۶۳؛ المحاسن ج۱، ص ۱۰۷؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۶۲؛ وسائل الشیعہ ج۲۰، ص ۳۱۲؛ بحارالانوار ج۷۶، ص ۱۹۰ و ج۷۶، ص ۲۵

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1]

10/3509 الکافی، ۱/۱۲/۲۸۱/۲ علی عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنِ اَلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يُسْلَبُ مِنْهُ رُوحُ اَلْإِيمَانِ مَا دَامَ عَلَى بَطْنِهَا فَإِذَا نَزَلَ عَادَ اَلْإِيمَانُ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ إِنْ هَمَّ قَالَ لاَ أَرَأَيْتَ إِنْ هَمَّ أَنْ يَسْرِقَ أَتُقْطَعُ يَدُهُ.

فضیل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: روح ایمان اس سے اس وقت تک چھنی جاتی ہے جب تک کہ وہ اس (زانیہ) کے پیٹ پر ہوتا ہے۔ پس جب وہ اترتا ہے تو روح واپس آجاتی ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: آپؑ کیا سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی نیت کرے تو؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ کیا تو نہیں سمجھتا کہ اگر کوئی چوری کا ارادہ کرے تو کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ [2]

بیان:

قد مضى أخبار أخر في هذا المعنى في باب مجمل القول في الإيمان و مفصله من هذا الجزء من الكتاب

بیشک اس معنی میں دیگر اخبار اس کتاب کے اسی جزء کے "باب مجمل القول فی الایمان ومفصلہ" میں گزر چکی ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [3] یا پھر صحیح ہے۔ [4] اور میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] مرآۃ العقول ج، ۱، ص ۲۸

[2] وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۲۴؛ بحار الانوار ج ۲۶، ص ۱۹۷

[3] مرآۃ العقول ج، ۱، ص ۲۷

[4] حدود الشریعہ ج ۱، ص ۷۶۵

۱۷۸۔ باب تأجیل المذنب إلی أن یستغفر

باب: گنہگار کا استغفار کے لیے مہلت کا ملنا

1/3510 الکافی ۲/۴۳۷/۱/۱ الثلاثة عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْباً أُجِّلَ مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى اللَّيْلِ فَإِنِ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ.

ترجمہ: زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اسے صبح سے شام تک مہلت دی جاتی ہے پس اگر اللہ سے استغفار کر لے تو اس کے خلاف (کوئی گناہ) نہیں لکھا جاتا۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲] یا پھر صحیح ہے۔ [۳] اور میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3511 الْكَافِي ۲/۴۳۷/۱/۲ الثَّلاَثَةُ وَالْقُمِّيَّانِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، الْكَافِي ۲/۴۳۸/۵/۱ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْخَزَّازِ قَالَ: مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً أُجِّلَ فِيهَا سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ فَإِنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی گناہ کرتا ہے تو اسے دن میں سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے پس اگر وہ کہے کہ میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا، خود قائم رہنے والا ہے اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں اور ایسا تین بار کہے تو اس کے خلاف کچھ نہیں لکھا جاتا۔ [۴]

---

[۱] الزھد ص ۷۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۶۵؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۶۵؛ بحار الانوار ج ۶، ص ۴۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۵۲۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۴، ص ۱۶۹

[۲] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۰۶

[۳] مرآۃ الکمال مامقانی ج ۲، ص ۵۲۴؛ معجم الاحادیث المعتبرۃ ج ۱، ص ۳۱۵

[۴] الزھد ص ۷۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۶۵؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۶۵؛ بحار الانوار ج ۶، ص ۳۸ و ج ۹۰، ص ۲۸۲؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص

تحقیق اسناد:

حدیث کی دونوں سندیں صحیح ہیں۔ ①

3/3512 الکافی،۲/۴۳۹/۹/۱ القمی و محمد جمیعا عن الحسین بن إسحاق و علی عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُذْنِبُ ذَنْباً إِلاَّ أَجَّلَهُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ اَلنَّهَارِ فَإِنْ هُوَ تَابَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ هُوَ لَمْ يَفْعَلْ كَتَبَ اَللَّهُ عَلَيْهِ سَيِّئَةً فَأَتَاهُ عَبَّادٌ اَلْبَصْرِيُّ فَقَالَ لَهُ بَلَغَنَا أَنَّكَ قُلْتَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْباً إِلاَّ أَجَّلَهُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ اَلنَّهَارِ فَقَالَ لَيْسَ هَكَذَا قُلْتُ وَلَكِنِّي قُلْتُ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ وَ كَذَلِكَ كَانَ قَوْلِي.

حفص سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: کوئی مومن گناہ نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو دن میں سات گھنٹے کی مہلت دیتا ہے۔ پس اگر وہ توبہ کرے تو اس پر کچھ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر اس نے توبہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس پر صرف ایک گناہ لکھتا ہے۔ چنانچہ عباد بصری آپؑ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: ہمیں پہنچا ہے کہ آپؑ نے فرمایا ہے کہ کوئی بندہ گناہ نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو دن میں سات گھنٹے کی مہلت دیتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میں نے ایسا نہیں کہا ہے بلکہ میں نے کہا ہے کہ کوئی مومن ایسا نہیں ہے اور میرا قول اس کی طرح ہے۔ ②

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ ③ یا پھر صحیح ہے۔ ④ لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ حفص بن اعور الکندی الکناسی تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ ⑤ اور حمیری کی سند موثق ہے۔ ⑥

4/3513 اَلْكَافِي،۲/۴۳۷/۳/۱ عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ وَ اَلْقُمِّيُّ وَ مُحَمَّدٌ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ اَلصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْعَبْدُ اَلْمُؤْمِنُ إِذَا

---

① مراۃ العقول ج۱۱،ص۳۰۷،۹و۳۰۹؛ مصابیح الاحکام ج۳،ص۲۹۱؛ جواہر الکلام ج۷،ص۳۴؛ حدود الشریعہ ج۲،ص۶۰۲

② الزھد ص۶۹؛ قرب الاسناد ص۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۶۲؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۵،ص۱۳۶؛ بحار الانوار ج۶،ص۳۸ و ج۶۸،ص۲۴۷

③ مراۃ العقول ج۱۱،ص۳۱۰

④ حدود الشریعہ ج۲،ص۱۳۲

⑤ المفید من معجم رجال الحدیث ص۱۸۶

⑥ تنقیح مبانی الاحکام ج۱،ص۴۵؛ اسس القضاء والشہادۃ تبریزی ص۴۵

أَذْنَبَ ذَنْباً أَجَّلَهُ اَللَّهُ تَعَالَى سَبْعَ سَاعَاتٍ فَإِنِ اِسْتَغْفَرَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ إِنْ مَضَتِ اَلسَّاعَاتُ وَ لَمْ يَسْتَغْفِرْ كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَ إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ لَيَذَّكَّرُ ذَنْبَهُ بَعْدَ عِشْرِينَ سَنَةً حَتَّى يَسْتَغْفِرَ رَبَّهُ فَيَغْفِرَ لَهُ وَ إِنَّ اَلْكَافِرَ لَيَنْسَاهُ مِنْ سَاعَتِهِ.

عبدالصمد بن بشیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی مومن بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ اسے سات گھنٹے کی مہلت دیتا ہے۔ پس اگر وہ اللہ سے معافی مانگ لے تو اس کے خلاف کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر وہ گھنٹے گزر جائیں اور وہ استغفار نہ کرے تو اس کے خلاف ایک گناہ لکھا جاتا ہے اور اگر مومن بیس سال بعد بھی اپنے گناہ کو یاد کرے یہاں تک کہ وہ اپنے رب سے معافی مانگ لے تو وہ اسے معاف کر دیتا ہے اور کافر کو اسی گھڑی بھلا دیا جاتا ہے۔[1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔[2] یا پھر صحیح ہے۔[3] اور میرے نزدیک سند حسین بن اسحاق کی وجہ سے مجہول ہے۔(واللہ اعلم)

۱۷۹۔باب الهم بالسيئة أو الحسنة و الاتيان بهما

باب: برائی یا نیکی کا ارادہ کرنا اور ان کو بجالانا

1/3514 الكافى، ۲/۱/۴۲۸/۲ محمد عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى جَعَلَ لِآدَمَ فِي ذُرِّيَّتِهِ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ وَ لَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ وَ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ وَ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا عَشْراً وَ مَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَ لَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَ مَنْ هَمَّ بِهَا وَ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ.

زرارہ سے روایت ہے کہ امامینؑ میں سے ایک امامؑ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کے لیے اس کی اولاد میں قرار دیا ہے کہ جو کوئی نیکی کرنے کا ارادہ کرے گا مگر اس پر عمل نہ کرے گا تو بھی اس کے لیے ایک نیکی لکھی

---

[1] البرھان فی تفسیر القرآن ج۵،ص ۱۳۶؛ بحارالانوار ج۶،ص ۴۱؛ تفسیر نورالثقلین ج۵،ص ۵۲۵؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۴،ص ۱۷۰

[2] مرآۃ العقول ج۱۱،ص ۳۰۶

[3] حدود الشریعہ ج۲،ص ۶۰۲

جائے گی اور جو نیکی کا ارادہ کرے گا اور اس پر عمل بھی کرے گا تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو برائی کا ارادہ کرے گا مگر اس کو انجام نہیں دے گا تو اس کے خلاف کچھ نہیں لکھا جائے گا اور جو برائی کا ارادہ کرے گا اور اسے انجام بھی دے گا تو اس کے خلاف صرف ایک ہی برائی لکھی جائے گی۔ [۱]

بیان:

لعل السر فی کون الحسنة بعشر أمثالها و السیئة بمثلها أن الجوهر الإنسانی بطبعه مائل إلی العالم العلوی لأنه مقتبس منه و هبوطه إلی القالب الجسمانی غریب من طبیعته و الحسنة إنما ترتقی إلی ما یوافق طبیعة ذلك الجوهر لأنها من جنسه و القوة التی تحرك الحجر مثلا إلی ما فوق ذراعا واحدا هی بعینها إن استعملت فی تحریكه إلی أسفل حركته عشرة أذرع و زیادة فلذلك كانت الحسنة بعشر أمثالها إلی سبعمائة ضعف و منها ما یوفی أجرها بغیر حساب و الحسنة التی لا تدفع تأثیرها سمعة أو ریاء أو عجب كالحجر الذی یدحرج من شاهق لا یصادفه دافع فإنه لا یتقدر مقدار هویه بحساب حتی یبلغ الغایة

شاید اس حقیقت میں راز یہ ہے کہ نیکی دس گنا ہے اور برائی اس طرح ہے کہ انسانی جوہر اپنی فطرت کے اعتبار سے اوپری دنیا کی طرف مائل ہے کیونکہ یہ اسی سے ماخوذ ہے اور اس کا جسمانی سانچے میں نزول اجنبی ہے۔اس کی نوعیت اور اچھائی صرف اس چیز کی طرف بڑھ رہی ہے جو اس مادہ کی نوعیت سے مطابقت رکھتی ہے کیونکہ یہ اپنی نوعیت کی ہے اور وہ طاقت جو پتھر کو حرکت دیتی ہے مثال کے طور پر جو ایک ہاتھ سے اوپر ہے اگر اسے نیچے کی طرف لے جانے کے لیے استعمال کیا جائے تو وہی ہے اور اس کی حرکت دس ہاتھ اور بڑھوتری ہے اس لیے ایک نیکی دس گنا سے زیادہ سات سو گنا ہے اور اس میں سے کچھ ایسا ہے جو اس کا اجر بغیر حساب کے ادا کرتا ہے تو وہ مقصد تک پہنچتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] یا پھر صحیح ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ علی بن حدید تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی ہے۔(واللہ اعلم) [۴]

2/3515 الکافی،۲/۴۲۸/۲ /۲/۲ العدة عن البرقی عن عثمان عن سماعة عَنْ أَبِی بَصِیرٍ عَنْ أَبِی عَبْدِ اَللَّهِ عَلَیْهِ

[۱] وسائل الشیعہ ج۱،ص۵۱؛البرھان فی تفسیر القرآن ج۵،ص۵ ۱۳؛بحار الانوار ج۶۸،ص۲۵۲

[۲] مراۃ العقول ج۱۱،ص۲۸۸

[۳] عمدۃ الاصول خرازی ج۴،ص۴۲۸؛ رسائل آل طوق قطیفی ج۱،ص۱۶۳؛ خلاصہ عمدۃ الاصول خرازی ج۱،ص۴۶۷؛ دقائق الاصول اسماعیلپور ج۲، ص۵۶۱؛مبانی الفقہ الفعال سیفی ج۵،ص۵

[۴] المفید من معجم رجال الحدیث ص

اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ لَيَهُمُّ بِالْحَسَنَةِ وَ لاَ يَعْمَلُ بِهَا فَتُكْتَبُ لَهُ حَسَنَةٌ وَ إِنْ هُوَ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ لَيَهُمُّ بِالسَّيِّئَةِ أَنْ يَعْمَلَهَا فَلاَ يَعْمَلُهَا فَلاَ تُكْتَبُ عَلَيْهِ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک مومن نیکی کا کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے پھر بھی اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر اس نے عمل بھی کیا تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور بے شک مومن برائی کا ارادہ کرے کہ اسے انجام دے گا مگر اس پر عمل نہ کرے تو اس کے خلاف کچھ نہیں لکھا جاتا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [2] یا پھر صحیح ہے۔ [3] اور میرے نزدیک بھی سند موثق ہے مگر یہ صرف شہرت کی بنا پر ہے ورنہ سماعہ امامی ہے اور عثمان کا رجوع ثابت ہے اور اگر ایسا تسلیم ہو تو سند صحیح ہوگی۔ (واللہ اعلم)

3/3516 الکافی ،۲/۴۲۹/۳/۱ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَفْصٍ اَلْعَوْسِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلسَّائِحِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمَلَكَيْنِ هَلْ يَعْلَمَانِ بِالذَّنْبِ إِذَا أَرَادَ اَلْعَبْدُ أَنْ يَفْعَلَهُ أَوِ اَلْحَسَنَةِ فَقَالَ رِيحُ اَلْكَنِيفِ وَ رِيحُ اَلطِّيبِ سَوَاءٌ قُلْتُ لاَ قَالَ إِنَّ اَلْعَبْدَ إِذَا هَمَّ بِالْحَسَنَةِ خَرَجَ نَفَسُهُ طَيِّبَ اَلرِّيحِ فَقَالَ صَاحِبُ اَلْيَمِينِ لِصَاحِبِ اَلشِّمَالِ قُمْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ فَإِذَا فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ وَ رِيقُهُ مِدَادَهُ فَأَثْبَتَهَا لَهُ وَ إِذَا هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ خَرَجَ نَفَسُهُ مُنْتِنَ اَلرِّيحِ فَيَقُولُ صَاحِبُ اَلشِّمَالِ لِصَاحِبِ اَلْيَمِينِ قِفْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ وَ رِيقُهُ مِدَادَهُ وَ أَثْبَتَهَا عَلَيْهِ.

عبداللہ بن موسیٰ بن جعفر نے اپنے والد گرامیؑ سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے آپؑ سے دو فرشتوں کے بارے میں پوچھا: کیا وہ دونوں اس گناہ یا نیکی کو جانتے ہیں جبکہ بندہ ارادہ کرتا ہے کہ انجام دے گا؟

آپؑ نے فرمایا: کیا کچرے کنڈی کی بو اور خوشبودار چیز کی خوشبو ایک جیسی ہوتی ہے؟

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱،ص۵۱؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۵،ص۱۳۵؛ بحارالانوار ج۵،ص۳۲۵

[2] مراۃ العقول ج۱۱،ص۲۹۲؛ شرح تجرید الاصول نراقی ج۲،ص۱۰۳؛ مبانی الاحکام حائری ج۲،ص۴۳

[3] اضواء و آراء شاہرودی ج۲،ص۸۸

میں نے عرض کیا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: بے شک بندہ جب نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی سانس ایک طیب (خوشگوار) خوشبو کے ساتھ نکلتی ہے۔ پس دائیں طرف والا (فرشتہ) بائیں طرف والے سے کہتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ کیونکہ اس نے نیکی کرنے کا ارادہ کرلیا ہے پس جب وہ اسے انجام دیتا ہے تو اس کی زبان اس کے قلم اور اس کا لعاب سیاہی کا کام کرتے ہیں اور وہ اسے اس کے لیے لکھ لیتا ہے اور جب وہ کسی برے کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی سانس سے بدبو آتی ہے تو بائیں طرف کا فرشتہ دائیں طرف والے سے کہتا ہے: رک جاؤ کیونکہ اس نے کسی برے کام کا ارادہ کرلیا ہے۔ پس جب وہ اسے انجام دے لیتا ہے تو اس کی زبان قلم اور اس کا لعاب سیاہی کا کام کرتے ہیں اور وہ اسے اس کے خلاف لکھ لیتا ہے۔ [1]

بیان:

إنما جعل الريق و اللسان آلة لإثبات الحسنة و السيئة لأن بناء الأعمال إنما هو على ما عقد في القلب من التكلم بها و إليه الإشارة بقوله سبحانه إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ و هذا الريق و اللسان الظاهر صورة لذلك المعنى كما قيل

إن الكلام لفي الفؤاد و إنما

جعل اللسان على الفؤاد دليلا

اس نے لعاب اور زبان کو نیکی اور برائی ثابت کرنے کا ذریعہ بنایا کیونکہ اعمال کی بنیاد ان کے کہنے سے دل میں ہوتی ہے اور اس کی اللہ تعالیٰ اس فرمان کا اشارہ ہے:

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ

پاکیزہ کلمات اسی کی طرف اوپر چلے جاتے ہیں اور نیک عمل اسے بلند کر دیتا ہے۔ (سورہ فاطر: ۱۰)

یہ لعاب اور ظاہری زبان اسی معنی کی صورت ہے جیسا کہ کہا گیا ہے:

إن الكلام لفي الفؤاد وإنما

جعل اللسان على الفؤاد دليلا

الفاظ دل میں ہیں بلکہ

دل پر زبان کو دلیل بنائیں۔

---

[1] صفات الشیعہ ص ۳۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۵۷؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۱۳۵؛ بحار الانوار ج ۵، ص ۳۲۵؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۵۲۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۴، ص ۱۶۸؛ ارشاد القلوب ج ۱، ص ۱۸۰

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1]

4/3517 اَلْكَافِي ،١/٤/٤٢٩/٢ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ الْمُرَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ لَمْ يَهْلِكْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ بَعْدَهُنَّ إِلاَّ هَالِكٌ يَهُمُّ الْعَبْدُ بِالْحَسَنَةِ فَيَعْمَلُهَا فَإِنْ هُوَ لَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ حَسَنَةً بِحُسْنِ نِيَّتِهِ وَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ عَشْراً وَ يَهُمُّ بِالسَّيِّئَةِ أَنْ يَعْمَلَهَا فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ وَ إِنْ هُوَ عَمِلَهَا أُجِّلَ سَبْعَ سَاعَاتٍ وَ قَالَ صَاحِبُ الْحَسَنَاتِ لِصَاحِبِ السَّيِّئَاتِ وَ هُوَ صَاحِبُ الشِّمَالِ لاَ تَعْجَلْ عَسَى أَنْ يُتْبِعَهَا بِحَسَنَةٍ تَمْحُوهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ أَوِ الاِسْتِغْفَارِ فَإِنْ هُوَ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيزَ الْحَكِيمَ الْغَفُورَ الرَّحِيمَ ذُو الْجَلاَلِ وَ الْإِكْرَامِ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ - وَ إِنْ مَضَتْ سَبْعُ سَاعَاتٍ وَ لَمْ يُتْبِعْهَا بِحَسَنَةٍ وَ اِسْتِغْفَارٍ قَالَ صَاحِبُ الْحَسَنَاتِ لِصَاحِبِ السَّيِّئَاتِ اُكْتُبْ عَلَى الشَّقِيِّ الْمَحْرُومِ.

ترجمہ: فضل بن عثمان مرادی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی شخص میں چار چیزیں پائی جائیں تو اللہ تعالی اس کی ہلاکت نہیں ہونے دیتا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہو: (1) بندہ نیک کام کرنے کا ارادہ کرے اور اسے انجام بھی دے دے۔ (2) اگر وہ ایسا نہ بھی کرے تب بھی اللہ تعالی اس کی نیک نیت کی وجہ سے اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے لیکن اگر وہ عمل بھی کرے تو اللہ تعالی اس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (3) وہ برائی کا ارادہ کرے مگر عمل نہ کرے تو اس کے خلاف کچھ نہیں لکھا جاتا۔ (4) اور اگر وہ ایسا کر گزرے تو بھی اسے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی۔ پس نیکیوں کا فرشتہ بائیں طرف والے برائیوں والے سے کہتا ہے کہ جلدی نہ کرو، شاید وہ کوئی ایسا نیک کام کر دے جو برائی کو منسوخ کر دے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے: ''بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔ (ھود:۱۱۴)۔'' یا استغفار کر لے۔ پس اگر وہ کہے کہ میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ غیب اور ظاہر کو جاننے والا، وہ سب سے زیادہ عظمت والا، سب سے زیادہ حکمت والا،

[1] مراۃ العقول ج۱۱، ص۲۹۳

بخشنے والا، رحم کرنے والا، جلال والا اور عزت والا ہے اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں تو اس کے خلاف کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر سات گھنٹے گزر جائیں اور اس نے کوئی نیک کام نہ کیا یا توبہ نہ کی تو نیکیوں والا فرشتہ برائیوں والے سے کہتا ہے: اس کے بارے شقی (بدبخت) اور محروم لکھ دے۔ [۱]

بیان:

قد مضى تفسير الهلاك على الله و أما تعداد الخصال الأربع للتوضيح فبأن يقال أولها أن يهم بالحسنة من دون عمل و الثانية أن يعمل بها و الثالثة أن يهم بالسيئة من دون عمل و الرابعة أن يعمل بها و لكن يتبعها بحسنة تمحوها أو يستغفر منها قبل مضي سبع ساعات

''الھلاک علی اللہ'' کی تفسیر گزر چکی ہے اور بہر حال! اور وضاحت کے لیے چار خصلتوں کے شمار کے بارے میں کہا جاتا ہے:

۱۔ نیکی کا ارادہ کرنا بغیر عمل کے۔
۲۔ اس پر عمل کرنا۔
۳۔ برائی کا ارادہ کرنا بغیر عمل کے۔
۴۔ اس پر عمل کرنا لیکن اس کے بعد کوئی ایسی نیکی کرے جو اسے مٹا دے یا سات گھنٹے گزرنے سے پہلے اس کے لیے استغفار کرے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

---

[۱] تفسیر الصافی ج۲، ص۱۷۵؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۶۴؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۳، ص۸۱۳ و ج۵، ص۳۳۱؛ بحارالانوار ج۵، ص۳۲۶؛ تفسیر نور الثقلین ج۲، ص۱۰۴ و ج۵، ص۴۲۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج۶، ص۲۵۳ و ج۱۴، ص۱۶۹

[۲] مرآۃ العقول ج۱۱، ص۲۹۵؛ حدود الشریعہ ج۱، ص۷۳۸

۱۸۰۔باب اللّمم

باب:صغیرہ گناہ

1/3518 الکافی،۲/۴۴۱/۱/۱ الثلاثة عن الخراز عن محمد عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (اَلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبٰائِرَ اَلْإِثْمِ وَ اَلْفَوٰاحِشَ إِلاَّ اَللَّمَمَ) قَالَ هُوَ اَلذَّنْبُ يُلِمُّ بِهِ اَلرَّجُلُ فَيَمْكُثُ مَا شَاءَ اَللّٰهُ ثُمَّ يُلِمُّ بِهِ بَعْدُ.

محمد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: آپؑ خدا کے قول: ''وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر صغیرہ گناہوں سے (نہیں بچ پاتے)۔(النجم:۳۲)۔'' کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: یہ وہ گناہ ہے کہ بندہ اس سے آلودہ ہوتا ہے پھر اس سے رک جاتا ہے جس قدر کہ اللہ چاہے اور پھر اس کے بعد دوبارہ آلودہ ہوتا ہے۔ [1]

بیان:

يلم به أي يقاربه و ينزل إليه فيفعله

''یلم بہ'' یعنی جو کوئی اس کے قریب آتا ہے اور اس کے پاس آتا ہے، اور وہ اسے کرتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [2] یا پھر صحیح ہے۔ [3] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3519 الکافی،۲/۴۴۱/۲/۱ القميان عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ (اَلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبٰائِرَ اَلْإِثْمِ وَ اَلْفَوٰاحِشَ إِلاَّ اَللَّمَمَ) قَالَ اَلْهَنَةُ بَعْدَ اَلْهَنَةِ أَيِ اَلذَّنْبُ بَعْدَ اَلذَّنْبِ يُلِمُّ بِهِ اَلْعَبْدُ.

محمد سے روایت ہے کہ میں نے امامینؑ میں سے ایک امامؑ سے خدا کے قول: ''وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر صغیرہ گناہوں سے (نہیں بچ پاتے)۔(النجم:۳۲)۔'' کے بارے میں عرض کیا تو

[1] البرھان فی تفسیر القرآن ج۵،ص ۲۰۳؛ تفسیر نور الثقلین ج۵،ص ۱۶۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲،ص ۵۰۴

[2] مرآۃ العقول ج۱۱،ص ۳۱۶

[3] الحدائق الناضرہ ج۱۰،ص ۵۵

آپؑ نے فرمایا: یہ ایک چیز کے بعد ایک چیز ہے یعنی ایک گناہ کے بعد ایک گناہ جو بندہ آلودہ ہوتا ہے۔ [۱]

بیان:

الهنة كلمة كناية و معناها الشىء و فى الحديث هنيئة مصغرة هنة أى شىء يسير و ربما يقال هنيهة بإبدال الياء هاء

''الهنة'' یہ کنایہ کا کلمہ ہے اور اس کا معنی کوئی چیز ہے۔

ایک حدیث میں ''هنيئة'' ہے اور یہ تصغیر ہے ''هنة'' کی یعنی آسان بات۔

بعض اوقات اس کو ''هنيهة'' بھی کہا گیا ہے اور اس میں یاء کو ھاء میں بدل دیا گیا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

3/3520 الکافی،۱/۳/۴۴۲/۲ علی عن العبیدی عَنْ يُونُسَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلاَّ وَ لَهُ ذَنْبٌ يَهْجُرُهُ زَمَاناً ثُمَّ يُلِمُّ بِهِ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ (إِلاَّ اَللَّمَمَ) وَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (اَلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبٰائِرَ اَلْإِثْمِ وَ اَلْفَوٰاحِشَ إِلاَّ اَللَّمَمَ) قَالَ اَلْفَوَاحِشُ اَلزِّنَى وَ اَلسَّرِقَةُ وَ اَللَّمَمُ اَلرَّجُلُ يُلِمُّ بِالذَّنْبِ فَيَسْتَغْفِرُ اَللَّهَ مِنْهُ .

 اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی بھی مومن نہیں ہے مگر یہ اس پر گناہ ہو سکتا ہے جس سے وہ ایک مدت تک پرہیز کرتا ہے، پھر دوبارہ اس سے آلودہ ہو جاتا ہے اور اللہ کا یہ قول اسی سلسلے میں ہے: ''سوائے صغیرہ گناہوں کے۔(النجم:۳۲)۔''

راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپؑ سے خدا کے قول: ''وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر صغیرہ گناہوں سے (نہیں بچ پاتے)۔(النجم:۳۲)۔'' کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: بے حیائی (کے کاموں) سے مراد زنا اور چوری ہے اور اللمم سے مراد ہے کہ بندہ کسی گناہ سے آلودہ ہوتا ہے پھر اللہ کے حضور اس سے استغفار کر لیتا ہے۔ [۳]

---

[۱] البرھان فی تفسیر القرآن ج۵،ص ۲۰۳؛ تفسیر نور الثقلین ج۵،ص ۱۶۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲،ص ۵۰۴

[۲] مراۃ العقول ج۱۱،ص ۳۱۷؛ مستدرک سفینۃ البحار ج۹،ص ۲۷۸

[۳] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۸۰؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۵،ص ۲۰۳؛ تفسیر نور الثقلین ج۵،ص ۱۶۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲،ص ۵۰۴

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [1] یا پھر صحیح ہے۔ [2] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے کیونکہ اسحاق امامی ثقہ جلیل ہے۔(واللہ اعلم)

4/3521 الکافی،۲/۴۴۲/۵/۱ الأربعة عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنْ ذَنْبٍ إِلاَّ وَ قَدْ طُبِعَ عَلَيْهِ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَهْجُرُهُ اَلزَّمَانَ ثُمَّ يُلِمُّ بِهِ وَ هُوَ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (اَلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبٰائِرَ اَلْإِثْمِ وَ اَلْفَوٰاحِشَ إِلاَّ اَللَّمَمَ) قَالَ اَللَّمَّامُ اَلْعَبْدُ اَلَّذِي يُلِمُّ اَلذَّنْبَ بَعْدَ اَلذَّنْبِ لَيْسَ مِنْ سَلِيقَتِهِ أَيْ مِنْ طَبِيعَتِهِ.

ترجمہ: اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی گناہ ایسا نہیں مگر یہ کہ وہ مومن بندے پر نقش کیا جاتا ہے۔وہ اسے ایک مدت تک چھوڑتا ہے مگر پھر اس سے آلودہ ہو جاتا ہے اور اللہ کے اس قول سے یہی مراد ہے: ''وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر صغیرہ گناہوں سے (نہیں بچ پاتے)۔(النجم:۳۲)۔''

آپؑ نے فرمایا: صغیرہ گناہوں کا ارتکاب کرنے والا وہ بندہ ہے کہ جو گناہ کے بعد گناہ کرتا ہے۔یہ اس کے سلیقہ (معمول کے رویے) یعنی اس کی طبیعت میں شامل نہیں ہے۔ [3]

بیان:

و قد طبع علیه یعنی لعارض عرض له یمکن زواله عنه و لهذا یمکنه الهجرة عنه و لو کان مطبوعا علیه فی أصل الخلقة و کان من سجیته و سلیقته لما أمکنه الهجرة عنه زمانا فلا تنافی بین أول الحدیث و آخره

''قد طبع علیہ'' اس سے مراد ایسی علامت کے لیے ہے جو اس سے دور ہو جائے اور اس کے لیے وہ اس سے ہجرت کر سکتا ہے خواہ وہ اس پر تخلیق کی ابتدا میں مہر ثبت کی گئی ہو اور وہ اس کی فطرت اور میلانات میں سے ایک تھا وہ اس سے ہجرت نہیں کرے گا اور ایک طویل عرصے سے اس سے ہجرت کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔

پس پہلی حدیث اور آخری حدیث میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن موثق ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔(واللہ اعلم)

---

[1] مراۃ العقول ج۱۱،ص۳۱۷

[2] مستدرک سفینۃ البحار ج۹،ص۲۷۸؛ مصباح المنہاج (الاجتہاد والتقلید) ص۲۶۱

[3] تفسیر الصافی ج۵،ص۹۴؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۵،ص۲۰۳؛ تفسیر نور الثقلین ج۵،ص۱۶۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲،ص۵۰۵

[4] مراۃ العقول ج۱۱،ص۱۹

5/3522 الکافی، ۲/۱/۶/۴۳۲/۲ علی عن أبیه و العدة عن سهل جمیعاً عن السراد عَنِ اِبْنِ رِئَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ لاَ يَكُونُ سَجِيَّتُهُ اَلْكَذِبَ وَ اَلْبُخْلَ وَ اَلْفُجُورَ وَ رُبَّمَا أَلَمَّ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً لاَ يَدُومُ عَلَيْهِ قِيلَ فَيَزْنِي قَالَ نَعَمْ وَ لَكِنْ لاَ يُولَدُ لَهُ مِنْ تِلْكَ اَلنُّطْفَةِ۔

ترجمہ: ابن رئاب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: بے شک مومن کی فطرت میں جھوٹ، بخل یا بے حیائی نہیں ہوتی۔ کبھی کبھار وہ بعض ایسی چیز کا ارتکاب کر گزرتا ہے مگر اس پر وہ قائم نہیں رہتا۔

عرض کیا گیا: کیا وہ زنا کرتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں لیکن اس نطفہ سے اس سے کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [2] یا پھر سند صحیح ہے۔ [3] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3523 الکافی، ۲/۱/۳/۳۳۰/۲ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : لَمَّتَانِ لَمَّةٌ مِنَ اَلشَّيْطَانِ وَ لَمَّةٌ مِنَ اَلْمَلَكِ فَلَمَّةُ اَلْمَلَكِ اَلرِّقَّةُ وَ اَلْفَهْمُ وَ لَمَّةُ اَلشَّيْطَانِ اَلسَّهْوُ وَ اَلْقَسْوَةُ۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: سختیاں (محرکات) دو قسم کی ہوتی ہیں: ایک سختی (محرک) شیطان کی طرف سے اور دوسری سختی (محرک) فرشتے کی طرف سے ہوتی ہے۔ پس فرشتے کی طرف سے سختی (محرک) نرمی اور فہم (سمجھ بوجھ) ہے جبکہ شیطان کی طرف سے سختی (محرک) سہو (بھول چوک) اور قساوت (قلبی) ہے۔ [4]

بیان:

اللمة من الملك و الشيطان بمعنى المس

''اللمة'' یہ فرشتے اور شیطان سے مس کے معنی میں ہے۔

---

[1] البرھان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۲۰۳

[2] مراۃ العقول ج۱۱، ص۳۲۰

[3] مستدرک سفینۃ البحار ج۹، ص۲۷۸

[4] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۴۴؛ بحار الانوار ج۷۰، ص۳۹۷

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔[1] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے اور یہ مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۸۱۔باب مایغفر من الذنوب و مالا یغفر

باب: جو گناہ بخشے جاتے ہیں اور جو نہیں بخشے جاتے

1/3524 الکافی، ۱/۱/۴۴۳/۲ علی عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ: صَعِدَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِالْكُوفَةِ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الذُّنُوبَ ثَلاَثَةٌ ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ لَهُ حَبَّةُ الْعُرَنِيُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قُلْتَ الذُّنُوبُ ثَلاَثَةٌ ثُمَّ أَمْسَكْتَ فَقَالَ مَا ذَكَرْتُهَا إِلاَّ وَ أَنَا أُرِيدُ أَنْ أُفَسِّرَهَا وَ لَكِنْ عَرَضَ لِي بُهْرٌ حَالَ بَيْنِي وَ بَيْنَ الْكَلاَمِ نَعَمْ الذُّنُوبُ ثَلاَثَةٌ فَذَنْبٌ مَغْفُورٌ وَ ذَنْبٌ غَيْرُ مَغْفُورٍ وَ ذَنْبٌ نَرْجُو لِصَاحِبِهِ وَ نَخَافُ عَلَيْهِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَبَيِّنْهَا لَنَا قَالَ نَعَمْ أَمَّا الذَّنْبُ الْمَغْفُورُ فَعَبْدٌ عَاقَبَهُ اللّٰهُ عَلَى ذَنْبِهِ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ أَحْلَمُ وَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعَاقِبَ عَبْدَهُ مَرَّتَيْنِ وَ أَمَّا الذَّنْبُ الَّذِي لاَ يُغْفَرُ فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِذَا بَرَزَ لِخَلْقِهِ أَقْسَمَ قَسَماً عَلَى نَفْسِهِ فَقَالَ وَ عِزَّتِي وَ جَلاَلِي لاَ يَجُوزُنِي ظُلْمُ ظَالِمٍ وَ لَوْ كَفٌّ بِكَفٍّ وَ لَوْ مَسْحَةٌ بِكَفٍّ وَ لَوْ نَطْحَةٌ مَا بَيْنَ الْقَرْنَاءِ إِلَى الْجَمَّاءِ فَيَقْتَصُّ لِلْعِبَادِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ حَتَّى لاَ تَبْقَى لِأَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ مَظْلِمَةٌ ثُمَّ يَبْعَثُهُمْ لِلْحِسَابِ وَ أَمَّا الذَّنْبُ الثَّالِثُ فَذَنْبٌ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَى خَلْقِهِ وَ رَزَقَهُ التَّوْبَةَ مِنْهُ فَأَصْبَحَ خَائِفاً مِنْ ذَنْبِهِ رَاجِياً لِرَبِّهِ فَنَحْنُ لَهُ كَمَا هُوَ لِنَفْسِهِ نَرْجُو لَهُ الرَّحْمَةَ وَ نَخَافُ عَلَيْهِ العقاب [الْعَذَابَ]۔

عبدالرحمٰن بن حماد نے اپنے کسی ساتھی سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام منبر کوفہ پر چڑھے، اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: اے لوگو! گناہ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ پھر خاموش ہو گئے۔ حبہ عرنی نے آپؑ سے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ نے صرف یہ فرمایا کہ گناہ تین قسم کے ہوتے ہیں، پھر خاموش ہو

[1] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۹۵

گئے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، میں نے ان کا ذکر کیا اور وضاحت کرنا چاہی لیکن سانس لینے میں دشواری نے مجھے بولنے سے روک دیا۔ ہاں، گناہ تین طرح کے ہوتے ہیں: وہ گناہ جو معاف کر دیا جائے گا، وہ گناہ جو معاف نہیں کیا جائے گا اور وہ گناہ جس کا کرنے والا (بخشش کی) امید رکھتا ہو اور اس پر خوفزدہ بھی ہو۔

اس شخص نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! ہمارے لیے ان کی وضاحت فرما دیجیے۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں، جہاں تک معاف شدہ گناہ کا تعلق ہے، تو ایک بندہ جسے خدا نے اس کے گناہ کی سزا اس دنیا میں دی ہے اور وہ اپنے بندے کو دو مرتبہ سزا دینے سے بہت زیادہ بردبار اور عزت والا ہے اور رہا وہ گناہ جو معاف نہیں کیا جاتا، تو لوگوں کا ایک دوسرے کے ساتھ ظلم کرنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے لیے ظہور کرے گا تو وہ اپنی ذات کی قسم کھا کر کہے گا: میری عظمت و جلال کی قسم! میں ظالم کے ظلم کو جائز نہیں کر سکتا اگرچہ وہ تھپڑ کے بدلے تھپڑ ہو، ہاتھ سے کسی کو چھونا ہو یا سینگ والے جانور نے بغیر سینگ والے کو مارنا ہو۔ پس وہ وہ اپنے بندوں میں سے بعض کا بدلہ بعض سے لے گا یہاں تک کہ کسی ایک کا کسی دوسرے ایک پر کوئی مظلمہ باقی نہیں رہے گا۔ پھر ان کو حساب کے لیے بھیج دیا جائے گا۔ اور رہا تیسرا گناہ تو یہ وہ گناہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے چھپا دیا ہے اور انہیں اس سے توبہ کی توفیق دی ہے۔ پس وہ اپنے گناہ کی وجہ سے خوف میں اپنے رب کی امیدوں کے ساتھ رہتا ہے۔ چنانچہ ہم بھی اس کے لیے ویسے ہی ہیں جیسے وہ اپنے لیے ہے، ہم اس پر رحمت کے امیدوار ہیں اور اس پر عذاب سے خوفزدہ ہیں۔ [1]

بیان:

البهر بضم الموحدة انقطاع النفس من الإعياء و لو كفا بكف أي ضربة كف بكف و النطحة الإصابة بالقرن و الجماء ما لا قرن له من الدواب

"البھر" موحدۃ کی ضمہ کے ساتھ، تھکن سے سانس کی معطلی،

"ولو کفاً بکف" یعنی یعنی ضرب، ہتھیلی کے ساتھ ہتھیلی،

"النطحۃ" سینگ کے ساتھ سر پر چوٹ۔

"الجماء" وہ چیز ہے جس میں جانوروں کے سینگ نہیں ہوتے۔

تحقیق اسناد:

[1] المحاسن ج ۱، ص ۷؛ بحار الانوار ج ۶، ص ۲۹ و ج ۷، ص ۲۶۳ و ج ۲۷، ص ۱۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۱۹۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۱، ص ۳۱۶

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ (۱)

2/3525 الکافی،۲/۴۴۳/۲/۱ علی عن العبیدی عَنْ یُونُسَ عَنِ اِبْنِ بُکَیْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ أُقِیمَ عَلَیْهِ اَلْحَدُّ فِی اَلرَّجْمِ أَ یُعَاقَبُ عَلَیْهِ فِی اَلْآخِرَةِ قَالَ إِنَّ اَللَّهَ أَکْرَمُ مِنْ ذَلِكَ.

ترجمہ: حمران سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس پر رجم (سنگساری) کی حد ہو چکی تو کیا اس کو آخرت میں (دوبارہ) سزا ملے گی؟ تو آپؑ نے فرمایا: اللہ اس سے زیادہ مکرم ہے (کہ اسے دوبارہ سزا دے)۔ (۲)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن موثق کالصحیح ہے۔ (۳) یا پھر صحیح ہے۔ (۴) یا پھر موثق ہے۔ (۵) اور میرے نزدیک سند موثق کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3526 الکافی،۲/۴۲۸/۱/۱ العدة عن البرقی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ اَلْعَبَّاسِ مَوْلَی اَلرِّضَا عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ عَلَیْهِ اَلسَّلاَمُ یَقُولُ: اَلْمُسْتَتِرُ بِالْحَسَنَةِ یَعْدِلُ سَبْعِینَ حَسَنَةً وَ اَلْمُذِیعُ بِالسَّیِّئَةِ مَخْذُولٌ وَ اَلْمُسْتَتِرُ بِالسَّیِّئَةِ مَغْفُورٌ لَهُ.

ترجمہ: امام علی رضا علیہ السلام کے غلام عباس سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: نیکی کو مخفی رکھنا ستر نیکیوں کے برابر ہوتا ہے اور برائی کو افشاء کرنا ذلت (کا باعث) ہوگا اور برائی کو مخفی رکھنے والے کو بخش دیا جائے گا۔ (۶)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۷) لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی یعنی ابوسمینہ کامل الزیارات کا راوی

---

(۱) مراۃ العقول ج۱۱،ص۳۲۲

(۲) الکافی ج۷،ص۲۶۵؛ الوافی ج۱۵،ص۵۴۹ ح۱۵۲۶۶؛ وسائل الشیعہ ج۲۸،ص۱۴

(۳) مراۃ العقول ج۱۱،ص۳۳۲

(۴) مہذب الاحکام ج۲۷،ص۲۲۵

(۵) حدود الشریعہ ج۲،ص۸۴

(۶) ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۱۷۹؛ مشکاۃ الانوار ص۱۵۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۶۳؛ بحار الانوار ج۶۷،ص۲۵۱ و ج۷۰،ص۳۵۶

(۷) مراۃ العقول ج۱۱،ص۲۸۶

ہے البتہ غیر امامی ہے اور عباس بن ہلال تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ (۱) اور شیخ صدوق کی سند حسن ہے۔ (واللہ علم)

4/3527 اَلْکَافِی،۲/۲۲۸/۲/۱ مُحَمَّدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَنْدَلٍ عَنْ يَاسِرٍ عَنِ الْيَسَعِ بْنِ حَمْزَةَ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مِثْلَهُ.

 امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آگے حدیث اسی کے مثل ہے۔ (۲)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۳)

5/3528 الکافی،۲/۲۸۴/۱۸/۱ علی عن العبیدی عن یُونُسَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ اَلْكَبَائِرَ فَمَا سِوَاهَا قَالَ قُلْتُ دَخَلَتِ الْكَبَائِرُ فِي الْاِسْتِثْنَاءِ قَالَ نَعَمْ.

سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے (خدا کے قول): ''بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا جو اس کا شریک ٹھہرائے اور شرک کے علاوہ دوسرے گناہ جسے چاہے بخشتا ہے۔(النساء:۴۸)۔'' کے بارے میں فرمایا: یعنی کبائر اور اس کے علاوہ (سب) مراد ہیں۔

میں نے عرض کیا: کیا اس استثنیٰ میں کبائر بھی شامل ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ (۴)

بیان:

أراد بالاستثناء استثناء المشيئة يعني هل يغفر الكبائر لمن يشاء كما يغفر الصغائر و أن ما قلت كما قلت

استثناء سے مراد استثناء مشیت ہے یعنی کیا وہ جس کے چاہتا ہے کبیرہ گناہ معاف کر دیتا ہے جیسا کہ وہ صغیرہ گناہوں کو معاف کرتا ہے اور یہ کہ تو نے جو کہا وہی ہے جیسا کہ تو نے کہا۔

تحقیق اسناد:

---

(۱) المفید من معجم رجال الحدیث ص ۳۰۲

(۲) گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

(۳) مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۲۸۶

(۴) تفسیر القمی ج ۱، ص ۱۴۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۳۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۴۸۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۴۲۱

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ ﴿۱﴾

6/3529 الکافی، ۱/۱۹/۲۸۴/۲ يُونُسُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلْكَبَائِرُ فِيهَا اِسْتِثْنَاءٌ أَنْ يَغْفِرَ لِمَنْ يَشَاءُ قَالَ نَعَمْ.

ترجمہ: اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: کیا استثناء کبیرہ گناہوں میں بھی ہے کہ اللہ جس کو چاہے گا معاف دے گا؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ ﴿۲﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ ﴿۳﴾ یا پھر معتبر بلکہ صحیح ہے۔ ﴿۴﴾ اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

7/3530 الفقیہ، ۴۹۶۶/۵۷۴/۳ سُئِلَ اَلصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (إِنَّ اللّٰهَ لاٰ يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَ يَغْفِرُ مٰا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشٰاءُ) هَلْ تَدْخُلُ اَلْكَبَائِرُ فِي مَشِيئَةِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ ذَاكَ إِلَيْهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنْ شَاءَ عَذَّبَ عَلَيْهَا وَ إِنْ شَاءَ عَفَا.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا جو اس کا شریک ٹھہرائے اور شرک کے علاوہ دوسرے گناہ جسے چاہے بخشتا ہے۔ (النساء: ۴۸)۔'' کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا گناہان کبیرہ بھی اللہ کی مشیت میں داخل ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، یہ اسی پر ہوگا کہ اگر چاہے گا تو اس پر عذاب کرے گا اور چاہے گا تو معاف کر دے گا۔ ﴿۵﴾

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق نے اس کی سند درج نہیں کی اور مضمون صحیح اسناد کے ساتھ گزر چکا ہے۔ (واللہ اعلم)

8/3531 الفقیہ، ۴۹۶۷/۵۷۵/۳ قَالَ اَلصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : مَنِ اجْتَنَبَ اَلْكَبَائِرَ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ جَمِيعَ ذُنُوبِهِ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: (إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبٰائِرَ مٰا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئٰاتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُدْخَلاً كَرِيماً).

﴿۱﴾ مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۳؛ روضۃ المتقین ج۹، ص۳۳۳

﴿۲﴾ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۳۳؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۴۸۷

﴿۳﴾ مراۃ العقول ج۱۰، ص۳۳؛ روضۃ المتقین ج۹، ص۳۳۳

﴿۴﴾ الآراء الفقہیہ نجفی ج۲، ص۳۸۸

﴿۵﴾ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۳۴؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۲، ص۹۰؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۴۸۸

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کبائر سے اجتناب کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دے گا اور اسی سلسلے میں اس کا یہ قول ہے: ''اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ معاف کردیں گے اور تمہیں عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔(النساء:۳۱)۔'' [۱]

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق نے حدیث کی سند درج نہیں کی لیکن انہوں نے اسی سے ملتا جلتا مضمون احمد بن عمر الحلبی سے روایت کیا ہے [۲] جس کی سند مجلسی اول کے نزدیک قوی کالصحیح ہے۔ [۳] جبکہ میرے نزدیک حسن ہے۔نیز انہوں نے محمد بن فضیل سے بھی اس مضمون کو نقل کیا ہے۔ [۴] اور اس کی سند مجلسی اول کے نزدیک قوی کالصحیح ہے۔ [۵] جبکہ میرے نزدیک حسن کالصحیح ہے۔(واللہ اعلم)

۱۸۲۔باب تعجيل عقوبة الذنب بالمصائب وأن مصائب الأولياء لزيادة الأجر

باب: مصائب کے ساتھ گناہ کی سزا میں تعجیل اور یہ کہ اولیاء کے مصائب زیادہ اجر کے لیے ہوتے ہیں۔

1/3532 الكافى ،۲/۴۴۴/۱/۱ محمد عن ابن عيسى عن السراد عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ يُكْرِمَ عَبْداً وَلَهُ ذَنْبٌ اِبْتَلاَهُ بِالسُّقْمِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ لَهُ اِبْتَلاَهُ بِالْحَاجَةِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذَلِكَ شَدَّدَ عَلَيْهِ اَلْمَوْتَ لِيُكَافِيَهُ بِذَلِكَ اَلذَّنْبِ قَالَ وَإِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ يُهِينَ عَبْداً وَلَهُ

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۱۶؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۲،ص۶۸؛ تفسیر نور الثقلین ج۱،ص۴۷۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳،ص۳۸۸

[۲] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۱۲۹؛ وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۲۹؛ بحار الانوار ج۷۶،ص۱۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۱،ص۴۷۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳،ص۳۸۷

[۳] روضۃ المتقین ج۹،ص۳۳۳

[۴] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۱۳۰؛ التفسیر (للعیاشی) ج۱،ص۲۳۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۱۶؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۲،ص۷۰؛ بحار الانوار ج۷۶،ص۱۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۱،ص۴۷۳؛ مستدرک الوسائل ج۱۱،ص۳۵۴

[۵] روضۃ المتقین ج۹،ص۳۳۳

عِنْدَهُ حَسَنَةٌ صَحَّحَ بَدَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذَلِكَ وَسَّعَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ فَإِنْ هُوَ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ بِهِ هَوَّنَ عَلَيْهِ اَلْمَوْتَ لِيُكَافِيَهُ بِتِلْكَ اَلْحَسَنَةِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بے شک جب اللہ تعالیٰ کے امر میں سے ہوتا ہے کہ وہ کسی بندے کا اکرام کرے جبکہ اس نے کوئی گناہ کیا ہو تو وہ اسے بعض بیماریوں میں مبتلا کر دیتا ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ اسے کسی محتاجی میں مبتلا کر دیتا ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ اس پر موت کو شدید بنا دیتا ہے تا کہ اس گناہ کا بدلہ پورا کر دے۔

نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: اور جب اس کے امر میں سے ہوتا ہے کہ کسی شخص کو حقیر کرے لیکن اس کے پاس نیکیاں ہوں تو وہ اسے بدنی صحت عطا کر دیتا ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس کے رزق کو وسیع کر دیتا ہے اور اگر ایسا بھی نہیں کرتا تو اس پر موت کو آسان کر دیتا ہے تا کہ اسے اس نیکی کا بدلہ پورا کر دے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ حمزہ بن حمران سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ [3] نیز صفوان بھی اس سے روایت کرتا ہے۔ [4] (واللہ علم)

2/3533 الكافي، ۱/۲/۴۴۴/۲ الثلاثة عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ اَلْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ اَلْعَبْدَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنَ اَلْعَمَلِ مَا يُكَفِّرُهَا اِبْتَلاَهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا.

حکم بن عتیبہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک جب کسی بندے کے گناہ بہت زیادہ ہوں اور اس کے پاس ان کے کفارہ کے لیے کوئی عمل نہ ہو تو وہ (اللہ) اس کے کفارہ کے لیے اسے حزن (غم) میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ [5]

تحقیق اسناد:

---

[1] المؤمن ص ۳۸؛ مشکاۃ الانوار ص ۱۵۷

[2] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۳۲

[3] الامالی (الصدوق) ص ۱۳۱؛ التوحید ص ۳۰۸؛ بشارۃ المصطفیٰ ص ۲۴؛ الیقین ص ۵۳۵؛ مدینۃ معاجز ج ۱، ص ۶۶؛ بحار الانوار ج ۳۶، ص ۲۲۷؛ عوالم العلوم ج ۱۵، ص ۲۲۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۵۵

[4] الکافی ج ۳، ص ۲۶۶؛ تہذیب الاحکام ج ۲، ص ۲۳۸؛ الوافی ج ۷، ص ۲۷ ح ۵۳۹۹؛ وسائل الشیعہ ج ۴، ص ۳۳

[5] المؤمن ص ۲۴؛ ارشاد القلوب ج ۱، ص ۱۸۱

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] لیکن محدث نوری نے حکم بن عتیبہ کی توثیق کی ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3534 الکافی،۲/۴۴۴/۱/۳ العدۃ عن سھل عن الأشعری عن اَلْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عِزَّتِي وَ جَلاَلِي لاَ أُخْرِجُ عَبْداً مِنَ اَلدُّنْيَا وَ أَنَا أُرِيدُ أَنْ أَرْحَمَهُ حَتَّى أَسْتَوْفِيَ مِنْهُ كُلَّ خَطِيئَةٍ عَمِلَهَا إِمَّا بِسُقْمٍ فِي جَسَدِهِ وَ إِمَّا بِضِيقٍ فِي رِزْقِهِ وَ إِمَّا بِخَوْفٍ فِي دُنْيَاهُ فَإِنْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ شَدَّدْتُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَلْمَوْتِ وَ عِزَّتِي وَ جَلاَلِي لاَ أُخْرِجُ عَبْداً مِنَ اَلدُّنْيَا وَ أَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعَذِّبَهُ حَتَّى أُوَفِّيَهُ كُلَّ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا إِمَّا بِسَعَةٍ فِي رِزْقِهِ وَ إِمَّا بِصِحَّةٍ فِي جِسْمِهِ وَ إِمَّا بِأَمْنٍ فِي دُنْيَاهُ فَإِنْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ هَوَّنْتُ عَلَيْهِ بِهَا اَلْمَوْتَ ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عظمت و جلال کی قسم! میں اس دنیا سے کسی بندے کو اس وقت تک نہیں نکالوں گا کہ جس پر میں رحم کرنا چاہتا ہوں یہاں تک کہ میں اس سے ان تمام خطاوں کی تلافی کر دوں گا جو اس نے انجام دی ہیں، چاہے اس کے جسم میں بیماری پیدا کر کے، چاہے اس کے رزق میں تنگی کر کے یا چاہے دنیا سے خوفزدہ کر کے اور اگر اس کی تلافی کرنے کے لیے کوئی چیز رہ گئی تو میں اس پر موت کو سخت کر دوں گا۔ نیز مجھے اپنی عظمت و جلال کی قسم! میں اس دنیا سے کسی ایسے بندے کو نہیں نکالوں گا جسے میں سزا دینا چاہتا ہوں یہاں تک کہ اس کی تمام نیکیوں کی تلافی کر دوں گا جو اس نے انجام دی ہیں، چاہے اس کے رزق کو وسعت دے کر، چاہے اس کے جسم میں صحت دے کر یا چاہے دنیا میں سکون دے کر اور اگر کوئی چیز بقایا رہ جائے گی تو میں اس پر موت کو آسان کر دوں گا۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور جعفر بن محمد اشعری کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3535 الکافی،۲/۴۴۴/۱/۴ العدۃ عن البرقی عن السراد عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ لَيُهَوَّلُ عَلَيْهِ فِي نَوْمِهِ فَيُغْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ وَ إِنَّهُ لَيُمْتَهَنُ فِي بَدَنِهِ فَيُغْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ ۔

---

[۱] مرآۃ العقول ج۱۱،ص ۳۳۴

[۲] مشکاۃ الانوار ص ۱۵۶؛ کلیات حدیث قدسی ص ۲۴۷

[۳] مرآۃ العقول ج۱۱،ص ۳۳۴

ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک مومن پر نیند میں (ڈراؤنے خواب کے سبب) خوف طاری ہو جاتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور بے شک اس کے بدن میں ذلالت ہوتی ہے تو بھی اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

5/3536 الکافی، ۱/۵/۴۴۵/۲ الثلاثة عَنِ ٱلسَّرِيِّ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَرَادَ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِعَبْدٍ خَيْراً عَجَّلَ لَهُ عُقُوبَتَهُ فِي ٱلدُّنْيَا وَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءاً أَمْسَكَ عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ حَتَّى يُوَافِيَ بِهَا يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ.

سری بن خالد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے دنیا میں اپنی سزا میں جلدی کر دیتا ہے اور جب وہ کسی بندے کے لیے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لیے اس کے گناہوں کو محفوظ رکھتا ہے یہاں تک کہ اس کا بدلہ قیامت کے دن دے گا۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ سری بن خالد سے ابن ابی عمیر روایت کر رہا ہے۔ نیز صفوان بھی اس سے روایت کرتا ہے۔ [5] (واللہ اعلم)

6/3537 الکافی، ۱/۶/۴۴۵/۲ العدة عن سهل عن الثلاثة عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي قَوْلِ ٱللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَ يَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ) لَيْسَ مِنِ ٱلْتِوَاءِ عِرْقٍ وَ لاَ نَكْبَةِ حَجَرٍ وَ لاَ عَثْرَةِ قَدَمٍ وَ لاَ خَدْشِ عُودٍ إِلاَّ بِذَنْبٍ وَ لَمَا يَعْفُو ٱللَّهُ أَكْثَرُ فَمَنْ عَجَّلَ ٱللَّهُ عُقُوبَةَ ذَنْبِهِ فِي ٱلدُّنْيَا فَإِنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَجَلُّ وَ أَكْرَمُ وَ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي عُقُوبَتِهِ فِي ٱلْآخِرَةِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے خدا کے قول: ''اور تم پر جو مصیبت آتی ہے تو وہ

---

[1] تفسیر نور الثقلین ج۴، ص ۳۹۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۴، ص ۳۹۲

[2] مرآۃ العقول ج۱۱، ص ۳۳۴؛ روش جدید اخلاق اسلامی محسنی ص ۲۱۸؛ الرسائل الاعتقادیہ ص ۱۵۱؛ حدود الشریعہ ج۲، ص ۶۰۵

[3] الخصال ج۱، ص ۲۰؛ ارشاد القلوب ج۱، ص ۱۸۲؛ بحار الانوار ج۷۸، ص ۱۷۷؛ مستدرک الوسائل ج۱۱، ص ۳۳۴

[4] مرآۃ العقول ج۱۱، ص ۳۳۵

[5] الخصال ج۱، ص ۱۹؛ وسائل الشیعہ ج۵، ص ۷۸

تمہارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے کاموں سے آتی ہے اور وہ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔(الشوریٰ: ۳۰)۔'' کے بارے میں فرمایا: پٹھوں میں موچ آنا، پتھر سے ٹکرا جانا، پاؤں کا پھسل جانا یا لکڑی کے ٹکڑے سے چوٹ لگنا صرف کسی گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور اکثر (گناہ) اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ پس پس جس کو اللہ اس کے گناہ کی سزا اس دنیا میں جلد دے دیتا ہے تو وہ اس سے کہیں بلند، مکرم اور عظیم ہے کہ آخرت میں اس کے عذاب کا اعادہ ہونے دے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲]

7/3538 الکافی،۲/۴۴۵/۱/۷ محمد عن أحمد عَنِ ٱلْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى ٱلْوَرَّاقِ عَنْ عَلِيٍّ ٱلْأَحْمَسِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَا يَزَالُ ٱلْهَمُّ وَٱلْغَمُّ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّى مَا يَدَعُ لَهُ ذَنْباً.

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے چینی اور غم مومن کو مسلسل پریشان کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس میں کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے کیونکہ علی احمسی سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ [۵] (واللہ اعلم)

8/3539 الکافی،۲/۴۴۶/۱/۹ الثلاثة عَنْ عَلِيٍّ ٱلْأَحْمَسِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَزَالُ ٱلْهَمُّ وَٱلْغَمُّ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّى مَا يَدَعُ لَهُ مِنْ ذَنْبٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مومن اس دنیا میں پریشانی اور غم میں مسلسل مبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ [۶]

تحقیق اسناد:

---

[۱] تفسیر الصافی ج ۴، ص ۷۷۳؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۴، ص ۷۸۲؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴، ص ۵۸۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۱، ص ۵۲۷

[۲] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۳۶

[۳] المومن ص ۴۴؛ ارشاد القلوب ج ۱، ص ۱۸۲؛ بحار الانوار ج ۶۴، ص ۲۴۲؛ مستدرک الوسائل ج ۱۱، ص ۳۳۲

[۴] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۳۶

[۵] الزھد ص ۲۷؛ الکافی ج ۲، ص ۴۲۶؛ بحار الانوار ج ۶، ص ۳۸؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۱۱۶

[۶] گزشتہ حدیث کے حوالہ جات دیکھیے۔

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے کیونکہ علی الحمسی سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ تفصیل گزشتہ حدیث کے تحت دیکھیے۔

9/3540 الكافی، ۱/۸/۴۴۵/۲ الثلاثة و محمد عن أحمد عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اَلْحَارِثِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ اَلْعَبْدَ اَلْمُؤْمِنَ لَيَهْتَمُّ فِي اَلدُّنْيَا حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا وَ لاَ ذَنْبَ عَلَيْهِ.

ترجمہ: عمرو بن جمیع سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: بے شک مومن بندہ دنیا میں فکرمند ہی رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں سے نکل جاتا ہے جبکہ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ عمرو بن جمیع سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ [۴] اور حارث کی مجہول ہونا بھی مضر نہیں کیونکہ ابن ابی عمیر پیچھے موجود ہے۔ (واللہ اعلم)

10/3540 الكافی، ۱/۱۰/۴۴۶/۲ محمد عن أحمد عن علي بن الحكم عن ابن وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَا مِنْ عَبْدٍ أُرِيدُ أَنْ أُدْخِلَهُ اَلْجَنَّةَ إِلاَّ اِبْتَلَيْتُهُ فِي جَسَدِهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ كَفَّارَةً لِذُنُوبِهِ وَ إِلاَّ شَدَّدْتُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَنِي وَ لاَ ذَنْبَ لَهُ ثُمَّ أُدْخِلُهُ اَلْجَنَّةَ وَ مَا مِنْ عَبْدٍ أُرِيدُ أَنْ أُدْخِلَهُ اَلنَّارَ إِلاَّ صَحَّحْتُ لَهُ جِسْمَهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَاماً لِطَلِبَتِهِ عِنْدِي وَ إِلاَّ آمَنْتُ خَوْفَهُ مِنْ سُلْطَانِهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَاماً لِطَلِبَتِهِ عِنْدِي وَ إِلاَّ وَسَّعْتُ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَاماً لِطَلِبَتِهِ عِنْدِي وَ إِلاَّ هَوَّنْتُ عَلَيْهِ مَوْتَهُ حَتَّى يَأْتِيَنِي وَ لاَ حَسَنَةَ لَهُ عِنْدِي ثُمَّ أُدْخِلُهُ اَلنَّارَ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس بندے کو میں جنت میں داخل کرنا چاہتا ہوں تو میں اس کے جسم کو تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہوں پس اگر ایسا ہو تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، ورنہ میں اس پر موت کو سخت کر دیتا ہوں یہاں تک کہ وہ بغیر کسی گناہ کے میرے سامنے آتا ہے، پھر میں اسے جنت میں داخل کرتا ہوں۔ نیز جس بندے کو میں آگ میں داخل کرنا چاہتا ہوں تو میں اسے

---

[۱] مرآۃ العقول ج۱۱، ص۳۳۷

[۲] المؤمن ص۴۴؛ بحار الانوار ج۶۴، ص۲۴۲

[۳] مرآۃ العقول ج۱۱، ص۳۳۷

[۴] علل الشرائع ج۱، ص۷؛ معانی الاخبار ص۱۰۳؛ بحار الانوار ج۱۸، ص۲۵۶ و ج۲۶، ص۳۳۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۱، ص۴۵۷

اس کے جسم میں صحت دیتا ہوں پس اگر ایسا ہو جائے تو اس کی مجھ سے طلب تمام ہو جاتی ہے، ورنہ میں اسے سلطان کے خوف سے امان دیتا ہوں پس اگر ایسا ہو جائے تو اس کی مجھ سے طلب تمام ہو جاتی ہے، ورنہ میں اس کے رزق میں وسعت دیتا ہوں پس اگر ایسا ہو جائے تو اس کی مجھ سے طلب تمام ہو جاتی ہے، ورنہ میں اس کی موت کو آسان کر دیتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے حضور حاضر ہوتا ہے جبکہ اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوتی پھر میں اسے آگ میں داخل کر دیتا ہوں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

11/3541 الکافی،۱/۱۱/۴۴۶/۲ العدۃ عن سھل عن محمد بن أورمۃ عن النضر بن سوید عن درست عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَرَّ نَبِيٌّ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِرَجُلٍ بَعْضُهُ تَحْتَ حَائِطٍ وَ بَعْضُهُ خَارِجٌ مِنْهُ قَدْ شَعَّثَتْهُ اَلطَّيْرُ وَ مَزَّقَتْهُ اَلْكِلاَبُ ثُمَّ مَضَى فَرُفِعَتْ لَهُ مَدِينَةٌ فَدَخَلَهَا فَإِذَا هُوَ بِعَظِيمٍ مِنْ عُظَمَائِهَا مَيِّتٍ عَلَى سَرِيرٍ مُسَجًّى بِالدِّيبَاجِ حَوْلَهُ اَلْمِجْمَرُ فَقَالَ يَا رَبِّ أَشْهَدُ أَنَّكَ حَكَمٌ عَدْلٌ لاَ تَجُورُ هَذَا عَبْدُكَ لَمْ يُشْرِكْ بِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَمَتَّهُ بِتِلْكَ اَلْمِيتَةِ وَ هَذَا عَبْدُكَ لَمْ يُؤْمِنْ بِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَمَتَّهُ بِهَذِهِ اَلْمِيتَةِ فَقَالَ عَبْدِي أَنَا كَمَا قُلْتَ حَكَمٌ عَدْلٌ لاَ أَجُورُ ذَلِكَ عَبْدِي كَانَتْ لَهُ عِنْدِي سَيِّئَةٌ أَوْ ذَنْبٌ أَمَتُّهُ بِتِلْكَ اَلْمِيتَةِ لِكَيْ يَلْقَانِي وَ لَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ هَذَا عَبْدِي كَانَتْ لَهُ عِنْدِي حَسَنَةٌ فَأَمَتُّهُ بِهَذِهِ اَلْمِيتَةِ لِكَيْ يَلْقَانِي وَ لَيْسَ لَهُ عِنْدِي حَسَنَةٌ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک نبی نے ایک جگہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک دیوار میں دبا پڑا ہے، اس کا آدھا جسم دیوار کے نیچے اور باقی آدھا دیوار سے باہر تھا، پرندوں نے اسے بکھیر دیا تھا اور کتوں نے اسے چبا دیا تھا۔ پھر وہ ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں سرداروں میں سے ایک سردار کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس کا جسم ایک تخت پر انتہائی خوبصورت کپڑوں سے ڈھکا ہوا تھا اور اس کے گرد ایک بہت بڑا بھیڑ تھا۔ یہ دیکھ کر نبی نے مناجات کی: پروردگار! تو حاکم عادل اور منصف ہے، تو ظلم نہیں کرتا، تیرے اس بندے نے پلک جھپکنے کے لیے بھی کبھی شرک نہیں کیا تھا اور تو نے اسے ایسی (عبرتناک) موت دے دی جبکہ تیرا یہ بندہ ایک پلک جھپکنے کے

---

[1] کلیات حدیث قدسی ص ۴۴۸؛ المؤمن ص ۳۸؛ بحار الانوار ج ۶، ص ۱۷۲

[2] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۳۸

لیے بھی تجھ پر ایمان نہیں لایا اور تو نے اسے ایسی (احترام والی) موت دی ہے؟

اللہ نے فرمایا: میرے بندے! میں ویسا ہی ہوں جیسا تو نے کہا کہ میں ہوں۔ میں انصاف سے فیصلے کرتا ہوں اور ناانصافی نہیں کرتا۔ میرے اس بندے کی کچھ لغزشیں اور گناہ تھے اور میں نے اسے اسی طرح مار دیا تا کہ وہ میرے حضور حاضر ہو جبکہ اس پر کچھ (گناہ) نہ ہو جبکہ میرے اس بندے کی میرے پاس کچھ نیکیاں تھیں، اس لیے میں نے اسے اس طرح موت دی تا کہ وہ میرے حضور میں بغیر کسی نیکی کے حاضر ہو۔ [1]

بیان:

التشعیث التفریق و التمزیق التخریق

"التشعیث" اس سے مراد تفریق ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند مرسل کالموثق ہے کیونکہ سہل مشائخ اجازہ ثقہ ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور محمد بن اورمہ کامل الزیارات کا راوی ہے اور درست بن ابی منصور تفسیر قمی کا راوی ہے مگر یہ بھی غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

12/3543 الکافی، ۱/۱۲/۴۴۷/۲ العدۃ عن أحمد عن السراد عن ٱلْكِنَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ شَيْخٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ أَشْكُو إِلَيْكَ وُلْدِي وَ عُقُوقَهُمْ وَ إِخْوَانِي وَ جَفَاهُمْ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَا هَذَا إِنَّ لِلْحَقِّ دَوْلَةً وَ لِلْبَاطِلِ دَوْلَةً وَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي دَوْلَةِ صَاحِبِهِ ذَلِيلٌ وَ إِنَّ أَدْنَى مَا يُصِيبُ ٱلْمُؤْمِنَ فِي دَوْلَةِ ٱلْبَاطِلِ ٱلْعُقُوقُ مِنْ وُلْدِهِ وَ ٱلْجَفَاءُ مِنْ إِخْوَانِهِ وَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُصِيبُهُ شَيْءٌ مِنَ ٱلرَّفَاهِيَةِ فِي دَوْلَةِ ٱلْبَاطِلِ إِلاَّ ٱبْتُلِيَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِمَّا فِي بَدَنِهِ وَ إِمَّا فِي وُلْدِهِ وَ إِمَّا فِي مَالِهِ حَتَّى يُخَلِّصَهُ ٱللَّهُ مِمَّا ٱكْتَسَبَ فِي دَوْلَةِ ٱلْبَاطِلِ وَ يُوَفِّرَ لَهُ حَظَّهُ فِي دَوْلَةِ ٱلْحَقِّ فَاصْبِرْ وَ أَبْشِرْ.

کنانی سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک بزرگ آدمی داخل ہوا اور عرض کیا: اے ابوعبداللہ علیہ السلام! میں آپ سے اپنی اولاد، ان کی نافرمانی اور اپنے بھائیوں اور میرے بڑھاپے میں ان کی جفا کی شکایت کرتا ہوں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے شخص! حق کے لیے بھی بادشاہی ہے اور باطل کے لیے بھی بادشاہی ہے۔ ان میں

[1] المومن ص ۱۸؛ بحار الانوار ج ۱۴، ص ۵۸۴؛ النور المبین فی قصص الانبیاء والمرسلین ص ۴۵۵

[2] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۳۹

سے ہر ایک دوسرے کی بادشاہی میں ذلیل وخوار ہے۔ باطل کی بادشاہی میں مومن کو سب سے کم جو نقصان پہنچتا ہے وہ اس کی اولاد کی نافرمانی اور اس کے بھائیوں کی طرف سے ظلم ہے اور کوئی مومن ایسا نہیں جسے باطل حکومت میں عیش و عشرت کی کوئی چیز نصیب ہو جائے مگر یہ کہ اس کی موت سے پہلے اس کی آزمائش کی جاتی ہے چاہے اس کے بدن میں، چاہے اس کی اولاد میں اور چاہے اس کے مال میں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو باطل کی بادشاہی میں حاصل ہونے والی چیزوں سے پاک کر دیتا ہے اور حق کی حکومت میں اس کا حصہ وافر اسے دیا جاتا ہے، پس صبر کر اور خوشخبری سنا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

13/3544 الکافی، ۱/۱/۴۴۹/۲ محمد عن ابن عیسی عن السراد عَنْ عَبْدِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَبْدِيِّ عَنِ ٱبْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: قَالَ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ ٱلْعَبْدَ مِنْ عَبِيدِيَ ٱلْمُؤْمِنِينَ لَيُذْنِبُ ٱلذَّنْبَ ٱلْعَظِيمَ مِمَّا يَسْتَوْجِبُ بِهِ عُقُوبَتِي فِي ٱلدُّنْيَا وَ ٱلْآخِرَةِ فَأَنْظُرُ لَهُ فِيمَا فِيهِ صَلاَحُهُ فِي آخِرَتِهِ فَأُعَجِّلُ لَهُ ٱلْعُقُوبَةَ عَلَيْهِ فِي ٱلدُّنْيَا لِأُجَازِيَهُ بِذَلِكَ ٱلذَّنْبِ وَ أُقَدِّرُ عُقُوبَةَ ذَلِكَ ٱلذَّنْبِ وَ أَقْضِيهِ وَ أَتْرُكُهُ عَلَيْهِ مَوْقُوفاً غَيْرَ مُمْضًى وَ لِي فِي إِمْضَائِهِ ٱلْمَشِيئَةُ وَ مَا يَعْلَمُ عَبْدِي بِهِ فَأَتَرَدَّدُ فِي ذَلِكَ مِرَاراً عَلَى إِمْضَائِهِ ثُمَّ أُمْسِكُ عَنْهُ فَلاَ أُمْضِيهِ كَرَاهَةً لِمَسَاءَتِهِ وَ حَيْداً عَنْ إِدْخَالِ ٱلْمَكْرُوهِ عَلَيْهِ فَأَتَطَوَّلُ عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ عَنْهُ وَ ٱلصَّفْحِ مَحَبَّةً لِمُكَافَاتِهِ لِكَثِيرِ نَوَافِلِهِ ٱلَّتِي يَتَقَرَّبُ بِهَا إِلَيَّ فِي لَيْلِهِ وَ نَهَارِهِ فَأَصْرِفُ ذَلِكَ ٱلْبَلاَءَ عَنْهُ وَ قَدْ قَدَّرْتُهُ وَ قَضَيْتُهُ وَ تَرَكْتُهُ مَوْقُوفاً وَ لِي فِي إِمْضَائِهِ ٱلْمَشِيئَةُ ثُمَّ أَكْتُبُ لَهُ عَظِيمَ أَجْرِ نُزُولِ ذَلِكَ ٱلْبَلاَءِ وَ أَدَّخِرُهُ وَ أُوَفِّرُ لَهُ أَجْرَهُ وَ لَمْ يَشْعُرْ بِهِ وَ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ أَذَاهُ وَ أَنَا ٱللَّهُ ٱلْكَرِيمُ ٱلرَّؤُوفُ ٱلرَّحِيمُ۔

ترجمہ: ابن ابویعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: اللہ فرماتا ہے کہ میرے مومن بندوں میں سے ایک بندہ بہت بڑا گناہ کرتا ہے جو اسے دنیا اور آخرت میں میرے عذاب کا حقدار بنا دیتا ہے۔ پس میں دیکھتا ہوں کہ اس کی آخرت میں اس کے لیے کیا بہتر ہے۔ چنانچہ میں اس کی سزا کو اس دنیا میں جلدی کر دیتا ہوں تاکہ میں اسے اس گناہ کا بدلہ دوں۔ میں اس گناہ کی سزا کا تعین کرتا ہوں اور اس

[1] مشکاۃ الانوار ص ۴۸۲؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۶۷۲

[2] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۳۸؛ حدود الشریعہ ج ۲، ص ۵۰۶؛ تکمیل المکارم ج ۲، ص ۳۳۲

کے بارے میں فیصلہ کرتا ہوں۔ پھر میں اس پر عمل کیے بغیر اسے روکے رکھتا ہوں اور اس کے نفاذ میں میری مشیت ہوتی ہے جس کا میرے بندے کو اس کا علم نہیں ہوتا۔ میں اس کے نفاذ میں کئی بار ہچکچاتا ہوں۔ پھر میں اسے روک لیتا ہوں اور اس پر عمل نہیں کرتا۔ میں اس کو تکلیف پہنچانا ناپسند کرتا ہوں اور اس پر مصیبت بھیجنے سے گریز کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں اسے معاف کر دیتا ہوں اس کے نوافل کے بجالانے کے سبب جو رات اور دن میں وہ بجالایا ہے میرا تقرب حاصل کرنے کے لیے۔ پس میں اس سے بدبختی کو ہٹا دیتا ہوں حالانکہ میں نے پہلے سے ہی طے کیا تھا، فیصلہ کیا تھا اور اسے روک رکھا تھا اور اس کا نفاذ میری مشیت تھی۔ اس کے بعد میں اس کے لیے اس بدقسمتی کے لیے ایک عظیم انعام لکھتا ہوں۔ میں اسے اس کے لیے محفوظ رکھتا ہوں، اس کا اجر مہیا کرتا ہوں جبکہ اسے شعور بھی نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے کوئی اذیت پہنچتی ہے۔ میں اللہ ہوں، کریم ہوں، روف ہوں اور رحم کرنے والا ہوں۔ [1]

بیان:

و أقدر عقوبة ذلك الذنب يعني ربما أعجل و ربما أقدر فالواو بمعنى أو و الحيد الميل عن الشيء و العدول محبة لمكافاته يعني إنما أتطول عليه بالعفو و الصفح لمحبتي أن أكافئ نوافله الكثيرة المتقرب بها إلي ثم لا أكتفي بذلك العفو و الصفح في مكافأته تلك حتى أكتب له أجر ذلك البلاء مضافا إلى العفو و الصفح

”أقدر عقوبة ذلك الذنب“ یعنی کبھی کبھی ”اعجل“ آتا ہے اور کبھی ”اقدر“ آتا ہے۔ پس ”واؤ“ بامعنی ”أو“ ہے۔

”الحید“ کسی چیز سے جھک جانا اور منہ موڑنا۔

”محبة لمكافأته“ میرا مطلب ہے کہ میں صرف اپنی محبت سے اس کے لیے عفو و درگزر کا متمنی ہوں کہ میں اس کی بہت سی ایسی عبادتوں کا بدلہ دوں جن سے وہ مجھ سے قریب ہوتا ہے اور پھر میں اس معافی اور بخشش سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں جب تک میں اس کے لیے اس مصیبت کا بدلہ معافی اور بخشش کے علاوہ لکھتا ہوں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2]

14/3545 الكافي ۲/۲۵۰/۱/۲ العدة عن سهل و علي عن أبيه جميعا عن السراد عن ابن رئاب قال:

---

[1] کلیات حدیث قدسی ص ۶۵۰

[2] مرآة العقول ج ۱۱، ص ۳۴۶

سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿وَ مٰا أَصٰابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمٰا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ﴾ أَ رَأَيْتَ مَا أَصَابَ عَلِيّاً وَ أَهْلَ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ مِنْ بَعْدِهِ هُوَ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَ هُمْ أَهْلُ بَيْتِ طَهَارَةٍ مَعْصُومُونَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ يَتُوبُ إِلَى اَللَّهِ وَ يَسْتَغْفِرُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ إِنَّ اَللَّهَ يَخُصُّ أَوْلِيَاءَهُ بِالْمَصَائِبِ لِيَأْجُرَهُمْ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ ۔

ابن رئاب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''اور تم پر جو مصیبت آتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے کاموں سے آتی ہے اور وہ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ (الشوریٰ: ۳۰)۔'' کے بارے میں پوچھا کہ کیا آپؑ سمجھتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام اور ان کے اہلبیتؑ پر جو مصیبتیں آئیں وہ ان کے ہاتھوں کی کمائی ہوئی تھیں جبکہ اہلبیت طہارت معصوم ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور خدا توبہ کرتے تھے اور بغیر کسی گناہ کے دن رات ستر مرتبہ اس سے استغفار کرتے تھے۔ اللہ اپنے اولیاء کو مصائب سے مخصوص کرتا ہے تاکہ وہ انہیں بغیر گناہوں کے اجر عطا فرمائے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح بلکہ صحیح سے بھی اعلیٰ ہے۔ [2] یا پھر حسن ہے۔ [3] یا پھر صحیح ہے۔ [4] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

15/3546 الکافی، ۱/۳/۴۵۰/۲ علی رَفَعَهُ قَالَ: لَمَّا حُمِلَ عَلِيُّ بْنُ اَلْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ إِلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَأُوقِفَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ يَزِيدُ لَعَنَهُ اَللَّهُ: ﴿وَ مٰا أَصٰابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمٰا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ﴾ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ لَيْسَتْ هَذِهِ اَلْآيَةُ فِينَا إِنَّ فِينَا قَوْلَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: ﴿مٰا أَصٰابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي اَلْأَرْضِ وَ لاٰ فِي أَنْفُسِكُمْ إِلاّٰ فِي كِتٰابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهٰا إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اَللّٰهِ يَسِيرٌ﴾ ۔

علی نے مرفوع روایت کی ہے کہ جب امام زین العابدین علیہ السلام کو اسیر بنا کر یزید بن معاویہ (ملعون) کے پاس

---

[1] تفسیر القمی ج۲، ص۲۷۷؛ معانی الاخبار ص۳۸۳؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۴، ص۸۲۶؛ بحار الانوار ج۴۴، ص۲۷۶ و ج۷۸، ص۱۸۰؛ تفسیر نور الثقلین ج۴، ص۵۸۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۱، ص۵۲۶؛ عوالم العلوم ج۱۷، ص۵۲۰

[2] مرآۃ العقول ج۱۱، ص۳۴۷

[3] المحجۃ البیضاء کاشانی ج۷، ص۱۸

[4] البراھین الواضحہ ج۲، ص۳۶؛ بدایۃ المعارف خرازی ج۱، ص۱۴۱؛ الفوائد البھیہ ج۱، ص۲۷۴

لے جایا گیا تو آپؑ کو اس کے سامنے کھڑا کیا گیا۔ یزید نے یہ آیت پڑھی: ''اور تم پر جو مصیبت آتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے کاموں سے آتی ہے۔(الشوریٰ: ۳۰)۔''

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت ہمارے بارے میں نہیں ہے۔ بے شک ہمارے بارے میں اللہ کا یہ قول ہے: ''جو کوئی مصیبت زمین پر یا خود تم پر پڑتی ہے وہ اس سے پیشتر کہ ہم اسے پیدا کریں کتاب میں لکھی ہوتی ہے، بے شک یہ اللہ کے نزدیک آسان بات البرھان فی تفسیر القرآن ج ۴، ص ۸۲۶ (۲۲:)۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [۲]

16/3547 الکافی، ۲/۱/۴۴۹/۲ محمد عن أحمد عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ (وَ مٰا أَصٰابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمٰا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ) فَقَالَ هُوَ (وَ يَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ) قَالَ قُلْتُ لَيْسَ هَذَا أَرَدْتُ أَ رَأَيْتَ مَا أَصَابَ عَلِيّاً وَ أَشْبَاهَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ يَتُوبُ إِلَى اَللَّهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ.

ترجمہ: ابن بکیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''اور تم پر جو مصیبت آتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے کاموں سے آتی ہے۔(الشوریٰ: ۳۰)۔'' کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: ''وہ بہت زیادہ کو معاف کر دیتا ہے۔(ایضا)۔''

میں نے عرض کیا: میرا مطلب اس معنی میں نہیں تھا۔ آپؑ کیا فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام اور اہل بیتؑ میں سے ان جیسے لوگوں پر کیا گزری ہے؟

آپؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن میں ستر بار بغیر کسی گناہ کے اللہ کے حضور توبہ تائب ہوا کرتے تھے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [۴]

---

[۱] البرھان فی تفسیر القرآن ج ۴، ص ۸۲۶
[۲] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۴۸
[۳] البرھان فی تفسیر القرآن ج ۴، ص ۸۲۶
[۴] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۴۶

۱۸۳ ۔ باب أصناف عقوبات الذنوب و تفسيرها

باب: گناہوں کی سزاؤں کی اقسام اوران کی تفسیر

1/3548 الکافی، ۱/۱/۴۴۷/۲ الاثنان عن أحمد عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلذُّنُوبُ اَلَّتِي تُغَيِّرُ اَلنِّعَمَ اَلْبَغْيُ وَ اَلذُّنُوبُ اَلَّتِي تُورِثُ اَلنَّدَمَ اَلْقَتْلُ وَ اَلَّتِي تُنْزِلُ اَلنِّقَمَ اَلظُّلْمُ وَ اَلَّتِي تَهْتِكُ اَلسِّتْرَ شُرْبُ اَلْخَمْرِ وَ اَلَّتِي تَحْبِسُ اَلرِّزْقَ اَلزِّنَا وَ اَلَّتِي تُعَجِّلُ اَلْفَنَاءَ قَطِيعَةُ اَلرَّحِمِ وَ اَلَّتِي تَرُدُّ اَلدُّعَاءَ وَ تُظْلِمُ اَلْهَوَاءَ عُقُوقُ اَلْوَالِدَيْنِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ گناہ جو نعمتوں کو بدل دیتا ہے وہ بغاوت ہے، وہ گناہ جو ندامت کا سبب بنتا ہے وہ قتل ہے، جو نفرت پیدا کرتا ہے وہ ظلم ہے، وہ جو عزت کا پردہ چاک کر کے رسوائی لانے والا ہے وہ شراب پینا ہے، وہ جو رزق کو روکتا ہے وہ زنا ہے، وہ جو فنا کو جلدی لاتا ہے وہ قطع رحمی ہے اور وہ جو دعاؤں کو رد کرتا ہے اور فضاؤں کو تاریک کرتا ہے وہ والدین کی نافرمانی ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے لیے سند مجہول ہے جبکہ معلیٰ ثقہ جلیل ثابت ہے۔ البتہ ماہ رمضان کے استقبال کی ایک دعا منقول ہے جس میں یہ جملے موجود ہیں۔ [3] اور اس کی سند حسن ہے۔ [4] مگر میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3549 الکافی، ۱/۲/۴۴۸/۲ علی عن أبيه عن السراد عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ كَانَ أَبِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ اَلذُّنُوبِ اَلَّتِي تُعَجِّلُ اَلْفَنَاءَ وَ تُقَرِّبُ اَلْآجَالَ وَ تُخْلِي اَلدِّيَارَ وَ هِيَ قَطِيعَةُ اَلرَّحِمِ وَ اَلْعُقُوقُ وَ تَرْكُ اَلْبِرِّ.

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: میرے والد گرامیؑ

---

[1] علل الشرائع ج ۲، ص ۵۸۴؛ معانی الاخبار ص ۲۶۹؛ الاختصاص ص ۲۳۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۷۴؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۳۵۱؛ بحارالانوار ج ۷۰، ص ۳۷۴ و ج ۸۳، ص ۲۵۳ و ج ۱۰۱، ص ۳۷۳

[2] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۴۱

[3] الکافی ج ۴، ص ۷۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲، ص ۱۰۲ ح ۱۸۴۸؛ تہذیب الاحکام ج ۳، ص ۱۰۶؛ الوافی ج ۱۱، ص ۳۹۸ ح ۱۰۸۵۱؛ اقبال الاعمال ج ۱، ص ۴۵؛ بحارالانوار ج ۹۴، ص ۳۴۰

[4] مراۃ العقول ج ۱۶، ص ۲۲۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی ج ۴، ص ۱۶؛ ملاذ الاخیار ج ۵، ص ۱۳۲

فرمایا کرتے تھے کہ ہم ان گناہوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جو ہلاکت کو تیز کرتے ہیں، موت کو قریب کرتے ہیں اور بستیوں (گھروں) کو خالی کر دیتے ہیں اور وہ قطع رحمی، والدین کی نافرمانی اور نیکی کو ترک کرنا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن موثق ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے کیونکہ اسحاق امامی اور ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3550 الكافی، ۱/۳/۴۴۸/۲ علی عن النخعی أو بعض أصحابه عن النخعی عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِذَا فَشَا أَرْبَعَةٌ ظَهَرَتْ أَرْبَعَةٌ إِذَا فَشَا اَلزِّنَا ظَهَرَتِ اَلزَّلْزَلَةُ وَ إِذَا فَشَا اَلْجَوْرُ فِي اَلْحُكْمِ اِحْتَبَسَ اَلْقَطْرُ وَ إِذَا خُفِرَتِ اَلذِّمَّةُ أُدِيلَ لِأَهْلِ اَلشِّرْكِ مِنْ أَهْلِ اَلْإِسْلاَمِ وَ إِذَا مُنِعَتِ اَلزَّكَاةُ ظَهَرَتِ اَلْحَاجَةُ.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب چار چیزیں پھیل جائیں گی تو چار چیزیں ظاہر ہوں گی: جب زنا پھیل جائے گا تو زلزلے ظاہر ہو ہوں گے، جب حکومت میں ناانصافی پھیل جائے گی تو بارشیں روک دی جائیں گی، جب ذمہ داری (عہد) کو توڑا جائے گا تو اہل شرک اہل شرک سے غالب ہو جائیں گے اور جب زکوٰۃ روک دی جائے گی تو محتاجی ظاہر ہو گی۔ [۳]

بیان:

خفر الذمة نقضها و الإدالة لأهل الشرك من أهل الإيمان نصرة أهل الشرك و جعل الدولة لهم على أهل الإيمان

"خفر" عہد کی حفاظت کرنا، اسے توڑنا، اور اہل ایمان میں سے اہلِ شرک کی رہنمائی کرنا، اہلِ شرک کی حمایت کرنا، اور اہل ایمان پر ان کے لیے حکومت بنانا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۴]

4/3551 الفقیه، ۱/۵۲۲/۱۴۸۸ التهذیب، ۳/۱۴۷/۱/۱ عَبْدُ اَلرَّحْمَنِ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ اَلصَّادِقِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا فَشَتْ أَرْبَعَةٌ ظَهَرَتْ أَرْبَعَةٌ إِذَا فَشَا اَلزِّنَا ظَهَرَتِ اَلزَّلاَزِلُ وَ إِذَا أُمْسِكَتِ اَلزَّكَاةُ

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۷۳؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۳۵۲

[۲] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۴۲

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۷۵؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۳، ص ۳۵۲؛ بحار الانوار ج ۸۴، ص ۲۵۳

[۴] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۴۲

هَلَكَتِ ٱلْمَاشِيَةُ وَ إِذَا جَارَ ٱلْحُكَّامُ فِي ٱلْقَضَاءِ أُمْسِكَ ٱلْقَطْرُ مِنَ ٱلسَّمَاءِ وَ إِذَا خُفِرَتِ ٱلذِّمَّةُ نُصِرَ ٱلْمُشْرِكُونَ عَلَى ٱلْمُسْلِمِينَ.

عبدالرحمن بن کثیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب چار باتیں افشاء ہو جائیں گی تو چار چیزیں ظاہر ہوں گی: جب زنا افشاء ہوگا تو زلزلے آئیں گے، جب زکوٰۃ روک لی جائے گی تو مویشی ہلاک ہوں گے، جب حکام فیصلوں میں ناانصافی کریں گے تو آسمان سے بارشیں روک دی جائیں گی، جب ذمہ داری (عہد) کو توڑا جائے گا تو مشرکین مسلمانوں پر فتحیاب ہوں گے۔ [1]

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق کا عبدالرحمٰن بن کثیر تک طرق کو صحیح کہا گیا ہے۔ [2] اور شیخ طوسی کی سند کو علامہ مجلسی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک شیخ صدوق کی سند موثق ہے کیونکہ علی بن حسان ہاشمی کامل الزیارات کا راوی ہے۔ اگرچہ اس کو ضعیف کہا گیا ہے مگر ہم توثیق کو ترجیح دیتے ہیں البتہ یہ غیر امامی ہے۔ نیز واضح ہو کہ یہاں علی بن حسان الواسطی سہو ہے اور عبدالرحمٰن بن کثیر تفسیر قمی اور کامل الزیارات دونوں کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3552 الکافی، ۲/۲۷۳/۱/۱ علی عن أبیه و العدة عن أحمد جمیعا عن البزنطی عَنْ أَبَانٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: خَمْسٌ إِنْ أَدْرَكْتُمُوهُنَّ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْهُنَّ لَمْ تَظْهَرِ ٱلْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوهَا إِلاَّ ظَهَرَ فِيهِمُ ٱلطَّاعُونُ وَ ٱلْأَوْجَاعُ ٱلَّتِي لَمْ تَكُنْ فِي أَسْلاَفِهِمُ ٱلَّذِينَ مَضَوْا وَ لَمْ يَنْقُصُوا ٱلْمِكْيَالَ وَ ٱلْمِيزَانَ إِلاَّ أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَ شِدَّةِ ٱلْمَئُونَةِ وَ جَوْرِ ٱلسُّلْطَانِ وَ لَمْ يَمْنَعُوا ٱلزَّكَاةَ إِلاَّ مُنِعُوا ٱلْقَطْرَ مِنَ ٱلسَّمَاءِ وَ لَوْ لاَ ٱلْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا وَ لَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ ٱللَّهِ وَ عَهْدَ رَسُولِهِ إِلاَّ سَلَّطَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ وَ أَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَ لَمْ يَحْكُمُوا بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلاَّ جَعَلَ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم پانچ چیزیں پا لو تو ان سے اللہ کی پناہ مانگو: جب کسی قوم میں ظاہر بظاہر گناہ ہونے لگیں تو پھر اس قوم میں طاعون اور اس قسم کی دوسری بیماریاں عام

---

[1] الخصال ج ۱، ص ۲۴۲؛ روضۃ الواعظین ج ۲، ص ۴۶۲؛ وسائل الشیعہ ج ۸، ص ۱۳؛ بحار الانوار ج ۶۷، ص ۲۱ و ج ۸۸، ص ۱۴۷ و ج ۹۳، ص ۱۳ و ج ۹۷، ص ۴۵ و ج ۱۰۱، ص ۳۶۳

[2] روضۃ المتقین ج ۲، ص ۲۲۱

[3] ملاذ الاخیار ج ۵، ص ۲۲۱

ہونے لگتی ہیں جو پہلے ان کے اسلاف میں نہ تھیں اور جب ناپ تول میں کمی ہوتی ہے تو پھر قحط، تنگدستی اور ظالم بادشاہ کے ستم کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جب زکوۃ کی ادائیگی نہیں ہوتی تو بارش سے محروم کر دیئے جاتے ہیں اور اگر جانور نہ ہوتے تو ان لوگوں پر کبھی بارش نہ برستی، جب خدا اور رسول ﷺ سے باندھے گئے عہد و پیمان توڑ دیئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو ان پر مسلط کر دیتا ہے اور جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اُسے واپس لے لیا جاتا ہے اور جب احکام الٰہی کے بغیر قضاوت ہونے لگے تو خدا ان کے درمیان ہی ان کا عذاب (یا ان کی خانہ جنگی) قرار دے دیتا ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [2] لیکن شیخ صدوق کی سند صحیح ہے۔ [3] (واللہ اعلم)

6/3553 الکافی، ۲/۳۷۴/۲/۱ بالإسنادین عن السراد عن مالك بن عطية عن الثمالى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا مِنْ بَعْدِي كَثُرَ مَوْتُ الْفَجْأَةِ وَإِذَا طُفِّفَ الْمِكْيَالُ وَ الْمِيزَانُ أَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِالسِّنِينَ وَ النَّقْصِ وَ إِذَا مَنَعُوا الزَّكَاةَ مَنَعَتِ الْأَرْضُ بَرَكَتَهَا مِنَ الزَّرْعِ وَ الثِّمَارِ وَ الْمَعَادِنِ كُلَّهَا وَ إِذَا جَارُوا فِي الْأَحْكَامِ تَعَاوَنُوا عَلَى الظُّلْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَإِذَا نَقَضُوا الْعَهْدَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ وَإِذَا قَطَعُوا الْأَرْحَامَ جُعِلَتِ الْأَمْوَالُ فِي أَيْدِي الْأَشْرَارِ وَإِذَا لَمْ يَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ يَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لَمْ يَتَّبِعُوا الْأَخْيَارَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ شِرَارَهُمْ فَيَدْعُوا خِيَارُهُمْ فَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ.

ثمالی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہم نے حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں لکھا ہوا پایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میرے بعد زنا کاری ظاہر ہو جائے گی تو ناگہانی موت عام ہو جائے گی، جب ناپ و تول میں کمی کی جائے گی تو لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو جائیں گے، جب لوگ زکوۃ نہیں دیں گے تو زمین زراعت، پھل فروٹ اور کانوں کی برکت کھو دے گی، جب حاکم اپنے فیصلوں میں ظلم و زیادتی کریں گے تو پھر

---

[1] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۵۲؛ مشکاۃ الانوار فی غرر الاخبار ص ۱۳۹؛ سلوۃ الحزین (الدعوات) ص ۸۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۷۲؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۶۷ و ج ۸۸، ص ۳۳۷

[2] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۷۲

[3] الآراء الفقہیہ محجنی ج ۱، ص ۳۸۱

ظلم وتعدی میں ایک دوسرے کی امداد کریں گے، جب عہد شکنی کریں گے تو خدا ان پر دشمن کو مسلط کر دے گا، جب قطع رحمی کریں گے تو ان کی دولت اشرار کے ہاتھوں میں چلی جائے گی، جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہیں کریں گے اور میرے خانوادہ کے اختیار و نیکوکار حضرات کی پیروی نہیں کریں گے تو خدا ان پر ان کے بُروں کو مسلط کر دے گا اور جب ان کے نیکوکار دعا کریں گے تو وہ قبول نہیں ہو گی۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۲]

7/3554 الکافی،۵/۳۱۷/۱/۵۳ القمی عن الکوفی عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مَنْدَلِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْعَنَزِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ مِسْمَعٍ عَنِ اَلْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ الفقیه،۱/۵۲۲/۱۴۸۹ التهذیب،۳/۱۴۸/۲/۱ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِذَا غَضِبَ اَللَّهُ عَلَى أُمَّةٍ وَلَمْ يُنْزِلْ بِهَا اَلْعَذَابَ غَلَتْ أَسْعَارُهَا وَقَصُرَتْ أَعْمَارُهَا وَلَمْ تَرْبَحْ تُجَّارُهَا وَلَمْ تَزْكُ ثِمَارُهَا وَلَمْ تَغْزُرْ أَنْهَارُهَا وَحُبِسَ عَنْهَا أَمْطَارُهَا وَسُلِّطَ عَلَيْهَا شِرَارُهَا.

امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر غضبناک ہوتا ہے مگر اس پر عذاب نازل نہیں کرتا تو چیزوں کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں، عمریں کم ہو جاتی ہیں، تاجروں کو نفع نہیں ہوتا، درختوں کے پھل اچھے نہیں اترتے، نہروں (دریاوں) میں پانی کم ہو جاتے ہیں، ان سے بارش بند ہو جاتی ہے اور ان پر شریر لوگ مسلط ہو جاتے ہیں۔ [۳]

بیان:

الزکاء النمو و الازدیاد و الغزارة الکثرة و فی التهذیب و لم تعذب أنهارها و یأتی تفسیر عقوبات الذنوب بنحو أبسط فی أبواب الذکر و الدعاء من کتاب الصلاة إن شاء الله تعالی:

"الزکأ" ترقی اور اضافہ۔

"الغزارۃ" کثرت۔

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص ۲۷۳؛ بحار الانوار ج۷۰، ص ۳۶۹ وج ۴۷، ص ۱۵۵ وج ۸۸، ص ۳۲۸ وج ۹۷، ص ۴۶؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۵۲؛ علل الشرائع ج۲، ص ۵۸۴؛ تحف العقول ص ۵۱؛ روضۃ الواعظین ج۲، ص ۴۲۰؛ الامالی (للطوسی) ص ۲۱۰

[۲] مرآۃ العقول ج۱۱، ص ۷۴؛ معجم الاحادیث المعتبرہ ج۳، ص ۳۱۰؛ الآراء الفقہیہ مجلسی ج۱، ص ۳۸۱؛ روضۃ المتقین ج۲، ص ۷۷۳

[۳] الامالی (للصدوق) ص ۵۸۲؛ تحف العقول عن آل الرسول علیہم السلام ص ۵۱؛ غرر الحکم ودرر الکلم ص ۲۹۲؛ قصص الانبیاء (للراوندی) ص ۲۳۷؛ اعلام الدین ص ۴۰۷؛ بحار الانوار ج۷۰، ص ۳۵۰ وج ۴۷، ص ۱۵۵ وج ۸۸، ص ۳۲۸؛ مستدرک الوسائل ج۶، ص ۱۸۹

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1]

۱۸۴ ۔ باب الاستدراج

باب: رفتہ رفتہ عذاب

1/3555 الکافی ۲/۴۵۲/۱/۱ العدۃ عن أحمد عن علی بن الحکم عن ابن جُندَبٍ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ اَلسِّمْطِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ اَللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً فَأَذْنَبَ ذَنْباً أَتْبَعَهُ بِنَقِمَةٍ وَ يُذَكِّرُهُ اَلاِسْتِغْفَارَ وَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ شَرّاً فَأَذْنَبَ ذَنْباً أَتْبَعَهُ بِنِعْمَةٍ لِيُنْسِيَهُ اَلاِسْتِغْفَارَ وَ يَتَمَادَى بِهَا وَ هُوَ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لاٰ يَعْلَمُونَ) بِالنِّعَمِ عِنْدَ اَلْمَعَاصِي.

سفیان بن سمط سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر اللہ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اور وہ گناہ کرتا ہے تو وہ اس کے بعد انتقام لے لیتا ہے اور استغفار کی یاد دلاتا ہے اور جب اللہ کسی بندے کے لیے برائی کا ارادہ کرتا ہے اور وہ گناہ کرتا ہے تو اس کے بعد اسے کوئی نعمت دے دیتا ہے تا کہ وہ استغفار بھول جائے اور اس پر ڈٹا رہے اور یہی بات اللہ کے قول میں ہے: ''ہم انہیں آہستہ آہستہ پکڑیں گے ایسی جگہ سے جہاں انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ (الاعراف: ۱۸۲)'' گناہوں کے وقت نعمت دے کر۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ سفیان سے ابن ابی عمیر روایت کرتا ہے۔ [4]

2/3556 الکافی ۲/۴۵۲/۲/۱ العدۃ عن سهل و علی عن أبیه جمیعاً عن السراد عَنِ اِبْنِ رِئَابٍ عَنْ

---

[1] مراۃ العقول ج ۱۹، ص ۴۳۷

[2] علل الشرائع ج ۲، ص ۵۶۱؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۱۶۰؛ تفسیر الصافی ج ۲، ص ۲۵۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۶۸؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۶۲۰ و ج ۵، ص ۴۶۳؛ بحار الانوار ج ۵، ص ۲۱۷ و ج ۶۴، ص ۲۲۹ و ج ۷۰، ص ۳۸۷؛ تفسیر نور الثقلین ج ۲، ص ۱۰۵؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۵، ص ۲۵۶؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۳۲؛

[3] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۵۲

[4] الکافی ج ۲، ص ۵۰۴؛ الوافی ج ۲، ص ۲۳۲ ح ۵۱۰۵؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۱۹؛ وسائل الشیعہ ج ۲، ص ۶۱؛ بحار الانوار ج ۷۳، ص ۸۶

بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلاِسْتِدْرَاجِ فَقَالَ هُوَ اَلْعَبْدُ يُذْنِبُ اَلذَّنْبَ فَيُمْلَى لَهُ وَ تُجَدَّدُ لَهُ عِنْدَهَا اَلنِّعَمُ فَتُلْهِيهِ عَنِ اَلاِسْتِغْفَارِ مِنَ اَلذُّنُوبِ فَهُوَ مُسْتَدْرَجٌ مِنْ حَيْثُ لاَ يَعْلَمُ.

ترجمہ: ابن رحاب نے اپنے کسی ساتھی سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے استدراج کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: وہ یہ ہے کہ ایک بندہ گناہ کرتا ہے تو اسے مہلت دی جاتی ہے اور اس پر نئی نئی نعمتیں آتی جاتی ہیں پس وہ گناہوں سے استغفار کرنے سے چشم پوشی کر جاتا ہے پس وہ مستدرج (بتدریج پھنس رہا) ہوتا ہے کہ اس بارے اسے علم بھی نہیں ہوتا۔ [1]

بیان:

الإملاء الإمهال

"الإملاء" مہلت دینا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [2] لیکن یہی سند اگلی حدیث میں بھی ہے جس میں ارسال نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3557 الكافي، ۱/۳/۴۵۲/۲ محمد عن ابن عيسى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ (سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لاٰ يَعْلَمُونَ) قَالَ هُوَ اَلْعَبْدُ يُذْنِبُ اَلذَّنْبَ فَتُجَدَّدُ لَهُ اَلنِّعْمَةُ مَعَهُ تُلْهِيهِ تِلْكَ اَلنِّعْمَةُ عَنِ اَلاِسْتِغْفَارِ مِنْ ذَلِكَ اَلذَّنْبِ.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: "ہم انہیں آہستہ آہستہ پکڑیں گے ایسی جگہ سے جہاں انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ (الاعراف: ۱۸۲)" کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: ایسا ہوتا ہے کہ بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے پاس نئی نعمتیں آجاتی ہیں تو اس کے ساتھ وہ نعمت اسے اس گناہ پر استغفار کرنے سے غافل کر دیتی ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

میرے نزدیک حدیث کی سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے اور سماعہ امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص ۸۲؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۲، ص ۶۲۱؛ بحار الانوار ج۵، ص ۲۱۷؛ تفسیر نور الثقلین ج۲، ص ۱۰۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج۵، ص ۲۵۶

[2] مرآۃ العقول ج۱۱، ص ۳۵۳

[3] البرھان فی تفسیر القرآن ج۲، ص ۶۲۱؛ بحار الانوار ج۵، ص ۲۱۸؛ تفسیر نور الثقلین ج۲، ص ۱۰۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج۵، ص ۲۵۵

4/3558 الكافى، ۱/۴/۴۵۲/۲ على عن أبيه عن القاسم بن محمد عن اَلْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَمْ مِنْ مَغْرُورٍ بِمَا قَدْ أَنْعَمَ اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ كَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِسَتْرِ اَللَّهِ عَلَيْهِ وَ كَمْ مِنْ مَفْتُونٍ بِثَنَاءِ اَلنَّاسِ عَلَيْهِ.

حفص بن غیاث سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کتنے ہی لوگ اس بات پر مغرور ہیں کہ جو اللہ نے ان کو انعام دیا ہے اور کتنے ہی لوگ مستدرج (رفتہ رفتہ تباہی کی طرف بڑھنے والے) ہیں اس پردے کی وجہ سے جو اللہ نے اس (کے گناہوں) پر ڈال رکھا ہے اور کتنے ہی لوگ مفتون (فتنوں میں مبتلا) ہیں اس تعریف کی وجہ سے جو وہ لوگوں کی کرتے ہیں۔ (۱)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۲) لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ قاسم بن محمد کامل الزیارات کا راوی ہے اور سلیمان بن داود المنقری ثقہ ہے۔ (۳) البتہ یہ دونوں غیر امامی ہیں۔ (واللہ اعلم)

5/3559 الكافى، ۱/۱۷/۹۷/۲ الثلاثة عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنِّي سَأَلْتُ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَرْزُقَنِي مَالاً فَرَزَقَنِي وَ إِنِّي سَأَلْتُ اَللَّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي وَلَداً فَرَزَقَنِي وَلَداً وَ سَأَلْتُهُ أَنْ يَرْزُقَنِي دَاراً فَرَزَقَنِي وَ قَدْ خِفْتُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ اِسْتِدْرَاجاً فَقَالَ أَمَا وَ اَللَّهِ مَعَ اَلْحَمْدِ فَلاَ.

عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میں نے اللہ سے دعا کی کہ مجھے مال عطا فرما پس اس نے مجھے عطا کر دیا۔ نیز میں نے اللہ سے دعا مانگی کہ مجھے فرزند عطا کرے پس اس نے مجھے بیٹا عطا کیا۔ نیز میں نے دعا کی کہ مجھے گھر دے اس نے مجھے وہ بھی عطا کیا مگر میں ڈر رہا ہوں کہ کہیں یہ استدراج ہی نہ ہو؟ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر ساتھ حمد کی جائے تو یہ (استدراج) نہیں ہوتا۔ (۴)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ (۵)

---

(۱) البرھان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۲۲۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۲، ص ۱۰۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۵، ص ۲۵۶

(۲) مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۵۴

(۳) المفید من معجم رجال الحدیث ص ۲۶۳

(۴) بحار الانوار ج ۶۸، ص ۳۲؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۷۹۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۳، ص ۳۹۲

(۵) مراۃ العقول ج ۸، ص ۱۵۷

۱۸۵۔باب مجالسة أهل المعاصی

باب: گناہ گاروں کے ساتھ بیٹھنا

1/3560 الکافی ،۲/۳۷۴/۱/۱ الثلاثة عَنْ أَبِي زِيَادٍ اَلنَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَجْلِسَ مَجْلِساً يُعْصَى اَللَّهُ فِيهِ وَلاَ يَقْدِرُ عَلَى تَغْيِيرِهِ.

ترجمہ: عبداللہ بن صالح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو اور وہ اسے بدلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۲]

2/3561 الکافی ،۲/۳۷۴/۲/۲ العدة عن أحمد عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْجَعْفَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَا لِي رَأَيْتُكَ عِنْدَ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ فَقَالَ إِنَّهُ خَالِي فَقَالَ إِنَّهُ يَقُولُ فِي اَللَّهِ قَوْلاً عَظِيماً يَصِفُ اَللَّهَ وَ لاَ يُوصَفُ فَإِمَّا جَلَسْتَ مَعَهُ وَ تَرَكْتَنَا وَ إِمَّا جَلَسْتَ مَعَنَا وَ تَرَكْتَهُ فَقُلْتُ هُوَ يَقُولُ مَا شَاءَ أَيُّ شَيْءٍ عَلَيَّ مِنْهُ إِذَا لَمْ أَقُلْ مَا يَقُولُ فَقَالَ أَبُو اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَمَا تَخَافُ أَنْ تَنْزِلَ بِهِ نَقِمَةٌ فَتُصِيبَكُمْ جَمِيعاً أَمَا عَلِمْتَ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ كَانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ فِرْعَوْنَ فَلَمَّا لَحِقَتْ خَيْلُ فِرْعَوْنَ مُوسَى تَخَلَّفَ عَنْهُ لِيَعِظَ أَبَاهُ فَيُلْحِقَهُ بِمُوسَى فَمَضَى أَبُوهُ وَ هُوَ يُرَاغِمُهُ حَتَّى بَلَغَا طَرَفاً مِنَ اَلْبَحْرِ فَغَرِقَا جَمِيعاً فَأُتِيَ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلْخَبَرُ فَقَالَ هُوَ فِي رَحْمَةِ اَللَّهِ وَ لَكِنَّ اَلنَّقِمَةَ إِذَا نَزَلَتْ لَمْ يَكُنْ لَهَا عَمَّنْ قَارَبَ اَلْمُذْنِبَ دِفَاعٌ.

ترجمہ: جعفری سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: میں تمہیں عبدالرحمن بن یعقوب کے ساتھ کیوں پاتا ہوں؟

میں نے عرض کیا: اس لیے کہ وہ میری ماں کی طرف سے میرے چچا ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: وہ اللہ کے بارے میں بہت بھاری باتیں کہتا ہے۔ وہ اللہ کی ایسی توصیف کرتا ہے جو توصیف

---

[۱] تنبیہ الخواطر ج۲، ص۲۱۰؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۶۰؛ بحارالانوار ج۱۷، ص۱۹۹؛ تفسیر نورالثقلین ج۱، ص۲۷۷؛ تفسیر کنزالدقائق ج۴، ص۳۵۲

[۲] مرآۃ العقول ج۱۱، ص۷۵

نہیں کی جاتی ہے۔ پس یا تو اس کے پاس بیٹھا کر اور ہمیں چھوڑ دے یا ہمارے ساتھ بیٹھا کر اور اسے چھوڑ دے۔

میں نے عرض کیا: وہ جو چاہے کہہ سکتا ہے لیکن جب میں اس کی کہی ہوئی باتوں میں سے کچھ بھی نہ کہوں تو اس کا مجھ سے کیا تعلق؟

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم اس مصیبت سے نہیں ڈرتے جو اس پر آ جائے اور تم سب بھی اس میں شامل ہو جاؤ؟ کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے ساتھ ہوا تھا؟ ان میں سے ایک کا باپ فرعون کے ساتھیوں میں سے تھا پس جب فرعون کے گھڑ سوار حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب پہنچے تو اس نے اپنے والد کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شامل ہونے پر راضی کرنے کے لیے اپنے آپ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے الگ کر لیا لیکن اس کا باپ آگے بڑھتا رہا اور وہ اپنے باپ سے جھگڑتا رہا (اسے وعظ کرتا رہا) یہاں تک کہ وہ دریا سے ایک طرف پہنچ گئے پس دونوں غرق ہو گئے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا: وہ اللہ کی رحمت میں ہے لیکن جب مصیبت آتی ہے تو گناہگاروں کے قریب ہونے والوں کا کوئی دفاع نہیں ہوتا۔ [1]

بیان:

گویا کہ اس "وصف اللہ" سے مراد اللہ تعالیٰ کی صفات کو بیان کرنا یعنی وہ صفات جو اس کی ذات زائد ہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ بیشک وہ علم کے ساتھ عالم اور قدرت کے ساتھ قادر ہے وغیرہ یا اس کے لیے ان صفات کو قرار دینا جو اس کے شایانِ شان نہیں ہیں جیسے مکان اور دکھائی دینا وغیرہ۔

"دھو یراغمہ" یعنی جس سے وہ ناراض ہوتا ہے، مہاجرت کرتا ہے اور اس سے دوری کرتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

3/3562 اَلْكَافِي، ۲/۳۷۷/۱۰/۱ اَلْعِدَّةُ عَنْ سَهْلٍ عَنِ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنِ اَلْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ اَلْيَوْمِ اَلْآخِرِ فَلاَ يَقُومَنَّ مَكَانَ رِيبَةٍ.

 امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا

---

[1] تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۱۶۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۶۰؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۲۰۰

[2] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۷۶؛ مرشد المغرب ص ۷۳

ہے تو وہ شک (تہمت) والے مقام پر نہ ٹھہرے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور راشعری کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3563 الکافی ۲/۶۴۲/۱۰/۱ القميان عن التميمي عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تَصْحَبُوا أَهْلَ اَلْبِدَعِ وَ لاَ تُجَالِسُوهُمْ فَتَصِيرُوا عِنْدَ اَلنَّاسِ كَوَاحِدٍ مِنْهُمْ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَلْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ وَ قَرِينِهِ.

ترجمہ: عمر بن یزید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: صاحبان بدعت کے ساتھ صحبت نہ کرو اور نہ ان کے ساتھ بیٹھو ورنہ تم لوگوں کی نظروں میں ان میں سے ایک شمار ہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے دوست اور ساتھی کے دین پر ہوتا ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [۴] یا پھر معتبر ہے۔ [۵] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3564 الکافی ۲/۳۷۷/۸/۱ العدة عن أحمد عن السراد عن اَلْعَقَرْقُوفِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي اَلْكِتابِ أَنْ إِذا سَمِعْتُمْ آياتِ اَللّٰهِ يُكْفَرُ بِها وَ يُسْتَهْزَأُ بِها) إِلَى آخِرِ اَلْآيَةِ فَقَالَ إِنَّمَا عَنَى بِهَذَا إِذَا سَمِعْتُمُ اَلرَّجُلَ اَلَّذِي يَجْحَدُ اَلْحَقَّ وَ يُكَذِّبُ بِهِ وَ يَقَعُ فِي اَلْأَئِمَّةِ فَقُمْ مِنْ عِنْدِهِ وَ لاَ تُقَاعِدْهُ كَائِناً مَنْ كَانَ.

ترجمہ: عقرقوفی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: "اور اللہ نے تم پر قرآن میں حکم اتارا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں پر انکار اور مذاق ہوتا ہوا سنو۔۔۔ آخر آیت تک۔ (النساء: ۱۴۰)" کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم اس شخص کو سنو جو حق کو جھٹلائے، اس کا انکار کرے اور

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص ۲۶۲؛ بحار الانوار ج۱۷، ص ۲۱۳

[۲] مرآۃ العقول ج۱۱، ص ۹۱

[۳] الوافی ج۵، ص ۵۸۱ ح ۲۶۱۳؛ الکافی ج۲، ص ۶۴۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۲، ص ۴۸ و ج۱۶، ص ۲۵۹

[۴] مرآۃ العقول ج۱۱، ص ۷۷؛ المحجۃ البیضاء کاشانی ج۳، ص ۳۱۳؛ عین الحیاۃ مجلسی ج۲، ص ۳۵۹؛ الرسائل الفقہیہ خواجوی ص ۹۹؛ شرح نہج البلاغہ موسوی ج۴، ص ۳۵۶؛ مسالک الافہام ج۲، ص ۳۹۶

[۵] نہج الصباغہ شوشتری ج۹، ص ۴۵

امامت کی مخالفت کرے تو تم اس کے پاس اٹھ جاؤ اور اس کے ساتھ نہ بیٹھو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ [1]

بیان:

أما قوله إذا سمعتم إلى قوله فی الأئمة ع فقم مفعول عنی و أما إذا سمعتم بدل هذا و الرجل و ما بعده مفعول عنی و علی التقدیرین قوله فقم کلام مستأنف یعنی إذا کان ذلك كذلك فقم و یحتمل أن یکون إذا سمعتم إلی آخر الحدیث مفعول عنی و یکون تفسیرا لتمام الآیة

بہر حال! اللہ تعالیٰ یہ فرمان:

إِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ۔

جہاں کہیں تم سن رہے ہو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو تم ان کے ساتھ نہ بیٹھا کرو جب تک وہ کسی دوسری گفتگو میں نہ لگ جائیں ورنہ تم بھی انہی کی طرح کے ہو جاؤ گے۔ (سورہ النسآء: ١٤٠)

آئمہ طاہرین علیہم السلام کے بارے میں ہے۔

''فقم'' یہ مفعول ہے ''عنی'' کا۔

بہر حال! ''إِذَا سَمِعْتُمْ'' بدل ہے ''ھذا'' کا اور ''الرجل'' اور اس کا مابعد مفعول ہے ''عنی'' کا اور یہ دونوں مقدر ہیں اور امامؑ کا یہ فرمان ''فقم'' جملہ مستانفہ ہے یعنی جب اس طرح کا معاملہ ہو تو تم کھڑے ہو جاؤ، اور یہ بھی احتمال ہے کہ ''إذا سمعتم'' سے لے کے حدیث کے آخر تک مفعول ہے ''عنی'' کا اور یہ تفسیر ہے مکمل آیت کی۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

6/3565 الکافی ،۲/۳۷۸/۱۲/۱ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سعید [سَعْدٍ] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي وَ عَمِّي عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: ثَلاَثَةُ مَجَالِسَ يَمْقُتُهَا اَللَّهُ وَ يُرْسِلُ نَقِمَتَهُ عَلَى أَهْلِهَا فَلاَ تُقَاعِدُوهُمْ وَ لاَ تُجَالِسُوهُمْ مَجْلِساً فِيهِ مَنْ يَصِفُ لِسَانُهُ كَذِباً فِي فُتْيَاهُ وَ مَجْلِساً ذِكْرُ أَعْدَائِنَا فِيهِ جَدِيدٌ وَ ذِكْرُنَا فِيهِ رَثٌّ وَ مَجْلِساً فِيهِ مَنْ يَصُدُّ عَنَّا وَ أَنْتَ تَعْلَمُ قَالَ ثُمَّ تَلاَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ ثَلاَثَ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اَللَّهِ كَأَنَّمَا كُنَّ فِي فِيهِ أَوْ قَالَ فِي كَفِّهِ (وَ لاَ تَسُبُّوا اَلَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اَللَّهِ فَيَسُبُّوا اَللَّهَ

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۲۶۱؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۲، ص۱۸۹؛ بحار الانوار ج۷۱، ص۲۱۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۵۶۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳، ص۵۶۷

[2] مرآۃ العقول ج۱۱، ص۹۰؛ مجمع الفائدہ ج۱۲، ص۳۵۱؛ حدود الشریعہ ج۱، ص۳۵؛ تکمیل الکارم ج۲، ص۳۴؛ مسالک الافہام ج۲، ص۳۹۵

عَدۡوًاۢ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ) (وَ إِذَا رَأَيۡتَ ٱلَّذِينَ يَخُوضُونَ فِيٓ ءَايَٰتِنَا فَأَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ حَتَّىٰ يَخُوضُواْ فِي حَدِيثٍ غَيۡرِهِۦ) (وَ لَا تَقُولُواْ لِمَا تَصِفُ أَلۡسِنَتُكُمُ ٱلۡكَذِبَ هَٰذَا حَلَٰلٞ وَ هَٰذَا حَرَامٞ لِّتَفۡتَرُواْ عَلَى ٱللَّهِ ٱلۡكَذِبَ) ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین قسم کی مجلسیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ حقیر سمجھتا ہے اور ان میں بیٹھنے والوں پر اپنا غضب نازل کرتا ہے پس تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو اور نہ ہی ان کے ساتھ مجالست کرو: ایسی مجلس کہ جس میں کوئی ایسا ہو جس کی زبان سے اس کے فتووں میں جھوٹ بیان ہو، ایسی مجلس کہ جس میں ہمارے دشمنوں کی تعریف تو جدید کی جائے مگر ہمارا ذکر بوسیدہ کیا جائے اور ایک ایسی مجلس جس میں ہم سے روکا جاتا ہو اور تم اسے جانتے ہو۔ پھر آپؑ نے کتاب اللہ کی تین آیات اس طرح پڑھیں گویا وہ ان کے منہ میں ہوں یا گویا وہ ان کی ہتھیلیوں میں ہوں: ”اور جن کی یہ اللہ کے سوا پرستش کرتے ہیں انہیں برا نہ کہو ورنہ وہ بے سمجھی میں زیادتی کر کے اللہ کو برا کہیں گے۔ (الانعام:۱۰۸)۔

”جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں تو ان سے الگ ہو جا یہاں تک کہ کسی اور بات میں بحث کرنے لگیں۔ (الانعام:۶۸)۔“

”اور اپنی زبانوں سے جھوٹ بنا کر نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تا کہ اللہ پر بہتان باندھو۔ (النحل:۱۱۶)۔“[1]

بیان:

الآية الأخيرة استشهاد لمقت المجلس الأول و هو ظاهر و الآية الثانية استشهاد لمقت المجلس الثاني إن قيل رث الذكر كناية عن الخوض فيهم و الثالثة استشهاد لمقت الثالث لاستلزام سب الصاد سب الأئمة ع و السكوت عليه تعرض للمقت و يحتمل تعاكس الاستشهادين بأن يكون الصدود عنهم و الخوض فيهم كنايتين عن أمر واحد و تجديد ذكر الأعداء يفضي إلى سب المستمع لهم و سبهم يفضي إلى سب الأئمة

آخری آیت پہلی مجلس کے لیے شہادت ہے اور ظاہر ہے۔

دوسری آیت دوسری مجلس کے لیے شہادت ہے۔

اگر ”رث الذکر“ کہا جائے تو یہ ان میں ڈھلنے کا کنایہ ہے،

تیسری آیت کو شہادت کے طور پر تیسرے کی نفرت کے لیے کیونکہ اس میں صادؔ پر لعنت کرنا، ان پر (معاذ اللہ) لعنت

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۶۲؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۴۶۷؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۲۱۵؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۷۲۵ و ج ۳، ص ۹۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۴، ص ۳۵۲ و ج ۷، ص ۲۸۵

کیاجانا اوران کے بارے میں خاموش رہنا مصلحت ہے اس لیئے کہ نفرت کا سامنا کرنا امام کی توہین کا باعث بنتا ہے۔ ممکن ہے کہ دونوں شہادتیں باہم متضاد ہوں کہ ان سے منہ موڑنا اوران میں جھانکنا ایک مسئلہ کی دوافادیت ہے، اور دشمنوں کے ذکر کی تجدیدان کے سننے والوں کی توہین کا باعث بنتی ہے، اوران کی توہین ہونا ان کی توہین کا باعث بنتی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1]

7/3566 اَلْكَافِي،۲/۳۷۸/۱۱/۱ مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اَلْأَعْلَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ اَلْيَوْمِ اَلْآخِرِ فَلاَ يَقْعُدَنَّ فِي مَجْلِسٍ يُعَابُ فِيهِ إِمَامٌ أَوْ يُنْتَقَصُ فِيهِ مُؤْمِنٌ.

عبدالاعلی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جوشخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ کسی ایسی مجلس میں نہ بیٹھے جس میں کسی امام کی تحقیر کی جاتی ہو یا اس میں کسی مومن کی تنقیص کی جاتی ہو۔ [2]

بیان:

قد مضى هذا الخبر بإسناد آخر مع أخبار أخر في معناه في كتاب الحجة

یہ حدیث دیگر اسناد کے ذریعہ ان دوسری اخبار کے ساتھ "کتاب الحجۃ" میں گزر چکی ہے جو اس کے معنی میں ہیں۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند عبدالاعلی کی وجہ سے مجہول ہے اور اسے حسن بھی شمار کیا جا سکتا ہے۔ [3] نیز علامہ نے دوسری جگہ بھی اسے مجہول یا حسن قرار دیا ہے۔ [4] اور میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عبدالاعلی بن اعین ثقہ ہے۔ [5] اور اس میں کوئی جہل نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۹۶

[2] الکافی ج ۲، ص ۳۷۸؛ الوافی ج ۲، ص ۲۳۳ ح ۶۹۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۶۱؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۲۱۰؛ بحارالانوار ج ۱۷، ص ۲۱۴

[3] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۹۸

[4] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۹۲

[5] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۳۰۳

۱۸۶۔ باب تفسیر الکبائر

باب: کبیرہ گناہوں کی تفسیر

1/3567 الکافی، ۱/۱/۲۷۶/۲ العدۃ عن أحمد عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبٰائِرَ مٰا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئٰاتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُدْخَلاً كَرِيماً) قَالَ اَلْكَبَائِرُ اَلَّتِي أَوْجَبَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهَا اَلنَّارَ ۔

ترجمہ: حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ معاف کردیں گے اور تمہیں عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔ (النساء:۳۱)۔''

امامؑ نے فرمایا: کبائر وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ آگ (جہنم) اوجب کردی ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق حسن کالصحیح ہے کیونکہ ابوجمیلہ یعنی مفضل بن صالح تفسیر قمی کا راوی ہے اور ابن فضال غیر امامی مشہور ہے مگر ثقہ جلیل ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3568 الکافی، ۱/۲/۲۷۶/۲ عنه عن السراد قَالَ: كَتَبَ مَعِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا إِلَى أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَسْأَلُهُ عَنِ اَلْكَبَائِرِ كَمْ هِيَ وَ مَا هِيَ فَكَتَبَ اَلْكَبَائِرُ مَنِ اِجْتَنَبَ مَا وَعَدَ اَللَّهُ عَلَيْهِ اَلنَّارَ كَفَّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ إِذَا كَانَ مُؤْمِناً وَ اَلسَّبْعُ اَلْمُوجِبَاتُ قَتْلُ اَلنَّفْسِ اَلْحَرَامِ وَ عُقُوقُ اَلْوَالِدَيْنِ وَ أَكْلُ اَلرِّبَا وَ اَلتَّعَرُّبُ بَعْدَ اَلْهِجْرَةِ وَ قَذْفُ اَلْمُحْصَنَاتِ وَ أَكْلُ مَالِ اَلْيَتِيمِ وَ اَلْفِرَارُ مِنَ اَلزَّحْفِ ۔

ترجمہ: السراد سے روایت ہے کہ میں نے اور ہمارے بعض ساتھیوں نے امام علی رضا علیہ السلام کو خط لکھ کر کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا کہ وہ کتنے ہیں اور کون سے ہیں؟

آپؑ نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں جواب لکھا: جو شخص اس کام سے بچتا ہے جس پر اللہ نے آگ (جہنم) کا وعدہ کیا ہے، اس کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے جبکہ وہ مومن ہو۔ وہ سات ہیں کہ جن کی سزا واجب ہے: کسی نفس حرام کا قتل،

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۱۵؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۲، ص۷۶؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۴۷۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳، ص۳۸۷

[۲] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۱

والدین کی نافرمانی، سود کھانا، ہجرت کے بعد اعرابی ہونا، شادی شدہ عورتوں پر بے حیائی کا الزام لگانا، یتیم کا مال ہڑپ کرنا اور لشکر جرار سے بھاگ جانا۔ [1]

بیان:

فكتب الكبائر يعني هذا بيان الكبائر المسئول عنها المذكورة في الآية الكريمة و من اجتنب ابتداء الكلام المبين لها المفسر للآية الموجبات بفتح الجيم أي التي أوجب الله عليها النار و يحتمل كسرها أي التي توجب النار و التعرب بعد الهجرة هو أن يعود إلى البادية و يقيم مع الأعراب بعد أن كان مهاجرا و كان من رجع بعد الهجرة إلى موضعه من غير عذر يعدونه كالمرتد كذا قال ابن الأثير في نهايته و لا يبعد تعميمه لكل من تعلم آداب الشرع و سننه ثم تركها و أعرض عنها و لم يعمل بها و يؤيده ما رواه الصدوق طاب ثراه في معاني الأخبار بإسناده إلى الصادق ع أنه قال المتعرب بعد الهجرة التارك لهذا الأمر بعد معرفته و المحصنة بفتح الصاد المعروفة بالعفة و الزحف المشي إلى العدو للمحاربة

"فكتب الكبائر" یعنی یہ بیان ہے ان کبائر کا جن کے بارے میں پوچھا جائے گا جن کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے۔

"ومن اجتنب" آیت کے مفسر کی طرف سے اشارہ کردہ الفاظ کا آغاز ہے۔

"الموجبات" جیم کی فتح کے ساتھ، یعنی جس پر خدا نے آگ واجب کی اور اس کا توڑنا ممکن ہے یعنی جس نے آگ کو واجب کیا۔

"التعرب بعد الهجرة" وہ یہ ہے کہ وہ صحرا میں واپس آجاتا ہے اور مہاجر ہونے کے بعد بدوؤں کے ساتھ رہتا ہے اور جو شخص ہجرت کے بعد بغیر عذر کے اپنے مقام پر واپس آجاتا ہے وہ مرتد ہے۔

اسی طرح ابن اثیر نے اپنی کتاب نھایہ میں بیان کیا کہ اس کو ہر اس شخص کے لیے عام کرنا بعید کی بات نہیں جس نے شریعت اور اس کی سنت کے آداب سیکھے پھر اسے چھوڑ دیا اور اس سے منہ موڑا اور اس پر عمل نہ کیا۔

اس کی تائید اس راویت سے ہوتی ہے جس کو شیخ صدوقؒ نے اپنی کتاب معاني الأخبار میں اپنی اسناد کے ذریعہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُتَعَرِّبُ بَعْدَ اَلْهِجْرَةِ اَلتَّارِكُ لِهَذَا اَلْأَمْرِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ.

ہجرت کے بعد متعرب وہ ہے جو یہ جاننے کے بعد اس امر کو چھوڑ دیتا ہے۔

"المحصنة" صاد کی فتح کے ساتھ، ایسی خاتون جو پاکدامنی میں مشہور و معروف ہو۔

"الزحف" لڑنے کے لیے دشمن کی طرف چلنا۔

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۱۸؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج۲، ص۶۸؛ مشکاۃ الانوار ص۱۵۵؛ مستدرک الوسائل ج۱۱، ص۳۵۸؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۱۲۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۴۷۳؛ بحار الانوار ج۷۶، ص۱۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳، ص۳۸۷

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [1]

3/3559 الکافی،۲/۲۷۷/۱/۳ علی عن العبیدی عن یونس عن ابن مسکان عن محمد عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَلْكَبَائِرُ سَبْعٌ قَتْلُ اَلْمُؤْمِنِ مُتَعَمِّداً وَ قَذْفُ اَلْمُحْصَنَةِ وَ اَلْفِرَارُ مِنَ اَلزَّحْفِ وَ اَلتَّعَرُّبُ بَعْدَ اَلْهِجْرَةِ وَ أَكْلُ مَالِ اَلْيَتِيمِ ظُلْماً وَ أَكْلُ اَلرِّبَا بَعْدَ اَلْبَيِّنَةِ وَ كُلُّ مَا أَوْجَبَ اَللَّهُ عَلَيْهِ اَلنَّارَ.

محمد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: کبیرہ گناہ سات ہیں: مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنا، شادی شدہ عورت پر بے حیائی کا الزام لگانا، میدان جنگ میں جارحیت کے دوران دشمن سے بھاگنا، ہجرت کے بعد اعرابی (دیہاتی) ہونا، یتیم کا مال ظلم کے ذریعے ہڑپ کرنا، واضح ہو جانے کے بعد سود کھانا اور ہر وہ (گناہ) کہ جس پر اللہ تعالی نے آگ (جہنم) کو واجب کیا ہے۔ [2]

بیان:

بعد البینة أی بعد أن یتبین له تحریمه کما یستفاد من بعض الأخبار و لما کان ما سوی هذه الست من الکبائر لیس فی مرتبة هذه الست فی الکبر و لا فی عدادها لم یعد معها مفصلا کأنها بمجموعها کواحدة منها

''بعد البینة'' یعنی اس پر واضح ہو جانے کے بعد کہ وہ حرام ہے جیسا کہ بعض اخبار سے استفادہ ہوتا ہے۔ چونکہ ان چھ کبیرہ گناہوں کے علاوہ جو کچھ ہے وہ تکبر کے لحاظ سے ان چھ کے درجے میں نہیں ہے اور نہ ہی ان میں، اس لیے ان کے ساتھ تفصیل نہیں ہے۔ گویا کہ یہ ان کا مجموعہ ہے جیسے کہ ان میں سے ایک۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [3]

---

[1] مراۃ العقول ج۱، ص ۱۲؛ مجمع الفائدہ ج۱۲، ص ۳۱۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ سیفی ص ۱۱؛ الدرر النجفیہ ج۴، ص ۱۷؛ معجم المحاسن ج۱۵، ص ۴۹۲؛ گناہان کبیرہ دستغیب ج۱، ص ۳۴؛ العدالۃ، حسینی تنکابنی ص ۹۸؛ مفتاح الکرامہ ج۳، ص ۹۱؛ ریاض المسائل ج۱۵، ص ۲۴۹؛ مشارق الاحکام ص ۱۷۳؛ البحوث الہامہ ج۴، ص ۱۷؛ المکاسب شہیدی ج۵، ص ۳۸۷؛ الحدائق الناضرہ ج۱۰، ص ۳۷؛ مہذب الاحکام ج۱۵، ص ۱۱۹؛ ذخیرۃ المعاد ج۲، ص ۳۰۴؛ النور الساطع ج۲، ص ۲۳۴؛ حدود الشریعہ ج۱، ص ۷۶۴؛ مستمسک العروۃ ج۷، ص ۳۳۸؛ مستند الشیعہ ج۱۸، ص ۱۲۹

[2] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص ۳۲۲؛ بحار الانوار ج۸۵، ص ۲۶

[3] مراۃ العقول ج۱۰، ص ۱۴؛ مواھب الرحمن ج۸، ص ۱۲۸؛ مستند الشیعہ ج۱۸، ص ۱۳۰؛ التحفۃ السنیہ ص ۳۶؛ النور الساطع ج۲، ص ۲۳۴؛ ب فقہ الحدود و التعزیرات ج۲، ص ۲۴۵؛ مشارق الاحکام ص ۱۷۳؛ شرح تجرید الاصول ج۲، ص ۱۳۵؛ جامع المدارک ج۱، ص ۴۹۵

4/3570 الکافی ،۱/۴/۲۷۸/۲ یُونُس عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ مِنَ اَلْكَبَائِرِ عُقُوقَ اَلْوَالِدَيْنِ وَ اَلْيَأْسَ مِنْ رَوْحِ اَللَّهِ وَ اَلْأَمْنَ لِمَكْرِ اَللَّهِ.

ترجمہ: عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: بے شک والدین کی نافرمانی، اللہ کی روح (رحمت) سے مایوسی اور اللہ کی چال سے محفوظ سمجھنا کبائر میں سے ہیں۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

5/3571 الکافی ،۱/۴/۲۷۸/۲ وَ قَدْ رُوِيَ أَنَّ أَكْبَرَ اَلْكَبَائِرِ اَلشِّرْكُ بِاللَّهِ.

ترجمہ: اور روایت کی گئی ہے کہ کبائر کا سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ [3]

تحقیق اسناد:

شیخ کلینی نے اس کی سند درج نہیں کی ہے یا پھر یہ گزشتہ حدیث کے ساتھ معلق ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3572 الکافی ،۱/۸/۲۷۸/۲ الثلاثة عن البجلی عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْكَبَائِرِ فَقَالَ هُنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ سَبْعٌ اَلْكُفْرُ بِاللَّهِ وَ قَتْلُ اَلنَّفْسِ وَ عُقُوقُ اَلْوَالِدَيْنِ وَ أَكْلُ اَلرِّبَا بَعْدَ اَلْبَيِّنَةِ وَ أَكْلُ مَالِ اَلْيَتِيمِ ظُلْماً وَ اَلْفِرَارُ مِنَ اَلزَّحْفِ وَ اَلتَّعَرُّبُ بَعْدَ اَلْهِجْرَةِ قَالَ فَقُلْتُ فَهَذَا أَكْبَرُ اَلْمَعَاصِي قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَكْلُ دِرْهَمٍ مِنْ مَالِ اَلْيَتِيمِ ظُلْماً أَكْبَرُ أَمْ تَرْكُ اَلصَّلاَةِ قَالَ تَرْكُ اَلصَّلاَةِ قُلْتُ فَمَا عَدَدْتَ تَرْكَ اَلصَّلاَةِ فِي اَلْكَبَائِرِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَوَّلُ مَا قُلْتُ لَكَ قَالَ قُلْتُ اَلْكُفْرُ قَالَ فَإِنَّ تَارِكَ اَلصَّلاَةِ كَافِرٌ يَعْنِي مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ.

ترجمہ: عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: یہ حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں سات ہیں: اللہ کے ساتھ کفر، کسی نفس کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی، واضح ہو جانے کے بعد بھی سود کھانا، یتیم کا مال بذریعہ ظلم ہڑپ کرنا، جارحیت کے دوران میدان جنگ میں فرار کرنا اور ہجرت کے بعد اعرابی (بدو) بن جانا۔

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص ۳۲۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۴، ص۱۹۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۰، ص ۲۴۹

[2] مراۃ العقول ج۱۰، ص ۱۴

[3] تفسیر نور الثقلین ج۴، ص۱۹۹

میں نے عرض کیا: کیا یہ سب سے بڑے گناہ ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: کیا یتیم کے مال میں سے ایک درہم ناحق کھالینا بڑا گناہ ہے یا نماز کو ترک کرنا؟

آپؑ نے فرمایا: نماز کو ترک کرنا۔

میں نے عرض کیا: تو آپؑ نے نماز ترک کرنے کو کبائر میں شمار ہی نہیں کیا؟

آپؑ نے فرمایا: پہلی چیز کون سی تھی جو میں نے تیرے لیے کہی ہے؟

میں نے عرض کیا: کفر۔

آپؑ نے فرمایا: نماز کو ترک کرنے والا کافر ہے یعنی کسی علت کے بغیر ترک کرنے والا (کافر ہے)۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [2] یا پھر صحیح ہے۔ [3] یا پھر حسن ہے۔ [4] اور میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

7/3573 اَلْكَافِي، ۱/۱۰/۲۸۰/۲ عَلِيٌّ عَنِ اَلاِثْنَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلْكَبَائِرُ اَلْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اَللَّهِ وَ اَلْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اَللَّهِ وَ اَلْأَمْنُ لِمَكْرِ اَللَّهِ وَ قَتْلُ اَلنَّفْسِ اَلَّتِي حَرَّمَ اَللَّهُ وَ عُقُوقُ اَلْوَالِدَيْنِ وَ أَكْلُ مَالِ اَلْيَتِيمِ ظُلْماً وَ أَكْلُ اَلرِّبَا بَعْدَ اَلْبَيِّنَةِ وَ اَلتَّعَرُّبُ بَعْدَ اَلْهِجْرَةِ وَ قَذْفُ اَلْمُحْصَنَةِ وَ اَلْفِرَارُ مِنَ اَلزَّحْفِ.

الاثنین سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: گناہان کبیرہ یہ ہیں: رحمت خدا سے ناامید ہونا، روح اللہ (اللہ کی رحمت) سے مایوس ہونا، اللہ کی چال سے بے خوف ہونا، اس نفس کو

---

[1] تفسیر الصافی ج۱،ص۴۴۵؛ وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۲۱؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۵،ص۲۰۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳،ص۳۸۸

[2] مراۃ العقول ج۱۰،ص۲۱

[3] مرشد المعترب ص۲۷؛ جامع المدارک ج۱،ص۴۹۵؛ مستند الشیعہ ج۱۸،ص۱۳۰؛ بیان الفقہ ج۳،ص۳۲۰؛ حدود الشریعہ ج۱،ص۷۶۵؛ مبانی الفقہ الفعال ج۴،ص۵۳؛ منبر الوسیلہ دکری ص۳۶۳؛ رسالہ فی العدالہ قزوینی ص۱۷۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی طبقا ج۱۱،ص۳۵۰؛ کتاب الحج قمی ج۱،ص۱۱۷؛ الزبدۃ الفقہیہ ج۳،ص۶۴۰؛ ریاض المسائل ج۱۵،ص۲۵۰

[4] مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ) ص۷۴؛ نہایۃ التقریر بروجردی ج۳،ص۲۵۸؛ المکاسب مامقانی ج۲،ص۴۲۰؛ مجمع الفائدہ ج۱۲،ص۳۱۷؛ مفاتیح الشرائع ج۲،ص۱۷؛ کفایۃ الفقہ ج۱،ص۱۳۹؛ جواہر الکلام ج۷،ص۲۳۹؛ الحدائق الناضرہ ج۱۰،ص۴۸؛ مدارک الاحکام ج۴،ص۶۷؛ نہایۃ المقال ص۲۷۳؛ آیات الاحکام ج۳،ص۸؛ الدرر النجفیہ ج۴،ص۱۸؛ الحشر ۃ الکاملہ ص۱۸۹

قتل کرنا جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، والدین کی نافرمانی کرنا، ظلم سے مال یتیم کھانا، واضح ہو جانے کے بعد بھی سود کھانا، ہجرت کے بعد بدو بن جانا، محصنہ عورت پر تہمت زنا لگانا، لشکر جرار سے بھاگ جانا۔ [1]

بیان:

لعل الثانية عطف بيان للأولى لعدم التغاير بينهما في المعنى إذ لا فرق بيننا بين اليأس و القنوط و لا بين الروح و الرحمة و ربما يخص اليأس بالأمور الدنيوية و القنوط بالأمور الأخروية كما مضى بيانه في حديث جنود العقل و الجهل

شاید دوسرا پہلے کے لیئے عطف بیان ہے ان دونوں کے درمیان معنی کے تغایر کے نہ ہونے سے کیونکہ ''الیأس'' اور ''القنوط'' اور ''الروح'' اور ''الرحمة'' میں کوئی نہیں ہے اور بعض اوقات ''الیاس'' امور دینیہ کے ساتھ اور ''القنوط'' ''امور اُخرویہ کساتھ خاص ہوجاتی ہے جیسا کہ اس کا بیان حدیث ''جنود العقل والجھل'' میں گزر چکا ہے

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] یا پھر سند موثق ہے۔ [3] اور میرے نزدیک بھی سند موثق ہے کیونکہ مسعدہ زیدی ثقہ ہے۔ [4] (واللہ اعلم)

8/3574 الكافي،۲/۲۸۱/۱۴/۱ الاثنان عَنِ اَلْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَلْكَبَائِرُ سَبْعَةٌ مِنْهَا قَتْلُ اَلنَّفْسِ مُتَعَمِّداً وَ اَلشِّرْكُ بِاللَّهِ اَلْعَظِيمِ وَ قَذْفُ اَلْمُحْصَنَةِ وَ أَكْلُ اَلرِّبَا بَعْدَ اَلْبَيِّنَةِ وَ اَلْفِرَارُ مِنَ اَلزَّحْفِ وَ اَلتَّعَرُّبُ بَعْدَ اَلْهِجْرَةِ وَ عُقُوقُ اَلْوَالِدَيْنِ وَ أَكْلُ مَالِ اَلْيَتِيمِ ظُلْماً قَالَ وَ اَلتَّعَرُّبُ وَ اَلشِّرْكُ وَاحِدٌ۔

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: کبیرہ گناہ سات ہیں کہ ان میں سے یہ بھی ہیں: جان بوجھ کر ایک جان کو قتل کرنا، اللہ عظیم کے ساتھ شرک کرنا، شادی شدہ عورت پر بے حیائی کا الزام لگانا، واضح ہو جانے کے بعد بھی سود کھانا، لشکر جرار سے فرار کرنا، ہجرت کے بعد اعرابی (دیہاتی، بدو) ہو جانا، والدین کی نافرمانی اور یتیموں کا مال ناحق ہڑپ کرنا۔

آپؑ نے فرمایا: اعرابی ہونا اور شرک کرنا ایک جیسے ہیں۔ [5]

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص ۳۲۴؛ بحارالانوار ج۶۵، ص ۲۶۰

[2] مراۃ العقول ج۱۰، ص ۲۶

[3] سند العروۃ (الطہارۃ) ج۲، ص ۱۱۲؛ بحوث فی القواعد الفقہیہ سند ج۱، ص ۴۲۷

[4] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۶۰۴

[5] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص ۳۲۴

بیان:

آخر الحدیث اعتذار عما یتراءی من المخالفة بین مقامی الإجمال و التفصیل فی العدد

حدیث کا اختتام عدد میں کلیت اور تفصیل کے دو مقامات کے درمیان ظاہری تضاد کے لیے معذور ہے

تحقیق اسناد:

حدیث کی اسناد ضعیف علی المشہور ہے اور میرے (یعنی علامہ مجلسی کے) نزدیک معلّی کے ضعیف ہونے میں کوئی نقصان نہیں کیونکہ وہ وشاء یا ابان کی کتاب کے مشائخ اجازہ میں سے ہے اور وہ دونوں مشہور لوگوں میں سے ہیں۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ معلّی ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

9/3575 الکافی، ۱/۱۵/۲۸۱/۲ أَبَانٌ عَنْ زِيَادٍ اَلْكُنَاسِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : وَ اَلَّذِي إِذَا دَعَاهُ أَبُوهُ لَعَنَ أَبَاهُ وَ اَلَّذِي إِذَا أَجَابَهُ اِبْنُهُ يَضْرِبُهُ .

زیاد کناسی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اور وہ جسے اس کا باپ پکارے تو وہ اپنے باپ پر لعنت کرے اور وہ کہ جب اسے اسکا بیٹا جواب تو وہ اسے مارے۔ [2]

بیان:

لعل أبان روی الروایة السابقة تارة أخری عن الکناسی و زاد فی آخرها هذه الزیادة و الأمران من إفراد العقوق و فیه تنبیه علی أن العقوق قد یکون من جانب الوالد أیضا

شاید ابان نے پچھلی روایت کو دوسری مرتبہ الکناسی کی سند سے نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اور یہ دونوں امور معصیت کو اکٹھا کر رہے ہیں اور اس میں تنبیہ ہے کہ مخالفت کبھی کبھی باپ کی جانب سے بھی ہو جاتی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند کالسابق (گزشتہ جیسی) ہے اور یہ اسی پر معلق ہے اور آخر سند میں اختلاف ہے لیکن زیاد مجہول ہے۔ [3]

اور میرے نزدیک سند زیاد کی وجہ سے مجہول ہے۔ (واللہ اعلم)

10/3576 الکافی، ۱/۲۴/۲۸۵/۲ العدة عن البرقی عن الفقیه، ۴۹۳۲/۵۶۳/۳ عَبْدِ اَلْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ اَلْحَسَنِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: دَخَلَ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَلَمَّا

---

[1] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۸

[2] وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۲۵

[3] مرآۃ العقول ج ۱۰، ص ۲۹

سَلَّمَ وَ جَلَسَ تَلاَ هَذِهِ ٱلآيَةَ: (ٱلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ ٱلْإِثْمِ وَ ٱلْفَوَاحِشَ) ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ مَا أَسْكَتَكَ قَالَ أُحِبُّ أَنْ أَعْرِفَ ٱلْكَبَائِرَ مِنْ كِتَابِ ٱللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ نَعَمْ يَا عَمْرُو أَكْبَرُ ٱلْكَبَائِرِ ٱلْإِشْرَاكُ بِٱللَّهِ يَقُولُ ٱللَّهُ وَ (مَنْ يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ ٱلْجَنَّةَ) وَ بَعْدَهُ ٱلْإِيَاسُ مِنْ رَوْحِ ٱللَّهِ لِأَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: (إِنَّهُ لاَ يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ ٱللَّهِ إِلاَّ ٱلْقَوْمُ ٱلْكَافِرُونَ) ثُمَّ ٱلْأَمْنُ لِمَكْرِ ٱللَّهِ لِأَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: (فَلاَ يَأْمَنُ مَكْرَ ٱللَّهِ إِلاَّ ٱلْقَوْمُ ٱلْخَاسِرُونَ) وَ مِنْهَا عُقُوقُ ٱلْوَالِدَيْنِ لِأَنَّ ٱللَّهَ سُبْحَانَهُ جَعَلَ ٱلْعَاقَّ (جَبَّاراً شَقِيّاً) وَ قَتْلُ ٱلنَّفْسِ (ٱلَّتِي حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلاَّ بِٱلْحَقِّ) لِأَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: (فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيهَا) إِلَى آخِرِ ٱلآيَةِ وَ قَذْفُ ٱلْمُحْصَنَةِ لِأَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: (لُعِنُوا فِي ٱلدُّنْيَا وَ ٱلآخِرَةِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ) وَ أَكْلُ مَالِ ٱلْيَتِيمِ لِأَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ (إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَاراً وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيراً) وَ ٱلْفِرَارُ مِنَ ٱلزَّحْفِ لِأَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: (وَ مَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفاً لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزاً إِلَى فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ ٱللَّهِ وَ مَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ ٱلْمَصِيرُ) وَ أَكْلُ ٱلرِّبَا لِأَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: (ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَا لاَ يَقُومُونَ إِلاَّ كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِي يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَانُ مِنَ ٱلْمَسِّ) وَ ٱلسِّحْرُ لِأَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ (وَ لَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ ٱشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي ٱلآخِرَةِ مِنْ خَلاَقٍ) وَ ٱلزِّنَا لِأَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: (وَ مَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَاماً يُضَاعَفْ لَهُ ٱلْعَذَابُ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ وَ يَخْلُدْ فِيهِ مُهَاناً) وَ ٱلْيَمِينُ ٱلْغَمُوسُ ٱلْفَاجِرَةُ لِأَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: (ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَ أَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيلاً أُولٰئِكَ لاَ خَلاَقَ لَهُمْ فِي ٱلآخِرَةِ) وَ ٱلْغُلُولُ لِأَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: (وَ مَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ) وَ مَنْعُ ٱلزَّكَاةِ ٱلْمَفْرُوضَةِ لِأَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ (فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوبُهُمْ وَ ظُهُورُهُمْ) وَ شَهَادَةُ ٱلزُّورِ وَ كِتْمَانُ ٱلشَّهَادَةِ لِأَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ (وَ مَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ) وَ شُرْبُ ٱلْخَمْرِ لِأَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَهَى عَنْهَا كَمَا نَهَى عَنْ عِبَادَةِ ٱلْأَوْثَانِ وَ تَرْكُ ٱلصَّلاَةِ مُتَعَمِّداً أَوْ شَيْئاً مِمَّا فَرَضَ ٱللَّهُ لِأَنَّ رَسُولَ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ مَنْ تَرَكَ ٱلصَّلاَةَ مُتَعَمِّداً فَقَدْ بَرِئَ مِنْ ذِمَّةِ ٱللَّهِ وَ ذِمَّةِ رَسُولِ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ نَقْضُ ٱلْعَهْدِ وَ قَطِيعَةُ ٱلرَّحِمِ لِأَنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: (أُولٰئِكَ لَهُمُ ٱللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوءُ ٱلدَّارِ) قَالَ فَخَرَجَ عَمْرٌو وَ لَهُ صُرَاخٌ مِنْ بُكَائِهِ وَ هُوَ يَقُولُ هَلَكَ مَنْ قَالَ بِرَأْيِهِ وَ نَازَعَكُمْ فِي ٱلْفَضْلِ وَ ٱلْعِلْمِ

عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی سے روایت ہے کہ مجھے امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد گرامی علیہ السلام سے سنا، وہ فرمار ہے تھے کہ میں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سنا، وہ فرمار ہے تھے: عمرو بن عبید ایک مرتبہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا پس جب اس نے سلام کیا اور بیٹھ گیا تو اس نے یہ آیت تلاوت کی: ''اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں۔(الشوریٰ:۳۷)۔''

اور پھر خاموش ہو گیا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تو خاموش کیوں ہو گیا؟

اس نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کبیرہ گناہوں کو جاننا چاہتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں، اے عمرو! کبائر کا سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا سو اللہ نے اس پر جنت حرام کی۔(المائدہ:۱۲۰)۔''

اس کے بعد اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ''بے شک اللہ کی رحمت سے نا امید نہیں ہوتے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں۔(یوسف:۸۷)۔''

پھر اللہ کی چال سے محفوظ سمجھنا ہے: اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ''پس اللہ کی اچانک پکڑ سے بے فکر نہیں ہوتے مگر نقصان اٹھانے والے۔(الاعراف:۹۹)۔''

اور اسی میں سے والدین کی نافرمانی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو جابر اور سخت دل قرار دیا ہے۔

اور کسی نفس کا قتل کرنا جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے سوائے حق کے۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے: پس اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ آخر آیت تک۔(النساء:۹۳)۔

اور محصنہ عورت پر زنا کی تہمت لگانا۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ''تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔(النور:۲۳)۔''

اور یتیم کا مال ہڑپ کرنا۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ''وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں، اور عنقریب آگ میں داخل ہوں گے۔(النساء:۱۰)''

اور لشکر جرار سے بھاگ جانا۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ''اور جو کوئی اس دن ان سے پیٹھ پھیرے گا مگر یہ کہ لڑائی کا ہنر کرتا ہو یا فوج میں جا ملتا ہو سو وہ اللہ کا غضب لے کر پھرا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور بہت برا ٹھکانا ہے۔(الانفال:۱٦)۔''

اور سود کھانا۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ''جو لوگ سود کھاتے ہیں قیامت کے دن وہ نہیں اٹھیں گے مگر جس طرح کہ وہ شخص اٹھتا ہے جس کے حواس جن نے لپٹ کر کھو دیے ہیں۔(البقرۃ:۲۷۵)۔''

اور جادو کرنا کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ”اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ جس نے جادو کو خریدا اس کے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔(البقرۃ:۱۰۲)۔“

اور زنا۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ”اور جس شخص نے یہ کیا وہ گناہ میں جا پڑا۔ قیامت کے دن اسے دگنا عذاب ہوگا اور اس میں ذلیل ہوکر پڑا رہے گا۔(الفرقان:۶۸-۶۹)۔“

اور جان بوجھ کر (حق تلفی کے لیے) جھوٹی قسم کھانا۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ”بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر معاوضہ لیتے ہیں آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔(آل عمران:۷۷)۔“

اور خیانت کرنا۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ”اور جو کوئی خیانت کرے گا تو اس چیز کو قیامت کے دن لائے گا جو خیانت کی تھی۔(آل عمران:۱۶۱)۔“

اور فرض زکوٰۃ کو روکنا۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ”پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔(التوبہ:۳۵)۔“

اور جھوٹی گواہی دینا اور گواہی کو چھپانا۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ”اور جو شخص اسے چھپائے گا تو بے شک اس کا دل گناہگار ہے۔(البقرۃ:۲۸۳)۔“

اور شراب پینا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اسی طرح حرام قرار دیا ہے جیسا کہ اس نے بتوں کی پوجا کو حرام قرار دیا ہے۔

اور جان بوجھ کر نماز ترک کرنا یا کسی ایسی چیز کو ترک کرنا جسے اللہ نے فرض کیا ہے۔ کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کیا تو وہ اللہ کی ذمہ داری اور اس کے رسولؐ ذمہ داری سے بری ہو گیا۔

اور عہد و پیمان کا توڑنا۔

اور قطع رحمی کرنا۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ”ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے برا گھر ہے۔(الرعد:۲۵)۔“

راوی کا بیان ہے کہ عمرو روتے ہوئے چیخ مار کر کہہ رہا تھا: برباد ہو گیا وہ جو اپنی اپنی رائے سے بولتا ہے اور فضیلت اور علم میں آپؑ سے نزاع کرتا ہے۔ [1]

بیان:

”جعل العاق جبارا شقیاً“ جیسا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بیان فرمایا:

وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا۔

[1] عیون أخبار الرضا علیہ السلام ج۱، ص۲۸۵؛ علل الشرائع ج۲، ص۳۹۱؛ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۱۸؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۲۰۱؛ عوالم العلوم ج۲۳، ص۱۸۳؛ بحار الانوار ج۷۶، ص۶؛ تفسیر نور الثقلین ج۵، ص۱۶۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج۱۲، ص۴۹۹؛ إرشاد القلوب ج۱، ص۱۷۶

اور اپنی والدہ کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا قرار دیا ہے اور اس نے مجھے سرکش اور شقی نہیں بنایا۔ (سورہ مریم: 32)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند دونوں سندیں صحیح ہیں۔ [۱]

11/3577 الفقیہ، ۳/۵۶۵/۴۹۳۳ وَفِي خَبَرٍ آخَرَ: أَنَّ الْحَيْفَ فِي الْوَصِيَّةِ مِنَ الْكَبَائِرِ۔

اور ایک دوسری خبر میں ہے کہ وصیت میں ظلم بھی گناہان کبیرہ میں سے ہے۔ [۲]

بیان:

الحيف بالمهملة الجور و الظلم

"الحیف" مہملہ کے ساتھ، ظلم و جور

تحقیق اسناد:

یہاں شیخ صدوق نے اس کی سند درج نہیں کی لیکن دوسرے مقام پر درج کی جو صحیح ہے۔ [۳] اور علل الشرائع میں بھی اس کی مکمل سند درج ہے اور میرے نزدیک یہ سند موثق ہے کیونکہ مسعدہ بن صدقہ ثقہ ہے۔ [۴]

12/3578 الفقیہ، ۳/۵۶۸/۴۹۴۱ أبو خَدِيجَةَ سالم بن مكرم الجمال عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ:

اَلْكَذِبُ عَلَى اللَّهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَ عَلَى الْأَوْصِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ مِنَ الْكَبَائِرِ۔

وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

ابو خدیجہ سالم بن مکرم جمال سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ پر، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اوصیاءؑ پر جھوٹ بولنا گناہان کبیرہ میں سے ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایسی بات کہے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اوندھے منہ جہنم میں جائے گا۔ [۵]

---

[۱] مراۃ العقول ج ۱، ص ۶۴؛ روضۃ المتقین ج ۹، ص ۲۶۱؛ تحفۃ السنیہ ص ۸ ۳۴؛ اہل البیتؑ انصاری ص ۳۵؛ الموسوعہ الفقہیہ المیسر انصاری ج ۵، ص ۵۵۹؛ المکاسب المحرمہ خمینی ج ۲، ص ۸۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الاسرا) سیفی ص ۳۲۱؛ حدود الشریعہ ج ۲، ص ۴۱؛ مصباح المنہاج (الاجتہاد و التقلید) ص ۲۵۱؛ معجم الاحادیث المعتبر ج ۴، ص ۳۲۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ ج ۸، ص ۴۱۱

[۲] من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴، ص ۱۸۴ ح ۵۴۲۰؛ الوافی ج ۲۴، ص ۶۰ ح ۲۳۶۵۷؛ علل الشرائع ج ۲، ص ۵۶۷؛ قرب الاسناد ج ۱، ص ۶۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۲۷ و ج ۱۹، ص ۲۶۸؛ بحار الانوار ج ۷، ص ۳ و ج ۱۰۰، ص ۱۹۶

[۳] روضۃ المتقین ج ۱۱، ص ۲۳

[۴] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۶۰۱

[۵] ثواب الاعمال و عقاب الاعمال ص ۲۶۸؛ المحاسن ج ۱، ص ۱۱۸؛ التفسیر (للعیاشی) ج ۱، ص ۲۳۸؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۲۷؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۶۹؛ بحار الانوار ج ۶۷، ص ۱۳؛ مستدرک الوسائل ج ۹، ص ۹۲ و ج ۱۱، ص ۳۵۶

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند قوی کالصحیح ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی کامل الزیارات کا راوی ہے مگر غیر امامی ہے۔(واللہ اعلم)

13/3579 الفقیه، ۳/۵۶۹/۴۹۴۴ أَحْمَدُ بْنُ اَلنَّضْرِ عَنْ عَبَّادٍ عَنْ كَثِيرٍ اَلنَّوَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْكَبَائِرِ فَقَالَ كُلُّ مَا أَوْعَدَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ اَلنَّارَ.

ترجمہ: کثیر النواء سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے گناہان کبیرہ کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: ہر وہ بات جس پر اللہ تعالیٰ نے جہنم کی وعید کی ہے وہ گناہِ کبیرہ ہے۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند قوی کالصحیح ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند عباد کی وجہ سے مجہول ہے۔(واللہ اعلم)

14/3580 الفقیه، ۳/۵۶۹/۴۹۴۵ زرعة عن سماعة قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَوْعَدَ فِي أَكْلِ مَالِ اَلْيَتِيمِ عُقُوبَتَيْنِ أَمَّا إِحْدَاهُمَا فَعُقُوبَةُ اَلْآخِرَةِ بِالنَّارِ وَ أَمَّا عُقُوبَةُ اَلدُّنْيَا فَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ لْيَخْشَ اَلَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰافاً خٰافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اَللّٰهَ وَ لْيَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً) يَعْنِي بِذَلِكَ لِيَخْشَ أَنْ أَخْلُفَهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَنَعَ بِهَؤُلاَءِ اَلْيَتَامَى.

ترجمہ: سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے سنا، آپؑ فرمارہے تھے: اللہ تعالیٰ نے یتیم کا مال کھانے پر دو سزاوں کا وعدہ فرمایا ہے، توان میں سے ایک سزا جو آخرت میں ملے گی وہ جہنم ہے اور وہ سزا جو دنیا میں ملے گی تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: ”اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو اپنے بعد چھوٹے چھوٹے ایسے بچے چھوڑنے والے ہوں جن کی انہیں فکر ہو تو پھر ان لوگوں کو چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور سیدھی بات کہیں۔(النساء:۹)۔“ یعنی ان کو ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ اپنے پیچھے چھوٹی چھوٹی اولاد چھوڑ کر جائیں تو ان کے ساتھ بھی ایسا نہ ہو جائے جو تم نے ان یتیموں سے کیا ہے۔ [۴]

---

[۱] روضة المتقین ج۹، ص۲۸۰

[۲] تفسیر (للعیاشی) ج۱، ص۲۳۹؛ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۳۱۷؛ بحارالانوار ج۷۶، ص۱۳؛ تفسیر الصافی ج۱، ص۴۴۴

[۳] روضة المتقین ج۹، ص۲۸۱

[۴] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۲۳۴؛ بحارالانوار ج۷۲، ص۸ و ج۷۶، ص۲۶۹؛ تفسیر نورالثقلین ج۱، ص۴۴۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳، ص۳۳۷؛ تفسیر (للعیاشی) ج۱، ص۲۲۳؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج۲، ص۳۱؛ مستدرک الوسائل ج۱۳، ص۱۹۰؛ الکافی ج۵، ص۱۲۸؛ الوافی ج۱۷، ص۳۰۵ ح۱۷۳۲۲

بیان:

أخلفه من الإخلاف أي أخلف الأكل الجور أو أخلف الله الجور و في بعض النسخ خلفه إما من التخليف بمعنى الإخلاف و إما من الخلف لازما أي خلفه الجور

''أخلفہ''اس کا مصدر''الاخلاف'' ہے،بعض نسخوں میں''خلفہ'' ہے،یا مصدر''التخلیف'' سے ہے اور یا یہ مصدر ''الخلف'' سے ہے جو کہ لازم کا باب ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [۱] نیز یہ مضمون کافی میں بھی موجود ہے جس کی سند موثق ہے۔ [۲] لیکن سماعہ کا موثق ہونا صرف شہرت کی بنا پر ہے ورنہ وہ امامی ثابت ہے اور اگر ایسا ہو تو سند حسن ہوگی۔ (واللہ اعلم)

15/3581 التهذيب ۱/۱۳۹/۱۳۹/۴ ابن عقدة عن محمد بن المفضل عن الوشاء عن عبد الكريم بن عمرو الخثعمي عن ابن أَبِي يَعْفُورٍ وَ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِي الصَّامِتِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ سَبْعٌ الشِّرْكُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا بِالْحَقِّ وَ أَكْلُ أَمْوَالِ الْيَتَامَى وَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ وَ الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَ إِنْكَارُ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْحَدِيثَ.

ابو صامت سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کبیرہ گناہ سات ہیں: اللہ عظیم کا شریک ٹھہرانا، اس جان کا قتل کرنا جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ، یتیموں کا مال کھانا، والدین کی نافرمانی کرنا، شادی شدہ عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا، لشکر جرار سے فرار کرنا اور جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کا انکار کرنا، الحدیث۔ [۳]

بیان:

و قد مضى تمامه في باب ابتلاء أهل البيت ع بالناس من الأبواب الأول من كتاب الحجة

اور یہ مکمل حدیث کتاب الحجت کے ابواب میں سے باب: ''لوگوں کے ہاتھوں میں اہل بیت علیہم السلام کا مصیبتوں میں مبتلا ہونا'' میں گزر چکی ہے جو کہ کتاب الحجت کے ابتدائی ابواب میں ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند موثق کالحسن ہے کیونکہ عبدالکریم الخثعمی پہلے امامی ثقہ جلیل تھا تھا

---

[۱] روضۃ المتقین ج۹،ص۲۸۱؛ الحدائق الناضرہ ج۱۸،ص۳۴۳

[۲] مراۃ العقول ج۱۰،ص۹۴

[۳] الوافی ج۲،ص۲۴۰ ح۱۳؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۲،ص۶۷؛ وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۲۵؛ مستدرک الوسائل ج۱۱،ص۳۵۷

[۴] ملاذ الاخیار ج۶،ص۴۳۷

پھر واقفی ہوگیا اور ابوصامت حلوانی تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔ [1] (واللہ اعلم)

16/3582 الکافی،۲/۲۶۹/۱/۷ العدة عن البرقی عن أبیه عن الجعفری عن ابن بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلذُّنُوبُ كُلُّهَا شَدِيدَةٌ وَأَشَدُّهَا مَا نَبَتَ عَلَيْهِ اَللَّحْمُ وَاَلدَّمُ لِأَنَّهُ إِمَّا مَرْحُومٌ وَإِمَّا مُعَذَّبٌ وَاَلْجَنَّةُ لاَ يَدْخُلُهَا إِلاَّ طَيِّبٌ.

زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تمام گناہ سخت ہیں اور ان سب سے زیادہ سخت وہ ہے کہ جو (حرام کھانے سے) گوشت اور خون کو بڑھاتا ہے کیونکہ گناہ یا تو معاف ہو جاتے ہیں یا کسی کو سزا ملتی ہے اور جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر پاکیزہ شخص۔ [2]

بیان:

یعنی أن صاحب الذنب الذی نبت علیه اللحم و الدم أمره فی مشیئة الله لأنه لیس بطیب و لا یدخل الجنة قطعا وحتما إلا طیب

یعنی بیشک "صاحب الذنب" گناہگار جس کا خون اور گوشت اس گناہ کا نتیجہ ہو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ ہے کیونکہ وہ پاک نہیں ہوتا اور جنت میں حتمی اور قطعی طور پر صرف اور صرف پاک لوگ ہی داخل ہوں گے

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [3] یا پھر صحیح ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند موثق کالحسن ہے۔ (واللہ اعلم)

17/3583 الکافی،۲/۲۸۴/۱/۲۰ علی عن العبیدی عن یُونُسَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: (وَمَنْ يُؤْتَ اَلْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً) قَالَ مَعْرِفَةُ اَلْإِمَامِ وَاِجْتِنَابُ اَلْكَبَائِرِ اَلَّتِي أَوْجَبَ اَللَّهُ عَلَيْهَا اَلنَّارَ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: "(اللہ) جس کو چاہتا ہے سمجھ دے دیتا ہے، اور جسے سمجھ دی گئی تو اسے بڑی خوبی ملی۔ (البقرة:۲۶۹)۔" آپؑ نے فرمایا: (اس سے مراد) امام کی معرفت حاصل کرنا اور ایسے کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنا جن پر اللہ نے آگ کو واجب قرار دیا ہے۔ [5]

---

[1] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۷۰۳

[2] وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۲۹۹؛ بحار الانوار ج ۷۰، ص ۳۱۷

[3] مرآۃ العقول ج ۹، ص ۲۰۴؛ مبانی تحریر الوسیلہ ج ۱، ص ۵۲۵؛ الزبدۃ الفقہیہ ج ۲، ص ۵۱۳؛ بیان الفقہ ج ۳، ص ۳۱۲

[4] شرح تبصرۃ المتعلمین (القضاء) عراقی ص ۳۲۸

[5] التفسیر (للعیاشی) ج ۱، ص ۱۵۱؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۱۵؛ البرهان فی تفسیر القرآن ج ۱، ص ۵۴۸؛ بحار الانوار ج ۱، ص ۲۱۵ و ج ۲۴، ص ۸۶؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۲۸۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۲، ص ۴۴۵؛ مستدرک الوسائل ج ۱۱، ص ۳۵۴

بیان:

يعني أن الحكمة عبارة عن اعتقاد و عمل و الظاهر أن الوصف بالتي أوجب الله عليها النار وصف تفسيري و لهذا أوردنا الحديث في هذا الباب إذ لو كان تقييديا لكانت الكبائر صنفين و ليست كذلك إلا أن يقال إن الذنوب كلها كبار و قد مضى بيان السر في هذا الحديث في باب معرفة الإمام من الأبواب الأول من كتاب الحجة

یعنی حکمت اعتقاد اور عمل سے عبارت ہے اور ظاہر ہے کہ "التی اوجب اللہ علیھا النار" کو جو وصف قرار دیا گیا ہے تو یہ وصفِ تفسیری ہے اور اس لیئے ہم نے اس حدیث کو اس باب میں وارد کیا کہ اگر وہ تقییدی ہے تو پھر ان "کبائر" یعنی گناہوں کی دو قسمیں بنیں گی حالانکہ ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ کہا جائے کہ بیشک تمام کے تمام گناہ کبیرہ ہیں۔

بیشک اس حدیث کے اسرار و رموز کا بیان "کتاب الحجّۃ" کے "الابواب الاوّل" کے "باب معرفۃ الإمام" میں گزر چکا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [1]

۱۸۷۔ باب علل تحریم الکبائر

باب: گناہان کبیرہ کی حرمت کا سبب

1/3584 الفقیہ، ۳/۵۶۵/۴۹۳۴: كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ فِيمَا كَتَبَ مِنْ جَوَابِ مَسَائِلِهِ: حَرَّمَ اَللَّهُ قَتْلَ اَلنَّفْسِ لِعِلَّةِ فَسَادِ اَلْخَلْقِ فِي تَحْلِيلِهِ لَوْ أَحَلَّ وَ فَنَائِهِمْ وَ فَسَادِ اَلتَّدْبِيرِ وَ حَرَّمَ اَللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عُقُوقَ اَلْوَالِدَيْنِ لِمَا فِيهِ مِنَ اَلْخُرُوجِ مِنَ اَلتَّوْقِيرِ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَلتَّوْقِيرِ لِلْوَالِدَيْنِ وَ كُفْرَانِ اَلنِّعْمَةِ وَ إِبْطَالِ اَلشُّكْرِ وَ مَا يَدْعُو مِنْ ذَلِكَ إِلَى قِلَّةِ اَلنَّسْلِ وَ اِنْقِطَاعِهِ لِمَا فِي اَلْعُقُوقِ مِنْ قِلَّةِ تَوْقِيرِ اَلْوَالِدَيْنِ وَ اَلْعِرْفَانِ بِحَقِّهِمَا وَ قَطْعِ اَلْأَرْحَامِ وَ اَلزُّهْدِ مِنَ اَلْوَالِدَيْنِ فِي اَلْوَلَدِ وَ تَرْكِ اَلتَّرْبِيَةِ لِعِلَّةِ تَرْكِ اَلْوَلَدِ بِرَّهُمَا وَ حَرَّمَ اَللَّهُ تَعَالَى اَلزِّنَا لِمَا فِيهِ مِنَ اَلْفَسَادِ مِنْ قَتْلِ اَلْأَنْفُسِ وَ ذَهَابِ اَلْأَنْسَابِ وَ تَرْكِ اَلتَّرْبِيَةِ لِلْأَطْفَالِ وَ فَسَادِ اَلْمَوَارِيثِ وَ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ مِنْ وُجُوهِ اَلْفَسَادِ وَ حَرَّمَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَذْفَ

---

[1] مرآۃ العقول ج۱۰، ص۳۳؛ شرح تجرید الاصول ج۳، ص۱۳۵؛ النور الساطع ج۲، ص۲۳۳؛ ریاض المسائل ج۱۵، ص۲۳۹؛ مستند الشیعہ ج۱۸، ص۱۲۹؛ مشارق الاحکام ص۱۷۲

اَلْمُحْصَنَاتِ لِمَا فِيهِ مِنْ فَسَادِ اَلْأَنْسَابِ وَ نَفْيِ اَلْوَلَدِ وَ إِبْطَالِ اَلْمَوَارِيثِ وَ تَرْكِ اَلتَّرْبِيَةِ وَ ذَهَابِ اَلْمَعَارِفِ وَ مَا فِيهِ مِنَ اَلْكَبَائِرِ وَ اَلْعِلَلِ اَلَّتِي تُؤَدِّي إِلَى فَسَادِ اَلْخَلْقِ وَ حَرَّمَ أَكْلَ مَالِ اَلْيَتِيمِ ظُلْماً لِعِلَلٍ كَثِيرَةٍ مِنْ وُجُوهِ اَلْفَسَادِ أَوَّلُ ذَلِكَ إِذَا أَكَلَ اَلْإِنْسَانُ مَالَ اَلْيَتِيمِ ظُلْماً فَقَدْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِهِ إِذِ اَلْيَتِيمُ غَيْرُ مُسْتَغْنٍ وَ لاَ يَتَحَمَّلُ لِنَفْسِهِ وَ لاَ قَائِمٍ بِشَأْنِهِ وَ لاَ لَهُ مَنْ يَقُومُ عَلَيْهِ وَ يَكْفِيهِ كَقِيَامِ وَالِدَيْهِ فَإِذَا أَكَلَ مَالَهُ فَكَأَنَّهُ قَدْ قَتَلَهُ وَ صَيَّرَهُ إِلَى اَلْفَقْرِ وَ اَلْفَاقَةِ مَعَ مَا حَرَّمَ اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ جَعَلَ لَهُ مِنَ اَلْعُقُوبَةِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ لْيَخْشَ اَلَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰافاً خٰافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اَللّٰهَ وَ لْيَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً وَ لِقَوْلِ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ اَللَّهَ أَوْعَدَ فِي أَكْلِ مَالِ اَلْيَتِيمِ عُقُوبَتَيْنِ عُقُوبَةً فِي اَلدُّنْيَا وَ عُقُوبَةً فِي اَلْآخِرَةِ فَفِي تَحْرِيمِ مَالِ اَلْيَتِيمِ اِسْتِبْقَاءُ اَلْيَتِيمِ وَ اِسْتِقْلاَلُهُ لِنَفْسِهِ وَ اَلسَّلاَمَةُ لِلْعَقِبِ أَنْ يُصِيبَهُمْ مَا أَصَابَهُ لِمَا أَوْعَدَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ مِنَ اَلْعُقُوبَةِ مَعَ مَا فِي ذَلِكَ مِنْ طَلَبِ اَلْيَتِيمِ بِثَأْرِهِ إِذَا أَدْرَكَ وَ وُقُوعِ اَلشَّحْنَاءِ وَ اَلْعَدَاوَةِ وَ اَلْبَغْضَاءِ حَتَّى يَتَفَانَوْا وَ حَرَّمَ اَللَّهُ اَلْفِرَارَ مِنَ اَلزَّحْفِ لِمَا فِيهِ مِنَ اَلْوَهْنِ فِي اَلدِّينِ وَ اَلاِسْتِخْفَافِ بِالرُّسُلِ وَ اَلْأَئِمَّةِ اَلْعَادِلَةِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ وَ تَرْكِ نُصْرَتِهِمْ عَلَى اَلْأَعْدَاءِ وَ اَلْعُقُوبَةِ لَهُمْ عَلَى إِنْكَارِ مَا دُعُوا إِلَيْهِ مِنَ اَلْإِقْرَارِ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ إِظْهَارِ اَلْعَدْلِ وَ تَرْكِ اَلْجَوْرِ وَ إِمَاتَتِهِ وَ اَلْفَسَادِ وَ لِمَا فِي ذَلِكَ مِنْ جُرْأَةِ اَلْعَدُوِّ عَلَى اَلْمُسْلِمِينَ وَ مَا يَكُونُ فِي ذَلِكَ مِنَ اَلسَّبْيِ وَ اَلْقَتْلِ وَ إِبْطَالِ حَقِّ دِينِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ غَيْرِهِ مِنَ اَلْفَسَادِ وَ حَرَّمَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَلتَّعَرُّبَ بَعْدَ اَلْهِجْرَةِ لِلرُّجُوعِ عَنِ اَلدِّينِ وَ تَرْكِ اَلْمُؤَازَرَةِ لِلْأَنْبِيَاءِ وَ اَلْحُجَجِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ وَ مَا فِي ذَلِكَ مِنَ اَلْفَسَادِ وَ إِبْطَالِ حَقِّ كُلِّ ذِي حَقٍّ لاَ لِعِلَّةِ سُكْنَى اَلْبَدْوِ وَ لِذَلِكَ لَوْ عَرَفَ اَلرَّجُلُ اَلدِّينَ كَامِلاً لَمْ يَجُزْ لَهُ مُسَاكَنَةُ أَهْلِ اَلْجَهْلِ وَ اَلْخَوْفِ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ لاَ يُؤْمَنُ أَنْ يَقَعَ مِنْهُ تَرْكُ اَلْعِلْمِ وَ اَلدُّخُولُ مَعَ أَهْلِ اَلْجَهْلِ وَ اَلتَّمَادِي فِي ذَلِكَ وَ عِلَّةُ تَحْرِيمِ اَلرِّبَا لِمَا نَهَى اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْهُ وَ لِمَا فِيهِ مِنْ فَسَادِ اَلْأَمْوَالِ لِأَنَّ اَلْإِنْسَانَ إِذَا اِشْتَرَى اَلدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ كَانَ ثَمَنُ اَلدِّرْهَمِ دِرْهَماً وَ ثَمَنُ اَلْآخَرِ بَاطِلاً فَبَيْعُ اَلرِّبَا وَ شِرَاؤُهُ وَكْسٌ عَلَى كُلِّ حَالٍ عَلَى اَلْمُشْتَرِي وَ عَلَى اَلْبَائِعِ فَحَرَّمَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى اَلْعِبَادِ اَلرِّبَا لِعِلَّةِ فَسَادِ اَلْأَمْوَالِ كَمَا حَظَرَ عَلَى اَلسَّفِيهِ أَنْ يُدْفَعَ إِلَيْهِ مَالُهُ لِمَا يُتَخَوَّفُ عَلَيْهِ مِنْ إِفْسَادِهِ حَتَّى يُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدُهُ فَلِهَذِهِ اَلْعِلَّةِ حَرَّمَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَلرِّبَا وَ بَيْعَ اَلرِّبَا بَيْعَ اَلدِّرْهَمِ بِالدِّرْهَمَيْنِ وَ عِلَّةُ تَحْرِيمِ اَلرِّبَا بَعْدَ اَلْبَيِّنَةِ لِمَا فِيهِ مِنَ اَلاِسْتِخْفَافِ بِالْحَرَامِ اَلْمُحَرَّمِ وَ هِيَ

كَبِيرَةٌ بَعْدَ الْبَيَانِ وَ تَحْرِيمِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَهَا لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنْهُ إِلاَّ اِسْتِخْفَافاً بِالْمُحَرَّمِ الْحَرَامِ وَ الاِسْتِخْفَافُ بِذَلِكَ دُخُولٌ فِي الْكُفْرِ وَ عِلَّةُ تَحْرِيمِ الرِّبَا بِالنَّسِيئَةِ لِعِلَّةِ ذَهَابِ الْمَعْرُوفِ وَ تَلَفِ الْأَمْوَالِ وَ رَغْبَةِ النَّاسِ فِي الرِّبْحِ وَ تَرْكِهِمْ لِلْقَرْضِ وَ الْقَرْضُ صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ وَلِمَا فِي ذَلِكَ مِنَ الْفَسَادِ وَ الظُّلْمِ وَ فَنَاءِ الْأَمْوَالِ۔

ترجمہ: امام علی رضاعلیہ السلام نے محمد بن سنان کو خط لکھا جس میں اس کے مسائل کے جواب میں یوں لکھا:

اللہ تعالیٰ نے کسی جان کو اس وجہ سے قتل کرنے سے منع فرمایا کیونکہ اس کے حلال ہونے میں مخلوق کی خرابی ہے خواہ وہ جائز ہی کیوں نہ ہو اور ان کا فنا ہونا اور تدبیر (انتظام) کی خرابی ہے۔

اور والدین کی نافرمانی کو اللہ تعالیٰ نے حرام اس لیے کیا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی توقیر اور والدین کی توقیر سے خروج ہو جاتا ہے، کفران نعمت ہوتا ہے، شکر باطل ہو جاتا ہے اور یہ نسل کی قلت اور اس منقطع ہونے کا سبب ہے۔ نافرمانی میں والدین کے اکرام اور ان کی معرفت کی قلت ہے۔ اور یہ قطع رحمی، والیدن کی طرف سے اولاد میں بے رغبتی اور ان کی تربیت کا ترک بھی ہے اس لیے کہ بچے ان دونوں کی نیکیوں کو ترک کریں گے۔

اور اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام کر دیا اس لیے کہ اس میں بڑا فساد ہے، اس میں نفوس کا قتل ہے، نسب کا ختم ہونا ہے، بچوں کی تربیت کا ترک ہونا ہے، میراث میں خرابی ہے اور اس کے مشابہ طرح طرح کی خرابیوں کا پیدا ہونا ہے۔

اور پاک دامن عورت پر الزام لگانے کو اللہ تعالیٰ نے اس لیے حرام قرار دیا ہے کہ اس میں نسب کی خرابی، اولاد سے انکار، وراثت کا باطل ہونا، تربیت کا ترک کرنا اور معارف (نیکیوں) کا ختم ہو جانا ہے اور اس میں بہت سے گناہان کبیرہ کا ارتکاب اور وہ اسباب ہیں جن سے مخلوق میں فساد پھیلتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے مال یتیم ناجائز طور پر کھانے کو حرام کیا اس لیے کہ اس سے بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ سب سے پہلے یہ کہ جب انسان نے کسی یتیم کا مال ناجائز طور پر کھایا تو گویا اس نے اس یتیم کے قتل میں مدد کی، اس لیے کہ وہ اس مال سے مستغنی نہیں ہے، وہ اپنا بوجھ خود نہیں اٹھا سکتا، وہ اپنی شان و حیثیت کو قائم نہیں رکھ سکتا، نہ اس کے لیے کوئی ایسا ہے جو اس کو سہارا دے جس طرح اس کے والدین اسے سہارا دیتے تھے لہٰذا جب کسی نے اس کا مال کھایا تو گویا اس نے اس کو قتل کر دیا اور اس کو فقر و فاقہ تک پہنچا دیا۔ پھر اس کو حرام کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اس پر سزا بھی رکھی ہے چنانچہ اس کا قول ہے: ''اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو اپنے بعد چھوٹے چھوٹے ایسے بچے چھوڑنے والے ہوں جن کی انہیں فکر ہو تو پھر ان لوگوں کو چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور سیدھی بات کہیں۔ (النساء:۹)۔''

نیز امام محمد باقر علیہ السلام کے اس قول کے بنا پر کہ اللہ تعالیٰ نے مال یتیم کھانے پر دو سزائیں مقرر کی ہیں: ایک سزا دنیا میں اور ایک سزا آخرت میں ہے۔ مال یتیم کے کھانے کو حرام کرنے میں یتیم کی بقا اور اس کا خود اپنے پیروں پر کھڑا ہونا اور اس کی آئندہ نسل کی سلامتی پیش نظر ہے تاکہ وہ سب اس مصیبت میں مبتلا نہ ہوں جس میں یہ مبتلا ہو چکا ہے۔ اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر سزا کی وعید کی ہے علاوہ بریں اس وجہ سے بھی کہ یتیم جب بڑا ہوگا اور اپنا انتقام چاہے گا تو اس قدر دشمنی کینہ اور بغض بڑھے گا کہ سب ایک دوسرے کو مٹا دیں گے۔

اور اللہ تعالیٰ نے میدان جنگ سے فرار کو اس لیے حرام کیا کہ اس میں دین کی توہین اور رسولوں کی اور عادل آئمہؑ کی سبکی ہے کہ اس نے دشمن کے مقابلہ میں ان کی مدد ترک کر دی اور دشمنوں کو جو اقرار ربوبیت کی دعوت دی گئی اس کے انکار پر ان کو سزا دینے میں اظہار عدل و ترکِ جور اور فساد کے ختم کرنے میں ان حضراتؑ کا ساتھ نہیں دیا۔ علاوہ بریں اس فرار سے مسلمانوں پر ان کے دشمنوں کی جرات بڑھے گی جس کے نتیجے میں گرفتاری اور قتل اور دین خدا کا ابطال اور طرح طرح کا فساد رونما ہوگا۔

اور اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے بعد دین سے پھر جانے اور انبیاء و حجتہائے الٰہی علیہم السلام کے بوجھ بٹانے کو ترک کر کے دیہاتیوں کے عادات و خصائل اختیار کرنے کو حرام قرار دیا ہے اس لیے کہ اس میں بڑی خرابی ہے اور ہر صاحب حق کا حق ضائع ہوتا ہے اس لیے نہیں کہ اس نے دیہات میں سکونت کیوں اختیار کی بلکہ اس لیے کہ اگر آدمی کو دین کی کامل معرفت ہو جائے تو پھر اسے جاہلوں کے درمیان سکونت جائز نہیں اور ڈر یہ ہے کہ وہ محفوظ نہیں ہے کہ کہیں علم کو ترک کر بیٹھے اور جاہلوں کی صف میں داخل ہو جائے اور آگے بڑھتا جائے۔

اور سود کے حرام ہونے کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے اور اس لیے کہ اس میں مال کا نقصان ہے کیونکہ انسان جب ایک درہم کو دو درہموں میں خریدے گا تو ایک درہم تو ایک درہم کی قیمت ہوئی اور دوسرا درہم باطل ہے۔ پس سود کی خرید و فروخت ہر حال میں نقصان دہ ہے خرید کرنے والے کے لئے بھی اور فروخت کرنے والے کے لیے بھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر سود حرام کر دیا کہ اس میں مال کی خرابی ہے، بالکل اس طرح جیسے کسی ناسمجھ کو مال حوالے کرنا منع ہے کہ کہیں اس کو ضائع نہ کر دے جب تک کہ وہ سمجھدار نہ ہو جائے۔ پس اسی لیے اللہ تعالیٰ نے سود اور سود کی خرید و فروخت اور ایک درہم کو دو درہم پر فروخت کرنا حرام کر دیا ہے اور ان دلیلوں کے بعد سود کے حرام ہونے کی ایک وجہ یہ بھی کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے حکم تحریم کا استخفاف ہوتا ہے اور واضح بیان کے بعد سود لینا یا دینا استخفاف حکم باری کے سوا کچھ نہیں ہے اور حکم الٰہی کا استخفاف کفر میں داخل ہوتا ہے۔

اور ادھار اور قرض پر سود کی حرمت شاید اس لیے ہے کہ اس سے حسن سلوک ختم ہو جائے گا، مال کا اتلاف ہوگا، لوگوں کو نفع کی طرف رغبت بڑھے گی اور قرض دینا متروک ہو جائے گا اور قرض دینا خود ایک نیکی اور حسن سلوک ہے اور علاوہ بریں اس سود میں فساد و ظلم و مال کی تباہی بھی ہے۔ [1]

بیان:

و ذهاب المعارف أي المعرفة بالأنساب من طلب اليتيم بثأره الثأر الدم و قاتل الحميم و لعل إطلاقه على المال من باب الاتساع أو لأن آكل مال اليتيم قد يكون قاتل أبيه و في بعض النسخ و وقوع الشحناء بالعطف و هو أوضح لا لعلة سكنى البدو و في بعض النسخ لعلة سكنى البدو بدون لا و هو أوضح و أوفق بما بعده و الخوف عليه عطف على الفساد و الإبطال و الوكس النقص بيع الدرهم بالدرهمين بدل من بيع الربا و بيع الربا عطف بيان للربا يعني حرم الله هذا النوع من الربا لهذه العلة و أما ربا النسيئة فعلة تحريمه أمر آخر و هو ما يأتي و يحتمل أن يكون مبتدأ و خبرا معترضة لتخصيص العلة به و الأول أوضح لم يكن ذلك منه في بعض النسخ ما لم يكن و هو أوضح أقول و لتحريم الربا علة أخرى ذكرها بعض أهل المعرفة حيث قال آكل الربا أسوأ حالا من جميع مرتكبي الكبائر فإن كل مكتسب له توكل ما في كسبه قليلا كان أو كثيرا كالتاجر و الزارع و المحترف لم يعينوا أرزاقهم بعقولهم و لم يتعين لهم قبل الاكتساب فهم على غير معلوم في الحقيقة كما قال رسول الله ص أبى الله أن يرزق المؤمن إلا من حيث لا يعلم و أما آكل الربا فقد عين مكسبه و رزقه و هو محجوب عن ربه بنفسه و عن رزقه بتعيينه لا توكل له أصلا فوكله الله تعالى إلى نفسه و عقله و أخرجه من حفظه و كلاءته فاختطفته الجن و خبلته فيقوم يوم القيامة و لا رابطة بينه و بين الله عز و جل كسائر الناس المرتبطين به بالتوكل فيكون كالمصروع الذي مسه الشيطان فيخبطه لا يهتدي إلى مقصد

''ذهاب المعارف'' یعنی انساب کی معرفت،

''من طلب الیتیم بثارہ'' اس میں ''الثار'' سے مراد خون ہے اور قریبی رشتہ دار کا قاتل، اور شاید اس کا اطلاق اس مال ہوتا ہے جو وسعت رکھنے کے باب سے ہو اور حد سے باہر ہو یا اس لیے کہ یتیم کا مال کھانے والا اپنے باپ کا قاتل ہو سکتا ہے۔

بعض نسخوں میں ''وقوع الشحناء'' ہے جو عطف کا ساتھ ہے اور یہ زیادہ واضح ہے

''لا لعلة سکنی البدو'' اور بعض نسخوں میں یہ ''لا'' کے بغیر ''لعلة سکنی البدو'' ہے اور یہ زیادہ واضح ہے اور اپنے بعد والے جملے سے زیادہ موافقت رکھتا ہے۔

''الخوف علیہ'' اس کا عطف ''الفساد و الابطال'' پر ہے۔

---

[1] مسند الامام الباقرؑ ج۲، ص ۲۶۹؛ علل الشرائع ج۲، ص ۴۸۳؛ وسائل الشیعہ ج۱۸، ص ۱۲۱؛ بحار الانوار ج۱۰۰، ص ۱۱۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص ۲۹۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج۲، ص ۴۵۳؛ عیون اخبار الرضاؑ ج۲، ص ۱۵۸

''الوکس''اس سے مراد نقص ہے۔

''بیع الدرھم بالدرھمین''ایک درہم کو دو درھموں کے بدلے بیچنا اور یہ بدل ہے''بیع الربا'' کا اور''بیع الربا'' عطف بیان ہے''الربا'' کے لیئے یعنی ربا کی اس قسم کو اللہ تعالی اہل علت کی وجہ سے حرام قرار دیا ہے۔

بہر حال!''ربا النسیئۃ ''فعل حرام ہے ایک دوسرے امر کی وجہ سے جیسا کہ اس بیان آگے آئے گا اور یہ احتمال بھی پایا جاتا ہے کی یہ مبتداء و خبر ہونے کی وجہ سے جملہ معترضہ ہے ایک علت کو خاص کرنے کے لیئے لیکن پہلا معنی زیادہ واضح ہے۔

''لم یکن ذلک منہ''لیکن بعض نسخوں میں یہ''مالم یکن'' ہے اور یہ زیادہ واضح ہے۔

اقول:

میں کہتا ہوں کہ ربا کے حرام ہونے ایک اور علت بھی ہے جس کو بعض اہلِ معرفت لوگوں نے اس طرح بیان کیا ہے کہ دیگر گناہانِ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والے سے ربا کھانے والے کا حال زیادہ برابر ہوتا ہے اس لیئے کہ ہر کمانے والا توکل رکھتا ہے خواہ وہ کم کمائے یا زیادہ جیسے کہ تجارت کرنے والا، زراعت کرنے والا اور کوئی ہنر مند، ان کے رزق کا یقین ان کی عقل کے مطابق نہیں ہوتا اور نہ ہی کمانے سے پہلے اسے متعین کیا جاتا ہے، تو درحقیقت وہ اپنی آمدنی کے بارے میں لاعلم ہوتے ہیں جیسا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَبَى اَللَّهُ أَنْ يَرْزُقَ اَلْمُؤْمِنَ إِلاَّ مِنْ حَيْثُ لاَ يَعْلَمُ

اللہ تعالی کسی مؤمن کو رزق فراہم نہیں کرتا مگر یہ کہ جس کا اس (مؤمن) کو علم نہ ہو۔

جہاں تک ربا کھانے کا تعلق ہے تو اس کی کمائی اور رزق مقرر ہے اور وہ شخص خود اور اس کی کمائی دونوں معین ہونے کی وجہ سے ربّ کی رحمت سے محجوب ہیں اسے مطلقاً توکل نہیں ہے۔ تو اللہ تعالی نے اسے اس کے نفس اور عقل کے سپرد کر دیا اور اپنی حفاظت اور سرپرستی سے باہر نکال دیا ہے۔ جنون نے اسے اچک لیا ہے اور اسے مخبوط الحواس بنا دیا ہے۔ روزِ قیامت جب وہ اٹھے گا تو، توکل کرنے والے دوسرے انسانوں کے برعکس اس کے اور پروردگار کی درمیان کوئ رابطہ نہ ہوگا اور یہ شخص ایسے دیوانے کی طرح ہوگا جسے شیطان نے مس کر کے خبطی بنا دیا ہو اور وہ اپنے مقصد سے بہت دور چلا جائے گا۔

تحقیق اسناد:

مصنف (شیخ صدوق) کے ابن سنان تک کثیر طرق ہیں جن سے قرائن کے ذریعے یہ علم حاصل ہوتا ہے کہ یہ جواب انہی (یعنی امام رضاؑ) کی طرف سے ہی ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ مصنف اس (ابن سنان) پر اعتماد کرتے

تھے جیسے شیخ مفید کرتے تھے۔ ① لیکن میرے نزدیک یہ طرق ضعیف ہے اور ظاہر ہے کہ یہ حکم جدید اصولوں کے طابق ہے ورنہ شیخ صدوق کی اپنی گواہی اور توثیق نہ صرف کافی ہے بلکہ معتبر ترین ہے اور محمد بن سنان تک شیخ صدوق نے اپنے تین طرق عیون الاخبار میں ذکر کیے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْمُجَاوِرُ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَرْقِيُّ بِالرَّيِّ رَحِمَهُمُ اللَّهُ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ۔ اور یہ میرے نزدیک حسن ہے۔

نیز ان میں سے ایک طرق یہ ہے: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَاجِيلَوَيْهِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ۔ اور میرے نزدیک یہ موثق ہے اور اس میں محمد بن علی یعنی ابوسمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے البتہ غیر امامی ہے۔

جبکہ ان تینوں میں سے ایک طرق کو موثق قرار دیا گیا ہے۔ ② یا پھر معتبر بھی کہا ہے۔ ③ یا پھر صحیح کہا گیا ہے۔ ④ (واللہ اعلم)

2/3585 الفقیہ،۳/۵۶۶/۴۹۳۵ هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الرِّبَا كَيْلاَ يَمْتَنِعُوا مِنْ صَنَائِعِ الْمَعْرُوفِ۔

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام اس لیے کیا تا کہ لوگ نیکی کے کام نہ چھوڑیں۔ ⑤

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ ⑥

3/3586 الفقیہ،۳/۵۶۶/۴۹۳۶ فِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّمَا

---

① روضۃ المتقین ج۹، ص۲۷۴

② مہذب الاحکام ج۲۶، ص۵۷

③ ایضاً ج۲۷، ص۲۹۰

④ سند العروہ (النکاح) ج۱، ص۷۱ و (الصلاۃ) ج۱، ص۳۵۵؛ بحوث فی القواعد الفقہیہ سند ج۲، ص۱۶۸

⑤ وسائل الشیعہ ج۱۸، ص۱۲۰؛ الکافی ج۵، ص۱۴۶؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۲۹۲؛ تہذیب الاحکام ج۷، ص۱۷؛ تفسیر الصافی ج۱، ص۳۰۲؛ بحار الانوار ج۱۰۰، ص۱۱۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج۲، ص۴۵۳؛ علل الشرائع ج۲، ص۴۸۲؛ الوافی ج۱۷، ص۳۸۰ ح۱۷۴۶۸

⑥ روضۃ المتقین ج۹، ص۲۷۴؛ بدائع البحوث ج۲، ص۲۳۱

حَرَّمَ اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلرِّبَا لِئَلاَّ يَذْهَبَ اَلْمَعْرُوفُ.

زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام اس لیے کیا ہے تا کہ نیکی جاتی نہ رہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

محمد بن عطیہ ثقہ ہے لیکن شیخ صدوق نے ذکر نہیں کیا اور ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ ان کی کتاب سے ہے پس یہ صحیح ہے لیکن علل میں انہوں نے اسے قوی سند سے روایت کیا ہے۔ [2] یا پھر معتبر ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ شیخ صدوق نے محمد بن عطیہ تک مکمل سند یہاں ذکر نہیں کی ہے مگر علل میں مکمل سند موجود ہے جو کہ موثق ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3587 الفقیہ، ۳/۵۶۷/۴۹۳۷: سَأَلَ هِشَامُ بْنُ اَلْحَكَمِ أَبَا عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: عَنْ عِلَّةِ تَحْرِيمِ اَلرِّبَا فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ اَلرِّبَا حَلاَلاً لَتَرَكَ اَلنَّاسُ اَلتِّجَارَاتِ وَمَا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ فَحَرَّمَ اَللّٰهُ اَلرِّبَا لِيَفِرَّ اَلنَّاسُ مِنَ اَلْحَرَامِ إِلَى اَلْحَلاَلِ وَإِلَى اَلتِّجَارَاتِ وَإِلَى اَلْبَيْعِ وَاَلشِّرَاءِ فَيَبْقَى ذَلِكَ بَيْنَهُمْ فِي اَلْقَرْضِ.

ہشام بن حکم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حرمت سود کا سبب پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اگر سود حلال ہوتا تو لوگ تجارت ترک کر دیتے اور اس کی کسی کو ضرورت نہ ہوتی۔ پس اللہ نے سود کو حرام کر دیا تا کہ لوگ حرام سے بھاگ کر حلال کی طرف، تجارت کی طرف اور خرید فروخت کی طرف جائیں تو اس سے ان کے درمیان قرض باقی رہے۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [5]

5/3588 الفقیہ، ۳/۵۶۷/۴۹۳۸: اَلسَّكُونِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: سَاحِرُ اَلْمُسْلِمِينَ يُقْتَلُ وَسَاحِرُ اَلْكُفَّارِ لاَ يُقْتَلُ قِيلَ يَا رَسُولَ اَللّٰهِ لِمَ لاَ يُقْتَلُ سَاحِرُ اَلْكُفَّارِ قَالَ لِأَنَّ اَلشِّرْكَ أَعْظَمُ مِنَ اَلسِّحْرِ وَلِأَنَّ اَلسِّحْرَ وَاَلشِّرْكَ مَقْرُونَانِ.

---

[1] علل الشرائع ج۲، ص ۴۸۳؛ وسائل الشیعہ ج۱۸، ص ۱۲۰

[2] روضۃ المتقین ج۹، ص۲۷۵

[3] مقالات کنگرہ محقق اردبیلی ج۱، ص۵۸۸

[4] علل الشرائع ج۲، ص ۴۸۲؛ بحار الانوار ج۱۰۰، ص۱۱۹

[5] روضۃ المتقین ج۹، ص۲۷۵؛ فقہ الحیاۃ صانعی ج۳، ص ۴۳؛ دلیل تحریر الوسیلہ سیفی ص ۳۳؛ الآراء الفقہیہ نجفی ج۲، ص ۶۳؛ الانوار اللوامع ج۱۱، ص۳۱؛ بدائع البحوث ج۱، ص ۲۱۴؛ مقالات کنگرہ محقق اردبیلی ج۱، ص۵۵۸؛ البحوث الہامہ ج۴، ص ۳۱۴؛ کتاب البیع خمینی ج۲، ص۵۷۸؛ فقہ المصارف والنقود سند، ص۳۹؛ مقیاس الروایہ سیفی ص۱۹۵

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان جادو کرنے والے کو قتل کر دیا جائے مگر کافر جادو کرنے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! کفار کے جادو کرنے والے کو کیوں قتل نہیں کیا جائے گا؟

آپؐ نے فرمایا: کیونکہ شرک جادو سے بڑی چیز ہے اور کیونکہ جادو اور شرک آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ [۱]

بیان:

قوله لأن الشرك أعظم تعليل لعدم قتل ساحر الكفار فإنه لما لم يقتل لكفره فبالحري أن لا يقتل لسحره و قوله و لأن السحر و الشرك مقرونان تعليل لقتل ساحر المسلمين و معناه أن السحر قرين الشرك لأنه يستلزمه و إذا أشرك المسلم ارتد و إذا ارتد وجب قتله

آپ کا ارشاد ہے: کیونکہ کفار کے جادوگر کو قتل نہ کرنے کی سب سے بڑی وجہ شرک ہے، کیونکہ جب اسے اس کے کفر کی وجہ سے قتل نہیں کیا گیا تو یہ زیادہ مناسب ہے کہ اسے اس کے جادو اور اس کے قول کی وجہ سے قتل نہ کیا جائے اور اس لیے کہ جادو اور مسلمان جادوگر کو قتل کرنے کے جواز کے طور پر شرک کو ایک ساتھ جوڑا گیا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جادو شرک کے ساتھ جڑا ہوا ہے کیونکہ اس میں شامل ہے اور اگر وہ کسی مسلمان کو ارتداد کے ساتھ جوڑتا ہے تو وہ مرتد ہو جاتا ہے اور اگر وہ مرتد ہو جاتا ہے تو اسے قتل کر دیا جاتا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند قوی ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ نوفلی اور سکونی دونوں ثقہ ہیں اور اس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے البتہ سکونی غیر امامی مشہور ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3589 الفقيه، ۳/۵۶۷/۴۹۳۹ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: حَرَّمَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَلْخَمْرَ لِفِعْلِهَا وَ فَسَادِهَا

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب کو اس کے فعل اور اس کے فساد کی وجہ سے حرام کیا۔ [۳]

تحقیق اسناد:

شیخ نے اس کی سند ذکر نہیں کی ہے لیکن شیخ کلینی نے اسے ابو جارود سے روایت کیا ہے اور میرے نزدیک اس کی سند موثق ہے کیونکہ اس میں سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے البتہ غیر امامی مشہور ہے اور ابو جارود زیاد بن منذر تفسیر قمی کا

---

[۱] الوافی ج۱۵، ص۷۷ح ۱۴۵۵۱۲؛ الکافی ج۷، ص۲۶۰؛ الجعفریات ص۱۲۸؛ تہذیب الاحکام ج۱۰، ص۱۴۷؛ علل الشرائع ج۲، ص۵۴۶؛ وسائل الشیعہ ج۱۷، ص۱۴۶ و ج۲۸، ص۳۶۵؛ بحار الانوار ج۷۶، ص۲۱۲؛ مستدرک الوسائل ج۱۳، ص۱۰۶ و ج۱۸، ص۱۹۱

[۲] روضۃ المتقین ج۹، ص۲۷۵

[۳] وسائل الشیعہ ج۲۵، ص۳۰۳

راوی ہے۔ نیز شیخ کلینی نے بفرق الفاظ یہی مضمون علی بن یقطین سے بھی روایت کیا ہے۔ [۱] اور اس کی سند صحیح ہے۔ [۲] (واللہ اعلم)

7/3590 الفقيه ،٣/٥٦٧/٤٩٤٠ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا ٱلسَّلاَمُ فِي خُطْبَتِهَا فِي مَعْنَى فَدَكَ: لِلّٰهِ فِيكُمْ عَهْدٌ قَدَّمَهُ إِلَيْكُمْ وَ بَقِيَّةٌ اِسْتَخْلَفَهَا عَلَيْكُمْ. كِتَابُ ٱللّٰهِ بَيِّنَةٌ بَصَائِرُهُ وَ آيٌ مُنْكَشِفَةٌ سَرَائِرُهُ وَ بُرْهَانٌ مُتَجَلِّيَةٌ ظَوَاهِرُهُ مُدِيمٌ لِلْبَرِيَّةِ اِسْتِمَاعُهُ وَ قَائِدٌ إِلَى ٱلرِّضْوَانِ أَتْبَاعَهُ مُؤَدِّياً إِلَى ٱلنَّجَاةِ أَشْيَاعَهُ فِيهِ تِبْيَانُ حُجَجِ ٱللّٰهِ ٱلْمُنَوَّرَةِ وَ مَحَارِمِهِ ٱلْمَحْدُودَةِ وَ فَضَائِلِهِ ٱلْمَنْدُوبَةِ وَ جُمَلِهِ ٱلْكَافِيَةِ وَ رُخَصِهِ ٱلْمَوْهُوبَةِ وَ شَرَائِعِهِ ٱلْمَكْتُوبَةِ وَ بَيِّنَاتِهِ ٱلْجَالِيَةِ فَفَرَضَ ٱللّٰهُ ٱلْإِيمَانَ تَطْهِيراً مِنَ ٱلشِّرْكِ وَ ٱلصَّلاَةَ تَنْزِيهاً عَنِ ٱلْكِبْرِ وَ ٱلزَّكَاةَ زِيَادَةً فِي ٱلرِّزْقِ وَ ٱلصِّيَامَ تَبْيِيناً لِلْإِخْلاَصِ وَ ٱلْحَجَّ تَسْنِيَةً لِلدِّينِ وَ ٱلْعَدْلَ تَسْكِيناً لِلْقُلُوبِ وَ ٱلطَّاعَةَ نِظَاماً لِلْمِلَّةِ وَ ٱلْإِمَامَةَ لَمّاً مِنَ ٱلْفُرْقَةِ وَ ٱلْجِهَادَ عِزّاً لِلْإِسْلاَمِ وَ ٱلصَّبْرَ مَعُونَةً عَلَى ٱلاِسْتِيجَابِ وَ ٱلْأَمْرَ بِٱلْمَعْرُوفِ مَصْلَحَةً لِلْعَامَّةِ وَ بِرَّ ٱلْوَالِدَيْنِ وِقَايَةً عَنِ ٱلسَّخَطِ وَ صِلَةَ ٱلْأَرْحَامِ مَنْمَاةً لِلْعَدَدِ وَ ٱلْقِصَاصَ حَقْناً لِلدِّمَاءِ وَ ٱلْوَفَاءَ بِٱلنَّذْرِ تَعْرِيضاً لِلْمَغْفِرَةِ وَ تَوْفِيَةَ ٱلْمَكَايِيلِ وَ ٱلْمَوَازِينِ تَغْيِيراً لِلْبَخْسَةِ وَ قَذْفَ ٱلْمُحْصَنَاتِ حَجْباً عَنِ ٱللَّعْنَةِ وَ تَرْكَ ٱلسَّرِقَةِ إِيجَاباً لِلْعِفَّةِ وَ أَكْلَ أَمْوَالِ ٱلْيَتَامَى إِجَارَةً مِنَ ٱلظُّلْمِ وَ ٱلْعَدْلَ فِي ٱلْأَحْكَامِ إِينَاساً لِلرَّعِيَّةِ وَ حَرَّمَ ٱللّٰهُ ٱلشِّرْكَ إِخْلاَصاً لَهُ بِٱلرُّبُوبِيَّةِ فَاتَّقُوا ٱللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ فِيمَا أَمَرَكُمُ ٱللّٰهُ بِهِ وَ ٱنْتَهُوا عَمَّا نَهَاكُمْ عَنْهُ. وَ ٱلْخُطْبَةُ طَوِيلَةٌ أَخَذْنَا مِنْهَا مَوْضِعَ ٱلْحَاجَةِ.

ترجمہ شہزادی زینب بنت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت زہراؑ نے فدک کے متعلق اپنے خطبہ میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تم لوگوں کے بارے میں ایک عہد ہے، جس کو اس نے تم لوگوں کے پاس بھیج دیا ہے اور یہ ایک سدا باقی رہنے والی چیز ہے جس کو اس نے تم لوگوں پر حاکم بنایا ہے جو کہ کتاب خدا ہے جس کی بصیرتیں واضح ہیں، جس کے اسرار منکشف ہونے والے ہیں، اس کی براہین بظاہر صاف اور روشن ہیں، مخلوق کے لیے اس کی سماعت دائمی ہے، اس

---

[۱] الکافی ج۶،ص ۳۱۲ ح۱؛ تہذیب الاحکام ج۹،ص ۱۱۲؛ الوافی ج۲۰،ص ۱۳۱ ح ۲۰۱۵۸؛ وسائل الشیعہ ج۲۵،ص ۳۴۲

[۲] مراۃ العقول ج۲۲،ص ۲۷۱؛ ملاذ الاخیار ج۱۴،ص ۳۵۲؛ جامع المدارک ج۵،ص ۱۷۳؛ مصطلحات الفقہ مشکینی ص ۲۴۴، التعلیقہ الاستدلالیہ ج۵، ص ۶۰۷؛ ریاض المسائل ج۱۳،ص ۴۳۸

کی اتباع رضائے الٰہی تک پہنچانے والی ہے اوراس کے ساتھ ساتھ چلنا نجات کا سبب ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ کی حجتیں بالکل صاف اور روشن ہیں، اس کے محارم ہمیشہ محارم رہیں گے، اس کے فضائل مستحبات ہیں، اس کا ہر جملہ کافی ہے، اس میں عطا کردہ رخصت ہے، اس کے شرائع واجبی احکامات ہیں اوراس کی بینات (آیات) جلی (واضح) ہیں۔پس اللہ نے شرک سے پاک کرنے کے لیے ایمان، تکبر سے منزہ رکھنے کے لیے نماز، رزق میں زیادتی کے لیے زکوٰۃ، خلوص نیت ثابت کرنے کے لیے روزہ، دین کو چمکانے کے لیے حج، دِلوں کی تسکین کے لیے عدل، ملت کو منظم کرنے کے لیے اطاعت، فرقہ بندی سے بچانے کے لیے امامت، اسلام کی عزت بچانے کے لیے جہاد، مستوجب اجر کے لیے صبر، عوام کی اصلاح کے لیے نیکی کا حکم، خدا کی ناراضگی سے بچنے کے لیے والدین کے ساتھ حسن سلوک، تعداد میں اضافے کے لیے عزیز واقارب سے میل ملاپ، خونریزی سے بچنے کے لیے قصاص، مغفرت کے حصول کے لیے نذر کو پورا کرنا، نقصان اور گھاٹے سے بچنے کے لیے پورا ناپ تول، لعنت سے بچنے کے لیے شوہر دار عورتوں پر تہمت سے اجتناب، عفت اور نیک کردار پیدا کرنے لیے چوری کے مال سے دور رہنا، ظلم سے بچنے کے لیے یتیموں کا مال نہ کھانا، رعایا کے لیے دل میں محبت پیدا کرنے کے لیے عدل کے ساتھ فیصلہ فرض کردیا ہے اور ربوبیت میں اخلاص کے لیے اللہ تعالیٰ نے شرک حرام کردیا ہے لہٰذا اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اس چیز میں کہ جس کے کرنے کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے اوراس سے رک جاو جس سے اس نے تمہیں منع کیا ہے۔

اور یہ ایک طویل خطبہ ہے جس کا بعض حصہ ہم نے یہاں بقدر حاجت نقل کیا ہے۔ [1]

بیان:

فی معنی فدك أی فی أمره و شأنه و التسنية الرفع و اللم الجمع علی الاستيجاب أی استيجاب الأجر قال الله تعالی إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ تعبيرا للحنيفية أی تفسيرا لها و تنبيها علی أن مبناها علی العدل و هدم الجور و هذه الخطبة أوردها فی كتاب الاحتجاج بتمامها مع صدر لها و ذيل علی تفاوت فی ألفاظها و ما فيه أصح مما فی الفقيه بل هو الصواب و هو هكذا له فيكم عهد قدمه لكم و بقية استخلفها عليكم كتاب الله الناطق و القرآن الصادق و النور الساطع و الضياء اللامع بينة بصائره منكشفة سرائره۔ متجلية ظواهره مغتبط به أشياعه قائد إلی الرضوان اتباعه مؤد إلی النجاة استماعه به ينال حجج الله المنورة و عزائمه المفسرة و محارمه المحذرة و بيناته الجالية و براهينه الكافية و فضائله المندوبة و رخصه الموهوبة و شرائعه المكتوبة فجعل الله الإيمان تطهيرا لكم من عن الشرك و

---

[1] الاحتجاج ج۱،ص۹۷؛ علل الشرائع ج۱،ص۲۴۸؛ دلائل الامامۃ ص۱۰۹؛ بحار الانوار ج۶،ص۱۰۷ و ج۲۹،ص۲۳۹؛ عوالم العلوم ج۱۱،ص۹۱۰؛ کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ ج۱،ص۴۸۰؛ بلاغات النساء ص۲۶؛ وسائل الشیعہ ج۱،ص۲۲ (مختصر)؛ السقیفہ وفدک ص۹۸

الصلاة تنزيها لكم عن الكبر و الزكاة تزكية للنفس و نماء في الرزق و الصيام تثبيتا للإخلاص و الحج تشييدا للدين و العدل تنسيقا للقلوب و طاعتنا نظاما للملة. و إمامتنا أمانا من الفرقة و الجهاد عزا للإسلام و الصبر معونة على استيجاب الأجر و الأمر بالمعروف مصلحة للعامة و بر الوالدين وقاية من السخط و صلة الأرحام منماة للعدد و القصاص حقنا للدماء و الوفاء بالنذر تعريضا للمغفرة. و توفية المكاييل و الموازين تعييرا للبخس و النهي عن شرب الخمر تنزيها عن الرجس و اجتناب القذف حجابا عن اللعنة و ترك السرقة إيجابا للعفة. و حرم الله الشرك إخلاصا له بالربوبية فاتقوا الله حق تقاته و لا تموتن إلا و أنتم مسلمون و أطيعوا الله فيما أمركم به و انتهوا عما نهاكم عنه و قد وجدت بعض ألفاظ هذه الخطبة في كتاب عتيق نسب إلى أمير المؤمنين ع هكذا فرض الله الإيمان تطهيرا من الشرك و الصلاة تنزيها عن الكبر و الزكاة تسبيبا للرزق و الصيام ابتلاء لإخلاص الخلق و الحج تقوية للدين و الجهاد عزا للإسلام و الأمر بالمعروف مصلحة للعوام و النهي عن المنكر ردعا للسفهاء و صلة الأرحام منماة للعدد و القصاص حقنا للدماء و إقامة الحدود إعظاما للمحارم و ترك شرب الخمر تحصينا للعقل. و مجانبة السرقة إيجابا للعفة و ترك الزنا تحصينا للنسب و ترك اللواط تكثيرا للنسل و السلام أمانا من المخاوف و الأمانة نظاما للأمة

"في معنی فدک" یعنی اس امر اور مفہوم کے بارے،

"التسنية" دور کرنا۔

"اللم" جمع۔

"على الاستيجاب" یعنی اجر کو قبول کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

یقیناً بے شمار ثواب تو صرف صبر کرنے والوں ہی کو ملے گا۔ (سورہ الزمر: ۱۰)

"تعبير اللحنيفية" یعنی اس کی تفسیر اور تنبیہ کہ یہ انصاف اور نا انصافی کے خاتمے پر مبنی ہے۔

یہ خطبہ کتاب الاحتجاج میں مکمل طور مرقوم ہے۔ اس کے الفاظ میں فرق کے باوجود اور جو کچھ اس میں ہے وہ فقہ کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے بلکہ یہ درست ہے۔

لَهُ فِيكُمْ وَ عَهْدٌ قَدَّمَهُ إِلَيْكُمْ وَ بَقِيَّةٌ اِسْتَخْلَفَهَا عَلَيْكُمْ كِتَابُ اَللَّهِ اَلنَّاطِقُ وَ اَلْقُرْآنُ اَلصَّادِقُ وَ اَلنُّورُ اَلسَّاطِعُ وَ اَلضِّيَاءُ اَللاَّمِعُ بَيِّنَةٌ بَصَائِرُهُ مُنْكَشِفَةٌ سَرَائِرُهُ مُنْجَلِيَةٌ ظَوَاهِرُهُ مُغْتَبِطَةٌ بِهِ أَشْيَاعُهُ قَائِداً [قَائِدٌ] إِلَى اَلرِّضْوَانِ أَتْبَاعُهُ مُؤَدٍّ إِلَى اَلنَّجَاةِ اِسْتِمَاعُهُ بِهِ تُنَالُ حُجَجُ اَللَّهِ اَلْمُنَوَّرَةُ وَ عَزَائِمُهُ اَلْمُفَسَّرَةُ وَ مَحَارِمُهُ اَلْمُحَذَّرَةُ وَ بَيِّنَاتُهُ اَلْجَالِيَةُ وَ بَرَاهِينُهُ اَلْكَافِيَةُ وَ فَضَائِلُهُ اَلْمَنْدُوبَةُ وَ رُخَصُهُ اَلْمَوْهُوبَةُ وَ شَرَائِعُهُ اَلْمَكْتُوبَةُ فَجَعَلَ اَللَّهُ اَلْإِيمَانَ تَطْهِيراً لَكُمْ

مِنَ الشِّرْكِ وَ الصَّلاَةَ تَنْزِيهاً لَكُمْ عَنِ الْكِبْرِ وَ الزَّكَاةَ تَزْكِيَةً لِلنَّفْسِ وَ نَمَاءً فِي الرِّزْقِ وَ الصِّيَامَ تَثْبِيتاً لِلْإِخْلاَصِ وَ الْحَجَّ تَشْيِيداً لِلدِّينِ وَ الْعَدْلَ تَنْسِيقاً لِلْقُلُوبِ وَ طَاعَتَنَا نِظَاماً لِلْمِلَّةِ وَ إِمَامَتَنَا أَمَاناً لِلْفُرْقَةِ وَ الْجِهَادَ عِزّاً لِلْإِسْلاَمِ وَ الصَّبْرَ مَعُونَةً عَلَى اسْتِيجَابِ الْأَجْرِ وَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ مَصْلَحَةً لِلْعَامَّةِ وَ بِرَّ الْوَالِدَيْنِ وِقَايَةً مِنَ السُّخْطِ وَ صِلَةَ الْأَرْحَامِ مَنْسَأَةً فِي الْعُمُرِ وَ مَنْمَاةً لِلْعَدَدِ وَ الْقِصَاصَ حَقْناً لِلدِّمَاءِ وَ الْوَفَاءَ بِالنَّذْرِ تَعْرِيضاً لِلْمَغْفِرَةِ وَ تَوْفِيَةَ الْمَكَايِيلِ وَ الْمَوَازِينِ تَغْيِيراً لِلْبَخْسِ وَ النَّهْيَ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ تَنْزِيهاً عَنِ الرِّجْسِ وَ اجْتِنَابَ الْقَذْفِ حِجَاباً عَنِ اللَّعْنَةِ وَ تَرْكَ السَّرِقَةِ إِيجَاباً لِلْعِفَّةِ وَ حَرَّمَ اللَّهُ الشِّرْكَ إِخْلاَصاً لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ فَاتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَ لاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ وَ أَطِيعُوا اللَّهَ فِيمَا أَمَرَكُمْ بِهِ وَ نَهَاكُمْ عَنْهُ

اس کے پاس تم میں ایک عہد ہے جو اس نے تمہیں پیش کیا ہے اور ایک بقیہ جو اس نے تم پر چھوڑا ہے: خدا کی ناطق (کلام کرنے والی) کتاب اور سچا قرآن، روشن نور اور اس کی عطا کردہ فضیلتیں، اس کی عطا کردہ رعایتیں اور اس کے لکھے ہوئے قوانین، پس خدا نے ایمان کو تمہارے لیے شرک سے پاک کرنے کا ذریعہ بنایا اور نماز کو تکبر سے پاک کرنے والا، اور زکوٰۃ کو روح کی تزکیہ، رزق میں اضافے اور روزے کو بنایا۔ اخلاص کی تصدیق، اور حج دین و انصاف کی تقویت، دلوں کے لیے ہم آہنگی اور ہماری اطاعت قوم کا حکم ہے اور ہماری قیادت تفرقہ سے سلامتی ہے اور جہاد اسلام کی شان اور صبر کا ذریعہ ہے۔ اس کی قبولیت کے لیے نیکی کو ادا کرنا اور اس کا حکم دینا عوام کے مفاد میں ہے اور والدین کی تعظیم کرنا ناراضگی سے تحفظ کے طور پر اور رشتہ داری کے رشتوں کو برقرار رکھنا جس سے تعداد میں اضافہ ہوتا ہے اور بدلہ لینا ہمارا حق ہے خونریزی اور نذر کی تکمیل بخشش کی نمائش ہے اور پیمانہ اور تول دینا کم بیانی کی مذمت ہے اور شراب پینے کی ممانعت ہے تاکہ اسے گندگی سے دور رکھا جا سکے اور غیبت سے بچنا لعنت اور ترک کرنے کے لیے پردہ کے طور پر چوری کرنا عفت کے لیے مثبت ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی عبادت میں شرک سے منع کرتا ہے لہٰذا اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنا چاہیے اور نہ مرنا سوائے مسلمان کے اور اللہ کی اطاعت کرو جس کا وہ تمہیں حکم دیتا ہے اور جس سے وہ تمہیں منع کرتا ہے اس سے باز رہو۔

بیشک میں اس خطبہ کے بعض الفاظ کتاب عتیق میں دیکھے ہیں جن کی نسبت امیر المومنینؑ کی دی گئی اور وہ یہ ہیں:

فَرَضَ اللَّهُ الْإِيمَانَ تَطْهِيراً مِنَ الشِّرْكِ وَ الصَّلاَةَ تَنْزِيهاً عَنِ الْكِبْرِ وَ الزَّكَاةَ تَسْبِيباً لِلرِّزْقِ وَ الصِّيَامَ ابْتِلاَءً لِإِخْلاَصِ الْخَلْقِ وَ الْحَجَّ تَقْوِيَةً لِلدِّينِ وَ الْجِهَادَ عِزّاً لِلْإِسْلاَمِ وَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ مَصْلَحَةً لِلْعَوَامِّ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَدْعاً لِلسُّفَهَاءِ وَ صِلَةَ الْأَرْحَامِ مَنْمَاةً لِلْعَدَدِ

وَ اَلْقِصَاصَ حَقْناً لِلدِّمَاءِ وَ إِقَامَةَ اَلْحُدُودِ إِعْظَاماً لِلْمَحَارِمِ وَ تَرْكَ شُرْبِ اَلْخَمْرِ تَحْصِيناً لِلْعَقْلِ وَ مُجَانَبَةَ اَلسَّرِقَةِ إِيجَاباً لِلْعِفَّةِ وَ تَرْكَ اَلزِّنَا تَحْصِيناً لِلنَّسَبِ وَ تَرْكَ اَللِّوَاطِ تَكْثِيراً لِلنَّسْلِ وَ اَلسَّلاَمَ أَمَاناً مِنَ اَلْمَخَاوِفِ وَ اَلْأَمَانَةَ نِظَاماً لِلْأُمَّةِ

اللہ تعالیٰ نے ایمان کوفرض کیا شرک سے تزکیہ کے طور پر، نماز کوتکبر سے نجات کا ذریعہ، زکوٰۃ کورزق کا ذریعہ، روزہ کو مخلوق کے اخلاص کے امتحان کے طور پر، حج کو دین کی مضبوطی کے طور پر، اسلام کی عزت کے لیے جہاد، نیکی کا حکم دینا عام لوگوں کے مفاد میں ہے اور برائی سے منع کرنا احمقوں کے لیے مانع ہے اور قرابت داری کے تعلق سے تعداد بڑھ جاتی ہے اور بدلہ لینا ہمارا حق ہے خونریزی اور حدود قائم کرنا بدکاری کی تعظیم ہے اور دماغ کی حفاظت کے لیے شراب نوشی سے پرہیز کریں اور عفت کے لیے چوری سے بچیں اور نسب کی حفاظت کے لیے زنا کو ترک کریں اور اولاد کی تعداد بڑھانے کے لیے ہم جنس پرستی سے پرہیز کریں اور امن خوف سے سلامتی ہے اور اعتماد قوم کے لیے ایک نظام ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند قوی کالصحیح ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند مجہول ہے مگر شیخ صدوق کی توثیق کے سبب یہ معتبر نہیں ہے۔ نیز یہ خطبہ کئی اسناد سے مروی ہے جو ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں اور اس طرح اس کا تواتر کی طرف مائل ہونا کوئی حرج نہیں رکھتا اور یہ بلاشبہ شہرت کے مقام پر ہے۔ نیز طبرسی نے اسے الاحتجاج میں نقل کیا ہے اور ان کی توثیق واضح اور مقبول ہے لہٰذا اگر کوئی محدثات کی بنا پر اصول وضع کر کے اسے ضعیف کہتا ہے تو وہ تحقیق میں مکمل ضعیف ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۸۸۔ باب جمل المعاصی و المناهی

باب: جملہ گناہ اوران کی ممانعت

1/3591 الکافی،۲۴۲/۸/ ۳۳۶ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: نَحْنُ أَصْلُ كُلِّ خَيْرٍ وَ مِنْ فُرُوعِنَا كُلُّ بِرٍّ فَمِنَ اَلْبِرِّ اَلتَّوْحِيدُ وَ اَلصَّلاَةُ وَ اَلصِّيَامُ وَ كَظْمُ اَلْغَيْظِ وَ اَلْعَفْوُ عَنِ اَلْمُسِيءِ وَ رَحْمَةُ اَلْفَقِيرِ وَ تَعَهُّدُ اَلْجَارِ وَ اَلْإِقْرَارُ بِالْفَضْلِ لِأَهْلِهِ وَ عَدُوُّنَا أَصْلُ كُلِّ شَرٍّ وَ مِنْ فُرُوعِهِمْ كُلُّ قَبِيحٍ وَ فَاحِشَةٍ فَمِنْهُمُ اَلْكَذِبُ وَ اَلْبُخْلُ وَ اَلنَّمِيمَةُ وَ اَلْقَطِيعَةُ وَ أَكْلُ اَلرِّبَا وَ أَكْلُ مَالِ اَلْيَتِيمِ بِغَيْرِ حَقِّهِ وَ

---

[1] روضۃ المتقین ج۹،ص۲۸

تَعَدِّی اَلْحُدُودِ اَلَّتِی أَمَرَ اَللَّهُ وَ رُكُوبُ اَلْفَوَاحِشِ (مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ) وَ اَلزِّنَا وَ اَلسَّرِقَةُ وَ كُلُّ مَا وَافَقَ ذَلِكَ مِنَ اَلْقَبِيحِ فَكَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مَعَنَا وَ هُوَ مُتَعَلِّقٌ بِفُرُوعِ غَيْرِنَا ۔

ابن مسکان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم ہر خیر کی بنیاد ہیں اور ہر نیکی ہماری فروع سے ہے پس پس توحید، نماز، روزے، غصے کو پینا، دوسروں کو معاف کرنا، غریبوں پر رحم کرنا، پڑوسی کی مدد کرنا اور صاحب فضیلت کا قرار کرنا نیکی میں سے ہے اور ہمارے دشمن ہر برائی کی اصل ہیں اور ہر برائی اور بے حیائی ان کی فروعوں (شاخوں) سے ہے پس جھوٹ، بخل، غیبت، قطع تعلقی، سود کا کھانا، یتیموں کا مال ناحق ہڑپ کرنا، امر الٰہی کی حدود کی خلاف ورزی ہے، غیر اخلاقی کاموں کا ارتکاب کرنا چاہے ظاہر ہوں یا پوشیدہ، زنا، چوری، اور ہر وہ چیز جو قبیح عمل سے مطابقت رکھتی ہو (یہ سب) ان میں شامل ہے۔ پس وہ کذاب ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے جبکہ وہ ہمارے غیر کی کسی فرع (شاخ) سے جڑا ہوا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ ابراہیم بن اسحاق نہاوندی کامل الزیارات کا راوی ہے اور عبداللہ بن حماد حسن ہے۔ [۳] (واللہ اعلم)

2/3592 الكافی ۲/۳۵۰/۱/۱ الثلاثة عن أبی بصير الكافی ۲/۳۵۰/۲/۱ العدة عن أحمد عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي اَلْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَفَرَ بِاللَّهِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَ إِنْ دَقَّ ۔

ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس شخص نے اللہ سے کفر کیا جس نے کسی کے نسب سے بیزاری ظاہر کی اگرچہ وہ نسب ضعیف ہو۔ [۴]

تحقیق اسناد:

حدیث کی پہلی سند حسن کالصحیح جبکہ دوسری موثق کالصحیح ہے۔ [۵] یا پھر پہلی سند صحیح ہے۔ [۶] اور میرے نزدیک پہلی سند

---

[۱] شرح الاخبار فی فضائل الائمۃ الاطہار ج ۳، ص ۹؛ تاویل الآیات الظاہرۃ فی فضائل العترۃ الطاہرۃ ص ۲۲؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ا، ص ۵۳؛ بحار الانوار ج ۲۴، ص ۳۰۳

[۲] مراۃ العقول ج ۲۶، ص ۲۰۷

[۳] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۳۲۲

[۴] الوافی ج ۱۶، ص ۵۷۳ ح ۱۵۷۰۹؛ تحبیہ الخواطر ج ۲، ص ۲۰۸؛ وسائل الشیعہ ج ۲۱، ص ۵۰۶ و ج ۲۸، ص ۳۵۵؛ بحار الانوار ج ۷۱، ص ۱۳۸

[۵] مراۃ العقول ج ۱، ص ۳۷۶

[۶] حدود الشریعہ ج ۱، ص ۶۸۷؛ منہاج الصالحین ج ۲، ص ۵۶؛ الاحکام الفقہیہ طباطبائی ص ۴۳۸؛ فقہ الصادق ج ۲۵، ص ۱۲۹؛ الزبدۃ الفقہیہ ج ۷، ص ۲۶۳

صحیح اور دوسری موثق کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3593 الکافی، ۱/۳/۳۵۰/۲ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ رِجَالٍ شَتَّى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَنَّهُمَا قَالاَ: كُفْرٌ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ الاِنْتِفَاءُ مِنْ حَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ.

ترجمہ: امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کسی نے کسی نسب کی نفی کی تو اس نے اللہ سے کفر کیا اگر چہ وہ ضعیف ہی ہو۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ صالح بن ابی حماد تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [3] (واللہ اعلم)

4/3594 الکافی، ۱/۹/۲۷۰/۲ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّوْفَلِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُخْتَارٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ عَبَدَ الدِّينَارَ وَ الدِّرْهَمَ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ كَمِهَ أَعْمَى مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ نَكَحَ بَهِيمَةً.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ملعون ہے، ملعون ہے وہ شخص جو دینار اور درہم کی پوجا کرتا ہے۔ ملعون ہے، معلون ہے وہ شخص جو مادر زاد اندھا ہو (یا ہدایت کے بعد گمراہ ہو جائے یا بخیل ہو)۔ ملعون ہے ملعون ہے وہ جو شخص جو چوپایہ سے نکاح (جماع) کرے۔ [4]

بیان:

عمی الکم کنایۃ عن البخل

''عمی الکم'' یہ بخل سے کنایہ ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [5] لیکن میرے نزدیک سند مجہول مرسل ہے اور صالح ثقہ ہے جیسا کہ پہلے گزر

---

[1] الوافی ج ۱۲، ص ۳۵۷ ح ۱۰۵۷۱؛ وسائل الشیعہ ج ۲۱، ص ۵۰۷؛ بحار الانوار ج ۱۷، ص ۱۳۹

[2] مراۃ العقول ج ۱۰، ص ۳۷۷

[3] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۲۸۱

[4] معانی الاخبار ص ۴۰۳؛ الخصال ج ۱، ص ۱۲۹؛ وسائل الشیعہ ج ۲۰، ص ۳۵۰؛ بحار الانوار ج ۶۹، ص ۲۲۱ و ج ۷۰، ص ۱۴۰ و ج ۷۶، ص ۷۷

[5] مراۃ العقول ج ۹، ص ۴۰۵

چکا ہے۔(واللہ اعلم)

5/3595 الکافی ۵/۵۴۱/۵/۱ بهذا الإسناد عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَلْعُونٌ مَنْ نَكَحَ بَهِيمَةً.

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی جانور سے بدفعلی کرے وہ ملعون ہے۔ ⟨۱⟩

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ⟨۲⟩ لیکن میرے نزدیک سند مجہول مرسل ہے اور صالح ثقہ ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔(واللہ اعلم)

6/3596 الکافی ۵/۵۴۰/۳/۱ محمد عن محمد بن أحمد عن الفطحية عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلرَّجُلِ يَنْكِحُ بَهِيمَةً أَوْ يَدْلُكُ فَقَالَ كُلُّ مَا أَنْزَلَ بِهِ اَلرَّجُلُ مَاءَهُ فِي هَذَا وَ شِبْهِهِ فَهُوَ زِنًى .

ترجمہ: فطحیہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں جو کسی جانور سے بدفعلی کرتا ہے یا اس سے آلہ کو رگڑتا ہے، روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہر وہ چیز کہ جس کے ذریعے آدمی اپنا پانی اس میں انزال کرے اور اس سے ملتا جلتا (فعل) کرے تو یہ زنا ہے۔ ⟨۳⟩

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے اور یہ سند قوی ترین ہے۔ ⟨۴⟩

7/3597 اَلْفَقِيهُ ۴/۴۸/۵۰۶۲ فِي خَبَرٍ: لَعَنَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَلْوَاصِلَةَ وَ اَلْمُوَاصِلَةَ يَعْنِي اَلزَّانِيَةَ وَ اَلْقَوَّادَةَ.

ترجمہ: ایک خبر میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واصلہ اور مواصلہ یعنی زنا کرنی والی اور دلالی کرنے والی پر لعنت

⟨۱⟩ وسائل الشیعہ ج ۲۰، ص ۳۴۹؛ تفسیر نور الثقلین ج ۳، ص ۵۳۰؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۹، ص ۱۶۳

⟨۲⟩ مراۃ العقول ج ۲۰، ص ۳۸۵

⟨۳⟩ وسائل الشیعہ ج ۲۰، ص ۳۴۹؛ الفصول المہمہ ج ۲، ص ۳۴۱

⟨۴⟩ مراۃ العقول ج ۲۰، ص ۳۸۵؛ ذخیرہ الصالحین ج ۸، ص ۸۹۱؛ الفقہ ومسائل طبیہ محسنی ج ۱، ص ۳۵۸؛ حدود الشریعہ ج ۱، ص ۶۵۵؛ فقہ الصادق ج ۲۹، ص ۳۷۹؛ جواہر الکلام ج ۴۱، ص ۶۳۸؛ فقہ الحدود والتعزیرات ج ۲، ص ۲۳؛ الاعمال المانعہ من دخول الجنہ عقیل ص ۵۲۸؛ جامع المدارک ج ۷، ص ۱۸۱؛ معجم الاحادیث المعتبرہ ج ۳، ص ۳۱۸؛ آیات الاحکام نجفی ج ۵، ص ۱۲۶

فرمائی ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق نے یہاں سند ذکر نہیں کی ہے لیکن معانی الاخبار میں سند موجود ہے جو میرے نزدیک حسن کالصحیح ہے۔ نیز شیخین نے اسے سعد الاسکاف سے روایت کیا ہے جس کی سند موثق کالصحیح ہے۔ [2] یا پھر صحیح ہے۔ [3] یا پھر معتبر ہے۔ [4] اور اس کی مزید تحقیق اپنے مقام پر آئے گی ان شاءاللہ۔ (واللہ اعلم)

8/3598 الفقیه،۴/۳/۴۹۶۸ شُعَيْبِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ اَلصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: (نَهَى رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنِ اَلْأَكْلِ عَلَى اَلْجَنَابَةِ) وَ قَالَ (إِنَّهُ يُورِثُ اَلْفَقْرَ) وَ نَهَى عَنْ تَقْلِيمِ اَلْأَظْفَارِ بِالْأَسْنَانِ وَ عَنِ اَلسِّوَاكِ فِي اَلْحَمَّامِ وَ اَلتَّنَخُّعِ فِي اَلْمَسَاجِدِ وَ نَهَى عَنْ أَكْلِ سُؤْرِ اَلْفَأْرَةِ وَ قَالَ (لاَ تَجْعَلُوا اَلْمَسَاجِدَ طُرُقاً حَتَّى تُصَلُّوا فِيهَا رَكْعَتَيْنِ) وَ نَهَى أَنْ يَبُولَ أَحَدٌ تَحْتَ شَجَرَةٍ مُثْمِرَةٍ أَوْ عَلَى قَارِعَةِ اَلطَّرِيقِ وَ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ اَلْإِنْسَانُ بِشِمَالِهِ وَ أَنْ يَأْكُلَ وَ هُوَ مُتَّكِئٌ وَ نَهَى أَنْ تُجَصَّصَ اَلْمَقَابِرُ وَ يُصَلَّى فِيهَا وَ قَالَ (إِذَا اِغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فِي فَضَاءٍ مِنَ اَلْأَرْضِ فَلْيُحَاذِرْ عَلَى عَوْرَتِهِ وَ لاَ يَشْرَبَنَّ أَحَدُكُمُ اَلْمَاءَ مِنْ عِنْدِ عُرْوَةِ اَلْإِنَاءِ فَإِنَّهُ مُجْتَمَعُ اَلْوَسَخِ) وَ نَهَى أَنْ يَبُولَ أَحَدٌ فِي اَلْمَاءِ اَلرَّاكِدِ فَإِنَّهُ مِنْهُ يَكُونُ ذَهَابُ اَلْعَقْلِ وَ نَهَى أَنْ يَمْشِيَ اَلرَّجُلُ فِي فَرْدِ نَعْلٍ أَوْ أَنْ يَتَنَعَّلَ وَ هُوَ قَائِمٌ وَ نَهَى أَنْ يَبُولَ اَلرَّجُلُ وَ فَرْجُهُ بَادٍ لِلشَّمْسِ أَوْ لِلْقَمَرِ وَ قَالَ (إِذَا دَخَلْتُمُ اَلْغَائِطَ فَتَجَنَّبُوا اَلْقِبْلَةَ)، وَ نَهَى عَنِ اَلرَّنَّةِ عِنْدَ اَلْمُصِيبَةِ وَ نَهَى عَنِ اَلنِّيَاحَةِ وَ اَلاِسْتِمَاعِ إِلَيْهَا وَ نَهَى عَنِ اِتِّبَاعِ اَلنِّسَاءِ اَلْجَنَائِزَ وَ نَهَى أَنْ يُمْحَى شَيْءٌ مِنْ كِتَابِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِالْبُزَاقِ أَوْ يُكْتَبَ بِهِ وَ نَهَى أَنْ يَكْذِبَ اَلرَّجُلُ فِي رُؤْيَاهُ مُتَعَمِّداً وَ قَالَ (يُكَلِّفُهُ اَللَّهُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ أَنْ يَعْقِدَ شَعِيرَةً وَ مَا هُوَ بِعَاقِدِهَا) وَ نَهَى عَنِ اَلتَّصَاوِيرِ وَ قَالَ (مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كَلَّفَهُ اَللَّهُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا وَ لَيْسَ بِنَافِخٍ) وَ نَهَى أَنْ يُحْرَقَ شَيْءٌ مِنَ اَلْحَيَوَانِ بِالنَّارِ وَ نَهَى عَنْ سَبِّ اَلدِّيكِ وَ

---

[1] معانی الاخبار ص ۲۵۰؛ وسائل الشیعہ ج ۲۰، ص ۵۱ ۳ وج ۲۸، ص ۲۱۷؛ بحار الانوار ج ۷۶، ص ۱۱۵ وج ۱۰۰، ص ۲۵۷؛ الکافی ج ۵، ص ۵۲۰؛ الوافی ج ۲۲، ص ۸۵۷ ح ۲۲۳۲۸؛ المحاسن ج ۱، ص ۱۱۴؛ تہذیب الاحکام ج ۶، ص ۳۶۰

[2] روضۃ المتقین ج ۱، ص ۱۰۰

[3] فقہ الحدود والتعزیرات موسوی اردبیلی ج ۲، ص ۱۵۱

[4] مصباح المنہاج (التجارۃ) ج ۱، ص ۲۴۲

قَالَ (إِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلاَةِ) وَ نَهَى أَنْ يَدْخُلَ اَلرَّجُلُ فِي سَوْمِ أَخِيهِ اَلْمُسْلِمِ وَ نَهَى أَنْ يُكْثَرَ اَلْكَلاَمُ عِنْدَ اَلْمُجَامَعَةِ وَ قَالَ (يَكُونُ مِنْهُ خَرَسُ اَلْوَلَدِ) وَ قَالَ (لاَ تُبَيِّتُوا اَلْقُمَامَةَ فِي بُيُوتِكُمْ وَ أَخْرِجُوهَا نَهَاراً فَإِنَّهَا مَقْعَدُ اَلشَّيْطَانِ) وَ قَالَ (لاَ يَبِيتَنَّ أَحَدُكُمْ وَ يَدُهُ غَمِرَةٌ فَإِنْ فَعَلَ فَأَصَابَهُ لَمَمُ اَلشَّيْطَانِ فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ) وَ نَهَى أَنْ يَسْتَنْجِيَ اَلرَّجُلُ بِالرَّوْثِ وَ اَلرِّمَّةِ وَ نَهَى أَنْ تَخْرُجَ اَلْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِهَا بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا فَإِنْ خَرَجَتْ لَعَنَهَا كُلُّ مَلَكٍ فِي اَلسَّمَاءِ وَ كُلُّ شَيْءٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ مِنَ اَلْجِنِّ وَ اَلْإِنْسِ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهَا وَ نَهَى أَنْ تَتَزَيَّنَ لِغَيْرِ زَوْجِهَا (فَإِنْ فَعَلَتْ كَانَ حَقّاً عَلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يُحْرِقَهَا بِالنَّارِ) وَ نَهَى أَنْ تَتَكَلَّمَ اَلْمَرْأَةُ عِنْدَ غَيْرِ زَوْجِهَا أَوْ غَيْرِ ذِي مَحْرَمٍ مِنْهَا أَكْثَرَ مِنْ خَمْسِ كَلِمَاتٍ مِمَّا لاَ بُدَّ لَهَا مِنْهُ وَ نَهَى أَنْ تُبَاشِرَ اَلْمَرْأَةُ اَلْمَرْأَةَ وَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا ثَوْبٌ وَ نَهَى أَنْ تُحَدِّثَ اَلْمَرْأَةُ اَلْمَرْأَةَ بِمَا تَخْلُو بِهِ مَعَ زَوْجِهَا وَ نَهَى أَنْ يُجَامِعَ اَلرَّجُلُ أَهْلَهُ مُسْتَقْبِلَ اَلْقِبْلَةِ وَ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ عَامِرٍ (فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ (لَعْنَةُ اَللَّهِ وَ اَلْمَلاٰئِكَةِ وَ اَلنّٰاسِ أَجْمَعِينَ)) وَ نَهَى (أَنْ يَقُولَ اَلرَّجُلُ لِلرَّجُلِ زَوِّجْنِي أُخْتَكَ حَتَّى أُزَوِّجَكَ أُخْتِي) وَ نَهَى عَنْ إِتْيَانِ اَلْعَرَّافِ وَ قَالَ (مَنْ أَتَاهُ وَ صَدَّقَهُ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أَنْزَلَ اَللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ) وَ نَهَى عَنِ اَللَّعِبِ بِالنَّرْدِ وَ اَلشِّطْرَنْجِ وَ اَلْكُوبَةِ وَ اَلْعَرْطَبَةِ وَ هِيَ اَلطُّنْبُورُ وَ اَلْعُودُ وَ نَهَى عَنِ اَلْغِيبَةِ وَ اَلاِسْتِمَاعِ إِلَيْهَا وَ نَهَى عَنِ اَلنَّمِيمَةِ وَ اَلاِسْتِمَاعِ إِلَيْهَا وَ قَالَ (لاَ يَدْخُلُ اَلْجَنَّةَ قَتَّاتٌ) يَعْنِي نَمَّاماً وَ نَهَى عَنْ إِجَابَةِ اَلْفَاسِقِينَ إِلَى طَعَامِهِمْ وَ نَهَى عَنِ اَلْيَمِينِ اَلْكَاذِبَةِ وَ قَالَ (إِنَّهَا تَتْرُكُ اَلدِّيَارَ بَلاَقِعَ) وَ قَالَ (مَنْ حَلَفَ بِيَمِينٍ كَاذِبَةٍ صَبْراً لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ اِمْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ إِلاَّ أَنْ يَتُوبَ وَ يَرْجِعَ) وَ نَهَى عَنِ اَلْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا اَلْخَمْرُ وَ نَهَى أَنْ يُدْخِلَ اَلرَّجُلُ حَلِيلَتَهُ إِلَى اَلْحَمَّامِ وَ قَالَ (لاَ يَدْخُلَنَّ أَحَدُكُمُ اَلْحَمَّامَ إِلاَّ بِمِئْزَرٍ) وَ نَهَى عَنِ اَلْمُحَادَثَةِ اَلَّتِي تَدْعُو إِلَى غَيْرِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ نَهَى عَنْ تَصْفِيقِ اَلْوَجْهِ وَ نَهَى عَنِ اَلشُّرْبِ فِي آنِيَةِ اَلذَّهَبِ وَ اَلْفِضَّةِ وَ نَهَى عَنْ لُبْسِ اَلْحَرِيرِ وَ اَلدِّيبَاجِ وَ اَلْقَزِّ لِلرِّجَالِ فَأَمَّا لِلنِّسَاءِ فَلاَ بَأْسَ وَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ اَلثِّمَارُ حَتَّى تَزْهُوَ، يَعْنِي تَصْفَرَّ أَوْ تَحْمَرَّ وَ نَهَى عَنِ اَلْمُحَاقَلَةِ، يَعْنِي بَيْعَ اَلتَّمْرِ بِالرُّطَبِ وَ اَلزَّبِيبِ بِالْعِنَبِ وَ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ وَ نَهَى عَنْ بَيْعِ اَلنَّرْدِ وَ أَنْ يُشْتَرَى اَلْخَمْرُ وَ أَنْ يُسْقَى اَلْخَمْرُ وَ قَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ (لَعَنَ اَللَّهُ اَلْخَمْرَ وَ غَارِسَهَا وَ عَاصِرَهَا وَ شَارِبَهَا وَ سَاقِيَهَا وَ بَائِعَهَا وَ مُشْتَرِيَهَا وَ آكِلَ ثَمَنِهَا وَ حَامِلَهَا وَ اَلْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ) وَ قَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ (مَنْ شَرِبَهَا لَمْ يَقْبَلِ اَللَّهُ لَهُ صَلاَةً أَرْبَعِينَ يَوْماً فَإِنْ

مَاتَ وَ فِي بَطْنِهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ كَانَ حَقّاً عَلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ خَبَالٍ وَ هِيَ صَدِيدُ أَهْلِ اَلنَّارِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْ فُرُوجِ اَلزُّنَاةِ فَيَجْتَمِعُ ذَلِكَ فِي قُدُورِ جَهَنَّمَ فَيَشْرَبُهُ أَهْلُ اَلنَّارِ فَيُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَ اَلْجُلُودُ) وَ نَهَى عَنْ أَكْلِ اَلرِّبَا وَ شَهَادَةِ اَلزُّورِ وَ كِتَابَةِ اَلرِّبَا وَ قَالَ (إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَعَنَ آكِلَ اَلرِّبَا وَ مُؤْكِلَهُ وَ كَاتِبَهُ وَ شَاهِدَيْهِ) وَ نَهَى عَنْ بَيْعٍ وَ سَلَفٍ وَ نَهَى عَنْ بَيْعَيْنِ فِي بَيْعٍ وَ نَهَى عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَ نَهَى عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ تُضْمَنْ وَ نَهَى عَنْ مُصَافَحَةِ اَلذِّمِّيِّ وَ نَهَى عَنْ أَنْ يُنْشَدَ اَلشِّعْرُ أَوْ يُنْشَدَ اَلضَّالَّةُ فِي اَلْمَسْجِدِ وَ نَهَى أَنْ يُسَلَّ اَلسَّيْفُ فِي اَلْمَسْجِدِ وَ نَهَى عَنْ ضَرْبِ وُجُوهِ اَلْبَهَائِمِ وَ نَهَى أَنْ يَنْظُرَ اَلرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ أَخِيهِ اَلْمُسْلِمِ وَ قَالَ (مَنْ تَأَمَّلَ عَوْرَةَ أَخِيهِ اَلْمُسْلِمِ لَعَنَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ) وَ نَهَى اَلْمَرْأَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى عَوْرَةِ اَلْمَرْأَةِ وَ نَهَى أَنْ يُنْفَخَ فِي طَعَامٍ أَوْ شَرَابٍ أَوْ يُنْفَخَ فِي مَوْضِعِ اَلسُّجُودِ وَ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ اَلرَّجُلُ فِي اَلْمَقَابِرِ وَ اَلطُّرُقِ وَ اَلْأَرْحِيَةِ وَ اَلْأَوْدِيَةِ وَ مَرَابِطِ اَلْإِبِلِ وَ عَلَى ظَهْرِ اَلْكَعْبَةِ وَ نَهَى عَنْ قَتْلِ اَلنَّحْلِ وَ نَهَى عَنِ اَلْوَسْمِ فِي وُجُوهِ اَلْبَهَائِمِ وَ نَهَى أَنْ يَحْلِفَ اَلرَّجُلُ بِغَيْرِ اَللَّهِ وَ قَالَ (مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ (فَلَيْسَ مِنَ اَللَّهِ فِي شَيْءٍ)) وَ نَهَى أَنْ يَحْلِفَ اَلرَّجُلُ بِسُورَةٍ مِنْ كِتَابِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَالَ (مَنْ حَلَفَ بِسُورَةٍ مِنْ كِتَابِ اَللَّهِ فَعَلَيْهِ بِكُلِّ آيَةٍ مِنْهَا كَفَّارَةُ يَمِينٍ فَمَنْ شَاءَ بَرَّ وَ مَنْ شَاءَ فَجَرَ) ، وَ نَهَى (أَنْ يَقُولَ اَلرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لاَ وَ حَيَاتِكَ وَ حَيَاةِ فُلاَنٍ) وَ نَهَى أَنْ يَقْعُدَ اَلرَّجُلُ فِي اَلْمَسْجِدِ وَ هُوَ جُنُبٌ وَ نَهَى عَنِ اَلتَّعَرِّي بِاللَّيْلِ وَ اَلنَّهَارِ وَ نَهَى عَنِ اَلْحِجَامَةِ يَوْمَ اَلْأَرْبِعَاءِ وَ اَلْجُمُعَةِ وَ نَهَى عَنِ اَلْكَلاَمِ يَوْمَ اَلْجُمُعَةِ وَ اَلْإِمَامُ يَخْطُبُ (فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ لَغَى وَ مَنْ لَغَى فَلاَ جُمُعَةَ لَهُ) وَ نَهَى عَنِ اَلتَّخَتُّمِ بِخَاتَمِ صُفْرٍ أَوْ حَدِيدٍ وَ نَهَى أَنْ يُنْقَشَ شَيْءٌ مِنَ اَلْحَيَوَانِ عَلَى اَلْخَاتَمِ وَ نَهَى عَنِ اَلصَّلاَةِ عِنْدَ طُلُوعِ اَلشَّمْسِ وَ عِنْدَ غُرُوبِهَا وَ عِنْدَ اِسْتِوَائِهَا وَ نَهَى عَنْ صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ يَوْمِ اَلْفِطْرِ وَ يَوْمِ اَلشَّكِّ وَ يَوْمِ اَلنَّحْرِ وَ أَيَّامِ اَلتَّشْرِيقِ وَ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ اَلْمَاءُ كَمَا تَشْرَبُ اَلْبَهَائِمُ وَ قَالَ (اِشْرَبُوا بِأَيْدِيكُمْ فَإِنَّهُ أَفْضَلُ أَوَانِيكُمْ) وَ نَهَى عَنِ اَلْبُزَاقِ فِي اَلْبِئْرِ اَلَّتِي يُشْرَبُ مِنْهَا وَ نَهَى أَنْ يُسْتَعْمَلَ أَجِيرٌ حَتَّى يُعْلَمَ مَا أُجْرَتُهُ وَ نَهَى عَنِ اَلْهِجْرَانِ (فَمَنْ كَانَ لاَ بُدَّ فَاعِلاً فَلاَ يَهْجُرْ أَخَاهُ أَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فَمَنْ كَانَ مُهَاجِراً لِأَخِيهِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ كَانَتِ اَلنَّارُ أَوْلَى بِهِ) ، وَ نَهَى عَنْ بَيْعِ اَلذَّهَبِ بِالذَّهَبِ زِيَادَةً إِلاَّ وَزْناً بِوَزْنٍ وَ نَهَى عَنِ اَلْمَدْحِ وَ قَالَ (اُحْثُوا فِي وُجُوهِ اَلْمَدَّاحِينَ اَلتُّرَابَ) وَ قَالَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ (مَنْ تَوَلَّى خُصُومَةَ ظَالِمٍ أَوْ أَعَانَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ بِهِ مَلَكُ اَلْمَوْتِ قَالَ لَهُ أَبْشِرْ بِلَعْنَةِ اَللَّهِ

وَنَارِ جَهَنَّمَ (وَبِئْسَ الْمَصِيرُ) وَقَالَ (مَنْ مَدَحَ سُلْطَاناً جَائِراً أَوْ تَخَفَّفَ وَتَضَعْضَعَ لَهُ طَمَعاً فِيهِ كَانَ قَرِينَهُ فِي النَّارِ) وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ (قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلاَ تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ (مَنْ وَلِيَ جَائِراً عَلَى جَوْرٍ كَانَ قَرِينَ هَامَانَ فِي جَهَنَّمَ وَمَنْ بَنَى بُنْيَاناً رِيَاءً وَسُمْعَةً حُمِّلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَرْضِ السَّابِعَةِ وَهُوَ نَارٌ تَشْتَعِلُ ثُمَّ تُطَوَّقُ فِي عُنُقِهِ وَيُلْقَى فِي النَّارِ فَلاَ يَحْبِسُهُ شَيْءٌ مِنْهَا دُونَ قَعْرِهَا إِلاَّ أَنْ يَتُوبَ) قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَبْنِي رِيَاءً وَسُمْعَةً قَالَ (يَبْنِي فَضْلاً عَلَى مَا يَكْفِيهِ اسْتِطَالَةً مِنْهُ عَلَى جِيرَانِهِ وَمُبَاهَاةً لِإِخْوَانِهِ) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ (مَنْ ظَلَمَ أَجِيراً أَجْرَهُ أَحْبَطَ اللَّهُ عَمَلَهُ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَمَنْ خَانَ جَارَهُ شِبْراً مِنَ الْأَرْضِ جَعَلَهُ اللَّهُ طَوْقاً فِي عُنُقِهِ مِنْ تُخُومِ الْأَرْضِ السَّابِعَةِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُطَوَّقاً إِلاَّ أَنْ يَتُوبَ وَيَرْجِعَ أَلاَ وَمَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولاً يُسَلِّطُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ بِكُلِّ آيَةٍ مِنْهُ حَيَّةً تَكُونُ قَرِينَتَهُ إِلَى النَّارِ إِلاَّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُ) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ (مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ شَرِبَ عَلَيْهِ حَرَاماً أَوْ آثَرَ عَلَيْهِ حُبَّ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا اسْتَوْجَبَ عَلَيْهِ سَخَطَ اللَّهِ إِلاَّ أَنْ يَتُوبَ أَلاَ وَإِنَّهُ إِنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ تَوْبَةٍ حَاجَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلاَ يُزَايِلُهُ إِلاَّ مَدْحُوضاً أَلاَ وَمَنْ زَنَى بِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَوْ يَهُودِيَّةٍ أَوْ نَصْرَانِيَّةٍ أَوْ مَجُوسِيَّةٍ حُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهُ وَمَاتَ مُصِرّاً عَلَيْهِ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ فِي قَبْرِهِ ثَلاَثَمِائَةِ بَابٍ تَخْرُجُ مِنْهَا حَيَّاتٌ وَعَقَارِبُ وَثُعْبَانُ النَّارِ فَهُوَ يَحْتَرِقُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَإِذَا بُعِثَ مِنْ قَبْرِهِ تَأَذَّى النَّاسُ مِنْ نَتْنِ رِيحِهِ فَيُعْرَفُ بِذَلِكَ وَبِمَا كَانَ يَعْمَلُ فِي دَارِ الدُّنْيَا حَتَّى يُؤْمَرَ بِهِ إِلَى النَّارِ أَلاَ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ الْحَرَامَ وَحَدَّ الْحُدُودَ فَمَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ غَيْرَتِهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ) وَنَهَى أَنْ يَطَّلِعَ الرَّجُلُ فِي بَيْتِ جَارِهِ وَقَالَ (مَنْ نَظَرَ إِلَى عَوْرَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَوْ عَوْرَةِ غَيْرِ أَهْلِهِ مُتَعَمِّداً أَدْخَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى مَعَ الْمُنَافِقِينَ الَّذِينَ كَانُوا يَبْحَثُونَ عَنْ عَوْرَاتِ النَّاسِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَفْضَحَهُ اللَّهُ إِلاَّ أَنْ يَتُوبَ) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ (مَنْ لَمْ يَرْضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَهُ مِنَ الرِّزْقِ وَبَثَّ شَكْوَاهُ وَلَمْ يَصْبِرْ وَلَمْ يَحْتَسِبْ لَمْ تُرْفَعْ لَهُ حَسَنَةٌ وَيَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ إِلاَّ أَنْ يَتُوبَ) وَنَهَى أَنْ يَخْتَالَ الرَّجُلُ فِي مَشْيِهِ وَقَالَ (مَنْ لَبِسَ ثَوْباً فَاخْتَالَ فِيهِ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَكَانَ قَرِينَ قَارُونَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنِ اخْتَالَ فَخَسَفَ اللَّهُ (بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ) وَمَنِ اخْتَالَ فَقَدْ نَازَعَ اللَّهَ عَزَّ

وَ جَلَّ فِي جَبَرُوتِهِ) وَ قَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ (مَنْ ظَلَمَ اِمْرَأَةً مَهْرَهَا فَهُوَ عِنْدَ اَللَّهِ زَانٍ يَقُولُ اَللَّهُ
عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ (عَبْدِي زَوَّجْتُكَ أَمَتِي عَلَى عَهْدِي فَلَمْ تُوفِ بِعَهْدِي وَ ظَلَمْتَ
أَمَتِي) فَيُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَيُدْفَعُ إِلَيْهَا بِقَدْرِ حَقِّهَا فَإِذَا لَمْ تَبْقَ لَهُ حَسَنَةٌ أُمِرَ بِهِ إِلَى اَلنَّارِ
بِنَكْثِهِ لِلْعَهْدِ (إِنَّ اَلْعَهْدَ كَانَ مَسْؤُلاً)) وَ نَهَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ كِتْمَانِ اَلشَّهَادَةِ وَ قَالَ (مَنْ
كَتَمَهَا أَطْعَمَهُ اَللَّهُ لَحْمَهُ عَلَى رُءُوسِ اَلْخَلاَئِقِ وَ هُوَ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ (وَ لاَ تَكْتُمُوا اَلشَّهَادَةَ وَ
مَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَ اَللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ)) وَ قَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ (مَنْ آذَى جَارَهُ
حَرَّمَ اَللَّهُ عَلَيْهِ رِيحَ اَلْجَنَّةِ (وَ مَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ اَلْمَصِيرُ) وَ مَنْ ضَيَّعَ حَقَّ جَارِهِ فَلَيْسَ مِنَّا
وَ مَا زَالَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ وَ مَا زَالَ يُوصِينِي
بِالْمَمَالِيكِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَجْعَلُ لَهُمْ وَقْتاً إِذَا بَلَغُوا ذَلِكَ اَلْوَقْتَ أُعْتِقُوا وَ مَا زَالَ
يُوصِينِي بِالسِّوَاكِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَجْعَلُهُ فَرِيضَةً وَ مَا زَالَ يُوصِينِي بِقِيَامِ اَللَّيْلِ حَتَّى
ظَنَنْتُ أَنَّ خِيَارَ أُمَّتِي لَنْ يَنَامُوا أَلاَ وَ مَنِ اِسْتَخَفَّ بِفَقِيرٍ مُسْلِمٍ فَلَقَدِ اِسْتَخَفَّ بِحَقِّ اَللَّهِ وَ
اَللَّهُ يَسْتَخِفُّ بِهِ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ إِلاَّ أَنْ يَتُوبَ) وَ قَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ (مَنْ أَكْرَمَ فَقِيراً مُسْلِماً
لَقِيَ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ وَ هُوَ عَنْهُ رَاضٍ) وَ قَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ (مَنْ عَرَضَتْ لَهُ فَاحِشَةٌ
أَوْ شَهْوَةٌ فَاجْتَنَبَهَا مِنْ مَخَافَةِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَرَّمَ اَللَّهُ عَلَيْهِ اَلنَّارَ وَ آمَنَهُ مِنَ اَلْفَزَعِ اَلْأَكْبَرِ وَ
أَنْجَزَ لَهُ مَا وَعَدَهُ فِي كِتَابِهِ فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى (وَ لِمَنْ خٰافَ مَقٰامَ رَبِّهِ جَنَّتٰانِ) أَلاَ وَ مَنْ
عَرَضَتْ لَهُ دُنْيَا وَ آخِرَةٌ فَاخْتَارَ اَلدُّنْيَا عَلَى اَلْآخِرَةِ لَقِيَ اَللَّهَ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ وَ لَيْسَتْ لَهُ حَسَنَةٌ
يَتَّقِي بِهَا اَلنَّارَ وَ مَنِ اِخْتَارَ اَلْآخِرَةَ عَلَى اَلدُّنْيَا وَ تَرَكَ اَلدُّنْيَا رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُ وَ غَفَرَ لَهُ مَسَاوِيَ
عَمَلِهِ وَ مَنْ مَلَأَ عَيْنَيْهِ مِنْ حَرَامٍ مَلَأَ اَللَّهُ عَيْنَيْهِ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ مِنَ اَلنَّارِ إِلاَّ أَنْ يَتُوبَ وَ
يَرْجِعَ) وَ قَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ (مَنْ صَافَحَ اِمْرَأَةً تَحْرُمُ عَلَيْهِ فَقَدْ (بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اَللَّهِ) عَزَّ وَ جَلَّ
وَ مَنِ اِلْتَزَمَ اِمْرَأَةً حَرَاماً قُرِنَ فِي سِلْسِلَةٍ مِنْ نَارٍ مَعَ شَيْطَانٍ فَيُقْذَفَانِ فِي اَلنَّارِ وَ مَنْ غَشَّ
مُسْلِماً فِي شِرَاءٍ أَوْ بَيْعٍ فَلَيْسَ مِنَّا وَ يُحْشَرُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ مَعَ اَلْيَهُودِ لِأَنَّهُمْ أَغَشُّ اَلْخَلْقِ
لِلْمُسْلِمِينَ) وَ نَهَى رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ يَمْنَعَ أَحَدٌ اَلْمَاعُونَ جَارَهُ وَ قَالَ (مَنْ
مَنَعَ اَلْمَاعُونَ جَارَهُ مَنَعَهُ اَللَّهُ خَيْرَهُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ وَ وَكَلَهُ إِلَى نَفْسِهِ وَ مَنْ وَكَلَهُ إِلَى نَفْسِهِ فَمَا
أَسْوَأَ حَالَهُ) وَ قَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ (أَيُّمَا اِمْرَأَةٍ آذَتْ زَوْجَهَا بِلِسَانِهَا لَمْ يَقْبَلِ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ
مِنْهَا صَرْفاً وَ لاَ عَدْلاً وَ لاَ حَسَنَةً مِنْ عَمَلِهَا حَتَّى تُرْضِيَهُ وَ إِنْ صَامَتْ نَهَارَهَا وَ قَامَتْ لَيْلَهَا وَ

أَعْتَقَتِ الرِّقَابَ وَ حَمَلَتْ عَلَى جِيَادِ الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ كَانَتْ فِي أَوَّلِ مَنْ يَرِدُ النَّارَ وَ كَذَلِكَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهَا ظَالِماً أَلاَ وَ مَنْ لَطَمَ خَدَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ أَوْ وَجْهَهُ بَدَّدَ اللَّهُ عِظَامَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ حُشِرَ مَغْلُولاً حَتَّى يَدْخُلَ جَهَنَّمَ إِلاَّ أَنْ يَتُوبَ وَ مَنْ بَاتَ وَ فِي قَلْبِهِ غِشٌّ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ بَاتَ فِي سَخَطِ اللَّهِ وَ أَصْبَحَ كَذَلِكَ حَتَّى يَتُوبَ) وَ نَهَى عَنِ الْغِيبَةِ وَ قَالَ (مَنِ اغْتَابَ امْرَأً مُسْلِماً بَطَلَ صَوْمُهُ وَ نُقِضَ وُضُوؤُهُ وَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَفُوحُ مِنْ فِيهِ رَائِحَةٌ أَنْتَنُ مِنَ الْجِيفَةِ يَتَأَذَّى بِهَا أَهْلُ الْمَوْقِفِ فَإِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَتُوبَ مَاتَ مُسْتَحِلاًّ لِمَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ) وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ (مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَ هُوَ قَادِرٌ عَلَى إِنْفَاذِهِ وَ حَلُمَ عَنْهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ أَجْرَ شَهِيدٍ أَلاَ وَ مَنْ تَطَوَّلَ عَلَى أَخِيهِ فِي غِيبَةٍ سَمِعَهَا فِيهِ فِي مَجْلِسٍ فَرَدَّهَا عَنْهُ رَدَّ اللَّهُ عَنْهُ أَلْفَ بَابٍ مِنَ الشَّرِّ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ فَإِنْ هُوَ لَمْ يَرُدَّهَا وَ هُوَ قَادِرٌ عَلَى رَدِّهَا كَانَ عَلَيْهِ كَوِزْرِ مَنِ اغْتَابَهُ سَبْعِينَ مَرَّةً) وَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنِ الْخِيَانَةِ وَ قَالَ (مَنْ خَانَ أَمَانَةً فِي الدُّنْيَا وَ لَمْ يَرُدَّهَا إِلَى أَهْلِهَا ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ مَاتَ عَلَى غَيْرِ مِلَّتِي وَ يَلْقَى اللَّهَ وَ هُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ) وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ (مَنْ شَهِدَ شَهَادَةَ زُورٍ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ عُلِّقَ بِلِسَانِهِ مَعَ الْمُنَافِقِينَ (فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النّارِ) وَ مَنِ اشْتَرَى خِيَانَةً وَ هُوَ يَعْلَمُ فَهُوَ كَالَّذِي خَانَهَا وَ مَنْ حَبَسَ عَنْ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ شَيْئاً مِنْ حَقِّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَرَكَةَ الرِّزْقِ إِلاَّ أَنْ يَتُوبَ أَلاَ وَ مَنْ سَمِعَ فَاحِشَةً فَأَفْشَاهَا فَهُوَ كَالَّذِي أَتَاهَا وَ مَنِ احْتَاجَ إِلَيْهِ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فِي قَرْضٍ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ رِيحَ الْجَنَّةِ أَلاَ وَ مَنْ صَبَرَ عَلَى خُلُقِ امْرَأَةٍ سَيِّئَةِ الْخُلُقِ وَ احْتَسَبَ فِي ذَلِكَ الْأَجْرَ أَعْطَاهُ اللَّهُ ثَوَابَ الشَّاكِرِينَ أَلاَ وَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ لَمْ تَرْفُقْ بِزَوْجِهَا وَ حَمَلَتْهُ عَلَى مَا لاَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَ مَا لاَ يُطِيقُ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهَا حَسَنَةً وَ تَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ عَلَيْهَا غَضْبَانُ أَلاَ وَ مَنْ أَكْرَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَإِنَّمَا يُكْرِمُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ) وَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ قَوْماً إِلاَّ بِإِذْنِهِمْ وَ قَالَ (مَنْ أَمَّ قَوْماً بِإِذْنِهِمْ وَ هُمْ بِهِ رَاضُونَ فَاقْتَصَدَ بِهِمْ فِي حُضُورِهِ وَ أَحْسَنَ صَلاَتَهُ بِقِيَامِهِ وَ قِرَاءَتِهِ وَ رُكُوعِهِ وَ سُجُودِهِ وَ قُعُودِهِ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْقَوْمِ وَ لاَ يُنْتَقَصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ) وَ قَالَ (مَنْ مَشَى إِلَى ذِي قَرَابَةٍ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ لِيَصِلَ رَحِمَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَجْرَ مِائَةِ شَهِيدٍ وَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ أَرْبَعُونَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَ مُحِيَ عَنْهُ أَرْبَعُونَ أَلْفَ سَيِّئَةٍ وَ رُفِعَ لَهُ مِنَ الدَّرَجَاتِ مِثْلُ ذَلِكَ وَ كَانَ كَأَنَّمَا عَبَدَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ مِائَةَ سَنَةٍ صَابِراً مُحْتَسِباً وَ مَنْ كَفَى ضَرِيراً حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَ

مَشَى لَهُ فِيهَا حَتَّى يَقْضِيَ اَللَّهُ لَهُ حَاجَتَهُ أَعْطَاهُ اَللَّهُ بَرَاءَةً مِنَ اَلنِّفَاقِ وَ بَرَاءَةً مِنَ اَلنَّارِ وَ قَضَى
لَهُ سَبْعِينَ حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ اَلدُّنْيَا وَ لاَ يَزَالُ يَخُوضُ فِي رَحْمَةِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَتَّى يَرْجِعَ وَ مَنْ
مَرِضَ يَوْماً وَ لَيْلَةً فَلَمْ يَشْكُ إِلَى عُوَّادِهِ بَعَثَهُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ مَعَ خَلِيلِهِ إِبْرَاهِيمَ
خَلِيلِ اَلرَّحْمَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ حَتَّى يَجُوزَ اَلصِّرَاطَ كَالْبَرْقِ اَللاَّمِعِ وَ مَنْ سَعَى لِمَرِيضٍ فِي حَاجَةٍ
قَضَاهَا أَوْ لَمْ يَقْضِهَا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ اَلْأَنْصَارِ بِأَبِي أَنْتَ وَ
أُمِّي يَا رَسُولَ اَللَّهِ فَإِنْ كَانَ اَلْمَرِيضُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ أَ وَ لَيْسَ ذَلِكَ أَعْظَمَ أَجْراً إِذَا سَعَى فِي
حَاجَةِ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ (نَعَمْ أَلاَ وَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ اَلدُّنْيَا فَرَّجَ اَللَّهُ عَنْهُ
اِثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِينَ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ اَلْآخِرَةِ وَ اِثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِينَ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ اَلدُّنْيَا
أَهْوَنُهَا اَلْمَغْصُ) وَ قَالَ (مَنْ يَمْطُلْ عَلَى ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَدَاءِ حَقِّهِ فَعَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ
خَطِيئَةُ عَشَّارٍ أَلاَ وَ مَنْ عَلَّقَ سَوْطاً بَيْنَ يَدَيْ سُلْطَانٍ جَائِرٍ جَعَلَ اَللَّهُ ذَلِكَ اَلسَّوْطَ يَوْمَ
اَلْقِيَامَةِ ثُعْبَاناً مِنْ نَارٍ طُولُهُ سَبْعُونَ ذِرَاعاً يُسَلِّطُهُ اَللَّهُ عَلَيْهِ فِي نَارِ (جَهَنَّمَ وَ بِئْسَ اَلْمَصِيرُ)
وَ مَنِ اِصْطَنَعَ إِلَى أَخِيهِ مَعْرُوفاً فَامْتَنَّ بِهِ أَحْبَطَ اَللَّهُ عَمَلَهُ وَ ثَبَّتَ وِزْرَهُ وَ لَمْ يَشْكُرْ لَهُ سَعْيَهُ)
ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ (يَقُولُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ (حَرَّمْتُ اَلْجَنَّةَ عَلَى اَلْمَنَّانِ وَ اَلْبَخِيلِ وَ اَلْقَتَّاتِ وَ
هُوَ اَلنَّمَّامُ) أَلاَ وَ مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَلَهُ بِوَزْنِ كُلِّ دِرْهَمٍ مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ مِنْ نَعِيمِ اَلْجَنَّةِ وَ
مَنْ مَشَى بِصَدَقَةٍ إِلَى مُحْتَاجٍ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ صَاحِبِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ وَ مَنْ
صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَ غَفَرَ اَللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ فَإِنْ
أَقَامَ حَتَّى يُدْفَنَ وَ يُحْثَى عَلَيْهِ اَلتُّرَابُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ نَقَلَهَا قِيرَاطٌ مِنَ اَلْأَجْرِ وَ اَلْقِيرَاطُ
مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ أَلاَ وَ مَنْ ذَرَفَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ قَطَرَتْ
مِنْ دُمُوعِهِ قَصْرٌ فِي اَلْجَنَّةِ مُكَلَّلاً بِالدُّرِّ وَ اَلْجَوْهَرِ فِيهِ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ وَ لاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لاَ خَطَرَ
عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ أَلاَ وَ مَنْ مَشَى إِلَى مَسْجِدٍ يَطْلُبُ فِيهِ اَلْجَمَاعَةَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ
حَسَنَةٍ وَ يُرْفَعُ لَهُ مِنَ اَلدَّرَجَاتِ مِثْلُ ذَلِكَ فَإِنْ مَاتَ وَ هُوَ عَلَى ذَلِكَ وَكَّلَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ
سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَعُودُونَهُ فِي قَبْرِهِ وَ يُبَشِّرُونَهُ وَ يُؤْنِسُونَهُ فِي وَحْدَتِهِ وَ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى
يُبْعَثَ أَلاَ وَ مَنْ أَذَّنَ مُحْتَسِباً يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَعْطَاهُ اَللَّهُ ثَوَابَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ
شَهِيدٍ وَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ صِدِّيقٍ وَ يَدْخُلُ فِي شَفَاعَتِهِ أَرْبَعُونَ أَلْفَ مُسِيءٍ مِنْ أُمَّتِي إِلَى اَلْجَنَّةِ أَلاَ
وَ إِنَّ اَلْمُؤَذِّنَ إِذَا قَالَ:- أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ

وَ كَانَ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ ٱلْعَرْشِ حَتَّى يَفْرُغَ ٱللَّهُ مِنْ حِسَابِ ٱلْخَلاَئِقِ وَ يَكْتُبَ لَهُ ثَوَابَ قَوْلِهِ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ ٱللَّهِ أَرْبَعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَ مَنْ حَافَظَ عَلَى ٱلصَّفِّ ٱلْأَوَّلِ وَ ٱلتَّكْبِيرَةِ ٱلْأُولَى لاَ يُؤْذِي مُسْلِماً أَعْطَاهُ ٱللَّهُ مِنَ ٱلْأَجْرِ مَا يُعْطَى ٱلْمُؤَذِّنُونَ فِي ٱلدُّنْيَا وَ ٱلْآخِرَةِ أَلاَ وَ مَنْ تَوَلَّى عِرَافَةَ قَوْمٍ أُتِيَ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ وَ يَدَاهُ مَغْلُولَتَانِ إِلَى عُنُقِهِ فَإِنْ قَامَ فِيهِمْ بِأَمْرِ ٱللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَطْلَقَهُ ٱللَّهُ وَ إِنْ كَانَ ظَالِماً هُوِيَ بِهِ فِي نَارِ (جَهَنَّمَ وَ بِئْسَ ٱلْمَصِيرُ) وَ قَالَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ (لاَ تُحَقِّرُوا شَيْئاً مِنَ ٱلشَّرِّ وَ إِنْ صَغُرَ فِي أَعْيُنِكُمْ وَ لاَ تَسْتَكْثِرُوا شَيْئاً مِنَ ٱلْخَيْرِ وَ إِنْ كَبُرَ فِي أَعْيُنِكُمْ فَإِنَّهُ لاَ كَبِيرَةَ مَعَ ٱلاِسْتِغْفَارِ وَ لاَ صَغِيرَةَ مَعَ ٱلْإِصْرَارِ) . قَالَ شُعَيْبُ بْنُ وَاقِدٍ سَأَلْتُ ٱلْحُسَيْنَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ طُولِ هَذَا ٱلْحَدِيثِ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : أَنَّهُ جَمَعَ هَذَا ٱلْحَدِيثَ مِنَ ٱلْكِتَابِ ٱلَّذِي هُوَ إِمْلاَءُ رَسُولِ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ خَطُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ بِيَدِهِ .

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوارؑ سے اور انہوں نے اپنے آبائے کرامؑ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنابت کی حالت میں کھانا کھانے سے منع فرمایا کیونکہ اس سے افلاس آتا ہے۔

اور آپؐ نے دانتوں کے ذریعے ناخن کو تراشنے، حمام میں مسواک کرنے اور مسجد میں بلغم پھینکنے سے منع کیا ہے۔

اور آپؐ نے چوہے کا جوٹھا کھانے اور مساجد سے گزرنے سے منع کیا ہے سوائے اس کے کہ اس میں دو رکعت نماز ادا کر دی جائے۔

نیز آپؐ نے پھلدار درخت کے نیچے اور راستے کے کنارے پر پیشاب کرنے سے منع کیا ہے اور آپؐ نے بائیں ہاتھ سے کھانے اور پیٹ بھرنے کے بعد دوبارہ کھانے سے منع کیا ہے۔

اور آپؐ نے قبروں کو گچ کاری اور ان کے درمیان نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ اور آپؐ نے فرمایا: جو تم میں سے کھلی فضا میں غسل کرے اس کے لیے اپنی شرمگاہ کو پوشیدہ رکھنا ضروری ہے، آپؐ نے برتن کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پانی پینے سے منع کیا کیونکہ یہ میل کچیل کے جمع ہونے کا مرکز و محل ہے، آپؐ نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے کیونکہ یہ عقل کے زائل ہونے کا سبب بنتا ہے۔

اور آپؐ نے پیدل چلنے کے وقت ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلنے اور کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے روکا ہے۔

اور آپؐ نے سورج اور چاند کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے سے منع کیا اور فرمایا: جب تم پاخانہ کرنے لگو تو منہ

قبلہ کی طرف مت کرو۔ آپؑ نے مصیبت کے وقت گریہ و بکاء کرنے سے منع کیا ہے۔ نیز نوحہ گری اور اس کے سننے سے منع کیا ہے۔

اور آپؑ نے عورتوں کو تشیع جنازہ سے منع کیا ہے۔ آپؑ نے قرآن کے کسی لفظ کو تھوک سے مٹانے اور لکھنے سے منع کیا ہے۔ آپؑ نے جھوٹے خواب بنا کر بیان کرنے سے منع کیا اور فرمایا: جو شخص ایسا کرے گا قیامت کے دن خداوند متعال اس کو اس خواب کے سامنے کرے گا تو وہ اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہ رکھے گا۔ آپؑ نے تصویروں سے منع کیا ہے اور فرمایا: جو شخص ایسا کرے گا تو خداوند متعال اس سے کہے گا: اس میں جان بھر دے مگر وہ نہیں بھر سکے گا اور آپؑ نے کسی جانور کو زندہ جلانے سے منع کیا ہے۔

اور آپؑ نے مرغ کو برا بھلا کہنے سے منع کیا ہے کیونکہ یہ تم لوگوں کو نماز کے لئے اٹھاتے ہیں۔ آپؑ نے دینی بھائی کے معاملات میں دخل دینے سے منع کیا ہے، آپؑ نے مباشرت و جماع کرتے وقت زیادہ باتیں کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ بچے کے گونگے ہونے کا موجب بنتا ہے۔ اور آپؑ نے فرمایا: کوڑا کرکٹ کو رات گھر میں نہ رکھو بلکہ دن کے وقت ہی اس کو گھر سے باہر نکال دو کیونکہ وہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور آپؑ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی کھانے سے آلودہ ہاتھوں کے ساتھ رات کو نہ سوئے۔ پس اگر کوئی ایسا کرے اور اس کو شیطان کی طرف سے نیند میں کوئی آسیب یا نقصان پہنچے تو وہ فقط اپنے آپ کو ملامت کرے۔ آپؑ نے جانوروں کے گوبر سے استنجا کرنے سے منع کیا ہے۔

اور آپؑ نے بیوی کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنے کو منع کیا پس اگر وہ بغیر اجازت گھر سے باہر چلی جائے تو تمام آسمان کے فرشتے اور جن وانسان جو بھی زمین پر موجود ہیں اس پر لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ واپس گھر آجائے۔

اور آپؑ نے عورت کو شوہر کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے بناؤ سنگار کرنے سے منع کیا پس اگر وہ ایسے کرے گی تو پھر خدا کو حق حاصل ہے کہ وہ اس کو جہنم میں ڈال دے۔

اور آپؑ نے عورت کو اپنے شوہر اور محرم کے علاوہ دوسروں کے ساتھ باتیں کرنے سے منع کیا ہے، اگر ضروری ہو تو پھر پانچ کلمات سے زیادہ باتیں نہ کرے۔

اور آپؑ نے ایک عورت کو دوسری عورت کے ساتھ مصاحقہ کرنے (شرم گاہ کو شرم گاہ کے ساتھ ملانے) سے منع کیا۔ آپؑ نے دو عورتوں کو اپنے شوہروں کے رازوں کو ایک دوسرے سے بیان کرنے سے منع کیا ہے۔ آپؑ نے قبلہ کی طرف منہ کر کے اور راہ چلتے ہوئے جماع کرنے سے منع کیا ہے کیونکہ اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس پر

خدا، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔

اور آپؐ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کو یہ کہے کہ تو مجھے اپنی ہمشیرہ کا رشتہ دے اور میں تجھے اپنی ہمشیرہ کا رشتہ دیتا ہوں۔ آپؐ نے فال دیکھنے والوں کی طرف رجوع کرنے سے منع کیا ہے کیونکہ جو ایسا کرے، ان کے پاس جائے اور ان کی باتوں کی تصدیق کرے گا تو اس نے اس چیز کا انکار کیا ہے جو خدا کی طرف سے حضرت محمدؐ پر نازل ہوئی ہے۔ آپؐ نے شطرنج، طبل، طنبور اور پیانوں کے ساتھ کھیلنے سے منع کیا ہے۔

اور آپؐ نے غیبت کرنے اور اس کے سننے سے منع کیا ہے۔ آپؐ نے چغلخوری کرنے اور اس کے سننے سے منع کیا اور فرمایا: جنت میں چغلخور ہرگز داخل نہیں ہو سکے گا۔ آپؐ نے فاسقین کے کھانے کی دعوت کو قبول کرنے سے منع کیا ہے۔ آپؐ نے جھوٹی قسم کھانے سے منع کیا اور فرمایا: اس سے شہر اور آبادیاں ویران ہو جاتی ہیں۔ آپؐ نے مزید فرمایا: جو شخص اس لیے جھوٹی قسم کھاتا ہے کہ مسلمانوں کے مال کو حاصل کر سکے تو وہ قیامت کے دن خدا سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ خدا اس پر غضبناک ہوگا مگر یہ کہ وہ توبہ کرے اور مال کو واپس کر دے۔

آپؐ نے اس دسترخوان پر بیٹھنے سے منع کیا ہے جس پر شراب نوشی ہو رہی ہو اور رسول اللہؐ نے منع کیا ہے کہ مرد اپنی عورت کو حمام میں بھیجے۔ آپؐ نے لنگی باندھے بغیر حمام میں داخل ہونے سے منع کیا ہے۔ آپؐ نے اس گفتگو کو سننے سے منع کیا ہے جو غیر خدا کی طرف دعوت دے۔ آپؐ نے چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے۔ آپؐ نے سونے اور چاندی کے برتن میں پانی پینے سے منع کیا ہے۔ آپؐ نے مرد کو ریشمی اور مخمل کے لباس سے منع کیا ہے اگرچہ یہ عورتوں کے لیے جائز ہے۔ آپؐ نے کچے پھل کی فروخت سے منع کیا ہے اور اگر وہ زرد یا سرخ ہو جائیں تو بیچنا جائز ہے۔ آپؐ نے محاقلہ سے منع کیا ہے یعنی تازہ کھجور کو خشک کھجور کے بدلے میں فروخت کرنا۔

آپؐ نے نرد اور شطرنج کی خرید و فروخت سے منع کیا ہے اور آپؐ نے فرمایا: اس کی قیمت کھانا سور کا گوشت کھانے کے برابر ہے۔ آپؐ نے شراب کی خرید و فروخت کرنے اور پینے سے منع کیا ہے اور فرمایا: خدا نے شراب، اس کے نچوڑنے والے، اس کے بنانے والے، اس کے پینے، اس کو فروخت کرنے والے، اس کو خریدنے والے، اس کو اٹھانے والے اور جس کے لئے اٹھائی جائے، سب پر لعنت کی ہے۔ نیز آپؐ نے فرمایا: جو شخص شراب نوشی کرے گا تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ اس حالت میں مر جائے کہ شراب اس کے شکم میں ہو تو خدا کو حق حاصل ہے کہ وہ اس کو خبال کی مٹی پلائے اور وہ اہل دوزخ کی پیپ اور خون ہے جو زنا کروانے والی عورتوں کی شرمگاہ سے خارج ہوتا ہے، اسے جہنم کی دیگوں میں جمع کیا جاتا ہے تا کہ اہل جہنم کو اس سے پلایا جائے جبکہ وہ ان کے شکم اور جلد سے خارج ہوگا۔

اور آپؐ نے سود، جھوٹی گواہی اور سود کے معاملہ کی کتابت سے منع فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: خدا نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو سود کھائے، اس پر موکل ہو، اس کی کتابت کرے اور جو اس پر گواہ بنے۔ نیز بیع سلف اور خرید و فروخت کے وقت قسم کھانے سے منع کیا ہے۔ جو چیز تمہارے قبضہ میں نہیں ہے اس کی فروخت سے منع فرمایا اور اس چیز کی فروخت کو بھی منع فرمایا جو ادائیگی کے وقت نہیں پائی جاتی اور کافر ذمی سے مصافحہ کو منع فرمایا اور اس بات کو بھی منع فرمایا کہ مسجد میں اشعار اور خاص کر گمراہ کن و باطل اشعار پڑھے جائیں اور مسجد میں تلوار کھینچنے کو بھی منع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانوروں کے مُنہ پر مارنے کو منع فرمایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے برادر مسلم کی شرمگاہ پر نظر ڈالے اور فرمایا: جو شخص اپنے برادر مسلم کی شرمگاہ کو غور سے دیکھے گا اس پر ستر ہزار فرشتے لعنت کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کو دیکھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا، پانی اور جائے سجدہ کو پھونک مارنے کو منع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کے درمیان اور راستہ پر اور کھلے میدان میں، وادیوں میں، اونٹ باندھنے کی جگہ اور پشت خانہ کعبہ پر نماز پڑھنے کو منع فرمایا۔

اور آپؐ نے شہد کی مکھی کے مارنے سے منع فرمایا اور جانوروں کے منہ پر نشان کے لیے داغ لگانے کو منع فرمایا اور منع فرمایا کہ کوئی شخص غیر اللہ کی قسم کھائے اور جو شخص غیر خدا کی قسم کھائے گا اس کی اللہ کی نظر میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اور آپؐ نے اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شخص کتاب خدا کی کسی سورت کی قسم کھائے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن کی کسی سورت کی قسم کھائے تو اس پر اس سورہ کی ہر ایک آیت پر ایک کفارہ قسم لازم ہے خواہ کوئی اپنی قسم پر عمل کرے یا نہ کرے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص کسی سے کہے: نہیں، تیری زندگی کی قسم اور فلاں کی زندگی کی قسم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں حالت جنابت میں بیٹھنے کو منع فرمایا اور اس کو بھی منع فرمایا کہ آدھی رات میں اور دن میں برہنہ رہے اور بدھ اور جمعہ کے دن مجامعت کو منع فرمایا اور جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت باتیں کرنے کو منع فرمایا اور انگوٹھی پر کسی جانور کے نقش کو بھی منع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب اور اس کے ٹھیک سر پر ہونے کے وقت نماز پڑھنے کو منع فرمایا۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چھ دنوں میں روزہ رکھنے کو منع فرمایا: یوم فطر، یوم شک، یوم نحر اور ایام تشریق (۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ ذی الحجہ)۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح پانی پینے کو منع فرمایا جس طرح جانور پانی پیتے ہیں اور فرمایا: تم لوگ اپنے ہاتھ سے پانی پیو کہ یہ تمہارا بہترین برتن ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کنویں سے پانی پیا جاتا ہے اس میں تھوکنے سے منع فرمایا۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی مزدور سے اس وقت تک کام لینے کو منع فرمایا یہاں تک اس کی اجرت معلوم کر لی جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قطع تعلق کرنے سے منع فرمایا اور اگر کوئی اس پر مجبور ہو اور ایسا کرے تو اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق نہ کرے پس جس نے اپنے بھائی سے اس سے زیادہ قطع تعلق کیا تو اس کے لیے جہنم اولی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کو زیادہ سونے پر فروخت کرنے سے منع فرمایا مگر برابر وزن پر کوئی مضائقہ نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کی مدح کرنے کو منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ مدح کرنے والوں کے منہ میں خاک ڈالو۔

اور جو شخص کسی ظالم کی طرف سے مقدمہ کا وکیل بنے یا اس کی اعانت کرے تو پھر جب ملک الموت اس کے پاس آئے گا تو کہے گا کہ تجھے اللہ کی لعنت اور جہنم کی بشارت ہو جو بدترین بازگشت ہے۔

اور فرمایا: جو شخص کسی سلطان جائر کی مدح کرے یا کسی لالچ کی بنا پر خود کو سبک بنائے اور اظہار فروتنی کرے تو وہ جہنم میں اس کا مصاحب ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے: ''اور ظالموں کی طرف مت جھکو کہیں تم کو بھی دوزخ کی آگ نہ لگ جائے۔ (ھود:۱۱۳)۔'' اور آپؐ نے فرمایا: جو ظالم کا مددگار رہا اور جہنم میں ہامان کا ساتھی ہوگا اور جو شخص دکھاوے اور شہرت کے لیے کوئی عمارت تعمیر کرے تو قیامت کے دن زمین کے ساتویں طبقہ کے اندر سے ایک آگ اس کے سامنے آئے گی، پھر وہ دہکائی جائے گی اور اس کے گلے میں طوق کی طرح ڈال دی جائے گی پھر اس کو تہہ تک پہنچنے کے لیے روکنے والا کوئی نہیں ہوگا مگر یہ کہ اس نے توبہ کر لی ہو۔

عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دکھاوے اور شہرت کے لیے عمارت کیسے بنائے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب وہ اپنی ضرورت سے زیادہ اور اپنے ہمسائے اور دوست بھائیوں پر مباحات کرنے کے لئے بنائے۔ آپؐ نے فرمایا: مزدور کی مزدوری میں ظلم کرے اور اس کی مزدوی کم ادا کرے تو خدا اس کے عمل کو حبط و کم کردے گا، اس پر جنت کی خوشبو کو بھی حرام کردے گا اور یہ وہ خوشبو ہے جو پانچ سو سال کے فاصلہ سے بھی انسان سونگھ سکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جو شخص اپنے ہمسائے کے ساتھ ایک بالشت برابر زمین خیانت کرے گا تو خداوند متعال اس ایک بالشت زمین کو ساتوں زمینوں کی تہہ تک آگ کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دے گا، مگر یہ کہ وہ توبہ کرے اور وہ حصہ زمین کا واپس کردے۔ جو شخص قرآن کو حفظ کرنے کے

بعد عملاً بھلا دے تو وہ قیامت کے دن خدا سے بندھے ہاتھوں سے ملاقات کرے گا اور خدا ہر آیت کے بدلے ایک سانپ اس پر مسلط کرے گا، جو دوزخ تک اس کے ساتھ رہے گا، مگر یہ کہ خدا اس کو معاف کر دے۔ آپؐ نے فرمایا: جو شخص تلاوت قرآن کرے اور پھر حرام کھائے پیے، دنیا کی محبت اور اس کی زینت اس پر اثر انداز ہو تو خدا کو حق حاصل ہے کہ وہ ایسے شخص سے ناراض ہو جائے مگر یہ کہ وہ توبہ کرے

اگر وہ بغیر توبہ کے مر جائے گا تو قیامت کے دن قرآن اس کے خلاف احتجاج کرے گا اور اس کی مخالفت کرے گا یہاں تک کہ اس کو محکوم و مغلوب قرار دے گا۔ جو شخص کسی مسلمان یا یہودیہ یا نصرانیہ یا مجوسیہ عورت سے خواہ وہ آزاد ہو یا لونڈی، زنا کرے گا اور توبہ کے بغیر مر جائے تو خدا اس کی قبر میں جہنم کے تین سو دروازے کھول دے گا کہ جن کے ذریعے جہنمی سانپ، بچھو اور اژدھا وغیرہ اس کی قبر میں آئیں گے اور قیامت تک وہ قبر میں جلتا رہے گا اور جب اسے قبر سے باہر نکالا جائے گا تو اس کی بدبو سے تمام لوگوں کو اذیت ہو گی اور اسی بدبو کی وجہ سے لوگ اس کی شناخت کریں گے کہ یہ دنیا میں کتنے برے کام کرتا رہا ہے یہاں تک کہ اس کو جہنم کا حکم دیا جائے گا۔

آگاہ ہو جاؤ کہ خدا نے حرام کو حرام قرار دیا ہے اور اس کی حدود بھی معین کی ہیں۔ خدا سے کوئی بھی زیادہ غیرت مند نہیں ہے پس اس نے اور اس کی غیرت نے ان چیزوں سے منع کیا ہے۔ آپؐ نے انسان کو ہمسائے کے گھریلو معاملات میں چھان بین کرنے سے منع کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جو شخص بھی اپنے مسلمان بھائی کی شرمگاہ یا اپنی زوجہ کے علاوہ کسی دوسرے کی شرمگاہ کی طرف عملاً نظر کرے گا تو خدا اس کو ان منافقین کے ساتھ محشور کرے گا جن کا کام دوسروں کی شرمگاہ کے بارے میں جستجو کرنا تھا، وہ دنیا سے نہیں جائے گا مگر یہ کہ خدا اس کو رسواء کرے گا مگر یہ کہ وہ توبہ کر لے۔

اور آپؐ نے فرمایا: جو شخص خدا کے تقسیم کردہ رزق پر راضی نہ ہو، ہر ایک سے اس کی شکایت کرے، اس پر صبر نہ کرے اور قلت رزق کو خدا کے حساب میں نہ ڈال دے تو خدا اس کی کوئی نیکی قبول نہیں کرے گا جبکہ وہ خدا سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ خدا اس پر غضبناک ہو گا مگر یہ کہ وہ توبہ کر لے۔

مرد کو متکبرانہ چال سے آپؐ نے منع فرمایا اور آپؐ نے فرمایا: جو شخص بھی لباس پہنے اور اس میں متکبرانہ چال چلے گا تو خدا اس کو جہنم کے کنویں میں ڈالے گا اور وہ قارون کا ساتھی ہو گا کیونکہ سب سے پہلے تکبر قارون نے کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی پر حق مہر کے بارے میں ظلم کرے گا (یعنی اس کو ادا نہ کرے یا ادا کرے لیکن ظلم کر کے واپس لے) تو وہ خدا کے نزدیک زانی شمار ہو گا اور قیامت کے دن خداوند متعال اس کو کہے گا: اے میرے بندے! میں نے تیری شادی اپنی ایک کنیز سے اتنے حق مہر پر کروائی تھی لیکن تو نے میرے عہد کو پورا

نہیں کیا اور میری کنیز پر ظلم کیا ہے پس حق مہر کے برابر تیری نیکیاں تیری بیوی کے سپرد کردی جائیں گی۔اس کے بعد اگر اس کی کوئی نیکی باقی نہ رہی تو اس کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دے دیا جائے گا وعدہ کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے کیونکہ ''بے شک وعدہ کے بارے میں ضرور سوال ہوگا۔(الاسراء:۳۴)۔''

آپؐ نے گواہی کو چھپانے سے منع کیا ہے۔آپؐ نے فرمایا: جو شخص بھی گواہی کو چھپائے گا تو خدا اس کے گوشت کو تمام گوشت خور حیوانوں کے درمیان تقسیم کردے گا اور اس کے بارے میں فرمان خدا بھی ہے:''گواہی کو نہ چھپاؤ کیونکہ اس سے دل گناہ گار ہو جاتا ہے۔(البقرہ:۲۸۳)۔''آپؐ نے فرمایا: جو اپنے ہمسائے کو اذیت دے گا خدا اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام کردے گا اور اس کی جگہ جہنم میں ہوگی جو بہت برا ٹھکانہ ہے۔نیز جو ہمسائے کے حق کو ضائع کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے، جبرائیلؑ نے ہمیشہ مجھے ہمسائے کے بارے وصیت کی ہے یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہو گیا تھا کہ وہ ہمارا وارث ہو جائے گا۔اور اس نے ہمیشہ غلاموں کے بارے میں مجھے نصیحت کی ہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہو گیا تھا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ خود بخود آزاد ہو جائیں گے۔ نیز اس نے ہمیشہ مجھے مسواک کرنے کی تاکید کی ہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہو گیا کہ وہ واجب ہو جائے گی۔نیز اس نے ہمیشہ مجھے نماز شب کی نصیحت کی یہاں تک کہ مجھے گمان ہو گیا تھا کہ میری امت کے نیک بندے راتوں کی نیند کو ترک کردیں گے۔آگاہ ہو جاؤ! جو مسلمان فقیر کو حقیر شمار کرے گا تو اس نے خدا کے حق کو حقیر شمار کیا ہے، خدا کی قسم! ایسے مرد کو قیامت کے دن خدا بھی حقیر شمار کرے گا یہاں تک کہ وہ توبہ کرلے۔

آپؐ نے فرمایا: جو مسلمان فقیر کی عزت کرے گا تو وہ قیامت کے دن خدا سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ خدا اس سے راضی ہوگا۔

آپؐ نے فرمایا: جس شخص کا سامنا برائی یا شہوت پرستی سے ہو تو اگر وہ اس سے خوف خدا کی وجہ سے اجتناب کرے گا تو خداوند کریم اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے گا اور قیامت کے برے خوف سے اسے سکون عطا کرے گا اور جس چیز کا خدا نے اپنی کتاب میں وعدہ کیا ہے، اس پر عمل کرے گا:''جو شخص اپنے رب کے مقام سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔(الرحمٰن:۴۶)۔''

آگاہ ہو جاؤ کہ جس شخص کے سامنے دنیا و آخرت کو پیش کیا جائے اور وہ دنیا کو آخرت کے بدلے میں اختیار کرے گا تو وہ شخص قیامت کے دن خدا سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اس کا نامہ اعمال ان نیکیوں سے خالی ہوگا جو اس کو آتش جہنم سے محفوظ رکھ سکیں اور جو شخص آخرت کو اختیار کرے اور دنیا کو ترک کردے تو خداوند متعال اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔جو شخص اپنی آنکھوں کو حرام میں مصروف رکھے گا تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی

آنکھوں کو جہنم کی آگ سے بھر دے گا مگر یہ کہ وہ توبہ کرے اور اس کام کو چھوڑ دے۔

آپؑ نے فرمایا: جو شخص کسی نامحرم عورت سے مصافحہ کرے تو وہ خدا کے غضب سے دو چار ہوگا۔ جو شخص کسی عورت سے حرام طریقہ سے ملے گا تو اس کو شیطان کے ہمراہ آگ کی زنجیر کے ساتھ باندھ کر دونوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کو خرید وفروخت میں دھوکہ دیتا ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے، وہ یہودیوں کے ساتھ محشور ہوگا کیونکہ وہی تمام مخلوق سے زیادہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے والے ہیں۔ آپؑ نے عاریۃً کسی کو برتن دینے سے انکار کرنے کو منع کیا اور فرمایا: جو شخص اپنے ہمسائے کو عاریۃً برتن دینے سے انکار کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلائی کو نہیں پا سکے گا، اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا اور جسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا اس کے لئے بہت برا ہوگا۔

آپؑ نے فرمایا: جو عورت اپنے شوہر کو اپنی زبان کے ذریعے اذیت دے گی تو خداوند متعال اس کا کوئی صدقہ و عدالت اور نیکی قبول نہیں کرے گا خواہ وہ دنوں کو روزہ رکھے اور راتوں کو عبادت کرے، غلاموں کو آزاد کرنے اور اپنے اچھے اچھے گھوڑے راہ خدا میں جہاد کرنے والے مجاہدین کو دینے والی ہی کیوں نہ ہو، اسے سب سے پہلے جہنم میں ڈالا جائے گا مگر یہ کہ وہ اپنے شوہر کو راضی کرلے اور مرد کے لئے بھی ایسے ہی ہے کہ جب وہ اپنی بیوی کے حق میں ظالم ہو۔

جان لو کہ جو شخص کسی مسلمان کے رخسار یا چہرے پر تمانچہ مارے گا تو خداوند متعال قیامت کے دن اس کی ہڈیوں کو پراگندہ کر دے گا، وہ طوق و زنجیر میں جکڑا ہوا ہوگا یہاں تک کہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا مگر یہ کہ وہ توبہ کرلے۔ جو شخص رات کو دل میں اپنے مسلمان بھائی کے دھوکہ دینے کے ارادہ سے سوتا ہے تو گویا وہ غضب خدا میں سویا ہے اور اگر وہ صبح کرے گا تو اسی حالت میں ہوگا مگر یہ کہ وہ توبہ کرلے اور آپؑ نے غیبت سے منع کیا ہے اور فرمایا: جو شخص کسی مسلمان بھائی کی غیبت کرے گا تو اس کا روزہ باطل ہے اور وضو ٹوٹ جائے گا، وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے منہ سے مردار کی طرح گندی بدبو آئے گی جس سے تمام اہل موقف کو اذیت ہوگی پس اگر وہ توبہ کرنے سے پہلے مرگیا تو خدا کے حرام کو حلال کرنے والا ہو کر مرا ہے (یعنی کافر ہو کر مرا ہے)۔ آپؑ نے فرمایا: جو شخص غصہ کو پی جاتا ہے حالانکہ وہ اس کو نکالنے کی طاقت رکھتا تھا لیکن بردباری سے کام لیتا ہے تو خدا اس کو ایک شہید کے برابر اجر عطا کرے گا۔

خان لو کہ جو شخص کسی محفل میں اپنے مسلمان بھائی کی غیبت سنے اور وہ اس کا دفاع کرے اور روکے تو خداوند متعال ایک ہزار باب دنیا و آخرت کی برائی کے اس سے دور کرے گا۔ پس اگر وہ محفل میں موجود ہو اور مسلمان

بھائی کی غیبت کو رد کر سکنے کے باوجود اس کا دفاع نہ کرے تو پھر اس پر غیبت کرنے والے سے ستر گنا زیادہ گناہ ہوگا۔

اور رسول اللہؐ نے امانت میں خیانت کرنے سے منع کیا ہے اور آپؐ نے فرمایا: جو شخص دنیا میں امانت میں خیانت کرے اور اس کو مالک کے سپرد نہ کرے اور مر جائے تو میری ملت پر نہیں مرا اور خدا کے ساتھ اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ خدا اس پر غضبناک ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: جو شخص کسی کے خلاف جھوٹی گواہی دے گا تو اس کو جہنم کے درک اسفل میں منافقین کے ساتھ زبان کے بل لٹکا دیا جائے گا۔ جو شخص جانتے ہوئے خیانت شدہ چیز کو خریدے تو وہ بھی اس خائن کے مثل ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کو اس چیز سے کہ جو اس کا حق ہو، دور رکھے اور اس کو نہ دے تو خداوند متعال اس پر رزق کی برکت کو حرام قرار دے گا مگر یہ کہ وہ توبہ کرلے۔

اور جان لو کہ جو شخص کسی برائی کو سنے اور اس کے راز کو فاش کردے تو وہ بھی اس شخص کی مانند ہوگا جس سے وہ برائی صادر ہوئی ہے۔ جو کسی ضرورت مند مسلمان بھائی کو قرض دینے پر قدرت رکھنے کے باوجود قرض نہ دے تو خداوند متعال جنت کی خوشبو بھی اس پر حرام کردے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! جو کسی بداخلاق عورت کی بداخلاقی پر خدا کی خاطر صبر کرے گا تو خداوند کریم اس کو آخرت میں شکر کرنے والوں کا اجر و ثواب عطا کرے گا۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ سختی سے پیش آئے اور اس کو اس چیز پر مجبور کرے جو اس کی طاقت و قدرت میں نہ ہو تو خداوند متعال اس کی کوئی نیکی قبول نہیں کرے گا اور وہ خدا سے اس حالت میں ملاقات کرے گی کہ خداوند اس پر غضبناک ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو کسی مسلمان بھائی کا احترام کرے تو گویا اس نے خدا کا احترام کیا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: کوئی مرد کسی قوم کی امامت نماز نہ کروائے سوائے ان کی اجازت کے۔ اور آپؐ نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کو امامت جماعت کرواتا ہو اور وہ قوم اس سے راضی ہو اور ان کے ساتھ میانہ روی اختیار کرے اور نماز کو اچھے رکوع، سجود، قرات، قیام اور قعود کے ساتھ ادا کرے تو اس شخص کا بھی اس قوم کے برابر ثواب ہوگا اور ان کے ثواب سے بھی کوئی کمی نہیں ہوگی اور آپؐ نے فرمایا: جو شخص اپنے رشتہ دار کی طرف خود جاتا ہے یا اپنے مال کے ذریعے صلہ رحمی کرتا ہے تو خدا اس کو شہداء کے برابر اجر عطا کرے گا، ہر قدم پر اس کو چالیس ہزار نیکیاں عطا کرے گا، چالیس ہزار گناہ معاف کرے گا، اس کے چالیس ہزار درجات بلند کرے گا، اس کی مثال یوں ہوگی گویا اس نے سو سال تک شب کی عبادت صبر اور نیک نیت کے ساتھ کی ہو۔ جو کسی اندھے شخص کی ضرورت کے وقت مدد کرتا ہے اور اس کی حاجت پوری کرنے کے لئے اس کے ساتھ رفت و آمد کرتا ہے کہ اس کا کام مکمل ہو جائے تو خدا اس کو نفاق و دوزخ سے نجات عطا کرے گا اور دنیا میں اس کی ستر حاجتیں پوری کرے گا اور متواتر

مرحمت خدا اس کو شامل رہے گی یہاں تک وہ واپس آ جائے۔ آپؑ نے فرمایا: جو شخص ایک دن رات بیمار رہے اور عیادت کرنے والوں کے سامنے خدا کی شکایت نہ کرے تو خداوند متعال قیامت کے دن سے اپنے دوست ابراہیم خلیل الرحمان کے ساتھ محشور کرے گا یہاں تک کہ وہ پل صراط سے چمکنے والی بجلی کی طرح گزر جائے گا اور جو شخص کسی بیمار کی حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کرے خواہ وہ حاجت پوری ہو یا نہ ہو، اس کے گناہ اس طرح معاف ہو جائیں گے جس طرح وہ ماں کے شکم سے آج ہی باہر نکلا ہو۔ پس ایک انصاری شخص نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؑ پر فدا ہوں! اگر وہ بیمار اس کے اہل بیت سے ہو تو کیا اس کا اجر اس سے زیادہ نہیں ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا: کیوں نہیں، اس کا اجر زیادہ ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص کسی مومن سے دنیا کی مصیبت کو دور کرے گا تو خداوند متعال اس سے بہتر (۷۲) آخرت کی اور بہتر (۷۲) دنیا کی مصیبتیں دور کرے گا، ان میں سے بہت سے آسان مصیبت موت کی سختی ہوگی۔

آپؑ نے فرمایا: جو کسی صاحب حق کے حق کو باطل کرے یعنی ضائع کرے جبکہ اس حق کو ادا کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہو تو ہر روز اس شخص پر ظالم کی طرف سے چونگی وصول کرنے والے کے برابر گناہ ہوں گے۔ جو شخص ظالم بادشاہ کے سامنے کسی کو تازیانے مارے تو خداوند متعال قیامت کے دن اس تازیانے کو آگ کا سانپ قرار دے گا، جس کی لمبائی ستر گز ہوگی اور جہنم میں اس کو اس شخص پر مسلط کرے گا جبکہ وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

جو شخص کسی پر احسان کرنے کے بعد اسے جتلائے تو خدا اس کے عمل کو ضائع کر دے گا، اس کے گناہ کو ثابت کرے گا اور اس کے شکر کی کوشش کو بھی قبول نہیں کرے گا۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جنت بخیل اور احسان جتلانے والے اور چغلخور پر حرام ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص کسی کو ایک درہم صدقہ دے تو ہر درہم کے بدلے احد پہاڑ کے برابر اس کو جنت سے عطا کیا جائے گا۔ جو شخص صدقہ لے کر محتاج تک پہنچائے تو اس کا اجر بھی صاحب صدقہ کے برابر ہوگا اور اس صاحب صدقہ کے اجر سے بھی کوئی چیز کم نہیں ہوگی۔ جو شخص کسی میت پر نماز ادا کرے تو اس پر ستر ہزار فرشتے نماز ادا کریں گے اور اس کی بخشش کے لئے دعا کریں گے، اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ پھر اس کو دفن کرے اور اس پر مٹی ڈالے تو ہر قدم پر اس کو ایک قیراط ثواب عطا کیا جائے گا اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

آگاہ ہو جاؤ جس شخص کی آنکھوں سے خوف خدا کی وجہ سے آنسو جاری ہو جائیں تو ہر آنسو کے بدلے اسے جنت میں دُر اور گوہر کے محلات سے ایک محل دیا جائے گا۔ ان محلات میں وہ کچھ ہوگا کہ جن کو آنکھوں نے کبھی دیکھا نہ ہوگا اور کانوں نے سنا نہ ہوگا اور نہ ہی انسان نے دل میں ان چیزوں کا کبھی تصور کیا ہوگا۔ جو شخص نماز با جماعت کی

خاطر مسجد کی طرف جاتا ہے تو اسے ہر قدم کے بدلے میں ستر ہزار نیکیاں دی جائیں گیں اور ستر ہزار اس کے درجات بلند ہوں گے، اگر وہ اسی حالت میں مرجائے تو خدا ستر ہزار فرشتے اس پر موکل کرے گا جو قبر میں اس کی عیادت کریں گے، تنہائی میں اس کے انیس ہوں گے اور اس کے لئے استغفار کریں گے یہاں تک کہ وہ قبر سے اٹھایا جائے گا تا کہ وہ محشر میں حاضر ہو۔ آگاہ ہو جاؤ! جو شخص خدا کی خوشنودی کے لئے اذان کہتا ہے تو خداوند متعال اس کو چالیس ہزار شہداء وصدقین کے برابر اجر عطا کرے گا اور میری امت کے چالیس ہزار گناہگار اس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے۔

آگاہ ہو جاؤ! جب موذن یہ کہتا ہے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ تو ستر (۷۰) ہزار فرشتے اس کے لئے طلب رحمت کرتے ہیں اور طلب بخشش کرتے ہیں، وہ قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہو گا یہاں تک کہ تمام مخلوق حساب سے فارغ ہو جائے گی اور جب وہ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ کہتا ہے تو چالیس ہزار فرشتے اس کا ثواب تحریر کرتے ہیں۔ جو شخص ہمیشہ صف اول میں نماز ادا کرتا ہے اور پہلی تکبیر کے ادا کرے سے پہلے نماز میں شریک ہوتا ہے اور کسی مسلمان کو بھی اذیت نہیں پہنچاتا تو خداوند متعال اس شخص کو تمام دنیا و آخرت کے موذنوں کے برابر اجر عطا کرے گا۔

آگاہ ہو جاؤ کہ جو کسی قوم کا رئیس و سردار بن جائے تو خداوند متعال س کو ہر دن کے عوض ایک ہزار سال جہنم کے کنارے پر کھڑا کرے گا اور اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہوں گے۔ اگر وہ حکم خدا کے مطابق عمل کرتا رہا ہو گا تو آزاد ہو جائے گا اور اگر خدا کی نافرمانی کرتا رہا ہو گا تو اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کسی گناہ کو بھی کم اور حقیر شمار نہ کرو اگرچہ وہ تمہاری نظروں میں صغیرہ گناہ ہی کیوں نہ ہو۔ کسی نیکی کو برا شمار نہ کرو اگرچہ وہ تمہاری نظروں میں بری ہی کیوں نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا: کوئی گناہ کبیرہ استغفار کے ساتھ کبیرہ نہیں اور کوئی صغیرہ اسرار کرنے کے ساتھ صغیرہ نہیں رہتا۔

شعیب بن واقد کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کے طویل ہونے کے بارے میں حسین بن زید سے پوچھا تو اس نے کہا: مجھے جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام نے بیان فرمایا کہ انہوں نے یہ طویل حدیث اس کتاب سے جمع کی ہے جس کو رسول خداؐ نے تحریر کروایا اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا تھا۔ [1]

---

[1] الامالی (للصدوق) ص ۳۲۲؛ مکارم الاخلاق ص ۴۲۴؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۲۵۶؛ بحار الانوار ج ۷۳، ص ۳۲۸

بیان:

قارعة الطريق أعلاه دخلتم الغائط كناية عن الحدث إذ الغائط المكان المنخفض من الأرض كانوا يقصدون للحدث مكانا منخفضا يغيب فيه أشخاصهم و الرنة الصوت و الصياح من صور صورة كأن المراد بها الحيوانية خاصة بقرينة نفخ الروح وهي بعمومها تشمل ذات الظل وغيرها أن يدخل الرجل في سوم أخيه يعني يدخل بين المتبايعين إذا تقارب انعقاد البيع بينهما و يخرج السلعة من يد المشتري بزيادة على ما استسعر الأمر عليه و الغمر بالتحريك زنخ اللحم وزهومتها و العراف المنجم و الذي يدعي علم الغيب و الكوبة بالضم فسرت في اللغة تارة بالنرد و الشطرنج و أخرى بالطبل و أخرى بالبربط و العرطبة فسرت تارة بالطنبور و أخرى بالعود و البلاقع جمع بلقعة وهي الأرض القفر التي لا شيء بها يريد أن الحالف بها يفتقر و يذهب ما في بيته من الرزق و قيل هو أن يفرق الله شمله و يغير عليه ما به من نعمة و اليمين الصبر التي لازمة لصاحبها من جهة الحكم ألزم بها وحبس عليها و الصبر الإذابة و الموكل من الإيكال يقال آكلته إيكالا أي أطعمته بيع و سلف يأتي تفسير هذه المبايعات في كتاب المعايش إن شاء الله و الرحبة بالتحريك الساحة وعلى نسخة المثناة من تحت جمع الرحى فمن شاء بر و من شاء فجر يعني سواء صدق في يمينه أو كذب و عند استوائها أي بلوغها وسط السماء عن الهجران يعني على انحراف بينهما و الحفف بالمهملة الضيق و قلة المعيشة و الحفوف الاعتناء بالشيء و مدحه تحفف أي أظهر الضيق و القلة أو تكلف المدح و تضعضع خضع و ذل ولي جائرا من التولية ثم نسيه لعل المراد بالنسيان ترك العمل به و عدم المبالاة برعايته كما في قوله عز و جل كَذٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى و أما ما يأتي في أواخر كتاب الصلاة أنه لا حرج عليه فالمراد به معناه المعروف و آثر عليه حب الدنيا يعني خالف مضمونه لحب الدنيا و زينتها قال تعالى وَ اشْتَرَوْا بِهِ ثَمَناً قَلِيلًا فَبِئْسَ ما يَشْتَرُونَ و لم يحتسب أي لم يتوقع أجره من الله و الماعون كل منفعة قيل أصله المعونة و الألف عوض عن الهاء و الصرف التوبة و قيل النافلة و العدل الفدية و قيل الفريضة فاقتصد بهم في حضوره أي جعل لحضوره للصلاة وقتا معتدلا لا يعجل تارة جدا و يبطئ أخرى و زاد في عرض المجالس بعد قوله و لا ينقص من أجورهم شيء ألا و من أم قوما بأمرهم ثم لم يتم بهم الصلاة و لم يحسن في خشوعه و ركوعه و سجوده و قراءته ردت عليه صلاته و لم يتجاوز ترقوته و كانت منزلته كمنزلة إمام جائر معتد لم يصلح إلى رعيته و لم يقم فيهم بحق و لا قام فيهم بأمر و البخص بالمعجمة ثم المهملة وجع في المعاء [1] و المطل التسويف يريد بذلك وجه الله تفسير للاحتساب و العرافة أن يقوم بأمور القبيلة أو الجماعة من الناس يلي أمورهم و يتعرف الأمير منه أحوالهم و في الحديث العرافة حق و العرفاء في النار حق أي فيها مصلحة للناس و رفق في أمورهم و أحوالهم و العرفاء في النار تحذير من التعرض للرئاسة لما في ذلك من الفتنة و أنه إذا لم يقم بحقه أثم فاستحق العقوبة كذا في النهاية الأثيرية

"قارعة الطريق" اوپر والے طریقے سے، "دخلتم الغائط" یہ حدث کا کنایہ ہے، یعنی رفع حاجت کا مقام جو زمین کی نشیبی جگہ ہے وہ رفع حاجت کے لیئے ایک ایسے مکان کا قصد کرتے تھے جو نشیب میں ہوتا تھا جس میں وہ چھپ جاتے تھے۔ "الرنة" اس سے مراد آواز اور چیخنا ہے۔ "من صور صورة" گویا حیوانیت سے مراد روح پھونکنے کے قیاس کے ساتھ مخصوص ہے اور عام طور پر اس میں وہی سایہ اور دیگر شامل ہیں۔ "أن يدخل الرجل في سوم

أخیبہ۔اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں بیچنے والوں کے درمیان اس صورت میں داخل ہوجاتا ہے جب ان کے درمیان فروخت کا معاہدہ قریب ہواور اس چیز کو خریدار کے ہاتھ سے اس چیز سے زیادہ لے جائے جس کی قیمت اس کے لیے رکھی گئی تھی۔''الغمر''گوشت اور اس کی چکنائی کو ہلانا۔''العراف''نجومی اوروہ جو علمِ غیب کا دعویٰ کرتا ہو۔''الکوبہ ضمہ کے ساتھ،لغت میں اس کی تفسیر کبھی نرد اور شطرنج سے کی،کبھی ڈھول سے،اور کبھی بینڈ اور طنبور سے،کبھی دف سے اور کبھی عود سے کی گئی۔''البلاقع''یہ جمع ہے بلقعہ کی اور اس سے مراد بنجر زمین ہے جس میں کچھ بھی نہ ہو،وہ چاہتا ہے کہ اس کی قسم کھانے والا غریب ہواور اس کے گھر کا رزق ختم ہوجائے۔کہا گیا ہے کہ یہ خدا کے لیے ہے کہ وہ اپنے معاملہ کو الگ کرے اور اپنی نعمت کو بدل دے۔''الیمین الصبر''یعنی جو اس کے مالک کے لیے حکم کے اعتبار سے ضروری ہے، وہ اس کا پابند تھا اور اسی پر قید کیا گیا تھا۔''الصھر''اس سے مراد تحلیل ہے۔''الموکل''کھلانے والا،اس کا مصدر ایکال ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے: آکلتہ ایکالا یعنی میں اس کو کھلایا۔''بیع وسلف''اس کی تفسر انشآء اللہ''کتاب المعائش''میں آئے گی۔''الرحبۃ''اگر تحریک کے ساتھ ہوتو اس سے مراد کشادہ میدان ہے،''فمن شاء برومن شاء فجر''یعنی برابر ہے کہ وہ اپنی قسم میں سچا ہو یا جھوٹا۔''عند استوائھا''یعنی اس کا وسط آسمان میں پہنچنا۔''عن الھجران''یعنی ان دونوں کے درمیان انحراف۔''الحفف''مھملہ کے ساتھ،اس سے مراد تنگی اور معیشت کی کمی ہے اور کسی چیز کا خیال رکھنا اور اس کی تعریف کرنا خراج تحسین ہے،یعنی تنگی اور کمی کا اظہار کرنا یا مہنگی تعریف کرنا۔''تضعضع''اس سے مراد مطیع اور ذلیل ہے۔''ولی جاراً''یہ تولیۃ سے ہے۔''ثم نسیہ''شاید نسیان یعنی بھولنے سے مراد یہ ہے کہ جس سے عمل چھوٹ جائے اور اس کی دیکھ بھال سے لاتعلقی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ہے: كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ایسا ہی ہے! ہماری نشانیاں تیرے پاس آئی تھیں تو نے انہیں بھلا دیا تھا اور آج تو بھی اسی طرح بھلایا جارہا ہے۔(سورہ طہ:۱۲۶) بہر حال!وہ کہ جو''کتاب الصلاۃ''کے آخر میں آئے گا اس کے کے بارے میں کوئی حرج نہیں اور اس سے مراد اس کا معنیٰ مشہور ومعروف ہے۔''آثر علیہ حب الدنیا''یعنی اس کو مضمون دنیا کی محبت اور اس کے زینت کے مخالف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ

اور تھوڑی قیمت پر اسے بیچ ڈالا،پس ان کا یہ بیچنا کتنا برا معاملہ ہے۔(سورہ آل عمران:۱۸۷)

''لم یحتسب''یعنی اس کے اجر کی اللہ تعالیٰ توقع نہیں ہے۔

''الماعون''ہر طرح کا منافع،

اس کی اصل''المعونۃ''ہے،الف جو ہے وہ ہاء کے عوض آیا ہے اور تو بہ کی طرف پھیرا گیا اور نافلہ بھی کہا گیا ہے۔

''العدل''اس سے مراد فدیہ ہے اور اس سے فریضہ بھی مراد لیا گیا ہے۔

''فاقتصد بھم فی حضورہ''یعنی اس نے نماز میں حاضری کے لیے معتدل وقت مقرر کیا،بعض اوقات جلدی نہ کی اور بعض

میں سستی کی اور اس کے کہنے کے بعد اجتماعات کی وسعت بڑھادی اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی۔
آگاہ رہنا چاہیئے کہ جو کسی قوم کو ان کے حکم سے امامت کرے پھر ان کے ساتھ نماز پوری نہ کرے، اور عاجزی، رکوع، سجدہ اور تلاوت میں بہتری نہ لائے، اس کی نماز اس کی طرف لوٹائی جائے گی اور وہ اس سے آگے نہیں بڑھے گا۔
اس کا گریبان اور اس کی حیثیت اس ظالم امام کی سی ہوگی جس نے اپنی رعایا کی اصلاح نہیں کی، ان کے درمیان کسی حق کو برقرار نہیں رکھا اور ان کے درمیان کسی حکم کو برقرار نہیں رکھا۔
''المغص'' معجمہ اور مھملہ کے ساتھ، اس سے مراد آنت میں درد ہونا ہے۔
''المطل'' اس سے مراد تاخیر ہونا ہے۔
''یرید بذلک وجہ اللہ'' یہ احتساب کی تفسیر ہے۔
''العرافة'' اس سے مراد قبیلہ یا گروہ کے امور کو انجام دینا ہے جو ان کے معاملات کی پیروی کرتے ہیں اور حاکم جو ان کے حالات سیکھتا ہے
ایک حدیث میں آیا ہے:
العرافة حق والعرفاء في النار حق
عرافہ حق ہے اور عرفاء کا جہنم میں ہونا حق ہے یعنی اس میں لوگوں کے لیے مصلحت اور ان کے معاملات اور حالات میں مہربانی ہے اور عرفاء کا جہنم میں ہونا تعرض سے تحذیر ہے اگر اس نے انصاف نہیں کیا تو وہ سزا کا مستحق ہے جیسا کہ نھایہ اثیریہ میں مرقوم ہے۔

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق نے یہاں مکمل طرق درج نہیں کیا لیکن ان کی توثیق اور حجیت کا حکم بہر حال اسے اعتبار سے خارج نہیں کرتا اور اس کی مکمل سند امالی میں درج ہے مگر اس میں مجاہیل موجود ہیں۔ نیز یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس حدیث کے کلمات مختلف صحیح یا از قسم صحیح احادیث میں موجود ہیں اور اکثر کلمات میں نے اپنی کتاب ''توضیح مسائل المومنین بزبان چہاردہ معصومینؑ'' میں معتبر احادیث سے مختلف مقامات پر نقل کیے ہیں۔ (واللہ اعلم)

9/3599 الفقیہ، ۵۵۶/۳/ ۴۹۱۴ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ اَلْبَصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِمْ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : إِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى كَرِهَ لَكُمْ أَيَّتُهَا اَلْأُمَّةُ أَرْبَعاً وَ عِشْرِينَ خَصْلَةً وَ نَهَاكُمْ عَنْهَا كَرِهَ لَكُمُ اَلْعَبَثَ فِي اَلصَّلاَةِ وَ كَرِهَ اَلْمَنَّ فِي اَلصَّدَقَةِ وَ كَرِهَ اَلضَّحِكَ بَيْنَ اَلْقُبُورِ وَ كَرِهَ اَلتَّطَلُّعَ فِي اَلدُّورِ وَ كَرِهَ

اَلنَّظَرَ إِلَى فُرُوجِ اَلنِّسَاءِ وَ قَالَ يُورِثُ اَلْعَمَى وَ كَرِهَ اَلْكَلاَمَ عِنْدَ اَلْجِمَاعِ وَ قَالَ يُورِثُ اَلْخَرَسَ وَ كَرِهَ اَلنَّوْمَ قَبْلَ اَلْعِشَاءِ اَلْآخِرَةِ وَ كَرِهَ اَلْحَدِيثَ بَعْدَ اَلْعِشَاءِ اَلْآخِرَةِ وَ كَرِهَ اَلْغُسْلَ تَحْتَ اَلسَّمَاءِ بِغَيْرِ مِئْزَرٍ وَ كَرِهَ اَلْمُجَامَعَةَ تَحْتَ اَلسَّمَاءِ وَ كَرِهَ دُخُولَ اَلْأَنْهَارِ بِلاَ مِئْزَرٍ وَ قَالَ فِي اَلْأَنْهَارِ عُمَّارٌ وَ سُكَّانٌ مِنَ اَلْمَلاَئِكَةِ وَ كَرِهَ دُخُولَ اَلْحَمَّامَاتِ إِلاَّ بِمِئْزَرٍ وَ كَرِهَ اَلْكَلاَمَ بَيْنَ اَلْأَذَانِ وَ اَلْإِقَامَةِ فِي صَلاَةِ اَلْغَدَاةِ حَتَّى تُقْضَى اَلصَّلاَةُ وَ كَرِهَ رُكُوبَ اَلْبَحْرِ فِي هَيَجَانِهِ وَ كَرِهَ اَلنَّوْمَ فَوْقَ سَطْحٍ لَيْسَ بِمُحَجَّرٍ وَ قَالَ مَنْ نَامَ عَلَى سَطْحٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ بَرِئَتْ مِنْهُ اَلذِّمَّةُ وَ كَرِهَ أَنْ يَنَامَ اَلرَّجُلُ فِي بَيْتٍ وَحْدَهُ وَ كَرِهَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَغْشَى اِمْرَأَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ فَإِنْ غَشِيَهَا فَخَرَجَ اَلْوَلَدُ مَجْذُوماً أَوْ أَبْرَصَ فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ وَ كَرِهَ أَنْ يَغْشَى اَلرَّجُلُ اَلْمَرْأَةَ وَ قَدِ اِحْتَلَمَ حَتَّى يَغْتَسِلَ مِنِ اِحْتِلاَمِهِ اَلَّذِي رَأَى فَإِنْ فَعَلَ وَ خَرَجَ اَلْوَلَدُ مَجْنُوناً فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ وَ كَرِهَ أَنْ يُكَلِّمَ اَلرَّجُلُ مَجْذُوماً إِلاَّ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ قَدْرُ ذِرَاعٍ وَ قَالَ فِرَّ مِنَ اَلْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنَ اَلْأَسَدِ وَ كَرِهَ اَلْبَوْلَ عَلَى شَطِّ نَهَرٍ جَارٍ وَ كَرِهَ أَنْ يُحْدِثَ اَلرَّجُلُ تَحْتَ شَجَرَةٍ مُثْمِرَةٍ قَدْ أَيْنَعَتْ أَوْ نَخْلَةٍ قَدْ أَيْنَعَتْ يَعْنِي أَثْمَرَتْ وَ كَرِهَ أَنْ يَتَنَعَّلَ اَلرَّجُلُ وَ هُوَ قَائِمٌ وَ كَرِهَ أَنْ يَدْخُلَ اَلرَّجُلُ اَلْبَيْتَ اَلْمُظْلِمَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ سِرَاجٌ أَوْ نَارٌ وَ كَرِهَ اَلنَّفْخَ فِي اَلصَّلاَةِ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے امت! اللہ تعالیٰ نے تم پر چوبیس باتیں مکروہ کی ہیں اوران سے منع فرمایا ہے: اس نے تمہارے لیے نماز میں فعل عبث رنا مکروہ فرمایا، اس نے صدقہ دینے میں احسان جتانا مکروہ فرمایا، اس نے قبروں کے درمیان ہنسنا مکروہ فرمایا، اس نے لوگوں کے گھروں میں جھانکنا مکروہ فرمایا، اس نے عورتوں کی شرمگاہ کو دیکھنا مکروہ فرمایا اور آپؐ نے فرمایا: یہ اندھاپن پیدا کرتا ہے، اس نے عورت سے جماع کرتے وقت بات کرنا مکروہ فرمایا کہ یہ گونگاپن پیدا کرتا ہے، اس نے عشاء سے پہلے سونا مکروہ فرمایا، اس نے عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ فرمایا، اس نے بغیر ازار پہنے زیر آسمان نہانا مکروہ فرمایا، اس نے زیر آسمان مجامعت کرنا مکروہ فرمایا، اس نے بغیر ازار پہنے دریا میں اترنا مکروہ فرمایا اور آپؐ نے فرمایا: دریا میں ملائکہ آباد اور سکونت پذیر ہیں، اس نے حمام میں جانا مکروہ فرمایا مگر یہ کہ ازار پہنی ہو، اس نے صبح کی نماز میں اذان و اقامت کے درمیان کلام کرنا مکروہ فرمایا یہاں تک کہ نماز تمام ہو جائے، اس نے سمندر کے طوفان میں کشتی پر سوار ہونا مکروہ فرمایا، اس نے ایسی چھت پر سونا مکروہ فرمایا جو پختہ اور پتھر کی بنی ہوئی نہ ہو پس (فرمایا کہ) میں اس کی ذمہ

داری سے بری ہوں، اس نے کسی شخص کا اکیلے مکان میں سونا مکروہ فرمایا، اس نے کسی مرد کا اپنی عورت سے (ایسی حالت میں) جماع کرنا مکروہ فرمایا جبکہ وہ حائض ہو اس لیے کہ اگر اس حالت میں مجامعت کی اور لڑکا مجذوم یا مبروص پیدا ہو تو اپنے سوا کسی اور کو ملامت نہ کرے، اس نے اس امر کو مکروہ فرمایا کہ اگر کوئی شخص خواب دیکھے اور احتلام ہو جائے اور غسل سے پہلے اس احتلام کی حالت میں اپنی عورت سے مجامعت کر لے۔ پس اگر اس نے ایسا کیا اور لڑکا مجنون پیدا ہوا تو اپنے نفس کے سوا کسی اور کو ملامت نہ کرے، اس نے مکروہ فرمایا کہ کوئی شخص کسی جذامی سے بات کرے مگر یہ کہ ان کے درمیان کئی ہاتھ کا فاصلہ ہو۔ اور آپؐ نے فرمایا: تم جذامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو، اس نے بہتے ہوئے دریا کے کنارے پیشاب کرنے کو مکروہ فرمایا، اس نے اس پھلدار درخت کے نیچے پاخانہ و پیشاب کرنے کو مکروہ فرمایا جس میں پھل اگے ہوئے ہوں یا کھجور کے درخت کے نیچے جن میں پھل آ گئے ہوں، اس نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے کو مکروہ فرمایا، اس نے اندھیرے گھر میں داخل ہونے کو مکروہ فرمایا مگر یہ کہ اس کے آگے آگے چراغ یا آگ ہو اور اس نے نماز میں جائے سجدہ کو پھونکنے کو مکروہ فرمایا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند قوی کالصحیح ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند عبداللہ کی وجہ سے مجہول ہے مگر شیخ صدوق کی توثیق اور حجیت کی موجودگی میں یہ مضر نہیں ہے چنانچہ حدیث کو اعتبار سے خارج کرنا اشکال رکھتا ہے۔ نیز حدیث کے الفاظ دیگر صحیح احادیث میں بھی موجود ہیں۔ (واللہ اعلم)

10/3600 الفقیہ، ۴/۳۹۷/۵۸۴۷ عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ اَلْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْبَاقِرِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَوْحَى اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنِّي شَكَرْتُ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَرْبَعَ خِصَالٍ فَدَعَاهُ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَوْ لاَ أَنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَخْبَرَكَ مَا أَخْبَرْتُكَ مَا شَرِبْتُ خَمْراً قَطُّ لِأَنِّي عَلِمْتُ أَنِّي إِنْ شَرِبْتُهَا زَالَ عَقْلِي وَ مَا كَذَبْتُ قَطُّ لِأَنَّ اَلْكَذِبَ يَنْقُصُ اَلْمُرُوءَةَ وَ مَا زَنَيْتُ قَطُّ لِأَنِّي خِفْتُ أَنِّي إِذَا عَمِلْتُ عُمِلَ بِي وَ مَا عَبَدْتُ صَنَماً قَطُّ لِأَنِّي عَلِمْتُ أَنَّهُ لاَ يَضُرُّ وَ لاَ يَنْفَعُ قَالَ فَضَرَبَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَدَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَ قَالَ حَقٌّ عَلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَجْعَلَ لَكَ جَنَاحَيْنِ تَطِيرُ بِهِمَا مَعَ اَلْمَلاَئِكَةِ فِي

---

[1] الخصال ج۲، ص ۵۲۰؛ الامالی (للصدوق) ص ۳۰۱؛ مکارم الاخلاق ص ۴۳۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۴۴؛ بحار الانوار ج ۷۳، ص ۳۳۷

[2] روضۃ المتقین ج ۹، ص ۲۴۲

اَلْجَنَّةِ۔

جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی کی کہ میں جعفر بن ابو طالبؑ کا چار باتوں کے لیے ممنون ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بلا کر یہ بات بتائی تو جعفر بن ابو طالبؑ نے عرض کیا: اگر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ بتایا ہوتا تو میں کبھی اس کو نہیں بتاتا۔ میں نے کبھی شراب نہیں پی اس لیے کہ میں جانتا تھا کہ اگر میں اس کو پیوں گا تو میری عقل زائل ہو جائے گی اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اس لیے کہ جھوٹ سے مروت میں نقص آجاتا ہے اور میں نے کبھی زنا نہیں کیا اس لیے کہ میں اس سے ڈرتا تھا کہ اگر میں نے ایسا کیا تو میرے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے گا اور میں نے کبھی بت پرستی نہیں کی اس لیے کہ میں جانتا تھا کہ یہ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع پہنچا سکتا ہے۔

پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کاندھے کو تھپ تھپایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ تمہیں دو بازو عطا کرے جس کے ذریعہ تم ملائکہ کے ساتھ جنت میں پرواز کرو۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند قوی کالصحیح ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ عمرو بن شمر تفسیر قمی اور کامل الزیارات دونوں کا راوی ہے اور مزید تفصیل پہلے کئی مرتبہ گزر چکی ہے اور جابر جعفی ثقہ جلیل ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

11/3601 الکافی ۱/۷/۴۳۲/۶ الأربعة عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَنْهَاكُمْ عَنِ اَلزَّفْنِ وَ اَلْمِزْمَارِ وَ عَنِ اَلْكُوبَاتِ وَ اَلْكَبَرَاتِ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں زفن (ناچنے) مزمار (بانسری یا ساز یا باجا بجانے) سے اور کوبات (ڈگڈگی بجانے) اور کبرات (ڈھول بجانے) سے منع کرتا ہوں۔ [۳]

بیان:

الزفن اللعب و الرقص و الزمر التغني في القصب و الكوبة مر تفسيرها و الكبر محركة الطبل

''الزفن'' لہو ولعب اور ناچنا۔

''الزمر'' سرکنڈوں میں گانا۔

''الکوبۃ'' اس کی تفسیر گزر چکی ہے۔

---

[۱] علل الشرائع ج ۲، ص ۵۵۸؛ الامالی (للصدوق) ص ۴۷؛ روضۃ الواعظین ج ۲، ص ۲۶۹؛ بحار الانوار ج ۲۲، ص ۲۷۲

[۲] روضۃ المتقین ج ۱۳، ص ۱۰۴

[۳] الوافی ج ۱۷، ص ۲۱۰ ح ۱۳۶۱۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۷، ص ۳۱۳؛ الفصول المہمہ ج ۲، ص ۲۴۱

''الکبر'' ڈھول بجانا

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [1] یا پھر قوی ہے۔ [2] یا پھر موثق ہے۔ [3] اور میرے نزدیک بھی سند موثق ہے اور مشہور سند ہے جس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

12/3602 التہذیب،۲/۲۴۰/۲۱/۱ ابن محبوب عن الکوفی عن النوفلی عن السکونی عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ مِنَ اَلْخَنَا لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ صَلاَةٌ فِي ذَلِكَ اَلْيَوْمِ وَ مَنْ تَمَثَّلَ بِاللَّيْلِ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ صَلاَةٌ تِلْكَ اَللَّيْلَةَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دن میں فحش شعر کا ایک بیت پڑھے اس کی اس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور جو رات کے وقت پڑھے اس کی اس رات کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ [4]

بیان:

التمثل إنشاد الشعر و الخناء الفحش و قد ورد أخبار أخر في تشديد الأمر في خصوص بعض هذه الذنوب كالقتل و الزنا و اللواط و السحق و اليمين الكاذبة و أكل الربا و أكل مال اليتيم ظلما و شرب الخمر و الغناء و القمار و غير ذلك نوردها إن شاء الله في مواضع أنسب بها كأبواب الحدود و وجوه المكاسب و المشارب فإن هذا الباب إنما هو محل ذكر الجمل دون التفاصيل

''التمثل'' شعر پڑھنا ''الخناء'' فحش گفتگو بیشک دیگر احادیث شدید امر کے بارے میں وارد ہوئی ہیں جن سے مراد یہ گناہ ہیں جیسے قتل، زنا، لواطہ، زنا بالجبر، کچلنا، جھوٹی قسمیں کھانا، سود کھانا، یتیم کا مال ناحق کھانا، شراب پینا، گانا بجانا، جوا وغیرہ۔ان اخبار کو ہم انشآءاللہ مناسب مقام پر بیان کریں گے مثلاً ''ابواب الحدود وجوہ المکاسب والمشارب'' میں۔ اس باب میں تو ہم نے تفصیلات کو چھوڑ کر اختصار سے کام لیا ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [5] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ نوفلی اور سکونی دونوں ثقہ ہیں۔ [6]

---

[1] مراۃ العقول ج۲۲،ص۳۰۲

[2] ریاض المسائل ج۱۵،ص۲۶۴

[3] البحوث الہامہ ج۷،ص۲۴۳

[4] وسائل الشیعہ ج۷،ص۴۰۳؛ مستدرک الوسائل ج۶،ص۱۰۰؛ الجعفریات (الاشعثیات) ص۱۵۸

[5] ملاذ الاخیار ج۴،ص۲۷۴

[6] المفید من معجم رجال الحدیث ص۱۸۳و۶۳۳

البتہ سکونی غیر امامی مشہور ہے۔(واللہ اعلم)

۱۸۹۔باب مالا یؤاخذ علیه

باب: جس کا مواخذہ نہیں ہوگا

1/3603 الکافی،۲/۴۶۲/۱/۲ الاثنان عَنْ أَبِي دَاوُدَ اَلْمُسْتَرِقِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي أَرْبَعُ خِصَالٍ خَطَأُهَا وَ نِسْيَانُهَا وَ مَا أُكْرِهُوا عَلَيْهِ وَ مَا لَمْ يُطِيقُوا وَ ذَلِكَ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ (رَبَّنٰا لاٰ تُؤٰاخِذْنٰا إِنْ نَسِينٰا أَوْ أَخْطَأْنٰا رَبَّنٰا وَ لاٰ تَحْمِلْ عَلَيْنٰا إِصْراً كَمٰا حَمَلْتَهُ عَلَى اَلَّذِينَ مِنْ قَبْلِنٰا رَبَّنٰا وَ لاٰ تُحَمِّلْنٰا مٰا لاٰ طٰاقَةَ لَنٰا بِهِ) وَ قَوْلُهُ (إِلاّٰ مَنْ أُكْرِهَ وَ قَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمٰانِ) .

عمرو بن مروان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: رسول اللہ کا ارشاد گرامی ہے کہ میری امت سے چار خصال اٹھا لیے گئے ہیں: اس کا غلطی سے کام کرنا، اس کا بھول جانا، اس کا (زبردستی کے ذریعے) کسی کام پر مجبور ہونا اور اس کا کسی عمل پر قدرت نہ رکھنا۔ چنانچہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: ”اے رب ہمارے! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہمیں نہ پکڑ، اے رب ہمارے! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر رکھا تھا، اے رب ہمارے! اور ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کی ہمیں طاقت نہیں۔(البقرہ:۲۸۶)۔“

نیز اس کا قول ہے: ”مگر وہ جو مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔(النحل:۱۰۶)۔“[۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔[۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ معلی بن محمد تفسیر قمی اور کامل

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۶۹؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۱،ص۵۷۰؛ تفسیر نور الثقلین ج۱،ص۳۰۵ و ج۳،ص۸۹؛ تفسیر کنز الدقائق ج۲،ص۵۷۷ و ج۷،ص۲۷۸

[۲] مراۃ العقول ج۱۱،ص۳۹۰

الزیارات کاراوی اور ثقہ ہے۔ [۱] ۔(واللہ اعلم)

2/3604 الکافی ۲/۴۶۳/۲/۱ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ اَلنَّهْدِيِّ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : وُضِعَ عَنْ أُمَّتِي تِسْعُ خِصَالٍ اَلْخَطَأُ وَ اَلنِّسْيَانِ وَ مَا لاَ يَعْلَمُونَ وَ مَا لاَ يُطِيقُونَ وَ مَا اُضْطُرُّوا إِلَيْهِ وَ مَا اُسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ وَ اَلطِّيَرَةُ وَ اَلْوَسْوَسَةُ فِي اَلتَّفَكُّرِ فِي اَلْخَلْقِ وَ اَلْحَسَدُ مَا لَمْ يُظْهِرْ بِلِسَانٍ أَوْ يَدٍ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت سے نو خصلتوں کو اٹھالیا گیا ہے: غلطی ہونا، بھول جانا، وہ چیزیں جن کا انہیں علم نہیں، وہ چیزیں جو وہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، جن چیزوں کی طرف مضطر ہیں، وہ چیزیں جن کے کرنے پر وہ مجبور ہیں، بدشگونی، مخلوقات کے بارے تفکر میں وسوسہ، حسد کرنا جب تک کہ اس کا اظہار زبان یا ہاتھ سے نہ ہو۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [۳] اور شیخ صدوق نے بفرق الفاظ اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے جس کی سند صحیح ہے۔ [۴]

3/3605 الفقیہ ۱/۵۹/۱۳۲ قَالَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : وُضِعَ عَنْ أُمَّتِي تِسْعَةُ أَشْيَاءَ اَلسَّهْوُ وَ اَلْخَطَأُ وَ اَلنِّسْيَانُ وَ مَا أُكْرِهُوا عَلَيْهِ وَ مَا لاَ يَعْلَمُونَ وَ مَا لاَ يُطِيقُونَ وَ اَلطِّيَرَةُ وَ اَلْحَسَدُ وَ اَلتَّفَكُّرُ فِي اَلْوَسْوَسَةِ فِي اَلْخَلْقِ مَا لَمْ يَنْطِقِ اَلْإِنْسَانُ بِشَفَةٍ.

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت سے نو چیزوں کو اٹھالیا گیا ہے: سہو، خطا، نسیان، وہ چیزیں جو اس سے زبردستی کرائی گئی ہوں، وہ چیز جس سے وہ ناواقف ہو، وہ چیز جو اس کی طاقت میں نہ ہو، شگون بد، حسد، وسوسہ

---

[۱] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۶۱۳

[۲] تفسیر الصافی ج۱، ص ۳۰۹؛ وسائل الشیعہ ج۱۵، ص ۳۷۰؛ التوحید ص ۳۵۳؛ الخصال ج۲، ص ۴۱۷؛ تحف العقول ص ۵۰؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۴، ص ۲۹؛ بحار الانوار ج۲، ص ۲۸۰ و ج۵، ص ۳۰۳ و ج ۲۲، ص ۴۴۳ و ج ۵۵، ص ۳۲۵ و ج ۷۴، ص ۱۵۳؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص ۳۰۲ و ج۵، ص ۲۴۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج۲، ص ۴۷۳ و ج ۱۴، ص ۵۵۰؛ مستدرک الوسائل ج۶، ص ۴۲۳

[۳] مرآۃ العقول ج۱۱، ص ۳۹۳

[۴] رسالہ القلم طلاب البحرین ج۲۹، ص ۱۴؛ اصول الاستنباط حیدری ص ۲۱۱؛ شرح تحریر الاصول نراقی ج۴، ص ۱۶۹؛ فرائد الاصول انصاری ج۲، ص ۲۸؛ ارشاد العقول سبحانی ج۲، ص ۴۴۲؛ غایۃ الاصول حسینی فیروز آبادی ج۴، ص ۳۳؛ المباحث فی علم الاصول قدیری ج۲، ص ۶۴؛ الاصول الشیعہ لاستنباط احکام الشریعہ یوسفی گنابادی ج۴، ص ۳۷۳؛ مفاتیح الشرائع ج۲، ص ۲۷؛ ہدایۃ العقول موسوی حامی ج۵، ص ۸۸؛ قامع الفضول عراقی ص ۳۴۵؛ عمدۃ الاصول خرازی ج۳، ص ۲۴۲؛ تنقیح طباطبائی حکیم ج۳، ص ۲۴؛ منتہی الاصول بجنوردی ج۲، ص ۲۳۵؛ تحکیم المبانی فی اصول الفقہ علاء الہدی ج۲، ص ۳۰۱

میں مبتلا ہو کر مخلوق کے بارے تفکر جب تک کہ منہ سے نہ بولے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق نے یہاں سند ذکر نہیں کی لیکن انہوں نے الخصال وغیرہ میں اسے مکمل سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور وہ سند صحیح ہے۔ [۲] اور اس کے مزید حوالہ جات گزشتہ تحقیق کے تحت دیکھیے۔ (واللہ اعلم)

4/3606 الکافی،۸/۲۵۴/۳۶۰ الثلاثة عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَهُ وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ يَجِيءُ مِنْهُ اَلشَّيْءُ عَلَى حَدِّ اَلْغَضَبِ يُؤَاخِذُهُ اَللَّهُ بِهِ فَقَالَ اَللَّهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَسْتَغْلِقَ عَبْدَهُ.

ترجمہ: علی بن عطیہ سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک آدمی نے آپؑ سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا کہ جس سے انتہائی غضب کی حالت میں کوئی چیز (کلمہ) نکل جائے تو کیا اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ کرے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ اس سے زیادہ صاحب اکرام ہے کہ اپنے بندے پر دروازہ بند کردے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ [۴] یا معتبر ہے۔ [۵] یا پھر صحیح ہے۔ [۶] اور میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3607 الکافی،۸/۲۵۴/۳۶۰ وَفِي نُسْخَةِ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلْأَوَّلِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يستعلن (يَسْتَقْلِقَ) عَبْدَهُ.

ترجمہ: اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ایک نسخہ میں ہے: (اللہ اس سے بلند ہے کہ) وہ اپنے بندے پر جبر کرے۔ [۷]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند الگ سے درج نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ گزشتہ حدیث کچھ کتب میں امام موسیٰ کاظمؑ سے بھی مروی ہے جس میں آخری لفظ کا فرق ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] وسائل الشیعہ ج ۷، ص ۲۹۳ و ج ۸، ص ۲۴۹؛ الفصول المہمہ ج ۱، ص ۲۷۳

[۲] لوامع صاحبقرانی ج ۱، ص ۴۸۳

[۳] بحار الانوار ج ۵، ص ۳۰۶؛ وسائل الشیعہ ج ۲۸، ص ۲۱۸

[۴] مرآۃ العقول ج ۲۶، ص ۲۳۶

[۵] مہذب الاحکام ج ۲۸، ص ۱۳۹

[۶] تفصیل الشریعہ (الحدود) ص ۷۰۵

[۷] وسائل الشیعہ ج ۲۸، ص ۲۱۸؛ بحار الانوار ج ۵، ص ۳۰۶

6/3608 الکافی، ۱/۱/۴۶۱/۲ محمد عن ابن عیسی عن السراد عن جمیل بن صالح عن الحذاء عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ نَاساً أَتَوْا رَسُولَ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَعْدَ مَا أَسْلَمُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ ٱللَّهِ أَ يُؤْخَذُ ٱلرَّجُلُ مِنَّا بِمَا كَانَ عَمِلَ فِي ٱلْجَاهِلِيَّةِ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَنْ حَسُنَ إِسْلاَمُهُ وَ صَحَّ يَقِينُ إِيمَانِهِ لَمْ يُؤَاخِذْهُ ٱللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بِمَا عَمِلَ فِي ٱلْجَاهِلِيَّةِ وَ مَنْ سَخُفَ إِسْلاَمُهُ وَلَمْ يَصِحَّ يَقِينُ إِيمَانِهِ أَخَذَهُ ٱللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بِالْأَوَّلِ وَ ٱلْآخِرِ۔

ترجمہ: حذاء سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کچھ لوگ اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم میں سے کوئی اسلام قبول کرنے کے بعد جاہلیت میں اپنے کیے کا ذمہ دار ٹھہرے گا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: جس کا اسلام اچھا ہے اور اس کا ایمان پر یقین درست ہے تو اللہ تبارک وتعالی اس سے جاہلیت میں کیے گئے کسی عمل کا مواخذہ نہیں کرے گا اور جس شخص کا اسلام لغو ہے اور اس کا اپنے ایمان پر یقین درست نہیں ہے تو وہ اللہ تبارک وتعالی اس کا اول اور آخر کا مواخذہ کرے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

7/3609 الکافی، ۱/۲/۴۶۱/۲ علی عن أبیه عن الجوهری عن ٱلْمِنْقَرِيِّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يُحْسِنُ فِي ٱلْإِسْلاَمِ أَ يُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلَ فِي ٱلْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ قَالَ ٱلنَّبِيُّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَنْ أَحْسَنَ فِي ٱلْإِسْلاَمِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي ٱلْجَاهِلِيَّةِ وَ مَنْ أَسَاءَ فِي ٱلْإِسْلاَمِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَ ٱلْآخِرِ۔

ترجمہ: فضیل بن عیاض سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اسلام میں اچھا کام کرتا ہے تو کیا اس سے جاہلیت میں کیے گئے کسی عمل کا حساب لیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام میں اچھا ہے وہ زمانہ جاہلیت میں کیے گئے اس کے کسی عمل کا موخذہ نہیں ہوگا اور جو اسلام میں اچھا نہیں ہے تو اس اول وآخر کا مواخذہ ہوگا۔ [3]

---

[1] المحاسن ج۱، ص۲۵۰؛ بحار الانوار ج۶۷، ص۱۷۷؛ مستدرک الوسائل ج۱۱، ص۱۹۵

[2] مراۃ العقول ج۱۱، ص۳۸۳؛ مصابیح الانوار ج۱، ص۲۷۷؛ ابواب الہدی اصفہانی ص۵۴۴؛ رسالہہای فقہی واصولی ج۱، ص۷۳

[3] مسند الامام الصادق ج۵، ص۵۷۴

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ قاسم بن محمد جوہری کامل الزیارات کا راوی ہے اور منقری اور فضیل بن عیاض دونوں ثقہ مگر غیر امامی ہیں۔ (واللہ اعلم)

۱۹۰۔باب دواء الذنوب

باب: گناہوں کی دوا

1/3610 الکافی،۲/۴۳۹/۸/۱ العدة عن البرقی عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا رَفَعُوهُ قَالُوا قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ دَوَاءٌ وَ دَوَاءُ اَلذُّنُوبِ اَلاِسْتِغْفَارُ.

ہمارے بہت سے اصحاب سے مرفوع روایت ہے کہ (امامؑ نے) فرمایا: ہر چیز کے لیے کوئی دوا ہوتی ہے اور گناہوں کی دوا استغفار ہے۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے اور ظاہر یہ کہ ضمیر امام جعفر صادقؑ یا امام محمد باقرؑ کی طرف ہے۔ [3] اور اسے شیخ صدوق نے ایک دوسری سند سے روایت کیا ہے اور وہ سند موثق ہے کیونکہ اس میں نوفلی اور سکونی دونوں ثقہ ہیں اور دونوں کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

2/3611 الکافی،۲/۴۲۶/۱/۱ الثلاثة عَنْ عَلِيٍّ اَلْأَحْمَسِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: وَ اَللَّهِ مَا يَنْجُو

مِنَ اَلذَّنْبِ إِلاَّ مَنْ أَقَرَّ بِهِ.

قَالَ وَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : كَفَى بِالنَّدَمِ تَوْبَةً.

علی احمسی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! کوئی بھی گناہ سے نجات نہیں پا سکتا مگر وہ جو اس کا اقرار کرلے۔

راوی کا بیان ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ندامت کے لیے توبہ کافی ہے۔ [4]

---

[1] مرآۃ العقول ج۱۱،ص۳۸۴

[2] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۶۵؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص۱۶۴؛ مکارم الاخلاق ص۳۱۳؛ بحار الانوار ج۹۰،ص۲۷۹؛ مستدرک ج۵،ص۳۱۷

[3] مرآۃ العقول ج۱۱،ص۳۱۰

[4] الزہد ص۷۲؛ تنبیہ الخواطر ج۱،ص۱۸؛ بحار الانوار ج۶،ص۳۶؛ مستدرک الوسائل ج۱۲،ص۱۱۶

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ علی احمسی سے ابن ابی عمیر روایت کر رہا ہے اور اس پر اجماع ہے کہ وہ ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت نہیں کرتا۔ (واللہ اعلم)

3/3612 الكافي، ۲/۴۲۶/۱/۴ محمد عن أحمد عن محمد بن سنان عن ابن عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّهُ وَ ٱللَّهِ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ بِإِصْرَارٍ وَ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ إِلاَّ بِإِقْرَارٍ.

ابن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! کوئی بندہ اصرار کے ساتھ گناہ سے نہیں نکل سکتا اور کوئی بھی گناہ سے نہیں نکل سکتا مگر اقرار کے ساتھ۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے جبکہ میرے (یعنی علامہ مجلسی کے) نزدیک صحیح ہے۔ [3] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ہے اور اس تضعیف سہو ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3613 الكافي، ۲/۴۳۸/۷/۱ العدة عن البرقي عن السراد عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُقَارِفُ فِي يَوْمِهِ وَ لَيْلَتِهِ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً فَيَقُولُ وَ هُوَ نَادِمٌ أَسْتَغْفِرُ ٱللَّهَ ٱلَّذِي (لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ٱلْحَيُّ ٱلْقَيُّومُ) (بَدِيعُ ٱلسَّمَاوَاتِ وَ ٱلْأَرْضِ) (ذُو ٱلْجَلاَلِ وَ ٱلْإِكْرَامِ) وَ أَسْأَلُهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ يَتُوبَ عَلَيَّ إِلاَّ غَفَرَهَا ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ وَ لاَ خَيْرَ فِيمَنْ يُقَارِفُ فِي يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی کوئی مومن اپنے دن اور رات میں چالیس کبیرہ گناہ کرے پس کہے کہ وہ نادم ہے، میں اللہ کے حضور استغفار کرتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ زندہ، قیوم، آسمانوں اور زمینوں کو بنانے والا اور جلال و اکرام کا مالک ہے اور میں اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ سرکار محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے اور میری توبہ قبول کرے تو اللہ تعالیٰ ان سب کو معاف کر دے گا البتہ جو ہر ایک دن میں چالیس سے زیادہ کبیرہ گناہ کرے تو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۲۸۲

[2] تفسیر الصافی ج ۱، ص ۳۸۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۵۹؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۳۹۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۳، ص ۲۲۲

[3] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۲۸۳

[4] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۱۶۹؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۳۳؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۶۵

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند مرسل کالصحیح ہے۔(واللہ اعلم)

5/3614 الکافی،۲/۴۳۹/۱۰/۱ محمد عن ابن عیسی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اَللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ غَفَرَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ سَبْعَمِائَةِ ذَنْبٍ وَ لاَ خَيْرَ فِي عَبْدٍ يُذْنِبُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعَمِائَةِ ذَنْبٍ.

عمار بن مروان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی روزانہ سو مرتبہ یہ کہے کہ میں اللہ کے حضور استغفار کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف فرماتا ہے لیکن جو روزانہ سات سو گناہ کرتا ہے اس میں کوئی بھلائی نہیں۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [۳] یا پھر معتبر ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ہے اور اس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

6/3615 الکافی،۲/۴۳۸/۶/۱ محمد عن أحمد عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ بَيَّاعِ اَلْأَكْسِيَةِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْمُؤْمِنَ لَيُذْنِبُ اَلذَّنْبَ فَيُذَكَّرُ بَعْدَ عِشْرِينَ سَنَةً فَيَسْتَغْفِرُ اَللَّهَ مِنْهُ فَيَغْفِرُ لَهُ وَ إِنَّمَا يُذَكِّرُهُ لِيَغْفِرَ لَهُ وَ إِنَّ اَلْكَافِرَ لَيُذْنِبُ اَلذَّنْبَ فَيَنْسَاهُ مِنْ سَاعَتِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کوئی گناہ کرتا ہے اور وہ اسے بیس سال بعد یاد آجاتا ہے تو وہ اللہ کے حضور اس سے استغفار کرتا ہے تو وہ اسے معاف کر دیتا ہے اور بے شک اسے یاد ہی اسی لیے کرایا گیا تا کہ وہ اسے معاف کر دے اور کافر کوئی گناہ کرتا ہے تو اسے اسی گھڑی بھول جاتا ہے۔" [۵]

---

[۱] مراۃ العقول ج۱۱،ص۳۰۹

[۲] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۸۵؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۵،ص۶۵؛ ارشاد القلوب ج۱،ص۱۸۱؛

[۳] مراۃ العقول ج۱۱،ص۳۱۱

[۴] عین الحیاۃ مجلسی ج۲،ص۴۲۸

[۵] الزھد ص۷۳؛ الامالی (للطوسی) ص۶۹۳؛ تنبیہ الخواطر ج۲،ص۸۵؛ وسائل الشیعہ ج۷،ص۷۷ و ج۱۶،ص۸۱؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۵،ص۶۵؛ بحار الانوار ج۶،ص۴۳ و ج۹۰،ص۲۸۳

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ ① یا پھر صحیح ہے۔ ② لیکن میرے نزدیک سند موثق کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

7/3616 الکافی، ۲/۴۲۶/۳/۱ علی عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اَلرَّجُلَ لَيُذْنِبُ اَلذَّنْبَ فَيُدْخِلُهُ اَللَّهُ بِهِ اَلْجَنَّةَ قُلْتُ يُدْخِلُهُ اَللَّهُ بِالذَّنْبِ اَلْجَنَّةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ لَيُذْنِبُ فَلاَ يَزَالُ مِنْهُ خَائِفاً مَاقِتاً لِنَفْسِهِ فَيَرْحَمُهُ اَللَّهُ فَيُدْخِلُهُ اَلْجَنَّةَ ۔

عمرو بن عثمان نے اپنے کسی ساتھی سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: ایک آدمی گناہ کرتا ہے مگر پھر بھی اللہ اسے جنت میں داخل کردے گا۔

میں نے عرض کیا: اللہ اسے گناہ کے ساتھ بھی جنت میں داخل کرے دے گا؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، کیونکہ وہ گناہ تو کرتا ہے مگر مسلسل خوف کے عالم میں رہتا ہے اور اپنے نفس پر غصہ کرتا ہے پس اللہ اس پر رحم کرے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ③

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ ④

8/3617 الکافی، ۲/۴۲۷/۵/۱ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ اَلْحَجَّاجِ اَلسَّبِيعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَلِيدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ أَذْنَبَ ذَنْباً فَعَلِمَ أَنَّ اَللَّهَ مُطَّلِعٌ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرِ اللهَ ۔

یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: جو کوئی بھی کوئی گناہ کرتا ہے پس جانتا ہے کہ اللہ اس پر باخبر ہے کہ اگر وہ چاہے گا تو اسے عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو اسے معاف کردے گا تو وہ اسے معاف کردیتا ہے اگرچہ وہ استغفار نہ کرے۔ ⑤

---

① مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۰۹

② مصابیح الانوار ج ۱، ص ۲۷۸

③ ارشاد القلوب ج ۱، ص ۱۸۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۶۱

④ مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۲۸۳

⑤ ارشاد القلوب ج ۱، ص ۱۸۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۵۹؛ بحار الانوار ج ۸۵، ص ۳۶

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۱)

9/3618 الکافی ۲/۴۲۷/۸/۱ محمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ اَلدَّقَّاقِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدٍ اَلْقَتَّاتِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ أَذْنَبَ ذَنْباً فَنَدِمَ عَلَيْهِ إِلاَّ غَفَرَ اَللَّهُ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ وَ مَا مِنْ عَبْدٍ أَنْعَمَ اَللَّهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَعَرَفَ أَنَّهَا مِنْ عِنْدِ اَللَّهِ إِلاَّ غَفَرَ اَللَّهُ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَحْمَدَهُ.

ترجمہ: ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: کوئی بھی بندہ گناہ کر کے اس پر پچھتاتا ہے تو اللہ اس کے استغفار سے پہلے ہی اسے معاف کر دیتا ہے اور جس کسی کو بھی اللہ کی طرف سے کوئی نعمت ملتی ہے اور اسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے تو اللہ اسے حمد کرنے سے پہلے ہی اسے بخش دیتا ہے۔ (۲)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مجہول ہے۔ (۳)

10/3619 الکافی ۲/۴۲۶/۲/۱ العدة عن أحمد عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ وَ اَللَّهِ مَا أَرَادَ اَللَّهُ تَعَالَى مِنَ اَلنَّاسِ إِلاَّ خَصْلَتَيْنِ أَنْ يُقِرُّوا لَهُ بِالنِّعَمِ فَيَزِيدَهُمْ وَ بِالذُّنُوبِ فَيَغْفِرَهَا لَهُمْ.

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ لوگوں سے کچھ نہیں چاہتا مگر دو خصلتیں: کہ وہ اقرار کریں اس کا جو اس نے ان کو نعمتیں عطا کی ہیں تو وہ ان میں اضافہ کر دیتا ہے او (وہ قرار کریں) گناہوں کا تو وہ اس پر ان کو معاف کر دیتا ہے۔ (۴)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ (۵) لیکن میرے نزدیک یہ ارسال مضر نہیں کیونکہ ابن فضال موجود ہے اور تفصیل جلد اول

---

(۱) مراۃ العقول ج۱۱، ص۲۸۴

(۲) وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۹۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص ۹۴ و ج ۳، ص۶۱؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳، ص ۲۲۳ و ج۷، ص ۲۲۲

(۳) مراۃ العقول ج۱۱، ص۲۸۵

(۴) تنبیہ الخواطر ج۱، ص۱۸؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۵۹؛ بحار الانوار ج۶، ص۳۶

(۵) مراۃ العقول ج۱۱، ص۲۸۳

کے مقدمات میں گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

11/3620 الفقیه، ۸۹۵/۴۱۱/۴ اَلْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ غُرَابٍ قَالَ قَالَ اَلصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَنْ خَلاَ بِذَنْبٍ فَرَاقَبَ اَللَّهَ تَعَالَى ذِكْرُهُ فِيهِ وَ اِسْتَحْيَا مِنَ اَلْحَفَظَةِ غَفَرَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ جَمِيعَ ذُنُوبِهِ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ ذُنُوبِ اَلثَّقَلَيْنِ.

ترجمہ: علی بن غراب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص تنہائی میں کوئی گناہ کرنے لگے پس اس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا خیال کرے اور اپنے محافظ فرشتوں سے حیاء کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے جملہ گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اگرچہ وہ ثقلین (دو جہانوں) کے گناہوں کے مثل ہوں۔ [۱]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند قوی ہے کیونکہ شیخ صدوق کا علی بن غراب تک طرق قوی ہے۔ [۲] اور شیخ صدوق کی توثیق تو واضح ہے۔(واللہ اعلم)

12/3621 الکافی، ۱/۶/۴۲۷/۲ العدة عن البرقی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَنْبَسَةَ اَلْعَابِدِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ يُحِبُّ اَلْعَبْدَ أَنْ يَطْلُبَ إِلَيْهِ فِي اَلْجُرْمِ اَلْعَظِيمِ وَ يُبْغِضُ اَلْعَبْدَ أَنْ يَسْتَخِفَّ بِالْجُرْمِ اَلْيَسِيرِ.

ترجمہ: عنبسہ عابد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ بندے کو پسند کرتا ہے کہ وہ بڑے گناہ میں اس کی طرف طلب کرے (مدد مانگے) اور وہ بندے سے بغض رکھتا ہے کہ وہ چھوٹے گناہوں کو حقیر سمجھے۔ [۳]

بیان:

ضمن الطلب معنی الرجوع أو الإنابة أو التوبة أو نحوها و حذف مفعوله و المعنی أن يطلب منه المغفرة حين كونه منيبا إليه تائبا

"ضمن الطلب" رجوع کا معنی، انابت، توبہ یا اس طرح کا، اس کے مفعول کو حذف کیا گیا ہے اور معنی یہ ہے مغفرت طلب کرنا جس وقت توبہ کر رہا ہو۔

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۵، ص۲۲۱؛ عوالم العلوم ج۲۰، ص۶۸۸

[۲] روضۃ المتقین ج۲، ص۲۷۵

[۳] المحاسن ج۱، ص۲۹۳؛ تنبیہ الخواطر ج۲، ص۱۶۱؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۵۹؛ بحار الانوار ج۷۰، ص۳۵۹ و ج۹۰، ص۲۹۲؛ مستدرک الوسائل ج۵، ص ۱۷۳

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔[۱] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی یعنی ابوسمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے البتہ غیر امامی ہے۔(واللہ اعلم)

13/3622 الکافی،۲/۴۲۶/۷/۱ محمد عن ابن عیسی عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ : إِنَّ اَلنَّدَمَ عَلَى اَلشَّرِّ يَدْعُو إِلَى تَرْكِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا: برے کام پر ندامت اس کے ترک کی طرف لے جاتی ہے۔[۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔[۳] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ اسماعیل بن سہل تفسیر قمی کا راوی ہے اور ہمارے نزدیک نجاشی کی تضعیف پر یہ توثیق راجح ہے۔(واللہ اعلم)

14/3623 الکافی،۲/۴۳۳/۷/۱ القمیان عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ اَلشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ) قَالَ هُوَ اَلْعَبْدُ يَهُمُّ بِالذَّنْبِ ثُمَّ يَتَذَكَّرُ فَيُمْسِكُ فَذَلِكَ قَوْلُهُ (تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ).

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''جب انہیں کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں پھر اچانک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔(الاعراف:۲۰۱)۔'' کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ بندہ گناہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے پھر اسے اس کا احساس ہو جاتا ہے تو وہ اس سے باز آ جاتا ہے۔ پس اسی سلسلے میں اس کا یہ قول ہے: ''وہ یاد میں لگ جاتے ہیں پھر اچانک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔(الاعراف:۲۰۱)۔''[۴]

---

[۱] مراۃ العقول ج۱۱،ص۲۸۵

[۲] تحیہ التحو الطرح ج۲،ص۱۶۱؛ وسائل الشیعہ ج۱۶،ص۶۱

[۳] مراۃ العقول ج۱۱،ص۲۸۵

[۴] البرھان فی تفسیر القرآن ج۲،ص۶۲۶؛ بحارالانوار ج۶،ص۴۰؛ تفسیر نورالثقلین ج۲،ص۱۱۲؛ تفسیر کنزالدقائق ج۵،ص۲۶۷

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند موثق ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک سند موثق کالصحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۹۱۔ باب التوبہ

باب: توبہ

1/3624 الکافی، ۲/۴۳۰/۱/۱ محمد عن ابن عیسی عن السراد عن ابن وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا تَابَ اَلْعَبْدُ (تَوْبَةً نَصُوحاً) أَحَبَّهُ اَللَّهُ فَسَتَرَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَ كَيْفَ يَسْتُرُ عَلَيْهِ قَالَ يُنْسِي مَلَكَيْهِ مَا كَانَا يَكْتُبَانِ عَلَيْهِ وَ يُوحِي اَللَّهُ إِلَى جَوَارِحِهِ وَ إِلَى بِقَاعِ اَلْأَرْضِ أَنِ اُكْتُمِي عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ فَيَلْقَى اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ حِينَ يَلْقَاهُ وَ لَيْسَ شَيْءٌ يَشْهَدُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مِنَ اَلذُّنُوبِ.

ابن وھب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرمارہے تھے: جب کوئی بندہ خالص توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے پس دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ کیسے اس کی پردہ پوشی کرتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ ان دونوں فرشتوں کو بھول جاتا ہے جو اس کے خلاف گناہ لکھتے ہیں پھر اللہ اس کے اعضاء و جوارح کو وحی کرتا ہے کہ وہ اس سے اس کے گناہ کو چھپائیں اور وہ زمین کے حصوں کو وحی کرتا ہے کہ وہ جو کچھ اس پر گناہ کر چکا ہے اسے اس سے چھپائے پس جب وہ اللہ اس سے ملاقات کرے گا تو اس حال میں ملے گا کہ اس کے خلاف گواہی دینے کے لیے کوئی چیز نہ ہوگی۔ [2]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [3]

---

[1] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۰۲

[2] ثواب الاعمال و عقاب الاعمال ص ۱۷۱؛ مشکاۃ الانوار ص ۱۱۱؛ تفسیر الصافی ج ۵، ص ۱۹۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۷۱؛ الفصول المہمہ ج ۱، ص ۲۸۸؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۴۲۵؛ بحار الانوار ج ۶، ص ۲۸ و ج ۷، ص ۳۱۷؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۳۷۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۳، ص ۳۳۸

[3] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۲۹۵؛ حق الیقین فی معرفۃ اصول الدین شبر ج ۲، ص ۳۲۸؛ حدود الشریعہ ج ۲، ص ۱۳۱

2/3625 الكافی، ۱/۱۲/۴۳۶/۲ العدة عن أحمد عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ جَدِّهِ اَلْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا تَابَ اَلْعَبْدُ (تَوْبَةً نَصُوحاً) أَحَبَّهُ اَللَّهُ فَسَتَرَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَ كَيْفَ يَسْتُرُ عَلَيْهِ قَالَ يُنْسِي مَلَكَيْهِ مَا كَانَا يَكْتُبَانِ عَلَيْهِ وَ يُوحِي اَللَّهُ إِلَى جَوَارِحِهِ وَ إِلَى بِقَاعِ اَلْأَرْضِ أَنِ اُكْتُمِي عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ فَيَلْقَى اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ حِينَ يَلْقَاهُ وَ لَيْسَ شَيْءٌ يَشْهَدُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مِنَ اَلذُّنُوبِ.

ابن وھب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرمار ہے تھے: جب بندہ خالص توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے پس اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ اس کی پردہ پوشی کیسے کرتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: فرشتے بھول جاتے ہیں جو کچھ انہوں نے اس کے خلاف لکھا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے بدن کے اعضاء اور زمین کے حصوں کی طرف وحی کرتا ہے کہ وہ اس پر اس کے گناہوں کو چھپا دیں۔ پس جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اس حال میں ملے گا کہ اس کے خلاف گواہی دینے کے لیے کوئی چیز نہ ہوگی۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ حسن بن راشد مولا بنی العباس تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی اور ثقہ ہے۔ [3] (واللہ اعلم)

3/3626 الكافی، ۱/۲/۴۳۱/۲ الثلاثة عن الخراز عن محمد عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ: فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (فَمَنْ جٰاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهىٰ فَلَهُ مٰا سَلَفَ) قَالَ اَلْمَوْعِظَةُ اَلتَّوْبَةُ.

محمد سے روایت ہے کہ امامینؑ میں سے ایک امامؑ نے خدا کے قول: ''پھر جسے اپنے رب کی طرف سے نصیحت پہنچی اور وہ باز آ گیا تو جو پہلے لے چکا ہے وہ اسی کا رہا۔ (البقرہ:۲۷۵)۔'' کے بارے میں فرمایا: نصیحت سے مراد توبہ ہے۔ [4]

---

[1] مسند الامام الصادق ج۵، ص۵۱۸

[2] مراۃ العقول ج۱۱، ص۳۰۵

[3] المفید من معجم رجال الحدیث ص۱۳۹

[4] الوافی ج۷، ص۳۸۳ ح۸۱۴۷؛ التفسیر (للعیاشی) ج۱، ص۱۵۲؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۷۲ و ج۱۸، ص۱۳۲؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۱، ص۵۵۴؛ بحارالانوار ج۱۰۰، ص۱۲۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۲۹۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۲، ص۴۵۴

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3627 الکافی، ۱/۳/۴۳۲/۲ العدۃ عن البرقی عن محمد بن علی عن محمد بن الفضیل عن اَلْكِنَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ (يَا أَيُّهَا اَلَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اَللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحاً) قَالَ يَتُوبُ اَلْعَبْدُ مِنَ اَلذَّنْبِ ثُمَّ لاَ يَعُودُ فِيهِ . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْفُضَيْلِ : سَأَلْتُ عَنْهَ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ يَتُوبُ مِنَ اَلذَّنْبِ ثُمَّ لاَ يَعُودُ فِيهِ وَ أَحَبُّ اَلْعِبَادِ إِلَى اَللَّهِ تَعَالَى اَلْمُفَتَّنُونَ اَلتَّوَّابُونَ.

کنانی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: "اے ایمان والو! اللہ کے سامنے خالص توبہ کرو۔ (التحریم:۸)۔" کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس سے بندے کا گناہوں سے توبہ کرنا پھر اس میں اعادہ نہیں کرنا مراد ہے۔

محمد بن الفضیل کا بیان ہے کہ میں نے اسی (آیت) کے بارے میں امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: گناہوں سے توبہ کرنا اور پھر اس کا اعادہ نہ کرنا مراد ہے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو فتنوں میں پڑ کر توبہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ [۲]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۳] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ محمد بن علی یعنی ابوسمینہ کامل الزیارات کا راوی ہے البتہ غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

5/3628 الکافی، ۱/۴/۴۳۲/۲ الثلاثۃ عن الخراز عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ (يَا أَيُّهَا اَلَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اَللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحاً) قَالَ هُوَ اَلذَّنْبُ اَلَّذِي لاَ يَعُودُ فِيهِ أَبَداً قُلْتُ وَ أَيُّنَا لَمْ يَعُدْ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ اَللَّهَ يُحِبُّ مِنْ عِبَادِهِ اَلْمُفَتَّنَ اَلتَّوَّابَ .

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: "اے ایمان والو! اللہ کے سامنے خالص توبہ کرو۔ (التحریم:۸)۔" کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد وہ گناہ ہے کہ جس کا کبھی

---

[۱] مراۃ العقول ج۱۱، ص۲۹۸

[۲] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۷۲؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۵، ص۴۲۵؛ بحارالانوار ج۶، ص۳۹

[۳] مراۃ العقول ج۱۱، ص۲۹۸

اعادہ نہ کیا جائے۔

میں نے عرض کیا: ہم میں سے کون اعادہ کرتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! اللہ اپنے بندوں میں سے فتنے میں پڑ کر توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ [1]

بیان:

یعنی الذی یکثر ذنبه و تکثر توبته یذنب الذنب فیتوب منه ثم یبتلی به فیعود ثم یتوب و هکذا من الإفتان أو التفتین بمعنی الإیقاع فی الفتنة

یعنی جس کے گناہ بڑھ جائیں اور اس کی توبہ بڑھ جائے وہ گناہ کرتا ہے اور اس سے توبہ کرتا ہے۔ پھر وہ اس میں مبتلا ہوتا ہے پھر وہ لوٹتا ہے پھر اس نے توبہ کی اور اسی طرح یہ افتتان یا تفتین سے ہے یعنی فتنہ میں پڑے رہنا۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [2] یا پھر صحیح ہے۔ [3] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

6/3629 الکافی، ۱/۹/۴۳۵/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ اَللَّهَ يُحِبُّ اَلْعَبْدَ اَلْمُفَتَّنَ اَلتَّوَّابَ وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنْهُ كَانَ أَفْضَلَ .

ابوجمیلہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ فتنے میں پڑ کر توبہ کرنے والے بندے سے محبت کرتا ہے اور جو ایسا نہیں ہے وہ اس سے افضل ہے۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [5] لیکن میرے نزدیک سند عبداللہ بن عباس کی وجہ سے مجہول ہے اور ابوجمیلہ یعنی مفضل بن صالح تفسیر قمی کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] الزھد ص ۲۷؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۷؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۴۲۵؛ بحار الانوار ج ۶، ص ۳۹؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵، ص ۳۷۴؛ تفسیر کنز الدقائق ج ۱۳، ص ۳۳۸

[2] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۲۹۹

[3] تنقیح مبانی العروہ (الطہارۃ) ج ۷، ص ۱۱؛ مرشد المغترب ص ۱۲۴؛ تزکیۃ النفس حسینی حائری ص ۲۵؛ مہذب الاحکام ج ۵، ص ۴۰۲؛ الآراء الفقہیہ ج ۲، ص ۳۸۹؛ مجموع الرسائل الفقہیہ صدری ص ۵۱۳

[4] تفسیر الصافی ج ۱، ص ۲۵۳؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۸۰؛ تفسیر نور الثقلین ج ۱، ص ۲۱۵؛ مستدرک الوسائل ج ۱۲، ص ۱۳۸

[5] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۰۴

7/3630 الكافى، ۱/۵/۴۳۲/۲ الثلاثة عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَعْطَى اَلتَّائِبِينَ ثَلاَثَ خِصَالٍ لَوْ أَعْطَى خَصْلَةً مِنْهَا جَمِيعَ أَهْلِ اَلسَّمَاوَاتِ وَ اَلْأَرْضِ لَنَجَوْا بِهَا قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: (إِنَّ اَللّٰهَ يُحِبُّ اَلتَّوّٰابِينَ وَ يُحِبُّ اَلْمُتَطَهِّرِينَ) فَمَنْ أَحَبَّهُ اَللَّهُ لَمْ يُعَذِّبْهُ وَ قَوْلُهُ (اَلَّذِينَ يَحْمِلُونَ اَلْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ) ... (وَ يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنٰا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَ عِلْماً فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تٰابُوا وَ اِتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَ قِهِمْ عَذٰابَ اَلْجَحِيمِ رَبَّنٰا وَ أَدْخِلْهُمْ جَنّٰاتِ عَدْنٍ اَلَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ آبٰائِهِمْ وَ أَزْوٰاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ اَلْعَزِيزُ اَلْحَكِيمُ) (وَ قِهِمُ اَلسَّيِّئٰاتِ وَ مَنْ تَقِ اَلسَّيِّئٰاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَ ذٰلِكَ هُوَ اَلْفَوْزُ اَلْعَظِيمُ) وَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ اَلَّذِينَ لاٰ يَدْعُونَ مَعَ اَللّٰهِ إِلٰهاً آخَرَ وَ لاٰ يَقْتُلُونَ اَلنَّفْسَ اَلَّتِي حَرَّمَ اَللّٰهُ إِلاّٰ بِالْحَقِّ إلى قوله (وَ كٰانَ اَللّٰهُ غَفُوراً رَحِيماً)۔

ہمارے بعض افراد نے مرفوع روایت کی ہے کہ (امام علیہ السلام نے) فرمایا: خدائے بزرگ و برتر نے توبہ کرنے والوں کو تین خصال عطا کیے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک خصلت بھی آسمانوں اور زمین والوں کو دی جاتی تو سب کو نجات مل جاتی۔ اس اللہ کا قول ہے: ''بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور بہت پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (البقرہ: ۲۲۲)۔'' پس اللہ جس سے محبت کرتا ہے اسے عذاب نہیں دیتا۔

نیز اس کا قول ہے: ''جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔ (غافر: ۷-۹)۔''

نیز اس کا قول ہے: ''اور وہ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور اس شخص کو ناحق قتل نہیں کرتے۔۔۔۔۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (الفرقان: ۶۸-۷۰)۔'' [1]

بیان:

تمام الآية الثانية اَلَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَ يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَ عِلْماً فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَ اتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ رَبَّنَا وَ أَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَ أَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَ قِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَ مَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ و تمام الآية الثالثة وَ الَّذِينَ لا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلٰهاً آخَرَ وَ لا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَ لا يَزْنُونَ وَ مَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَاماً يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ يَخْلُدْ فِيهِ مُهَاناً إِلَّا مَنْ تَابَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَ كَانَ اللهُ غَفُوراً رَحِيماً

[1] البرهان فی تفسیر القرآن ج ۴، ص ۱۴۹؛ بحارالانوار ج ۶، ص ۳۹؛ مشکاۃ الانوار ص ۱۰۹؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۳۶

دوسری آیت مکمل:

رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ وَ قِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۚ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔

جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو (فرشتے) اس کے اردگرد ہیں سب اپنے رب کی ثناء کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور اس پر ایمان لائے ہیں اور ایمان والوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں، ہمارے رب! تیری رحمت اور علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے پس ان لوگوں کو بخش دے جنھوں نے توبہ کی ہے اور تیرے راستے کی پیروی کی ہے اور انہیں عذاب جہنم سے بچا لے ہمارے رب! انہیں ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادا اور ان کی ازواج اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں انہیں بھی، تو یقیناً بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے اور انہیں برائیوں سے بچا اور جسے تو نے اس روز برائیوں سے بچا لیا اس پر تو نے رحم فرمایا اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ (سورہ غافر آیہ ۹،۸،۷)

تیسری آیت مکمل:

وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۔ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۔ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔

اور یہ لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنا کر نہیں پکارتے اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر جائز طریقہ سے اور زنا کا ارتکاب (بھی) نہیں کرتے اور جو ایسا کام کرے گا وہ اپنے گناہ میں مبتلا ہوگا۔ قیامت کے دن اس کا عذاب دوگنا ہو جائے گا اور اسے اس عذاب میں ذلت کے ساتھ ہمیشہ رہنا ہوگا۔ مگر جنھوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور نیک عمل انجام دیا تو اللہ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے اور اللہ تو بڑا غفور رحیم ہے۔ (سورہ الفرقان آیہ ۷۰،۶۹،۶۸)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع کالحسن ہے۔ [1]

8/3631 اَلْكَافِي،۲/۲۳۳/۶/۱ مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ اَلسَّرَّادِ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ

[1] مرآۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۰۱

قَالَ: يَا مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ ذُنُوبُ اَلْمُؤْمِنِ إِذَا تَابَ مِنْهَا مَغْفُورَةٌ لَهُ فَلْيَعْمَلِ اَلْمُؤْمِنُ لِمَا يَسْتَأْنِفُ بَعْدَ اَلتَّوْبَةِ وَ اَلْمَغْفِرَةِ أَمَا وَ اَللَّهِ إِنَّهَا لَيْسَ إِلاَّ لِأَهْلِ اَلْإِيمَانِ قُلْتُ فَإِنْ عَادَ بَعْدَ اَلتَّوْبَةِ وَ اَلاِسْتِغْفَارِ فِي اَلذُّنُوبِ وَ عَادَ فِي اَلتَّوْبَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَ تَرَى اَلْعَبْدَ اَلْمُؤْمِنَ يَنْدَمُ عَلَى ذَنْبِهِ وَ يَسْتَغْفِرُ اَللَّهَ تَعَالَى مِنْهُ وَ يَتُوبُ ثُمَّ لاَ يَقْبَلُ اَللَّهُ تَعَالَى تَوْبَتَهُ قُلْتُ فَإِنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ مِرَاراً يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ وَ يَسْتَغْفِرُ فَقَالَ كُلَّمَا عَادَ اَلْمُؤْمِنُ بِالاِسْتِغْفَارِ وَ اَلتَّوْبَةِ عَادَ اَللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَ إِنَّ اَللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ يَقْبَلُ اَلتَّوْبَةَ وَ يَعْفُو عَنِ اَلسَّيِّئَاتِ فَإِيَّاكَ أَنْ تُقَنِّطَ اَلْمُؤْمِنِينَ مِنْ رَحْمَةِ اَللَّهِ تَعَالَى.

محمد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد بن مسلم! اگر مومن لوگ اپنے گناہوں سے توبہ کرلیں تو انہیں معاف کردیا جائے گا پس مومن لوگوں کو توبہ اور مغفرت کے بعد از سر نو عمل شروع کرنا چاہیے مگر اللہ کی قسم! یہ (بخشش) صرف مومنوں کے لیے ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر وہ گناہوں سے توبہ کرنے اور استغفار کرنے کے بعد اعادہ کرے اور توبہ بھی دوبارہ کرے تو؟

آپؑ نے فرمایا: اے محمد بن مسلم! کیا تم سمجھتے ہو کہ مومن بندہ اپنے گناہوں پر پشیمان ہو جائے، اس سے استغفار کرے اور توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہ کرے؟

میں نے عرض کیا: وہ بار بار گناہ کرے، پھر توبہ کرے اور اللہ سے استغفار کرے تو؟

آپؑ نے فرمایا: جب بھی کوئی مومن بندہ توبہ اور استغفار کا اعادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی معافی کا اعادہ کرتا ہے اور اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے، وہ توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں کو مٹاتا ہے۔ پس تو باز رہ کہ کسی مومن کو اللہ کی رحمت سے مایوس کرے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [2]

9/3632 الكافى، ۱/۸/۴۳۵/۲ الثلاثة عن ابن أذينة عن اَلْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ

---

[1] إرشاد القلوب ج ا، ص ۱۸۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۷۹؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۲، ص ۴۴؛ بحار الانوار ج ۶، ص ۴۰

[2] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۰۲؛ دروس تمہیدیہ ایروانی ج ۲، ص ۸۷۷؛ نہایۃ المقال مامقانی ص ۲۷۸؛ الکاسب مامقانی ج ۲، ص ۴۳۶؛ نور الانوار جزائری ص ۲۴۸؛ تنقیح مبانی العروہ (الطہارۃ) ج ۷، ص ۱۷

يَقُولُ: إِنَّ اَللَّهَ تَعَالَى أَشَدُّ فَرَحاً بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَضَلَّ رَاحِلَتَهُ وَ زَادَهُ فِي لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ فَوَجَدَهَا فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحاً بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ ذَلِكَ اَلرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ حِينَ وَجَدَهَا ۔

حذا سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اندھیری رات میں اپنی سواری اور زادِ راہ کو کھو بیٹھتا ہے اور پھر اسے مل جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سواری والے شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس وقت وہ اسے (دوبارہ) مل جاتی ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [2] یا پھر صحیح ہے۔ [3] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

10/3633 الکافی،۲/۴۳۶/۱۳/۱ العدة عن سهل عن اَلْأَشْعَرِيِّ عَنِ اِبْنِ اَلْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ اَلْمُؤْمِنِ إِذَا تَابَ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ پر خوش ہوتا ہے جبکہ وہ توبہ کرتا ہے، جس طرح تم میں سے کوئی اپنی گمشدہ چیز پر خوش ہوتا ہے جب وہ اسے پاتا ہے۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [5] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ سہل ثقہ اور مشائخ اجازہ میں سے ہے اور جعفر بن محمد اشعری کامل الزیارات کا راوی ہے۔ (واللہ اعلم)

11/3634 الکافی،۲/۴۳۵/۱۰/۱ محمد عن أحمد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ يُوسُفَ [بْنِ] أَبِي يَعْقُوبَ بَيَّاعِ اَلْأَرُزِّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَلتَّائِبُ مِنَ اَلذَّنْبِ كَمَنْ لاَ ذَنْبَ لَهُ وَ اَلْمُقِيمُ عَلَى اَلذَّنْبِ وَ هُوَ مُسْتَغْفِرٌ مِنْهُ كَالْمُسْتَهْزِءِ ۔

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۷۳؛ بحارالانوار ج۶،ص ۴۰؛ تفسیر نور الثقلین ج۱،ص ۲۱۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج۲،ص ۳۳۳

[2] مرآۃ العقول ج۱۱،ص ۳۰۳

[3] حدود الشریعہ ج۲،ص ۱۴۲؛ مستمسک العروہ ج۳،ص ۴

[4] وسائل الشیعہ ج۱۶،ص ۷۳؛ مشکاۃ الانوار ص ۱۰۹

[5] مرآۃ العقول ج۱۱،ص ۳۰۶

جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ ہی نہ کیا ہو اور گناہ پر قائم رہتے ہوئے اس سے استغفار کرنے والا مذاق کرنے والے کی طرح ہے۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند یوسف کی وجہ سے مجہول ہے جبکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

12/3635 الکافی، ۲/۴۵۱/۱/۲ محمد عن ابن عیسی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ [أصحابنا] عَنِ اَلْمِقْبَاقِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : تَرْكُ اَلْخَطِيئَةِ أَيْسَرُ مِنْ طَلَبِ اَلتَّوْبَةِ وَ كَمْ مِنْ شَهْوَةِ سَاعَةٍ أَوْرَثَتْ حُزْناً طَوِيلاً وَ اَلْمَوْتُ فَضَحَ اَلدُّنْيَا فَلَمْ يَتْرُكْ لِذِي لُبٍّ فَرَحاً ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: گناہ کو ترک کرنا توبہ طلب کرنے سے زیادہ آسان ہے اور کتنی ہی ایک گھڑی کی ایسی شہوتیں ہیں جو طویل اداسی کا باعث بنتی ہیں اور موت دنیا کو رسوا کر دیتی ہے اور اس نے اہل فہم کے لیے کوئی خوشی نہیں چھوڑی۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ [4]

13/3636 الفقیہ، ۳/۵۷۳/۴۹۶۵ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ : لاَ شَفِيعَ أَنْجَحُ مِنَ اَلتَّوْبَةِ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: توبہ سے زیادہ نجات دہندہ کوئی (دوسرا) سفارشی نہیں ہے۔ [5]

---

[1] مکارم الاخلاق ص ۳۱۳؛ مشکاۃ الانوار ص ۱۱۰؛ ارشاد القلوب ج ۱، ص ۱۸۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۷۴؛ بحار الانوار ج ۶، ص ۴۱ و ج ۹۰، ص ۲۸۱؛ عوالم العلوم ج ۲۰، ص ۷۵۲

[2] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۰۴

[3] تحف العقول ص ۲۰۸؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۱۶۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۰۹؛ بحار الانوار ج ۷۵، ص ۴۵

[4] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۵۱

[5] الاعتقادات ص ۶۶؛ وسائل الشیعہ ج ۱۵، ص ۳۳۴؛ بحار الانوار ج ۶، ص ۱۹ و ج ۷۴، ص ۳۸۰؛ مستدرک الوسائل ج ۱۱، ص ۳۶۶ و ج ۱۲، ص ۱۴۷؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۳۰۹؛ الکافی ج ۸، ص ۱۸ ح ۴؛ الوافی ج ۲۶، ص ۱۷ ح ۲۵۳۶۵؛ التوحید ص ۷۴؛ الامالی (للصدوق) ص ۳۲۰

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق نے یہاں سند درج نہیں کی مگر حدیث کے یہ الفاظ ایک طویل خطبہ کا حصہ ہیں جسے شیخ کلینی نے روضہ کافی میں مکمل سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ سند ضعیف ہے لیکن ان اخبار کی بنیادیں قوی اور معانی بلند ہیں جو اس کی صحت کی گواہی دیتے ہیں۔ نیز یہ کہ یہ سند کا محتاج نہیں کیونکہ یہ خطبہ امیر المومنینؑ کے مشہور خطبوں میں سے ہے۔ [۱] اور شیخ صدوق نے بھی اسے التوحید اور الامالی میں مکمل سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ میرے نزدیک اگرچہ سند میں مجاہیل موجود ہیں مگر اس کی شہرت اس سے کہیں بلند ہے۔ (واللہ اعلم)

14/3637 الفقیہ،۵۰۳۳/۳۹/۴ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي شِبْلٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَجَرَ بِجَارِيَةِ أَخِيهِ فَمَا تَوْبَتُهُ قَالَ يَأْتِيهِ وَ يُخْبِرُهُ وَ يَسْأَلُهُ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي حِلٍّ وَ لاَ يَعُودُ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ ذَلِكَ فِي حِلٍّ قَالَ يَلْقَى اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ زَانِياً خَائِناً قَالَ قُلْتُ فَالنَّارُ مَصِيرُهُ قَالَ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ شَفَاعَتُنَا تُحِيطُ بِذُنُوبِكُمْ يَا مَعْشَرَ اَلشِّيعَةِ فَلاَ تَعُودُوا وَ لاَ تَتَّكِلُوا عَلَى شَفَاعَتِنَا فَوَ اَللَّهِ لاَ يَنَالُ أَحَدٌ شَفَاعَتَنَا إِذَا فَعَلَ هَذَا حَتَّى يُصِيبَهُ أَلَمُ اَلْعَذَابِ وَ يَرَى هَوْلَ جَهَنَّمَ ۔

ابی شبل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ایک مسلمان مرد نے اپنے بھائی کی کنیز سے زنا کر لیا تو اس کی توبہ کیا ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس کے پاس جائے، اسے اس کی خبر دے اور اس سے درخواست کرے کہ وہ اسے اس کے لیے حلال قرار دے دے اور یہ دوبارہ ایسا نہ کرے۔

میں نے عرض کیا: اور اگر وہ اس کے لیے حلال قرار نہ دے تو؟

آپؑ نے فرمایا: وہ زانی اور خائن بن کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔

میں نے عرض کیا: پھر اس کا ٹھکانہ تو جہنم میں ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: اے گروہ شیعہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور ہم لوگوں کی شفاعت تم لوگوں کے گناہوں کو رائیگاں کر دے گی بشرطیکہ تم لوگ اعادہ نہ کرو اور نہ ہی تم ہماری شفاعت پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہو۔ پس اللہ کی قسم! کوئی بھی ہماری شفاعت (اس وقت تک) حاصل نہیں کر سکے گا جبکہ وہ ایسا کرے یہاں تک کہ

[۱] مراۃ العقول ج۲۵، ص۷

اسے عذاب کی تکلیف پہنچے گی اور وہ جہنم کی ہولناکی کو دیکھ لے گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند قوی ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ صالح بن عقبہ تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [3] اور شیخ کلینی نے بھی اسے اپنے سند کے ساتھ روایت کیا ہے جو کہ علامہ مجلسی کے نزدیک ضعیف ہے۔ [4] اور میرے نزدیک حسن ہے کیونکہ اس میں وہی صالح ہے جو ابھی ذکر ہوا ہے۔ (واللہ اعلم)

15/3638 الكافي، ۱/۱۵/۴۵۶/۲ علي عن أبيه و القاساني جميعاً عن القاسم بن محمد عن اَلْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ يَقُولُ: إِنْ قَدَرْتَ أَنْ لاَ تُعْرَفَ فَافْعَلْ وَ مَا عَلَيْكَ أَلاَّ يُثْنِيَ عَلَيْكَ اَلنَّاسُ وَ مَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ مَذْمُوماً عِنْدَ اَلنَّاسِ إِذَا كُنْتَ مَحْمُوداً عِنْدَ اَللَّهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لاَ خَيْرَ فِي اَلْعَيْشِ إِلاَّ لِرَجُلَيْنِ رَجُلٍ يَزْدَادُ كُلَّ يَوْمٍ خَيْراً وَ رَجُلٍ يَتَدَارَكُ مَنِيَّتَهُ بِالتَّوْبَةِ وَ أَنَّى لَهُ بِالتَّوْبَةِ وَ اَللَّهِ لَوْ سَجَدَ حَتَّى يَنْقَطِعَ عُنُقُهُ مَا قَبِلَ اَللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مِنْهُ إِلاَّ بِوَلاَيَتِنَا أَهْلَ اَلْبَيْتِ الحديث.

حفص بن غیاث سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: اگر ممکن ہو کہ تو نہ پہچانا جائے تو ایسا ہی کر اور تجھ پر لازم نہیں کہ لوگ تیری تعریف کریں اور نہ ہی تجھ پر یہ لازم ہے کہ تو لوگوں کی نظر میں مذموم ہو جبکہ تو اللہ کے حضور تعریف کیا ہوا ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ فرمایا: جینے میں کوئی بھلائی نہیں مگر دو لوگوں کے لیے: وہ شخص جو ہر دن نیکی میں اضافہ کرتا ہے اور وہ شخص جو توبہ کر کے اپنی موت کو درست کرتا ہے اور اس کے لیے توبہ کہاں ہے؟ اللہ کی قسم! اگر وہ اتنا سجدہ کرے یہاں تک کہ اس کی گردن منقطع ہو جائے تو بھی اللہ اس سے کچھ قبول نہیں کرتا مگر ہم اہلبیتؑ کی ولایت کے ساتھ، الحدیث۔ [5]

---

[1] الکافی ج۵، ص۶۹ ح۴؛ الوافی ج۲۲، ص۵۹۹ ح۲۱۷۹۷

[2] روضۃ المتقین ج۱، ص۵۳

[3] المفید من معجم رجال الحدیث ص۲۸۳

[4] مراۃ العقول ج۲، ص۲۶۱

[5] الکافی ج۸، ص۱۲۸ ح۹۸؛ الوافی ج۲۶، ص۲۶۵ ح۲۵۴۰۹؛ تاویل الآیات الظاہرۃ فی فضائل العترۃ الطاہرۃ ص۵۱۳؛ تفسیر الصافی ج۳، ص۳۰۲؛ تفسیر نور الثقلین ج۳، ص۵۳۵؛ تفسیر کنز الدقائق ج۹، ص۱۹۵؛ الامالی (للصدوق) ص۲۲۶؛ بحار الانوار ج۱۳، ص۳۳۸؛ تنبیہ الخواطر ج۲، ص۱۳۷؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۴، ص۲۵

بیان:

و یأتی تمامه فی کتاب الروضة إن شاء الله تعالیٰ

یہ حدیث مکمل انشاء اللہ "کتاب الروضۃ" میں آئے گی۔

تحقیق اسناد:

مراۃ العقول کے نسخے میں اس جگہ تحقیق درج نہیں ہے البتہ یہی الفاظ اسی سند کے ساتھ روضہ کافی میں موجود ہیں اور وہاں سند کو ضعیف کہا گیا ہے۔ [۱] لیکن میرے نزدیک حدیث کی سند موثق ہے کیونکہ قاسم بن محمد کامل الزیارات کا راوی ہے، سلیمان بن داود منقری تفسیر قمی کا راوی اور ثقہ ہے۔ [۲] مگر یہ دونوں غیر امامی ہیں اور حفص بھی ثقہ مگر غیر امامی ہے۔ (واللہ اعلم)

16/3639 الکافی، ۲/۲۹۱/۲/۱/۲ علی عن أبیه عن السراد و غیره عن العلاء عن محمد عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ كَانَ مُؤْمِناً فَعَمِلَ خَيْراً فِي إِيمَانِهِ ثُمَّ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ فَكَفَرَ ثُمَّ تَابَ بَعْدَ كُفْرِهِ كُتِبَ لَهُ وَ حُوسِبَ بِكُلِّ شَيْءٍ كَانَ عَمِلَهُ فِي إِيمَانِهِ وَ لاَ يُبْطِلُهُ اَلْكُفْرُ إِذَا تَابَ بَعْدَ الکفر [كُفْرِهِ]۔

محمد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وہ شخص جو مومن ہو اور اس نے اپنے ایمان کی حالت میں نیک عمل کیا ہو کہ پھر اسے فتنہ لاحق ہو جائے اور کافر ہو جائے اور پھر کفر کے بعد توبہ کرے تو اس کے لیے ہر چیز لکھی جاتی ہے جو اس نے اپنے ایمان کی حالت میں انجام دی اور کفر اس کو باطل نہیں کرتا بشرطیکہ وہ اپنے کفر کے بعد توبہ کر لے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۴] یا پھر صحیح ہے۔ [۵] اور میرے نزدیک بھی سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

17/3640 التهذیب، ۱/۲۲۳/۴۵۹/۵ اَلْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ

---

[۱] مراۃ العقول ج۲۵، ص۳۰۹

[۲] المفید من معجم رجال الحدیث ص ۲۶۴

[۳] دعائم الاسلام ج۲، ص ۴۸۳؛ وسائل الشیعه ج۱۶، ص ۱۰۴؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۲، ص ۴۴؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص ۵۹۶؛ تفسیر کنز الدقائق ج۴، ص ۴۴؛ مستدرک الوسائل ج۱، ص ۷۶ و ج۱۲، ص ۱۶۰

[۴] مراۃ العقول ج۱۱، ص۳۸۵

[۵] مہذب الاحکام ج۸، ص ۱۲۴؛ مواہب الرحمٰن سبزواری ج۲، ص ۲۱۳؛ تنقیح مبانی العروہ (الطہارۃ) ج۳، ص ۳۷

أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ كَانَ مُؤْمِناً فَحَجَّ وَ عَمِلَ فِي إِيمَانِهِ ثُمَّ قَدْ أَصَابَتْهُ فِي إِيمَانِهِ فِتْنَةٌ فَكَفَرَ ثُمَّ تَابَ وَ آمَنَ قَالَ يُحْسَبُ لَهُ كُلُّ عَمَلٍ صَالِحٍ عَمِلَهُ فِي إِيمَانِهِ وَ لاَ يَبْطُلُ مِنْهُ شَيْءٌ

زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو مومن ہو پس حج کرے اور اپنے ایمان کی حالت میں عمل بجالائے پھر اس کے ایمان میں فتنہ لاحق ہو جائے اور وہ کافر ہو جائے، پھر توبہ کرے اور ایمان لے آئے تو اس کے لیے ہر عمل صالح شمار کیا جائے گا جو اس نے اپنے ایمان کی حالت میں انجام دیا اور اس میں سے کوئی چیز باطل نہیں کی جائے گی۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے۔ [2] یا پھر صحیح ہے۔ [3] یا پھر موثق ہے۔ [4] یا پھر معتبر ہے۔ [5]

---

[1] وسائل الشیعہ ج۱،ص۱۲۵؛ الفصول ج۱،ص۲۸۳؛ البرہان فی تفسیر القرآن ج۲،ص۴۴

[2] ملاذ الاخیار ج۸،ص۵۱۱

[3] مہذب الاحکام ج۶،ص۱۳۸؛ مشکاۃ الشریعہ مرتضوی ص۳۲۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ اردبیلی ج۳،ص۱۹۱

[4] منتہی المطلب ج۱۳،ص۲۳۲؛ سند العروہ (الحج) ج۱،ص۲۵۱

[5] مجموع الرسائل الفقہیہ صدری ص۵۲۲؛ الحج فی الشریعہ الاسلامیہ الغراء ج۱،ص۳۹۳

۱۹۲۔باب وقت التوبة

باب:توبہ کا وقت

1/3641 الکافی ۲/۴۴۰/۱/۱ الثلاثة عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنِ [ابْنِ] بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ أَوْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ يَا رَبِّ سَلَّطْتَ عَلَيَّ اَلشَّيْطَانَ وَ أَجْرَيْتَهُ مِنِّي مَجْرَى اَلدَّمِ فَاجْعَلْ لِي شَيْئاً فَقَالَ يَا آدَمُ جَعَلْتُ لَكَ أَنَّ مَنْ هَمَّ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بِسَيِّئَةٍ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَ مَنْ هَمَّ مِنْهُمْ بِحَسَنَةٍ فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْراً قَالَ يَا رَبِّ زِدْنِي قَالَ جَعَلْتُ لَكَ أَنَّ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ سَيِّئَةً ثُمَّ اِسْتَغْفَرَ لَهُ غَفَرْتُ لَهُ قَالَ يَا رَبِّ زِدْنِي قَالَ جَعَلْتُ لَهُمُ اَلتَّوْبَةَ أَوْ قَالَ بَسَطْتُ لَهُمُ اَلتَّوْبَةَ حَتَّى تَبْلُغَ اَلنَّفْسُ هَذِهِ قَالَ يَا رَبِّ حَسْبِي.

امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بے شک حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تو نے شیطان کو مجھ پر مسلط کیا ہے اور اسے میرے اندر خون کی طرح جاری کیا ہے پس تو میرے لیے بھی کچھ قرار دے۔

آوازِ قدرت آئی: اے آدم! میں نے تیرے لیے قرار دیا ہے کہ تیری اولاد میں سے جو کوئی برائی کا ارادہ کرے گا (تو اس ارادے پر) کوئی برائی نہیں لکھی جائے گی اور جب برائی کا مرتکب ہو جائے گا تو بھی صرف ایک برائی لکھی جائے گی لیکن جب نیکی کا ارادہ کرے گا تو بغیر اس کی بجا آوری کے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور بجا آوری کی صورت میں اُسے دس نیکیوں کا ثواب دیا جائے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: خدایا! میرے لیے اور اضافہ فرما۔

ارشاد ہوا: میں نے تیرے لیے قرار دیا ہے کہ تیری اولاد میں سے برائی کرنے کے بعد جو استغفار کرے گا میں اس کے گناہ بخش دوں گا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: خدایا! میرے لیے اور اضافہ فرما۔

ارشاد ہوا: ان کے لیے توبہ کا دروازہ کھول دوں گا یا فرمایا: میں ان کے لیے توبہ کو اتنا وسیع کر دوں گا یہاں تک کہ سانس یہاں (حلق) تک پہنچا ہو گا (تب بھی توبہ قبول کر لوں گا)۔

حضرت آدم علیہ السلام عرض کیا: اے پروردگار! میرے لیے یہ کافی ہے۔ ﴿۱﴾

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن ہے۔ ﴿۲﴾ یا پھر صحیح ہے۔ ﴿۳﴾ یا پھر معتبر ہے۔ ﴿۴﴾

2/3642 الكافى، ۱/۲/۴۴۰/۲ العدة عن أحمد عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ قَبِلَ اَللَّهُ تَوْبَتَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اَلسَّنَةَ لَكَثِيرَةٌ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ قَبِلَ اَللَّهُ تَوْبَتَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اَلشَّهْرَ لَكَثِيرٌ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِجُمْعَةٍ قَبِلَ اَللَّهُ تَوْبَتَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اَلْجُمْعَةَ لَكَثِيرٌ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِيَوْمٍ قَبِلَ اَللَّهُ تَوْبَتَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ يَوْماً لَكَثِيرٌ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ يُعَايِنَ قَبِلَ اَللَّهُ تَوْبَتَهُ ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی مرنے سے ایک سال پہلے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

پھر فرمایا: ایک سال تو بڑا عرصہ ہے۔ جو شخص اپنی موت سے ایک مہینہ پہلے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

پھر فرمایا: ایک مہینہ تو بڑا عرصہ ہے۔ جو شخص اپنی موت سے ایک ہفتہ پہلے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

پھر فرمای: ایک ہفتہ تو بہت عرصہ ہے۔ جو شخص اپنی موت سے ایک دن پہلے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

پھر فرمایا: ایک دن تو بہت عرصہ ہے۔ جو شخص (موت کا) معائنہ کرنے سے پہلے توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ ﴿۵﴾

﴿۱﴾ الزھد ص ۵۷؛ کلیات حدیث قدسی ص ۲۳؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵، ص ۱۳۶؛ بحار الانوار ج ۶، ص ۱۸

﴿۲﴾ مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۱۲

﴿۳﴾ حدود الشریعہ ج ۱، ص ۷۳۸؛ مبانی فقہ الفعال سیفی ج ۵، ص ۵

﴿۴﴾ مبانی الاحکام فی اصول شرائع الاسلام حائری ج ۲، ص ۲۳

﴿۵﴾ مشکاۃ الانوار ص ۱۱۰؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۸۷؛ بحار الانوار ج ۶، ص ۱۹

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرسل ہے۔ (۱) لیکن ابن فضال موجود ہے اس لیے مضر ارسال نہیں ہوگا۔(واللہ اعلم)

3/3643 الفقیہ ۱/۱۳۳/۳۵۱ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي آخِرِ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا: مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ تَابَ اَللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اَلسَّنَةَ لَكَثِيرَةٌ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ تَابَ اَللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اَلشَّهْرَ لَكَثِيرٌ وَ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِجُمْعَةٍ تَابَ اَللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اَلْجُمْعَةَ لَكَثِيرَةٌ وَ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِيَوْمٍ تَابَ اَللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَ إِنَّ يَوْماً لَكَثِيرٌ وَ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَاعَةٍ تَابَ اَللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَ إِنَّ اَلسَّاعَةَ لَكَثِيرَةٌ وَ مَنْ تَابَ وَ قَدْ بَلَغَتْ نَفْسُهُ هَذِهِ وَ أَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ تَابَ اَللَّهُ عَلَيْهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں خطاب فرمایا: جو شخص اپنے مرنے سے ایک سال پہلے توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔

پھر فرمایا: ایک سال تو بہت ہوتا ہے۔ اگر کوئی اپنے مرنے سے ایک مہینہ پہلے توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔

پھر فرمایا: ایک مہینہ تو بہت ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے مرنے سے ایک جمعہ پہلے توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔

پھر فرمایا: جمعہ تو بہت زیادہ ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے مرنے سے ایک دن پہلے توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔

پھر فرمایا: ایک دن تو بہت ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے مرنے سے ایک گھنٹہ پہلے توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔

پھر فرمایا: ایک گھنٹہ تو بہت ہے۔ اگر کوئی شخص اس وقت توبہ کرلے کہ جب اس کی جان یہاں تک پہنچ جائے اور آپؐ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا، تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ (۲)

---

(۱) مراۃ العقول ج۱۱،ص ۳۱۲

(۲) تفسیر الصافی ج۱،ص ۴۳۱؛ وسائل الشیعہ ج۲،ص ۶۱ ۴ و ج۱۶،ص ۸۸؛ بحار الانوار ج۶،ص ۱۵؛ تفسیر نور الثقلین ج۱،ص ۴۵۷؛ تفسیر کنز الدقائق ج۳، ص ۳۵۵؛ الزھد،ص ۷۱

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق نے سند درج نہیں کی مگر مضمون صحیح احادیث میں موجود ہے۔(واللہ اعلم)

4/3644 الفقیہ، ۱/۱۳۳/۳۵۲: سُئِلَ اَلصَّادِقُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ لَيْسَتِ اَلتَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ اَلسَّيِّئٰاتِ حَتّٰى إِذٰا حَضَرَ أَحَدَهُمُ اَلْمَوْتُ قٰالَ إِنِّي تُبْتُ اَلْآنَ قَالَ ذَلِكَ إِذَا عَايَنَ أَمْرَ اَلْآخِرَةِ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا: ''اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہے جو برے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو اس وقت کہتا ہے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں۔(النساء:۱۸)۔'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد ہے کہ جب وہ آخرت کے امر کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ [۱]

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق نے حدیث کی سند درج نہیں کی اور ہم اسے کسی اور سند سے نہیں جانتے۔(واللہ اعلم)

5/3645 الکافی، ۲/۴۴۰/۳/۱ الثلاثة عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا بَلَغَتِ اَلنَّفْسُ هَذِهِ وَ أَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ لَمْ يَكُنْ لِلْعَالِمِ تَوْبَةٌ وَ كَانَتْ لِلْجَاهِلِ تَوْبَةٌ۔

زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب جان اس تک پہنچ جائے گی اور آپؑ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا، تو کسی عالم کے لیے توبہ نہیں ہوگی البتہ جاہل کے لیے توبہ ہوگی۔ [۲]

بیان:

قد مضى بيان هذا الحديث و تحقيق معنى التوبة في أبواب العقل و العلم من الجزء الأول

بیشک اس حدیث کا بیان اور توبہ کے معنی کی تحقیق پہلے جزء کے ''ابواب العقل والعلم'' میں گزر چکی ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [۳] یا پھر صحیح ہے۔ [۴]

6/3646 الکافی، ۲/۴۴۰/۴/۱ محمد عن ابن عیسی عن محمد بن سنان عن ابن وَهْبٍ قَالَ: خَرَجْنَا إِلَى

---

[۱] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۸۹؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۲، ص۴۵؛ بحار الانوار ج۶، ص۱۹؛ تفسیر نور الثقلین ج۱، ص۴۵۸

[۲] وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۸۷؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۲، ص۴۲۳

[۳] مراۃ العقول ج۱۱، ص۳۱۴

[۴] تزکیہ النفس حسینی حائری ص۲۴۳؛ نظم مفید محسنی ص۹

مَكَّةَ وَ مَعَنَا شَيْخٌ مُتَأَلِّهٌ مُتَعَبِّدٌ لَا يَعْرِفُ هَذَا الْأَمْرَ يُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي الطَّرِيقِ وَ مَعَهُ ابْنُ أَخٍ لَهُ مُسْلِمٌ فَمَرِضَ الشَّيْخُ فَقُلْتُ لِابْنِ أَخِيهِ لَوْ عَرَضْتَ هَذَا الْأَمْرَ عَلَى عَمِّكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُخَلِّصَهُ فَقَالَ كُلُّهُمْ دَعُوا الشَّيْخَ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى حَالِهِ فَإِنَّهُ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَلَمْ يَصْبِرِ ابْنُ أَخِيهِ حَتَّى قَالَ لَهُ يَا عَمِّ إِنَّ النَّاسَ ارْتَدُّوا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَّا نَفَراً يَسِيراً وَ كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الطَّاعَةِ مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ الْحَقُّ وَ الطَّاعَةُ لَهُ قَالَ فَتَنَفَّسَ الشَّيْخُ وَ شَهَقَ وَ قَالَ أَنَا عَلَى هَذَا وَ خَرَجَتْ نَفْسُهُ فَدَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَعَرَضَ عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ هَذَا الْكَلَامَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ هُوَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ إِنَّهُ لَمْ يَعْرِفْ شَيْئاً مِنْ هَذَا غَيْرَ سَاعَتِهِ تِلْكَ قَالَ فَتُرِيدُونَ مِنْهُ مَا ذَا قَدْ دَخَلَ وَ اللَّهِ الْجَنَّةَ.

ابن وهب سے روایت ہے کہ ہم مکہ سے روانہ ہوئے اور ہمارے ساتھ ایک بزرگ آدمی بھی تھا جو بہت زیادہ دیندار اور عبادت گزار تھا لیکن وہ اس امر کا عارف نہیں تھا، وہ سفر میں پوری نماز پڑھتا تھا۔ اس کے ساتھ اس کے بھائی کا بیٹا بھی تھا جو مسلمان تھا۔ پس وہ بزرگ بیمار ہو گیا تو میں نے اس کے بھائی کے بیٹے سے کہا: اگر تم اپنے چچا پر اس امر کو پیش کرو تو شاید اللہ اس کی خلاصی کر دے۔

باقی سب نے کہا: بوڑھے کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اپنے ہی حال پر مر جائے کہ بے شک بالکل ٹھیک لگ رہا ہے۔

پس اس کے بھائی کے بیٹے نے صبر نہ کیا اور کہا: اے چچا! رسول اللہؐ کے بعد بہت ہی کم لوگوں کے سوا باقی لوگ مرتد ہو گئے تھے اور حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے لیے اسی طرح اطاعت (لازم) تھی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حق تھے اور ان کی اطاعت لازم تھی۔

راوی کا بیان ہے کہ بزرگ نے گہری آہ بھری اور کہا: میں اسی (عقیدہ) پر ہوں اور اس کی روح نکل گئی۔ اس کے بعد ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گئے اور علی بن سری نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو ساری بات بیان کی تو آپؑ نے فرمایا: وہ آدمی اہل جنت میں سے ہے۔

علی بن سری نے عرض کیا: تو وہ اس (امر) کے بارے اس (موت کی) گھڑی تک تو کوئی چیز جانتا ہی نہیں تھا؟ آپؑ نے فرمایا: تو تم اس سے اور کیا چاہتے ہو؟ اللہ کی قسم! وہ جنت میں داخل ہو چکا۔ [1]

---

[1] فضائل الشیعہ ابو معاش ج۱، ص۲۰؛ وسائل الشیعہ ج۱۶، ص۸۷ (مختصر)

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف علی المشہور ہے [۱] یا پھر صحیح ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن ہے کیونکہ محمد بن سنان ثقہ ثابت ہے اور اس کی تضعیف سہو ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۹۳۔ باب النوادر

باب: متفرقات

1/3647 الکافی، ۲/۲۲۲/۴/۱ الثلاثۃ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَنْ جَاءَنَا يَلْتَمِسُ اَلْفِقْهَ وَ اَلْقُرْآنَ وَ تَفْسِيرَهُ فَدَعُوهُ وَ مَنْ جَاءَنَا يُبْدِي عَوْرَةً قَدْ سَتَرَهَا اَللَّهُ فَنَحُّوهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ اَلْقَوْمِ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ اَللَّهِ إِنَّنِي لَمُقِيمٌ عَلَى ذَنْبٍ مُنْذُ دَهْرٍ أُرِيدُ أَنْ أَتَحَوَّلَ عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ إِنْ كُنْتَ صَادِقاً فَإِنَّ اَللَّهَ يُحِبُّكَ وَ مَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقُلَكَ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ إِلاَّ لِكَيْ تَخَافَهُ۔

عمرو بن جمیع سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ہمارے پاس فقہ (علم دین) قرآن اور اس کی تفسیر کی التماس لے کر آئے تو اسے بلا لو اور جو کوئی ہمارے پاس اس بات کو ظاہر کرنے کے لیے آئے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے چھپایا ہے تو اسے منع کر دو۔

لوگوں میں سے ایک آدمی نے آپؑ سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! اللہ کی قسم! میں ایک طویل عرصے سے گناہ میں مشغول ہوں اور میں اس کے غیر (توبہ) کی طرف تبدیل ہونا چاہتا ہوں لیکن میں اس پر قادر نہیں ہو پاتا تو؟

آپؑ نے اسے فرمایا: اگر تو سچا ہے تو بے شک اللہ تجھ سے محبت کرتا ہے اور اسے کوئی چیز منع نہیں کرتی کہ وہ تجھے اس کے غیر کی طرف منتقل کر دے مگر یہ کہ تو اس سے ڈرتا رہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک سند موثق ہے کیونکہ حارث بن بہرام سے ابن ابی عمیر روایت کر

---

[۱] مراۃ العقول ج۱۱، ص۳۱۵

[۲] الشہادۃ الثالثۃ سند ص۳۵

[۳] الامالی (للمفید) ص۱۲؛ بحار الانوار ج۷۲، ص۲۳۵؛ ج۸۵، ص۳۷

[۴] مراۃ العقول ج۱۱، ص۳۱۹

رہا ہے اور عمرو بن جمیع سے بھی یہ روایت کرتا ہے۔ [1]

2/3648 الکافی ۲،/۲۳۵/۱۱/۱ علی عن أبیه و العدة عن سهل جمیعاً عن السراد عن الثمالی عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنِ اِئْتِ عَبْدِي دَانِيَالَ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ عَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَ عَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَ عَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ فَإِنْ أَنْتَ عَصَيْتَنِي اَلرَّابِعَةَ لَمْ أَغْفِرْ لَكَ فَأَتَاهُ دَاوُدُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ يَا دَانِيَالُ إِنَّنِي رَسُولُ اَللَّهِ إِلَيْكَ وَ هُوَ يَقُولُ لَكَ إِنَّكَ عَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَ عَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَ عَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ فَإِنْ أَنْتَ عَصَيْتَنِي اَلرَّابِعَةَ لَمْ أَغْفِرْ لَكَ فَقَالَ لَهُ دَانِيَالُ قَدْ أَبْلَغْتَ يَا نَبِيَّ اَللَّهِ فَلَمَّا كَانَ فِي اَلسَّحَرِ قَامَ دَانِيَالُ فَنَاجَى رَبَّهُ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ دَاوُدَ نَبِيَّكَ أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّنِي قَدْ عَصَيْتُكَ فَغَفَرْتَ لِي وَ عَصَيْتُكَ فَغَفَرْتَ لِي وَ عَصَيْتُكَ فَغَفَرْتَ لِي وَ أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّنِي إِنْ عَصَيْتُكَ اَلرَّابِعَةَ لَمْ تَغْفِرْ لِي فَوَ عِزَّتِكَ لَئِنْ لَمْ تَعْصِمْنِي لَأَعْصِيَنَّكَ ثُمَّ لَأَعْصِيَنَّكَ ثُمَّ لَأَعْصِيَنَّكَ.

ثمالی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ میرے بندے دانیال سے ملو اور اس سے کہو: تم نے میری نافرمانی کی مگر میں نے تجھے معاف کر دیا، تم نے میری نافرمانی کی مگر میں نے تجھے معاف کر دیا، تم نے میری نافرمانی کی مگر میں نے تجھے معاف کر دیا۔ پس اگر تو نے چوتھی بار میری نافرمانی کی تو میں تجھے معاف نہیں کروں گا۔

چنانچہ حضرت داؤد جناب دانیال سے ملنے گئے اور فرمایا: اے دانیال! میں اللہ کا رسول ہوں اور اس نے تجھ سے کہا ہے کہ تو نے میری نافرمانی کی مگر میں نے تجھے معاف کر دیا، تو نے میری نافرمانی کی مگر میں نے تجھے معاف کر دیا، تو نے میری نافرمانی کی مگر میں نے تجھے معاف کر دیا اور اگر تو چوتھی بار میری نافرمانی کی تو میں تجھے معاف نہیں کروں گا۔

دانیال نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ نے اپنا پیغام پہنچا دیا ہے۔

پس جب صبح ہوئی تو جناب دانیال بیدار ہوئے تو اپنے رب سے مناجات کی: اے پروردگار! تیرے نبی حضرت داؤدؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ میں نے تیری نافرمانی کی اور تو نے مجھے بخش دیا، میں نے تیری نافرمانی کی اور تو نے مجھے بخش دیا، میں نے تیری نافرمانی کی اور تو نے مجھے بخش دیا اور اگر میں چوتھی بار تیری نافرمانی کروں تو تو مجھے

[1] علل الشرائع ج۱،ص۷؛ معانی الاخبار ص۳۰۰؛ وسائل الشیعہ ج۶،ص۳۴۹؛ بحار الانوار ج۱۸،ص۲۵۶ و ج۲۶،ص۳۳۸؛ ج۸۲،ص۱۸۱

معاف نہیں کرے گا۔ پس مجھے تیری عزت کی قسم! اگر تو نے میری حفاظت نہ کی تو میں ضرور تیری نافرمانی کروں گا، میں ضرور تیری نافرمانی کروں گا، میں ضرور تیری نافرمانی کروں گا۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [2] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

3/3649 الکافی، ۱/۱۸/۴۵۸/۲ علی عن أبیه عن السراد عن الخراز عن محمد عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا أَحْسَنَ اَلْحَسَنَاتِ بَعْدَ اَلسَّيِّئَاتِ وَ مَا أَقْبَحَ اَلسَّيِّئَاتِ بَعْدَ اَلْحَسَنَاتِ

ترجمہ: محمد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے: برائیوں کے بعد نیکیاں کتنی اچھی ہیں اور نیکیوں کے بعد برائیاں کتنی قبیح (بری) ہیں۔ [3]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند حسن کالصحیح ہے۔ [4] لیکن میرے نزدیک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

4/3650 الکافی، ۱/۱۸/۳۷۶/۷ العدة عن سهل عن النهدی عن مروك بن عبيد الکافی، ۱/۱۸/۳۷۷/۷ محمد عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كُنْتُ أَخْرُجُ فِي اَلْحَدَاثَةِ إِلَى اَلْمُخَارَجَةِ مَعَ شَبَابِ أَهْلِ اَلْحَيِّ وَ إِنِّي بُلِيتُ أَنْ ضَرَبْتُ رَجُلاً ضَرْبَةً بِعَصاً فَقَتَلْتُهُ فَقَالَ أَ كُنْتَ تَعْرِفُ هَذَا اَلْأَمْرَ إِذْ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ لاَ فَقَالَ لِي مَا كُنْتَ عَلَيْهِ مِنْ جَهْلِكَ بِهَذَا اَلْأَمْرِ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِمَّا دَخَلْتَ فِيهِ.

ترجمہ: منصور بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میں اوائل عمری میں اپنے قبیلہ کے جوانوں کے ہمراہ بعض مقامات کے طرف نکلتا تھا اور ایک بار مجھے اس وقت تکلیف ہوئی جب میں نے ایک آدمی کو اعصا سے مارا اور اسے قتل کر ڈالا؟

آپ نے فرمایا: اس وقت تو اس امر (امامت) کی معرفت رکھتا تھا؟

اس نے عرض کیا: نہیں۔

---

[1] الزھد ص ۷۳؛ بحار الانوار ج ۱۴، ص ۳۷۶

[2] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۰۵

[3] الامالی (للصدوق) ص ۲۵۳؛ روضۃ المتقین الواعظین ج ۲، ص ۴۰۳؛ تنبیہ الخواطر ج ۲، ص ۱۶۵؛ ارشاد القلوب ج ۱، ص ۱۸۲؛ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۱۰۴؛ بحار الانوار ج ۶۸، ص ۲۴۲

[4] مراۃ العقول ج ۱۱، ص ۳۷۱

آپؑ نے مجھ سے فرمایا: جو تیری اس امر سے جہالت تھی وہ اس (قتل کے فعل) سے شدید تھی جس میں تو داخل ہوا تھا۔

بیان:

المخارجة المناهدة بالأصابع وهي المساهمة بها وكأنها نوع من الرهانات

''المخارجة'' انگلیوں کے ساتھ ایک جدو جہد ہے، جو اس میں حصہ ڈالنا ہے، گویا یہ ایک قسم کی شرط ہے۔

تحقیق اسناد:

حدیث کی پہلی سند ضعیف اور دوسری مرسل ہے۔ [1] لیکن میرے نزدیک دونوں سندیں مرسل ہیں اور باقی راویان سب ثقہ ہیں۔ (واللہ اعلم)

5/3651 اَلْكَافِي، ۱/۴/۳۰/۷ مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي اَلْبِلاَدِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ: كَانَتْ فِي زَمَنِ أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اِمْرَأَةٌ صِدْقٌ يُقَالُ لَهَا أُمُّ قَيَّانَ فَأَتَاهَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَالَ فَرَآهَا مُهْتَمَّةً فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُهْتَمَّةً قَالَتْ مَوْلاَةٌ لِي دَفَنْتُهَا فَنَبَذَتْهَا اَلْأَرْضُ مَرَّتَيْنِ فَدَخَلْتُ عَلَى أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ إِنَّ اَلْأَرْضَ لَتَقْبَلُ اَلْيَهُودِيَّ وَ اَلنَّصْرَانِيَّ فَمَا لَهَا إِلاَّ أَنْ تَكُونَ تُعَذِّبُ بِعَذَابِ اَللَّهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ أُخِذَتْ تُرْبَةٌ مِنْ قَبْرِ مُسْلِمٍ فَأُلْقِيَ عَلَى قَبْرِهَا لَقَرَّتْ قَالَ فَأَتَيْتُ أُمَّ قَيَّانَ فَأَخْبَرْتُهَا فَأَخَذُوا تُرْبَةً مِنْ قَبْرِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَأُلْقِيَ عَلَى قَبْرِهَا فَقَرَّتْ فَسَأَلْتُ عَنْهَا مَا كَانَتْ حَالُهَا فَقَالُوا كَانَتْ شَدِيدَةَ اَلْحُبِّ لِلرِّجَالِ لاَ تَزَالُ قَدْ وَلَدَتْ فَأَلْقَتْ وَلَدَهَا فِي اَلتَّنُّورِ.

ترجمہ: ابراہیم بن ابی البلاد نے اپنے کسی ساتھی سے مرفوع روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کے عہد میں ایک راست گو عورت تھی جس کو ام قیان کہا جاتا تھا۔ پس امیر المومنینؑ کے اصحاب میں سے ایک شخص اس کے پاس آیا تو اس پر سلام کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے اسے کچھ فکرمند پایا تو اس نے اس سے کہا: کیا بات ہے تم مجھے کچھ فکرمند سی نظر آ رہی ہو؟

اس عورت نے کہا: میں نے اپنی مالکہ کو دفن کیا تو زمین نے اس کو دو مرتبہ باہر پھینک دیا۔

(اس شخص کا بیان ہے کہ) چنانچہ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ بیان کیا تو آپ علیہ السلام نے

[1] مرآة العقول ج ۲۴، ص ۲۱۸

فرمایا: زمین تو یہودی اور نصرانی کو بھی قبول کر لیتی ہے۔اس کے ساتھ کیا ہوا ہے مگر یہ کہ وہ عذاب الٰہی کے ساتھ معذب ہو گی۔

پھر فرمایا: لیکن اگر کسی مرد مسلمان کی قبر پر سے مٹی لے کر اس کی قبر پر ڈال دی جائے تو وہ قرار پا جائے گی۔

اس شخص کا بیان ہے کہ میں ام قیان کے پاس آیا اور اسے یہ خبر دی تو اس نے ایک مرد مسلمان کی قبر سے مٹی لی اور اسے اس (اپنی مالکہ) کی قبر پر ڈال دی تو وہ قرار پکڑ گئی۔

پس میں نے اس سے کہا: اس (تمہاری مالکہ) کی حالت کیا تھی؟

اس نے کہا: یہ مردوں سے شدید محبت کرتی تھی، جب اس کے کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ اسے تنور میں ڈال دیا کرتی تھی۔ [1]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند مرفوع ہے۔ [2] یا پھر صحیح ہے۔ [3]

6/3652 اَلْفَقِيهُ ۴/۹۸/۵۱۷۳ إِبْرَاهِيمُ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ: مِثْلَهُ.

ابراہیم بن ابی بلاد نے اس شخص سے جس نے اس سے ذکر کیا اور اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ [4]

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند صحیح ہے۔ [5] لیکن میرے نزدیک سند مرسل ہے۔(واللہ اعلم)

7/3653 الفقيه ۴/۴۱۷/۵۹۰۹ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ لَمْ يُبَالِ مَا قَالَ وَ مَا قِيلَ فِيهِ فَهُوَ شِرْكُ شَيْطَانٍ وَ مَنْ لَمْ يُبَالِ أَنْ يَرَاهُ النَّاسُ مُسِيئاً فَهُوَ شِرْكُ شَيْطَانٍ وَ مَنِ اغْتَابَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ غَيْرِ تِرَةٍ بَيْنَهُمَا فَهُوَ شِرْكُ شَيْطَانٍ وَ مَنْ شُغِفَ بِمَحَبَّةِ الْحَرَامِ وَ شَهْوَةِ الزِّنَا فَهُوَ شِرْكُ شَيْطَانٍ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِوَلَدِ الزِّنَا عَلَامَاتٌ أَحَدُهَا بُغْضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ ثَانِيهَا أَنَّهُ يَحِنُّ إِلَى الْحَرَامِ الَّذِي خُلِقَ مِنْهُ وَ ثَالِثُهَا الِاسْتِخْفَافُ بِالدِّينِ وَ رَابِعُهَا سُوءُ

[1] اثبات الھداۃ ج ۳، ص ۴۳۶؛ بحار الانوار ج ۴۰، ص ۳۱۱

[2] مرآۃ العقول ج ۲۴، ص ۲۰۷

[3] روضۃ المتقین ج ۱۰، ص ۲۸۹

[4] وسائل الشیعہ ج ۲۹، ص ۲۵

[5] روضۃ المتقین ج ۱۰، ص ۲۸۹

اَلْمَحْضَرِ لِلنَّاسِ وَ لاَ يُبَالِي بِمَحْضَرِ إِخْوَانِهِ إِلاَّ مَنْ وُلِدَ عَلَى غَيْرِ فِرَاشِ أَبِيهِ أَوْ مَنْ حَمَلَتْ بِهِ أُمُّهُ فِي حَيْضِهَا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ کیا کہتا ہے اور اس کے سلسلے میں کیا کہا جاتا ہے تو وہ شیطان کا شریک ہے، جو شخص اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ اسے برائی کی حالت میں دیکھ رہے ہیں تو وہ شیطان کا شریک ہے، جو شخص اپنے مؤمن بھائی کی غیبت کرے بغیر اس کے کہ دونوں کے درمیان کوئی کینہ ہو تو وہ شیطان کا شریک ہے اور جو شخص حرام کی محبت اور زنا کی شہوت دل میں رکھے تو وہ بھی شیطان کا شریک ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ولد الزنا کی کچھ نشانیاں ہوتی ہیں: ان میں سے ایک ہم اہل بیتؑ سے دشمنی ہے، دوسری اس کا اس حرام کا شائق ہونا ہے کہ جس سے وہ پیدا ہوا ہے، تیسری اس کا دین کو حقیر جاننا ہے اور چوتھی اس کا لوگوں سے میل جول میں برا ہونا اور اپنے (دینی) بھائیوں سے ملاقات کی طرف راغب نہ ہونا ہے سوائے اس کے کہ جس کی پیدائش اپنے والد کے بستر کے علاوہ (زنا کی وجہ) سے ہوئی ہو یا اس کی ماں اس سے حاملہ اپنے حیض کی حالت میں ہوئی ہے۔ [1]

بیان:

الترة التبعة و شبه الظلامة

''الترۃ'' تاوان اور تاریکی کے مشابہ۔

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق نے حدیث کی سند یہاں ذکر نہیں کی ہے مگر اس کی سند الاخبار اور الخصال میں موجود ہے اور وہ سند صحیح ہے اور شیخ آصف محسنی نے اسے احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے۔ [2] (واللہ اعلم)

8/3654 الکافی ،۳۲۲/۲۳۸/۸ الاثنان عن الوشاء عن أَبَانٌ عَنِ اِبْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ وَلَدَ اَلزِّنَا يُسْتَعْمَلُ إِنْ عَمِلَ خَيْراً جُزِيَ بِهِ وَإِنْ عَمِلَ شَرّاً جُزِيَ بِهِ۔

ابن ابو یعفور سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ولد زنا کو (بھی) عمل کرنا چاہیے، اگر اس کا عمل اچھا ہے تو اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا اور اگر اس کا عمل برا ہے تو اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ [3]

---

[1] الخصال ج۱،ص۲۱۶؛ معانی الاخبار ص۴۰۰؛ وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۴۴؛ روضۃ المتقین الواعظین ج۲،ص۴۶۲؛ بحار الانوار ج۷۰،ص۳۵۶؛ عوالم العلوم ج۲۰،ص۶۸۴

[2] معجم الاحادیث المعتبرہ ج۳،ص۴۷

[3] الوافی ج۲۳،ص۱۳۳۳ ح۲۳۵۸۲؛ وسائل الشیعہ ج۲۰،ص۴۴۲؛ الفصول المہمہ ج۳،ص۲۶۸؛ بحار الانوار ج۵،ص۲۸۷

تحقیق اسناد:

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [۱] یا پھر صحیح ہے۔ [۲] لیکن میرے نزدیک سند حسن کالصحیح ہے کیونکہ معلیٰ ثقہ جلیل ثابت ہے اور اس پر کئی مرتبہ گفتگو گزر چکی ہے۔(واللہ اعلم)

9/3655 الفقیہ، ۳/۵۷۴/۴۹۶۳ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : إِنَّمَا شَفَاعَتِي لِأَهْلِ اَلْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر (گناہ کبیرہ) کرنے والوں کے لیے ہے۔ [۳]

تحقیق اسناد:

حدیث عامہ و خاصہ کے درمیان متواتر ہے۔ [۴] اور شیخ صدوق نے التوحید میں امام موسیٰ کاظمؑ سے ایک حدیث روایت کی ہے جس میں یہی الفاظ موجود ہیں اور اس کی سند صحیح ہے۔ [۵] یا پھر حسن ہے۔ [۶] نیز شیخ صدوق نے العیون اور الامالی میں امام علی رضاؑ سے ایک حدیث روایت کی ہے جس میں بھی یہی الفاظ موجود ہیں۔(واللہ اعلم)

10/3656 الفقیہ، ۳/۵۷۴/۴۹۶۴ قَالَ اَلصَّادِقُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : شَفَاعَتُنَا لِأَهْلِ اَلْكَبَائِرِ مِنْ شِيعَتِنَا وَ أَمَّا اَلتَّائِبُونَ فَإِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: (مَا عَلَى اَلْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ).

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم لوگوں کی شفاعت ہمارے شیعوں میں سے اہل کبائر کے لیے ہے اور رہے توبہ کرنے والے ہیں تو ان کے لیے تو اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:''نیکی کرنے والوں پر کوئی سبیل نہیں ہے۔(التوبہ: ۹۱)۔'' [۷]

---

[۱] مراۃ العقول ج۲۶،ص۱۹۳

[۲] مصباح المنہاج (الطہارۃ) ج۶،ص۲۰۲؛ بحوث فی القواعد الفقہیہ سند ج۱،ص۳۹۲

[۳] شرح فارسی شھاب الاخبار ص۳۷۴؛ وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۳۴؛ التوحید ص۴۰۷؛ مشکاۃ الانوار ص۳۲۸؛ البرھان فی تفسیر القرآن ج۳،ص۸۱۲؛ بحار الانوار ج۸،ص۳۴ و ص۳۵۱؛ عیون أخبار الرضا علیہ السلام ج۱،ص۱۳۶؛ الامالی (للصدوق) ص۷؛ کشف الغمہ فی معرفۃ الائمۃ ج۲،ص۲۸۶؛ الفصول المھمہ ج۱،ص۵۹۳؛ تفسیر نور الثقلین ج۳،ص۴۲۳؛ تفسیر کنز الدقائق ج۸،ص۴۰۶

[۴] روضۃ المتقین: ج۹ ص۳۳۲

[۵] القواعد الفقہیہ زارعی سبزواری ج۷،ص۳۶۷؛ الصحابہ بین العدالۃ والعصمۃ سند ص۳۲۲

[۶] فقہ الصادق روحانی ج۹،ص۲۰۲؛ التعلیقۃ علی ریاض المسائل لاری ص۴۰۷؛ الجواہر النضید خوانساری ص۶۳

[۷] وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۳۳۴؛ تفسیر نور الثقلین ج۲،ص۲۵۲؛ تفسیر کنز الدقائق ج۵،ص۵۱۶

تحقیق اسناد:

شیخ صدوق نے سند درج نہیں کی جبکہ مضمون گزشتہ کے مثل ہے۔(واللہ اعلم)

قول مترجم:

الحمد للہ رب العالمین:

اللہ پاک کی مدد اور محمدؐ و آل محمدؐ کی تائید و امداد سے کتاب الوافی جلد پنجم پر کام مورخہ ۲۹ مئی ۲۰۲۴ بروز بدھ ۹ صبح بج کر ۲۵ منٹ پر بمقام لاہور بخیر و عافیت تکمیل کو پہنچا۔ پر امید ہوں کہ اللہ تعالی چہاردہ معصومین علیہم السلام کے صدقے میری اس معمولی کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے گا اور میری ہمتیں مجھ سے سلب نہیں کرے گا کہ اس کا باقی کام جاری رکھ سکوں۔آمین

وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔